UNIVERSAL
LIBRARY
OU_232814
UNIVERSAL
LIBRARY

طبنا مکین و مکان فضل خلاق زوآسمان
به عون ع مکین و مکان فضل خلاق زوآسمان

آنرنون کتاب مستطاب افادت انتساب حاوی مطالب طبیه مطاوی مآرب نکیه

مخزن عوائد معدن فوائد مستند حکما مقبول اطبا اعنی جلد چهارم حیات

قانون ترجمه طبنا

۱۲۹۶

بزبان اردو مترجمه قدوه ارباب تحقیق وزبده اصحاب تدقیق یکه تاز مضمار همه دانی

مولوی حکیم سید غلام حسین کنتوری سابق مهتمم مدرسه طبیانی حسب الامامی منشی نولکشور والکه اودهه اخبار

مطبع منشی نول کشور مین طبع مرتین مطبوع جهان هوئی

اطلاع اس مطبع مین ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کیلیے موجود ہے یہ فہرست مطول ہر ایک شایق کو بھیجا جاسکتی ہے معائنہ و ملاحظہ سے شائقان اصلی حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہین قیمت بھی ارزان ہے اس کتاب کے تیل پیکٹ کے تیں صفحہ سادہ مین کتب طب اردو فارسی و عربی و لغت درج کرتے ہین تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہے اوس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدردانون کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو۔

کتب طب اردو

تشریح الاسباب معروف بہ مظہر العلوم مع نقشہ ہر پیچ لکھا ہوا مؤلفہ حکیم قاضی الٰہی بخش

رسالۂ زبدۃ المفردات - و نظم بارق مولفہ حکیم سید علی حسین متخلص بہ ملیح -

زبدۃ الحکمت فصول اربع مین روزمرہ چیزون کے استعمال کا بیان ہے مولفہ سید حکیم قمر علی رئیس متھرا

مفید الاجسام - مع فوائد مجربہ قسم امراض کے نسخے مولفہ سید فضل علی مسیو ڈاکٹر -

علاج الغربا - اسکی کوئینون کی دو قسمون کا مرکب ہی

مترجمہ حکیم غلام امام -

ترجمۂ طب اکبر - یہ ترجمہ تمام خوبی سے ہوا ہر ایک مطلب دقیق کو صاف محاورہ زبان اردو مین کیا ہے تمام تاریخی اکا مظاہر العلاج ہے مترجمہ حکیم محمد حسین -

قانون حقنہ - عموماً ہر قسم تپ کا علاج خصوصاً تپ دق کا بیان کامل مؤلفہ حکیم سرت حسین -

تحفۃ الاطبا - اسم بامسمے ہے مؤلفہ حکیم سید شرف حسین حسین آبادی -

قرابادین شفائی - اردو مترجمہ حکیم محمد ہادی حسین خان مراد آبادی -

قرابادین ڈکائی - فارسی مصنفہ حکیم ذکاء اللہ خان اردو مترجمہ حکیم ہادی حسین خان مرادآبادی -

الغیث الطبا - تالیف حکیم مولوی محمد صادق علی

مجربات اکبری - اردو ہر مرض کے نسخے آزمودہ مترجمہ حکیم واحد علی موہانی -

طب نبوی - جسکا بہ نسخہ مریضون کے لیے اکسیر اعظم ہے انتخاب احادیث نبوی سے مولفہ حافظ اکرام التبریزی

مونس الحکمت - اون علامتون کا بیان جس سے ابتدائی مرض سے آگاہی بخوبی معلوم ہوتا ہے اور اوسکے دفع کی تدبیر مولفہ حکیم رجب علی -

معالجات احسانی - دلائل تشخیص امراض اور اسکا علاج مؤلفہ حکیم احسان علی -

علاج الامراض - اردو طب کی مستند کتاب مترجمہ حکیم ہادی حسین خان -

رسالہ قارورہ - شناخت رنگ قوام و رائحہ بول مین عمدہ رسالہ مؤلفہ حکیم غلام یحیی -

مرکبات احسانی - بطور تذکرہ دین ہر مرض کی تشخیص بہ ترتیب حروف تہجی از حکیم احسان علی

اکسیر القلوب - ترجمہ اردو مفرح القلوب جو تصنیف حکیم محمد اکبر ہے مترجمہ حکیم محمد نور کریم -

عجالۂ رحیمی - معالجہ امراض دبائی دسوہ مصنفہ مؤلفہ حکیم سید محمد علی -

اکسیر غناصری - ترجمہ قرابادین قادری مترجمہ حکیم نور کریم -

تشریح الاجسام - علاج اقسام بھگندر تخمیسی مؤلفہ

میر افضل علی ڈاکٹر -

مجمع البحرین - یہ کتاب طب یونانی اور ڈاکٹری مین ہمقالب ہے اس عنوان کی کتاب اب تک تالیف نہین ہوئی جو جامع کمالات حکیم محمد حیدر خان رئیس جالندھر ملازم سرکار ریاست کپورتھلہ فی ملکگانہ

ترجمۂ ذخیرۂ خوارزم شاہی - کلیات و معالجات طب مین اعلے درجہ کی کتاب جو زبان فارسی مین تصنیف حکیم اسماعیل بن الحسن محمد احمد الحسینی جرجانی تھی اوسکا ترجمہ اردو مین منجانب مطبع حکیم ہادی حسین خان مرادآبادی نے بہت سلیس اردو عام فہم مین فرمایا تین جلد ہین -

۱- حصہ اول و دوم و سوم و چہارم - کیجائی

۲- جلد پنجم و ششم و ہشتم - کیجائی -

۳- جلد ہفتم و ہشتم و نہم و دہم - کیجائی -

ترياق مسموم - نسخے مختص اقسام سانپون کے علاج مین مع اوصاف کلین اور تصاویر اور مقام اوسکے پیدائش کے مؤلفہ سید حبیب الدین احمد -

ترجمۂ ارجوزہ قانون شیخ الرئیس - بوعلی سینا کے کلیات فن طب - بہ مونوی علاحسین

شفاء الامراض - مس بر بہر عضوے امراض کا علاج مؤلفہ حکیم محمد نور کریم -

فہرست مضامین ترجمہ کتاب چہارم حمیات از کتب پنجگانہ قانون شیخ الرئیس

صفحہ	مضمون
۲	کتاب چہارم حمیات [illegible] قانون بین۔
۱۰	[illegible]
۱۱	[illegible] فصل پر۔
۱۲	فصل اول عام حمیات کا بیان۔
۱۳	فصل دوم در اوقات اربعہ حمیات کا بیان۔
۱۶	فصل ۳ پیچان اوقات مرض کا بیان۔
۱۸	فصل ۴ بیان حمیات یومیہ بطریق کلیہ۔
۱۹	فصل ۵ بیان علامات خاص حمیات یوم کا جو اور حمیات سے انکو جدا کریں۔
۱۰	فصل ۶ بیان فصال حمی یوم کا۔
۱۱	فصل ۷ معالجہ بطور عام حمیات یومیہ کا۔
۱۲	فصل ۸ بیان اصناف حمیات یومیہ کا۔
۱۳	فصل ۹ بیان حمی یوم نمی کا۔
۱۳	فصل ۱۰ بیان حمی یوم ہمیتہ کا۔
۱۴	فصل ۱۱۔ بیان حمی یوم مکریہ کا۔
۱۵	فصل ۱۲۔ بیان حمی یوم غضبیہ کا۔
۱۶	فصل ۱۳۔ بیان حمی یوم سہریہ کا۔
۱۷	فصل ۱۴۔ بیان حمی یوم نوبی و راحی کا۔
۱۸	فصل ۱۵۔ حمی یوم فرحیہ کا بیان۔
۱۹	فصل ۱۶۔ حمی یوم فزعیہ کا بیان۔
۱۵	فصل ۱۷۔ حمی یوم عجیہ کا بیان۔
۱۶	فصل ۱۸۔ حمی [illegible] استفراغی کا بیان۔
۱۶	[illegible] وجیہ کا بیان [illegible]
۱۷	[illegible] یوم جوعیہ کا بیان۔
۱۷	فصل ۲۲۔ حمی یوم عطشیہ کا بیان۔
۱۷	فصل ۲۳۔ حمی شدیہ کا بیان اور علامات۔
۱۹	فصل ۲۴۔ حمی شمی استلقائی کا بیان۔

صفحہ	مضمون
۲۱	فصل ۲۵ حمی دری کا بیان اور علامات۔
۲۲	فصل ۲۶۔ حمی یوم نشفیہ کا بیان۔
۱۱	فصل ۲۷ حمی حریہ کا بیان اور علامات۔
۲۳	فصل ۲۸ حمی استحصافیہ جو دری سے ہوتی ہے
۱۱	فصل ۲۹ حمی استحصافیہ دفانض بانی سے ہوتی ہے
۲۴	فصل ۳۰۔ حمی یوم شرابیہ کا بیان۔
۱۱	فصل ۳۱۔ حمی یوم غذائیہ کا بیان۔
۱۱	مقالہ دوسرا من بہلا کتاب چہارم سے اس مقالہ میں حمیات عفونت سے کر کے حمیات دموی اور غدد تک ختم کلام کیا جائیگا۔
۱۱	بحث حمیات عفونت کی عام طور پر۔
۲۸	بیان علامات حمیات عفونہ کا عام طور پر۔
۲۹	علامات نمی لازمہ کا بیان۔
۱۱	چند امور مشترک اور چند امور خاص کا بیان۔
۳۰	اعراض حمیات کے دلائل کا بیان۔
۳۱	[illegible] اعراض امر دار قشعریہ اور کسر کا بیان۔
۳۲	عام طور کا معالجہ حمای عفونت کا۔
۳۸	محمومین کے غذا دینے کا بیان۔
۴۱	بیان قانون آب جو اور آبخیس پلانے کا۔
۴۲	معالجہ حمیات حادہ کا۔
۴۴	جو اعراض حمیات حادہ میں دشواری لاتے ہیں اور انکا بیان۔
۱۱	لرزہ اور تپ لرزی اور سردی کی تدبیر۔
۴۵	تدبیر افراط عرق کی حمیات میں۔
۴۶	رعاف زائد کی تدبیر۔
۱۱	تدبیر قے مفرط کی حمیات میں امراض ہو۔
۴۷	اسہال مفرط کی تدبیر۔
۱۱	پیاس کی تدبیب۔

صفحہ	مضمون
۴۷	سبات جو عارض ہوا اسکی تدبیر۔
۱۱	تدبیر بیداری مفرطی۔
۱۱	ورد تشنج کے رفع کی تدبیر۔
۱۱	خشونت زبان کے دفع کرنیکی تدبیر۔
۴۸	چمسکنے پاؤں سے آئے اسکی تدبیر۔
۱۱	دوسرے اعراض کو عارض ہوا اسکی تدبیر۔
۴۹	کھانسی جو محموم کو عارض ہوا اسکی تدبیر۔
۱۱	بطلان شہوت طعام محموم کی۔
۱۱	بولیموس جو محموم کو عارض ہو۔
۱۱	سیاہی زبان جو محموم کو عارض ہو۔
۵۰	شہوت کلبی جو محموم کو عارض ہو۔
۱۱	غشی جو محموم کو عارض ہو۔
۱۱	ضیق نفس جو محموم کو عارض ہو۔
۱۱	شدت کرب جو محموم کو عارض ہو۔
۱۱	دشواری نوالہ اور [illegible] جو محموم کو عارض ہو۔
۱۱	برد اطراف جو محموم کو عارض ہو۔
۱۱	بیان علامات حمی صفراوی کا۔
۵۱	[illegible] کا بیان [illegible]
۵۲	فرق میان [illegible] کے۔
۱۱	غب لازم [illegible]
۵۳	غب [illegible]
۵۵	غب غیر خالص کا علاج۔
۵۶	حمی محرقہ جسکا نام فاوسوسس ہے۔
۵۸	علاج تپ محرقہ کا۔
۱۱	حمی دموی کا بیان۔
۶۳	حمی بلغمیہ کا بیان۔
۱۱	علامات بلغمیہ دائرہ کے۔
۶۵	علامات بلغمی لازم کے۔

صفحہ	مضمون
۶۵	چند رسمات جو اکثر اقسام بخاری میں معدود ہیں۔
〃	حمی بروحت اندرونی اور گرمی جسم ظاہر ہیں۔
۶۶	جس جسم میں اندر گرمی ہو وہ باہر سردی ہو۔
۶۷	جب جسم میں اندر باہر دونوں جگہ گرمی سردی ہو۔
〃	حمی غشی غلطی کا بیان۔
۶۸	حمی غشیہ دقیقہ رقیقہ کا بیان۔
〃	پہلا نمبر کی کلی اور عارضی قسم بخار اور صعوبت تنفس کا۔
۶۹	تشنج دماغی تر پہ کا۔
۷۱	قرنبیق جو بہت رقت مزمن ہو اور شدت لزوم کا مستعمل ہے۔
۷۲	زیادتی ستہ کا تدارک۔
〃	تدارک اسہال مفرط کا۔
۷۳	بیان حمی مائیہ لیانیم کا۔
۷۴	علاج الفابالوس اور لیفوریا کا۔
〃	علاج حمی غشیہ غلطیہ کا۔
۷۵	علاج حمی غشیہ دقیقہ رقیقہ کا۔
۷۶	تدبیر حمی لیلی اور نہاری کی۔
〃	ربع دائرہ کا بیان۔
۸۱	بیان اون نسخوات سہ کا جنکی عادت بعد نفع ہونی ہے۔
۸۲	حب خفیف نافع وجع سر اگر بایخ رمضان کے تبہ استعمال کی۔
〃	تقنیہ اصحاب ربو اور علاج ربع لازمہ کا۔
۸۳	حمی خمسہ اور سدسہ اور سبعہ وعشیرہ اور انکا نام قیماطوس ہے اور کیونکر ان حمیات کو دوا سے بھی کہتے ہیں
۸۴	علاج اصناف حمیات اقسام مذکورہ کا۔
۸۵	حمی دق کا علاج۔
۸۶	علامات دق کے۔
۸۷	علامات دق بحوالی کے۔ اور علاج۔
۸۸	ادویہ مبردہ کا بیان۔
۹۹	بیان دوا کا جسکے مذوق کا مزاج میں تر طیب پیدا ہو۔
۹۱	تقنیہ اصحاب دق۔

صفحہ	مضمون
۹۲	مدارک احوال تابع دق کا بیان۔
〃	دق شیخوخت کا بیان۔
۹۳	علاج دق شیخوخت کا۔
〃	حمیات وبا کا بیان۔
۹۴	علامات حمی وبائی۔
۹۵	علامات وبائی کا بیان۔
〃	علاج حمی وبائی کا۔
۹۶	طریقہ اقرار کا وبا سے۔
۹۷	جیمکپ کا بیان۔
۹۹	علامات ظہور جدری کے۔
۱۰۲	بیان احتیاط و رعایت کا جدری خصبہ سے۔
۱۰۳	طریقہ دفع نشانات جدری کا۔
〃	حمیات ورمی کا بیان۔
۱۰۴	ذکر علامات واحکام حمیات اورام کا۔
۱۰۵	ذکر علاج حمیات ورمیہ کا۔
〃	حمیات مرکبہ کا بیان۔
۱۰۷	ذکر شطر الغب کا۔
〃	علامات شطر الغب کے۔
۱۰۹	شطر الغب کے علاج کا بیان۔
۱۱۰	فرق درمیان نبضین ابنی اور نبضین گوئی شناخت احوال وادوار کے اور احکام بحران کے بیان۔
۱۱۱	مقالہ پہلا بحران کا بیان طرق استدلال۔
۱۱۴	قول کلی علامات بحران کے ذکر میں۔
۱۱۷	علامات حرکت مادہ کی اوپر کیطرف بحران میں۔
۱۱۸	تفصیل علامات ہر ایک کی بحرانات نوقانیہ سے۔
〃	حکم علامات مذکورہ کا کہ کون مشترک ہیں اور کون خاص۔
۱۱۹	علامات میل مادہ کے پسینے کی طرف۔
〃	علامات میلان مادہ کی اعضاء رئیسہ کی طرف۔
۱۲۰	علامات میلان مادہ طرف براز کے۔

صفحہ	مضمون
۱۲۰	علامات اوس بحران کی جو بطریق رحم ہو۔
〃	علامات بحران بذریعہ مکمل جانور گ مقعد کے۔
〃	علامات بحران کے جو بذریعہ انتقال ہو۔
۱۲۱	علامات انتقال کی بطرف اعضاء ہضم۔
〃	علامات انتقال اعضاء کی طرف۔
〃	علامات انتقال دوسرے مرض کی طرف۔
〃	علامات بحران خارجی کے۔
۱۲۲	بیان احکام خراجات کا۔
۱۲۳	علامات وقوع تشنج کے۔
〃	علامات واقع ہونے لرزے کے۔
〃	علامات دلالت بحران جیدہ۔
〃	علامات دلالت بحران ردی۔
۱۲۴	احکام اون علامات کے جو دلالت بحران ردی پر کرتے ہیں۔
〃	علامات نضج واحکام علامات نضج۔
〃	احکام علامات بسبیل اطلاق۔
〃	ذکر علامات جیدہ کا۔
۱۲۵	احکام علامات ردیہ کے۔
〃	ذکر علامات ردیہ کا۔
〃	ذکر اون علامات کا جو ظاہر جلد اور رنگ سے متعلق ہیں۔
۱۲۶	علامات ردی جو باعتبار دردسر کے ماخوذ ہیں۔
۱۲۷	علامات ردیہ جو حواس ونبض سے متعلق ہیں۔
〃	علامات ردیہ جو آنکھ میں پائے جائیں۔
۱۲۸	علامات جو ناک سے متعلق ہیں۔
〃	علامات جو اذان سے ماخوذ ہیں۔
〃	علامات جو دہن سے ماخوذ ہیں۔
〃	علامات جو زبان اور منہ سے ماخوذ ہیں۔
۱۲۹	علامات ماخوذہ بحالات حلق ومری وقصبہ۔
〃	علامات نم معدہ۔
〃	علامات ماخوذہ اعضائے تنفس۔

صفحہ	مضمون
۱۱۶	علامات تجوہرگون کی صورت اور رنگ سے ماخوذ ہین
//	علامات رویہ استرخای بدن اور اسکی طرح لیشنی کے
۱۳۰	علامات رویہ جو صورت لیشنے سے ماخوذ ہین
	علامات بر جنس ماخوذ ہین
//	علامات ماخوذہ شکم و نواحی سر اشیف
۱۳۱	علامات جو باعتبار مقعد کے ماخوذ ہین
//	علامات رویہ و قضیب و خصیتین کو حال سے معلوم ہوتے ہین
//	دریافت علامات بواسطہ رحم
//	علامات اطراف بدن
//	علامات جو سونے اور جاگنے سے ماخوذ ہین
//	علامات جو ناخنون کا سون سے دریافت ہون
۱۳۲	علامات باعتبار درد
//	علامات جو زور زور بات کرنے اور سکوت سے ماخوذ ہین
//	علامات بحالات عقل
//	علامات بحرکات مریض
//	علامات ماخوذہ جمائی و انگڑائی
//	علامات باعتبار چیزون کو جو مریض کو دکھائی دین
//	علامات ماخوذہ بھوک و پیاس
۱۳۳	ذکر اون حکام کا جو یقانی استدلال پر محمول ہین
//	علامات جو دور سون سے ماخوذ ہین
//	علامات جو بھون گھنسیون سے ماخوذ ہین
۱۳۴	علامات جو لرزہ سے ماخوذ ہین
//	حکم استفراغ کا
//	[illegible] کے
//	بیان زوجہ زیادتی عرق کا
//	بیان عرق جنین عرق زیادہ اور جنین کم برآمد ہو
//	بیان اوقات کا جنین عرق زیادہ برآمد ہو یا کم
۱۳۵	ذکر اون ایام کا جنین عرق زیادہ یا کم برآمد ہو
//	وجہ استدلال کے بذریعہ عرق کے

صفحہ	مضمون
۱۳۵	علامات جو کیفیت عرق سے ماخوذ ہین
۱۳۶	علامات ماخوذہ نبض
//	احکام نبض بھوٹنے کے
۱۳۷	دلائل ماخوذہ رعاف
//	دلائل جو ہچکی سے ماخوذ ہین
//	احکام براز کے
//	علامات ماخوذہ براز
۱۳۸	احکام متعلقہ قے
//	علامات ماخوذہ قے
//	بیان احکام متعلقہ بول
//	علامات مبنی بقلت و کثرت بول
۱۳۹	علامات ماخوذہ رقت بول
//	علامات ماخوذہ بول کدر و غلیظ القوام
//	علامات ماخوذہ رنگ بول
//	علامت سیاہی بول بوقت حمیات
۱۴۰	علامات ماخوذہ حرقت بول باورام حادہ
۱۴۱	علامات جو رسوب سے ماخوذ ہین
//	علامات احوال باجتماع چند دلائل بول قوام وغیرہ
۱۴۲	علامات رویہ ماخوذہ بخروج بول
//	علامات رویہ جو بول مین پائے جاتے ہین
//	علامات رویہ اجناس مختلفہ
۱۴۴	علامات طول مرض کے
//	علامات اسکہ کہ مرض بذریعہ بحران منقضی ہوگا یا بطریق علل
۱۴۵	احکام نمس کے
//	علامات نمس کے
//	اسباب موت کے
۱۰۶	اقسام موت بوقوع حمیات و علامات کیفیت موت مریض
۱۴۷	علامات موت بغیر بحران کے
//	بیان احوال کا جو مخصوص بہ تنفیہ اور نکو لاحق ہون

صفحہ	مضمون
۱۴۷	تدبیر تنفیہ لوگون کے واسطے
۱۴۹	غذا اناتو کی
۱۵۰	حرکات امراض کا بیان
//	مقالہ دوسرا اوقات بحران اور بحران کے ایام اور دور ہی بحران کی ابتدا مرض مین اور اول حساب بحران کا
//	سبب ایام بحران اور اوسکے دورون کا
۱۵۵	اسباب ایام بحران کے
۱۵۶	ایام بحران واقع فی الوسط کا بیان
//	قوت و ضعف ایام واقع فی الوسط
۱۵۷	بیان ایام نیک و بد ترتیب بحران خواہ ایام زوج
//	بیان اون دنون کا جو ایام بحرانی نہین مین بقصد اول یعنے بطریق انذار اور بقصد ثانی یعنے بطریق بحران
//	ایام انذار کا بیان
۱۵۸	معرفت ایام بحران بوقت اشتغال کے
۱۵۹	بیان نسبت اکثر امراض کی طرف بحران کے
۱۶۰	فن تیسرا اورام اور خبور کے بیان مین
//	اورام سین تین مقالے ہین
//	مقالہ پہلا اورام حارہ اور فاسدہ کا بیان
//	بیان اورام اور خبور کا
۱۶۱	فلغمونی کا بیان اور علاج
۱۶۲	جمرہ کا بیان
۱۶۵	نملۂ جاورسیہ کا بیان
//	علاج نملہ کا
۱۶۶	علاج جاورسیہ کا نملہ کے اقسام مین
//	جمرہ اور نار فارسی کا بیان
۱۶۷	علاج نار فارسی اور جمرہ کا
۱۶۸	نقاطات اور نقاخات کا بیان اور علاج
۱۶۹	دواے مرکب کا بیان
//	دواے مجوب قدماء و دواے متوفرین

صفحہ	مضمون
۱۶۹	شقیقہ کا بیان۔
″	علاج شقیقہ کا۔
۱۷۰	اطلہ نما وغیرہ جو ہیضہ اور اسہال سے شفا پاتے ہیں ان کا بیان۔
″	معالجات۔
۱۷۱	طواعین کا بیان۔
۱۷۲	طواعین کا علاج۔
″	فصل اولیٰ اورام کے بیان میں جو غدد میں پیدا ہوتے ہیں
۱۷۳	خراجات حارہ کا بیان۔
۱۷۵	دلائل ورم کے پھوڑے ہونے پر۔
″	دلائل نضج و علامات نضج۔
″	احکام عمدہ کے۔
″	بالغی پھوڑے کے دلائل۔
۱۷۶	دلائل نضج خراج بالغی کے۔
″	دلائل جو قریب پھوٹنے پھوڑے کے اندرونی کو پیدا ہوتے ہیں
″	ظاہر کے پھوڑوں کا علاج۔
۱۷۷	تدبیر نضج پیدا کرنے اور حیاء النضاج کا ظاہری پھوڑوں میں
″	تدبیر ظاہری پھوڑوں کی بعد نضج کے
۱۸۰	پھوڑوں کی تشنگا نتہ کرنے والی دوا۔
۱۸۱	اندرونی پھوڑوں کی تدبیر۔
″	دماغیں کا بیان اور علاج۔
۱۸۲	ثولنہ کا بیان اور علاج۔
″	مقالہ دوسرا اورام بادیہ کا بیان۔
″	ورم رخو لغمی کا بیان اور علاج۔
۱۸۴	سلع کا بیان اور علاج۔
۱۸۵	غدد کا بیان اور علاج۔
۱۸۶	شہور غدد یہ کا بیان اور علاج۔
″	فوخیلا کا بیان اور علاج۔
″	خنازیر کا بیان۔ اور علاج۔
۱۸۵	ادرام حلبیہ کا بیان اور علاج۔

صفحہ	مضمون
۱۹۱	صلابت مفاصل کا بیان۔
″	مسامیر کا بیان۔
″	سرطان کا بیان۔
۱۹۲	سرطان کا علاج۔
۱۹۳	تدبیر اسہال کی۔
″	بیان ادویہ موضعیہ کا۔
۱۹۴	اورام بلغمی لفاخات عضل کا بیان و علاج۔
۱۹۵	عرق مدنی کا بیان اور علاج۔
۱۹۶	مقالہ تیسرا۔ جذام کے بیان میں۔
″	اہمیت جذام اور اسکے سبب کا بیان۔
۱۹۹	جذام کا علاج۔
۲۰۳	ادویہ مرکب جو جذوم کو نافع ہیں۔
۲۰۴	صفت معجون سلاحہ ہندی از قسم ہزر علی
″	صفت احراق فولاد کی۔
۲۰۵	صفت سلاحہ صغریٰ۔
″	صفت دوا کی جو نافع ہو جذام کو۔
″	صفت طلا کی واسطے جذام کے۔
″	غذا مخدومین کی۔
۲۰۶	فن چہارم تفرق اتصال کا بیان علاوہ ہیئت کے اور اسمیں چار مقالے ہیں۔
″	مقالہ پہلا۔ جراحات اور زخمون کا بیان۔
″	بیان عام تفرق اتصال کا۔
″	مجملی بیان جراحات کا۔
۲۰۷	بیان عام جراحات لحمیہ کا۔
۲۰۹	ادویہ بابت لحم و ادویہ خاتمہ و انگالہ کا بیان۔
۲۱۰	زخم وغیرہ کا چاک کرنا کھولن کے واسطے۔
″	تدبیر اون زخمون کی جنمیں ورم اور درد ہو
″	جراحات احشا ظاہری باطنی کی تدبیر کلی کا بیان
۲۱۴	کیفیت جراحات کو بند کرنے کی۔

صفحہ	مضمون
۲۱۶	ادویہ ملحمہ جراح کی۔
″	ادویہ مدملہ جراحت وغیرہ کی۔
۲۱۷	مرہم کتان۔
۲۱۸	صفت مرہم جو زخم کو بھرتا ہے۔
″	ادویہ بابت لحم خراج و قروح۔
۲۱۹	جراحت معالج کا بیان۔
۲۲۰	مقالہ دوسرا۔ سیج ورض اور فسخ اور دلی
	قطوط و ناسور و نزف الدم کا بیان۔
″	فسخ و بخیہ کا بیان اور علاج۔
۲۲۲	تیجر کٹنے اور دلوا گرنے کا صدور۔
۲۲۳	صفت ادویہ مرکب مع قوابض۔
″	مدملہ ادویہ جو تکلم اور احشا میں ہوتے ہیں۔
۲۲۴	حال اوس شخص کا جو گر کر یا اور زیر بندی سے مارا جاوے۔
″	وقی کا بیان۔
″	موزی وغیرہ کی لگ جانے کا بیان۔
۲۲۵	زخم اور خرق اور کانٹے کا گڑنا خواہ دیدان اور مگس کی کرچ چبھنا۔
۲۲۷	زہر سین بچھای ہوئے تیر ان کی تدبیر۔
۲۲۹	ادویہ جاذبہ و ادویہ حیوانیہ و مرکبہ۔
″	قانون علاج آگ کے جلنے کا۔
″	ادویہ حرقیہ بحسب غرض اول۔
۲۲۹	ادویہ حرقیہ بموافق غرض دوم۔
″	دوسرا نسخہ مرہم نورہ کا۔
″	پانی سے جل جانا۔
″	نزف الدم اور حسب دم کا بیان۔
۲۳۱	قانون علاج نزف الدم۔
۲۳۵	بیان ادویہ بسہیلہ مرکبہ بقوت حبس نفس الدم۔
۲۳۶	مقالہ تیسرا۔ قروح کے بیان میں۔
″	بیان عام قروح کا۔

صفحہ	مضمون
۲۳۸	علامات موت سریع مع اتصال دو محل۔
۲۴۰	قانون علاج قروح کا۔
۲۴۴	علاج قروح صدیدیہ کا۔
۲۴۵	علاج قروح وسخہ کا۔
〃	علاج قروح عسرہ رطوبت ومخابی کا۔
۲۴۶	قروح کے بیرون کا علاج۔
〃	قروح مین گوشت پیدا کرنیکی تدبیر۔
۲۴۷	دواے جید جمیع قروح کی۔
〃	علاج قروح متعفنہ روی کا۔
〃	علاج قروح متعفنہ ردی کا۔
۲۴۸	علاج قروح عسیرۃ الاندمال وقروح جرومیہ۔
۲۵۰	دواے جید وصفت مرہم زنجبلی۔
۲۵۱	علاج نواصلیہ راون جلبہ ونکاجیسپندہ نہون
۲۵۲	جراحات پرگوشت زائد کا بیان۔
۲۵۳	تدبیر قروح جو بعد اندمال کے پھول جاتی ہین۔
۲۵۴	بعد قروح اجسام سخت جو نشانات باقی ہون۔
〃	مقالہ چوتھا۔ پٹھون اور ہڈیون کا تفرق اتصال۔
〃	فصل بیان جراحات واجسام عصبانی وقروح انکا
۲۵۵	قانون علاج تفرق اتصال عصب کا۔
۲۵۸	ادویہ خراج عصب قروح عصب کے۔
۲۵۹	اورام عصبی بحالت جراحت۔
〃	پٹھہ کا کوفتہ اوپچ جانا اور بیکار ہونا۔
۲۶۰	حکم عصب فاسد کا۔
〃	عصب کا سخت ہونا اور پیچیدہ ہوجانا۔
۲۶۱	سریع شکوہ وفساد استخوان کا بیان۔
〃	علامات فساد استخوان کے۔
۲۶۲	صفت نشتر عظم فاسد کی۔
〃	ہڈی کی کپھلی سریع پوست جو قروح مندملہ مین بیجا ہین
〃	ہڈی کا ٹوٹ جانا سا

صفحہ	مضمون
۲۶۳	کسر پانچون جزو بیانچین سہ چہارم تین مقام مین
〃	مقالہ پنجم۔ کسر اور خلع کا بیان۔
〃	بیان عام خلع کا۔
۲۶۴	علامات سہل کسر اور علامات سہل خلع کی۔
〃	مفصل فاضل زیادہ موجب بادیان خلع کی۔
〃	علاج سہل کسر وخلع کا۔
۲۶۵	علاج طویل کسر مفصل کا۔
۲۶۶	جبیرہ کا اوترجانا۔
〃	جبیرہ کران کا اوترجانا۔
۲۶۷	مکسب کا اوترجانا۔
۲۶۸	علامت مضمد کے اوترجانے کی۔
۲۶۹	شاسنے کا اوترجانا۔
〃	چھوٹی ہڈی کا موضع سے اوترجانا اور علاج۔
۲۷۰	مرفق کا اوترجانا اور علاج۔
〃	مفصل رسغ کا اوترجانا۔
۲۷۱	اونگلیون کا اوترجانا اور اوسکی علامات۔
〃	انفکاک رسغ کی ہڈیون کا۔
〃	مہرہ گردن کا اوترجانا اور مل جانا۔
۲۷۳	عصعص کے اوترجانے کا بیان۔
۲۷۴	ورک کا اوترجانا۔ مع علامات وعلاج۔
۲۷۷	خلع رکبہ کا بیان — وعلاج۔
〃	رفغہ کا خلع اور یہی زانو کا ڈبہ ہے۔
〃	باشنہ پا کا جزو کعب کے نزدیک کا اوترجانا۔
۲۷۸	قدم کی ہڈیون کا اوترجانا۔
〃	مقالہ دوسرا۔ قواعد کلیہ کسر کے یعنی ٹوٹ جانے
	اعضا کا بیان۔
〃	بیان عام ٹوٹ جانے کسر کا۔
۲۷۹	احکام انجبار اور ضد انجبار کے۔
۲۸۰	قواعد کلیہ جبر اور رابطہ کے۔

صفحہ	مضمون
۲۸۴	نصب جبیرہ کا بیان۔
۲۸۵	ربطات اور زوائد کا بیان۔
۲۸۶	بندش کی کیفیت کی تفسیر وتفصیل۔
۲۸۸	کیفیت بندش کا بیان۔
۲۸۹	تفصیل کیفیت استعمال جبائر کی اور تفسیر اسکی۔
۲۹۰	کسر کے ہمراہ جراحت کی تدبیر۔
۲۹۱	کسر متہتم کا بیان۔
〃	کس کسیرے کون کونسے طلا وغیرہ مفید ہیں۔
〃	طلا نافع ورم اور دافع خارش۔
۲۹۲	بیان طلاؤن کا جو رشید مین صلابت پیدا کرین
〃	بیان تدبیر تحلیل رشید کا مع صفت مرہم جید
۲۹۳	بیان ایسی چیزون کا جو ستر خا پیدا کرین۔
〃	استعمال آب گرم وغیرہ کا۔
〃	مجبور کے تقذیہ کا بیان اور تقیہ کا۔
۲۹۴	صفت غذاے موافق جسکا استعمال بوقت انتہار کیا جاوے
〃	مقالہ تیسرا عضو کے ٹوٹ جانے کے بیان مین۔
〃	بیان عام قحف کے ٹوٹ جانے کا۔
۳۰۰	ملی کا ٹوٹ جانا۔
۳۰۲	چنبر گردن کا ٹوٹ جانا۔
۳۰۳	کتف کا ٹوٹ جانا۔
۳۰۴	استخوان رسنہ کا ٹوٹ جانا۔
〃	پسلیون کا ٹوٹ جانا۔
۳۰۵	بوجہ کسر جو جو اوث پیدا ہوتے ہین۔
〃	عضد کا ٹوٹ جانا۔
۳۰۶	ساعد کا ٹوٹ جانا۔
۳۰۷	رسغ کا ٹوٹ جانا۔
〃	انگلیون کی ہڈیون کا ٹوٹ جانا۔
〃	چوڑی ہڈی نور مدک کا ٹوٹ جانا۔
۳۰۸	ران کا ٹوٹ جانا۔

صفحہ	مضمون
۳۰۹	فلکہ کا ٹوٹ جانا۔
″	ساق کا ٹوٹ جانا۔
″	کعب کا ٹوٹ جانا۔
″	پاشنہ یا پنوں کا ٹوٹ جانا۔
۳۱۰	پاؤں کی انگلیوں کا ٹوٹ جانا۔
″	فن چھٹا۔ کتاب چہارم سے سموم مشروبہ کا بیان اور اس فن میں پانچ مقالے ہیں۔
″	مقالہ پہلا۔ سموم مشروبہ کا علاج۔
″	بیان عام سموم مشروبہ ہیضے کا اور علاج اور انمیں سموم کا عام طریقہ سے۔
۳۱۱	بیان عام سموم مشروبہ کا۔
۳۱۲	استدلال اقسام سموم پر۔
″	علامات روی کا بیان۔
″	قانون علاج زہر خوردہ کا۔
۳۱۳	نسخہ تریاق طین مختوم کا۔
۳۱۴	ادویہ مشترکہ تمام سموم کے واسطے۔
″	مجلا بیان سموم حجریہ معدنیہ وغیرہ کا۔
۳۱۵	بیان مرکبے رہرادہ رصاص اسفیداج کا۔
۳۱۶	بیان جبین و تنگرف و سنکھیا و برادہ آہن خبث الحدید و برنجال و چونے کا مع علاج۔
۳۱۷	بیان آب صابون و زیج ثعلب کا مع علاج۔
″	بیان مجمل سموم نباتیہ کا و علاج۔
۳۱۸	بیان چند ادویہ سمیہ کا جو گرم ہیں۔
۳۲۳	مجمل بیان ادویہ سمیہ بارودہ از قسم نباتات۔
۳۲۶	مقالہ دوم۔ سموم حیوانی کا بیان۔
″	جن حیوانات کے تمام اعضا سم قاتل ہیں۔
۳۲۸	قسم دوسری شکل سمیت عارضی ہوتی ہے۔
۳۲۹	جنس دوسری سموم حیوانیہ کی۔
″	جنس تیسری از قسم حیوانات کے۔

صفحہ	مضمون
۳۳۱	مقالہ تیسرا۔ تدبیر عام مثل یعنی کاٹنے سے جانور کے جو زہر پیدا ہوتا ہے۔
″	ابتدا بہ قول نموش کے بیان میں۔
۳۳۳	ادویہ مشترکہ بعد کاٹنے حیوانات کے۔
۳۳۴	طلاؤں کا بیان۔
″	ایسی طلاؤں کا بیان جنکے بدن میں لگانے سے سموم اثر نہ کر سکیں۔
۳۳۵	طرد سموم بالحقنہ کا بیان۔
۳۳۶	درندہ جانوروں کی بلا کا کرنیوالی چیزیں۔
″	سانپ کے بھگانے کی تدبیر۔
″	بچھو کے مارنے اور بھگانے کی تدبیر۔
″	بخور جو اخراج عقارب کرتی ہے۔
″	کھٹملوں کے بھگانے کی تدبیر۔
″	مگس و زنبور کے بھگانے کی تدبیر۔
″	چیونٹے کے بھگانے کی تدبیر۔
″	چوہے کا بھگانا اور مارڈالنا۔
″	چیونٹی کے بھگانے کی تدبیر۔
۳۳۷	مکھی کے بھگانے کی تدبیر۔
″	شہد مکھی اور بھنورہ کو بھگانے کی تدبیر۔
″	کیکڑ کے بھگانے کی تدبیر۔
″	دیمک کے بھگانے کی تدبیر۔
″	سوس کے نکالنے کی تدبیر۔
″	اقسام سانپ کے۔
۳۳۹	باسلیقوں کے کاٹنے کا بیان۔
″	علامت مکر یا بچگر سانپ کے کاٹنے کی۔
″	حیران کا بیان۔
″	علامات کاٹنے اوس سانپ کے جسکا نام اسقیدونہ ہے۔
″	علامات اوس سانپ کے کاٹنے کے جسکا نام اسقیدونہ ہے۔

صفحہ	مضمون
	اور یہ بھی بچاگر کی قسم میں ہے۔
۳۳۹	بزاقہ اور اسقلیوس کے کاٹنے کا بیان۔
۳۴۰	مقرنہ کا بیان اور علاج۔
″	بیان اوس سانپ کا جسکا نام اولیب اور کدرو سوزر وس ہے۔
۳۴۱	آذریس کا بیان۔
″	بیان عام لسع افاعی اور اوسکے احکام کا۔
″	علاج مار گزیدہ کا بطور قاعدہ کلی کے۔
۳۴۲	بیان تمام مشروبات مذکورہ کا جو سانپ کا کاٹنے میں لوگوں نے لکھے ہیں۔
″	ضمادات جو باہر سے لگائے جاتے ہیں۔
″	بیان اون سانپوں کا جو مثل مسامات بدن سے خون جاری کر دیتے ہیں جیسے امودیوس و سفس
۳۴۳	حیہ معلقہ کا بیان اور علاج۔
۳۴۴	بولیہ جسے دریوس بھی کہتے ہیں۔
″	بیان اوس سانپ کا جسکا نام رفا سیسطالی ہے۔
″	حیہ رقش جسکے رنگ مختلف ہوں۔
″	حیہ مارسلالیس کا بیان۔
۳۴۵	فیخز نیوس کا بیان۔
″	انمود وطس اور لواعروس کا بیان۔
″	افعی سہمس کا بیان۔
″	اون سانپوں کا بیان جو بوجہ جراحت کر ایذا دیتے ہیں نہ بوجہ زہر کے۔
″	تنین و اژدہے کا بیان۔
۳۴۶	دریائی اژدہے کے کاٹنے کا بیان۔
″	طرد غوران و غیرہ کا بیان۔
″	مقالہ چوتھا۔ آدمی اور چوپائے کے کاٹنے کا بیان اور علاج۔
″	بیان عام کاٹنے کے علاج کا۔

صفحہ	مضمون
۳۴۷	آدمی کو آدمی کا کاٹنا اور سکا بیان اور علاج۔
″	پاگل کتا جو دیوانہ نہ ہوا اور بھیڑیے کا کاٹنا۔
″	دیوانہ کتا اور دیوانہ بھیڑیا اور شغال دیوانہ کی صفت کا بیان
۳۴۸	باقیماندہ حیوانات دیوانہ شدہ کا بیان۔
″	احوال جو دیوانہ کتے کے کاٹے سے ہوں۔
۳۴۹	عجائب احوال۔
″	فرق دیوانے کتے کے کاٹنے اور باؤلے حیوانات کے کاٹنے مین۔
۳۵۱	صفت مسہل جید۔ مع نسخہ دیگر۔
۳۵۳	ادویہ شربہ۔
″	ادویہ مرکبہ۔
″	نسخہ دوا در قراریح کا۔
″	نسخہ مختصر دوا در قراریح کا۔
۳۵۴	ضمادات جہت جذب سمیت و توسیع زخم۔
″	پانی پلانے کا طریقہ مختار۔
″	چیتا اور ریڑھا اور شیر کے کاٹنے کا بیان اور انکے پنجوں کے زخمون کا علاج۔
″	تمساح کے کاٹنے کا بیان۔
″	بندر کے کاٹنے کا علاج۔
۳۵۵	بلی کے کاٹنے کا علاج۔
″	نیولے کے کاٹنے کا علاج۔
″	موغالی کے کاٹنے کا علاج۔
″	**مقالہ پانچوان**۔ حشرات کے کاٹنے اور ڈنک مارنے کا بیان۔
۳۵۶	اسمع حشرات کا بیان۔
″	اصناف عقرب کے۔
″	اعراض بچھو کے کاٹنے سے کیا کیا پیدا ہوتی ہین۔
۳۵۷	تریاقات جید و مجرب۔
۳۵۸	مشروبات و اطلیہ و ضمادہ کا بیان۔

صفحہ	مضمون
۳۵۹	**فصل** بیان مین عقرب جرارہ کے۔
″	بیان اقسام عنکبوت اور رتیلات کا۔
۳۶۰	رتیلات کے کاٹنے سے جو اعراض پیدا ہوتی ہین
۳۶۲	تمام اقسام مشروبات کے۔
″	لیشب کا بیان اور علاج۔
″	عنکبوت کا بیان اور علاج۔
۳۶۳	دو حیوان غیر معلوم اور چار جرّان کا حیوان
″	موعر تنیا کا بیان۔
″	قملۃ النسر کا بیان۔
″	طیوع اور حرز الطین کا بیان۔
″	زنابیر کا بیان اور علاج۔
۳۶۴	**فصل** بیانین نخل کے کاٹنے کے۔
″	**فصل** اور زنبور والی جیونٹی کے بیان مین۔
″	**فصل** سام ابرص و عظابہ کا بیان۔
″	**فصل** ابجو اور ارابعون کا بیان۔
۳۶۵	**فصل** سالامندرا کے کاٹنے کا بیان۔
″	**فصل** سولہ قسم کے بریون بری و بحری کا بیان
″	**فصل** دریائی بچھو کا بیان۔
″	**فصل** مینڈک دریائی کا بیان۔
″	**فصل** جملہ دریائی ہوام کا بیان۔
″	**فن ساتوان**۔ کتاب الزینت۔
″	مجملی بیان زینت کا اور اسمین چار مقالی ہین
″	**مقالہ پہلا**۔ شعر یعنے بالون کا بیان۔
″	**فصل اول**۔ اہمیت شعر کا بیان۔
۳۶۶	**فصل دوم** بطلان شعر کا بیان۔
۳۶۷	**فصل سوم** بیان ادویہ محافظ شعر۔
۳۶۸	**فصل چہارم**۔ ادویہ محافظ شعر ابرو۔
۳۶۹	**فصل پنجم**۔ بالون کی دراز کرنے والی ادویہ
″	**فصل** نبات مواہی قوی کا بیان۔

صفحہ	مضمون
۳۷۰	قریطن کا نسخہ۔
۳۷۱	ادویہ جواجب کے واسطے۔
″	**فصل** بیانین دوا الثعلب و دواء الحیہ سوخطہ کبرا سے
۳۷۲	**فصل** بال تراشنے والی ادویہ کا بیان۔
″	**فصل** علاج شخص جسنے سے جل گیا ہو۔
۳۷۵	**فصل** نورہ کی بو کھونے کی تدبیر۔
″	**فصل** بالون کی اوگنے کی روکنے والی ادویہ۔
″	**فصل** محبدات شعر کا بیان یعنی گھونگرو الے بنانے کی ادویہ۔
″	**فصل** بالون کی سوختہ ہونیکی بیان مین۔
″	**فصل** تشقیق شعر کا بیان۔
″	**فصل** تبریک کرنیوالی بالون کی ادویہ۔
″	**فصل** جوانی اور پیری کا بیان۔
۳۷۶	**فصل** بیان اون چیزون کا جو دیر مین پیری کو آنے دیتی ہین۔
″	صفت معجون معتدل جید کی۔
۳۷۷	**فصل** بیان لطوفت نافع پیری۔
	فصل خضابات کا بیان۔
۳۷۸	**فصل** بالون کی سیاہ کرنے والی ادویہ کا بیان
۳۷۹	صفت خضاب جید۔
۳۸۰	**فصل** غالیہ کے بیان مین۔
۳۸۱	**فصل** اون ادویہ کا بیان جو سرخ یا اشقر رنگ پیدا کرین۔
″	**فصل** بیضات کا بیان۔
″	**فصل** تدارک احوال جیدہ جو خضاب کے عارض ہوتے ہین۔
۳۸۲	**فصل** خزاب کے بیان مین۔
″	**فصل** ادویہ ملینہ خزاب کی۔
″	**فصل** مسہل خزاب قوی کے ادویہ کا بیان۔

صفحہ	مضمون
۳۸۳	فصل ۔ در استجرار اطباء جدید۔
״	مقالہ دوسرا ۔ احوال جلد بنظر رنگ ۔
״	فصل بیان میں ان اسباب کے جو رنگ کو متغیر کرتے ہیں۔
״	فصل رنگ کو زرد کرنے والے اسباب ۔
״	فصل ۔ اون اشیا کا بیان جو رنگ کو اچھا کرتی ہیں۔
۳۸۵	فصل ۔ بیان حفظ جلد کا دھوپ اور ہوا سے
״	فصل آثار اور نشان چوٹ لگنے کے دور کرنا اور سیاہ نشان کا دور کر دینا۔
۳۸۶	فصل جھائیں مکو داغوں اور زخموں کے نشان
״	فصل خون مردہ اور برش اور کلف اور نیش کا بیان۔
۳۸۹	فصل ۔ وشم اور اوسکی دور کا بیان۔
״	فصل ۔ دشنام وغیرہ مقرطہ کا بیان۔
״	فصل ۔ بیان میں بہق اور وضح اور برص ابیض اور اسود کے۔
۳۹۰	فصل ۔ علاج بہق اسود کا۔
۳۹۱	فصل ۔ علاج وضح اور برص کا۔
۳۹۵	رنگ جو برص پر طلا کیے جاتے ہیں۔
״	غذا مبروص کی۔
״	علاج برص اسود کا۔
۳۹۶	مقالہ تیسرا ۔ اون امراض اور عوارض کا بیان جو رنگ سے تعلق نہیں رکھتے ہیں۔
״	فصل سعفہ کے بیان میں۔
۳۹۷	فصل ۔ ادویہ موضعیہ سعفہ خشک کی۔

صفحہ	مضمون
۳۹۸	فصل قوبا کا بیان۔
״	قوبا کا علاج۔
״	معالجات موضعیہ۔
۳۹۹	فصل ثعلبہ کا بیان۔
״	فصل جرب اور حکہ کا بیان۔
۴۰۰	علاج جرب کا۔
۴۰۱	دوا مے قوی جرب فرمن کی۔
۴۰۳	فصل حصف کا بیان۔
۴۰۴	فصل ۔ نبات الملیل کا بیان۔
״	فصل ثالیل کا بیان۔
۴۰۶	فصل قمرون کا بیان۔
״	فصل ثقوق کا بیان۔
۴۰۷	ہونٹھ پھٹ جانے کا علاج۔
״	پانوں کو پھٹ جانے کا علاج۔
۴۰۸	فصل ہاتھوں کو پھٹ جانے کا علاج۔
״	اونگلیوں کی گھائیوں کو پھٹ جانے کا علاج۔
״	فصل تفرح وتطاة۔
״	رائحہ منکرہ کا علاج۔
״	جلد کی بدبو کا علاج۔
۴۰۹	فصل ۔ بیان میں صنان کے۔
״	فصل صفت ایک ذرہ کی جسکی استعمال سے بدن خوشبو ہو جاوے۔
״	فصل ۔ بول وبراز کی بو بد کا بیان۔
۴۱۰	پیشاب کی بدبو کا بیان۔
״	فصل قمل وصیبان کا بیان۔

صفحہ	مضمون
۴۱۱	مقالہ چوتھا ۔ امراض متعلق بدن واطراف بدن کا بیان۔
״	فصل لاغری دور کرنے کا بیان۔
۴۱۸	فصل ۔ تسمین ۔ دبلا کرنا۔
״	فصل فربہی کے عیوب کا بیان۔
۴۱۹	فصل ۔ لاغر کرنیکی تدبیر۔
۴۲۱	فصل ۔ تحلیل اعضاے جزئیہ۔
״	فصل ۔ داخس کا بیان اور علاج۔
۴۲۲	دوا مے مزیل داخس۔
۴۲۳	فصل ۔ اذان اظفار اور شگافتگی ناخون کے بیان میں۔
״	فصل ۔ تشنج وتعفف وتجذم متعلقہ اظفار کا بیان اور علاج۔
״	فصل ۔ حیلے ناخن اوکھیڑنے کے۔
۴۲۴	فصل ۔ مراحات اور نگہداشت اوس ناخن تازہ کی جو لعب اوکھیڈنے کے جا ہے۔
״	فصل ۔ ناخن کے برص کا بیان اور علاج۔
״	فصل ۔ زردی جو ناخن پر آجاتی ہے۔
״	فصل ۔ رضی اظفار کا بیان۔
״	فصل ۔ خون مردہ زیر ناخن کا علاج
״	اختتام کتاب ہذا۔
۴۲۵ و ۴۲۶	خاتمۃ الطبع ۔

تمت

به عون سبحانه و تعالی فضل خلاق زمین و آسمان

آمد نون کتاب مستطاب افادت انتساب حاوی مطالب طبیه مطاوی مآرب بهیه

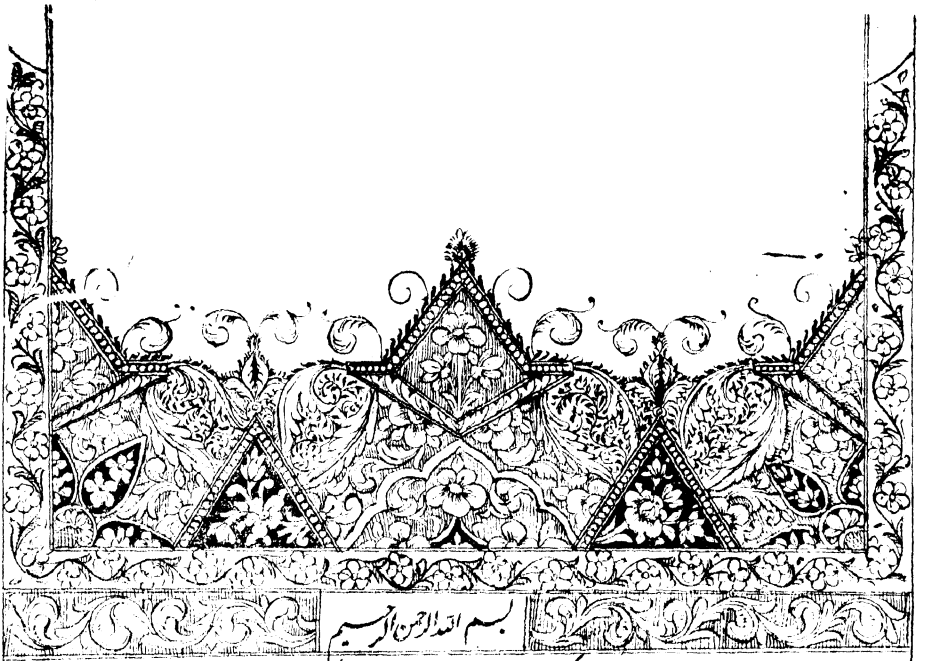
مخزن عوائد معدن فوائد مستند حکما مقبول اطبا اعنی جلد چهارم حیوانات

قانون شیخ الرئیس بوعلی سینا

بزبان اردو مترجمه قدوه ارباب تحقیق و زبده اصحاب تدقیق یکتا مضمار همه دانی

مولوی حکیم سید غلام حسنین کنتوری سابق مهتمم رسایانی حسب الالهامی منشی نولکشور مالک مطبع هذا

مطبع منشی نول کشور به طبع مزین مطبوع جهان شد



بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد و صلوۃ کے بندۂ خاکسار غلام حسین کنتوری مولدًا و الکاظمی نسبًا و جدًّا کہتا ہے کہ یہ جلد چہارم ہے مجلدات ترجمہ اردو قانون شیخ الرئیس سے فن طب مین جسے خاکسار نے حسب فرمایش سرآمد امرای دارا و گل سرسبد گلستان اقتدار و اقتدار حشمت عالی گوہر اعنی ان لکھنؤ کے ترجمہ کیا ہے اور جو جو شروط ہر ایک مجلد مین ملحوظ رہے ہین اسمین بھی مع شئے زائد ملحوظ ہین اور زیادہ تر اعتماد اس جلد مین اوس نسخہ کی عبارت پر کیا گیا ہے جو لکھنؤ مین مطبوع ہو چکا ہے سوا اسکے جہان مقامات خاص سے کسی تصحیح اپنے مقام پر مترجم نے کردی ہے امید ناظرین باتمکین سے اصلاح اور عفو کی کہ شروع مقصود مین کرتا ہون۔ کتاب چہارم قانون سے اول بیماریون کے بیان مین کہ جب پیدا ہوتی ہین تو کسی عضو خاص مین بالتخصیص نہین ہوتی ہیں بلکہ تمام بدن مین عام ہوتی ہین اور اس کتاب مین سات فن ہین فن اول شامل ہے پانچ مقالون کو جنمین حمیات کا بیان ہے مقالہ پہلا فن اول کتاب چہارم کتب قانون سے مشتمل ہو اکتیس فصلون پر فصل پہلی بیان عام حمیات کا حمی یعنی تپ ایک حرارت غریبہ اضیفہ ہے جو قلب سے مشتعل ہوکر توسط روح اور خون کی شریانون اور عروق کی راہ سے تمام بدن مین پھیل جاتی ہے اوسوقت ایسا اشتعال حرارت کا تمام جسم مین ہوتا ہے کہ اوسکی وجہ سے اکثر افعال طبعیہ مین ضرر پیدا ہوتا ہے کبھی جب دی جسمین ہوتا ہے خواہ کسی قسم کا تعب سے پیدا ہوتا ہے اور کبھی ایک قسم کا اشتعال حرارت ہوتا ہے مگر یہ اشتعال حمی کی اشتعال سے جداگانہ ہے۔ ہان اگر غضب خواہ تعب اتنی دیر تک باقی رہے اور اس حد کو ہو کہ اس اشتعال سے افعال طبع مین ضرر پیدا ہو اوسوقت اشتعال حمی اور غضب کا یکسان ہو جاتا ہے جسے ہم حمی غضبیہ خواہ تعبیہ نام رکھتے ہین آیندہ اوراق مین بتفصیل انکا ذکر کرتا ہے۔ بعض لوگون نے اولی قسمین حمی کی فقط دو مقرر کی ہین حمی مرض اور حمی عرض۔ اور حسب تقریر حمیات بوجہ اورام کے عارض ہوتی ہین انمین حمی عرض مین داخل کیا ہے۔ اونکی مراد حمی مرض سے یہ ہے کہ جو تپ ایسی ہو کہ درمیان اوسکے اور اوسکے سبب کے کوئی مرض واسطہ نہو وہ تو حمی مرض ہے مثلاً حمی عفونہ کہ اس تپ کی علت عفونت ہے اب عفونہ اور تپ کے بیچمین کوئی تیسری شئے ایسی نہین ہے کہ واسطہ

اور عفونہ خود تو مرض نہین ہی بلکہ وہ سبب ہی مرض کا یعنی حمی عفنہ کا - بخلاف حمیات اورام کے اسلیے کہ پہلے ورم پیدا ہوتا ہی پھر اوسکی بہ حیثیت سبب کے تپ بھی عارض ہوتی ہی اور تا بقاے ورم تپ بھی رہتی ہی - پھر چونکہ سبب کا یہان بھی عفونت اخلاط ہی مگر وہ سبب سے پہلے پیدائش مرض ورم کی ہوتی ہی لہذا ان حمی کی اس صورت مین درمیان سبب حمی اور نفس حمی کے ایک اور تیسری چیز واسطہ ہی کہ وہ خود مرض ہی - اس تقسیم پر خواہ تعریف حمی عرض پر ایک اعتراض صحیح یہ ہوتا ہی کہ حمی ورمیہ کو تم لوگ تابع ورم کہتے ہو اگر یہ تپ تابع حرارت ورم کی ہی اور بوجہ تعب وجع کے تپ لازم ہوتا ہی ہے اس صورت مین لازم آتا ہے کہ اگر حمیات یدر جو بوجہ درد خواہ گرمی آفتاب وغیرہ کے عارض ہوتی ہین حمی عرض مین داخل ہون حالانکہ تم ان حمیات کو حمی مرض کہتے ہو اگر حمی ورمیہ تابع عفونت ورم کے ہو اس صورت مین محض ورم سبب لا حدوث حمی کا نہوگا بلکہ بنظر اوس عفونت کے جو ورم مین ہی یعنی ورم سبب حمی کا بالذات نہوگا بلکہ بالعرض بواسطہ عفونت کے سبب ہوگا اور سبب اصلی عفونت یہان بھی ٹھہری پھر کیا ضرور ہی کہ ہم عفونت کو سبب مستقل حمی کا نہ کہین اور ورم کو سبب قرار دین - اور معترض یہ بھی کہہ سکتا ہی کہ اگر یہ بات نہین کہ حمی ورمیہ تابع اذیت و درد خواہ عفونت کی ہے بلکہ تم نفس ورم کو سبب حدوث حمی ورمیہ جانتے ہو اور تمھاری راے مین یہ بات ہے کہ وجود حمی ورمیہ کا تا وجود ورم ہوتا ہے تو ہم کہین گے کہ یہی حال حمیات عفونہ کا بھی ہے کہ تا بقاے عفونہ حمی عفنہ باقی رہتی ہے یعنے حمی ورمیہ اور عفنہ دونون کو تم حمی عرض قرار دو کیونکہ ان دونون مین کچھ فرق نہین ہے خواہ حمی ورمیہ کو بھی حمی مرض نام رکھو گے ایسے قبیل سے اور اتفاقات علم طب مین طبیب کو کچھ نقصان نہین اور چونکہ منشا نزاع کا بھی خواہ حد حمی مرض اور عرض کا ہوا یا تسمیہ حمی کا ان دونون امون سے موجب منافقہ ہے اس بحث سے طبیب کو یہ مناسب ہے جدا کر کے مباحث منطقیہ کیطرف لیجائیگا اور اس صورت مین طب کو چھوڑ کر مشغول مباحثات منطقیہ کا ہوگا - لہذا ہم بھی بطریق عادت سلف اور بموجب اصطلاح جمہور کے فرض کرتے ہین کہ حمیات اورام اور حمیات سد حمیات عرض ہین **تمہید تمثیلی** اب مناسب ہی کہ ہم بدن انسان کو مثل حمام کے فرض کرین اور بیان کرین کہ تمام چیزین جو بدن انسان کی اجزا مین اونکی تین قسمین ہین پہلا وہ اعضا ہین جنمین طبیعات بدنیہ اور ارواح بھری ہوئی ہوتی ہین جس طرح حمام کی دیوارون کا مادہ ہے دوسرے طبیعات بدنیہ ہین جو اعضا مین بھری ہوئی ہین جس طرح پانی حمام کے حوضونمین بھرا رہتا ہے - تیسری ارواح نفسانی تو ارواح طبعیہ اور بخارات جو تمام بدن مین منتشر رہتی ہین اونکی مثال ہوا ی حمام سے دیجاتی ہے - حرارت غریزیہ سے جو پہلا اشتعال بدن انسان مین ہوتا ہے ان تین قسمون سے ایک مین ضرور ہوتا ہے اسلیے کہ انسان کے بدن کی کوئی فرد ایسی نہین ہے جو ان اجزا ثلثہ سے مرکب نہو - اشتعال اولی خواہ مشتعل اول سے ہماری یہ مراد ہی کہ جسوقت اوس مشتعل کا اشتعال فرو ہوجاے تو اوسکے قریب کی چیزین خود بخود ٹھنڈی ہوجاتین اور برعکس اسکا اگر ان چیزون کی حرارت بجھائی جاے تو مشتعل اول کا سرد ہونا کچھ ضرور نہو بلکہ ممکن ہو کہ وہ اپنے اشتعال پر باقی رہکر پھر دوبارہ اپنے قریب کی چیزون کو گرم کردے - اگر حرارت غریبہ کا اشتعال اعضاے اصلیہ یعنے جو اعضا رکہ منی سے پیدا ہوے ہین اونمین باشتعال اولی ہو جس طرح سوزش اور حرارت حمام کی دیوار ونکو گرم کرتی ہی خواہ لوہار کی دھونکنی یا نان پز کی دیگ کو آگ گرم کردیتی ہی اس قسم کے حمی کا نام تپ دق ہی - اور اگر اشتعال اول اصطلاحی اس مقام خاص کا اخلاط مین پیدا ہو کر بعد اوسکے حرارت اعضاے ک بھی جسے گرم ہوا بھی حمام کا دیوار ونمین لگ جاتی ہی مگر وہ خواہ گرم ہو یا نہو یا کوئی طعام یا دیگ مین رکھنے سے دیگ بھی گرم ہوجاتی ہی ایسی حمی اور تپ کو حمی خلطی کہتے ہین - اور اگر حرارت غریبہ پہلے پہل ارواح اور بخارات جسمانیہ کو مشتعل کر دے اوسکے بعد اعضا اور اخلاط تک پہونچے جیسے کبھی کوئی ہوا ی گرم حمام مین پہونچتی ہے خواہ حمام کے اندر آگ جلائی جاتی ہی اس جہت سے ہوا ی حمام پہلے گرم ہوجاتی ہی بعد ازان پانی حوضون کا اور دیوارین بھی گرم ہوجاتی ہین ایسی تپ کو حمی یوم نام رکھتے ہین اسلیے کہ اسکا خلق بوجہ اشتعال اولے

ایک لطیف خیر یعنے ارواح اور انجرہ سے ہوتا ہے بایں وجہ یہ تپ بہت جلد دفع ہوجاتی ہے حتی کہ ایک شبانہ روز سے زیادہ یہ تپ باقی نہین رہتی بشرطیکہ اس تپ کا استحالہ کسی حمی عفنہ یا تپ دق کی طرف نہوجاوے۔ اس تمثیل مین جو جو تعریفات حمیات کی مذکور ہوئین وہ حدود نامہ کے قریب ہین اور گویا ہر ایک حمی کی تعریف جنس اور فصل سے کی گئی اور یہ تقسیم حمیات کی جو مذکور ہوئی ایسی ہے جیسے کسی مفہوم عام کو مختلف فصول سے مقید کرکے تقسیم کرتے کبھی حمیات کو باعتبار سو تقسیم کرتے ہین کہ آیا اوس تقسیم کا حمیات ثلثہ کے اصناف کی طرف ہوتا ہے۔ مثلاً کہتے ہین کہ حمیات ہین کچھ عادہ ہوتی ہین اور بعض اقسام غیر عادہ ہوتی ہین۔ بعضی تپین مرمنہ یعنے دیرپا ہوتی ہین اور بعضی غیر مرمنہ ہوتی ہین۔ بعض اقسام لیلیہ ہوتی ہین کہ اونکا دورہ شب کو اور بعض نہاریہ ہین کہ وہ دن کو دورہ کرتی ہین۔ بعضی سلیمہ اور مستقیمہ ہوتی ہین کہ اونکے اعراض مہلک اور مخوف نہین ہوتے اور بعض حمیات مین اعراض شدید اور بد ہوتی ہین۔ بعضی تپین حارہ ہوتی ہین کہ اونمین سوای حرارت کے برودت کسی طرح محسوس نہین ہوتی۔ اور بعض کی حرارت کے ساتھ برد اور تھرتھری خواہ لرزہ بھی ہوتا ہے۔ بعض حمیات بسیطہ ہین۔ اور کچھ مرکب بھی ہوتی ہین **مستعد حمیات کے لوگ کس مزاج کے ہوتے ہین** اطبا کہتے ہین کہ زیادہ تر قابلیت حمیات کی وہ لوگ رکھتے ہین جنکا مزاج گرم تر ہے بالخصوص جنکے مزاج مین رطوبت بہ نسبت حرارت کے زیادہ ہو انکی ایک شناخت یہ بھی ہے کہ انکا بول براز اور پسینہ بدبو ہوتا ہے اور جن لوگون کا مزاج گرم خشک ہو اونمین بھی استعداد حمیات حادہ کی ہے۔ مگر ابتدا اونکو حمی یومیہ عارض ہوتی ہے بعد ازان بہت جلد اونکی تپ حمی عفنہ کی طرف منتقل ہوتی ہے اور بوجہ یبس مزاج کے احتراق ہوجاتا ہے اور اکثر یہ تپ منجر دق کی طرف ہوتی ہے۔ ان دو قسم مزاجون کے بعد پھر استعداد حمی کی اون لوگون کو ہے جو رطوبت اور یبوست مین مساوی ہون اور حرارت اونکے مزاج مین غالب ہو۔ ایسے لوگون کو ابتدا مین حمی بخار حار عارض ہوکر طرف حمی خلطیہ کے منتقل ہوجاتی ہے۔ پھر اس مزاج کے بعد وہ لوگ مستعد حمیات کی ہین جنکے بدن مین حرارت برودت تو برابر ہو مگر رطوبت کا غلبہ اور کثرت ہو اونکو ابتدا مین بخار حمی عفر نہ کے اور قسم کی تپ اکثر اوقات عارض نہین ہوتی ہے۔ اور جن لوگون کے مزاج بارد رطب خواہ بارد یابس ہین اونسے حمیات دور رہتی ہین خصوصاً حمیات یومیہ اونکو شاذ و نادر کبھی عارض ہوتی ہین

فصل دوسری بیان مین اوقات اربعہ حمیات کے

حمیات کے واسطے بھی مثل اور امراض کے اوقات اربعہ ثابت ہین ایک وقت ابتدا کا ہے دوسرا صعود اور ترقی کا تیسرا وقوف اور سکون کا جو قریب بزمانہ منتہای مرض ہوتا ہے چوتھا وقت انحطاط کا جب سے مرض گھٹنے لگتا ہے اور یہ اوقات اربعہ بطور کلی بھی ہوتے ہین یعنی ابتدای حمی سے تا زوال اور صحت اعتبار اوقات اربعہ کیا جاتا ہے۔ اور بطور جزئی بھی ہوتی ہین کہ ہر ایک نوبت کے واسطے جداگانہ اوقات اربعہ کی تجویز کیجاتی ہے۔ خوف اور خطر ہلاکت مریض کا اس بیماری کی وجہ سے زمانہ ابتدا سے لیکر تا وقت منتہی ہوتا ہے اور جب سے مرض کا انحطاط شروع ہوا پھر محض بوجہ تپ کے بیمار ہلاک نہین ہوسکتا ہان اگر وہ اسباب پیدا ہوجائین جنکا ہم آگے ذکر کرینگے مثلاً طبیب کو علاج مین خطا واقع ہو خواہ مریض بخوبی اطاعت کرے۔ وقت ابتدا بطور جزئی ہر نوبت مین یہ ہے کہ جسوقت حرارت غریزی اور اصلی اپنی تصرفات سے باز رہے اور مادہ مرض جو عضو مین بھرا ہے وہ حرارت اصلی کی گنجایش کو ایسا روک لے کہ حرارت غریزی مین اختناق پیدا ہو۔ اور ابتدا سے کل کا زمانہ وہان تک ہے جب تک یا تو ظاہر ہو کہ طبیعت نے مادہ پر غالب آکر اثر نضج ظاہر کردیا ہے خواہ یہ ظاہر نہوجاوے کہ طبیعت کو مادہ نے بالکل مغلوب کردیا اب انہج کی امید نہین ہے۔ ابتدا ایک عام وقت ہے جو ہر ایک مرض مین پایا جاتا ہے لیکن بشتر بعض امراض مین زمانہ ابتدا کا مخفی ہوتا ہے جس طرح سوداوی خس جو تپ دموی ہے چونکہ اوس مین روز اول سے شدت اعراض کی ہوتی ہے معلوم

نہین ہوتا ہے کہ ابتدا السنہ تھی اور اشتداد اور صعود کا زمانہ کون سا ہے — اسی طرح سرعت اور سکتہ مین چونکہ مادہ طبیعت پر فوراً غالب آتا ہے بایں وجہ زمانہ ابتدا کا ظاہر نہین ہوتا ہے — کبھی زمانہ ابتدا کا باوجہ کمی اعراض مرض کے پوشیدہ ہوتا ہے پس لوگ گمان کرتے ہین کہ وقت ابتدا کا اس مرض مین نہین ہے — اسبطرح اکثر چونکہ اول روز نوب شدید مین یعنے نہی حادہ مین ایک جسم سطح جسے عامہ کہتے ہین بالای بول نظر آتا ہے خواہ کوئی اور علامت نضج کی بروز اول پائی جاتی ہے جب ہی یہی خیال ہوتا ہے کہ اس نوب مین زمانہ ابتدا نہین تمام کر واقع مین ایسا نہین ہے اسلیے کہ ان سب صورتون مین زمانہ ابتدا قوتہ تو ہوتا ہے مگر بالفعل ایسا معلوم ہوتا ہے کہ محسوس نہین ہوتا — **تزید** یعنے صعود کا وہ زمانہ ہے کہ حرارت غریزی اوسوقت بخوبی حرکت کرتی ہے اور مقاومت مادہ کا اچھی طرح کرے اگر غالب ہوے تو آثار نضج کے ظاہر ہونگے اور بحمد وقوف مرض کی پڑتی ہے اور بخلاف نضج کے آثار کا شروع ہونا قرب ہوتا ہے — **وقوف** یعنے انتہا کا وہ زمانہ ہے کہ طبیعت اور مرض مین اوسوقت محاربہ عظیم ہوتا ہے اور غالب مغلوب کی شناخت نوا طبیعت ہوا یا مادہ اوسوقت سے تھوڑی زمانہ کے بعد بخوبی ہوجاتی ہے اسیوقت کو یعنے منتہی کو ملحمہ یعنے زمانہ حرب یا جنگ گاہ کہتے ہین — اور انتہا کی مدت ان نوبتون جنکی نوبت تیزی سے ہوتی ہے ایک ہی نوبت ہوتی ہے گو شناخت اس نوبت کی جو زمانہ منتہی تجویز کی گئی اسکے بعد جو نوبت بخفت اعراض ہوا وسمین ہوتی ہے کیونکہ وہ زمانہ تو مقابلہ طبیعت اور مرض مین بسر ہوجاتا ہے دوسری نوبت مین انجام محاربہ کا دریافت ہوتا ہے — کبھی ایسے نوبتون مین امتداد زمانہ منتہی کا دو نوبت تک ہوتا ہے اونکے بعد تیسری نوبت از روز شروع محاربہ جو ہوتی ہے اوس سے زمانہ منتہا کا پہچانا جاتا ہے پس دو نوبت سے زیادہ امتداد زمانہ منتہی کو اکثر امراض مین نہین ہوتا ہے — البتہ امراض مزمنہ مین وقت انتہا کا زمانہ دو نوبت سے بھی متجاوز ہوجاتا ہے کہ مشتبہ امراض مزمنہ مین چند نوبتی ایک صورت کی اعراض مین ہوتی ہین اور احکام اون نوائب کی متشابہ ہوتے ہین پھر جو نوبت اخیر ایسے نوائب کا ہوتا ہے اوسمین آثار نضج کے پورے طاہر ہوجاتے ہین اگر طبیعت مادہ پر غالب ہوئی ہے خواہ وارث کیفیت بخوبی معلوم ہوجاتی ہے اگر طبیعت مادہ سے مغلوب ہوگئی ہو — **انحطاط** کا وہ زمانہ ہے جسوقت حرارت غریزیہ بخوبی مادہ مرض پر غالب آکر مادہ کو مغلوب کردیتی ہے اور جتنی مقدار مادہ کی فراہم اور مجتمع ہے اوسکو قدرے قدرے متفرق کرتی ہے پھر اوسوقت حرارت اندرونی مرض کی کم ہوجاتی ہے کہ بطرف اطراف بدن کے دفع ہوتی ہے تاکہ فنا اور تحلل ہوجاے اور چونکہ اطراف خارجیہ مین اوسوقت حرارت کی شدت ہوتی ہے اس جہت سے اکثر لوگ براہ اشتباہ غلط تجویز کرتے ہین اور جانتے ہین کہ یہ زمانہ اشتداد مرض کا ہے — یا اس طرح غلطی واقع ہوتی ہے کہ مرض طبیعت پر بالکل غالب آگیا اور طبیعت اوسکے مقابلہ سے عاجز ہوگئی اس سے اعراض مین خفت واقع ہوئی اور حرارت باطن مین خفت ظاہر ہوئی طبیب بغلط گمان کرتا ہے کہ مرض کا انحطاط شروع ہوا حالانکہ امر بالعکس ہورہا ہے کہ مرض نے طبیعت کو بالکل مغلوب کردیا ہے — اس خفت کا نام افاقۃ الموت رکھا گیا ہے اسلیے کہ بعد ایسے افاقے اور سکون کے موت اور ہلاکت واقع ہوتی ہے — منتہی کا زمانہ بنظر قرب اور بعد کے بہ نسبت اختلاف امراض کے مختلف ہوتا ہے جو امراض نہایت حاد اور شدید ہوتے ہین اونکا زمانہ منتہی زیادہ سے زیادہ چار دن کا ہوتا ہے اور یہی مقدار جمیات یوم کی منتہی کی بھی ہے مگر اصطلاح فن مین اونکو امراض حادہ مین داخل نہین کیا ہے اسلیے کہ مرض کے حاد ہونے کے واسطے فقط قرب زمانہ منتہی کافی نہین بلکہ بانیہمہ وہ مرض مہلک اور پرخطر بھی ہوتب اوسکا شمار امراض حادہ مین کیا جاے — جو امراض بغایت حاد اور نہایت شدید ہین اونکے بعد امراض حادہ علی الاطلاق کا منتہی اقرب ہوتا ہے اور اوسکی مدت زیادہ سے زیادہ سات دن کی ہے جیسے حمی محرقہ خواہ غب لازم — اور جو امراض کہ اونکی حدت اور شدت اس سے بھی کم ہو اونکا زمانہ منتہی چودہ ۱۴ دن خواہ دو ہفتہ کا ہوتا ہے — اسکے بعد امراض حادہ مزمنہ کی مدت انتہا اکیس ۲۱ دن کی ہوتی ہے پھر امراض مزمنہ کی

اوسمین زیادتی ہوجاتی اور بڑہتی جاتی ہے — انتہا ہر نوبت کا وقت وہ ہے کہ جسقدر حرارت اور سب اعراض بڑہ چکے ہین وہ کچھ دیر تک بدستور رہین نہ گھٹین اور نہ بڑہین اور نبض نہایت عظیم اور سریع اور متواتر ہوجاے — انحطاط نوبت کا وقت وہ ہے کہ اوسمین نقصان حرارت اور اعراض کا شروع ہوتا ہے اور نبض حرکت اور قوام مین معتدل اور مستوی ہوجاتی ہے پھر جس تپ کا معمول یہ ہے کہ اوسکے اوترنے وقت پسینہ آتا ہے تو پس اوسپر بدن مین عرق نمودار ہوا اور تپ اوتر جاتی ہے — اکثر یہ حالات خفت کے جو زمانہ انحطاط مین ہمنے بیان کیے بوقت نزدیکی موت کے بھی پیدا ہوتے ہین اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اب مریض روبصحت ہے ایسے خیال سے ان امور کو ذریعہ شناخت نکرنا چاہیے بلکہ توجہ کامل بطرف ادراک اور شناخت حالات نبض کی کرنی چاہیے اگر ان حالات کی نبض قوی اور عظیم ہے تو ضرور یہ انحطاط مرض کا زمانہ ہے اور افاقہ الموت نہین ہے اگر ناظر کتاب کی خواہش ہو کہ ہم مثلاً حمی غب کی اوقات اربعہ کے بالتخصیص شناخت بیان کرین اسلیے کہ اسکے اعراض بہت قوی ہوتے ہین پس بخوبی تامل کرے اور معلوم کرے کہ غب کی ابتدا وقات تشعریرہ سے ابتدا کرتی ہے اور اسکے بعد برد اطراف اور لرزہ ہوجاتا ہے پھر لرزہ مین سکون اور برد اطراف مین کمی پیدا ہو کر تمام بدن مین گرمی یکسان پیدا ہوتی ہے یہان تک تمام زمانہ ابتدا کا حال ہے بعد اوسکے گرمی کی زیادتی ہوتی ہے اور یہ زمانہ صعود خواہ تزید کا ہے اوسکے بعد یہ حرارت بحال واحد ٹہر جاتی ہے اور یہی وقت منتہی کا ہے بعد ازان حرارت مین کمی واقع ہوتی ہے حتے کہ تپ زائل ہوجاتی ہے — **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ اسباب طول ہونے مرض کی کثرت مادہ اور غلیظ ہونا مادہ کا جیسے مادہ سوداوی خواہ بردوت مادہ کی ہوتی ہے اور کبھی طول مدت کی اعانت فصل بارد اور بلد بارد بھی کرتی ہین اور ضعف حرارت غریزہ اور یکگونہ گھرا ہونا طبائع کا بھی طول مدت امراض کے معین ہین **فصل چوتھی بیان حمیات یومیہ کا بہ نہج کلی** جمیع اقسام حمیات یومیہ کے اسباب وہی چیزین ہین جو کہ جوہر بدن انسان مین داخل نہین اور بالذات تسخین اور حرارت پیدا کرتی ہین اور اونکو موہم اسباب بادیہ کہتے ہین یا وہ چیزین ہین جو بالعرض جسم انسانی مین بوجہ اتصال اور ملاقات کے حرارت پیدا کرتی ہین — خواہ از قسم ملاقیات خارجیہ کے ہون جیسے حرارت آفتاب خواہ آگ کی یا کھانے پینے کی چیزین — خواہ انفعالات بدنیہ جو بوجہ ریاضت بدنیہ کے عارض ہوتی ہین — یا انفعالات نفسانیہ جو ہر وقت غضب اور خوف وغیرہ کی ہوتی ہین خواہ درد اور ورم جو ظاہری اعضا مین واقع ہوتا ہے کہ ایسے درد اور ورم سے جو حرارت پیدا ہوتی ہے وہ صورت حمی یومیہ کی منقطع ہوتی ہے — کبھی حمی یومیہ بعض اقسام کے سدہ سے بھی پیدا ہوتی ہے جسکا سبب ظاہری اور خارجی نہین ہوتا بلکہ اس سدہ خواہ تخمر کا سبب داخلی ہوتا ہے اور بدنی — یہ جتنے اسباب حمیات یومیہ کے لکھے گئے انکا اشتداد اور اشتعال اوّلی اتنا نہین ہوتا کہ ارواح اور بخارات سوئیہ کو اخلاط خواہ اعضا تک پہونچا سکے اسلیے کہ اگر اسقدر اشتعال بڑہے تو پہر تپ دق خواہ کوئی قسم حمی خلطی کی پیدا ہوجاے گی — ہم اسباب بادیہ سے حمی خلطیہ کا پیدا ہونا معتبر نہین سمجھتے اسلیے کہ اسباب خارجیہ بیشتر ایسے اسباب کی تحریک بدن مین کرتے ہین جو سالس سے مخفی موجود تھے اور اونکی تحریک کے اسباب خارجیہ کردینگے تو حمی خلطی ضرور پیدا ہوجائیگی — بعض کم فہم آدمی نے خیال کیا ہے کہ حمی یوم بدون اسکے کہ ان کو کسیدہ و تعب پہونچے خواہ روح کو تعب ہو عارض نہین ہوتی — یہ خیال محض غلط ہے اسلیے کہ محض فرح اور سرور سے بھی کبھی حمی یومیہ عارض ہوتی ہے اوسمین تعب جسمانی اور روحانی دونون نہین ہوتی — حمیات یومیہ کا زوال بیشتر ایک ہی روز مین ہوجاتا ہے اور تین روز سے زیادہ انکی مقدار بقاء بہت کم ہوتی ہے اگر تین روز سے زیادہ حمی یوم کا زمانہ گذرے اوسوقت قیاس کرنا چاہیے کہ یہ تپ منتقل کسی اور قسم کیطرف ہوئی ہے اور انتقال کے معنی یہ ہین کہ اشتعال حرارت کا ارواح سے تجاوز کرکے اعضاء بدنی خواہ اخلاط تک پہونچا ہے علاوہ اسکے بعض طبیبون نے بیان کیا ہے کہ حمی یوم چھ روز تک رہتی ہے اور پہر زائل ہوجاتی ہے بدون اسکے کہ حمی خلطی خواہ حمی دقیہ کیطرف انتقال کرے کیونکہ اگر منتقل کسی دوسرے قسم کیطرف ہوتی تو اوسکی اور صفاے

ازالہ نہوسکتا ہے حمی یومیہ کا علاج نہایت آسان ہے اگر شناخت نہایت ہی مشکل ہے اسطرح ابتدا مرض دق کی کہ اوسکی شناخت بہت دشوار ہوتی ہے اور معالجہ آسان ہوتا ہے گرم خشک جنکا مزاج ہے وہ لوگ بہت جلد حمیات یومیہ مین مبتلا ہوتے ہین اور اونہین ان حمیات کا ضرر بھی بہت پہونچتا ہے اگر تدبیر معالجہ مین غلط واقع ہو مثلاً زیادہ پرہیز اونسے کرایا جاے خواہ دیر تک وہ لوگ بھوکے رہین اور ازین قبیل سوء تدبیر سے یہ لوگ بہت جلد حمی یومیہ سے مدقوق ہوجاتے ہین اگر سخوخت اعضاء اصلیہ تک پہونچ گئی خواہ حمی غب مین مبتلا ہوجاتے ہین اگر گرمی تپ کی اخلاط تنگ پہونچے۔ جسکا مزاج گرم تر ہے اوسکی نسبت حمی یوم مین سوء تدبیر کا زیادہ احتمال رہتا ہے کہ طبیب اوسکی تپ کو بادہ رطوبت سے تجویز کرکے مسخنات کا استعمال بہت کرتا ہے اسوجہ سے حرارت زیادہ بڑہ کے اخلاط تک متصل ہوجاتی ہے اور حمی عفنہ کی طرف منتقل ہوجاتی ہے۔ ایسے مزاج کے لوگ ہوتے ہین کہ اونکے مزاج مین گرمی زیادہ ہے اونکے بعد جنکا مزاج یابس زیادہ ہے مبتلا حمی یوم مین ہوتے ہین۔ گرم خشک مزاج کا آدمی جسوقت اوسے بھوک ہو اور ہمراہ بھوک کے اوسے بیخوابی بھی عارض ہو خواہ کوئی تعب نفسانی یا بدنی عارض ہو فوراً حمی یوم اوسے عارض ہوجاتی ہے اور تپ کی ساتھ تشنہ بھی ہوتا ہے پھر اگر اوسکی بھوک اور تشنہ کا تدارک نکیا جاے اور فوراً اوسکو غذا نہ دیجاے بہت جلد حمی عفنہ مین مبتلا ہوجائیگا۔

فصل پانچوین بیان خاص حالا متعلق بحمیات یوم کا جو اور حمیات سے انکو جدا کرین بعض خواص حمیات یومیہ سے یہ ہے کہ یہ حمیات بسبب قدیمہ کے جو بدن مین مخفی رہتے ہین عارض نہین ہوتے جیسے کہ خاصہ حمیات عفنہ کا اکثر یہی ہے اور حمیات یومیہ کا شروع بہ نہج تقاطع نہین ہوتا اور تقاطع کا ابتدا ہونے سے یہ مراد ہے کہ اکثر اندیشہ اور بیقراری اور برد اطراف اور حرکات اندرون جسم مین چلا جانا اور مریض کا میل بطرف کسل اور نوم کے ہونا نبض کی حرکت بخوبی ظاہر نہونی اور اوسمین اختلاف پیدا ہونا اور صغیر ہوجانا یہ سب امور ابتدا حمی یوم مین نہین ہوتی۔ بلکہ اکثر ابتدا مین ان حمیات کی ایک حالت شبیہ بہ برد عارض ہوتی ہے اور اندر کے فشریہ ہی ہوتا ہے اور تھوڑی دیر کانپنے کے چہنے کی کیفیت جسے کہ تخس کہتے ہین پیدا ہوتی ہے اسکا سبب بخار ہے ایک کیموس ردی کا اور بہت جلد یہ کیفیت زائل ہوجاتی ہے اور کبھی ان حمیات مین بدت لذیذہ بھی عارض ہوتا ہے اگر نہین کثرت ابخرہ کی ہو وہ بخارات جو ابدا دہندہ ہین اور عضلات مین چبھتے ہین لیکن جب ان بخارات کی کثرت ہوتی ہے تو یہ بات پیدا ہوتی ہے۔ ان بخارات مین جو اشتعال تپ کا پیدا ہوتا ہے اور لذع یعنی سوزش نہین ہوتی ہے بلکہ اسکی گرمی خوشگوار ایسی ہوتی ہے جسقدر کہ تعب سے خواہ مستی شراب سے بدنمین گرمی پیدا ہوتی ہے۔ اگر بول اول روز مین تپ کی ہضم ہوا اور نبض مین نرمی حالی ہو تو حمی یوم کا حکم اس تپ مین کرنا چاہیے۔ یہ بات اسواسطے ہے کہ بول مین حمی یومی بنظر ذات کے کچھ تغیر نہین کرتی اسلیے کہ اس تپ کی حرارت سے کیموس کے فعل کو کچھ ضرر نہین پہونچتا ہے اور قبل بول کا نضج یافتہ ہوتا کہ اوسمین کسی خلط کا رنگ نہین ہوتا ہے اسلیے کہ خلط سے یہان کیا مطلب ہے اور کبھی بول مین غامہ بھی معلق ہوتا ہے اور کبھی یہ غامہ بالکل اوپر سطح بول کی ہوتا ہے کہ اوسکا رنگ چمکا ہوتا ہے۔ اور شاید اگر کبھی ایسا اتفاق ہو کہ رنگ بول کا معتدل نہو تو قوام ضرور معتدل ہوگا اور رنگ کا تغیر بوجہ تپ کے نہوگا بلکہ کوئی اور سبب حادث ہوگا جسنے بول کے رنگ کو بدل دیا ہے اور وہ سبب بدون وجود حمی کے بھی تغیر بول مین کردیتا اوسکی شان سے ہوتا ہے جیسا ہم حمی تعبیہ کے بیان مین اوس سبب کا ذکر کرینگے۔ نبض کی حالت حمی یومیہ مین ایسی ہوتی کہ مائل بجانب تواتر اور قوت اور عظم کی ہوتی ہے سوائے اول خاص حمیات یومیہ کے جو ضعف اور انفعالات کے سبب سے واقع ہوں یا انکہ فم معدہ مین ایک خلط لاذع یا برودت موجود ہو خواہ اور کوئی سبب ایسا ہو جو نبض کی عظم کو منافی ہے اور صغیر کردیتا ہے بروقت اس تپ کے اور حمی یوم مین کثیر یہ ہوتا ہے کہ نبض مین اختلاف کسی قسم کا پیدا نہو اور اگر کبھی اختلاف ہوتا بھی ہے تو اختلاف

منظم ہوتا ہے اگر اختلاف کا نظام برہم ہوتو اور کسی سبب سے ہوگا خواہ وہ سبب قبل از حمی کے پیدا ہوا ہو یا کہ حمی کے ساتھ ہی وہ بھی حادث ہوا ہے جیسے تعب شدید خواہ احتشا مین لذع شدید کسی مادہ کی وجہ سے اور ایسے ہی اور اسباب موجب اختلاف نظم کے ہوسکتے ہین ۔ کبھی حمی یوم مین نبض کی یہ صورت ہوتی ہے کہ اوسمین صلابت شدید پیدا ہوتی ہے خواہ کوئی برودت شدیدہ جو تکثیف ارواح کرے پہونچی ہو یا حرارت نے آفتاب کی بشدت تجفیف کی ہو خواہ تعب شدید کی تجفیف باعث اس صلابت کی ہوا ہو ۔ خواہ بیداری مفرط اور غم انہین سے کوئی امر باعث صلابت نبض کا ہو ۔ کبھی ہیٹ اس تپ مین انبساط نبض کا پیدا ہوجاتا ہے اور انقباض مین بطور واقع ہوتا ہے مگر سرعت مقدار طبعی سے زیادہ نہین ہوتی الاشاذ ونادر ۔ سرعت نبض کی حمیات یومیہ مین کمتر ہوتی ہے اسلیے کہ موجب ترویح قلب کی اس تپ مین بہ نسبت حاجت اخراج بخار فاسد کو زیادہ ہوتی ۔ اسلیے کہ بخار اس تپ مین بہ نسبت بخار معتدل کے فاسد نہین ہے البتہ بقیاس معتدل کے گرم تو ہوتا ہے ۔ جب نبض کی کیفیت صحیحہ کا ادراک اور اوسکی حرکت انقباضیہ کی شناخت مین دشواری ہو تو حرکت انفاس سے شناخت کرنی چاہیے اور ان حرکتون کی نسبت دریافت کرنے کے بعد پہر آسانی ہوگی ۔ جب حمی یوم زائل ہوتی ہے فوراً نبض اپنی حالت طبعی پر آجاتی ہے جیسی حادث اس بدن مین نبض چلنے کی بحال صحت ہو اور ایسی حالت پر نبض کا بعد تپ کے ہوجانا اچھی علامت ہے ۔ مجملاً یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جسقدر کیفیت نبض کی بہتر اور اسیطرح بول بھی جید ہو دلیل کامل ہے کہ حمی یوم ہے اور یہ بات ضروری نہین ہے کہ اگر نبض اور بول جید نہو تو حمی یوم کا نہونا بھی ضرور ہو اسلیے کہ اکثر بوقت رنگین ہونے بول کے اور اختلاف نبض خواہ ضعیف اور صغیر ہونے نبض کے حمی یوم واقع ہوتی ہے **مترجم کہتا ہے** مراد تنبیح کی یہ ہے کہ موجب کلیہ متصل لزومیہ کی نقیض سالبہ کلیہ نہین ہے بلکہ یہان سالبہ جزئیہ لزومیہ صادق ہے اسی جہت سے موجبہ معدولہ الطرفین کو بولا ہے **متن** یہ بھی ایک علامت حمی یوم کی خاص ہے کہ ابتدا اس تپ کی بہت خفیف ہوتی ہے اور زمانہ اوسکی تزید کا دو گھنٹے سے زیادہ نہین ہوتا اور اوسکو زمانہ منتہی مین اعراض شدیدہ نہین ہوتے اور حمی عفونت مین ان باتونکی ضد ہوتی ہے ۔ یہ بھی علامت حمی یوم کی ہے کہ اوسمین اعراض شدیدہ اور تندی حرارت کی بہت تیز نہین ہوتی اور درد سر خواہ درد پشت یا اور اوجاع بھی حمیات یومیہ مین کم ہوتے ہین اگر کبھی درد سر خواہ کوئی اور درد پیدا بھی ہوتا ہو تو اوسکو ثبوت خواہ لزوم بعد زوال تپ کے نہین ہوتا بلکہ ساتھ ہی زائل ہوجاتا ہے یہ بھی دلیل اوس تپ کی حمی یومیہ ہونے پر ہوتی ہے ۔ اکثر حمی یوم پسینہ آنے کے بعد اوتر جاتی ہے خواہ بدن مین ایک قسم کی تری پیدا ہوتی ہے جیسی عرق طبعی ہوتا ہے اور جو پسینہ کسی غلط کی وجہ سے آتا ہے یہ رطوبت ویسی نہین ہوتی ہے اور مقدار مین اس پسینہ کے بہت افراط نہین ہوتی بلکہ جتنی مقدار عرق طبعی کی ہر جسم کے واسطے مقرر ہے اوسیقدر یہ بھی ہوتا ہے گویا کہ عرق اوسکے قریب مقدار مین ہوتا ہے اور بدبو بھی نہین ہوتا ۔ اگر پسینہ بکثرت تپ کی اخیر مین آئے تو معلوم کرنا چاہیے کہ حمی یومیہ نہین ہے ۔ ایک بہت عمدہ تجربہ حمی یومیہ کی شناخت کرنے کا یہ بھی ہے کہ مریض کو حمام مین داخل کرین اگر تھوڑی دیر کے بعد مثل قشعریرہ کے بدن مین پیدا ہو اور وہ پھر بیحد غیر معتاد معلوم کرنا چاہیے کہ یہ حمی عفونت ہے اوسوقت مریض کو فوراً حمام سے نکال لینا چاہیے اور اگر حمام مین ٹہرنے سے مریض کی حالت کچھ متغیر بروات نہو تو یہ حمی یومیہ ہے

فصل چھٹی بیان انتقال حمی یوم کا کبھی حمی یومیہ اور حمیات کیطرف

منتقل ہوتی ہے اور حمیات کیطرف انتقال بھی ہوجاتی ہے جسقدر بدن کے اخلاط مستعد بعفونت ہوتے ہین اور جتنے اسباب عفونت کے علاوہ حمی موجودہ کے اور پیدا ہوجاتین کہ مریض ہوکہا رہا ہے خواہ اوسے نیند کم آئے خواہ طبیب سے معالجہ مین اور تدبیر مین

خطا واقع ہو مثلاً مناسب بحال مریض تو یہ تھا کہ اوسکی غذا اچھی طرح ہوتی اور طبیب نے اوسے بھوکا رکھنا تجویز کیا اس صورت مین جو لوگ صفراوی مزاج ہین اونکی تپ محرقہ حمی ورق کیطرف ہو جاتی ہے خواہ حمی محرقہ کیطرف انتقال کرتی ہے اور جو لوگ دموی مزاج ہین اور گوشت اونکے بدن مین زیادہ ہے وہ ایسی سودا تدبیر سے سوزش حس مین مبتلا ہو جاتے ہین مگر وہ تپ دموی جو بلا عفونت ہو نہ حمی مطبقہ اور نہ حمی مطبقہ بھی عارض ہو جاتی ہے۔ اسیطرح اگر کوئی حمی یومیہ محتاج معونت کی تھی تفتیح مسام مین خواہ اوسکے مناسب یہ تھا کہ اوس بدن مین کسی قسم کا تحلل پیدا ہوتا کہ حرارت باطنی کو بطرف ظاہر کے نکالے اور طبیب نے براہ اشتباہ مددگاری نکی اوسوقت تپ کو اشتعال شدید اخلاط محتبسہ مین ہوتا ہے ایسا اشتعال کہ جس طرح کوئی قوی چیز بقوت گرم ہو اور منبعض ہو جاوے **علامات انتقال حمی یوم کی اور قسم کی حمیات کیطرف** دلیل اوسکی یہ ہوتی ہے کہ اب بدون برامد ہونے عرق کے خواہ اوس تری کو جو مشابہ عرق کے ہوتی ہے تپ مین کمی ہو خواہ عرق تو آوے مگر ابھی جسم عرق سے پاک نہو کہ تپ اوتر جاوے۔ اور زمانہ انحطاط کا تا دیر رہے یعنے جس قسم کی تپ یہ ہو اوسکے زمانہ انحطاط کے نسبت زمانہ زیادہ ہونے لگے اور انحطاط مین دشواری ہو اور نبض روات کیفیت سے بالکل پاک نہو جاوے بلکہ کچھ آثار حمی کے بعد مفارقت کی بھی نبض مین باقی رہا کرین اور دوسرا اگر بوقت حمی کے عارض ہوا تھا بعد مفارقت کے بھی باقی رہے۔ یہ سب باتین دلالت کرتی ہین کہ انتقال حمی یومیہ کا بطرف حمی عفونت غلط کے ہو گیا ہے خواہ حمی دقیہ کیطرف منتقل ہوئی ہے۔ اگر اسباب رویہ اتنے زیادہ ہون کہ حمی غلظیہ کے حدوث سے بڑہ کر اور فساد کا مظنہ ہو اوسوقت بیشک حمی یومیہ کا انتقال خاص تپ ورق کیطرف ہو گا۔ جب ورق کیطرف منتقل ہو جاتی ہے اوسوقت جلد مقام شریان یعنے خاص حکیم رگ نبض کی نہایت گرم ہوتی ہے باقی تمام اعضا مین گرمی تپ کی کمیاں اور برابر ہوتی ہے اور یہ گرمی بوقت امتلاء معدہ خواہ کھانا کھاتی ہی بہت تیز ہو جاتی ہے۔ اور نبض مین استواء حال رہتا ہے یعنے جسقدر اوسکے کیفیات رویہ مین ایک ہی سی حال مین رہتے ہین اور صلابت زیادہ ہو جاتی ہے اور صغر بھی بڑہ جاتا ہے۔ اور وہ سب باتین جو ہم علامات حمی ورق مین بیان کرین گے پیدا ہو جاتی ہین۔ اگر انتقال حمی یومیہ کا سوزش حس یعنے وجمی دموی جو بلا عفونت ہو اوسکی طرف ہوا اوسوقت نبض مین امتلا اور حرارت زیادہ معلوم ہوگی اور چہرے پر انتفاخ ہو جاویگا۔ اگر حمی یومیہ اور اصناف حمیات عفونتکی طرف منتقل ہو تو شعریہ اور اختلاف نبض اور صغر نبض ظاہر ہوگا اور تضاغط جسکے معنی اوپر مذکور ہو چکے ہین پیدا ہوگا اور حرارت مین لذع اور یبوست پیدا ہوگی اور باقی اعراض مین بھی شدت ہو جاوے گی۔ بول کی صورت بوقت انتقال یہ ہوتی ہے کہ جسطرح بوقت حمی یوم ہونے کے اوسمین نضج نہ تھا اب بھی ویسا ہی باقی رہتا ہے اور اکثر ایسا ہی ہوتا ہے کہ ظہور نضج کا نہین ہوتا ہے **فصل ساتوین معالجہ عام طور پر حمیات یومیہ کا** سب بیمار جو حمیات یومیہ مین مبتلا ہون تدبیر ضروری اونکی یہ ہے کہ اچھی غذا سریع الہضم اونکو دیجاے سریع الہضم کی قید اسواسطے ہے کہ مہموم علیل ہے اور علیل کی قوت مین نقصان ہوتا ہے اور ناقص القوت کو بطی الہضم خواہ فاسد غذا کی ہضم کرنے کی قوت نہین ہوتی۔ مگر بعض مرضا حمی یوم کیواسطے تغلیظ تدبیر کی اجازت ہے جیسے وہ لوگ جو حمی قعبی خواہ حمی جوعی یا حمی نعمی مین مبتلا ہون خواہ وہ لوگ جنکے بدن مین خلط صفراوی زیادہ ہو یا وہ لوگ جو ابتدا ارتب مین قشعریرہ کی شکایت کرین انکے طعام کی تدبیر اسطرح کرنی چاہیے کہ چند لقمہ طعام کے پانی خواہ کوئی اور پینے والی چیز مین ڈبو کر دینا چاہیے تاکہ غذا خوب نفوذ کرے اور غذا انکو ضرور دینی چاہیے اگر چہ تپ شروع بھی ہو جاوے۔ اور بعض بیمار حمیات یومیہ کی زیادتی غذا سے منع کیے جاتے ہین بلکہ اونکی غذا مین تلطیف ضرور ہوتی ہے جیسے اگر حمی یوم سدی خواہ استحصاتی

خواہ ورمی ہو۔ مناسب ان لوگوں کے حق میں یہ ہے کہ نا انحطاط حمی کے انکو غذا نہ دیجاوے سوائے اون اشخاص کے جنکو ہم استثنا کر چکے ہیں یعنے مریض حمی تیفی اور حمی غمی کے۔ آب سرد کی ابتدا تپ میں کیہ مانعت نہیں اسلیے کہ اس زمانہ میں قوت قوی ہوتی ہے آب سرد سے کچھ ضعف نہ ہوگا بلکہ آب سرد تبرید روح کیواسطے افضل علاج ہے لیکن اگر احشا میں ضعف ہو خواہ تپ کو زیادہ دن گذر جاوے خواہ حمی سدی ہو البتہ کثرت استعمال آب سرد کا ان صورتوں میں ہرگز مناسب نہیں۔ حمام کا استعمال قریب مصلحت ہے اور اوسکا مشورہ الگ دیا جاتا ہے کہ جب کہ تپ کا زوال ہو جاوے اور چند اغراض معالجہ استعمال حمام کو پیش نظر ہوتے ہیں تبریط بدن کی ہوتی ہے اور عرق تپ کا بند ہو جاتا ہے اور مسامات میں تخلخل پیدا ہوتا ہے اور آئندہ جب حرارت عارضی آب حمام کی دفع ہو جاتی ہے پھر تپ ہی کرتا ہے۔ اگر مقصد تبرید روح و قوع کا ہوتا ہے تو استحمام سودہ بھی برطرف ہو جاتا ہے۔ البتہ بسکی تپ سدی ہو اوسکو حمام بیشک مضر ہوتا ہے کیونکہ کوئی مرض عفونت کا ایسے شخص کی نسبت پیدا ہو جاتا ہے استعمال حمام سے اور اسی طرح حمی تخمی کی حالت میں استحمام مضر ہے مگر آخر میں جب انضاج مسام ہو جاوے اور غذا خواہ تخمہ منہضم ہو چکی اوسوقت استحمام واجب ہوتا ہے۔ جو شخص زکام میں گرفتار ہو البتہ اوسکو استحمام کرنا چاہیے مگر اگر یکہ مادہ اخراطی ہو کہ اوسمیں تبرید کو خیال سے حمام جائز ہے۔ کل اصحاب حمیات یومیہ کو زیادہ ٹھہرنا ہوا حمام میں نہ چاہیے بلکہ تھوڑی دیر تک اونکا جی چاہے پانی میں حمام کے ٹھہریں۔ ہاں جسے بوجہ استصفا اور نکاہت کے تپ یومی عارض ہو اوسکو ہوا رحمام میں ٹھہرنا دیر تک جائز ہے تا اینکہ عرق برامد ہو۔ تمریخ یعنے کوئی چیز بدن میں ملنا اگر بطور رصد کے ہو یعنے دور سے کوئی شے جسم پر گرائی جاوے خواہ بطور طلا کے ہو تو یہ دونوں صورتیں بری ہیں کہ مسامات بند کر دیتی ہیں اور جسقدر بخارات بذریعہ مسامات جلد نکلتے تھے اب بوجہ بند ہونے راہوں کے چونکہ دیر میں برامد ہونگے اسوجہ سے زمانہ قیام تپ کا بعد تمریخ کے بڑھ جاتا ہے خواہ وہ تپ بوجہ سدہ ظاہریہ کے ہو جیسے کہ حمی استصفائیہ اور قشقیہ خواہ بوجہ سدہ باطنی کے ہو جیسے حمی سدی ہاں اگر تمریخ کے ساتھ دلک یعنی مالش بھی کریں البتہ مسامات کھلے جاویں گے جسمیں فائدہ تمریخ کا یہ ہے کہ اگر بدن میں رطوبت زیادہ ہو اوسکی تحلیل ہو جاتی ہے اور اگر تھوڑی سی رطوبت ہو بذریعہ تمریخ اور دلک کے خشک ہو جاتی ہے۔ جتنے بیمار حمیات یومیہ کے ہیں اونکو استفراغ کی ضرورت نہیں ہے سوائے اوسکے جو سدہ یا امتلا کی وجہ سے خواہ بوجہ تخمہ کے حمی میں مبتلا ہو اسی طرح جسے حمی یوم استصفائیہ ہو اور اوسکا بدن مواد سے پر ہو

فصل آٹھویں بیان میں اصناف حمیات یومیہ کے اقسام حمیات یومیہ کی بعض قسمیں احوال نفسانیہ کیطرف منسوب ہیں اور بعض اقسام احوال بدنیہ کیطرف منسوب ہیں اور بعض اقسام امور خارجیہ کیطرف نسبت دیجاتے ہیں۔ احوال نفسانیہ کیطرف منسوب اتنی قسمیں ہیں غمی اور ہمی اور فکری اور حضبی اور سہری اور نومی اور فرحی اور ذہنی۔ احوال بدنی کیطرف جو حمیات منسوب ہیں اونمیں کچھ تو احوال امور بدنی کیطرف منسوب ہیں جو افعال اور حرکات بدنیہ ہیں خواہ سکون بدنی ہیں۔ اور کچھ اقسام ایسے ہیں جو افعال اور حرکات بدنی [illegible] منسوب نہیں۔ جو اقسام کہ حرکات اور افعال بدنی کیطرف منسوب ہیں وہ یہ ہیں تعبی راحتی استفراغی اور اسمیں حمی دقیقہ بھی داخل ہے اور حمی غشبہ اور جوعی اور عطشی۔ اور جو اقسام غیر افعال اور حرکات بدنی کیطرف منسوب ہیں اونمیں سے ایک سدی ہے اور تخمی اور ورمی اور نفسی۔ جو حمیات یومیہ امور خارجی کیطرف منسوب ہیں جیسے اخراقی ایک تپ ہے جو احراق شمس کیطرف منسوب ہے خواہ جو بوجہ برودت ہوا وغیرہ کے عارض ہو جسے استصفائی کہتے ہیں یا جو نہانے اور غسل کرنے سے عارض ہو جسے اغتسالی کہتے ہیں۔ اب ہم ہر ایک قسم کو جدا جدا مع اونکے علاج کے ذکر کرتے ہیں۔

فصل نویں حمی یوم غمی کا بیان کبھی بہت حرکت روح کیطرف اندرون جسم کے اور منقض ہو جانے روح کے باطن میں بسبب زیادہ تبخیر اور غم کے حرارت بڑھ کر حمی روحیہ عارض ہو جاتی ہے علامت اوسکی بول کا رنگ ناری ہو جانا اور بوقت خروج بول کے اسقدر

تیزی اور حدت ہوتی کہ مریض اوسے بخوبی احساس کرلیتا ہے اور یہ حدت بوجہ غلبہ یبوست کے ہوتی ہے ۔ اور حرکت مین آنکھہ کے عضو مین یعنے پتلی عارض ہوتی ہے اور حلقہ آنکھہ کو پھیلے ہوئے اور ٹھہرے ہوئے اور یہ بات تحلل کی اور سکون آنکھہ کی حرکت مین بوجہ فتور اور ضعف قوی کے پیدا ہوتی ہے ۔ چہرے پر زردی ہوتی ہے اسلیے کہ حرارت اندر کیطرف چلی گئی ہے اور نبض مین صغر اور ضعف پیدا ہوتا ہے اور کبھی نبض مین امنہ کے صلابت بھی پیدا ہوجاتی ہے ۔ علاج اسکا یہ ہے کہ آبزن مین داخل کیا جاے بشرطیکہ اوسمین گرمی اور سردی معتدل ہو اور اگر اوسکا ارادہ استحمام کا ہو تو آب حمام مین اوسکو ٹھہرانا چاہیے ہوای حمام مین اوسے ٹھہرنے کی ممانعت ہے ۔ اور بعد حمام کے مالش روغن کی اوسکے بدن مین کرائی جاے ۔ اسلیے کہ روغن اوسکے واسطے بہت نافع ہے اتنا حمام نافع نہین ہے ۔ اور مفرحات قلبیہ مین اوسکو مشغول کرنا چاہیے کہ اوسکا استعمال کرے اور سر و مزاج کی عطر سونگھے اور اوسکے سینہ پر و تر طلاجو مرکب معطابات اور عصارات سے ہون لگائے جائین اور اول طلا و نہین گلاب خواہ کیوڑہ وغیرہ نفیس عرق مین داخل کیے جائین ۔ شراب جسمین پانی بکثرت ملا ہوا ہو اونکو پلائی جاے کہ اونکے واسطے یہ اچھی دوا ہے ۔

فصل دوسرا مین حمی یوم ہمیہ کے بیان مین کبھی بسبب زیادہ اہتمام کے کسی امر مطلوب کیطرف حرکت تند اور عنیف روح کو ایسی ہوتی ہے کہ اوسمین گرمی بہت پیدا ہوجاتی ہے یہان تک کہ تپ واقع ہوتی ہے **علامات** اس تپ کی مشابہ علامت حمی غمیہ کی ہین لیکن حرکت آنکھہ کی باوجودیکہ بوجہ تحلل کے غائر ہوتی ہے مگر بطرف خارج کے ہوتی ہے اور نبض مین خمول اور انخفاض نہین ہوتا بلکہ نبض اگر ضعیف ہوتی ہے تب بھی کسیقدر شموق ہوتا ہے **علاج** اس تپ کا مثل علاج حمی غمیہ کے ہے

فصل گیارہوین حمی یوم فکریہ کے بیان مین کبھی بجہت کثرت فکر کے امور معاش خواہ معاد مین حمی ایسی عارض ہوتی ہے جیسے حمی غمی اور تہی ہوتی ہے ۔ مگر اس تپ مین آنکھہ کی حرکت معتدل ہوتی ہے نہ اندر کو دھنسی ہوئی اور نہ باہر کو نکلی ہوئی مگر مائل غور اور فروتنگی پر ہوتی ہے ۔ اور نبض کے شموق اور غموض مین اختلاف ہوتا ہے مگر اکثر نبض ان دونون کیفیت مین معتدل ہوتی ہے اور چہرہ بیرنگ اس تپ مین بھی زردی مائل ہوتا ہے **علاج** اس تپ کا مثل معالجہ حمی یوم ہمیہ کے ہے

فصل بارہوین حمی یوم غضبیہ کا بیان کبھی بہت زیادتی حرکت روحی بطرف خارج کے حالت غضب مین ایک حرارت مفرطہ روح قلبی مین ایسی لاحق ہوتی ہے کہ اوسکی وجہ سے تپ عارض ہوجاتی ہے **علامت** اس تپ کی چہرہ کا سرخ ہوجانا لیکن اگر غصہ کے ہمراہ خوف بھی ہو تو چہرہ زرد ہوتا ہے اور چہرہ پر ایک بہر بھران جیسے حمی یوم سہریہ مین ہوتا ہے اور بسیقدر اس تپ مین ہوتا ہے اور آنکھین دونون سرخ اور ڈھیلے آنکھون کے باہر نکلے ہوئے اسلیے کہ حرکت روح کی بطرف خارج کے شدید ہوتی ہے ۔ کبھی بعض آدمیون کو تھرتھری بھی اسی حالت مین لاحق ہوتی ہے اس جہت سے کہ اونکے بدن مین کوئی خلط متحرک ہوتی ہے خواہ اونکی طبیعت مین کسیقدر ضعف ہوتا ہے اسوجہ سے تمام جسم کانپنے لگتا ہے ۔ بول کا رنگ اس تپ مین سرخ اور بروقت خروج کے حدت محسوس ہوتی ہے اور کسیقدر اوسمین چمک بھی ہوتی ہے ۔ نبض اس تپ مین ضخم یعنے گنده اور ممتلی شاہق یعنے خوب اوچھلتی ہوئی اور حرکت مین نوا ہوتا ہے **علاج** اس تپ کا اونکے غصہ کا دور کرنا خواہ جو حرارت غضب کیوجہ سے پیدا ہوئی ہے اوسکے مسکنات کا استعمال کرنا اور جواہر مفرح قلب مین از قسم حکایات مفرح آمیز اونکی طرف متوجہ کرانا خواہ بہت خوش آواز جنکی آواز دردناک نہو اونکا گانا سنانا بشرطیکہ وہ الحان خواہ راگ درد انگیز نہون بلکہ طبیعت کو اونکے سننے سے محض سرور حاصل ہو خواہ کھیل اور لعب کے امور عجیبہ مثل شعبدہ وغیرہ کے اونکی طرف مشغول کرنا اور حمام مین اچھی طرح نہلانا جسکا پانی شیر گرم ہو اور اوسمین حرارت زیادہ نہو ۔ اور مالش بہت سی روغن کی بدن مین کرنا کہ یہ مالش اونکو نہایت مفید ہے اگر روغن سے کیجاے اسلیے کہ آب گرم جو خالی از تسخین نہین ہے اوسکی مالش چندان بفیدیگی

غذا جو بارد رطب ہوا نکے واسطے تجویز کرنی چاہیے اور شراب کا استعمال سو بالکل احتراز واجب ہے کہ اونکے حق مین نہایت مضر ہے اسلیے کہ قوت غضبی کو برانگیختہ کرتی ہے **فصل تیرہوین حمی یوم سہریہ کے بیان مین** کبھی بوجہ بیداری کے بھی تپ عارض ہوجاتی ہے **علامات** اوسکے یہ ہین کہ قبل از تپ کی بیداری واقع ہوئی ہو اور بلکہ بن بوجہل ہوجاتین اسقدر کہ آنکھین کہل رہی ہون اور آنکھین بھی نظر آئین بوجہ تحلل رطوبات اور روح کے جو بسبب حرارت حرکت بیداری کے پیدا ہوتا ہے اور پپوٹے سوجے ہوئے نظر آتین بجہت فساد غذا کے اور کثرت بخارات جو سوء ہضم مین ہوتی ہے اور بول مین کدورت ہو بوجہ ہضم نہونے کے نبض مین بھی سنت ہوتا ہے اسلیے کہ قوت بوجہ تحلل کے ضعیف ہوجاتی ہے اور چہرہ بوجہ سوء ہضم کے زرد ہوجاتا ہے اور بعد ہرا بن چیریکا بوجہ نہیج کے اور بوجہ سوء ہضم کے عارض ہوتا ہے مگر اس تپ کی انتفاخ وجہ اور تہیج مین سرخی نہین ہوتی جیسی حمی یوم مضبی مین ہوتی ہے مترجم کہتا ہے لطف عبارت کا اس مقام پر یہ ہے کہ چونکہ سوء ہضم علت زردی و انتفاخ چہرے کی ہے اس لفظ کو مکرر کہنا خوب نہین مگر ایک ہی جگہ کہنے سے ذکر نہیج وجہ کا بدقت ہوتا ہے اسلیے تکرار ہی بہتر ہے **علاج** اس تپ کا تو دیع یعنے مریض کو بحال خود چھوڑ دینا اور تسکین حرارت اور ایسی تدبیر کرنی کہ نہیج آجاے اور سر پر تھوڑے بارد رطب دواؤن کے اور ایسے حمام مین لیجانا جہان رطوبت زیادہ ہو یعنے آب حمام کا استعمال بہ نسبت ہوا کے زیادہ ہو اور غذائین جنکی کیموسات یعنے ہضم اولی جید ہون جیسے چوزہ ہاے مرغ خواہ تیتر وغیرہ کھلانا اور بالش ایسے تیلون کی جو ترطیب بدن کے کرین اور شراب ایسی بیمار کو سب چیزون سے زیادہ مفید ہے کہ بخیط پلانی چاہیے بشرطیکہ درد سر نہو **فصل چودہوین حمی یوم نومی و راحتی کا بیان** روح کے بخارات گرم اکثر متحلل ہوتے ہین حالت بیداری مین بوجہ حرکت کے بعد اسکے جب آدمی دیر تک سوتا ہے اور راحت پاتا ہے خصوصاً اگر اسقدر نوم یا راحت کا عادی نہو بلکہ خلاف عادت کے اسقدر نوم غالب ہوجاے تو وہ بخارات متحلل نہین ہوسکتے اونہین بخارات کیموسی روح مین سخونت پیدا ہوتی ہے اور تپ عارض ہوتی ہے ۔ **علامت** اس تپ کے پہلے سی خواب اور نوم طویل کا واقع ہونا خصوص جنمین اسقدر سونا خلاف عادت ہو ۔ استلا بخاری جو نبض سے دریافت ہوتا ہے وہ بھی اس تپ کے وجود پر دلیل ہے **علاج** تعریق ہے ہواے حمام مین تاکہ بخارات متحلل ہون اور غسل معتدل گرم پانی سے کرنا اور غذا کم استعمال کرنی کہ اوسکا مزاج بھی مائل برودت اور رطوبت کیطرف ہو اور معتدل طور پر ریاضت کرانی اور شراب کا پلانا ضرور نہین ہے **فصل پندرہوین حمی یوم فرحیہ کے بیان مین** کبھی زیادہ خوشی سے بھی تپ پیدا ہوتی ہے جسطرح زیادہ غضب سے پیدا ہوجاتی ہے **علامت** اس تپ کی قریب بعلامات حمی غضبی کے ہے مگر انکھہ کا انداز مثل انداز فرحان اور دلخوش آدمی کے ہوتا ہے غضبناک کی آدمی کی جنسے الگ ہوتی ہے اور نبض مین توانی بھی کم ہوتا ہے ۔ **علاج** اس تپ کا علاج حمی غضبی کے قریب ہوتا ہے **فصل سولہوین حمی یوم فزعیہ کے بیان مین** کبھی بوجہ خوف شدید کے تپ عارض ہوتی ہے جیسے بوجہ غم کے عارض ہوتی ہے اسلیے کہ خوف کو غم سے ایسی نسبت بالقصد ہے جیسے نسبت غضب کو فرح سے ہے اسلیے کہ حرکت روح کی فرح اور خوف مین بطرف داخل کے ہوتی ہے اور حرکت غضب بطرف خارج کے ہوتی ہے اور یہی بات ہے کہ حرکت خوف اور غضب کی دفعۃً ہوتی ہے اور غم اور فرح کی حرکت بتدریج آہستہ آہستہ ہوتی ہے **علامت** اس تپ کی قریب علامت حمی یوم غمی کی ہے مگر اس تپ مین اختلاف نبض کا بہ نسبت حمی غمی کے زیادہ ہوتا ہے اور تیور انکھہ کے خوف زدہ کی طرح پر ہوتے ہین **علاج** بھی اس تپ کا قریب بعلاج حمی غمی کے ہے اور جس وجہ سے خوف زدہ ہوا ہے اوس سے بخوف کر دینا چاہیے اور اخبار ایسی سنانی چاہئین کہ دل خوش ہوجاے ۔ شراب بھی

اس تپ مین نفع کرتی ہے **فصل سترہوین حمی یوم نعبی کے بیان مین** تعب سے تپ کا ہونا کبھی ایسی شدید گرمی روح تک پہونچاتا ہے کہ افعال روح کو ضرر شدید پہونچتا ہے لیکن فقط افعال روح حیوانی اور نفسانی کو تعب سے ضرر شدید پہونچتا ہے علامت اس تپ کی ایک تو یہی ہے کہ پہلے تعب پہونچا ہوا اور مفاصل خواہ جوڑ بدن کے سب گرم ہون بہ نسبت اور اعضا کے اور تھکاوٹ خواہ ماندگی اور خشکی تمام بدن مین محسوس ہوا اور اکثر اخیر مین جب تپ کم ہونے لگے کسیقدر تری بدن مین پیدا ہوتی ہے بشرطیکہ تعب بوجہ ریاضت معتدل کے حادث ہوا ہو اور بعد تخفیف نہ پہونچا ہو اور نہ بدوت خارجیہ مانع تعریق کے ہوا اور اگر تعب شدید ہو تو بدن مین عرق خواہ تری کم برامد ہوتی ہے اور تعب شدید کے بعد اکثر خشک کھانسی بھی پیدا ہوتی ہے کہ ریہ کی رطوبت بھی بمشارکت اور رطوبات بدنیہ کے خشک ہوتی ہے اور نبض اس تپ مین صغیر اور ضعیف ہوتی ہے اور بیشتر بوجہ حبس کے نبض مین صلابت بھی پیدا ہو جاتی ہے اور بول زرد رنگ اور حاد ہوتا ہے بوجہ حرکت کے جس سے ہیجان خلط مراری کا ہوتا ہے اور بوجہ تحلل کے رقیق بھی ہو جاتا ہے علاج اس تپ کا راحت رسانی مریض کو تعب سے محفوظ رکھکر اور استحمام اور آبزن اور بعد حمام خواہ آبزن کے تیل کی مالش خصوصاً مفاصل اور کھلانا ایسی غذا کا جس سے کیموس جید ہو اور ترطیب بھی کرے اور مقدار غذا کی اوسیقدر ہو جسے بلا وقت مریض ہضم کرلے مرغ کی جورہ ہون خواہ بکری کا بچہ کم عمر خواہ سمک بحری ۔ اسلیے کہ اونکی قوت بوجہ زیادتی تحلیل کے ضعیف ہوتی ہے اسلیے اونسے امید اون غذاؤن کی ہضم کی نہین ہے جو بحال صحت کھاکر ہضم کرلیتے تھے بلکہ اب اوس سے کم غذا تجویز کرنی چاہیے ۔ اسی سبب سے اگر ایسی غذا انکو دیجائے کہ جسکی تھوڑی مقدار سے تغذیہ کثیر حاصل ہوتا ہے مثل اون لحوم کے جو ہم ذکر کرچکے خواہ زردی نیم برشت انڈے کی خواہ خصیہ مرغ خانگی کے کہ ان غذاؤنکا استعمال اونکے حق مین بہت عمدہ ہے ۔ بعض طبیبون کی یہ رای ہے کہ جو حمی نعبی مین گرفتار اور ماندگی کی وجہ سے بیمار ہوا اوسکے حق مین لطیف تدبیر یعنے کمی غذا کی بہت مناسب ہے پر نسبتا دیگر بیماروں کے اور یہ رای صائب نہین ہے ۔ اگر کمی غذا اسی کمی مقدار غذا مراد ہے کہ تغذیہ بالکل مسکا زایل ہو تو صحیح ہے ورنہ غلط ہے ۔ ترفواکہ کا ایسے بیمار کو دینا بہت ضرور ہے جیسے انار امرود سیب انگور شریر اور شراب کثیر المزاج جسمین پانی زیادہ ملا ہوا اوسکا پلانا بھی جائز ہے اگر خوگر شراب کا ہو نہین تو شربت شکر خواہ مصری وغیرہ خواہ آب انار آب سیب پلانا چاہیے ۔ اسکے بدن مین تیل کی مالش بہ نسبت اور بیمارون کے زیادہ چاہیے تاکہ اسکے اعضا خواہ مفاصل جو خشک ہو گئے ہین تر طبیعت حاصل ہو اور اعضا اور مفاصل مین جو تمدد خواہ تشنج واقع ہوا ہے وہ برطرف ہو جاوے بذریعہ تمریخ دہن کے روغن بنفشہ کا مناسب سے افضل ہے اور تمام بدن مین روغن کی مالش کرنی چاہیے خصوصاً سر اور گردن اور مہری پشت کی اور سب مفاصل کی خصوصاً بعد حمام کے مالش ان اعضا کی بہت مفید ہے ۔ اس بیمار کے بچھونے خوب نرم چاہئین اور کپڑے خوشبودار مکان معطر کرنا واجب ہے ۔ اگر بعد حمام اور مالش کی بہر نظر کسی بقیے کے رای طبیب کی ہو دوبارا حمام کرانا چاہیے اور تمریخ آبزن وغیرہ جو جو تدبیر مین اوپر بیان ہوئین سب کو دوبارہ کرنا بنظر احتیاط کچھ ممنوع نہین ہے **فصل اٹھارہوین حمی یوم استفراغی کا بیان** کبھی جب اخلاط مضطرب ہو کر بذریعہ اسہال کے خارج ہوتے ہین اوسوقت حرکت شدیدہ جو روح مین پیدا ہوتی ہے اوسکے اشتعال سے روح مین ایسی حرارت پیدا ہوتی ہے کہ تپ واقع ہوتی ہے اور یہ اشتعال حرارت اکثر تو اسی وجہ سے ہوتا ہے کہ بعد اسہال کے ایک ماندگی پیدا ہوتی ہے اور کبھی دوبہ سہلہ مثل تربد اور سقمونیا کے کہ یہی چونکہ گرم بالطبع ہین اونسے بھی حرارت پیدا ہو جاتی ہے ۔ کبھی چونکہ مقصد گرم سے ہمراہ خون کے رطوبت اور مرارت انجرہ کی زائل ہو جاتی ہے اور اسوجہ سے غائبت اور صفراویت کا غلبہ اون بخارات پر ہوتا ہے

حرارت تپ کی پیدا ہوجاتی ہے **علاج** اس تپ کا اول تو یہ ہے کہ حابس چیزین جیسے اطلاق طبیعت اور سوانی اغلاط کی موقوف ہو استعمال کیجائے اور ان چیزونکو اسہال اور حبس کے ابواب مین بخوبی بیان کرچکے ہین — اور غذا ایسی دینی چاہیے کہ علاوہ تبریہ اور ترطیب کے جسقدر ہضم ہو اوس سے زیادہ قوت بخشے اور مراد یہ ہے کہ سریع الہضم مقوی ہو اور ترطیب اور تبریہ کا فائدہ بخشے اور غذا مین بھی قابضات کی شرکت مناسب ہے مثل آب انار ترش خواہ آب سیب غیرہ کے — معدہ پر ضماد حابس لگائین اور فطول مقوی جو بالفعل گرم ہو ٹھنڈا ہونے استعمال کرین بلکہ شیر گرم فطول کا بھی استعمال جائز ہین اسلیے کہ جو چیز شیر گرم ہوتی ہے وہ مرخی اور محلل الفضلہ بھی ہوتی ہے اور رفع قبض پر معین ہوتی ہے اور بیان قبض ذکر ہو — منجملہ تراکیب مسخنہ قابضہ سے مناسب اس مقام کی یہ ہے کہ ایک کپڑا روغن نارد مین خواہ کوئی اور روغن جو اس سے بھی زیادہ سرد ہو اور خوشبو ہو اوسمین ڈبوکر نچوڑنے کہ بہت سا تیل نچوڑنے سے نکل جاے اور اوسکو معدہ پر رکھو اور قلب اور جگر پر ایسی چیزون سے ضماد کرین جو تبرید کرتی ہین جیسے صندل گلاب وغیرہ **فصل ونیسوین حمی یوم وجعیہ کے بیان مین** درد کسی مقام پر یکبون ہو کسی روح مین ایسی گرمی اوس سے پیدا ہوتی ہے کہ منجر کمی وجعیہ ہوجاتی ہے **علامت** اسکی یہی ہے کہ سر یا آنکھ خواہ دانت خواہ مفاصل اور اطراف یا فوہ اور ابواسیر مین درد ہو اور قسم کے اوجاع جو ذبل وغیرہ کی جنس سے ہوتے ہین **علاج** پہلے ازالہ درد کی تدبیر کرین جس طرح ہر ایک کی تدبیر مقام خاص مین اوسکے لکھی ہے اوسکے بعد ہی کا علاج مثل حمی نعبیہ کے کرنا چاہیے — اگر شراب پلانے سے زیادتی درد کا خوف ہو ہرگز نہ پلانی چاہیے **فصل بیسوین حمی یوم غشیہ کے بیان مین** جس شخص کو غش آتا ہے کبھی بوجہ اضطراب حرکت روح کی ایسی گرمی پیدا ہوتی ہے کہ اوس گرمی سے حمی لاحق ہوجاتی ہے اور مشیر ایسا ہوتا ہے کہ بعد زوال غش کے خطر بکی تپ باقی رہتی ہے **علامت** اس تپ کی یہی ہے کہ قریب حالت غشی کی ہوتی ہے اور قوت بالکل ساقط ہوتی ہے اور کسی اور ایسی تپ کی علامت جس سے سقوط قوت ہوجاے نہین ہوتی یعنی وہ تپ کہ حمیات یومیہ سے خارج ہو اسلیے کہ حمیات یومیہ مین کوئی ایسی تپ نہین ہے جسمین سقوط قوت کا خوف ہو اس تپ کی — اور نبض کا حال اس تپ مین نہایت مختلف ہوتا ہے کبھی جب بحرورت غالب ہوتی ہے بس ساقط ہوجاتی ہے کبھی جب غلبہ حرارت کا ہوتا ہے نبض مین سرعت پیدا ہوتی ہے اس تپ کی نبض مشابہ نبض اصحاب فبول کی ہوتی ہے وہ ذبول شدید جسمین خشکی جلد کی بہت غالب ہوتی ہے جیسے دق کا بیمار اور مشابہت اس نبض کو اصحاب ذبولی کی نبض سے صلابت اور دودی ہونے مین ہوتی ہے **علاج** اس تپ کا پہلے غشی کا علاج اور غذا جو زود ہضم ہو اور جس کا کیموس جید بنے کہلاتین جبکا ذکر اوپر ہوچکا — اور اگر احتیاج ہو تو شراب پلائین اور اسکا کچھ خوف نکرین کہ بوجہ تسخین کے حرارت زیادہ ہوگی جب بیمار کو غشی سے افاقہ ہوجاے اور تپ شبیہ حمی ذبول کی باقی رہے اوسکا علاج بموجب اوس قاعدہ کے کیا جائیگا جو قاعدہ تبرید اور ترطیب کا ہے **فصل اکیسوین حمی یوم جوعیہ کے بیان مین** کبھی حرارت بخارات بدنکی تیز ہوجاتی ہے اگر غذا نہ ہو پہونچی اور اسوجہ سے تپ عارض ہوتی ہے نبض اس تپ مین ضعیف اور صغیرا اور خشیر مائل بسقلت ہوجاتی ہے **علاج** اس تپ کا پہلے غذا دینا اگر تپ موجود ہو تو اش جو مین آب کدو خواہ پالک کا ساگ یا اور سرد تر بقول کا استعمال کرانا چاہیے اور غذا مین اس بات کا خیال ضرور رہے کہ اوسمے کیموس جید پیدا ہو اور قوت دار غذا بھی ہو اور بعد ازان حمام کرایا جاے اور اوسکے سر پر بکثرت پانی ڈالا جاے اور ایسے پانی مین بٹھلایا جاے اور بدن مین روغن بنفشہ خواہ روغن گل اور روغن کدو کی مالش واسطے ترطیب کے کرنی چاہیے **فصل بائیسوین حمی یوم عطشیہ کے بیان مین** یہ ترتب اعراض مین قریب حمی جوعی کے ہے اور پیاس کی وجہ سے اسکا پیدا ہونا بہ نسبت حمی جوعیہ کے زیادہ قریب الوجود ہے اسلیے کہ پانی نہ پہونچنے سے جو حرارت قوی بخارات کی فرو نہوگی تو ضرور تپ پیدا

ہوگی علاج ٹھنڈا پانی پلانا اور آب آلو اور تر ہندی خصوصاً آب انار کا زیادہ استعمال کرین اور آبزن سے ترطیب بدنی ضرور کرین اور اگر ممکن ہو یعنے ضرر کا گمان نہو آب سرد سے غسل کرائین فصل تیسوین حمی یوم سدیہ کے بیان مین شدہ کبھی جلد کے مسام مین پڑتا ہے بوجہ سوختگی جلد کے حرارت جسم سے بوجہ اسکے کہ دھواں جلد کا بہت کم ہو اور کثرت گرد غبار آلودہ ہونے سے جلد کے اور بوجہ پہونچنے بردوت غسل کے اور قابض مجفف پانی مین نہانے سے جیسے پہٹکری ملی ہوئی پانی سے کوئی نہائے ۔ اور آفتاب کی سوزش سے جو احراق جلد کا ہوتا ہے کہ جلد مثل کوئلے کے ہوست مین ہوجاتی ہے ۔ اور کبھی سدہ ریشہ ہای عروق اور اونکے سوراخ مین بھی پڑتا ہے اور گرمی موسم مین بھی اور گرمی راہین رگون مین مین اونمین سدہ پڑتا ہے ۔ حمی یوم سدی مین یہی پچھلا سدہ مراد ہوتا ہے مسامات کا سدہ یہان مراد نہین ہے ۔ اس قسم کے سدہ پڑنے سے کبھی تحلل کم ہوجاتا ہے تو امتلاء عروق بڑہ جاتا ہے اور زیادہ دیر تک امتلاء سے احتقان بخارات پیدا ہوتا ہے اور تنفس مین کمی کی وجہ سے ارواح مین حرارت پیدا ہوتی ہے اور بخارگرم زیادہ جمع ہوتے ہین کہ تحلل نہین ہوتے ان وجوہ سے حرارت مفرطہ پیدا ہوتی ہے جب تک اس حرارت کا اشتعال لطیف اجرام مین یعنے روح مین رہتا ہے حمی یوم سدیہ پیدا ہوتی ہے اور اگر حرارت روح سے بڑہ کر خون تک پہونچ خونوس عارض ہوگی اور آیندہ اوراق مین اس تپ کا بیان کیا جائیگا کہ سوخوس اون حمیات غلظیہ مین داخل ہے جنمین تعفن اخلاط نہین ہوتا ہی بلکہ محض اشتعال حرارت اور غلیان خون اور سخونت زائدہ کا اثر یہ تپ ہی ۔ اگر یہی اشتعال جس سے حمی یوم سدی ہوا سونوخس عارض ہوتی ہے اسقدر بڑہ جاے کہ سدہ قوی پڑے اور اوسمین عفونت حاصل ہو اور تنفس معدوم ہوجاے تو اعراض حمیات عفونت کی طرف انتقال ہوجاتا ہے ۔ اور ایسا سدہ جو موجب حمی عفونت کا ہو یا بوجہ کثرت اخلاط اور خصوصاً خون بلغمی کے ہوتا ہے ۔ یا بوجہ غلاظت اخلاط کے ہوتا ہے ۔ خواہ اخلاط کی لزوجت سے ۔ یا اس سبب سے کہ کوئی شے اسباب سدہ سے نفس اعضا مین جو تنفس مین واقع ہوئی ہے نہ اینکہ فقط مجری تنفس مین یہ سبب پیدا ہوا ہے جیسے کہ بردوت مقبضہ اعضا مین پیدا ہو خواہ ایسا ورم پیدا ہو کہ راہ مین تنگی واقع ہوجاے خواہ کوئی چیز زائد مثل گوشت وغیرہ کے پیدا ہوجاے یا اور کوئی سبب نفس اعضا مین حادث ہوجاے جنکا ذکر فن کلیات مین ذیل موجبات سدد مین ہوچکا ہے اوس مقام کو یاد کرنا چاہیے ۔ یہ حمی حمیات یومیہ مین ایسی ہے کہ جسکا انتقال دق کی طرف نہین ہوتا ہے خواہ بہت کم ہوتا ہے ۔ اسلیے کہ بدن اس تپ مین کثیر المادہ ہوتا ہے ۔ اسی حمی سدیہ مین تشنگی اور لزوم حرارت اور التہاب اور رنگ قارورہ متوسط درمیان ناری اور احمر کے ہوتا ہے ۔ یہی تپ لمبی ہے کہ اعراض اسمین بدشواری برامد ہوتا ہے اور حمیات غلظیہ سے جسقدر یہ تپ متشابہ ہے اور کوئی حمی یومیہ اسقدر شبیہ نہین ہے ۔ یہی تپ ایسی ہے کہ تیسرے دن تک باقی رہتی ہے اور کبھی چار پانچ روز کے بعد زائل ہوتی ہے اگر سدے کثرت پڑ جائین اور قوی ہون اور اونمین کثافت خواہ تصاعد خارج بدن سے ہو ۔ اگر سدے کم ہون تو زوال اس تپ کا بہت جلد ہوتا ہی بشرطیکہ علاج اور اطاعت مریض لمین باشناخت مرض مین غلطا واقع نہو ۔ یہی تپ حمیات یومیہ مین ایسی ہے کہ بعد زوال کے ہر بیٹ آتی ہے بوجہ باقی رہنے بعض سدون کے جو علت مرض واقع ہین اسوجہ سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس تپ کیواسطے نوبی مقرر ہین ۔ اور یہی تپ اگر منتقل ہو بردوار قشعریرہ کے ہوتی ہے اوسوقت گمان ایسا ہوتا ہے کہ یہ تپ حمی عفونت کیطرف منتقل ہوگئی ۔ حمی سدی اگر بعد فصد کے باعین جانب مین بدن کے درد پیدا کرے بدون اعادہ فصد کے کوئی چارہ نہوگا خصوصاً کہ بعد فصد کے تپ نو زائل ہوجاے اور درد قائم رہے علامات حمی یوم سدی کے ۔ جسوقت حمی یوم عارض ہو اور اسکا کوئی سبب ظاہری اور بادی دریافت نہو سکے

اور زمانہ انحطاط اوسکا طولانی ہوفوراً معلوم کرنا چاہیے کہ حمی سدیہ ہے خصوصاً اگر انحطاط بدون استفراغ مذادت کے واقع ہوے اس تجویز مین زیادہ قوت ہوتی ہے اگر بدن مریض ممتلی ہو کہ اوسمین خون کی کثرت ہو اور بکثرت پیدا ہوتا ہو فوراً اخلاط اوس بدن کے غلیظ اور ملزج ہون ۔ فرق درمیان ان دو صورتون کو یعنے امتلاء خون اور امتلاء اخلاط غلیظہ سے جو تپ واقع ہویہ ہے کہ حمی سدی کی بوجہ کثرت اخلاط الزجہ غلیظہ کے پیدا ہوگی اور سیر علامات خاصہ اون اخلاط کی دلالت کرینگے اور بدن مین انتفاخ اور تمدد اور سرخی منہ کی اور پر ہوا رگونگا خون سے اور باقی علامات کثرت خون کی نہون گے ۔ اور جو تپ بوجہ کثرت خون کے سدہ پڑکر پیدا ہوئی ہے اوسمین علامتین امتلاء خون کی مثلاً سرخی چہرہ اور پری رگونکی خون سے اور پھولنا مونہہ کا خواہ تمدد وغیرہ جنمین علامات کثرت خونکی ہین بدنمین ظاہر ہونگی اگر سدے بہت سے بڑ جائین نبض صغیر ہوجائیگی اور اگر افراط سدونکی نہو صغیر ہونا نبض کا کچھ ضرور نہین علاج اس تپ کا یہ ہے کہ اگر بسبب کثرت اخلاط خواہ بوجہ کثرت خون کے حمی سدی پیدا ہوئی ہے تو فصد اور استفراغ مین اخلاط کی جلدی چاہیے ۔ اگر بعد فصد کے بہتر تپ نہو تو اس سے بہتر کیا ہے ۔ اور اگر بعد فصد کے بہتر تپ عارض ہو پھر بدون اس خوف کے کہ انصباب مواد قلب وغیرہ کی طرف نہو جاے دوبارہ فصد لینا مناسب نہین ہے بلکہ فصد مین بانتظار نضج کے توقف بہتر ہے اس واسطے کہ فصد سے اجزاء اخلاط کا ہوتا ہے اور اخلاط صالحہ اخلاط فاسدہ سے بلکہ فساد شدید پیدا کرتے ہین ۔ اگر بدون دوبارہ فصد کھولنے کے چارہ نہو یعنے مثلاً ضرر پہونچتا بطرف قلب وغیرہ کے متیقن ہوجاے اوسوقت پھر دوبارہ کھولنے مین تاخیر کچھ ضرور نہین اور استفراغ اخلاط بھی کرنا چاہیے بعد فصد اور استفراغ کے استعمال ایسی چیزونکا چاہیے کہ تفتیح سدہ کی کرین اور مجاری کو مواد خواہ سدونکی آلائش سے پاک کرین ۔ قبل از استفراغ کے تفتیح سدہ اور تنقیہ مجاری کیطرف مبادرت کرنی جائز نہین ہے اسلیے کہ یہ بات اکثر سبب اس قباحت کا ہوتی ہے کہ جذب اخلاط بطرف مجاری کے ہوتا ہے اور بعد جذب یہ اخلاط اون مجاری مین لبستہ ہوجاتی ہین اور اس امر مین بہت سے خطرے پیدا ہوتے ہین بلکہ اکثر سدے زیادہ ہوجاتی ہین اگر مواد غلیظ بدن مین ہون خصوصاً اگر کسی بدن کے منافذ تنگ مخلوق ہون ۔ علاوہ بران فصد اور استفراغ خود بھی کبھی اون فضول وخانیہ کو (جو بھورت لیسگی اخلاط ہوکر بسبب حدوث تپ کی ہوتی ہین) نکال دیتی ہے اور اون اخلاط کو جو عفونت سے باز رکھتی ہے خصوصاً اگر فصد مین اخراج خونکا اتنا مبالغہ کیا جاے کہ اوسکے بعد مریض قریب بغشی ہوجاے ۔ اگر کثرت اخلاط سبب عروض اس تپ کا نہو بلکہ ایسا دریافت ہو کہ سدہ بوجہ غلاظت اور لزوجت اخلاط کے پڑا ہے تو پھر اسوقت فصد اور استفراغ ایک امر زائد تجویز کرکے کچھ انکی طرف حاجت نہوگی بلکہ فقط تفتیح سدون کی حاجت ہوگی ۔ تفتیح ایسے وقت مین جلا دینے والی دواؤن غذا سے کرنی چاہیے اور چونکہ بیماری گرم تپ کی ہے اس جہت سے جو گرم چیزین جلا دینے والی ہین اونکا استعمال تو کسی طرح جائز نہین ہے بلکہ مثل سکنجبین سادہ اور اخروز جہ تک سکنجبین بزوری کا مضایقہ نہین ہے اور آب کاسنی سے آب رازیانہ تک استعمال ہوسکتا ہے اور غذا ایسی دینی چاہیے جو فضول کو ہوڈالے اور جلا دے اور اوسمین لزوجت نہو جیسے کشک جو آبکہ رشکہ مین یہ لطف ہے کہ باوجود غذائیت کے تفتیح اور جلا بھی کرتی ہے ۔ اگر شکر کشک شعیر مین آمیز کرکے کھائین تو کچھ مضائقہ نہین ہے ۔ بعد استفراغ اوس مادہ کو جسکا استفراغ واجب ہو خواہ بعد تفتیح سدہ کے جہان فقط تفتیح ضرور ہو یہ بھی ملاحظہ کرنا ضرور ہے کہ ان دونون تدبیرون سے تپ مین کسقدر افاقہ ہوا خواہ اگر بنوبت آتی ہو تو استفراغ خواہ تفتیح کے بعد جو نوبت واقع ہوی ضعیف ہے ۔ اور اسیطرح بول کو دیکھنا چاہیے کہ ان تدبیرون کے بعد عدیم النظیر مائل بطرف اعتدال قوام اور رسوب اور لون کی ہوا اونبض کو معاینہ کرنا چاہیے کہ اب عفونت پر اسکو دلالت بھی ہے یا نہین ۔ اگر

یہ فوائد ان تدبیرات سے حاصل ہون بدستور تدبیر مذکور جاری کرکے تیسرے روز بعد اوس نوبت کی جو خفیف ہوئی ہے مریض کو حمام مین داخل کرنا چاہیے ایسے وقت جسمین نوبت کے واقع ہونے کا گمان نہو اور پانچ گھنٹہ کا زمانہ کم سے کم وقت نوبت مین باقی ہو اور اوسکی تدبیر روغن کی مالش اور جو چیزین باعتدال جلا دینی ہین اونکی مالش کرنی چاہیے اور وہ چیزین آردہ باقلے سے مثر کے آٹے تک استعمال کرنا چاہیے خواہ ملمٹی پسی ہوئی اور زراوند سائیدہ کہ اوسمین کسیقدر شہد اور پانی ملایا جاے۔ اور اگر اس سے زیادہ تیز چیز پر جسارت کرین تاکہ زیادہ جلا حاصل ہو تو پہر کف بورہ ارمنی کے ملنے سے خوب جلا حاصل ہوگی۔ اگر یہ بات دریافت ہو کہ حمام مریض کی ضعیت مین کچھ تغیر مضر پیدا کریگا اور قشعریرہ پیدا ہو تو بقدر چشم زدن اوسکو حمام مین نہ ٹہرانا چاہیے اسلیے کہ یہ سدہ اوس قسم کا نہین ہے جسکی حمام تفتیح کرے اور کھولدے۔ جسوقت مریض حمام سے برآمد ہوا وسے کہانے پینے کی چیزین دینی چاہیین جبتک پورا اطمینان اس بات کا نہو کہ وقت تپ کی نوبت کا گذر گیا اور اب تپ لاحق نہوگی اگر مریض کی ایسی کیفیت ہو کہ بے کچھ کہائے ہوے صبر نہین کرسکتا ہے بجاے غذا کے ایسی چیز پلا دینگے کہ جس سے تفتیح سدہ ہوجاے جیسے پتلا آش جو کہ اوسمین پانی زیادہ ہوا ور جو کم ہون اور خوب پکایا جاے تخم کرفس بقدر حاجت ملا کر پہر اگر نوبت عود نکرے دوبارا حمام کرانا چاہیے بشرطیکہ مریض کی خواہش اس بات پر ہو اور اوسکو غذا دینی چاہیے اور اگر تپ کا دورہ ہو مگر پہلی نوبت سے کم اور بول جیدالاوصاف ہو اس معالجہ کی صحت پر اعتماد کرنا چاہیے اور جاننا چاہیے کہ اب سدے اسکے بدن مین کم باقی رہے اور بعد زوال اس خفیف دورے کے مثل سابق کے علاج کرنا چاہیے اور غذا دینی چاہیے اور اگر دورہ بلا مثل سابق کے ہو خواہ سابق سے قوی تر ہو اور بول جیسا اچھا ہونا چاہیے ویسا نہو تو مرض نے حمامی عفونت کیطرف انتقال کیا ہوگا اب اسکا علاج وہی ہے جو حمیات عفنہ مین آیندہ مذکور ہوتا ہے

فصل چوبیسوین حمی یوم تخمی امتلائی کے بیان مین

کبھی بوجہ تخمہ اور بدہضمی کے بخارات ردی پیدا ہوتے ہین جنمین اشتعال حرارت ہو کر روح مین ایک بہڑک پیدا ہوتی ہے اس حیث سے تپ عارض ہوتی ہے خصوصاً وہ بدن کہ صفراوی مزاج ہون اور وہ بدن کہ جنکے مسامات تنگ ہون اسلیے کہ اکثر فضول ایسے بدن کے بطور ابخرہ دخانی اوٹھتے ہین اور متعفن ہوتے ہین اور انمین کھٹی ڈکارین کم ہوتی ہین۔ زیادہ تر مستعد حمای تخمی کے وہ لوگ ہین جو بعد ہضمی کے کسی قسم کی ریاضت کرتے ہین خواہ حرکت زیادہ کرتی ہین یا دیر ہوئین زیادہ ٹہرتی ہین اور بعد تخمی کے حمام مین نہاتے ہین اسوجہ سے اونمین بخارات دخانی کی کثرت ہوتی ہے خصوصاً جسوقت اونکو بدنومین کسی قسم کا درد ہو یا چینگ ہو خاص کر یہ دو اگر اونکو احتسا مین ہو۔ اور جنمین مادہ کھٹی ڈکار کا ہوتا ہے اونکے بدن مین کر تپ امتلای تخمی پیدا ہوتی ہے اور اگر پیدا ہوتی ہے تو نہایت ضعیف ہوتی ہے بلکہ ہرگز نہین پیدا ہوتی ہے۔ میرا گمان یہ ہے کہ اگر کھٹی ڈکار کے ساتہ تپ ہو اوسکا سبب سوای تخمہ کے اور کوئی چیز ہوگی اور یہ لوگ جسوقت انکی طبیعت نلین ہوجاے بہت انکو فائدہ ہوتا ہے اور انکی تپ دور ہوجاتی ہے اسلیے کہ فضلہ دخانی بجہت استفراغ فاسد غذا کے کم ہوجاتا ہے۔ انمین سے جسکی طبیعت مین حبس ہو اور جسکی طبیعت نلین ہو ان دونون کی علاج مین فرق ہے جسکو تپ بسبب تخمہ کے عارض ہوئی ہو اور دو مرتبہ اجابت نرم واقع ہو یا تین مرتبہ بعد اوسکے اوسکی فصد بجاے اسہال قوی اوسکو عارض ہوگا اور بیشتر وہ اسہال کبد مین مبتلا ہوگا اسہال کبدی کے دلیل اس مقام پر بعد فصد کے خفقان عارض ہونا اور زبانکا سیاہ ہونا ہے اکثر اعراض حمی امتلائی اور اکثر اعراض حمی تخمی کے حمای مطبقہ سے مشابہ ہوجاتی ہین کہ دونو کی آنکھین اور چہرہ بنہایت سرخ ہوجاتے ہین اور التہاب شدید عارض ہوتا ہے نبض عظیم اور سریع ہوجاتی ہے قارورہ سرخ ہوجاتا ہے مگر نہایت رقت کیفیت یہ

تین دن تک باقی رہتی ہے۔ **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ حمای تحمی کبھی چار دن سے خواہ سات دن تک آتی ہے اور پھر حمای یوم کہلاتی ہے لیکن نبض اس تپ مین صحیح رہتی ہے۔ علامتین اس تپ کی دُکار کا بدل جانا کبھی دُکار کیطرف خواہ جشائی دخانی کیطرف پس جب دُکار صاف آنے لگے صحت کی دلیل ہوتی ہے اور بول ان لوگونکا غدیم النضج مائی ہوتا ہے اور اگر تخمہ یا سدہ بضم سبب زیادہ جمنے کے عارض ہوا ہو انکے چہرہ پر بھر بھراہٹ ہوتی ہے اور انکی پلکین بھاری ہوجاتی ہین **علاج** اس تخمی کا مریض دو حالت سے خالی نہین یا اوسکی طبیعت نرم نہین ہوتی ہے یا نرم ہوتی ہے اگر طبیعت ملایم نہو تو بہی مناسب ہے کہ نرم کیجاے اور اگر کسیقدر طعام لینے بفصلہ طعام معدہ مین باقی ہو تو واجب یہی ہے کہ پہلے اوسکو قے کرائین اوسکے بعد ایسی دوا دین کہ طبیعت نرم ہوجاے اور یہ بہی خیال کرین کہ ثقل یہ بیمار کس مقام مین مبتلا ہے اور اوسکا استفراغ حقنہ اور حمول سے مناسب ہے یا پینے کی دوا دین تاکہ دفع اوسکا سہل ہوجاے اور اگر معدہ سے اوپر ہے تو بجواے آئے اور ہضم ہوجاے ان سب چیزون مین رای کے صائب ہونے پر دُکار کی کیفیت و کمیتی اچھی بات ہے کہ بتیسر اگر طعام معدہ کے اوپر ٹہرا ہوا ہوتا ہے اور قے دشوار ہوتی ہے تب کیطرف کچھ التفات نہین کرتے معجون فلانلی جو نہایت گرم ہے کہلائی جاتی ہے تاکہ غذا منحدر ہوجاے اور ہضم ہوکر اوترائے خواہ اس معجون سے کم قوت کا معجون مثل جوارش کمونی وغیرہ کے استعمال کرتے ہین یا نطول اور اور ضماد ہاضم جو باب ہضم مین معروف ہین خواہ ضمادلین جو باب طلاق مین بیان ہوچکے انکا استعمال کرتے ہین۔ جسوقت غذا منحدر ہوجاے تا لوبخبسہ از خود نکل آتی ہے یا باعانت حمول کے نکالی جاتی ہے اور اتنی دیر بیمار کو بھوکا رکھتے ہین کہ پہر شبہ بطلان تحمی مین باقی نرہے اوسکے بعد غذاے سبک سریع الہضم جید الکیموس کہلاتے ہین اور اگر بھوکا بیمار رہو جاے تو خفیف امتلا اسیقدر تدبیر سے دفع جاتی ہے۔ اگر طبیعت نرم ہو دیکھنا چاہیے کہ جوشے براہ براز دفع ہوتی ہے وہی چیز ہی جو فاسد ہوگئی یا نہین اگر وہی چیز ہو تو جنبش نکرنا چاہیے جب تک کہ سب کا اخراج نہ ہوجاے اور انتظار انحطاط نوبت کا کرنا چاہیے اگر تپ مین کمی ہو تو اوسوقت حمام مین لیجانا چاہیے اور بعد استحمام کے غذا دینی چاہیے مگر اینکہ ضعف قوت نے بہت تنگ حال واقع کی ہو اوسوقت حمام نکرانا چاہیے بلکہ اوسکو غذا دینی چاہیے اور تقویت معدہ کی ایسی چیزون سے کرنی چاہیے جو معلوم ہین اور بعض ان دواؤن کی باب اسہال مین مذکور ہوچکی ہین انمین سے ایک یہ بہی ترکیب ہے کہ بسی کپڑا روغن زیتون جسمین تہوڑی سی انسنتین شریک ہو ڈبوئین یا روغن ناردین مین بعد اوسکے اوسے نچوڑین تاکہ اکثر روغن اوسمین سے جدا ہوجاے اور معدہ پر رکہین۔ اگر روانی شکم متصل باقی رہے اور جو چیز نکلے وہ شے فاسد نہو تو روغن سفرجل عمدہ تازہ اس صفت کا استعمال کرینگے یعنے مبیا بیان روغن زیتون کا اوپر کیا گیا اور روغن بصطگی بہی جائز ہے انصار روغن ناردین کے استعمال مین اونکے واسطے کچھ قباحت نہین۔ کبھی قیروطی کا بہی استعمال مناسب ہوتا ہے یعنے انمین روغنون کو بطور قیروطی استعمال کرتے ہین جسوقت مریض کیحالت ایسی اتیر ہو کہ اوسکے پیٹ پر بندش نہو سکے۔ کبھی احتیاج اون قوی ضمادون کی ہوتی ہے جنکا بیان بیضہ کے باب مین کیا گیا۔ اور غذا کہ جیسے آب انار یا آب بہی خواہ آب سیب بہی بلا مریض کو دل خوش کرتا ہے۔ اور غذا اوسکی سبک سریع الہضم مثل خصیہ مرغ خاگینی خواہ سمک رضراضی تجویز کرنی چاہیے اور غذا سے پیشتر کسیقدر فواکہ اور عصارات مثل عصارہ انگور یا آب لیموں قانصہ کے دینی چاہئین۔ اگر انکی خواہش طعام باطل ہوجاے اوسکو پیدا کرنا چاہیے اوس تدبیر سے جو سقوط الشہا کو باب مین بیان کی گئی خصوصاً اون غذاؤن سے جسمین بہ کی شرکت ہو۔ جب ان تدبیرون سے فراغت ملے اور معدہ کی اصلاح بخوبی ہوجاے کچھ مضائقہ نہین ہے کہ کسی جزو قوی کا استعمال کرائین جو ہاضم اور مقوی معدہ اور مفتح سدون کی ہو استعمال بعد زوال تپ کے کرنا چاہیے بعد ازانکہ اعراض تپ کے زائل

ہوجائین ۔ فصد کے بارہ مین تجویز مناسب یہی ہے کہ اس تپ مین فصد کی عجلت نچاہیے جبتک کہ تپ مادۂ انحطاط کو نہ پہونچا اور بعد انحطاط کو استعمال فصد کا جائز ہے ۔ سب سے بہتر جو چیز کہ مریض کو ہر وقت ارادہ فصد کے بلائی جائے آش جو ہے اور غذا جسمین انگور اور کدو اگر چہ کم ہون داخل ہون ۔ اوسکی خواہ گاہ مُنڈہی تجویز کرنی چاہیے اور سونگھنے کی چیزین بھی مُنڈہی چاہئین اور اگر قرص کا خواہ اوسکے واسطے تجویز کیا جائے تو اوسمین راوند شربت نہ کرنی چاہیے اسواسطے کہ زبان سیاہ ہوجائیگی

فصل بیسویں حمی یوم وری کے بیان مین

اندرونی اورام کے تابع جتنی تپین ہوتی ہین وہ سب عفنہ ہوتی ہین اور بیشتر اونکے ہمراہ دق بھی ہوتی ہے اور وہ تپین اقسام حمیات یومی سے نہین ہین ۔ مگر ظاہری اورام جیسے دمل خواہ اور کوئی جراحات یعنی پھوڑے کی قسم سے جو اعضاے ظاہر مین پیدا ہوتے ہین ۔ خصوصاً اورام اون بدیون کی جو اعضاے عذدی مین ہوتے ہین ۔ خواہ اورام گوشتون کے جنکا نام رخوہ ہے جیسے وہ ورم جو بن ان مین فصول کبد خواہ بغل مین فصول قلب سے حادث ہوتا ہے ۔ خواہ وہ ورم جو زیر گوش فصول دماغ سے حادث ہوتا ہے ان سب مون کی جہت سے تپ عارض ہوتی ہے ۔ اس ورم سے تبکا عارض ہونا دو حال سے خالی نہین یا جو مادہ ان اورام کا ہے قلب تک پہونچکر اپنی گرمی سے فقط دلکو گرم کرے یا اوسمین عفونت بھی پیدا ہو ۔ پس اگر گرمی پیدا کرے تو جو تپ اس سے عارض ہوگی اوقسم حمیات یومی ہوگی ۔ اور اگر گرمی مع عفونت کے پیدا ہو تو یہ تپ حمیات اورام باطنی مین سے ہوگی اکثر جو تپین کہ تابع اورام خارجی کی ہین تا ہم اسباب ظاہری کی ہوتی ہین قروح اور جرب سے خواہ اوجاع خواہ ضربات اور سقطات کہ مواد ان قروح کیطرف دفع ہوکر اثناے راہ مین قریب گوشت نرم کے متحبس ہوجاتا ہے پس یہ تپین حمیات یومی کہلاتی ہین ۔ اکثر جو حمیات تابع ورم کی ایسی ہون کہ اون اورام کو اسباب سابق سے مثل استلاء اور سدے وغیرہ کے موجود ہون وہ حمیات عفنہ ہین ۔ اور اکثر ان اورام کی تابع حمیات یومیہ خیث ہوتی ہین کہ حمیات بمنزلہ تابع اور فرع کے ہون اور اورام بمنزلہ اصل کے ہون ۔ اور انہین اورام مین حمیات عفونت اکثر اوسیوقت ہوتے ہین جب حمیات بمنزلہ اصل کے ہون اور ورم حمیات کی نسبت سے پیدا ہوا ہو ۔ اور کبھی جب بعد ورم کے عفونت پیدا ہوتی ہے تو امر بالعکس بھی ہوجاتا ہے ۔ انہین حمیات اورام کو حمیات خبیثہ کہتے ہین یومیہ ہون خواہ عفنہ حمیات یومیہ ورمیہ اکثر تابع اورام دموی کے ہوتے ہین اور کبھی تابع ورم صفرہ وغیرہ کے بھی

علامات جتنی علامتین اوپر مذکور ہوئین وہی اس تپ کی علامت ہین کہ پہلے ورم ہوتا ہے اور چہرہ سرخ ہوکر بہربھری چڑھ جاتی ہے اور یہ دونون اثر بہت نمایان ہوتے ہین بہ نسبت زمانہ صحت کے یعنے چونکہ یہ تپ اکثر اوسی شخص کو عارض ہوتی ہے کہ زمانہ صحت مین جسکے خون کثیر پیدا ہوتا اگر چہ بحال صحت بھی اوسکا چہرہ سرخ اور کسیقدر تنبج ہوتا ہے مگر زمانہ تپ مین یہ دونون اثر زیادہ نمودار ہوتے ہین اور اس تپ کی حرارت مین لذع شدید نہین ہوتی اگر چہ حرارت زیادہ ہوتی ہے کیونکہ ایسے اورام اکثر دموی ہوتے ہین ہان گر وہ تپ جو بوجہ ورم حمرہ جو صفراوی سے پیدا ہو کہ اوسمین بوجہ حدت خلط کو لذع بھی شدید ہوتی ہے ۔ ان حمیات کی بعد بیتے زمانہ منتہی ہین اندکے بدن مین تری اور ندوت پیدا ہوتی ہے جو بدن سے بطور ترشح کے نکلتی ہے ۔ نبض ان حمیات مین عظیم ہوتی ہے اور سریع اور متواتر عظم بوجہ استلاء خلط کے اور بہ سرعت اور تواتر بحیث حرارت کے ۔ بول کا رنگ سپید بائی ہوتا ہے اسلیے کہ مواد بطرف اورام اور قروح کے متوجہ ہین بطرف آلات بول دفع نہین ہوتے **علاج** پہلے سب تپ بہ نسبے فصد کو مقدم کرنا ضرور ہے مگر ایسے مقام کی فصد کرنی چاہیے کہ جسمین اس مادہ کا ازالہ قریب ہوجاے اوسکے بعد مسہل دینا چاہیے اور ورم کا علاج جیسا اوسکے حق مین مناسب ہو کرنا چاہیے اور غذا وغیرہ مین تقلیل کرنی لازم ہے تاکہ خون بدن مین کم پیدا ہو اور

شراب ہرگز نہ پلانی چاہیے۔ اور غذا اگر کسی قدر ہو بھی تو بعد اسکے کہ بخوبی انحطاط ہوجاوے۔ اور جو چیزین مسطفی حرارت خون ہین اور تبرید اور ترطیب کرتی ہین اونکا استعمال ضرور کرنا چاہیے۔ جو ضماد کہ ورم پر لگایا جاوے پہلے برف مین ٹھنڈا کرلیا جاوے بشرطیکہ ورم کو اس تدبیر سے منطفہ مضرت کا نہو اور اوسے خام کرنے کا خطرہ نہو۔ بلکہ عضو مستورم اور قلب تک جوراہ ہے اوسکی تبرید کیجاوے خواہ بوجہ انتشار کرنے مقامات خوشبو اور سرد کے تبرید کرنی چاہیے تاکہ برودت قلب تک پہونچ یا جو اضمدہ بارد مشتمل ہون اوسمین سرکہ ملایا جاوے تاکہ بخوبی نفوذ پاکر قلب تک برودت پہونچ

فصل چہبیسوین حمی یوم قشفیہ کے بیان مین یہ تپ بھی بوجہ متحلل ہونے سدون کے عارض ہوتی ہے جو میل اور چرک بدنی کی وجہ سے پڑتے ہین اور اندر تک خالص نہین ہوتی اکثر لوگ جو حمام کو خوگر ہون اور یکایک ترک کرین اونکو اسی وجہ سے تپ لاحق ہوجاتی ہے۔ اور جن لوگون کے بدن مین بخار مراری پیدا ہوتا ہے خواہ بوجہ صفراویت مزاج کی یا کہ ایسی غذا تین کھاتے ہین جو مولد صفرا ہون خواہ ایسی ترچیزین پیتے ہین جنسے صفرا پیدا ہوتا ہے خواہ ایسی حالات اونمین عارض ہوتے ہین کہ تولد صفرا کے اسباب ہین جیسے بیداری اور تعب وہی لوگ اکثر اس تپ کو مریض ہوا کرتے ہین۔

علاج اس تپ کا پاک صاف کرنا بدن کا چرک وغیرہ سے اور حمام مین نہانا اتنی دیر تک کہ عرق نکل آوے جسوقت کہ تپ کا زمانہ انحطاط پہونچ جاوے اور بہوسی اور آردبا۔ خشخاش بادام تخم خربزہ اشنان اور بورہ ارمنی سے بدن کی مالش کرانی چاہیے۔ غذا ایسی دینی چاہیے کہ اطفاے حرارت کرے اور ترطیب کا بھی فائدہ دے اور شراب مین پانی کی آمیزش زیادہ کرکے پلانی چاہیے اور حمام مین بار بار نہلانا مفید ہے۔

فصل ستائیسوین حمی حریہ کی بیان مین ہوا خواہ حمام وغیرہ کی گرمی سے یہی کبھی تپ پیدا ہوتی ہے اور بشیتر آفتاب کی حرارت سے یہ حمی عارض ہوتی ہے اول مخلق اس حمی کا روح نفسانی سے ہوتا ہے اگر پہلے یہ اذیت سر کو پہونچی ہو پھر سر کی ہوا گرم ہوکر قلب تک جاتی ہے اوسوقت تپ عارض ہوتی ہے اور سکے بعد تمام بدن مین گرمی پھیل جاتی ہے۔ کبھی اگر سر کی حفاظت کیجاوے تو مدبر نسیم اور ہوا کے پہلے ہی مرتبہ گرمی قلب تک پہونچ جاتی ہے مگر اکثر آفتاب کی حرارت سے جو تپ ہوتی ہے اوسکا اترا دماغ مین ہوتا ہے۔ ایسی طرح اگر بدن ممتلی اخلاط سے ہوا اور دھوپ کی گرمی اوسکو پہونچ تو بوجہ حدت حرارت کے سترک گرمی پہونچ جاتی ہے۔ سوای حمی حریہ شمسیہ کے قنطیہ اور حمامیہ وغیرہ پہلے قلب مین اثر کرتی ہے **علامات** جو سبب حرارت کا ہوا ہے وہ خود دریافت ہوگا اور سر مین التہاب شدید ہوتا ہے اگر بوجہ حرارت آفتاب کی تپ واقع ہوئی ہو اور سر مین گرانی اور امتلا بھی محسوس ہوتا ہے جب کہ بدن اخلاط سے پر ہو اور حرارت قلب سے اگر تپ ہو تو سانس دراز اور ظاہر بدن کی گرمی بہت زیادہ ہوتی ہے بسبب اندرونی حرارت کے اور اس بات کی شناخت یہ ہے کہ جسقدر گرمی اس مریض کو بدن مین ہو اگر اوسی خواہ اوس سے کم گرمی کسی اور مریض کے بدن مین ہو تو اوسکو پیاس بہت زیادہ معلوم ہوگی بہ نسبت اس بیمار کے یہ تپ اس خاصیت مین بخلاف حمی استحصافیہ کے ہے کہ اوسمین حرارت باطنی کی زیادتی کیوجہ سے پیاس کی بہت شدت ہوتی ہے اور یہی نسبت پیاس کو حرارت سے منعکسہ وہان محفوظ رہتی ہے

علاج آغاز معالجہ ایسی چیزون سے کرنا چاہیے کہ تبرید اور ترطیب کرین نطول بارد سر پر استعمال کرین اور سینہ پر وہان بارد مثل روغن بنفشہ وغیرہ کا استعمال کرین خصوصاً روغن گل کو برف سے ٹھنڈا کرکے اگر سر و سینہ پر مقام بعیدہ سے دالین تو بہت نفع مین کریگا ٹھنڈا پانی خواہ اوسکے عوض اور ٹھنڈے عصارات وغیرہ پلاوین اور یہی تدبیر کرتے رہین تاآنکہ تپ اوتر جاوے اوترنے کے بعد حمام مین لیجانا چاہیے اور اگر کسی قدر نزلہ کی شکایت ہو اسکا کچھ خوف نہین شیر گرم پانی سے اوسکو نہلانا چاہیے۔ مگر اسکا خیال رہے کہ ہوا سے گرم سے

اوسکو زیادہ گرمی نہ پہونچے ۔ گرم پانی اس بیمار کے سر پر خوب ڈالنا چاہیے اور کچھ نکرنا چاہیے اسلیے کہ وہ ترطیب بھی کریگا اور تحلیل بھی اس بیمار کو حمام کا غسل نسبت تمریخ بغیے مالش کے زیادہ مفید ہے جب حمام سے نکلے بہت سا روغن سر پر سے اوسکا سر پر بگو دینا چاہیے اتنا کہ ڈوب جائے جیسے روغنگل خواہ مدوغن بنفشہ فر **فصل اٹھائیسوین بیان مین اوس حمی یوم استحصافیہ** کہ **سردی سے پیدا ہوتی ہے** کبھی بوجہ برودت کے خواہ سرد پانیمین نہانے سے چونکہ ظاہری مسامات بدن کے بند ہوجاتے ہین اور بخار دخانی بند ہوجاتا ہے جسمین حمی یوم تشفیہ مین ہم لکھ چکے اسوجہ سے حمی استحصافیہ پیدا ہوتی ہے اور اکثر یہ تپ منجر بطرف غشی ہوجاتی ہے ۔ یہ سردی اور احتقان بخار اوسوقت موجب حمی کا ہوگا کہ جو بخارات محتبس ہون وہ حاد اور تیز ہون نرم اور رقیق ہون اسلیے کہ بخار شیرین مولد حرارت کا نہین ہوتا ہے **علامات** سبب یعنی برد پہلے سے ہوچکا ہو اور بدن چھونے کے وقت تو اسقدر گرم معلوم نہو اور جتنا زیادہ ہاتھ رکھا رہے حرارت بڑہتی ہوئی معلوم ہو اور نبض اتنی صغیر جیسے ہمیشہ ارغمی اور جوعی مین ہوتی ہی نہو اسلیے کہ اس تپ مین تحلل ارواح نہین ہوتا ہے بلکہ سریع زیادہ ہوتی ہے کہ قلب کو حاجت ترویح کی زیادہ ہو مگر شدت برد مین بطی ہوجاتی ہے اور بیشتر نائل بصلابت ہوجاتی ہے اور آنکھین اندر کیطرف دھنسی ہوئی نہین ہوتی ہین بلکہ اکثر کھلی خواہ پھولی ہوئی ہوتی ہین کہ بخار غلیظ متملی ہوتا ہے اور بول کبھی بوجہ احتقان حرارت کے سپید رنگ ہوتا ہے اور کبھی رنگت زیادہ ہوتی ہے کہ جو حرارت مسامات کیطرف متحلل ہوتی ہے بوجہ انسداد مسام کے بطرف بول کے دفع ہوتی ہے **علاج** حین تپ مین بہت سی کپڑونسے اوڑہائی جائین تاکہ پسینہ نکلے اور تپ مین کمی ہو پھر بعد انبساط حمام مین جاکر گرم پانی سے نہلائے جائین اور ہوائی گرم حمام مین ٹہلائے جائین اور اپنے ہاتھ سے تریڑے دین اوس پانی سے جسمین مزرنجوش اور شبت اور تمام حوش دیا ہوا اور حمی قشفیہ مین جو دواسذکور ہوئی اوسی سے بدن پر ملین کہ مسامات مین جلا پیدا ہو اور نرم ہوجائین ۔ اور روغن کی مالش مین اتنی تاخیر کرین کہ پسینہ نکل چکے پھر جو ادہان کہ قوی مسامات کرتے ہین اونکو ملنا چاہیے اور سر پر اونکے روغن شبت اور خیری اور بابونہ دورسے گرانا چاہیے ۔ اور سبک غذا دینی چاہیے ۔ اور خوشبو ملین اور سونگھین ۔ سپید خراب رقیق خواہ پانی ملا کر پیین کہ وہ خالی پانی سے اونکے حق مین بہتر ہے اسلیے کہ تعریق اور اوراکرتی ہے ۔ روغن کی مالش بدن مین تعب سپیدہ آدمیونکو زیادہ نافع ہے بہ نسبت استحصاف سپیدہ کے **فصل انتیسوین بیان مین اوس حمی یوم استحصافیہ کہ جو قابض پانی سے پیدا ہوتی ہے** جنکے بدن مین سردی قابض پانی کی بوجہ نہانے کے پہونچتی ہے اور اسوجہ سے تکاثف ظاہر مسامات کا ہوجاتا ہے اونکے بخارات بدنیہ بھی متقنن ہوکر حرارت پیدا کرتے ہین اور تپ عارض ہوتی اور یہ پانی وہ ہین جنمین قوت شت اور زاج وغیرہ کی غالب ہوتی ہے ۔ اور یہ تپ اکثر منجر بکمی عفونت ہوجاتی ہے **علامات** سبب کا وجود اور جلد کا گرگراپن جیسے سوکھائی ہوئی اس تپ پر دلالت کرتے ہے اور جلد چھونے سے ایسی معلوم ہوتی ہے کہ جیسے پھٹکری خواہ انار کے چھلکی اور پانی مین جوش کرکے دباغت کی گئی اور حرارت کو زیادہ ہونے کی صورت بعد ہاتھ رکھنے کے تھوڑی دیر کے بعد جیسے اور تپ سد مسام سے عارض ہوتی ہے اوسمین ہوتی ہے وہی حال اس تپ مین بھی ہوتا ہے اور نبض ضعیف صغیر اور سرعت مین شدید اور بول سپید رنگ رقیق جیسے بکری کا پیشاب اور اونکے بدن مین لاغری اور آنکھون مین غور رفتگی نمایان ہوتی **علاج** جس طرح بیان کیا گیا ویسا ہی علاج انکا بھی مناسب ہے مگر شراب البتہ انکو دینی مناسب نہین ہے جب تک بقین کامل اس امر کا نہو کہ مسامات خوب کھل گئے ۔ ہان اگر سرد بکا ضرر تھوڑا سا ہو تو اوس سے جو سدہ ہوتا ہے فقط شراب کے پینے سے کھل جاتا ہے

— اور تدبیر انکی لطیف غذا کی زیادہ ملحوظ رہے اور حمام مین انکا ٹہرنا اور گرم پانی سے نہانا زیادہ مناسب ہے اور مالش روغن کی انکے بدن پر کرنی چاہیے **فصل تیسوین حمی یوم شرابیہ کا بیان** شراب کے پینے سے بھی کبھی تپ پیدا ہوجاتی ہے اور علاج اس تپ کا مثل علاج شراب خوار کے ہے اور کبھی بنظر اطلاق پیدا کرنے کے طبیعت مین آب فواکہ کی حاجت ہوتی ہے کہ اسہال کیوجہ سے جو بخارات دماغ پر چڑہ جاتے ہین اونکا اسفل کے ہوجاتا ہے اور فصد اور قے بھی مناسب ہوتی ہے خصوصاً اگر درد سر بھی وقت رہے اور حمام مین بعد انحطاط کے داخل کرنا چاہیے **فصل اکتیسوین حمی یوم غذائیہ کا بیان** گرم مزاج کی عراسے کبھی حمی یوم پیدا ہوجاتی ہے اور جس طرح سے اکثر حمی یوم سمیہ دماغی ہوتی ہے اور اوسکا اثر روح نفسانی مین زیادہ ہوتا ہے اور جو تپ حرارت حمام سے پیدا ہوتی ہے قلبی ہوتی ہے اور اوسکا اثر روح حیوانی مین زیادہ ہوتا ہے — اسیطرح سے حمی یوم غذائی کبدی ہوتی ہے اور زیادہ اثر اوسکا روح طبیعی مین ہوتا ہے **علاج** اور امور مدرات معروفہ سے کرین اور طبیعت کو شیر خشت تمر ہندی وغیرہ سے ملین کرنا ضرور ہے اور اصلاح جگر کی آب برگ کاسنی اور بقول بارد سے مقدم الامور ہے اور سکنجبین سادہ کا استعمال بعد تلطیف طبیعت کے درکار ہے اور اطعمہ بارد معتدل اور کافور گلاب سے خواہ گلاب تازہ کے عصارہ لیسے اور دیگر بقول بارد کا عصارہ ملاکر اوسکو شوربہ خواہ برف مین سرد کرکے کرنا چاہیے اور اطفا حرارت بارد رطب غذا سے کرین **مقالہ دوسرا فن اول کتاب چہارم سے** اس مقالہ مین ابتدا حمیات عفونتہ سے کرکے حمیات دمویہ اور صفراویہ پر ختم کلام کیا جائیگا **عام طور پر بحث حمیات عفونت کی** عفونت ایک طور کا فساد رطوبتہ مین ایسا پیدا ہوتا ہے کہ جسمین حرارت حرارت غریبہ کے اثر سے اکثر اون رطوبات کے خواص بدل جاتے ہین اور جن باتون کی استعداد اور طوبات نکو پیدا ہوتی ہے اون سے ظہور مین نہین آتی — عفونت کے پیدا ہونے کا سبب یا غذای ردی ہے کہ جو اوس غذا سے پیدا ہوگا وہ آمادہ بر عفونت ہوبسبب اسکے کہ یا تو جوہر اوس غذا کا ردی ہو جیسے گوشت مقدد یعنے گوشت کبوتر بچہ یا بیضہ تو اوسکا ردی نہو بلکہ جیدا الجوہر ہو مگر فساد کو جلد قبول کرے جیسے دودہ خواہ اوس غذا مین غلبہ مائیت کا ہو کہ جو خون اوس سے بنے متانت قوام اوس خون مین حاصل نہو جیسے فواکہ رطب سے جو غذا ہوتی ہے اوس سے خون بننے کی یہی کیفیت ہو پس یہ خون عفونت جلد قبول کرتا ہے — ۴ خواہ وہ ایسی غذا ہو کہ اوس سے بوجہ غلبہ برودت کے خون صالح کم پیدا ہو بلکہ پیدا نہو اور بلا استحالہ ایک خلط ردی مین کرباقی رہے کہ حرارت غریزی اوسمین پورا تصرف نکرسکے اور حرارت غریزی اوسمین عفونت پیدا کردے جس طرح کہ اگر علمی امرود وغیرہ سے جو خلط پیدا ہوتی ہے اوسکی یہی صورت ہوتی ہے — ۵ خواہ جوہر غذا تو ردی نہو مگر بخبث اور طبخ مین رداوت پیدا ہوجائے جیسے گوشت خام رہ جاے اور روٹی فطیر یعنے وہ خمیری روٹی جسکا خمیر نہ اوٹھے پکائی جاے — ۶ خواہ جوہر بھی صالح ہو اور صنعت مین بھی کوئی خرابی واقع نہو مگر کھانا ایسے وقت اور ایسی ہے ترتیبی سے کھایا جاے کہ اوس سے رداوت حاصل ہو جیسے قبل از اشتہار صادق اور بلا مضغ تقدیم و تاخیر طعمہ و شربہ کو کھایا جاے جسکا بیان کتاب اول مین بخوبی ہوچکا — کبھی سب عفونت کا سدہ ہوتا ہے جو انع تفصل و تبخر مویہ سدہ بجہت رداوت مزاج بدن کے پیدا ہو کر احتباس حرارت غریبہ کا کرتا ہے اسی وجہ سے عفونت واقع ہوتی ہے اور رداوت بدن کی بوجہ اسکے پیدا ہوتی ہے کہ بدن ہضم جید کے طاقت نہین رکھتا اور استدعے بے طاقتی بھی نہین ہوجاتا کہ غذا مین کسی طرح کا تصرف نکرے اور بالکل خلط خام پیدا ہو — ایسا مزاج جسے ہضم جید پر قدرت نہو یا تو اخلاط ردی پیدا کرتا ہے یا جو چیز اوس بدن مین پیدا ہوتی ہے اوسے فاسد کردیتا ہے کیونکہ ہضم کامل مین تو قاصر ہے اور جو چیز پیدا ہوتی ہے اوسکی تدبیر یہ مزاج خواہ یہ بدن پوری اور تمام نہین کرتا ہے — اور یہ

اسباب تولد سدد مین معین مین ۱ مرسدد کی وجہ سے عفونت پیدا ہوتی ہے ۲ کبھی عفونت بوجہ اسباب خارجی کے مثل رداءت ہوا کے پیدا ہوتی ہے مثلاً ہوا وبائی اور نالی موریون کی ہوا خواہ مرطوب اور گھور وغیرہ کی ہوا متعفن ہوتی ہے ۳ کبھی چند اسباب عفونت کو یکجا ہو جاتے ہین ۔ مگر اکثر عفونت بسبب سدہ کے پیدا ہوتی ہے ۔ اور سدہ یا تو کثرت خلط سے پیدا ہوتا ہے خواہ خلط مین غلاظت اور لزوجت ہو ۔ اسباب کثرت اخلاط اور غلاظت اور لزوجت کی کتاب اول مین بیان ہو چکے اور یہ بھی مذکور ہو چکا کہ ایسے اوصاف سدہ کے مورث ہین ۔ پھر جب سدہ پیدا ہوا عفونت بھی پیدا ہو جاتی ہے ۔ اسلیے کہ ترویح کو سدہ مانع ہے ۱ خصوصاً جب بعد وقوع سدہ ایسی حرکات نارواہ بے وقت سرزد ہون خواہ ۲ حالت امتلاء معدہ مین قبل استحدار غذا کے یا کہ تخمہ موجودہ ہو اور حرکات بیجا واقع ہون ۳ یا بیوقت استحمام کرے ۴ خواہ دھوپ مین چلے ۵ خواہ گرم چیزین تناول کرے اور معدہ مین امتلا موجود ہو ۶ اور رعایت ہضم معدہ اور کبد کی ترک کرے ۷ یا اگر معدہ اور جگر کے گرم کرنے کے واسطے ضماد سخن کا استعمال بیوقت کرے اور تسخین شدید غیر مطلوب حاصل ہو اسکی تلافی نکرے اور کچھ اس تقصیر کا تدارک نکرے ۔ یہ سب امور ایسے ہین کہ انکی وجہ سے بیشتر عفونت پیدا ہوتی ہے ۔ عفونت کبھی تمام بدن مین پیدا ہوتی ہے اور کبھی کسی خاص عضو مین پیدا ہوتی ہے خواہ تو وہ عضو ضعیف ہو یا حرارت غریبہ لبسبب اوس عضو مین پہونچے اور حدت حرارت کی عضو مذکور مین ہو خواہ اوس عضو مین درد ہو ۔ جس خلط مین قابلیت عفونت کی ہے وہ یا تو صفرا ہے اوسکے لائق بحال یہ ہے کہ بطور دخان لطیف متبخر ہو اور حدت لیے ہوئے ۔ خون بھی لائق عفونت کے ہے اور اوسکے لائق یہ ہے کہ بطور بخار لطیف متبخر ہو اور بلغم کی عفونت مین بخار غلیظ متبخر ہوا کرتا ہے اور اگر سودا متعفن ہو بطور دخان کثیف کے متبخر ہوگا اور غبارییت لیے ہوئے ۔ صفرا کی عفونت سے حمی غب پیدا ہوتی ہے خواہ اور حمیات صفراویہ ۔ خون کی عفونت سے مطبقہ ۔ اور بلغم کی عفونت سے وہ تپ جو ہر روز نوبت سے آئے جسے ایک تراہی کہتے ہین ۔ سودا کی عفونت سے حمی ربع خواہ مخمس وغیرہ پیدا ہوتی ہے ۔ خون کی عفونت اندر عروق کی ہوتی ہے اسلیے کہ اوسکا مکان ہی داخل عروق ہے ۔ لیکن صفرا اور بلغم اور سودا ان تینونکی عفونت کبھی داخل عروق ہوتی ہے اور کبھی خارج عروق ۔ اخلاط سہ گانہ مذکورہ سے اگر کوئی خلط خارج از عروق متعفن ہو اور کوئی اور سبب دیگر زیادتی رداءت کا نہو اور نہ عفونت کسی ورم باطن مین پیدا ہوئی ہو جہانسے قلب تک متصل عفونت پہنچتی رہے اوسوقت جو تپ عارض ہوگی اوسکے واسطے دورات ہونگے کبھی عارض ہوگی اور کبھی دفع ہو جائیگی ۔ لیکن تپ بلغمیہ گو بوجہ عفونت خارج عروق کے بھی ہو بالکل دفع نہین ہو جاتی بلکہ بعد زوال نوبت کے بدنمین کسیقدر بقیہ اس تپ کا رہتا ہے ۔ اگر یہی اخلاط ثلثہ داخل عروق متعفن ہون تو پھر تپ لازم پیدا ہوتی ہے اور مقلعہ نہین ہوتی اور آثار مین قریب مغلقہ کے ہوتی ہے بلکہ دائمہ لازمہ ہوتی ہے ۔ مگر ایسی حمی دائمہ کے واسطے اوقات شدت کے ہین کہ اونکے ذریعہ سے اوقات نوبت کی دریافت ہوتی ہین ۔ پھر اگر عفونت اخلاط کی اندرون عروق پر ہو خواہ اکثر جو رگین متصل قلب کے ہین اونکی اندر عفونت ضرور ہو تو ایسے وقت مین تپ کی شدت اور نقصان بہت کم ظاہر ہوگا بلکہ یکسان رہیگی ۔ اور اگر تمام عروق خواہ عروق متصل بقلب مین عفونت نہو تو البتہ تغیرات جو تپ مین واقع ہونگے بخوبی ظاہر ہونگے ۔ عفونت خارج عروق کو جو یہ لازم ہوا کہ اوسکی تپ مین نوبت ہوتی ہے اور بعد نوبت کسیقدر زمانہ مین تپ نہین ہوتی ہے اوسکی دلیل یہ ہے کہ جو مادہ متعفن ہوا ہے زمانہ خلو نوبت مین اوسپر عفونت طاری ہوتی ہے اور بوقت نوبت وہ رطوبت جس سے حرارت متعلق ہوئی ہے فنا ہو جاتے ہین اور متحلل ہو کر اونکی مادیت اور اضبت باقی رہجاتی ہے اور چونکہ حرارت متعلق اضبت اور مادیت سے نہین ہے بعد فنا اون رطوبات کی حرارت بھی زائل ہو جاتی ہے اور تحلل ہو جانا ان رطوبات کا اس وجہ سے ہوتا ہے کہ وہ رطوبات داخل عروق مین متعفن نہین ہوئی ہین

۱ مقلوبہ یا نہ شدہ

کہ اونکا نکلنا دشوار ہو بلکہ خارج عروق متعفن ہین بذریعہ مسامات بدن کے متحلل اور فنا ہوجاتے ہین ۔ مثال بعض اخلاط کی خارج عروق ایسی ہے کہ جیسے بول وبراز وغیرہ تر چیزین مزبلہ اور گھور وغیرہ مین مجمع ہون کہ اون مین رفتہ رفتہ عفونت پیدا ہوتی ہے یہانتک کہ جب بالکل سڑکے پانس ہوجائین اور حرارت آفتاب کی اونکو خشک کرے اوسوقت اونمین بالکل عفونت اور بدبو باقی نہین رہتی اور خاکستر محض باقی رہجاتی ہے پھر جب کسی طرح کی رطوبت اونمین پڑے از سر نو وہ خاک متعفن ہوتی ہے اور اونمین حرارت پیدا ہوتی ہے اور اسی واسطے جب تحلیل احیاء کے واسطے کوئی چیز دفن مزابل کیجاتی ہے تو اوسمین چوتھے پانچوین روز پانی ضرور چھڑکا جاتا ہے تاکہ رطوبت شئ متعفن کے جذب حرارت ہو باطل نہو ۔ جو غلط بذریعہ عفونت محرق ہوا ہے اگر اوسکی حرارت بالکل زائل ہوجاے بوجہ تحلل کے پھر تب بھی زائل ہوجاتی ہے تاہم پھر دوبارہ (محل عفونتین کہ بوجہ بقاء رطوبت کی کسیقدر حرارت عفونت اول سے باقی ہے) بوجہ پہونچنے رطوبت کے حرارت پیدا ہوا اور متعفن ہو خواہ جو علت عفونت کی مادہ اولی مین پیدا ہوئی تھی وہی علت دوبارہ مادہ قریبین پہلے مادہ کے پیدا ہوکر اوس دوسرے مادہ کو متعفن کرے کہ دوسری نوبت تپ کی انہین دو وجہ سے پیدا ہوگی ۔ پس عفونت کا دورہ اسی بات پر موقوف ہے کہ جب ایسی حرارت کم ہوگئی کہ ابوالفیح نکل سکے آزاخلاط متعفن ہونگے اور بعد تعفن تحلل رطوبات ہوجاکر مادہ خواہ خاکستر باقی رہے گی اور قریب کی مادہ مین اثر حرارت متعفن پیدا ہوا کریگا یہانتک کہ حد مشترک مادہ متعفنہ اور متحللہ والے کے منقطع ہوجاے اور مادہ بالکل فنا ہوجاے ۔ پس قریب کی مادہ قابل عفونت کے بچائے اور نہ بقیہ تپ کا ایسا رہے کہ منتظر کسی اور مادہ کی عفونت کا ہو کہ اوسکی عفونت کو بعد وا پس کھینچ جاے اوسوقت از راے تپ کا بالکل ہوجائیگا ۔ خواہ یہ بصورت محض بفعل طبیعت واقع ہو خواہ باعانت ادویہ ترکیب کی زوال مادہ عفونت کا بالکلیہ کیا جاے ۔ جو فن طب مین بیان ہوا ہے ۔ اگر عفونت اخلاط داخل عروق کے ہو چونکہ تحلل تام متعذر ہے دوران عفونت بھی اسیطرح متعذر ہے اسلیے کہ عروق کے رطوبتون باہمدیگر متصل ہین ایک جگہ کا تعفن بوجہ اتصال کے دوسری جگہ سرایت کرتا ہے اور وہان سے ایک ہمسایہ اور پاکر آگے بڑھتا ہے اسیطرح لزوم تعفن اور دوام حرارت کا ہوتا ہے ۔ اور پھر چونکہ عروق مین جو مادہ متعفن ہوا ہے اوسے قلب کی ساتھ نہایت اتصال ہے تو اوسکا بخار متعفن ہمیشہ قلب مین پہونچ کر مضر افعال طبعی قلب کا ہوا کرتا ہے اور تپ مین زمانہ فترت کا پیدا نہین ہوتا ہے ۔ یہ حمیات جنکے واسطے نوائب ہوتے ہین خواہ بعد نوبت کمی خواہ بالکل اقلاع اور زوال تپ کا ہوجاتا ہے العرض انکے نوائب کا انتظام کبھی متروک ہوجاتا ہے اسلیے کہ موجد صورت تپ ہوتی ہین اونمین کمی اور بیشی اور غلط اور رقت کیوجہ سے زمانہ فترت اور سکون کا بھی مختلف ہوا کرتا ہے ۔ اور کبھی جب جنس مادہ کی بدل جاتی ہے مثلاً مادہ بلغم جو متعفن تھا بوجہ شدت حرارت کے صفرا ہوگیا اوسوقت نوع تپ کی بھی بدل جاتی ہے کہ بلغمی کی صفراوی ہوجاتی ہے اور یہ اختلاف فقط قلت اور کثرت اور غلظ اور رقت مادہ مین نہین ہوتا بلکہ جنس اور طبیعت کا اختلاف بھی پیدا ہوجاتا ہے کبھی اختلاف زمانہ نوائب کا بوجہ سوء تدبیر علیل کے اور کبھی بوجہ ضعف مریض کے بھی ہوتا ہے مثلاً اگر بندا کثیر غلیظ کھاے تو مادہ مین غلظ پیدا ہوگا اور مادہ غلیظ چونکہ مدشواری اور دیر مین متحلل ہوتا ہے زمانہ مدت کا طویل ہوجاے گا اور ضعف مین غلظ کے بھی بدیر ہضم ہونے سے طول مدت لازم ہوگا ۔ جو تپ مغلقہ ہے یعنے اوسمین کسیقدر زمانہ زوال کا بھی ہے اکثر اوسکی نوبت بروز اور شعور پر ہے اور نافض سے شروع ہوتی ہے اور پسینہ کو ذریعہ سے یہ حرارت متحلل اور فنا ہوتی ہے جو تپ بروز اور شعور پر ہے اکثر اوسکا سبب یا بروز و ثوبت خلط ہوتی ہے خواہ بوجہ حدت کی خلط فصل مین نضج پیدا کرتی ہے یا چونکہ حرارت سب کی سب بطرف مادہ کے باطن لیطرف متوجہ ہوتی ہے خارج بدن مین برودت پیدا ہوتی ہے ۔ خواہ بوجہ ضعف قوت مریض کے پیدا ہوتا ہے خواہ ہوا ہی بارد کی اثر سے

بردہ ہوتا ہے۔ دوسری بوجہ لذع خلط کے پیدا ہوا ونکا تشعریہ نام رکھنا بسبت بردکے اولے ہے اگر لذع خلط سے یہ کیفیت پیدا ہوتی ہے کہ عضو پر بہ نہین کانٹے سے چبھنے لگتے ہین۔ ایسی حمیات مین تحلل مادہ کا بذریعہ عرق کے اس وجہ سے ہوتا ہے کہ حرارت موجب عفونت ہی رطوبت کو متحلل کرتی ہے کہ وہ بذریعہ مسامات نکل آتی ہے عرق ہوکر اور مادیت باقی رہجاتی ہے۔ اگر یہ رطوبت منعفنہ اندر عروق کے رہے تو اسکا دفع بذریعہ مسام کے نہایت آسان ہوتا ہے۔ لازم تپ کی نوائب مین خفت اور تغیر تو ہے مگر اقلاع اور زوال بالکل نہین ہوتا۔ اور سوا اسکے کہ بیمار ضعیف القوت ہو بردا اور تشعریہ سے ابتدا نہین کرتی۔ اور حرارت کل اندرون جسم کے بطرف مادہ چلی جاوے تو فقط بردا طراف عارض ہوجاتا ہے اور اس تپ مین بردا طراف بری علامت ہے۔ کبھی بعض حمیات مین بردا و تشعریہ ساتھی مرکب ہوجاتا ہے اسلیے کہ جو مادہ متعفن ہوا ہے مرکب خلط بارد اور خلط لاذع دونون سے ہوتا ہے۔ اور کبھی حمیات عفنہ مین ایسی ترکیب ہوجاتا ہے کہ باوجود تفتر اور اقلاع کے مشابہ لازمہ کے معلوم ہوتی ہے۔ اسکی مثال ایسی ہے کہ مثلاً ایک مادہ مین عفونت پیدا ہوئی کسی خاص مقام پر پس جب اوس پر عفونت آگئی بعد ازان ایک اور خلط اوسی سے جنس سے خواہ غیر جنس مین عفونت شروع ہوئی اور جسقدر زمانہ فرو ہونے حرارت اور عفونت خلط اول کا تھا اوتنے زمانہ مین یہ دوسرا بھی متعفن ہوا اور تپ اسکی عفونت کی وجہ سے ہوئی اور انحطاط بھی پاکے پھر دورہ عفونت خلط اول کا آپہونچا اور اسیطرح دونون اخلاط کی عفونت کا اتصال چلا گیا۔ ایسی صورت مین اگرچہ تپ دونون مقلعہ مین مگر بصورت لازمہ دائر ہونگی تا اینکہ ایک تپ زائل ہوجاوے۔ اور بہت وجوہ سے حمیات عفنہ مین ترکیب ہوتی ہے اونکا تفصیلی بیان اول باب حمیات مرکبہ مین کیا جائیگا۔ حمیات کے دورے طولانی اور قصیر بھی ہوتے ہین۔ طول اونکا بوجہ غلاظت مادہ خواہ کثرت کے بوجہ کثرت کے ہوتا ہے خواہ مادہ مین سکون زیادہ ہوتا ہے خواہ ضعف قوت کیوجہ سے تحلل مادہ کا نہین ہوسکتا یا مریض کو حس کمتر ہوتی ہے اور ضعف حس ہوتا ہے خواہ مسام مین تکاثف زائد ہو کہ جلد مادہ کو تحلل نہونے دے۔ اور کوتاہی زمانہ دورہ کی ان ساتون صورتونکی ضد مین ہوتی ہے۔ اور نوبت مین سرعت اور بطوء ہوتا ہے۔ بطور زمانہ نوبت کا یا بسبب قلت مادہ متعفنہ کے خواہ اس سبب سے کہ مادہ کی حرکت بطی ہے بطرف معدن عفونت کے اسلیے کہ مادہ غلیظ ہے جس طرح مادہ ریح کا۔ اور سرعت زمانہ نوبت کی اس سبب سے ہوتی ہے کہ مادہ کثیر جیسے بلغم سوای بلغم زحاجی کے اسلیے کہ اوسکی عفونت کی تپ بھی نوبت کبھی بدیر ہوتی ہے۔ لطیف مادہ صفرا بھی سبب سرعت نوبہ کا ہوتا ہے اسلیے کہ اوسکی حرکت معدن عفونہ کیطرف بہت جلد ہوتی ہے۔ بدترین حمیات عفنہ وہی تپ ہے جو لازم ہو اور اوسکا مادہ داخل عروق متعفن ہو بعد اوسکے روادت مقلعہ تپ کی ہے جسمین عفونت تمام بدن مین منتشر ہو خواہ اطراف قلب کو عروق مین عفونت مادہ کی ہو۔ نتائج کو زمانہ شیخوخت مین ایسی تپ شدید جو دایمی ہو عارض نہین ہوتی اسلیے کہ اونکا مزاج بنظر سن کے بارد ہے اور تخمہ اونمین کم عارض ہوتا ہے جس سے غذا مستحیل بدخانیت ہو اور سدہ پیدا کرکے متعفن ہوجاوے۔ نبض کا اختلاف حمیات عفونت مین بحسب اختلاف اجناس حمیات کے ہوتا ہے اور بھی ایک جنس مین حسب انواع تپ کو شدت اور ضعف مین مختلف ہون یہ بھی منشا اختلاف نبض کا ہے اور قوت اور ضعف اعراض حمیات سے نبض بھی ضعیف اور قوی ہوتی ہے۔ کبھی نبض مائل بصلابت ہوجاتی ہے انمین حمیات مین خواہ بوجہ درم گرم کے جسمین تمدد شدید ہو خواہ کسی عضو عصبی مین درم گرم ہو خواہ سخت درم کسی عضو مین کیون نہو خواہ شدت حبس مزاج مریض مین ہو خواہ ابتدا نوبت مین غلبہ برد کا ہوجاوے کہ ان

صورتونمین صلابت نبض کی پیدا ہوتی ہے۔ کبھی نبض مین نرمی پیدا ہوتی ہے بسبب طوبت مادہ لیّنہ بلغمیہ کے خواہ مادہ دموید کے یا آنکہ درم عضو نرم مین ہو مثلاً نفس کبد کا ورم حمی ذات الریہ اور اسیطرح التہاب غشی سرنرمی اسوجہ سے بھی نبض مین آتی ہے کہ جسوقت تپ منقطع اور زوال کیطرف آتی ہے اور عرق تکلکر دفع ہونے کا وقت آتا ہے اوسوقت نبض مین نرمی آجاتی ہے ۔ ابتدا ر نوائب مین نبض ضعیف ہوتی ہے اور انقطاط یعنے تنگی نبض مین پیدا ہوجاتی ہے اسلیے کہ قوت بکثرت متوجہ بطرف مادہ عفنہ کے ہوتی ہے اور تنقیہ اور ترویح سے اوسے اتنی وسعت نہین ملتی کہ شریان محس کے انبساط کو بڑہاے

عام طور پر بیان علامات حمیات عفنہ

حمیات عفنہ پر بڑی دلیل تو یہ ہوتی ہے کہ اسباب عفونت جو مذکور ہوچکے اونمین سے چند خواہ کوئی جمع یا موجود ہوچکا ہو خصوصاً جب کوئی اور سبب ظاہری تپ کا ایسا دریافت نہو جو حمیات یومیہ مین مذکور ہوچکے ۲ عرق نبض اور سرعت انقباض نفس بھی دلیل حمی عفنہ ہے۔ اسلیے کہ بوجہ عفونت کو احتیاج تنقیہ اور دفع بخار بروی کی قلب سے زیادہ ہوتی ہے ۳ حرارت تپ کی تیز اور لذاع ہوتی ہے خوشکو ارشل گرمی حمی یوم کے نہین ہوتی ۴ اکثر حمیات عفنہ سے پہلے ایک کیفیت ایسی طاری ہوتی ہے کہ تھوڑی سی گرمی بدن مین ظاہر ہوتی ہے اور اسکو للیلہ کہتے ہین اور ہاتہ پانون ٹوٹنے لگتے ہین اور ماندگی اور سستی بدن مین پیدا ہوجاتی ہے انگڑائی اور جمائی آتی ہے بیداری اور خواب مین اضطراب واقع ہوتا ہے تنگی نفس مین اور رگین کہنچی جاتی ہین اور تیز اسیطرح ۔ اور دردسر اور دہمک پیدا ہوتی ہے ۔ یہ کیفیات جب دیرتک رہین تپ عفونت کی پیدا ہوجاتی ہے اور خود بھی کیفیات قبل لحوق تپ کی ضعف شدید پیدا کردیتی ہین اور رنگ چہرہ خواہ جسم کا زرد ہوجاتا ہے اکثر ہمراہ للیلہ کے جسکا ابھی ذکر ہوچکا کثرت فضول اور بلغم نمکی کے اور متلی اور پیشاب زیادہ از حد عین اور براز بھی اسیطرح مگر بدبو اور گرانی سر اور چہرے پر بہرہ اپن پیدا ہوتا ہے اور نبض مین تواتر بلا سبب ظاہری خارجی کے پیدا ہوتا ہے کہ مثلاً غضہ اور غضب خواہ تعب وغیرہ واقع نہو ۔ سب نبض مین انقطاع اور کوتاہی پیدا ہوتی فوراً نوبت آجاتی ہے اور انقطاع کو یہ معنے ہین کہ نبض اندر کو ڈوب جاے اور صغر مین اسقدر مختلف ہو کہ اوسمین انبضات کبار قوی واقع ہون اور سرعت نبض کی قوی نہو ۔ نبض مین اختلاف زمانہ ابتدا اور تزید مین پیدا ہونا یہ دلیل خاص حمی عفونت کی ہے ۔ اگرچہ حمی غب مین بوجہ خفت مادہ صفراویہ کے اختلاف بخوبی ظاہر نہین ہوتا ۔ یہ بھی ایک خاص علامت حمی عفونت کی ہے کہ پہلا دورہ عرق سے خالی ہوتا ہے اور تری بھی بدیر نہین آتی اسلیے کہ حمی یومیہ اسکے برخلاف ہے ۔ اور زمانہ تزید کا مختلط اور غیر متناسب ہونا اور تاشبانہ ہونا یہ بھی اور زمانہ تزید کا طولانی ہونا بھی علامت خاص حمی عفونت سی ہے ۔ نبض کا عظیم بڑہنا بالاستمرار دلالت کرتا ہے طول تزید پر ۔ یہانتک علامات مشترکہ حمیات عفنہ کی تھی اب لازمہ مفردہ اور غیر مفردہ خواہ مفلعہ کا تفرقہ بیان ہوتا ہے ۔ پہر اگر تپ مفلعہ ہے نافض اور قشعریرہ سے شروع کرتی ہے اور اکثر بعد برآمد ہونے عرق خواہ نداوت کے رہا کرتی ہے اور اوسکے نوائب کے دورے ہوتے ہین ۔ اور اگر تپ لازم ہے خواہ اوسمین تفتیر ہویا نہو اوسمین حمی یومیہ سے نبض اور بول تمام تفاوت مین مشابہت نہین ہوتی اور سکون اوسکے اعراض کا بھی مثل حمی یومیہ کے نہین ہوتا ۔ اکثر حمی عفنہ کے سانہ اعراض کثیرہ مثل تشنگی اور دردسر اور سیاہی زبان کے ہوتی ہے خصوصاً بروقت منتہی کے ۔ اور قلق اور تشویش خاطر کرب اور اضطراب شدید عارض ہوتا ہے اسلیے کہ طبیعت اور مادہ کا مقابلہ ہوتا ہے کبھی مادہ غالب ہوتا ہے اور کبھی طبیعت ۔ اور نبض کی بھی یہی کیفیت ہوتی ہے کبھی جب غلبہ قوت کا ہوتا ہے نبض قوی اور عظیم ہوجاتی ہے اور کبھی جب قوت مغلوب ہوتی ہے

صغیر اور ضعیف ہو جاتی ہے۔ اگر صلابت کا نبض میں ہونا کچھ دائمی نہیں ہوتی ہے اور کبھی نہیں۔ اگر جب تپ کے ہمراہ ورم سوداوی ہو کسی عضو میں خواہ کسی عضو سخت میں ورم پیدا ہو گو کہ ورم سخت نہو خواہ بہت سا پانی سر د کا استعمال کرے خواہ کوئی اور شی جو موجب صلابت نبض کی ہوتی ہے واقع ہوا وسوقت البتہ نبض میں صلابت بخوبی پیدا ہو گی اور مستمر بھی رہے گی۔ زمانہ ابتدا اور تزید میں اختلاف نبض کا سرعت اور بطو خواہ صلابت اور لین میں خواص الائل حمیات عفنہ سے ہے اور دلایل قویہ سے حمیات عفونت کی ہے گو یہ اختلاف حمی غب میں بوجہ خفت مادہ کے بخوبی ظاہر نہیں ہوتا ہے۔ جب تک نبض میں قوت اور عمر مذکورہ پیدا نہو معلوم کرنا چاہیے کہ ابھی حمی یومیہ باقی ہے اور اوسکا انتقال حمی عفونت کیطرف نہیں ہوا۔ بول ابتدا میں حمیات عفونت کی بالکل بے نضج خواہ قلیل النضج ہوتا ہے اور بشتر حدت اوسمیں بھی پیدا ہوتی ہے۔ ضروری بات یہ قابل یاد رکھنے کے ہے کہ جو حمیات حادہ ملکہ میں اوسے بدون اسکے کہ کوئی عضو از کار رفتہ ہو جاوے نجات کم نصیب ہوتی ہے اور جسوقت تپ بعد سکون ورم کے ذات الجنب وغیرہ میں باقی رہ جاوے بالیقین جاننا چاہیے کہ ابھی مادہ بالکل زائل نہیں ہوا بلکہ ایسی طرف مائل ہوا ہے جہاں درد کا ظاہر ہونا ممکن نہیں۔ **علامات حمی لازمہ** دائمی تپ میں اختلاف نبض کا جیسا اوپر کے لائق ہے بخوبی ظاہر ہوتا ہے اور اکثر اوقات نبض میں نظم اور وزن مناسب نہیں ہوتا اور بقاء اس تپ کا چوبیس گھنٹہ تک رہتا ہے کہ اوترتی نہیں اور جو احوال مقلعہ میں بیان ہوا اُس تپ میں نہیں ہوتے یعنے اسکے قبل ناضض وقشعریرہ وغیرہ نہیں ہوتے اور لزوم اس تپ کا اور شدت اختلاف بروقت تزید کی کہ ابھی کم نہی اور فور اً زیادہ ہو گئی اور پھر کم ہوئی یہ بڑی دلیل ہے اسکے لازمہ ہونے پر **چند امور مشترک اور چند امور خاص کا بیان**۔ جو تپ بوجہ عفونت صفرا کے ہو اوسکی حرکت ایکروز درمیان ہوتی ہے خواہ ابتدای نوبت کی حرکت غبی ہو جیسے غب نابہ میں خواہ ابتدا ہی اشتداد کی نوبت جیسے غب لازم میں مگر ایک تپ صفراوی جسکا نام محرقہ ہے اسکی حرکت بہت پوشیدہ ہوتی ہے اور یہ تپ مثل حمی مطبقہ لازمہ کے ہے۔ غب خالص جسکا مادہ بلغم وغیرہ سے خالی ہو بہت تیز ہوتی ہے اسواسطے کہ اسکا مادہ لطیف ہوتا ہے اور اوسکی حرارت بہت زیادہ اور لذاع ہوتی ہے اسلیے کہ مرہ صفرا قوی ہے مگر بایں ہمہ اسمیں خوف ہلاکت کا کمتر اور اعراض روی سے سلیم ہوتی ہے۔ اسلیے کہ صفراوی خلط سبک ہے طبیعت پر اور کسیقدر زمانہ راحت کا بھی اسمیں ہوتا ہے۔ غب غیر خالص کی مدت میں طول ہوتا ہے بہ نسبت غب خالص کے اور غب خالص سات نوبت سے بڑھ کر بہت کم باقی رہتی ہے۔ مگر اینکہ معالجہ خواہ بد تدبیر میں خطا واقع ہو۔ اور دائمہ کبھی ایکہی ہفتہ میں جاتی رہتی ہے۔ جو تپ عفنہ خون سے پیدا ہوتی ہے وہ دائمی اور لازم ہوتی ہے اور حرارت اوسکی بہت اور تمام گرمی کے ساتھ وہ تیزی صفراوی تپ کی سی اسمیں نہیں ہوتی اور کبھی دموی تپ چار ہی دن میں جاتی رہتی ہے۔ بلغمی تپ جو ہر روز مواظبت کرتی ہے یعنے ہر روز ایک وقت خاص کی محافظت کے ساتھ آتی ہو اوسکی حرارت بہ نسبت صفراوی تپ کے نرم ہوتی ہے مگر حدت دورہ کی اوسکی طولانی ہوتی ہے اسلیے کہ مادہ بلغم بوجہ لزوجت اور برودت کے دیر میں منحلل ہوتا ہے اور بایں ہمہ بہ نسبت صفرا کے کثیر ہی ہوتا ہے اور خطرہ ہلاکت مریضکا بھی اس تپ میں زیادہ ہے اسلیے کہ زمانہ اسکے زوال کا خواہ زمانہ تقتیر اور خفت کا بہت کم ہوتا ہے اور اسکے ہمراہ فساد اور ضعف بھی فم معدہ میں ضرور ہوتا ہے جسکی وجہ سے اکثر اعراض روی مہلک مثل غشی اور خفقان اور سقوط بالاستہتا بہ راہوتے ہیں۔ بلغمیہ لازمہ جسکو لثقہ کہتے ہیں نہایت مشابہ دق سے ہوتی ہے مگر نبض میں البتہ نمی ہوتی ہے اور کبھی اگر بلغم مائل بسوداویت ہوا تو پھر نبض میں بھی صلابت مثل دق کے پیدا ہو جاتی ہے اوسوقت تفرقہ لثقہ اور دق کا ماہران فن پر بھی دشوار ہوتا ہے سوای چند علامات خاص کے جو تپ دق کے آگے مذکور ہوتے ہیں وہی مدار تفرقہ ہونگے۔ جسقدر مادہ بلغمی خالص

ہوگا اوسیقدر زمانہ ایک نوبت سے دوسری نوبت تک کم ہوگا یعنے جلد جلد نوبت کرنگی ہان اگر ضعف اختلاط صفرا کے مائل بسودا دیت بھی ہو اوسوقت زمانہ نوبت کا طولانی بھی ہوسکتا ہے ۔ ربع سوداوی عادہ نہین ہوتی ہے اسلیے کہ مادہ سرد ہے اسی جہت سے طولانی ہوتی ہے اور کبھی ربع خالص سال بھر تک رہتی ہے اور غیر خالص کی مدت کم ہے ہر قسم کے ربع مین اندیشہ ہلاکت کا کم ہوتا ہے اسواسطے کہ زمانہ راحت و سکون کا زیادہ ہوتا ہے اور حدت بھی اوسمین اسقدر نہین ہوتی ہے کہ جسکے بیچ اعراض شدیدہ پیدا ہون ۔ ربع اورغب دائرہ ہویا مفردہ بذریعہ قے اور دستون کے اور پسینہ اور ادرار بول کے دفع ہوتی ہے ۔ تپ محرقہ صفراوی بذریعہ امور مذکورہ بالا بھی دفع ہوتی ہے اور کبھی رعاف سے بھی زائل ہوتی ہے

اسکا جاننا ضرور ہے کہ زمانہ ابتدا غب مین طولانی ہوتا ہے اور زمانہ انتہا کا مطبقہ مین اور انحطاط کا زمانہ تپ محرقہ مین اور انحطاط اور انتہا دونون کا موافیہ بلغمیہ مین طولانی ہوتا ہے علاوہ بران کمتر یہ بات ہوتی ہے کہ ربع لازمی اور دائمی ہو اور مواظبہ بالکل اپنی حرارت بدن سے ۔ ناکرے سے البتہ کسقدر خفت اور تغیر ہوجاتی ہے ۔ کل تپین اگر اونکا معالجہ کما ینبغی نہو خصوصاً وہ تپ جو بوجہ ورم باطنی کے پیدا ہوتی ہے انجام کار بیحد بدق ہوجاتی ہے علی الخصوص جو حمیات حادہ ایسے ہین جنمین مریض کو غذا دینا واجب ہے اور طبیب بوجہ خطای تجویز کے حکم غذا کا نہ دے بالکلیہ جھینکے سے کہ حالت گرسنگی مین کل تو بطبیعت کی طرف نضج مادہ ہوگی تو وہ تپین ضرور منجر بدق ہوجاتی ہین یا جن تپون مین سیرابی رہنا واجب ہے اور ندیا جاے اوس غرض سے کہ سیرابی کی برودت سے مادہ نہین خامی پیدا ہوتی ہے اور باوجود سیرابی کے ترک کی اظہار حرارت کا اور کسی وجہ سے بھی نکیا جاے اوسوقت قوی منجر مین ہوجاتی ہے ۔ جسوقت غذا دینی اور سیرابی پلانے کی غرض زیادہ ہو اور نضج مادہ اور خام نہ مادہ کا اسقدر ضرور نہو اوس مقام پر مقدم یہی ٹہرایا جائیگا کہ مریض کو غذا دی جائیگی یا نہین اور اوسوقت مقام

اب ہم آگے ذکر کرین گے اعراض حمیات کی دلائل کا بیان تمام دلائل حمیات کا ماخذ ہے کہ قبل عارض ہونے تپ کے سورتندرستی کیا ہوتی ہے اور مریض کی کیا کیفیت تہی اوسکے بعد جو احوال اور اعراض عین تپ مین موجود ہوتے ہین مثل درد سر و ضعف بدن و بیقراری و غیرہ کی اونکو دیکھنا چاہیے اور عرض بلدار فصل و مزاج اور نبض اور بول اور ستے اور براز اور رعاف انکا ذکر کرنا چاہیے اور دیکھنا چاہیے اور حال تپ کا لرزہ اور عرق کے برآمد ہونے مین کیسا ہے اور نوبت کیسی ہوتی ہے اور اشتہاے طعام کیسی ہے پیاس کی کیا کیفیت ہے موجود تنفس تو نہین ہے اور یا انہمہ اعراض مقارنہ مثل درد سر و بیچینی اور بذیان اور قلق اور اضطراب وغیرہ انکا بھی لحاظ کرنا چاہیے اسلیے کہ حمیات کیواسطے مختلف اعراض ہین جو مختلف احوال پر دلالت کرتے ہین بعض اعراض تو حمیات کے عظیم اور صغیر ہونے پر دلالت کرتے ہین جیسی کیفیت حرارت اور بقدر حرارت کی کہ بعض حرارت مین لذع شدید شروع تپ سے آخر تک برابر رہتی ہے ایک قسم کی حرارت تو ایسی ہوتی ہے کہ ابتدا مین لذع شدید پیدا ہوتی ہے پھر ضعیف ہوجاتی ہے اسلیے کہ مادہ متحلل ہوکر حرارت مین ترقی پیدا ہوتی ہے ایک قسم کی ایسی حرارت ہے کہ اوسمین بالکل لذع نہین ہوتی ہو ایک قسم مین تو سانہ حرارت کی رطوبت بھی محسوس ہوتی ہے اگر تپ بلغمی ہے اور ایک قسم مین یبوست پائی جاتی ہے ۔ بعض اعراض ایسے ہین کہ جو اجناس حمیات پر دلالت کرتے ہین جیسے وہ اعراض کہ غب سے مخصوص ہین مثلاً ابتداے نوبت مین تخمیر یعنے کالسنے سے جھاگ یا پھریری کا پیدا ہونا خواہ لذع کا ظاہر ہونا ۔ بعض اعراض خباثت حمیات پر دلالت کرتے ہین جیسے قلق اور بذیان اور سہر کا تپ کے ساتھ ظاہر ہونا ۔ کچھ اعراض نضج اور غیر نضج پر دلیل ہوتی ہین مثلاً احوال بول کے جو اوپر بیان ذکر کیے ہین ۔ کچھ اعراض ایسے ہین جو ان پر دلیل ہوتے ہین جنکو آگے ذکر کرین گے ۔ کچھ اعراض ایسے ہین جو سلامت یا ہلاکت مریض پر دلالت کرتے ہین ان سکو آخر مین اس فن کے بیان کرینگے ۔ سحنہ یعنے حال بدن کا فربہی و لاغری و رونق و بیرونقی و رنگ اسکے بھی بہت احکام ہین مثلاً جس شخص کی

رنگ سپیدی اور سنبری سے رصاصیت کی طرف متغیر ہو معلوم کرنا چاہیے کہ اخلاط مین برودت آگئی ہے اور حار غریزی یعنے روح اور خون کم ہوگیا ہے یا چہرہ پر تہیج یعنے بہر بہراپن اور انتفاخ پیدا ہو جیسے حمای تخمی مین ہوتا ہے یا جھٹ پٹ چہرہ لاغر ہو جائے اور ناک پتلی ہو جائے یہ بات یا شدت حرارت پر دلالت کریگی یا اینکہ اخلاط رقیق ہون اور جھٹ پٹ متحلل ہو جائین اور مسامات کھلے ہوئے ہون اور سپر دلیل ہو گئی ۔ حرکات بدنی یا نفسانی بھی بہت سے امور پر دلالت کرتے ہین اول کہ موافق عادت کے ہونا یا خلاف عادت ہونا خواہ حرکات کا بالکل ساقط ہو جانا ہر ایک سے کسی خاص حالت مرض پر حرکات بدنی دلیل ہوتی ہین جیسا ہم آگے ذکر کرینگے ۔ بعض اعراض حمیات کے ابتدین جنکا وقت زمانہ منتہی مین ہو جیسے ہذیان یا اختلاط ذہن بحیث اسکے کہ حرارت سے التہاب شدید سر مین بوقت منتہی پیدا ہوتا ہے ۔ بعض اعراض ایسے ہین کہ اونکا وقت زمانہ ابتدا مین ہوتا ہے جیسے پہریری یا سردی معلوم ہونی اور نیند گہری جو اول حمیات مین اکثر بحہت ضعف دماغ کے پیدا ہوتی ہے اور حرارت بطرف باطن کے جہان مادہ ٹھہرا ہوا ہے رجوع کرتی ہے اور بہت سے بخارات صعود کرتے ہین بوجہ اوس اضطراب کے جو بدن مین شروع ہوتا ہے اور زیادتی اشتعال حرارت کی اونکو فنا کرتی ہے اور کبھی اگر کسی کا دماغ فی نفسہ بارد ہوتا ہے تو اوسکی برودت زیادہ اس تپ کی حدوث پر معین ہوتی ہے اسیطرح جس خلط مین عفونت آنے والی ہے اور بعد اوسکے وہ گرم ہو جائیگی وہ خلط اگر بارد ہو تو پہریری اور سردی اور نیند کی حدوث مین معین ہوتی ہے ۔ جن چیزون سے حال تپ کا معلوم ہوتا ہے یا یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ یہ تپ کس قسم کی ہے وہ چیزین یہی ہین کہ تپ کیمالت کو نرمی اور تیزی مین خیال کرنا اور یہ دیکھنا کہ اس تپ کا وقوع اسباب خارجی سے ہی جو بالفعل پیدا ہوئی ہین یا اسباب سابقہ اس تپ کی علت ہین اوسی شرط پر جسکو ہمنے باب حمیات یومیہ مین ذکر کیا ہے اور یہی تپ کا لازم ہونا اور مفارق ہونا اور اوسکے فترات یعنے زمانہ خفت کی دیکھنا چاہیے اور لحاظ کرنا چاہیے کہ شروع مین تپ کی لرزہ سردی پہریری ہوتی ہے یا نہین اور کون چیز کسوقت ہوتی ہے پھر تپ کے اوترنے کیوقت دیکھنا چاہیے کہ بہت پسینا آکر اوترتی ہے یا تہوڑا یا بے پسینے کے اوتر جاتی ہے اور بدنپر سابق کا بھی لحاظ کرنا چاہیے یعنے قبل از تپ کے مریض سے کیا سوء تدبیر واقع ہوئی اور سن مریض کا کیا ہے اور سحنہ کیسا ہے اور فصل کونسی ہے اور پیشہ مریض کا کیا ہے اور نبض اور بول کی کیا حالت ہے ۔

بیان ناقص اور برد اور قشعریرہ اور تکسر کا

قشعریرہ یعنے پہریری ایک حالت ہے کہ اوسوقت بدن مین ایک اختلاف سردی مین پایا جاتا ہے اور جلد مین اور پسلی مین ایک چبھن سی پیدا ہوتی ہے اوس سے پہلے ہاتھ پانون ٹوٹنے لگتے ہین اور ناک سرگویا قشعریرہ سے ضعیف ہوتا ہے ۔ برد یعنے سردی اسطرح پر ہوتی ہے کہ تمام اعضا مین اور پسلیون کی پشت مین سردی صاف معلوم ہوتی ہے ۔ ناقض یعنے لرزہ وہ اسطرح پر ہوتا ہے کہ اعضا کی جنبش اور لرزے کو مریض روک نہین سکتا اور اوسوقت اکثر حرکات غیر ارادی واقع ہوتے ہین ۔ کبھی سردی قوی ہوتی ہے اور لرزہ قوی نہین ہوتا جیسے ملغمی تپون مین اور ربع مین ۔ لرزہ کی شدت کے اسباب سے ایک یہی ہے کہ فصل مین قوت دافعہ بہت ہو اور جتنا مادہ ناقض مین لدفع زیادہ ہوگی اوتنا لرزہ شدید ہوگا ۔ خون کی گرمی کثرت ناقض کو روک نہین سکتی اسلیے کہ بروقت لرزہ کے خون داخل بدن مین واسطے محافظت برد عضو رئیس کو چلا جاتا ہے اور اسی جہت سے رنگ بدن نکازرد ہو جاتا ہے ۔ **یہ بھی جاننا چاہیے** کہ جو خلط بارد سبب لرزہ کا ہو اگرچہ وہ قبل از وقت لرزہ کے بدن مین موجود ہوتا ہے مگر ایک مکان خاص مین ٹھہرا ہوا اور ساکن ہوتا ہے اور وہ عضو جو مکان اس خلط کا ہے چونکہ مدت سے خوگر اسکی سردی کا ہو رہا ہے کچھ اسکی سردی سے منافرت نہین ہوتا ہے اور اسکی برودت اوس عضو کو محسوس نہین ہوتی ہان جسوقت اس خلط بارد کو حرکت ہو اور اپنے مکان خاص کو چھوڑے خواہ حرکت قوی ہو یا ضعیف کسی سبب سے مثل حرارت

کے جو اخلاط کو متفرق کردیتی ہے یا اور کسیوجہ سے اوس وقت جو عضو اس خلط سے نہین ملا ہوا تھا اور نہ اسکی برودت کا خوگر تھا بجہت اختلاف مزاج کے اسکی برودت کا احساس کرکے متاذی ہوتا ہے اور اسی جہت سے لرزہ پیدا ہوتا ہے ۔ کلیات کو فن مین جہان اصول کلیہ علم طب کے بیان ہوئے ہین اس مسئلہ کی بخوبی توضیح ہو چکی ہے ۔ بیشتر بسبب بلغم زجاجی کے جو بدن مین پھیلا ہوا ہو لرزہ پیدا ہوتا ہے اور تپ نہین ہوتی ہے اور اکثر ایسے لرزہ کے دورے ہوتے ہین مگر اس لرزہ کی قوت اتنی نہین ہوتی ہے کہ بعد اسکے تپ آئے ۔ جو ماندگی اور کسل بدن مین بجانب قلب پیدا کرتا ہے جب وہ کثیر ہو جاتا ہے مگر متعفن نہین ہوتا ہو تو فقط لرزہ پیدا کرتا ہے اگر اوسمین عفونت نہ آئے تو اسیقدر اوسکی اذیت رہیگی کہ ناقض واقع ہوا کرے ۔ کبھی برد اور ناقض بجہت اندر چلے جانے حرارت کے واسطے ہضم غذا کو پیدا ہوتی ہین یا حرارت غریزی کم ہو اور غذا کھائی جاے اوسکے ہضم کے واسطے اجتماع حرارت کا اندرون جسم مین ضرور درکار ہوتا ہے تب بھی برد اور ناقض پیدا ہوتا ہے ۔ ناقض اور برد تپ سے بیشتر واقع ہوتا ہے اسلیے کہ پہلے خلط خام عضل پر گرتا ہے اور اوسکی برودت بتظر مزاج عضل کے سودی ہے اسلیے کہ عضل عضو لحمی ہے اور گرم مزاج ہے اور خلط خام یعنے بلغم بارد المزاج اور بارد بالفعل بھی ہے پھر جسوقت اس خلط مین عفونت شروع ہوتی ہے اور گرمی پیدا ہوتی ہے جتنی جتنی گرمی اسمین آتی جاتی ہے اوسیقدر برد اور ناقض کم ہوتا جاتا ہے ۔ کبھی لرزہ تپ کے بیشتر اس جہت سے آتا ہے کہ خلط صفراوی مین لذع شدید ہوتا ہے اور قوت دافعہ جو عضل مین ہے قوی ہوتی ہے جیسے آدمی بہت گرم پانی اپنے بدن پر ڈالے خصوصاً اگر پانی شور ہو اور خوب گرم ہو اوسوقت بھی لرزہ کی کیفیت پیدا ہوتی ہے ۔ کبھی جو خلط کم لذع رکھتی ہے اوسکی جہت سے بھی حار غریزی یعنے خون اور روح بطرف باطن کے گریز کرتا ہے اوسوقت استیلاے برد ہوتا ہے ایسے وقت مین لذع اور برد ساتھی ہوتا ہے برد تو تمام بدن مین محسوس ہوتا ہے اور لذع اندر کی جھلی مین پایا جاتا ہے ۔ کبھی اورام باطنیہ کو نضج کیواسطے جب حرارت متوجہ اندرون جسم کے ہوتی ہے لرزہ پیدا ہوتا ہے ۔ کبھی لرزہ اور پھریری لازم ہونگی تو صحت پر دلالت کرتی ہے اس نظر سے کہ مظنون ہوتا ہے مادہ تپ کا داخل عروق سے جدا ہو کر خارج عروق مین آیا ہے مگر یہ لرزہ اگر بانضج مادہ اور بوقت بحران واقع نہو اور اس لرزہ کے بعد تپ مین خفت ہوا وسوقت ذریافت کرنا چاہیے کہ انتشار مادہ کا خارج عروق مین اس جہت سے نہین ہوا ہے کہ قوت نے غالب آکر مادہ کو پریشان کیا ہے بلکہ یہ جاننا چاہیے کہ مادہ مین اسقدر کثرت ہوئی ہے کہ بطون عروق ممتلی ہو کر باہر نکل آتا ہے ایک قسم کا وہ لرزہ ہے جو موت پر دلالت کرتا ہے یعنے جو لرزہ بعد ضعف قوت اور سقوت حار غریزی کے و نیز بعد سقوط تنفس کے واقع ہو اوسکے بعد موت ضرور ہوتی ہے ۔ پھریری کیواسطے اسباب بہ نسبت ناقض کے کم درکار ہین ۔ تیجر اور دہشت کا ہیجان اور دوران سر اکثر ہونا ان حمیات مین دورے کی خبر دیتی ہین ۔ مشایخ کی تبین اکثر مدقوتیہ یعنے پوشیدہ ہوتی ہین ۔ کبھی تپ مین طول اس جہت سے ہوتا ہے کہ اندرونی اعضا مین کسی جگہ غلظ یا ورم موجود ہوتا ہے مناسب ہو کہ بیمار کو چت لٹائین اور دونون پانون اوسکے پھیلا دین اور ہاتھ سے دیکھین کہ ورم کس مقام پر ہے بعد اوسکے مناسب اوس عضو کے تدبیر کرین ۔ تپ کو مرض مین جب زبان سیاہ ہو جاے اور تپ خفیف ہو اوسکا نام حمای مدفونہ ہے ۔ کبھی تپ اور فالج دونون جمع ہو جاتے ہین اوسوقت پہلے علاج تپ کا کرنا چاہیے جو دوا دونون بیماریون کی مناسب ہو یہ ہے سکنجبین مین کاغذ ملا کر استعمال کرین اور چنے کا پانی روغن زیتون کے ساتھ اگر تپ متحمل اس دوا کی قوت کی ہو ۔ سر منڈانے سے تپ مین چونکہ تکثیف جلد ہوتی ہے بخارات سر مین پیچیدہ ہو کر پلٹ جاتی ہین اور تپ مین خشت ہوتی ہے **عام طور کا معالجہ حمای عفونت کا** ان تپون مین علاج کی غرض کبھی تو یہ ہوتی ہے کہ تپ جاتی رہے اوسوقت تبرید

اور ترطیب دوا و غذا سے کیجاتی ہے اور کبھی غرض علاج سے یہ ہوتی ہے کہ مادہ تپ کی اصلاح کیجاے خواہ اوسکا نضج کیا جاے یا استفراغ مادہ کیا جاے
اور نضج مادہ رقیق اور غلیظ دونون کا ہوتا ہے غلیظ کا نضج یہ ہے کہ اوسکو رقیق بقدر معتدل کرین اور رقیق کا نضج یہ ہے کہ اوسکو بقدر معتدل غلیظ
کرین مترجم کہتا ہے آخر مین اس فصل کے جو مباحثات اس مسئلہ مین آتے ہین ممن کبھی تپ کی خواہش ایسی تدبیر کی ہوتی ہے
اور غلط کی خواہش متوجہ نضج یا استفراغ یا تحلیل کو جس قسم کی ہوتی ہے ان دونون مین تناقض ہوتا ہے مثلاً تپ مستدعی تبرید کو ہوتی ہے اور نضج
غلط استعمال گرم دواؤن کا چاہتا ہے اسواسطے کہ اکثر دواے نضج یا مسہل گرم اور تر ہوتی ہے بلکہ سرد مزاج کی دوا مین نضج اور استفراغ کی قوت
کمتر ہے ایسے وقت مین رعایت اہم کی کرنی چاہیے یعنے جسکی مضرت زیادہ ہو پہلے اوسکی تدبیر کرین — کبھی تناقض مقتضاے اور مادہ مین اس
قسم کا ہوتا ہے کہ تپ کا مقتضا یہ ہوتا ہے کہ آب تر بزر خواہ آب کاسنی یا آب کدو یا آب خیارہ وغیرہ سے تبرید کیجاے اور یہ آب فواکہ بمقدار کثیر پلایا جاے
اور مادہ کے نضج مین کثرت استعمال سے خامی دافع ہوتی ہے اوسکا مقتضا یہ ہے کہ تھوڑی بے جائین لیکن اگر مادہ مین کمی موتو انکا
دینا چندان ممنوع نہین ہے پھر بھی مقتضاے ہوشیاری طبیب یہی ہے کہ آب فواکہ ایک ہفتہ تک ممنوع نہ دینا چاہیے اور آب جو پر اکتفا
کرنی چاہیے اتنی مدت مین حال مادہ کا بخوبی دریافت ہوجائیگا — جمیع فواکہ ممنوع کو مضر ہین مادہ مین غلیان پیدا کرتے ہین اور بعدہ مین فساد
پیدا کرکے خود بھی فاسد ہوکر متعفن ہوجاتے ہین — بیشتر حسب اتفاق ایسی بھی دوا پیدا ہوجاتی ہے کہ بارد المزاج بھی ہے اور نضج اور لطیف
اور استفراغ بھی کرتی ہے جیسے سکنجبین ساذہ — ضرور جاننا چاہیے کہ اکثر تپ مین اسقدر شدت و حدت ہوتی ہے کہ مہلت اصلاح مادہ کی
نہین ملتی بلکہ اوسوقت اعلی درجہ کی تبرید کرنی مناسب ہے خصوصاً اگر مریض مین اتنی قوت نہو کہ مقابلہ مرض کا کرسکے اور اذیت مرض پر
صبر کرسکے — اگر قوت اسقدر ہو کہ مقابلہ مرض اور صبر اذیت مرض پر ہوسکے پس قطع سبب کو مقدم کرنا چاہیے اس طرح پر کہ غلط کا نضج کیجاے
اور غذا ترک کیجاے اور تبرید اتنی نہو جو تحلل مادہ کو منع کرے — اگر قوت مین کمی ہو تو جو منافی قوت خواہ مستفط قوت کی ہو اوسکی تعدیل کرنی چاہیے
اور قوت کو از سر نو بذریعہ غذا کے پیدا کرنا چاہیے جب قوت کسیقدر آجاے اور اوسکا منافی دفع ہوجاے پھر از سر نو متوجہ اصلاح مادہ پر ہونا چاہیے
— ان تپون مین تبرید ایسی دواؤن سے کرنی چاہیے کہ خبیث قبض اور تکثیف ہو جیسے قرص کافور و زعفران و قرص طباشیر وغیرہ البتہ بعد نضج
اور استفراغ کے ایسے دواؤن کا استعمال ہوسکتا ہے — یہ بھی ضرور جاننا چاہیے کہ حمی عفونت کا علاج مخالف تپ ورق کے علاج کا ہے
اسلیے کہ ورق مین مادہ نہین ہوتا اوسکا علاج یہی ہے کہ نفس مرض کا علاج کیا جاے یعنے تبرید اور ترطیب سے فقط اوسکا علاج ہوتا ہے اور حمی
عفونت مین فقط علاج بقصد مرض نہین ہوتا بلکہ اوسمین قطع مادہ کی بھی تدبیر ضرور ہوتی ہے گو تدبیر قطع مادہ کی مناسب مرض کی ہو مثلاً مرض
حار مین ماجزاے حارہ منضجہ یا مستفرغہ دی جائین — غذا قوت کی دوست بھی ہے اور دشمن بھی ہے دوست تو اس وجہ سے ہے کہ قوت کو برابر
کرتی ہے اور دشمن اسوجہ سے ہے کہ قوت کی دشمن یعنے مادہ کی دوست ہے اسلیے کہ مستحیل بمادہ ہوکر مخالفت قوت کی کرتی ہے اس
سے معلوم ہوا کہ مادہ اور قوت دونون کی غذا معین ہی بین نظر غذا کے تدبیر کا ایک قاعدہ مقرر کرنا چاہیے ہم ایک باب جداگانہ
اوس قاعدہ کے بیان کیواسطے لکھتے ہین — یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ علاج کسی تپ کا بے اوسکی شناخت کے ممکن نہین جب تک
کہ تپ پہچانی نہ جاے تدبیر لطیف کرنی چاہیے اور اس باب مین کوشش کرنی چاہیے کہ مریض بوقت نوبت کے گرسنہ ہو اور بروز نوبت کسیطرح
مادہ کو چھیڑنا نہ چاہیے جہان تک ممکن ہو اور نہ علاج کرنا چاہیے اور سب باتون مین رعایت قوت مریض کی ضرور کرنی چاہیے پس اگر قوت قوی ہو
اور تپ صفوی ہو یا جو غلط غالب بدن مین ہو اوسکے ہمراہ خون ہے اس صورت مین فصد بہت ضرور ہے خصوصاً اگر اول مین سرخی ہو

اور غلیظ ہو اور زرد رنگ ہو ایسا نہو کہ بعد فصد کے غلبہ صفرا جو سے معلوم ہو یا صفرے مین حدت کا گمان ہو۔ بعد فصد کے لطیف اسہال کرانا چاہیے خصوصاً اگر فصد کی جہت سے خشکی پیدا ہوئی ہو اجزائے مسہل مثل آب جوا و تھوڑی سی شیرخشت یا آب جوا و سکنجبین تجویز کرنا چاہیے اگر اسقدر اجزا سے طبیعت نرم نہو تو شربت بنفشہ پڑہانا چاہیے اور مطلوب اس تدبیر سے تلئین طبیعت ہونا اسہال مادہ اور نہ سخت مسہل۔ مجکو نہایت پسند ہے کہ ایسے مقام پر حقنہ کا استعمال کیا جاے مگر حقنہ کی نرمی اور تیزی قوت مین مناسبت کا لحاظ رہے بعض حقنہ جو مشترک النفع اور سبک ہے اوسکے اجزا یہ ہین روغن بنفشہ آب برگ چقندر زردی بیضہ شکر مرغ بورہ ارمنی۔ ابتدا مین جب ان اجزا سے تلئین کیجاے پھر دوبارا ان دواؤنکی نسبت ضعیف تر دواؤنکی حاجت ہوگی اور ابتدا مین قوی دواؤن کی حاجت اسی وجہ سے ہوتی ہے کہ طبیعت مین احتباس ہوتا ہے بعد تلئین کے اوار کرانا چاہیے مثلاً سکنجبین کو تخم کرفس وغیرہ اور مدرات کو سادہ پانی مین جوش کر کے دینا چاہیے اوسکے بعد تعریق یعنے بیضہ نکالنے کی تدبیر کرنی چاہیے اور تقشیع مسام کی ایسی دواؤن سے جنکی حرارت قوی نہو کرنی چاہیے مثلاً روغن بالونہ کی مالش کیجاے اور سپید آب شیرین جو شیر گرم ہو ان چیزون سے غسل کرانا چاہیے۔ اگر تپ دیر تک رہتی ہو بہ مالش اور غسل ہرگز جائز نہین ہے پر اگر اول امر سے یہ معلوم ہو کہ غلط معدہ کیطرف مائل ہے مثلاً متلی ہوتی ہو اور سانس اوکھی بدبو آتی ہو تو کرانا چاہیے بشرطیکہ خلاف عادت نہو بلکہ محض سکنجبین سادہ آب گرم مین ملا کے قے کرانا چاہیے اور اگر میلان غلط کا طرف امعا کے ہو اور قراقر خواہ گرانی کا اوپر پانچ کی طرف معلوم ہو اسوقت ہرگز قے کرانا نچاہیے بلکہ اجزاے مسہلہ یا ملینہ جیسا مناسب ہو استعمال کرانا چاہیے۔ ابتدا مین تپ کی مریض کو سونے نہ دینا چاہیے خصوصاً اگر تپ کو سانہ پہریہ یا سردی یا لرزہ ہوتا ہو اسلیے کہ سونے سے سردی اور لرزی مین طول ہوتا ہے کہ نیند اعانت کرتی ہے مواد کو متوجہ ہونیکی طرف احشا کی اور نضج اخلاط کو منع کرتی اور بروقت انخلاط کے نیند بہت نفع کرتی ہے اور بیشتر زمانہ منتہی مین بھی نیند مضر نہین ہوتی ہو آب سرد پینے سے مریض کو ممانعت نہ کرنی چاہیے مگر اینکہ خلط مین خامی اور غلاظت ہو اوسوقت استعمال آب سرد کا نضج کو منع کرتا ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ فصد کے بعد اگر بیقدر نفع معلوم ہو اور پہر بطرحکی بتدبیری آب سرد وغیرہ پلانے سے ہو جاے پہر شفا نہین ہوتی۔ غلط صفراوی کا نضج یہ ہے کہ اندکے اوسمین غلاظت پیدا ہو جاے فقط سرد پانی اس بات کیواسطے کافی ہوتا ہے لیکن سرد پانی کے استعمال کی شرط یہ ہے کہ معدہ اور جگر مین ضعف اور برودت نہو اور اعضاے باطنی مین ورم نہو یا انمین اعضا مین درد نہو اور بدنمین مریض کی خون کی قلت نہو اور حرارت غریزی اسقدر ضعیف نہو کہ بعد پینے آب سرد کے ضعف پیدا ہو خواہ مریض خوگر فتہ یا عادی آب سرد کی نہ ہو جیسے گرم ملکون کے رہنے والے اور یہ لوگ آب سرد پینے سے فوراً تشنج مین مبتلا ہوتے ہین اور جو لوگ لاغر اور نقیہ ہین اونکا حال بھی انمین گرم ملکون کے رہنے والونکا سا ہے۔ لیکن اگر مادہ گرم ہے یا غلیظ ہے تو نضج پا چکا ہے اور بدن توانا ہے اور حرارت غریزی کثرت سے ہے اور قوت قوی ہے اور اعضاے اندرونی ورم سے اور آفات سے صحیح وسالم ہین اور مزاج اصلی ان اعضا کا سرد نہین ہے اور نہ مزاج غیر معتاد سرد کا ہو بلکہ آب سرد پینے کا خوگر ہے ایسے اوقات مین آب سرد سے بہتر کوئی چیز نہین اسلیے کہ تنہا آب سرد کا استعمال مادہ کو اکثر بذریعہ روانی شکم یا قے یا بول یا پسینہ کے دفع کر دیتا ہے یا آب سرد کے پینے سے ایسے وقت مین ان سب طریقون سے مادہ نکل جاتا ہے اور فی الفور صحت حاصل ہوتی ہے۔ بیشتر طبیب بہ نظر مصلحت وقت کے مریض کو اسقدر زیادہ سرد پانی پلاتا ہے کہ اوسکا رنگ سبز ہو جاتا ہے اور اوسکے جوڑ بند ہلنے لگتے ہین اگرچہ وزن مین من خواہ نصف من تک کی نوبت پہونچے اکثر ایسا ہی ہوتا ہے کہ فقط ایسی تدبیر سے صفراوی تپ بلغمی ہو جاتی ہے اور اگر طبیعت قوی ہوئی اور مادہ کو بطرف عرق اور بول اور اسہال کے دفع کیا تو صحت

اور عافیت حاصل ہوتی ہے ۔ اگر بعض اعضاے اندرونی مین ورم ہو مع ذالک حرارت اور پیاس کی بہی مغرت کا اسقدر خوف ہو کہ اتش کا منجر بدق ہونا بہ گمان قوی مظنون ہو جاے اوسوقت ورم کا خوف نہ کرنا چاہیے اور آب سرد پلانا چاہیے اسلیے کہ ورم کا زیادہ ہونا یا خام رہجانا بہ نسبت دق کے آسان ہے ایسے مقام پر آب سرد بہ نسبت سکنجبین کے زیادہ مفید ہے اسلیے کہ تشنگی مین تسکین دیتی ہے بلکہ پیاس بجہا دیتی ہے اور دست لانا بہی ہے اور مثل سرد پانی کے ورم کو اذیت نہین پہونچاتی ہے مگر یاہ کا جمع کرنا اور تکثیف کرنے کی طاقت سکنجبین مین نہین ہے اسطرح جلاب جسمین پانی زیادہ ملانا موہی مفید ہے ۔ جس مقام پر آب سرد کا پلانا جائز نہو اور پہر پلایا جاے وہان خوف اس بات کا ہوتا ہے کہ مسامات بند ہو جاہین گے اور اسوجہ سے ایک سدہ دوسرا پیدا کریگا بیشتر یہ تپ باسیدہ بہ نسبت پہلی تپ اور پہلے سدہ کے شدید نہ ہوگا ہے ۔ آب سرد کا یہ قاعدہ ہے کہ جب ضعیف عضو سے ملتا ہے اوسکے فعل کو فاسد کر دیتا ہے اور دشواری نفث اور تاریکی اور دشواری سانس لینے کی آب سرد کے پینے سے پیدا ہوتی ہے اور عشہ تشنج ضعف شنائر کردہ ضعف قولون بہی آب سرد کے استعمال سے پیدا ہوتا ہے ۔ جس شخص کو حالت صحت مین آب سرد ضرر کرتا ہو حالت بیماری مین بہت ضرور ہے کہ اوسکو آب سرد کے استعمال سے منع کرین بلکہ اگر آثار رقوت کے بدن مین ظاہر ہون اور پسلی ہوئی ہو اور مزاج گرم خشک ہو اور استفراغ مادہ کا ہو چکا ہو اوسوقت آب سرد کے استعمال کی اجازت اسقدر دینی چاہیے کہ گویا مریض اوسمین بہیگ جاے ۔ زمانہ انحطاط مین اور بروقت ظہور علامات نضج کے اور بعد استفراغ اخلاط کے بخوف استعمال حمام کا کرنا چاہیے اور شراب رقیق جسمین بہت سا پانی ملا ہو پلانی چاہیے اور مالش بدن مین ایسے تیل کی چاہیے کہ محلل ہو ۔ جسوقت استعمال قواعد مذکورہ بالا کا ابتدے عروض تپ مین ہو چکی اوسکے بعد نضج مادہ کیطرف استعمال ضرور ہے اور بعد نضج کے اوس قسم کا استفراغ نہ کرنا چاہیے جس سے مادہ مین کمی اور خشکی پیدا ہوتی ہو اور اوسکا بیان اوپر ہو چکا بلکہ استفراغ اس طرح کرنا چاہیے کہ سبب مرض کا منقطع ہو جاے اور بالنضج کسی مادہ کا استفراغ کرنا جائز نہین ہے خواہ گرم مزاج ہو یا سرد ہو اسلیے کہ اکثر بے نضج کے جب استفراغ کیا جاتا ہے تو یہ خلط آلودہ فراغ کے نہین ہوتی وہ بہی نکالی جاتی ہے اور اکثر خلط ناقص کے ہمراہ خلط صالح بہی کہچ جاتی ہے اگر استفراغ بالنضج واقع ہو ۔ جس شخص کا یہ مذہب ہے کہ نضج خلط سے غرض یہی ہے کہ خلط غلیظ رقیق ہو جاے اور جو خلط خود رقیق ہو اوسکے رقیق کرنے کی ضرورت نہین ہے تو اوسکا نضج بہی نہ کرنا چاہیے ایسے شخص کے کلام کو بگوش دل نہ سننا چاہیے اسلیے کہ نضج کے فقط یہی معنی نہین ہین جو وہ بیان کرتا ہے بلکہ غرض نضج دیگر ہے یعنی مادہ کے قوام کو معتدل کرنا ہے تاکہ وہ آمادہ دفع پر بسہولت ہو جاے جو شے پتلی اور رقیق زیادہ ہو اور یا غلیظ غلیظ ہو یا لزوجت دار چسپندہ ہو یہ تینون ہرگز مایل لدفع نہین ہین بلکہ رقیق مین کسیقدر غلظ آنے کے بعد اور غلیظ مین اندک رقت قوام ہو کر اور لزوجت دار مین کسیقدر بہر بخر ابین آکر قابلیت سہولت دفع کی ہوتی ہے ۔ اگر یہ شخص جو منکر انضاج رقیق ہے متقدمین اطبا کے مقالات جو بہ نسبت وجوب انضاج رقیق ہین نہ بہی سنتا اور فقط کیفیت اون اخلاط کی جو کھنکہار اور تھوک خواہ براہ بینی دفع ہوتے ہین بنظر سرسری دیکہتا تو اوسے ضرور معلوم ہوتا کہ رقیق شے ہے کیسقدر غلیظ ہوے اور غلیظ بدون کسیقدر رقیق ہونے کے کس دشواری سے دفع ہوتی ہے معائنہ اس کیفیت کا اوسکو ہدایت کرتا اور ایسی گمراہی مین نہ پڑتا ۔ پہر یہ منکر بیش خود یہ نہین سوچتا ہے کہ ابتدا رحمیات مین بول مین رسوب کیون نہین ہوتے اور آخر مین جب طبیعت از خود نضج اخلاط کر دیتی ہے رسوب پیدا ہوتا ہے اور کیا اسکے نزدیک رسوب محمود جو بعد نضج پیدا ہوتا ہے مرض کا مادہ نہین ہے اور اوسکے دفع سے خفت مرض مین نہین ہوتی پہر اگر رسوب محمود کو مادہ نضج یافتہ قرار دیتا ہے تو ہم پوچہتے ہین کہ قبل از نضج طبیعت اسے کیون دفع نہین کرتی اور اوائل مرض مین اسکا اخراج اگر سہل تہا پہر طبیعت جو مدبر بدن ہے کیون عاجز ہوتی ہے اور اگر نضج سے فقط یہی مطلب ہے کہ خلط مین رقت پائی جاتی تو اوکی حمیات دموی

خواہ صفراویہ مین ضرور ہے کہ رسوب محمود قبول مین ہو۔ پہر جب طبیعت کا یہ حال ہے کہ بدون ایسے وقت کے کہ مادہ مین نضج آجائے اور رفع سہل القبول ہو اخراج مادہ نہین کرتی اسلیے صناعت طب کو جو خادم طبیعت ہے اور ایضاً طبیب کو بھی اقتدا اور پیروی طبیعت کی درکار ہے لیذا ضرور ہے کہ طبیب یہ اعتقاد کرے کہ استفراغ کسی خلط کا قبل از نضج کے اور قبل از انکہ قادرہ سے آثار نضج کے ظاہر ہون ممنوع ہے خواہ قے ہو خواہ دستوار اور کبھی اگر بباہ ضرورت خواہ سہواً تحریک مادہ بے نضج کے کرینگا تو استفراغ تام نہوگا یا ہوگا تو مادہ فاسدہ کے ہمراہ خلط صالح بھی نکل جائیگی پس شخص کو تو یہی مناسب تہا کہ پہلے جس فن مین بنسبت بانیان فن مثل بقراط اور جالینوس کے کرے اونکے اقوال کو بہ نسبت وجوب انضاج خلط کے بنظر غور اور تامل کے دیکہتا اور خوب تامل اور خوض اونکے حسن اور قبح مین کرکے بعد ازان اونکے اقوال کی مخالفت کرتا اور اپنی تجویز پر دلائل خواہ تجربات پیش کرتا اگر بعد غور اور تامل کے اس مخالفت مین راہ صواب پر ہوتا تو ہم اوسے معذور جانتے اور قدما کی مخالفت کی تشنیع علاوہ تشنیع اغتبار امر باطل کے نکرتے اسے پہلے تو مناسب یہی ہے کہ بخوبی کلام قدما مین بغور نظر کرے مگر مجہے گمان ہے کہ اس شخص نے چند تجربات کیے ہین کہ بدون نضج کے اخراج مواد کیا اور تدبیر مفید ہوئی ہے پس اسی وجہ سے یہ معتقد اس مسئلہ کا ہوگیا کہ رقیق کو انضاج کی ضرورت نہین حالانکہ ایسے تجربات جو خلاف قوانین عقلیہ ہون اونکا کیا اعتبار ہے کبھی اتفاقیہ چل جاتی ہین اور مفید ہوتے ہین اور کبھی ایک بھی نہین چلتا بلکہ اعتقاد صحیح اور واجب الاذعان وہی ہے جو ہمنے اوپر لکہا کہ رقیق اور غلیظ اور زیج ہر ایک کا تعدیل قوام نضج سے ہوتا ہے۔ اگر مادہ مین ایسی کثرت ہو کہ خود بخود متحرک ہو کہ ایک عضو سے دوسرے عضو کیطرف منتقل ہوتا نظر آئے اور گمان قریب بہ یقین اس بات کا ہو کہ مہلت نضج کی نہین دیتا یا یہ گمان ہو کہ اگر تقبیہ مین دیر ہوئی تو یہ مادہ اورام سرسامی وغیرہ پیدا کریگا یا اگر دیر نہین بانی رہا تو قبل ازانکہ اس مادہ مین نضج آئے ہلاکت مریض کی ہوجائیگی اسلیے کہ زمانہ اسکے نضج کا بوجہ زیادتی رقت کے طولانی ہے بہ نسبت زمانہ انضاج ایسے خلط کے جو بنسبت اس خلط کے رقیق کم ہو اور معتدل ہو پس دون نضج کے اسکا استفراغ بلا نضج مین کم ہے بنسبت اسکے کہ یہ مادہ کسی عضو رئیس کیطرف گرے اور طبیعت کا آمادہ اسکے اخراج پر ہونا یہی ایک عمدہ موقع ہے کہ اگر تہوڑی اعانت طبیعت کی تدبیر استفراغ مین کیجائیگی مناسب طبیعت ہوگی اور ضرور اسکا استفراغ کر دینا چاہیے۔ فصد کا استفراغ ایسا نہین ہے کہ اوسمین انتظار نضج کا کیا جاوے جیسا مسہل مین کیا جاتا ہے انتظار نضج کا سوائے خون کے اور اخلاط مین کیا جاتا ہے۔ اگر ابتدای مرض مین فصد نہو تو پہر انتہای مرض مین ہرگز نہ کرنی چاہیے اسواسطے کہ انتہای مرض مین فصد سے کیا واسطے بلکہ اکثر چونکہ فصد ضعف قوت مین بہت پیدا کرتی ہے مریض ہلاک ہوجاتا ہے اگر انتہای مرض مین فصد ہو۔ اسیطرح انتظار نضج کا جائز نہین ہے اگر خوف غلبہ خلط کا ہو اور قاعدہ احتیاط مقتضی استفراغ کا ہو۔ اگر یارہ مین نضج نہو تو ابتدای مرض مین اوسکی تحریک یا استفراغ جائز ہے مگر انتہای مرض مین جبتک غلبہ طبیعت کا ثابت نہو اور نضج تام نہو کسیطرح حکمی تحریک نہ کرنی چاہیے پہر اگر طبیعت بذات خود تحریک نکرے طبیب کو چاہیے کہ مناسب طبیعت کی حرکت مین لاوے اور اگر طبیعت متحرک ہو چکی ہے اوسے بحال خود چہوڑ دینا چاہیے اور اسی کا نام بقراط نے بایج رکہا ہے جس مقام پر اوسنے کہا ہے (مناسب ہے کہ استعمال دوای مسہل کا بعد نضج مادہ کے کرین مگر کسی مرض مین نہین لائق ہے استعمال دوای مسہل کا مگر اینکہ مادہ مرض مہیا ہو یعنے بکثرت ہیجان مین ہو اور شاید کہ اکثر تو ایسا ہوتا ہے کہ مرض مہیا نہین ہوتا۔ مثال اس استفراغ ضروری کی جو خلاف وقت مناسب مین تجویز کیا گیا ہے مثل اوس تغذیہ ضروری کی ہے جو خلاف وقت تجویز کیا جاتا ہے اور جس طرحسے یہ استفراغ ضرر مادہ سے محفوظ رکہتا ہے مین نسبت وہ تغذیہ ضروری سقوط قوت کو منع کرتا ہے۔ پہر جب استعمال کسی قسم استفراغ کا ہو تو مین رعایت اسباب کی ضرور ہے کہ یا تو جب تپ اوتر جائے اور سوفت خواہ سکون کے وقت خواہ جو وقت نہایت ٹہنڈا ہوا ہو سوفت استفراغ کیا جاوے مگر مسہل

ہر روز نوبت نہ تجویز کرنا چاہیے اور نہ فصد لینی چاہیے اور جس طرح خواہش طبیعت کی استفراغ مادہ کا چاہتی ہو اوسکے خلاف جہت مین استفراغ مادہ کا نہ کرانا چاہیے اور کسی قسم کا استفراغ کہ جس سے اخلاط مین ثوران پیدا ہو ہر روز نوبت نہ کرنا چاہیے خلاصہ یہ ہے کہ ہر روز نوبت اور دورہ کے جہانتک ممکن ہو تدبیر غلیظ نکرنی چاہیے یہان تک کہ آش جو مین شکر تک بھی نہ ڈالین اور نہ جلاب یا گلقند اوسدن کہلانا چاہیے ایسا نہو کہ دورہ مین شدت ہو جاے بحیث تنگ ہو جانے مسامات کو کہ یہ نہایت پر خطر ہے بلکہ طبیعت کی اعانت کرنی چاہیے غذاے لطیف سے اگرچہ ضعف مین افراط ہو اوسوقت آش جو مین شکر ڈالکر دینے کا مضایقہ نہین اس لیے کہ طبیب طبیعت کا معین ہے طبیعت سے نزاع کرنا طبیب کا کام نہین ہے **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ اکثر ایسے مسہل کی ضرورت ہوتی ہے جو قوی بھی ہو اور ضعیف بھی ہو قوی تو اس نظر سے ہو کہ خلط غلیظ بالزوجت بقوت دفع کر دے اور ضعیف اتنا ہو کہ ایک یا دو دستونمین کفایت ہو جاے زیادہ اسہال نہو۔ مادہ کثیرہ کا ایکبارگی استفراغ نہ کرنا چاہیے تاکہ سقوط قوت۔ پیدا ہو فصد کی نسبت ہماری راے یہ ہے جہانتک ممکن ہو ٹالنا چاہیے پر اگر چارہ نہو تو یکبارگی خون کثیر نکالنا بہتر نہین ہے بلکہ اوسیقدر خون چند مرتبہ فصد لے لیکر نکالنا چاہیے۔ بہت خون نکالنے سے ارواح اور اخلاط صالحہ بھی نکلجاتے ہین جنکے نکلنے کی حاجت نہین اور بافیماندہ خون مین سازوسامان ایسا باقی نہین رہتا کہ آیندہ طبیعت بحد استفراغ کر سکے اوسمین بکار آمد ہو باوجودیکہ اکثر اسکی حاجت پڑتی ہے اور قوت آنے والی بحرانون کی تحمل و برداشت مین ضعیف ہو جاتی ہے۔ زور سراور تب جب سانہی مجمع ہون پہلے علاج تپ کا کرنا چاہیے۔ **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ اکثر بالوجہ درد سر کے کم ہو کر تپ پھر زیادہ ہو جاتی ہے اوسواسطے ایسی تدبیر ضرور کرنی چاہیے کہ درد سر مین تسکین ہو جاے۔ دودھ پیتے ہوے لڑکے کو اگر تپ آئے تو اوسکی مان کے دودھ کی اصلاح الیسی دوا نوشی کرنی چاہیے کہ دودھ کے اثر سے لڑکے کا مرض جاتا رہے اگر قارورہ یرقانی تپ مین ورم جگر پر دلالت کرے اوسوقت مین علاج یہ ہے کہ آش جو اور سکنجبین پلاتین جب تپ مین سکون ہو اوسوقت علاج ورم جگر کا کرنا چاہیے۔ اگر تپ کو سانہ قولنج ہو جبتک تفتیح سدہ نہو اور راہ صاف نہو جاے آش جو نہ دینا چاہیے بلکہ شوربا مرغ بشرط ضرورت دینا جایز ہے اور قطعہ نرم مسہین چکنی زیادہ ہو استعمال کرنا چاہیے بعد تفتیح کے آش جو اور التماس کا استعمال ہو سکتا ہے اور کبھی تھوڑی سی سقمونیا بھی ڈالدیجاتی ہے اور کبھی جلاب مین تفتیح کو گلاب مین پکا کر فقط سقمونیا ملاکر بھی استعمال کراتے ہین اور کبھی تھوڑی سی ایلوی ملانے کی بھی احتیاج ہوتی ہے اگر زیادہ غلیظ مادہ ہو تو بہتر یہ ہے کہ ایلوے کو آب کاسنی خواہ آب افسنتین مین جوشاندہ کاسنی کے ہے دھو کر خشک کرین بعد اوسکے گولی بانده لین۔ ہلیلہ زرد کا استعمال بھی ایک قوم نے جایز جانا ہے مگر جب تک ممکن ہو اوسکے استعمال سے احتراز کرنا چاہیے اسلیے کہ بعد اسہال کے وہ مسامات مین تنگی اور قبض پیدا کرتا ہے اور احشا مین اوجہ مین خشونت پیدا کرتا ہے اگر بے استعمال ہلیلہ زرد کے چارہ نہو تو بعد تفتیح کے مضایقہ نہین۔ آب آنارین مین نفع زیادہ ہے خصوصاً اگر مع پوست اندرونی کے نچوڑین یا اون اوقات مین استعمال کرین کہ پوست مزاج پر غالب ہو اور صفرے کی زیادتی ہو اور ترطیب بدن کی حاجت ہو۔ جس مسہل مین بنفشہ اور سقمونیا شریک ہو چاہیے کہ بنفشہ کا وزن ایک مثقال ہو اور سقمونیا بوزن ایک قیراط کے ہو یعنے سقمونیا کے وزن کو بنفشہ کے وزن سے $\frac{1}{24}$ کی نسبت ہو۔ کبھی مسہل مین تھوڑا پودینہ بھی داخل کر دیتے ہین تاکہ قوت نافذہ اوسکے مسہلہ کے بڑہ جاے اور معدہ کی تقویت ہو اور سقمونیا اور بنفشہ کی اصلاح ہو جاے۔ کبھی الیہی دوائین جنسے تبرید اور تجفیف حرارت کا مطلوب ہوتا ہے اونمین سقمونیا داخل کرتے ہین جیسے یہ گولی حسکا یہ نسخہ ہے۔ ہنبا۔ طباشیر کبود۔ گلنج۔ ہر ایک نصف درم کافور دو جو سقمونیا نصف دانگ یا ایک دانگ اسکی گولی بنا کے دیتے ہین دو سرا

نسخہ ۔ شیر خشت دو درم ترنجبین ۵ درم عصارہ سیب شامی عصارہ بہی ہموزن آب کشنیز تازہ ایک سدس تینوں پانی بکجا کرکے شیر خشت اور ترنجبین کو اسمین بھگو کر ایسا گاڑھا قوام بناتے ہین کہ قریب جم جانے کے پھونچی بعد اوسکے کافور دیڑھ دانگ سقمونیا ایکدم پیسکر اور اوس قوام کو آگ پر سے اوتار کر چھوڑ دیتے ہین اور مکان محفوظ مین رکھتے ہین تاکہ بوجہ بخار کے متحلل ہوجاوے اور اتنی دیر تک رہنے دیتے ہین کہ خود بخود یہ دوا بستہ ہوجاوے مقدار شربت دو درم سے دو مثقال درم تک ۔ یہ بہی ہوسکتا ہے کہ شیر خشت اور ترنجبین اور شکر طبرزدی سے مثل ریوڑی کے بنائین اور اوسمین سقمونیا اور کافور اتنا ڈالین کہ اگر پوری مقدار شربت تینون دواؤن مذکورہ بالا کا استعمال کیجاوے تو کافور سے ہوزن دو جو اور سقمونیا سے ہوزن ایکدانگ کے مسہل ہو **مترجم کہتا ہی** مثلاً اگر ترنجبین تین مثقال اور شیر خشت بہی تین مثقال ہو اور شکر طبرزدی بہی اتنی ہی یعنے تینہی تین مثقال ہو تو سوقت کافور ہوزن دو جو ہو اور سقمونیا ہوزن ایکدانگ ملانا چاہیے اسی نسبت سے کمی اور بیشی کا اختیار ہے بعض خراج اس فقرہ کا مطلب ایسا سمجھے ہین کہ اگر مجموع تینون اجزا بقدر ایک مثقال کے ہون اوسمین کافور اور سقمونیا ہوزن دو جو یا ایک دانگ ہونا چاہیے مترجم کی رای یہ ہے کہ چونکہ اوپر شیخ نے مقدار سقمونیا اور کافور کو نہیں ذکر کیا ہے وہی نسبت اگر اس جگہ پر بہی ملحوظ رہے تو بہتر ہے **متن** یہ دوای مرکب جو بشکل ریوڑی کے بنائی جاوے نہایت مرغوب الطبع اور طبیعت پر کریہ نہوگی ۔ جس شخص کو فصل گرما مین تپ سر دماوہ سے عارض ہوخشخاش خواہ اور ایسی جگہ جو کتان کی خشک پردون وغیرہ کی زرعیہ سے سرمورہی ہو اوسمین بیٹھنا جائز نہین ہے خصوصاً جسوقت عرق نکلتا ہو تاکہ بوجہ برودت فسخانے وغیرہ کے مادہ تحلیل سے باز رہکر اندر ہی پڑے اور طبیعت پر زیادہ دشواری لاوے ۔ قرص بنا کر استعمال دوا کا ابتدا مین ان تپونکو موافق نہین ہے البتہ بعد نضج اور استفراغ کے قرص کا استعمال ہوسکتا ہے بہت موافق اور مفید قرص اوس شخص کے واسطے ہے جسکی تپ معدہ مین پہلی ہو ایسا معلوم ہو کہ حمی دقی ہے جس شخص کی کوئی عادت پڑگئی ہو جب اوسے ترک کرتا ہے تو اوسکو کبھی کبھی تپ کا شبہہ ہوتا ہے مگر یہ کمزوری یا تپ اتنی مضر نہین ہے جتنی تپ مضر ہوتی ہے اسلیے کہ سبب اسکا فقط ترک عادت اپنی تدبیرات ضروریہ مین ہوتا ہے اور فقط بر طبق عادت کے تدبیر کرنا علاج اوس کا ہوسکتا ہے **محمومین کے غذا دینے کا بیان** مناسب ترغذا محمومین کی وہی چیز ہے جو تر ہو خصوصاً اوس شخص مزاج مین رطوبت ہو جیسے لڑکے یا کم مشقت لوگ خواہ عورتین کہ ان لوگونکو غذا ہی تر دو وجہ سے مناسب ہے اول تو مشابہ مزاج اصلی اصلی کے ہے دوسرے یہ کہ ضد ہے مرض کی کیونکہ تپ مرض یابس ہے ۔ جسوقت تپ شروع ہو اور طبیعت مین بیوست ہو ہرگز غذا نہ دینی چاہیے تا اینکہ خوب کھلکر بفضلہ دفع نہوجاوے ۔ **یہ بہی جاننا ضرور ہے** کہ جو لوگ مبتلا بتپ ہون اونکا وقت نوبت خواہ وقت شدت مرض ایسے وقت ہونا چاہیے کہ شکم خالی ہو اور معدہ مین غذا بالکل نہو اسلیے کہ اگر بروقت نوبت خواہ بروقت شدت معدہ مین غذا ہوگی طبیعت متوجہ بہضم غذا ہوکر نضج مادہ اور دفع مواد سے باز رہیگی اور مرض مستحکم ہوجائیگا ہوشیار ہونا ضرور ہے کہ تا زمانہ انحطاط خواہ بعد زمانہ انحطاط غذا نہ دیجاوے اور اگر بحسب اتفاق ایسا ہوجاوے کہ زمانہ انحطاط نوبت کا اور وقت غذا کا معمولی ایک ہی ہو اس سے بہتر کوئی بات نہین ہے ۔ **یہ بہی جاننا چاہیے** کہ تغذیہ اور تدبیر نہایت لطیف ہوتی ہے اور نہایت غلیظ ہوتی ہے اور بین بین بہی ہوتی ہے اس طرح پر کہ بعض تدبیر مائل بطرف لطافت کے زیادہ ہوتی ہے اور کوئی تدبیر بطرف غلاظت کے زیادہ مائل ہوتی ہے نہایت درجہ کی لطافت تدبیر مین یہ ہے کہ غذا بالکل نہ دیجاوے اور نہایت درجہ کی تدبیر غلیظ یہ ہے کہ غذا مثل حالت صحت کے تجویز کیجاوے وہ تدبیر متوسط جو مائل بجانب لطافت ہو یہ ہے کہ فقط آب انار کملا مین خواہ جلاب یعنی تھوڑی شکر کو گلاب

پکا کر یعنی غذا کے کہلائین کہ اس سے جو خون پیدا ہوگا نہایت لطیف ہوگا اور اسکے بعد آب جو رقیق بعد اسکے آب جو گاڑھا اور ترکاری جنکے مزاج سرد تر ہون جیسے تمہو خواہ پالک یا چولائی وغیرہ اور بعد انکے آش جو جسے صاف تکرین اور یہ غذا پوری درجہ اوسط مین ہے کسی جانب مائل نہین ہے — جو متوسط غذا کہ مائل بجانب غلاظت ہو جیسے مرغیان اور پائے بکری اور بھیڑ کے اور اس سے زیادہ لطیف کبک اور چوزہ ہای مرغ اور اس سے بھی لطیف تیہو اور مچھلی اور اس سے زیادہ لطافت بازو مرغ کے چوزون کی اور بازو تیہو کی رکھتے ہین اور بیضہ نیم برشت جسکا قوام رقیق ہو اور بہت چھوٹی چھوٹی مچھلیان اور اس سے زیادہ لطیف وہی آش جو جو کا ہوا اور اس سے زیادہ لطیف سمیدہ کی روٹی جو کسی سرد پانی مین کہ میٹھا ہو گھل جای — غذای غلیظ ہم اوسی غذا کو کہتے ہین جو قوی ہو اور جو خون اوس سے پیدا ہو غلیظ اور متین ہو — آش جو سے بہتر کوئی غذا محمود نہین کیونکہ اسطے نہین ہے اسلیے کہ اوسمین بارہ صفات جمع ہین غلیظ القوام ہے اور ملاست دار ہے اسکا مجاری مین پھنس نہین جاتا اور جلا دیتا ہے اور تلیین پیدا کرتا ہے اور غذای نرم ہے — اور تپ کی حرارت کے مخالف ہے کہ سر مزاج ہے تشنگی کو فرو کرتا ہے سریع النفوذ ہے کہ بہت جلد ہضم ہو جاتا ہے حبس راہ سے گذرتا ہے اور اسمین لپٹ نہین جاتا اور نہ مری مین جمتا ہے اور بشیر طعم کی جلا کرتا ہے اور اچھی طرح پکا یا جای تو شکم نہین پیدا کرتا ہے — قدیم زمانہ مین اطبار کو جب ضرورت تلطیف غذا کی اسقدر ہوتی تھی کہ وہ تلطیف آش جو سے حاصل نہین ہو سکتی اور آب جو سے وہ لطافت پیدا ہوتی ہے وہ لوگ مار العسل جسمین پانی زیادہ ہو تجویز کرتی تھی اسلیے کہ غذائیت مار العسل مین بہت کم ہے اور پانی کا نفوذ اس ترکیب سے معدہ وغیرہ مین بہت اچھی طرح ہوتا ہی اور اسیوجہ سے ترطیب بھی خوب کرتا ہے اور جلا اور تفتیح اور ادویہ آمیز عسل کی بخوبی ہے اور شہد کی حرارت پانی کی شرکت سے جاتی رہے اور چونکہ جزو بدن ہوتا ہے کسی نہ کسی قدر قوت بھی پیدا کرتا ہے اگرچہ قلیل کیون نہ کہ قوت غذائیت مین مار العسل کو بعد سکنجبین عسلی کا مرتبہ ہے کہ وہ زیادہ غلیظ اور تقطیع اخلاط لزجہ مین قوی تر ہے اور جلا بھی زیادہ کرتی ہے اور بہ نسبت مار العسل کی اوسمین گرمی اور حرارت کا بھی کم ہے — اب اس زمانہ مین بجای شہد کے گنے کا رس جسکی شکر بنتی ہو بلکہ شکر خواہ اگر قند یا مصری ملے تو شہد سے افضل ہے اگرچہ بہ نسبت شہد کے اسمین جلا کم ہے — اسیطرح سکنجبین جو شکر سے بنائی جای وہ بھی سکنجبین عسلی سے افضل ہے — لیکن فقط سکنجبین پر غذا مین اقتصار کرنے سے اکثر سوج امعا لینے خراش روده مین پیدا ہوتا ہے اور امراض حادہ مین سوج کا نہایت خوف ہوتا ہے — ہم ایک قول جدا گانہ مار العسل اور سکنجبین کے بنانے اور استعمال کی قواعد مین لکھتے ہین — تلطیف تدبیر کو طبیعت مادہ مرض مقتضی ہی اسلیے کہ پیدائش مادہ کی جسقدر غذا کم ہو کم ہوگی اوسیقدر طبیعت انضاج مادہ اور تحلیل اور استفراغ پر زیادہ قادر ہوگی — زیادہ مناسب تلطیف تدبیر کے وقت منتہی مرض کا ہے کہ اسوقت طبیعت بخوبی قتال مادہ اور دفع مواد پر متوجہ ہوتی ہے لہذا اوسکا ہضم غذا وغیرہ کیطرف مشغول کرنا جائز نہین ہے خصوصاً بحران کے وقت تلطیف زیادہ تر مناسب ہے اور قبل زمانہ منتہی خواہ بحران چونکہ استحکام اس قتال کا نہین ہوتا ہے چندان تلطیف کی ضرورت نہین ہے — سوائے زمانہ منتہی اور بحران کے اگر حاجت فصد خواہ مسہل یا قے کی ہو خواہ تسکین وجع کی حاجت ہو تو یہ بھی تلطیف تدبیر کو مقتضی ہے ایسی اوقات مین بعد قضاء حاجات مذکورہ بالا غذا دینی چاہیے بشرطیکہ غذا دینے کی ضرورت شدید ہو اور کوئی اور مانع پیدا نہو جای — تغلیظ تدبیر کی ضرورت بنظر حفظ قوت خواہ ازدیاد قوت کی ہوتی ہے مناسب تغلیظ تدبیر کے وہی زمانہ ہے جب تک طبیعت کو زیادہ اشتغال دفع مادہ پر نہو یعنے ابتدای مرض مین تغلیظ تدبیر اولے ہے مگر ایسی غذا کو دفعہ دفعہ دینا واجب ہی تاکہ ضرر تغلیظ کا مدارک ہو جای اسلیے کہ غذای غلیظ اگر بدفعات دیجای قوت چندان گران نہین ہوتی اور بسہولت ہضم ہو جاتی ہے — گرمی کی فصل مین چونکہ تحلیل قوت زیادہ ہوتی ہے اسواسطے زیادتی غذا کی ضرورت ہوتی ہے مگر بتقاریق غذا ہونی چاہیے اسلیے کہ غذا کثیر کے ہضم پر دفعۃ قوت کو امکان نہین ہے اور پھر چونکہ تحلیل قوت بھی دفعۃ دفع ہوتی ہے

کہ بدل کا بھی استعمال تبفاریق ہو۔ جاڑون کی فصل کا حال بالکل مخالف ہی فصل صنیف کہ چونکہ تحلیل قوت کمتر ہوتی ہے بدل کثیر یعنے غذاے وافر کی بھی حاجت نہین ہوتی لہذا اگر محموم کو فصل زمستان مین بدل مساوی تحلیل قوت کی خواہ بدل تحلیل دفعتہً دیا جاے چونکہ قوت بحال خود ہی غالبًا ہضم کرلیگی اور تدبیر غذائی سے دفعتہً فراغ حاصل ہوگا اور تفریق کی زحمت سے نجات ہوگی۔ خریف کی فصل چونکہ ردی ہوتی ہے اوسوقت حاجت ایسی تلطیف تدبیر کی نہین ہے کہ حفظ قوت اور قہر مادہ نہوسکے بلکہ ایسی تدبیر درکار ہے جسمین دونون امرون کی رعایت ہو یعنے قوت بھی باقی رہے اور مادہ مین کثرت بھی نہونے پاے پس تھوڑی تھوڑی غذا چند مرتبہ دینی فصل خریف مین اولی ہے مجملًا یہ حکم عام ہے کہ جسوقت قوت مین ضعف پایا جاے غذا تبفاریق کھلانی چاہیے۔ یہ بھی ضرور معلوم رہے کہ اگر قوت مین کمی روز بروز نہوا کرتی تو ہم غذا مین جسقدر ممکن ہے تلطیف اور کمی کا عموماً حکم دیتے لیکن چونکہ قوت اسکی متحمل نہین بلکہ ایک تو بوجہ مرض اوسمین ضعف پیدا ہوا ہے اور تقلیل غذا سے زیادہ ضعیف ہوجائیگی اور جب قوت مین ضعف بدرجہ غایت ہوا کوئی علاج سودمند نہین ہوسکتا اسلیے کہ معالج مرض کیواسطے قوت اور طبیعت ہی طبیب معالج نہین ہے بلکہ وہ تو خادم طبیعت کا ہے کہ آلات اور اسباب معالجہ از قسم دوا و غذا کی قوت تک پہونچاتا ہے پس منتہی کار طبیب کا نگاہداشت قوت کی ہے۔ فواعد مذکورہ بالا کی تصور کے بعد ہر عود کرنا چاہیے کہ اگر مرض حاد ہے یعنے اوسکا منتہی بہت قریب ہو کہ چودہ خواہ سات مین دن تک ہوجائیگا اور حدس صحیح حاکم ہے کہ اتنی مدت مین جو درمیان ابتداے ادوار اقتہاے مرض کی مظنون ہوتی ہے قوت چندان ضعیف نہوجائیگی تو پھر طبیعت کو حتی الوسع کسی اور طرف مشغول نکرنا چاہیے بلکہ مادہ کی اور دفع پر اوسے مقرر رکھنا ضرور ہے اور غذاے کثیر کی ہضم کی تکلیف بھی طبیعت کو نہ دینی چاہیے بلکہ تدبیر لطیف کرنی چاہیے یہانتک کہ ترک غذا کی کبھی کبھی نوبت آجاے خصوصًا بروز بحران کے۔ اگر مرض زیادہ حاد نہو بلکہ حاد مطلق ہو جسمین منتہی بعید ہوتا ہے تو تلطیف تدبیر بدرجہ غایت مناسب نہین ہے سواے وقت منتہی اور روز بحران کے بالتخصیص تلطیف تدبیر بدرجہ غایت کرنی چاہیے مگر کوئی سبب عظیم ایسا پیدا ہو تو بحران کے روز بھی غذا خطرہ ہوگی۔ اگر مرض مزمن ہو خواہ طول منتہی مین قریب مزمن کے ہو پھر تدبیر لطیف جائز نہین ہے اسلیے کہ بوجہ بعد منتہی کے قوت باقی نہین رہ سکتی ہے اگر تدبیر لطیف کیجاے۔ مگر یہ جگہ اس بات کا ضرور خیال رہے کہ اول تدبیر غلیظ ہو اور آخر مین بروقت منتہی کے لطیف ہو اور درمیانی تدبیرات غلیظ سے بطرف لطیف کو درجہ بدرجہ گھٹتی ہوئی جاتین تاکہ قوت تا منتہی مین محفوظ رہے اور جب منتہی آجاے سمیہ تن قوت بطرف قمع مادہ کے متوجہ کیجاے اور اوسوقت کسی طرف اوسکا توجہ باقی نرہے۔ اگر کسی مریض کی قوت قوی معلوم ہو تو اوسکو ہفتہ تک فقط جلاب وغیرہ پر اکتفا ہوسکتی ہے خصوصًا حمیات اورام مین پھر اگر تلطیف تدبیر سے خوف ضعف قوت کا مظنون ہو فقط آب جو پر اقتصار کرنا مناسب ہے۔ جب کسی مرض کی شناخت وشعار ہو یعنے اوسکے حاد اور مزمن ہونے مین اشتباہ ہوا ایسے وقت تلطیف تدبیر کرنا بہ نسبت تغلیظ تدبیر اور زیادتی غذا کی بہتر ہے بشرطیکہ قوت کی رعایت بھی رہے اور اسکا لحاظ رہے کہ اس غذا کا تحمل بھی ہوسکتا ہے یا نہین۔ جس شخص نے یہ کہا ہے کہ مرض حاد صفراوی مین ہر گونہ تغذیہ اور تقویت مریض کی درکار ہے اور تغلیظ تدبیر مناسب ہو اسلیے کہ اس مادہ کی نضج کی حاجت نہین ہے ہر وقت طبیب کو اختیار ہے طبیعت آمادہ اخراج پر ہو یا نہو۔ چونکہ اس قول کا مبنی بھی ہے کہ انضاج رقیق کی حاجت نہین ہے ہم اسکی خطا پہلے ثابت کرچکے ہین۔ ہان اگر امراض حادہ مین خوف سقوط قوت کا ہو اوسوقت تغذیہ نہایت مناسب ہے۔ جن بیمارون کے ابدان مین خلط صفراوی زیادہ ہو تدبیر لطیف اور ترک غذا اوسکی مناسب نہین ہے خصوصًا اگر عادی پرخوری کے ہون اگر انہین غذا نہ دیجاے گو شروع تپ کیون نہو بلکہ اوس زمانہ سے بھی زیادہ

سخت زمانہ فتے مین بھی اگر اونکو غذا نہ پہونچے تو دو حال سے اونکی کیفیت خالی نہوگی اگر وہ ضعیف القوی ہین بوجہ بے غذائی کے اونپر غشی طاری ہوگی اور بہت جلد مرجاوینگے اور اگر قوی تر ہونگے بوجہ ترک غذا کے مدقوق ہوجاوینگے اور علامات ذبول بدن سے ظاہر ہونگے کہ بنی بایکبگی جاتی رہتی اور آنکھین اندر کو بیٹھ جاوینگی اور کنپٹی بیٹھ جاوینگی اور کبھی قبل از ظہور دق اونپر غشی طاری ہوگی اسلیے کہ اونکے معدہ پر صفرا کرتا ہے اور ندم شدید پیدا ہوتی ہے۔ بعض آدمی ایسا بھی ہوتا ہے کہ نہایت فربہ اور گوشت اوسکے بدن مین زیادہ ہوگر فاقہ کا تحمل اوسے بہت کم ہوتا ہے اگر چند بار غذا نہ پاوے ضعیف اور لاغر ہوجاتا ہے اور کسکے تحمل زیادہ غذا کا نہین ہے اور جس شخص کی حرارت غریزی زیادہ قوی ہوتی ہے یا حرارت غریزی اوسکی نہایت ضعیف ہو اور قلیل ہو ترک غذا پر یہ دونون قادر نہین ہوتے۔ بعض بیمارون کے معدہ مین ہر وقت درد رہتا ہے اور اثنیر کیمعدہ درد سر بھی ہوا کرتا ہے یہ لوگ بھی ترک غذا پر صابر نہین ہوتے اور غذا مین فقط آش جو پر قناعت کر لیتے ہین اور کبھی آش جو مین آب انار کو ملانے کی حاجت ہوتی ہے تاکہ اونکی فم معدہ کی تقویت ہوجاوے کبھی ایسے بیمارون کو قبل از غذا بہ نرمی قے کرانی کی بھی ضرورت ہوتی ہے اور بہت سے مریض اس قسم کے بوجہ ترک غذا کے جب ضعیف ہوتے ہین اونمین غشی آجاتا ہے اوس غش کا سبب شدت ضعف نہین ہوتی بلکہ انصباب صفرا یکا فم معدہ پر بوجہ لذع کے اونکو غشی مین ڈالتا ہے اگر انمین کسنجبین تھوڑا سی بہت سا پانی ملاکر پلاوین خواہ تھوڑی شیرینی پانی زیادہ ملاکر پلاوین صفراوی قے اونکو فوراً عارض ہوتی ہے اور بعد قے کے فوت بحال خود ہوجاتی ہے غذا پاوین خواہ نہ پاوین پھر بعد اوسکے استفراغ اگر تھوڑی سی مقدار رب سیب خواہ بہی وغیرہ جو قابض ہین اونکو چکہائی جاوے اونکے ضعف اور دوسرا اور رجوع معدہ مین فوراً تسکین ہوجاتی ہے۔ مشائخ اور ضعفا اور لڑکے ہرگز کرسنگی پر صبر نہین کرسکتے مگر کھول اور اونکے بعد شبان کو صبر ہوسکتا ہے بہت ہوتا ہے خصوصاً انمین جسکے اعضا استوار ہون اور رگین موٹی اور مونہہ رگون کے پھیلے ہوئے اور ہوا مین برودت ہو۔ اکثر طبیب کو ایسی ہی بیمارون کی تدبیر مین ایک اور قسم کا دھوکہا ہوجاتا ہے کہ بوجہ قوت اور مصابرت کے اوائل مرض مین تو انکو غذا سے طبیب منع کرتا ہے اور جب زمانہ ہضم کا قریب آتا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ اب اگر غذا نہین زیادتی نہوگی قوت بالکل ساقط ہوجاوے گی پھر جارنا چار اوسوقت غذا روا دیتا ہے اور نہین دیکھتا کہ اسلیے دو خطا کا صدور طبیب سے ہوتا ہے کہ جسزمانہ ابتدای مرض کا تغلیظ تدبیر کے لایق تھا اوسمین تلطیف کرتا ہے مگر ہضم مین کہ تدبیر بتلطیف چاہیے غلیظ تدبیر کرتا ہے اگر ابتدای مرض مین انکو غذا دیجاتی اور بالفرض کسی وجہ خاص سے اوسوقت کا تغذیہ خطا پر بھی ہوتا تاہم اوس دوسری غلطی سے وہ خطا کمتر ہے۔ ایسے ہی بیمارون کو یہ بات عارض ہوتی ہے کہ نزلی خام پیدا ہوتے ہین اور صفراویت کا غلبہ اور یرقانی اکثر رہتی ہے اسلیے کہ بوجہ عدم نضج کے جو بخارات صعود کرتے ہین غلیظ اور تشویش پیدا کرتے ہین اور اکثر قلق مین رہتے ہین اور ہیضہ اور بدہان مین گرفتار ہوا دساد اونکے قوے مین تنگی پیدا کرتے ہین اور بخارات بکثرت اونکے معدہ سے اوٹھتے ہین اور شریک ہوتے ہین اسی وجہ سے اکثر ایسی آوازین اونکی سماعت مین پہونچتی ہین کہ اونکا وجود نہین ہوتا اور فرش خواب پر کروٹین لیا کرتے ہین اور خیالات بیجا مین گرفتار رہتے ہین اور اونکے نیچے کے ہونٹ مین رعشہ اور اختلاج اکثر رہا کرتا ہے بوجہ ورود فم معدہ کی اور ثقل معدہ کیوجہ سے رنجیدہ خاطر رہتے ہین **فا لون آب جو اور کسنجبین ملاکر پلانے کا آب جو** کہ جسمین جرم شعیر بہت کم ملجاوے اور اگر ملے تو فقط اتنا کہ صورت پانی کی متغیر ہوجاوے علاج مین وہی بکار آوے اور اوسی کا فائدہ مترتب ہوتا ہے جسکے پکانے مین بخوبی اہتمام کیا جاوے۔ عمدہ طریقہ اوسکے طبخ کا یہ ہے کہ بیش اسکر جہ پانی مین ایک اسکر جہ جو پڑے یعنے جہانتک بہر جو قریب سوا سیر پانی مین پکائے جاوین اور پانی جلتے جلتے قریب دو خمس کو رہجاوے مثلاً سوا سیر مین آدہ سیر باقی رہے اسمین جسقدر پانی سرخ اور رقیق ہولیا جاوے یہ وہی آب رقیق ہے جسمین

غذائیت کم ہے اور ترطیب زیادہ اور غسل اور جلاسمین کثیر اور اخراج فضول بخوبی آتا ہے اور نفخ بھی اچھی طرح سے کرتا ہے اور تبدیل اسکی معتدل ہے۔ ایک قسم آب جو کی وہ ہے جسمین کسیقدر جرم شعیر کا بھی ملتا ہے اور آرد جو اسمین داخل ہوجاتا ہے اس قسم کی ترکیب مین مجھے پسند یہی ہے کہ خوب اچھی طرح پکایا جائے بلکہ اسقدر پکائین کہ جو پھولکر سمٹ جائین اور پھولے نہ رہین پختہ ہوکر لزوجت پیدا ہو بلغم زیادہ بخگی مین جیسے لزوجت پیدا ہوتی ہے ایسا آب جو زیادہ غذائیت پیدا کرتا ہے اور غسل معا اور نفخ اخلاط اسمین کمتر ہے اور شدت پر مزاج معدہ مین ترش ہوجاتا ہے اگرچہ اوس معدہ مین حرارت غریبہ بوجہ سوء مزاج کے موجود بھی ہو مگر وہ حرارت سبب ہضم جیدہ نہین ہوتی آب جو کبھی اسطرح بنتا ہے کہ جو کو مقشر نہین کرتے تاکہ جو ذوائد مقشر لیتے ہوسی مین جو کے ہین وہی حاصل ہون اور کبھی جو کو مقشر کرکے آب جو بناتے ہین۔ سکنجبین وہی عمدہ ہے جو اسطور سے بنائی جاے کہ پہلے شکر پگھلی مین بھر بن بعد ازان سرکہ تند خواہ کہنہ گاڑھا ہو اتنا کہ شکر کے اوپر تک نہ آنے پائے بلکہ شکر گھلی رہے پھر دیگچی کے نیچے دھیمی آنچ کوئلے کی خواہ خاکستر گرم کی کرین تاکہ شکر گھل کر سرکہ سے ایکذات ہوجاے اور جوش نہ آنے پائے اور جسقدر کف خواہ سیل شکر کا ہوا وپر سے اوتارلین اور زیادہ آنچ نکرین بعد ازان دو اوقیہ آب خالص جو خوب گرم ہو اوپر ڈالکر اسقدر جوش دین کہ قوام درست ہوجاے۔ سکنجبین سادہ اور آب جو کیلیے گی استعمال کرنا مکروہ اور اذیت پیدا کرتا ہے اور آب جو کی سکنجبین مفسد ہے۔ اگر طبیعت مین خشکی ہو اور نرم نہو آب جو کا استعمال مناسب نہین بلکہ حقنہ کرکے فضول مجتمعہ کا اخراج کرلیا جاے تب آب جو پلانا چاہیے۔ اگر آب جو معدہ مین ترش ہوجاے تو قسم رقیق کا استعمال کرنا چاہیے اگر وہی ترش ہو بیخ کرفس بیخ بادیان وغیرہ مصنعات معدہ بھی جوش دیکر آب جو مین ملائین اگر پھر ترش ہو تھوڑی سی مرچ سیاہ داخل کرین خصوصاً اگر یہ ترش صفراوی رقیق نہایت گرم نہو۔ اگر آب جو سے نفخ شکم زیادہ ہو تو محرورین کے واسطے تھوڑا سا سرکہ شراب انگوری ملا پانا چاہیے۔ اگر صفحلو سکنجبین پلانے سے اخلاط قطع ہوا ہون اور فضول آمادہ دفع اور خروج پر معلوم ہون ایسی صورت تمیز جمع درمیان آب جو اور سکنجبین کے جائز ہے۔ پس سکنجبین پلانے سے دو گھنٹے کے بعد آب جو رقیق جو اوپر مذکور ہوچکا جسمین جرم شعیر کمتر ہوتا ہے پلانا چاہیے تاکہ جسقدر اخلاط اوکھڑ چکے ہین اونہین آب جو دھوڈالے اور نکالدے بذریعہ عرق خواہ ادرار کے اور جلا پیدا کرے۔ بروقت غشی کے اگر غذا معدہ سے اوتر چکی ہو تو وہ غذا آب جو کیونکر نہو سکنجبین کے پلانے مین کچھ ضرر نہین ہے۔ کبھی آب جو سے پہلے جلاب کے پلانے کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ ترطیب زیادہ حاصل ہو اور یہ ضرورت اوسوقت ہوتی ہے کہ تمام بدن اور اور زبان پر خشکی غالب ہو۔ کبھی آب جو اور جلاب دونون سے پہلے آب تمرہندی پلانے کی ضرورت ہوتی ہے لیکن خواہ جلاب پلائین خواہ آب تمرہندی دو گھنٹے آب جو سے پہلے پلانا چاہیے **معالجہ حمیات حادہ کا** جو چند بیون از قسم تلخین اور ادرار اور تعریق اور نفخ کرنے مادہ کی اوسکے بعد استفراغ بذریعہ دوا کے کرنا خواہ غذا دینا وغیرذالک اوپر مذکور ہوچکین اونہین محفوظ رکھکر اور جسکا محل ہو اونکے استعمال کا خیال کرکے حمیات حادہ مین اسقدر اہتمام زیادہ درکار ہے کہ سردست شدت حرارت کو کسی تدبیر سے بجھا دینا چاہیے اور یہ بات ہوا کے سرد کرنے اور سرد غذا کھلانے خواہ طلا اور ضمادات بادہ بالفعل اور باردہ مزاج کے استعمال سے حاصل ہوتی ہے اور دوائین سرد بالفعل و بالقوہ بھی اس مطلب کو پورا کرسکتی ہین اور لعاب اسپغول اور بہدانہ اور آب نفلہ الخمار یعنے خرفہ ممنہ مین ٹھنڈے ہی لیکن حرارت ہوتی ہے اور رب السوس ممنہ مین رکھنا موجب تسکین عطش ہے۔ خبز گیری خشکی اور تری حلق اوس بیمار کی جو مرض حاد مین گرفتار ہو اسقدر کہ حلق تر رہے خشک نہوجاے پر ضرور ہے اور بہت نافع ہے ورنہ تھوڑے زمانہ مین تشنج سبعی پیدا

ہو جاتا ہے مترجم نے ایک مریض کو بھی محرقہ میں دیکھا کہ دوپہر کے بعد تمام گلین حلق کی خشک ہوگئیں اور پانی کا اوتر نا بلکہ لعاب دہن کا بھی دشوار ہو گیا آخر ذیان بارد مثل روغن بنفشہ اور کدو وغیرہ سے جب پوری ترطیب کی گئی تب بیس دفع ہوا اور دوائے مشروب کو پلانیکا موقع ملا پہر تب کا علاج کیا گیا تھن کہی یہ لوگ اگر آب تر لوز اور آب خیار و کدو وغیرہ روغن گل میں ملا کر تھوڑا سا کافور شریک کر حقنہ لیتے ہیں بہت نفع پاتے ہیں ۔ ہوائے مکان کی سرد کرنی اور زیادہ کرنیکی یہ تدبیر ہے اور جہاں تک ممکن ہو اسمیں زیادہ کوشش کرنی چاہیے اسطرح کہ بدبو کوئی چیز نکالنے نہ رہے اور فرشی پنکھے متعدد لگا دئے جائیں اونچے بچھائی جائیں اور اگر مکان خام نو طیار ہو تو اوسمیں سوندھی مٹی سے کنگل کیجاوے جیسے ولایت میں طین حر اور ہندوستان میں پنڈول وغیرہ خصوصاً اگر بجائے بھوسہ کے کنگل میں کونڈل کی روئی پڑے اور سڑائی بنا تو بہتر ہے ۔ اگر مکان میں فوارے جاری کئے جائیں اور موریاں کھولدی جائیں اور آب شیریں خنک الزمین روان ہو اور حوض پر بیار کا پلنگ خواہ چارپائی کھوارہ وغیرہ بچھایا جاوے اور حوض پر ایک جال ہاتھی گیرون کے جالون سے بچھا ہوا ہو اور پھولوں یا بوریا بطری کا ہو اور فرش سارا برگ بیدکی کنارونکا خواہ برگ بھی اور ریحان کا ہو اور گلاب اوسپر چھڑکا ہوا جا بجا سیب اور گل نیلوفر اور گلاب کے پھول اور گل بنفشہ فرش پر پڑے ہوئے گرد فرش کے گلدستہ خواہ ڈالیاں جنمیں پتلی پتلی شاخین تر و تازہ اون فواکہ کی جو نہایت خوشبو اور سرد مزاج ہیں جیسے بہی سیب امرود ہر ایک قسم کا اونمیں عرق گلاب و نیلوفر اور عرق پڑا ہوا اور صندل اور کافور چھڑکا ہوا نہوڑا عطر بہی خواہ شراب معطر ٹپکا کر رکھی جائیں پھر تواعلی درجہ کی تبرید ہوائے مکان میں پیدا ہوگی ۔ غذا کی تبرید تو ابہی مذکور ہو چکی ہے اور اگر باوجود تبرید غذا کی تلیتین بہی درکار ہو تو آب کدو و تربزا اور خیار مشوی یعنے نہانا ہوا بالخصوص زیادہ مفید ہے اور اگر گلگری کا پانی آب برگ کا ہو کے ساتھ سرکہ ملا کر استعمال کریں نہانا تبرید حاصل ہوگی ۔ اونکی پیاس کی تسکین کے لائق انقاع ہے یعنے دُربہرہ اسطرح طیار کریں کہ سیدہ کی روٹی کو اوس دہی کے ماء الجبن میں سڑائیں جسکا مکھن نکال چکے ہوں اور غربال سے صاف کر لیں ۔ اگر یہ مرکوز ہو کر تبرید بھی حاصل ہو اور حبس طبیعت ۔ تو آب انار منجوش اور ترش اور آب انگور آب توت شامی اور آب لیموں ترش بے نمک اور آب اترج وغیرہ مثل آب زرشک کے استعمال کریں ۔ طلا اور ضماد بارد رطب عصارات کی جو اوپر مذکور ہو چکے ہیں مفید ہوتے ہیں بالخصوص گلاب خواہ تازہ پھول گلاب کا نچوڑ کر تھوڑا صندل گھس کر اور قدرے کافور ملائیں اور ضماد کریں اور اگر آب برگ کشنیز آب برگ کا سنی اضافہ کریں نہایت تبرید حاصل ہوگی اور لعاب اسپغول ہمراہ سرکہ خواہ گلاب کی بھی خاصیت رکھتا ہے ۔ سرد تر چیزون سے فطول وضع جگر پر عظیم النفع ہے اسلیے کہ اگر جگر کا مزاج معتدل ہو جاوے کل اعضا کی اصلاح ہو جاوے اور کبھی قطع ریاحی سے فطول جگر کا فی ہوتا ہے ۔ اگر تپ کی ہمراہ نزلہ کی شکایت ہو اور کھانسی آتی ہو اور سر میں گرانی خواہ تمدد ہو جو کثرت صعود بخارات پر دلیل ہے ایسے وقت واجب ہے کہ منہ پر تر پٹہ پانی خواہ سرکے کا ذین بلکہ ادویہ مفتح مسام کو جوش دیکر مریض کا سر تھکا کر بخارات ان دواؤن کے پہونچائیں اور دواؤنکی قوت اور ضعف بحسب مقتضائے مقام ملحوظ رکھیں ۔ اگر نزلہ اور درد سر خواہ گرانی اور تمدد کی سر میں شکایت نہو استعمال فطول اور طلا ہر قسم کا سر پر جائز ہے ۔ اصلا بخارات سے اگر اعراض مذکورہ بالا پیدا ہوں اوسوقت بہت مضر فطول یہ ہے کہ بکری وغیرہ کا دودھ سر پر دوہا جاوے کہ بیشتر سر میں ورم پیدا ہوتا ہے اور بعد ازان مریض ہلاک ہو جاتا ہے ۔ بہین اوقات فطول سر پر کرنے کا جسمیں آفت سے سالم رہے اگر سر بخارات سے ممتلی ہو یہی کہ بخارات صفراوی ہون جنمیں بیوست غالب ہوتی ہے کہ ایسے وقت میں فطول سے ضرر نہیں ہوتا بلکہ اگر ہوتا ہے تو کسقدر فائدہ ہوتا ہے اور شناخت بخارات صفراوی کی خواب اور بیداری اور تمنون کی خشکی اور تری سے ہو سکتی ہے اگر یبوست کا غلبہ ہو خواہ پختگی غالب ہو اور تنقیے تر بین ہرگز تنطیل خواہ تمریخ یعنے مالش روغن کی نکریں کہ یہ علامت بخارات صفراویہ کی نہیں ہے بلکہ ایسی کوشش کرنی چاہیے

کہ مادہ بجانب اسفل جذب ہوجاوے۔ اگر ہو مندیہ خواہ ناک مین سرخی بہت ہو ناخن سے کھجا کر تھوڑا سا خون نکالنا کچھ خوف کی بات نہین خواہ اور ادویہ جنسے رعاف پیدا ہوا ونکا استعمال کرے۔ جگر کی تبرید اگر ضماد وغیرہ سے کیجاوے تو اسکا لحاظ رہے کہ بروقت برامد ہونے عرق کے اور متحلل ہوئے بخارات کے ہونی چاہیے اسلیے کہ تبرید جگر بذریعہ ضمادات کے مانع تعریق اور تحلل ہوکر اکثر مرض مین طول پیدا کرتی ہے لیکن اگر مرض مین طول ہوجانا بہ نسبت حدت مرض کے سلامت حال مین انسب معلوم ہوا وسوقت تبرید جگر خواہ کوئی اور تدبیر جس سے مرض کی حدت کم ہو اور طول پیدا ہو ممنوع نہین ہے۔ حمیات حادہ مین وقوع سبج لینے خراش امعا سے بہت ڈرنا چاہیے اسلیے کہ اگر سبج پیدا ہوگیا تو قوت مین ضعف ہوجائیگا اور بعد خراش امعا کے طبیعت منتفر ہوجاتی ہے بوجہ جھاڑ امعا کے کہ فضول امعا کیطرف گرائے اور وہان سے براہ بول یا براز دفع کرے ہان مگر جب ایسا ہی غلبہ فضول ہوتا ہے اوسوقت بدون دفع کے چارہ نہین ہوتا اور کبھی سبج کیوجہ سے یہ بھی ضرر پیدا ہوتا ہے کہ فضول برعکس اعالی بدن کیطرف رجوع کرتے اور شرایف کو ایذا دیتے ہین جنسے کہ شرایف مین نفخ پیدا ہوتا ہے اور اونکی بخارات کیطرف سر کے صعود کرکے دماغ کو اذیت دیتی ہین۔ شربت فشخاش لینے دانہ فشخاش کا شربت ایسی موقع مین نہایت بکار آمد ہوتا ہے کہ مادہ رقیق کو بسیقدر غلیظ کرکے نضج دیتا ہے اور نیند بھی بخوبی لاتا ہے۔ **جو اعراض حمیات حادہ مین دشواری لاتی ہین اونکا بیان** جو اعراض حمیات حادہ مین شدید اور سخت ہوتے ہین پہلے ہم اونکو ذکر کرین اور اونکے علاج کا بیان کرین بعد ازان حمیات حادہ کا مفصل بیان کرینگے یہ اعراض جو اکثر حمیات حادہ مین پیدا ہوتے ہین اونکی تفصیل یہ ہے اور شمار مین اونمیں ۱۹ ہین ۱ نافض یعنے لرزہ ۲ برد یعنے سردی ۳ قشعریرہ یعنے پہریری ۴ پسینہ بکثرت نکلنا ۵ رعاف مفرط یعنے نکسیر بافراط بہوتی ۶ قی شدید ہوتی ۷ دست اسقدر آئین کہ ضعف ہوجاوے ۸ خشکی دہان ۹ خشکی بیحد کہ اوسپر صبر نہو سکے ۱۰ سبات یعنے گہری نیند ہر وقت رہے ۱۱ بیداری لازم ۱۲ زبان مین بوجہ خشکی کے کھُرکھُراپن آجاوے ۱۳ اچھینک پے در پے آوے جس سے بیچینی رہے ۱۴ اور وسر مین شدت رہے ۱۵ کھانسی متواتر آوے کہ دم نہ لینے دے ۱۶ کھانے کی بالکل خواہش جاتی رہے ۱۷ جوع البقری پیدا ہو ۱۸ جوع کلبی ردی عارض ہو ۱۹ ہچکی پیہم آوے **لرزہ اور پہریری اور سردی کی تدبیر** اگر یہ تینون اعراض بافراط ہون اور بعد ہر ایک کے انمین سے پسینہ نکلتا ہووہ خود بخود بسرعت زایل ہوجاتا ہے اور محتاج تدبیر نہین ہے اور جو لرزہ خواہ بردہ اور قشعریرہ بحران مرض کا اوسی سے ہوتا ہو اوسکا اودیہ رادعہ حالیہ سے دفع کرنا نہی چاہیے اور نہ اوسکے آنے سے ضعف ہوتا ہے۔ اگر یہ تینون بحرانی نہون اور خفیف ہون کبھی فقط ہاتہ پاون باندہنے سے یا خفیف مالش خواہ کتل کی گرمی سے تسکین ہوتی ہے اور روغن سوئی کے بیج کا اور یا بونی کے تیل سے ملنے کی کبھی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر لرزہ وغیرہ قوی ہو اور رہتہ رہے خواہ تپ مین ہو یا بلا تپ کے اطراف کا باندہنا واجب ہے اور چند مقامات مین بندش کرنی چاہیے اور روغن بابونہ ملہٹی کی مالش بدن مین کرنی چاہیے بعض اطبا اس دوا کی قوت بڑہانے کے واسطے الایچی اور چند بید ستر اور سداب یعنے تتلی اور شیح یعنے درمنہ اور فودینج یعنے پودینہ کوہی اور پودہ ارمنی اور فلفل سیاہ عاقرقرحا بھی ملاتے ہین اور کبھی اگر سیب لرزہ کا قوی ہوتا ہے تو طوخ مرکب رائی اور ہینگ سے کرکے استعمال کرتے ہین اور کبھی یہ دوا ہین یعنے الایچی سے عاقرقرحا تک جو مذکور ہوہین پانی مین پکا کر اوسمین روغن مذکور پکا کر مالش کرتے ہین اسطرح جو جسم یعنے ہاتون کا لرزہ کی روک مین تنہا بقوت کافی ہے خواہ کیسی روغن کو اوسمین پکا تین اور بدن مین ملین اسطرح جو شاندہ جبق یعنے پودینہ کوہی خواہ اوسکے توتکا عرق بچوڑا ہوا **صفت روغن جید** کی سو یا خشک اور کنوچہ اور پودینہ اور تتلی اور سیاہ مرچ عاقرقرحا

کیلکر تہراب انگوری ہین پکاتین نرم آنچ سے اور جہانکر نصف وزن اوسکے روغن کنجد ڈالکر پھر جوش دین تاکہ پانی جل جاوے اور روغن پانی رہے اور صاف کرین ۔ ایسا قوی روغن جولزہ مین ربع کے مفید ہو روغن قسط یعنے کوٹ اور روغن قیسوم یعنے برنجاسف جسے گندنا کہتے ہین اور روغن بلسی خواہ روغن بادام نیخ اسطرحپر کہ ایک وقیہ روغن مین یعنے دو تولہ نوشادر چھ رتی ہین تین رتی خواہ ساڑہے دس باشے مرچ ایک زائق یعنے چھ رتی عاقرقرحا پیس کر ملاتے ہین ۔ اور کبھی سفیدتین کو روغن مین پکاکر خواہ روغن زیتون مین کر پکاکر استعمال کرتے ہین اور روغن تیلون مین بیٹھنا بھی منع لزہ مین بہت مفید ہے ۔ اکثر منع لزہ کے واسطے دوائے مشروب کی بھی حاجت ہوتی ہے چنانچہ فقط آب گرم جسکی گرمی بخوبی محسوس ہو لزہ کو روک لیتا ہے خواہ اوسکے بخارات پر سر جھکاکر گرمی لینا یہ بھی مفید ہے اگر فقط گرم پانی کافی نہو اور تسکین نہو اور مادہ غلیظ تر ہو انیسون فوتنج تخم کرفس مصطگی جرجیر شبت وغیرہ پانی مین پکاکر ملاتین اور بخار ایسے پانی سے کرین جسمین شیح اور قیسوم فوتنج شبت اذخر یعنے گندہیل درسداب مرزنجوش یعنے دونا مردا اور قسط اور گرم دواؤن کے بیج پکائے گئے ہون ۔ جتنی دواؤن مین اور ارقوی ہے لزہ کو تسکین دیتے ہین شدید لزہ کی تسکین دینے کو حتی کہ ربع اور مخمس وغیرہ مین قسط شبرنج ایک مثقال گرم پانی مین ملاکر پلائی جاوے ۔ یا خاربقون ایک مثقال آب گرم کے ہمراہ پلاتین ۔ خاربقون بلغمی لزہ مین بہت فوائد پر مشتمل ہوتا ہے کبھی اوسکے ساتھ تھوڑی سی افیون بھی داخل کیجاتی ہے کہ نیند آجاوے اور پسینہ نکلے اور شدت لزہ کو مٹاوے اور قلق وغیرہ دفع کرے ۔ ایرسا یعنے بیخ سوسن ایک مثقال آب گرم کے ساتھ پلاتین اور ابہل یعنے دیودار بھی گرم پانی کے ہمراہ ایک مثقال اور فطراسالیون جو کرفس کو بھی ہے ایک مثقال ہمراہ آب گرم کے ۔ مرکبات ادویہ مین لزہ کو مفید تریاق فاروق اور تریاق حکیم عزرہ اور معجون کموئی اور فونجی اور فلانیا اور شربت شہد جسمین سداب علتیت عاقرقرحا اور فلفل کو جوش دیا ہو حب مجرب لزہ کی سی ایک گھنٹہ پیشتر کہلائی جاتی ہے اور بیمار کو چٹ لگاتے ہین اور ہوا نکال کے آگ اور کمل وغیرہ سے گرم کیجاتی ہے تو لزہ مین فحت ہوتی ہے خواہ نہین آتا صفت اوسکی یہ ہے ۔ مسیکہ مرانیون جاوشیر فلفل ہموزن ہیسکہ کمثن مین لت کر گولی بقدر یا قلے کے بناتین ۔ دوسری گولی جاوشیر جندبیدستر دفو یعنی تخم کزبری اور علتیت افیون عاقرقرحا برابر ہیسکہ بہ ترکیب مذکورہ بالا گولی بناتین ۔ ایک اور نسخہ اس سے بھی عمدہ استعمال کیا جاتا ہے جاوشیر سکبینج انجدان کموی کرمانی تخم کرفس فلفل سیاہ ہر ایک پڑہ مثقال بزرالبنج زعفران زراوند جندبیدستر فربیون ومقرنحا در تخبیل ہر ایک ایکدانگ تخم حرمل عاقرقرحا ایک مثقال ہیسکہ شہد مین گولی باندہین اور بقدر ایک بندق ہمراہ گرم پانی کے کہلاتین ۔ کبھی لزہ مین شراب گرم اور ادویہ مسخنہ کی حاجت ہوتی ہے اور ابارج کے بھی مسہل ہین ضرورت ہوتی ہے اور معجون سفرجلی اور تبری بھی مستعمل ہوتی ہے بلکہ اگر لزہ ایک روز درمیان آئے فصد صاف بدون تپ کے اگر ہو تو حب منتن کے کھانے سے شفا ہو جاتی ہے **مترجم کہتا ہے** نسخہ حب منتن کا یہ ہے ابارج فیقرا دس درم تخم حنطل منظوریون وتین عصارہ قثاء الحمار فربیون جندبیدستر فلفل حلتیت سکبینج جاوشیر خردل ہر ایک مثقال گوند کو آب سداب مین گھول کر گولی باندہین تدبیر افراط **عرق کے حمیات مین** جو عرق بروز بحران برامد ہو خواہ بحران بذریعہ عرق ہونا امکان اوسے بند کرنا جائز نہین اگر بقدر ضرورت سے بڑہ جاوے اور ضرورت بند کرنے کی شدید ہو جائے کہ مریض جنبانی کرین یا اور کسی ذریعہ سے تزویج کرین اور مقام عرق کو سرد کرین اگر یہ تدبیر عرق کے بند کرنے مین کافی نہو ضرور ہے کہ پہر ہولہ درست کرین اور گہوارہ مین ملاتین کہ جا بجا حرکت نہو بعد ساعت پہونچے اور مقام سر مین اسکی جگہ نجو بنا کرین ۔ جسقدر پسینا برامد ہو چکا ہے اوسے بار بار پونچھنا ضرور نہین اسلیے کہ بار بار پونچھنے سے

زیادہ اور ارادہ سکا ہوتا ہے اور کبھی اس جہت سے سب غشی پیدا ہوتی ہے اوسوقت پونچھنے سے غشی مین زیادتی ہوتی ہے بوجہ تفتیح مسام کے اور پونچھنی کو ترک کرنے سے پسینا نکلنا موقوف ہوجاتا ہے۔ بدین روغن گل کی التش ضرور ہے بشرطیکہ قوی ہو اور روغن بید اور گلنار فارسی یا اینکہ ایک روغن ایسا بنایا جاے جسمین بہی خواہ مازو کبھی بھی اور کبھی سیب اور گلاب کے پہول اور گلنار یا دیگر فواکہ پانی مین جوش دیکر روغن کنجد وغیرہ اس پانیمین پکایا جاے۔ اور کبھی حب الآس اور گلنار اور کہربا یا یک پیسکر اوسے چھڑک دیتے ہین روغن وغیرہ مین تو یہ اجزا عرق کے نکلنے کو خوب بند کرتے ہین اور کبھی سرکہ پانی ملا ہوا کافی ہوتا ہے اوآب انکور اور جوشاندہ گلنار خواہ جوشاندہ مازو اور جوشاندہ حب الآس وآب برگ بید عجیب النفع ہے اور آب حی العالم کا بہت مفید ہے۔ اگر عرق بکثرت نکلے کہ دشواری پیدا ہو اور اوسکا بند کرنا بہت ضرور معلوم ہو لعاب پاے برہ وطلاء آسا استعمال کرنی چاہئین اور صمغ عربی گہولکر لگانا مفید ہوتا ہے خصوصًا اگر ایسی قابض چیزون مین صندل اور کافور داخل ہو علی الخصوص اس طلا کے بعد پنکہے وغیرہ سے ٹھنڈی ہوا بدن پر لگے۔ اگر ضرورت حبس عرق کی اس سے بہی زیادہ ہو ہاتہ یا پاون کے اطراف پر برف کے ٹکرے رکھنے سے خواہ برف مین ان اعضا کو داخل کرنے سے خواہ نہایت ٹھنڈے پانی مین نہانے سے بشرطیکہ طاقت موافکرے بند کرنا چاہیے

رعاف زائد کی تدبیر اگر بذریعہ کسیجانی سے بحران تپ کا ہوا ہے اوسکے بند کرنے مین جلدی نکرنی چاہیے ورنا بہقدر جاری رہنا اوس کا بہتر ہے اور جسوقت رعاف کا بند کرنا بنظر مصالحت کے واجب ہو جسمیات جامدہ کی رعاف بین اطراف کو باندہ کر اوپر نیچے لگانے چاہئین اوسی پٹھے کی طرف جدہر سے خون روان ہوا ہو اوسکے بعد اوس مقام کی تبرید کرنا چاہیے جہان پونچھنی لگائے ہون۔ اور اگر محض بذریعہ تبرید کے رعاف بند ہوسکے تو پونچھنی لگانے بچاہین اور جو قطورات باب رعاف بین لکہی ہین اونمین سے کوئی نسخہ تجویز کرکے پکانا چاہیے۔ اور اگر کوئی امر مانع نہو مسہل کی تبرید بہی کرنی چاہیے اون سر دواجزا سے جنکا ذکر اپنی جگہ پر ہو چکا ہے۔

کبھی جسمیات مین عارض ہو کبھی اصحاب ربع کو اندلے رعاف ہوتا ہے تو ایسی دوا کا استعمال کرنا چاہیے کہ خوب کہلکر اونکی تکسیر عجلے اسلیے کہ ربع کی شفا رعاف سے بہت جلد ہوتی ہے اگر ایسی دوا لے استعمال سے خون افراط رعاف کا ہو تو بذریعہ ادویہ حابسہ حبس کیا جاے گا **تدبیر بے مفرط کی** اگر ایارج اور صبر مفید ہوتا ہے اور اگر ضعیف تو ہو مگر غلیظ کی امیز ش ہو سکنجبین اور آب گرم سے دفع ہوجاتا ہے بعد اوسکے اگر آثار بن سے اوسکی تعدیل کردیجاتی ہے اگر اوسے قے کرنے کا قصد خواہ بلا قصد پہر دوبارہ پلانا چاہیے تاکہ غلظ مین اعتدال جاے اور حرارت مین سکون آئے۔ اسیطرح پتہر بت بودینہ اور دانہ انار سے بتتا ہے وہ بہی مفید ہے۔ کبھی قے کردینا خارج سے باز رکہتا ہے۔ جو دو الکہٹی اور قے کی سکن سے یہ کہ بوجہ اپنی عفوصت اور حموضت کے قبض پیدا کرتی ہے اگر مادہ نے کا متشرب ہو اوسوقت استعمال اوسکا جائز نہین ہے اسلیے کہ وہ ردی ہے اور تشرب زیادہ پیدا کرکے زیادہ تکلیف دیگی۔ لیکن اگر مادہ غیر متشرب ہو تو کبھی یہ دوا مادہ کو گرادیتی ہے اگرچہ غلیظ ہو اور بجانب اسفل مائل کردیتی ہے اور کبھی معدہ کو

قوی کر کے مادہ کو دفع کر دیتی ہے۔ اگر صفرا کا مادہ ہو تو مدت دراز تک برابر استعمال کرے اور مشروب نہوا استعمال قوابض کا واجب ہے خصوصاً جبکہ بہت سودا ملا ہوا ہو۔ سودا دی نے کے بند کرنے کے واسطے اسفیج کو سرکے مین ڈبو کر معدہ پر رکھتے ہین اور اگر اس سے زیادہ ضرورت ہو تو باب حبس نے مین بیان ہونگین ان کا استعمال کرنا چاہیے **اسہال مفرط کی تدبیر** اسہال کے بند کرنے کی تدبیر خواہ معالجہ اور طرح کا جو مناسب ہو باب اسہال مین جدا گانہ یہ سب امور ہم بیان کر چکے ہین وہان پر ملاحظہ کرنا چاہیے اور بطور غذا جو جبس اسہال مین مفید ہے مونگ خواہ سوجی خواہ دہنیا ہو نگ جوش دین اور پانی پھینک کر دانہ انار سے ترش کر کے تناول کرین **پیاس کی تدبیر** پیاس کی تدبیر یہ ہے کہ سر پر روغن بروف سے مُنڈا کر کے اسطرح لین کہ پہلے بافوخ پر ڈالین اگر کوئی مانع ہو اور سر دبانی سے سر کو برودت پہونچاتین اور لعاب بہدانہ مہندی مین رکھین جو بدیہ روغن گل کو نکالا گیا ہو خواہ روغن گل اوسمین شریک ہو کہ اس سے بخوبی تسکین پیاس مین ہوتی ہے۔ زلال آلو بخارا اور آب خیارین اور کدو تخم خشخاش سیاہ واصل السوس بھی نافع ہے اور قرابادین مین اسی کتاب کی جو حسب مذکور ہوگی وہ بھی پیاس کو فرو کرتی ہے **مترجم کہتا ہے** اوسکا نسخہ یہ ہے تخم خیار ۱۰ درم کتیرا چار درم بیاض بیضہ مرغ سن کتیرا بھگو کر بیچ کو پیسا پھر ڈالین اور گولی طیار کرین اور سایہ مین خشک کرین **متن** چبانے اور چوسنے کی چیزین جیسے املی۔ پیاس کبھی بسبب خشکی کے ہوتی ہے وہ فقط سونے سے جاتی رہتی ہے اور جو پیاس بوجہ حرارت کے ہوتی ہے بیدار رہنے سے فرو ہوتی ہے **سبات جو عارض ہوا اوسکی تدبیر** جسوقت اونگھ آتی ہو قصہ کہانی کیطرف مشغول کرین اور زور زور سے باتین کرین اور اطراف کو اسقدر تنگ باندھین کہ اندازہ معلوم ہو کہ اسقدر اندھا ہو کہ اوسکا صدمہ اوٹھا سکے اور کوئی مانع بندش اطراف کا نہو۔ اور ایک شباف لطیف کا حمول کرا تین اگر طبیعت بسنہ ہو اور جسوقت تپ مین کمی ہو خواہ فرو ہو جائے۔ درمیان دونو شانون کے پہنچے لگائین اور گردن کے فقرون مین بھی مجمرہ لگانا مفید ہے **تدبیر بیداری مفرط کی** خواہ ممسوکو خواہ اور کسیکو اگر بیداری مفرط عارض ہوا اوسکی دوا روغن خشخاش اور اوسکا ماک مین بھوجا نا نم کا ہو گے روغن کے ہمراہ اور ہمراہ روغن بنفشہ اور کدو کے خواہ جمنا نا اشیار مخدرہ کا جیسے افیون برزالبنج وغیرہ خواہ سرجہکا کر بخار لینا نرچیز دنکا خواہ سونگھنا نیلوفر اور تفاح اور تلسی کا جو دور سے چھڑکی جاے کہ یہ سب تدبیرین نیند لانے کے واسطے کیجاتی ہین خواہ جو نطولات ترطیب نبو والے ہوتے ہین یہ سب باتین ایسی ہین جنہین سرکہ ناس جانتا ہے اسیطرح اگر مانع نہو تو شربت خشخاش خواہ لعوق خشخاش کا استعمال کیا جاتا ہے۔ پھر جب تبرید مخدرات کے دماغ مین پہونچتی ہے بہت سی چراغ اوسکے سامنے روشن کیے جاتے ہین اور بہت سی آدمی باواز بلند باتین کرنے لگتے ہین اور اطراف دست و پا ایسی گرمی سے گرم لگائی جاتی ہین کہ بآسانی کہل جاے اور بندش کسیقدر سختی کے ساتھ ہونی ہے کہ اوس سے ایذا ہو۔ پھر اور تکلف اوسکو آنکھ بند کر کے سو رہنے کی تکلیف دیجاتی ہے ادہر اوسکی آنکھ جھپکی کہ فوراً سب چراغ دفعتہ بجھا دیتے ہین اور یکبارگی سب چپ ہو جاتے ہین اور گرہین اطراف کی فوراً کھول دیتے ہین اور پھر اوسے سونے دیتے ہین۔ اگر ہوا مین اس تدبیر سے کیوجہ سے خفت خواہ سکون ہو جاے ہمیشہ اوسکا مونہہ دھولا تین گے جو شاندہ خشخاش سیاہ اور تفاح اور اوسکی جڑ بعض بیروج بالضمہ سے۔ اگر خلط بلغمی شعور اور تیز ارادہ مرض ہو تو یہ جوشاندہ مفید ہوگا کہ نام اور الکلیل الملک اور اقحوان اور خشخاش کو پانین پکا کر مونہہ دھولا تین اور اسکے بخارات پر سر جہکا کر بیٹھین **دردشکم کے رفع کی تدبیر** خلط صفراوی معدہ پر گرنے سے دردشکم پیدا ہوتا ہے اگر شریر ہو وہ مین عارض ہو تو ہوا سا شربت سیب سکنجبین کے ہمراہ دینا کافی ہے **خشونت زبان کے دفع کرنیکی تدبیر**

از وجعت جو زبان مین پیدا ہوتی ہے بیت کی مکڑی کی سے زائل ہوجاتی ہے خواہ ببد کی لکڑی اور زنجبیل اور بطرزد کے ملنے سے بہانتک
کہ ساری از وجعت بطرف نہو علاج کرتے ہین ۔ خواہ اسفنج اور تھوڑا سا نمک اور زنجبیل سے ملتے ہین کہ اسطرح پھیلنے اور ملنے سے نہایت تخفیف
پیدا ہوتی ہے اور مریض پر تخفیف تعب بھی ایسی تدابیر سے زیادہ ہوتی ہے اور بعد ترکیب کے کچھ زیادہ ایذا بھی نہین ہوتی ۔ اگر زبان مین
خشونت خود بخود بوجہ یبوست کے پیدا ہو اور از وجعت کی دفع سے یہ خشونت نہوئی ہو پس چاہیے کہ مونہہ مین سپستان خواہ گتھلی آلو بخارا کی
رکھے خواہ وہ نمک سپید جو ہندوستان سے آتا ہے بصورت نمک ہے اور مزہ مین شہد سے زیادہ شیرین اوسے مونہہ مین رکھکر چوسین ۔
مترجم کہتا ہے شاید مراد اس سے مصری سپید ہے جو ہند مین طیار ہوتی ہے مگر مترجم نے ایک قسم کی مصری بہت عمدہ مصر کے
بنی ہوئی ہے دیکھے جو ایک شخص نہایت خوش عقیدگی سے واسطے جناب ملایک ایاب اوستاد الکل جامع علوم عقلیہ ونقلیہ سیدی
سندی مجتہد العصر وحید الدہر مولانا ومولی الکونین ہمی جدہ الی عبد اللہ الحسین یعنے جناب مولانا سید حسین عرف میرن صاحب قبلہ ملقب
بہ شمس مکان کے لایا تھا اور بیان کرتا تھا کہ حقند سے یہ مصری بنائی گئی ہے اور قیمتی بکتی ہے صاف اور سفید بہت تھی مگر چراغ کے عکس سے
ایک سرخی کی جھلک ایسی نظر آتی تھی کہ اوسکی لطافت جب یاد آتی ہے کمال وجد ہوتا ہے غرض اس حکایت سے یہ ہے کہ قدیم زمانہ
مین شاید مصری ولنبد وغیرہ ولایت مین کم پہونچتا تھا جو شیخ اپنا مشاہدہ نہین بیان کرتا ہے اب اس زمانہ مین تو اونے سے اعلےٰ تک
بخوبی ہندوستان کی چیزون سے وہان واقف ہوچکا ہے متن الغرض اس مصری سے بموجب قول ارجیجانس حکیم کے بقدر ماشے
لیکر بعد اکے ساتھ زبان پر رکھین کہ ترطیب کامل کرتے ہین اور خشکی ولاغری زبان برطرف ہوتی ہے یہ مریض کا مونہہ اکثر اوقات کھلا
رہنا اور چت لیٹنا اچھا نہین اور اس ہیئت پر سونا برا ہے کہ زبان مین خشکی زائد پیدا ہوتی ہے چھینک پے در پے جو آتے
اوسکی تدبیر اگر چھینک بار بار آتی ہے تو کبھی اس سے ضرر پیدا ہوتا ہے یعنے بیمار کو تکلیف اور ایذا ہوتی ہے اور بخارات سر کے
جمع ہوجاتے ہے اور قوی مین ضعف عارض ہوتا ہے اور کبھی چھینکنے سے نکسیر چلنے لگتی ہے لہذا ضرور ہے کہ پیشانی اور آنکھہ اور ناک کی مالش کیجاوے
اور اونکے مونہہ کھولدئے جاوین اور خنک یعنے زیر وقمن کی مالش بشدت کیجاوے اور سر اونکا کھینچے جاوین اور نشست برحاست کی وضع بدل
بیجا یعنے پہلی وضع سے دوسری وضع کیطرف لائی جاوین اور اطراف یعنے کنارے اعضا کے دبائین جاوین اور اونکے کانون مین روغن
بنفشہ مائل بحرارت ڈالے جاوین مگر ان روغن کی حرارت مزاج ضعیف ہو بہت گرم نہون اور ناک کے عضل اور نک یعنے جڑے کی ترطیب وغیرہ کی
رطب سے کرنی چاہیے اور اونکے زیر پشت تکیہ خواہ سہارا لگانے کے کوئی اور شے رکھی جائے جسکے رکھنے سے تسخین پیدا ہو اور دفعۃً سر اونچا
جگاتے نہ جاوین اور نہ کسی طرح کا غبار اور دخان ملکہ جو شے کہ اوسکی بوین تیزی ہو اوس سے انکی محافظت کرنی چاہیے اور سرکہ جو کہ اور طین مختوم جیسین
ماکول سے اور نیشاپوری مٹی بھی کہتے ہین ہمراہ اسفنج ریاہی کے بھگو کر سونگھانا چاہیے درد سر اگر عموم کو عارض ہو
اوسکی تدبیر اطراف کو بخوبی باندھین خصوصًا ران کو اور پنڈی وغیرہ سے خوب کس دین اور قدمونکی مالش کرین اور شیاف بلین
کا استعمال کرین جو مادہ کو اعلےٰ سے بطرف اسفل کے جذب کرے اور سر اور دیدہ سے جو اوپر مذکور ہوئی من تقویت سر کی کرین اور کوئی
شے مانع از قسم نزلہ اور کھانسی وغیرہ کے نہو جیسا نہ گل سرخ اور بنفشہ اور جو اور برگ سادہ وغیرہ سے سر کو مدبر باندھا چاہیے اسیطرح بشرط
نہونے مانع کے روغن گل اور روغن بید سادہ کا استعمال مالش وغیرہ سے کرنا چاہیے اگر ایسی تدبیرات تسکین اور کم کرنے مین درد سر کے
کافی نہون اوسوقت فطولات مبردہ کے ہمراہ ملینات بھی شریک کرین مثلاً بابونہ خواہ مفردات کو اضافہ کرین جیسے خشخاش وغیرہ اور

ہر پہر ۲ تولہ سوقت کے کرتپ اوترجاے اوکسیوقت بخار نہین پہر زوال تپ کے یعنے بعد گذرنے اوسکی نوبت کے اگر قوت مریض کی قوی ہو کہ پکی
دودہ سہر پہر دیا جاہیے اور اگر قوت ضعیف ہو تو نکا دودہ اگر بدہضمی امتلا اور طوبت جو سورث ہوتا ہے سبات کا موجب ہو تو اوسوقت دودہ کے
دینے سے اجتناب کرنا واجب ہے اسیطرح جمیع تدبیرات جنسی ترطیب پیدا ہوتی ہے اونکا تریک بھی ضرور ہے البتہ مرطبات کا استعمال اوسیوقت
کیا جاتا ہے کہ بخار دخانی اوٹھتا ہوا ور سرمین خشکی اتنی ہو کہ نیند کم پڑے اور اگر سرمین امتلا بخارات رطبہ کا ہو مناسب ہے کہ بذریعہ شیاف خواہ حقنہ
کے اسفل کی طرف تذہب کرین اور اعضاء اسفل کو باستحکام باندہین حتی کہ خفتین بذریعہ لنگوٹ وغیرہ کے **کھانسی جو محموم کو عارض ہو**
کھانسی اکثر اوقات محمومین کو حرارت خواہ خشکی سے عارض ہوتی ہے ایسی کھانسی کے دفع کے واسطے موزہین گولیان کھانسی کی اور نعوق خشخاش
جنگی ساخت بلوب باردہ سے اور نشاستہ وغیرہ سے ہوئی ہو رکھین اور جسن قیروطیون کے استعمال سے تبرید اور ترطیب حاصل ہوتی ہے جیسے وہ قیروطی
جو خالص روغن گل اور لعاب اسپغول اور عصارہ برگ خرفہ سے بنائی جاے اوسکا استعمال کرین **بطلان شہوت طعام محموم کی**
اکثر سقوط اشتہا کا سبب فم معدہ مین ہوتا ہے اور اونمین علامات سے جو باب سقوط اشتہا مین مذکور ہو چکے پہچان سکتے ہین اور بذریعہ قے خواہ
دست کے اوس مادہ کا اخراج بھی ہو سکتا ہے اور یہی تدبیر کافی ہے کبھی اس تدبیر سے بھی نفع ہوتا ہے کہ اونگلی حلق مین ڈالکر خلط اور مادہ کو جو معدہ مین
ہے آمادہ نکلنے پر بذریعہ قے کے کردین خصوصاً اگر معدہ سے مرہ خواہ کوئی شے کھٹی نکل چکی ہو کہ اوسوقت یہ تدبیر بہت مفید ہے اور بیشتر سقوط اشتہا
بوجہ ضعف کے ہوتا ہے اوسوقت اوس سوء مزاج کا علاج کرنا چاہیے کہ جسکی وجہ سے یہ ضعف پیدا ہوا ہے اونمین قواعد سے جو طریق علاج بالفعل
معلوم ہین ان بیمارون کے پاس ایسی چیزین جنکی بو سے تنبہ اشتہا رساقط پر ہوتی ہے رکھنی چاہئین اور سونگھانی چاہئین جیسے جو کے ستو
پانی مین بھگو کر خواہ پانی اور سرکہ مین ترکر کے اور ایسی جو ارشات جو محمومین کے واسطے خاص ہین جیسے ملیا شیر خواہ جوارش آملہ وغیرہ کھلانی چاہیے
اور تھوڑی سی شراب بھی پلانی چاہیے اور کمتی غذا کہ جنکی بو پاکیزہ ہو جیسے سیب اور بہی برقت نیم خام ہونے کے ایسے غذا کہی تھوڑے تھوڑے
کھلانے چاہئین اور سرکہ اوس غذا کا جسے قریص کہتے ہین جو گوشت اور ترکاری اور سرکہ سے طیار کرتے ہین خواہ مچھلی اور حلوان سے جو قریص
طیار ہو خواہ اور کسی چیز سے بنائین بطور یعوق کے چٹانا چاہیے اور معدہ پر بعد ایام اطی کی ضمادات لگانے چاہئین جو غذا کہ سے بنائے جائین اور
اونمین کسیقدر ترنجبین اور الیوا ہی بہ نسبت اوچوزن معلوم شریک کیا جاے اور بالش خوشبو دار ہان کی معدہ پر بہت مفید ہے **پولیموس**
جو محموم کو عارض ہو معدہ کی اشتہا کا سقوط اور تمامی اعضا کا بھوکھا ہونا جسے جوع البقر بھی کہتے ہین اگر محموم کو عارض ہو اوسکا
علاج مشمومات یعنے سونگھانیکی چیزون سے کرنا چاہیے اور گل خراسانی خواہ گل ارمنی سرکہ مین ترکر کے سونگھانا چاہیے اور معدومات جو ایک
غذا خاص مرکب گوشت کبوتر بچہ اور ترکاریون سرکہ سے پختہ کرتے ہین وہ سونگھانا چاہیے اور فقط روغن گاؤ کہ مرا ور گوشت بریان کی بو
انکے دماغ تک پہونچائی جاے اور اطراف مین بندش کیجاے اور کان اسکے زور سے کھینچے جائین اور بال بھی خوب کھینچے جائین اور تقویت
دماغ کی فطولات سبردہ سے کیجاے جو ترطیب بھی پیدا کر سکین اسلیے کہ اکثر بولیموس خواہ جوع البقری بوجہ بطلان حس فم معدہ کے عارض ہوتی
ہے اور فم معدہ جس مین بطلان بوجہ مشارکت فم معدہ کی دماغ سے بذریعہ اون شعبون کے اعصاب دماغ کے جسکی راہ سے حس معدہ تک
پہونچتی ہے باطل ہوتا ہے یعنے چونکہ دماغ مبدء حس ہین فساد پیدا ہوتا ہے لہذا فم معدہ مین بھی بوجہ مشارکت دماغی کے بذریعہ اون شعبون کے
بطلان حس ہو جاتا ہے اور تمام بدن خواستگار غذا کا رہتا ہے مگر حس فم معدہ کی خواستگار غذا کی نہین ہوتی **سیاہی زبان**
جو محموم کو عارض ہو زبان کی سیاہی کو واجب ہے کہ بہت جلد پہچان والین جلا کرنے والی دواؤن سے ورنہ سرتک بخارات

خبیثہ چڑہ کے مریض کو مبتلاے سرسام کردین گے **شہوت کلبی جو محموم کو عارض ہو** اوسکا علاج یہ ہے کہ چیزون سرد مزاج اور شیرینی سے کرین۔ **غشی جو محموم کو عارض ہو** کبھی اونکو غشی اسوجہ سے عارض ہوتی ہے کہ فم معدہ پر صفرا بشدت گرتا ہے اور ازیت پیدا کرتا ہے ایسی غشی کا علاج یہ ہے کہ قبل از نوبت خواہ بروقت نوبت کے میدہ کی روٹی کا گرا آب انار اور آب انگور کے ہمراہ کھلائین **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ اگر غشی اور تپ مجتمع ہو مقدم اور مناسب علاج غشی کا ہے اگر بوجہ ضعف کے حاجت غذا دینے کی بروقت غشی کے ہو تھوڑی سی روٹی مین درہم شراب کہنہ ملا کر کھلائین اور اگر حاجت طعام کی نہو شراب سیب کہنہ جو سکو فضول مائی متحلل ہو چکے ہین پلائین فصد اکثر غشی کو زیادہ کرتی ہے اور حقنہ نرم بہت مناسب ہوتا ہے اور تے کرانی بھی نافع ہے دونون پنڈلیون کا باندھنا اور ہاتہ پانون کا گرم پانیمین رکھنا مفید ہے اور جیسے ہی غش سے افاقہ ہو مقتضاے حزم اور ہوشیاری یہی ہے کہ جو کے ستو تہمین دانہ انار بھی شریک ہون ٹہنڈے ہے ٹہنڈے ہے فوراً کھلانے چاہیے **ضیق نفس جو محموم کو عارض ہو** ضیق نفس ان لوگون کو یا بوجہ عروض تشنج اور خشکی عضل نفس مین بوجہ حرارت حمی کے عارض ہوتی ہے یا کوئی مادہ گلوگیر دماغ سے حلق مین اترتا ہے اس سے ضیق نفس عارض ہوتی ہے یا اوسی پٹھے مین جو دماغ سے اعضاے تنفس تک آتا ہے خلط ضعف کا ہوتا ہے لہذا نفس مین تنگی پیدا ہوتی ہے پہلی قسم کا علاج آیندہ رسم کرینگے تیسری قسم خشکی کا دفع ہوا اور دوسری قسم کا ایسی چیزون سے جو اعصاب مادہ خانقہ کو منع کرین اور تیسری قسم کا علاج یہ ہے کہ مزاج دماغ کی تعدیل کرین اور حس سوء مزاج سے ضعف اعصاب حاصل ہوا ہو اوسکا علاج کرین اور مالش گردن مین ایسی چیزون کی کرین جنسے تبرید اور تلطیف حاصل ہو اور مثبتہ معدہ پر بھی مثل تراشہ کدو اور خرفہ اور صندل رد غن گل وغیرہ ملا کر رکھا جاتا ہے۔ **شدت کرب جو محموم کو عارض ہو** اگر شدت اور کثرت کرب کی بوجہ فم معدہ کے ہو کہ اوسمین ایک لاذع اور چبھنے والی چیز پیدا ہو کر اذیت اوسکی قلب کرے یا بوجہ تخمی ہوا ایسی صورت مین معدہ کی تبرید اون غذاؤن سے کرنی چاہیے جو مفصلاً مذکور ہو چکی ہین اور ٹہنڈی ہوا پنکھے وغیرہ سے اوسکی تروید کرنی چاہیے اور جو مقام قریب متحرک پانی کے ہو وہان اونکا بستر اور خوابگاہ تجویز کرکے بچھونے پر کونپل اور شاخین سرد مزاج درختون اور بہی سرد پہول جیسے نیلوفر گلاب وغیرہ کچلنے چاہئین خواہ ایسے موضع سے جسکے قریب نفوجات ہون یعنے عرق خواہ پانی جو خوشبو اور سرد چیزون سے نکالا گیا ہو اگر کرب مین ان لوگونکو حقنہ ہاے بارد وہ نافع ہوتے ہین جو آب کدو اور خیار آب برگ خرفہ سے مع آب حی العالم اور روغن گل کے طیار کیے جائین **دشواری نوالا اوتارنے کی جو محموم کو عارض ہو** نوالا خواہ لقمہ اوتارنے مین دشواری اگر حمی مطبقہ مین پیدا ہو فصد کرکے تہوڑا سا خون نکالدینا چاہیے اور سرکہ اور کا ہو سبز پختہ کرکے غذا دینی چاہیے اگر اس تپ مین کسیقدر اشتہاے طعام مین جودت ہو اور اچھی طرح مریض کہانے کو کھا سکے ورنہ فقط آب جو پر اکتفا کرنا لازم ہے مگر السی غذا جو قبض شکم پیدا کرے ہرگز نہ دینی چاہیے اور اگر باوجود عسر ازدراد کے قبض بھی ہو معمول اور حقنہ سے رفع قبض کرنا بہتر ہے بہ نسبت مسہل مشروب کے **برد اطراف جو محموم کو عارض ہو** اکثر محموم کی حرارت اندر جسم کے پہیہ جاتی ہے اور ہاتہ پانون ٹہنڈے ہو جاتے ہین اور حرارت اندرونی کی تبخیر سے بخارات سر پر چڑہنے لگتے ہین ایسی وقت مین چاہیے کہ انکی ہاتہ پانون گرم پانی مین رکھی جائین اور آب سرد بھی بناوین **بیان عام حمی صفراوی کا** صفراوی تپ کی تین قسمین ہین غب دائرہ اور غب لازم اور محرقہ غب دائرہ یا خالص ہے یعنے محض عفونت صفراوی سے پیدا ہوئی ہے یا غیر خالص ہے کہ صفراے غلیظ سے جسمین آمیزش بلغم کی ہے پیدا ہوئی مگر اختلاط دونون خلط یعنے صفرا اور بلغم کا ایسا ہوا ہو کہ دونون ملکر ایک ہو جائین اور اجزا مین تفرقہ باقی نہ رہے اور یہی تیسری قسم ہے

درمیان غب غیر خالص اور شطر الغب کے اسلیے کہ شطر الغب کی پیدائش دو مادہ صفرا اور بلغم سے ہوتی ہے مگر دونون جدا جدا ہوتی ہین اور اس تپ یعنی غب غیر خالص کا باعث ایکہی مادہ ہے جو مرکب دو مادہ سے ہو یعنے بلغم اور صفرا سے اور گرم کا اختلاط خلط سردسے بخوبی ہوجاوے اور بدشواری وبدیہ اوس مرکب مادہ مین عفونت پیدا ہوتی ہے اور بعد عفونت کے زوال عفونت بھی اس مادہ مرکبکا دشوار ہوتا ہے اور دیر مین ہوتا ہے ۔ اور چونکہ شطر الغب مین دونون مادہ الگ الگ متعفن ہوتے ہین دونون تپ کی نوبت بھی جدا جدا ہوتی ہے اور غب غیر خالص مین بوجہ اتحاد اور اختلاط کے ایک ہی نوبت ہوتی ہے اور غیر خالص کبھی اسقدر دیر پا ہوجاتی ہے کہ ایک شش ماہی تک زائل نہین ہوتی اور اکثر بوجہ اس تپ کے اعضا مین ترہل اور ڈھیلاپن اور طحال کی بڑھ جاتی ہے ۔ محرقہ از قسم لازمہ ہے مگر اوسکی کمی اور بیشی کا فرق محسوس نہین ہوتا اور اعراض اوسکے بہت شدید ہوتے ہین اسلیے کہ مادہ بہت زیادہ اور تیز ہوتا ہے اور قریب قلب کے رگونمین ثم معدہ کے خواہ اطراف جگر مین خاص کر متعفن ہوتا ہے اور حاصل یہ ہے کہ محرقہ کا مادہ اونہین شریف اعضا مین ہوتا ہے جو قریب قلب کے ہین ۔ اور غب دائرہ مین عفونت صفرا گوشت خواہ جلد مین ہوتی ہے جو قلب سے دور ہین اور غب لازم ہین مادہ مرض پھیلا ہوتا ہے تمام بدن کی اون رگون مین جو قلب سے دور ہین ۔ پیاس بشدت اور کرب اور قلق اور بیداری ہذیان تخی دہان ہونٹہ کی خشکی اور اونکا پھٹ جانا اور دوسرے سب اعراض صفراوی حمیات مین بہت ہوتے ہین اور طبیعت اکثر اوقات مائل خشکی ہوتی ہے اور قبض رہتا ہے اسلیے کہ مادہ صفراوی بوجہ لطافت کے بطرف اعلی کے متوجہ رہتا ہے اگر کیفیت سرسامی پیدا ہو یا ظاہر بدن کیطرف آتا ہے جسوقت بذریعہ عرق کے بحران ہو

غب مطلق کا بیان اور اوسکو طرطاوس بھی کہتے ہین

نوبت غب دائرہ پہلے تشعریرہ سے شروع ہوتی ہے اور کانٹے سے چبھنے لگتے ہین پھر سردی لگ کر لرزہ شروع ہوتا ہے اور بہت شدید اور سخت ہوتا ہے بہ نسبت اور لرزون کے کہ اس لرزے مین بالکل سردی نہین ہوتی خواہ بہت کم ہوتی ہے اور جب سردی اس لرزہ مین محسوس ہوتی ہے اوسکا سبب یہی ہوتا ہے کہ حرارت اندرون جسم کے جہان مادہ تپ ٹھہرا ہے متوجہ ہوکر بیٹھ جاتی ہے اور بیرون جسم برودت محسوس نہین ہوتی ہے اور کانٹے سے چبھتے ہین اور یہ لرزہ باوجودیکہ شدید ہوتا ہے مگر اسمین سکون اور گرمی جلد نمودار ہوتی ہے اور ایسے لرزہ کے حدوث کا سبب اوپر بیان ہوچکا ہے غب دائرہ کے پہلے تین چار ادوار مین لرزہ قوی پیدا ہوتا ہے اور شدید ہی ہوتا ہے اور حمی ربع مین امر بالعکس ہے ۔ ایضاً غب کا لرزہ شروع بقوت ہوتا ہے پھر تھوڑا تھوڑا ضعیف اور نرم ہوتا جاتا ہے اور بہت جلد برطرف ہوتا ہے اور ربع مین اسکے برعکس ہے ۔ پسینا غب مین برابر رہا کرتے نوبت کے زیادہ برامد ہوتا ہے اور بول سرخرنگ قریب بناری کے اوسمین زیادہ غلظ قوام نہین ہوتا ۔ مگر اتنیکہ غب غیر خالص ہو بالبتہ بول خام اور غلیظ ہوتا ہے حرارت غب کی بہ نسبت محرقہ کے اسلم ہوتی ہے اور ہاتہ لمس پہ چنبی دیر تک رکہا جاے التہاب کی زیادتی نہوگی بلکہ آناً فاناً گمی التہاب کی محسوس ہوگی اور محرقہ مین وبدم التہاب کی زیادتی محسوس ہوتی ہے جو عوارض کہ غب مین پیدا ہوتے بیداری بدن گرانی سر کے مگر بعض اقسام غب غیر خالص مین کہ سرگران بھی ہوتا ہے ۔ پیاس اور غضب اور دلتنگی اور بے کسیکا ناگوار اور نبض مین حدت اور سرعت بقیاس نبض جمیع حمیات کے اور انقباض اور انبساط کا اختلال اسلیے کہ خلط صفراوی نبض کو بسرعت متحرک کرتی ہے اور بروقت منتہی کے اختلاف مین زیادتی پیدا کرتی ہے ۔ مگر اختلاف نبض کا غب مین تمام حمیات خلطی سے کم ہوتا ہے اور باینہمہ نبض مین صلابت بھی ہوتی ہے اور قوت بھی نبض مین بہت ہوتی ہے بلکہ غب کی نبض مین

سوائے ایک اختلاف خاص کے جو قوت حرارت عفونت سے عارض ہوا ہے اور اوسی سے تپ پیدا کی ہے اور کسی قسم کا اختلاف اکثر واقع نہین ہوتا۔ ابتدا مین ہر نوبت کی جب تک کہ تپ خوب پہیل بجائے نبض مین تضاغط یعنی تنگی پیدا ہوتی ہے بعد ازاں قوت اور سرعت اور تواتر پیدا ہوتی ہے اور اختلاف نبض کا اتنا زائد نہین ہوتا غب کی وجود پر سن اور عادت اور بلد اور ہیئہ اور سحنہ یعنے انداز جسم کا اور فصل ہی دلالت کرتی ہے اور جو زمانہ کثرت وقوع غب کا ہے وہ بھی دلیل غب کی وجود پر ہوتا ہے اگر دو غب مرکب ہوجائین ہر روز ایک تپ کا یوم نوبت ہوگا پس جو شخص غب کی شناخت مین رعایت نوبت کی کرے اوسی غلط واقع ہوگا بلکہ واجب ہے کہ ذریعہ شناخت اور دلائل کو جانے اور نوبت کو اون دلائل کی تاکید اور تائید مین رعایت کرے غب کی بیماری کو ابھی بیداری اور محبت خلوت اور تنہائی کی پیدا ہوتی ہے اور کبھی اونہین ایسا محسوس ہوتا ہے کہ قریب ہے کہ قے کوئی شے چوش مین آیا ہی ہے **فرق درمیان غب خالص اور غیر خالص کے** غب خالص لطیف اور خفیف ہوتی ہے اور اوسکی نوبت ۴ گھنٹے سے بارہ گھنٹے پر ختم ہوجاتی ہے اور ۱۲ گھنٹے سے بہت زیادہ نہین ٹھہرتی پھر اگر زیادہ ٹھہرے غب غیر خالص ہے اور اسکی نوبت کا زمانہ اکثر سات گھنٹے رہتا ہے اور گرمی بدن بہت جلد پیدا ہوجاتی ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حرارت بدنی پر اگندہ ہوتی ہے حالانکہ ابھی اطراف سرد ہوتے ہین اسیطرح غب خالص کی تدبیر مین اگر غلط واقع ہو سات دورہ سے زیادہ نہین رہتی اور بیشتر بوجہ لطافت مادہ کے ایک ہی نوبت مین بوجہ واقع ہونے قے خواہ اسہال صفراوی کے دفع ہوجاتی ہے بشرطیکہ قے خواہ اسہال سے تنقیہ کل مادہ کا ہوجاے اس تپ مین نضج بول پہلے خواہ تیسرے یا چوتھے نہایت درجہ سا نوین روز ظاہر ہوتا ہے اگر سات دورہ سے زیادہ طول ہو غب غیر خالص سمجھنا چاہیے اسیطرح اگر لرزہ دیر تک رہا کرے وہ بھی غیر خالص ہے۔ غب خالص کے نوائب کی زیادتی اور لرزہ کا بر نوبت مین بہ نسبت نوبت سابق کے مقدم ہونا محفوظ اور منظم نسبت ہی ہوتا ہے اور غیر خالص مین تردید مخالف اور بدون کسی نسبت معین کے ہوتا ہے۔ اسیطرح اگرچند نوبت پیہم پنجے واحد بلا کمی اور بیشی اعراض کے واقع ہون تو غب خالص خیال کرنی چاہیے جملہ علامات حمی کی طولانی ہونے کی ابھی بیان ہوچکے اگر ابتداے تپ مین لرزہ شدید اور جسکا نکلنا پایا جاے اور اوترتے وقت عرق کثیر برامد ہو پھر اس تپ کی غب خالص ہوتی ہین ہرگز شک نکرنی چاہیے غب خالص مین اگر مریض پانی پیتا ہے اوسکے بدن مین ایک قسم کا بخار رطب اوٹھتا ہے گویا پسینا نکلا چاہتا ہے اور اکثر بعد اسکے پسینا برامد ہوجاتا ہے غیر خالص مین سرگرانی زیادہ اور امتداد پیدا ہوتا ہے اور زمانہ نوبت کا دراز ہوتے ہوتے چوبیس گھنٹے تک پہونچتا ہے اور جسقدر زمانہ اٹھایس گھنٹے مین باقی رہتا ہے وہ زمانہ سکون اور فترت کا اس تپ کی ہوتا ہے مثلاً اگر ۳۶ گھنٹے نوبت رہی تو ۱۲ گھنٹے سکون اور فترت ہوگی اور ۲۴ گھنٹے کی نوبت مین فترت بھی ۲۴ گھنٹے ہے اور جسقدر زمانہ نوبت کا بارہ گھنٹے سے ہو اوسیقدر اسکو خلوص سے دوری ہوتی ہے اور ترکیب سحنہ قرب اور غب غیر خالص مین نضج مادہ کا دیر مین ظاہر ہوتا ہے اور سحنہ بدن مین نصف یعنے دبلاپن اور لاغری ظاہر نہین ہوتی اور بیشتر یہ تپ بدون برامد ہونے عرق کثیر کے اوتر جاتی ہے اور اگر بدون لرزہ شدید کے شروع ہوتی ہے اور حرارت اس تپ کی ایسی قوی نہین ہوتی جیسے غب خالص کے اور تردید اسکا یعنے مقدار نوبت کی زیادتی مستوی اور برابر نہین ہوتی بلکہ زیادتی وقت مین تقدم پیدا ہوتا ہے پھر کمی ہوجاتی ہے اور اعراض سخت اس تپ مین کم ہوتے ہین **غب لازم کا بیان** اسکی یہی ہے کہ باوجود یکہ تپ ہر روز رہے مگر ایک دن درمیان کرکے نوبت مین شدید ہوجاتی ہے اور جو اعراض غب اگر کے

بیان ہوے اونکی شدت ایک دن کے بعد ہوتی ہے جالنیوس کی رای یہ ہے کہ خون کی عفونت سے غب لازم پیدا ہوتی ہے ہمکو اس رای مین کچھ شک ہے آیندہ بحث حمی دوم مین ذکر کرینگے علاج غب خالص کا پہلے جو قواعد اوپر علاج حمیات مین بطور عام بیان ہوے اونھین یاد کرکے جو کچھ از قسم استہال خواہ تغذیہ یا اور امور جنکی مراعات تپ مین ضرور ہی کرنی چاہیے اور جو شخص ابتدا مین مسہلات قوی خواہ استعمال ہلیلۂ زرد کی اجازت دیتا ہے اوسکے قول کی طرف التفات نکرنا چاہیے بان اگر وہ ضرورت ہو جو ہمنے بیان کی ہے کہ مرض ہیاج ہو اوسوقت مضایقہ نہین بلکہ ابتدا مین بہت جلد کسیقدر تلبین طبیعت نرمبندی وغیرہ سے بمقدار ۱۲ تولہ تخمیناً آب گرم مین تمام شب بھگو کر صاف کرکے شیر خشت یا شیر بخبین ڈالکر پلائین خواہ آب انار مین اور شکر سیا اور یا جوشاندہ لبلاب ہمراہ شربت بنفشہ یا بزوری یا شربت خیار شنبر یا شربت نیلوفر یا شربت بنفشہ یا غیرہ بنفشہ اور شیر خشت یا شیر بخبین اور زیبب خستہ برا ورده یا زلال آلو بخارا ہمراہ شربت بنفشہ یا غیرہ بنفشہ یا شربت لعاب اسبغول ہمراہ شربت آلو وغیرہ ازلاق اولطین دونون کرتے ہین یا تلطین بذریعہ جوشاندہ عدس اور لبلاب سوکرین اور حقنہ ہاے نرم جیسے جوشاندہ خطمی اور عناب اور سپستان اصل السوس روغن بنفشہ اور آب برگ حقنہ روغن بنفشہ اور بورہ جیسا کہ معلوم ہو چکا ہے تلطین اوزان وغیرہ سے اور حقنہ کا استعمال بروقت حاجت کے اولی ہے اسلیے احچا ہی کہ جو جو خواہ کوئی اور غذا بدون تلطین کے ندی جاے علاوہ یہ ہے کہ مسہل کا استعمال ابتداے غب خالص مین اتنا مضر نہین ہے جسقدر اور حمیات ہین اگرچہ غالبۂ خواہ نساء مسہل کا عظیم ہے اگر ممکن ہو تین دورے تک فصد نکرین تو یہی کرنا چاہیے اور سپلیج اگر مرض ہیاج ہو اور بدون فصد کے خوف ضرر زیادہ ہو اس ہاتھ مین فصد لرنا چاہیے پس جو خطا تدبیر اس فصد کی وجہ سے واقع ہوگی از قسم ضعف قوت وغیرہ بہت کم ہے بہ نسبت اوس خطاے کے جو ترک مین اس تدبیر کے واقع ہوگی اور بروز نوبت واجب ہے کہ مرض مین کسیطرحکی تحریک نہ کیجاے مگر کسی ضرورت سے اور غذا نہ دیجاے مگر بعد حصول شرائط مذکورہ کے اور اد ارہ ل کا شیر جات تخمہاے مدہ سے کیا جاے اور اسکا لحاظ رہے کہ بروقت نوبت نہ دے مریض گرسنہ ہو بلکہ اوسکے معدہ مین کوئی شے ہضم یافتہ بھی نہو بلکہ واجب ہے کہ ہر صبح کو پہلے سکنجبین پلائی جاے اور اوسکے دو گھنٹے بعد آب جو گرمیہ تدبیر اوس دن کی ہے جو روز نوبت نہو اور بروز نوبت بعد نوبت کے سکنجبین کا استعمال بہتر ہے اسیطرح پانون کا گرم پانین رکھنا مناسب ہے بعد نوبت کے تاکہ بقایاے حرارت کو بطرف اسفل کے کھینچ لاے۔ مجھے پسند ہے کہ اواخر ایام مین ہمراہ سکنجبین کے شیرہ جات اون بزوری وغیرہ کو جو مدر ہین بھی شریک ہون خواہ قبل از نوبت تین خواہ چار گھنٹے سکنجبین پلائی جاے اور بعد نوبت کے آب جو کا استعمال کیا جاے اگر ضعف لطیف کی ضرورت ہو تو آب انار آب ترنج وغیرہ پلانا چاہیے بجاے غذا کے اور رفتہ رفتہ تدبیر کی تلطیف وغیرہ جیسا اوپر بیان ہو چکا کرنی چاہیے اور جسقدر منتہی قریب ہو تلطیف زیادہ کیجاے اور ایام اوایل مین آش جو کھلائین خواہ سرد پانی مین روٹی کے ٹکرے بھگو کر مسلکر بنے کھلائین خواہ اوسکو چھانکر رقیق کرکے کھلائین۔ اور کبھی مونگ خواہ مسور کا مشلّہ بنایا جاتا ہے۔ اگر معدہ مین غذا ترش ہو کر فاسد ہوجاتی ہو تو اوسمین قدرے دسی قسم آش جو کی جو بہت رقیق نہین ہوتی نہ دینا چاہیے پھر اگر اوسکے پلانے کی حاجت شدید ہو تھوڑی سی بیخ کرفس اوسمین جوش کرکے دیدین تو قوی ہوجاے گی اگر معدہ کی برودت اس سے بھی زیادہ ہو اور تپ بہت شدید اور صفراوی محض ہو بموجب تجویز صائب بقراط کے تھوڑی سی بیخ سیاہ آش جو مین شریک کردین۔ اگر بذریعہ علامات کے دریافت ہوجاے کہ بحران قریب ہے فقط آش جو اور آب انار اور سکنجبین پر اکتفا کرنا چاہیے۔ نوالہ جو لائق ایسے محموم کے ہین آب شیرین اور مرنجوش اور آلو بخارا پختہ اور خام اور ترنج اگر ہم پہنچے تو نہایت نافع ہے اور لذیذ بھی ہے طبیعت نرم کرتا ہے اور مُدِرّ بھی ہوتا ہے اور شدت حرارت کو توڑ ڈالتا ہے اور پسینا بھی نکالتا ہے۔ اور کبھی کچری جسے اہل دمیات پہنوا کہتے ہین ایسے وقت مین ضرر نہین کرتی۔ ترکاری مین کدو کھیرا ککڑی کا ہو مناسب ہے۔ یہ بھی ضرور جاننا چاہیے کہ حمی غب مین غذاے

مریض سے یا مقصود ترطیب ہوتی ہے جس طرح اخیر زمانہ تپ مین پائے تپہوا اور خصیہ مرغ اور دماغ بزغالہ یعنے بھیڑ کا البتہ طبیکہ متلی نہو خواہ زردی بیضہ کی کھلائی جاتی ہے کہ ان سب چیزون سے ترطیب زائد حاصل ہوتی ہے ۔ یا غرض تبرید اور ترطیب دونون ہوتی ہین جس طرح کشک شیر دیتے ہین مگر تبرید مین بیش از مقدار افراط جائز نہین ہے خصوصاً ابتدا غب مین مگر اگر التہاب شدید ہو یا غب کا انقلاب محرقہ کیطرف مظنون ہو خواہ غب سے لازمہ ہوجانے کا خوف ہو ۔ جب بحران کا وقت اور اوسکی آمد دریافت ہوجاے اور بول مین نضج معلوم ہو یعنے رسوب مجموعہ پیدا ہون جیسا فن کلیات مین بیان ہوچکا ہے اوسوقت خیال کرنا چاہیے اگر طبیعت استقدر غالب آچکی ہے کہ جس طرح نضج کیا ہے خود بحران بذریعہ اوراز خواہ کسی اور طرح کرکے مادہ کو مقہور کرنیگی اور زوال مرض کا ہوجائیگا تو کیا اچھی بات ہے ورنہ ایسی تدبیر علاجی کرنی چاہیے کہ طبیعت کی اعانت کرے خواہ اوراز پر خواہ اسہال یا قے اور عرق پر اور جود و اخلاف توجہ طبیعت ہوا وسے ہرگز دینا جائز نہین ہے ۔ اور اگر میلان طبیعت کا کسی استفراغ خاص کیطرف ظاہر نہو طبیب کو اجزا مسہلہ وبنی مناسب ہین مثلاً سفرجل بقدر یکدانگ جلاب مین خمیر بنفشہ کرکے خواہ جوشاندہ ہلیلہ زلال تمر ہندی اور ترنجبین اور زبیب مع بیخکاسنی اور رازیانہ الماس کے ہمراہ بموجب مقدار اور طریق معلوم کے استعمال کرانا چاہیے ۔ اور ان اجزا کی تقویت شاہترہ اور سنا اور سقمونیا سے بھی جائز ہے ۔ قرص طباشیر مسہل بھی ایسے مریض کی مناسب طبع ہے اور ایک نسخہ یہ بھی اچھا ہے ۔ ہلیلہ زرد خشک بادرد چار درم شکر طبرزد بیس درم سقمونیا یکدانگ سفوف کرکے ہمراہ آب سرد کے پینا چاہیے ۔ بعد از مسہل مدرات کا استعمال کرنا چاہیے ۔ اگر التہاب شدید ہے اور استفراغ ہوچکا ہے تو مطفیات قوی کا پلانا مضر نہین ہے جیسا امراض حارہ کی تدبیر مین بیان ہوچکا اور کبھی یہ التہاب فقط ضماد بارد جگر پر گرنے سے دفع ہوجاتا ہے ۔ حمام قبل از نضج کے جائز نہین اور بعد نضج اور بوقت انحطاط کے بہت افضل علاج ہے خصوصاً جو عادت غسل حمام کی رکھتا ہو ۔ علاوہ یہ ہے کہ غب مین قبل از نضج کے حمام مین غسل تجویز کرنا ایسی بڑی خطا نہین ہے جیسے اور حمیات عفنہ مین خطا ہے ۔ حمام وہی مناسب ہے جسکی گرمی معتدل ہو اور ہوا خوشبو اور تر ہو کہ اوسمین بآسانی عرق برابر ہو اور قلب مین حرارت حمام سے التہاب پیدا نہو اور روغن بنفشہ اور روغن گل پانی مین ملاکر بدن مین بخوبی مالش کیجاے دیر تک حمام مین نہ رہین بلکہ بہت جلد نکل آئین دیر تک ٹہرنے سے تو چند بار جانا بہتر ہے ۔ نکلتے وقت شیر گرم پانی سے بدن بھگونا خواہ اوسمین غوطہ لگانا اور اتنا ٹہرنا خیت ناگواری پیدا نہو بہتر ہے ۔ جب حمام سے باہر آئین شراب سپید رنگ پلانا چاہیے جسمین پانی کی آمیزش زایدہ ہو اور کمل وغیرہ اوراد بھیگین کہ خوب سا پسینا نکلے گا اور بقیہ مادہ مرض اگر ہوگا نضج پاکے گا ۔ بعد اسکے غذا بارد رطب اور بقولات بھی اسی مزاج کی کھانا چاہیے ۔ بعد انحطاط مرض کے شراب پانی ملی ہوئی کے پلانے مین کچھ توقف کرنا چاہیے اسلیے کہ جس شراب کا سکر خواہ شدت کم ہوجاے بالوث جاے باقیماندہ کیفیت سکر کی جو خفیف ہوتی ہے شے محتاج بہ تحلیل کے اچھی طرح تحلیل کرتی ہے اور پانی کی برودت جب اوسمین سرایت کرکے نافذ ہوتی ہے تھوڑی بھی نسیمین باقیماندہ کی تدارک مین بخوبی کافی ہوتی ہے اسی وجہ سے یہ شراب بخوبی تبرید اور ترطیب کرتی ہے اگر اعراض شدید مثل پیاس اور درد سر اور بیخوابی وغیرہ کے ہون اونکا علاج تو فوراً فوراً بیان ہوچکا ۔ اور اگر بعد بحران کے کسیقدر حرارت باقی رہجاے کہ لازم ہو اوسوقت سکنجبین سادہ مع عصارات مدرہ کے دینا چاہیے خواہ اوسمین بزور مدرہ جوش کرکے داخل کرین ۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ علاج غب لازم کا بعینہ علاج غب دائرہ کا ہے فرق اتنا ہے کہ چونکہ غب لازم کا مادہ داخل عروق مین ہوتا ہے اسلیے مراعات احوال نضج کی اور خبرگیری زیادہ کرنی چاہیے اور تبرید بھی بذریعہ سکنجبین بزوری مسمین تخم خیار اور تخم کاسنی خصوصاً

دو تولہ نکو ب کرکے بخوبی کرنی چاہیے اور سکنجبین مذکور کے دو گھنٹے بعد آب جو دینا چاہیے ۔ اور لطیف غذا کا خیال غب لازم ہین زیادہ رہے اور زمہ قصنہ ابتدہ مین استعمال کیے جائین اور اور ار بخوبی کرانا چاہیے اور ہر ایک تدبیر مین نرمی اور سہولت کا التزام رہے کہ مسہلات قویہ ابتدا مین بجو بزیکے جاتین خواہ جوارو یہ قریب مسہل ہین اونسے بھی احتراز واجب ہے ہان بقدر شربت بنفشہ مضایقہ نہین اور آب فواکہ جو مسہل خواہ لین ہین اور سوای حقنہ لینہ کے اور کسی طرحکی لینین خواہ مسہل کا استعمال درست نہین ہے ۔

علاج غب غیر خالص کا چند امور ایسے ہین جنکی وجہ سے علاج غب غیر خالص اور غب خالص مین فرق ہے وہ ایسے امور ہین کہ جمیع حمیات بارودہ اوسمین شریک ہین ۔ اونمین امور مین سے ایک یہ بھی ہے کہ اکثر چیزونکی اجازت غب غیر خالص مین نہین دیجاتی ہے اور غب خالص مین اونکی اجازت دیسکتے ہین ۔ مثلاً غب خالص مین بلا انتظار نضج مادہ استفراغ کی اجازت ہے خواہ اگر کسیقدر انتظار نضج کا غب خالص مین کرین تو انتظار انخطاط کا اکثر نہین کرتے ۔ اسیطرح حمام کا استعمال غب خالص مین جائز ہے اور غیر خالص مین بالکل ناجائز ہے اسلیے کہ چونکہ یہ غب غیر خالص کا بلغم سے مختلط ہوتا ہے اور حمام بلغم پاختہ کو اوس مادہ سے ملا دیتا ہے جو موضع عفونت پر گر رہا ہے اور وہ گرکے ردی اور متعفن خلط سے ملتا ہے اور بقدر لطیف متحلل ہوجاتا ہے اور کثیف باقی رہجاتا ہے ۔ یہی فرق ہے کہ غب خالص مین غذا ہر روز دینی چاہیے اور غیر خالص مین غذا خواہ وہ چیزین ہون جو قریب بغذا ہین جیسے آب جو پتلا ہوا کیدن چاہیے اور ایکدن پخا ہیے جو روز نوبت ہو ۔ غیر خالص مین غذا ایسی جو اندکے شیرین ہو اور کسیقدر خونت بھی پیدا کرے جائز ہے اور ابتدا مرض مین غذا غلیظ بھی درست ہے بخلاف غب خالص کے کہ اوسمین اسقدر تغلیظ جائز نہین ہے پھر جب لطیف غذا کیجاے تو چڑبڑی چیزین جو اسقدر لطیف ہوسکتی ہے کہ اوتنی غب خالص مین درست نہین ہے ۔ اور غب غیر خالص مین اگر اوائل مین غذاے غلیظ کا موقع نہو اور لطیف کرین تو غذاے لطیف دینے سے بھوکا رہنا بیمار کا انسب ہے بخلاف غب خالص کے کہ اوسمین یہ بات درست نہین ۔ تبرید بھی غب غیر خالص مین بوجہ شرکت بلغم کے کم ہوتی ہے ۔ اور ابتدا مین تیز حقنہ سے احتقان بھی غیر خالص مین جائز ہے ۔ اور اسہال قوی مین انتظار نضج کا بخوبی کرنا پڑتا ہے اور بہت زیادہ انتظار کرنا چاہیے ۔ اور آب جو مین ادویہ منضجہ مجلہ مثل تخم کرفس وغیرہ کے جیسا اوپر بیان ہوا ہے غب غیر خالصہ مین جائز ہے جسطرح کسی معدہ مین غذا ترش ہونے کے سبب سوآ مزش کا جواز اوپر مذکور ہوچکا ہے ۔ بلکہ غب غیر خالص مین اس سے بھی قوی تر چیزین آب جو مین پڑسکتی ہین تا اینکہ مثبتہ زرفا و خشخاش اور سفرا اور نوشنج اور سنبل الطیب وغیرہ بھی شریک کرنے کی بسبب مزاج ضرورت ہوتی ہے ۔ چقدر رانکو بہت سود مند ہے اگر آب جو کے ساتھ پکایا جاے ۔ اور آب تخود آب جو مین ملا کر بھی مفید ہے اور آخر مین فقط چنے کا پانی مفید ہوتا ہے بخلاف غب خالص کے ۔ اسکا بھی خیال رکھنا بہت ضرور ہے کہ مادہ غیر خالص کا غب خالص کے مادہ سے کسیقدر قریب اور بعید ہے یعنی آمیزش بلغم کی صفرا سے کسقدر ہے کہ برطبق اوسکے علاج مین اختلاف کیا جاے ۔ اگر تھوڑی سی شرکت بلغم کی ہونے سے غب غیر خالص پیدا ہوا اور قریب غب خالص کے ہے تو پھر معالجہ مین بھی تھوڑی سی مخالفت کرنی چاہیے جب قارورہ غب غیر خالص مین غلیظ ہوجاے تو فصد کرنی چاہیے اور فصد کے بعد حقنہ کی ضرورت نہین ہے ۔ غب غیر خالص مین بعد غذا کے قے کرانے سے کچھ فائدہ نہین ہے ۔ جو مسہل اول مین اس تپ کو دیا جاے اور مزاج اوسکا معتدل ہو ان اجزا سے ترکیب اوسکی اچھی ہے گلقند کو پانین پکائین اور سکنجبین اوسمین داخل کرین اور بیشتر گلقند اور سکنجبین مین املتاس بھی

شریک کیا جاتا ہے اور اس سے قوی تر یہ ہے کہ تھوڑا تر بہ داخل کیا جاے اگر بلغم کی زیادتی معلوم ہو۔ ابتدا بین حقنہ کا استعمال مجھے زیادہ پسند ہی بہ نسبت اور قسم کے مسہلات کو اجزا حقنہ کے یہ ہین۔ گوکرو بابونہ خفید رقرطم یعنے کڑہ بنفشہ سپستان انجیر تھوڑا سا تخم اور ان اجزا مین الثاس اور روغن کنجد اور بورہ ارمنی وغیرہ بھی شریک کرین اور کبھی ان مذکورات مین سے ایک ہی جزو کی حاجت ہوتی ہے بحسب کمی بعد حمی ہذا کے غب خالص سے یعنی جسقدر زیادہ غیر خالص ہوگی اوسیقدر قوی اور مسہل بلغم کی ضرورت زیادہ ہوگی۔ نفیع کی مدد گارو دا جیسے کہ سکنجبین حسین کسیقدر گلقند شریک کرین خواہ سکنجبین اصولی۔ اور بعد روز ہفتم کے طبیخ افسنتین دینا چاہیے کہ وہ نفع کرے اور تلطیف مادہ کی اور تقویت معدہ بھی حاصل ہوگی۔ اسیطرح آب رازیانہ اور کرنس ہمراہ سکنجبین کے بھی نافع ہے۔ اگر چودہ دن سے یہ تپ زیادہ ٹھہرے پہر قرص درد صغیر جسکا نسخہ قرابادین مین مذکور ہے اوسکا استعمال کرے مفرر نہین اور اگر اس سے بھی زیادہ تپ کو طول ہو جاے پہر بدون استعمال قرص غافت کے چارہ نہوگا اور جوشاندہ غافت کا بھی ضرور دینا چاہیے کہ اسکا زیادہ تنقیح اور تحلیل اور تسخین کی ضرورت ہی اور اطراف شرایف کی تسخین کماد یعنے سینک کے وزیلہ سے کرنی چاہیے اور اگر ضماد سے تسخین کرین ہوسکتا ہے۔ اور مراق پر اونکی ضماد منفیج اور مرخی لگائین اگر اس مقام پر ندد خواہ کسیطرح کی سختی وغیرہ عارض ہو۔ ایسی تدبیرات کے بعد جب یقین کامل ہو کہ نفیج ہو چکا پہر استفراغ اسہال اور ادرار سے کرنا چاہیے۔ اگر بعد اسہال اور ادرار کے کچھ گرانی شرایف مین داہنے طرف پائی جاے اوس سے خوف نکرنا چاہیے۔ اور یہ مستفرغہ جیدہ ایسے وقت مین یہ ہین ایارج ۵ درم تربد، ورم آبگ کاہو یا کاسنے اور غافت ۳ درم تخم کرفس ہلیلہ زرد کابلی ہر ۵ درم کوٹ پیسکر آب کرفس مین گولی باندہ کر خشک کر لین اور ۲ درم مقدار شربت تجویز کرین۔ ازین قبیل یہ جوشاندہ بجوزہ خاص ہمارا ہے۔ غافت اور سنتین اور ہلیلہ کابلی ہر ایک ۵ درم تخم خربزہ تخم خیار تخم کرفس اونٹ کٹارہ بادا ۲ درم ہر ایک ۳۱ درم تربد ایکدرم الثاس چہ درم زبیب خستہ برادر دہین عدد سپستان ۳۰ عدد انجیر زرد دس عدد گلقند جو گلاب فارس سے بنی ہو پندرہ درم برسم معمول سب کو جوش دین اسقدر پانی مین جوان اوزان کو مناسب ہے اور ایک بڑا پیالہ بر بنکرین اور ۲ سیر سقمونیا بقدر ربع دانگ کے اضافہ کرین اور پی جائین۔ کبھی احتیاج ایسی دوا کی ہوتی ہے کہ ایک وجہ سے قوی ہو اور ایک وجہ سے ضعیف ہو قوت تو اوسکی اس مراد ہی درکار ہوتی ہے کہ خلط لزوجت دار چسپتی ہوئی کو بقوت تکے اور ضعف اسوجہ سے کہ دفعۃً بہت سا مادہ خارج نکرے اور یہ صفت قوی دست آور دوا مین جب مقدار کم کرکے استعمال کرین پیدا ہوتی ہے کہ رفتہ رفتہ خلط ردی جو قابل استفراغ ہے اوسے چند دفعہ مین نکال دیتی ہے اور فائدہ اس تدبیر کا یہ ہے کہ بوجہ اسہال کے ضعف عارض نہین ہوتا۔ یہ دوا قوی دست آور ایسی ہے کہ تھوڑی سی مستعمل ہو سکتی ہے اور بہت سی بھی استعمال مین آتی ہے تھوڑی اگر پلائی جاے کم دست آئینگے اور بہت پلانے سے زیادہ دست آئین گے۔ سلاقات یعنے جو دوا مین عصارۂ اولی کسی چیز کی ہین اونکی مقدار فلیل سے مثلاً کچہ پرواہ کا نہین ہوتا ہے۔ وہ دوا جسکی صفت قوت اور ضعف کی بیان ہوئی مثل تربد کے ہے اگر نصف درم خواہ اس سے بھی کم لیا جاے بقدر حاجت کے خواہ سقمونیا قریب دو جو کے لین یا اس سے زیادہ کسیقدر استعمال کرین اسطرح کہ گلقند مین ملا کر پلائین۔ خواہ غاریقون اور سقمونیا دونون بقدر مناسب شریک کرین اور گلقند موصوف کے ہمراہ پلائین خواہ تازہ پھول گلاب کا عرق نچوڑ کر بقدر ایک اوقیہ خواہ شربت ورد مین بیدوا مین داخل کرین حمی محرقہ جسکا نام فاوسوس ہے محرقہ کی بھی مثل غب کے دو قسم ہین ایک محرقہ صفرادی ہے کہ اوسکا سبب کثرت عفونت صفرا یا اندرون عروق کے ہے

خواہ اون رگونمین جو متصل اطراف قلب کی ہین خواہ وگرین جو گرد فم معدہ کی ہین اور یہ محرقہ مثل غب خالص کے ہے۔ دوسری قسم محرقہ کی بوجہ بلغم شور کے ہوتی ہے جسکی عفونت نواحی قلب کی عروق مین ہوتی ہے بنا بر قول بقراط کے جیسا کتاب ابیذیمیا مین لکھا ہے۔ بلغم شور کی پیدایش جیسے کلیات مین بیان ہو چکی مائیت بلغم سے بآمیزش صفرار مادہ کی ہوتی ہے پس جو صفرا کہ متعفن ہوتا ہے اوسکی رمادیت بلغم کی مائیت سے ملکر شورتپ پیدا کرتی ہے مثل کہ نمک کی پیدایش بدون رمادیت اور مائیت کے نہین ہوتی جیسا کلیات مین ثابت ہو چکا ہے **مترجم** کہتا ہے غرض اس بیان سے یہ ہے کہ چونکہ دخول اس قسم کا حمی غب مین بظاہر دشوار ہے اور بقراط امام فن نے اسے داخل کیا وجہ اسکی یہی ہے کہ یہ بلغم ممزج صفرا اور روی کے ہے اور جسطرح غب غیر خالص مرکب بلغم اور صفرا، روی سے ہوتی ہے یہ تپ بھی رمادیت صفرا اور مائیت بلغم شور ملکر جو بلغم شور پیدا ہوتا ہے اوسی سے پیدا ہوتی ہے **متن** چونکہ حمی محرقہ مین بہ نسبت غب کے اعراض شدید ہوتے ہین اسی جہت سے مدت بقا اس تپ کی بھی کم ہے مثل غب کی مدت سے مشایخ کو باوصف باقی ہونے مزاج شیوخت کے تپ محرقہ کمتر عارض ہوتی ہے اور اگر شاذ و نادر کسیکو عارض ہوے تو ہلاک ہو جاتا ہے اسلیے کہ یہ تپ اونمین بدون وجود سبب قوی کی جو رفعۃً اونکی بلنمیت کو فنا کر دے عارض نہین ہوگی اور پھر چونکہ قوی اونکے نہایت ضعیف ہوتے ہین اس مرض کی تکلیف شدید کے متحمل نہین ہو سکتے باین وجہ ہلاک ہو جاتے ہین **مترجم** نے بچشم خود شہر گوالیار مین ایک شیخ نوے برس کا ایسا قوی دیکھا ہے کہ اوسکی نبض اگرچہ صغیر تھی مگر اسقدر سریع اور قوی تھی جسطرح شبان کی ہوتی ہے اور اشتہار طعام اور استمراء اسی اوسکا جوان قوی سے زیادہ تھا اور سبب اس قوت کا استعمال بعض ادویہ ہندیہ کا سیری تھا وہ شخص وجع مفاصل مین گرفتار تھا مگر سیدیون پر خود بلا اعانت چڑھ کر آیا تھا اور غلط صفراوی کے اسہال سے اوسکا وجع مفاصل زائل ہوا۔ اسی وجہ سے قید بقاء مزاج شیوخت ہم نے زیادہ کی ہے **متن** جوان اور لڑکون کو اکثر حمی محرقہ لاحق ہوتی ہے مگر لڑکونمین تیزی اس تپ کی کم ہوتی ہے اسلیے کہ اونکا مزاج مرطوب ہے کبھی ایسا لڑکونمین جب یہ تپ پیدا ہوتی ہے تو اس کثرت سے بخارات بطرف سر کے اوٹھتے ہین کہ اونکی طرف اشارہ ہو سکتا ہے یعنے بخوبی اوٹھتے ہوئے معلوم ہوتے ہین اگر ہاتھ سر کے اوپر رکھا جاے۔ بقراط نے فصول مین بیان کیا ہے جس شخص کو حمی محرقہ مین رعشہ عارض ہو جاے تو اوسکی ہیوشی اور اختلاط حواس تپ کیوجہ سے ہوتی ہے بوجہ رعشہ کے زائل ہو جاتی ہین۔ شاید مراد بقراط کی یہ ہو کہ چونکہ دماغ مین گرمی زیادہ پہونچتی ہے اور عصب بھی زیادہ گرم ہو جاتا ہے اس سے اختلاط ذہن اور رعشہ پیدا ہوتے ہین اور یہ بھی محتمل ہے کہ زوال اختلاط ذہن کا بسبب رعشہ کے اس وجہ سے ہوتا ہے کہ ہوا وہ بارہ دماغ بطرف عصب کے ریزش کرتے ہین اور دماغ صاف ہو جاتا ہے۔ اکثر تپ محرقہ کا زوال تے خواہ روانی شکم اور رعاف سے ہوتا ہے **علامات** اس تپ کا ہمیشہ لازم رہنا اور فترات یعنے زمانہ سکون پوشیدہ ہوتا ہے اور اعراض مین شدت ہوتی ہے کہ پہلے زبان مین خشونت اور زردی پیدا ہوتی ہے بعد ازان سیاہ ہو جاتی ہے۔ پسینا سواے بوقت بحران برامد نہین ہوتا۔ پیاس بہت ہی بیتابی کی ہوتی ہے بقراط کہتا ہے کہ اگر تپ محرقہ مین تھوڑی ہی کھانسی پیدا ہو تو پیاس مین تسکین ہو جاتی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس تپ مین پیاس جو ہوتی ہے بوجہ ریہ کے عارض ہوتی ہے جب پھیپھڑے کو تھوڑی سی جنبش بوجہ کھانسی کے ہوی نرم گوشت مثل لعاب اور مری سے جو تری اوسپر ٹپکتی ہے اوس تری سے بھیگ کر حرارت اپنی بجھا لیتا ہے اور پیاس بھی زایل ہو جاتی ہے۔ حرارت تپ محرقہ کی اکثر جسقدر باطن مین شدید ہوتی ہے اوتنی ظاہر مین نہین محسوس ہوتی اور شدت اعضا کی بہ نسبت اور تپون کے محرقہ مین کم ہوتی ہے۔ محرقہ صفراویہ مین اعراض ردیہ شدید ہوتے ہین مثل بیداری اور قلق اور احتراق یعنے شورش اور رعاف اور درد اور کنپٹیون کا دھکنا آنکھون کا اندر پیٹھ جانا اور براز مین صفرا خالص کا برامد ہونا بھوک بالکل جاتی رہنی اور لڑکو نکو جب یہ تپ عارض ہوتی ہے

دودھ مونہہ مین نہین لیتے بلکہ چھاتی کی طرف سے مونہہ پھیر لیتے ہین اور جسقدر دودھ بجبر پلایا جاے فاسد اور ترشش ہوجاتا ہے ۔

علاج تپ محرقہ کا جو علاج غب خالص کا ہے وہی اس تپ کا بھی علاج ہے اور اگر احتیاج استفراغ کی ہو پھر جلدی مناسب ہے اسلیے کہ مہلت اس تپ مین کم ہے مگر پورا استفراغ بعد نضج کے کرنا چاہیے ۔ فصد سے کبھی محرقہ مین بہرک زیادہ بڑھ جاتی ہے اگر صفرا بمقدار کثیر برامد نہو اور کبھی نفع ہوتا ہے اگر قارورہ مین کدورت اور حمرت زائدہ ہو کہ یہ دلیل زیادتی خون کی ہے ۔ مگر تپ محرقہ لطیف تدبیر کی زیادہ لائق ہے اور جو چیز کہلائی پلائی جاے برف وغیرہ مین خوب سرد کرکے دینی چاہیے ۔ اور اگر سقوط قوت کا خوف ہو تو پھر تدبیر غلیظ بھی درکار ہوتی ہے پھر اسی طرح غذا دینی چاہیے اگرچہ بظاہر مریض شکایت بھوک کی نکرے خواہ غذا کی طرف طبیعت مائل نہو خصوصاً جس شخص کے بدن سے اعراق کثیر نکلتے جاتے ہون اسلیے کہ اکثر اس تپ مین بولیموس یعنے سقوط اشہاء طعام بھی عارض ہوجاتا ہے ۔ اور ابتدا مین اس تپ کی تلیین قوی کیطرف حاجت ہوتی ہے اور معالجات حمیات حادہ جو اوپر مذکور ہوچکے ہین اونکی جمیع اقسام مذکورہ کی ضرورت ہوتی ہے ۔ کبھی یہ تدبیر ایسی ہوتی ہے کہ جسوقت کسیقدر تپ کی اعراض مین کمی محسوس ہو سو جانے کی تدبیر کرنی چاہیے اسطرح پر کہ تھوڑا سا لال تمرہندی اوسمین قدرے کافور داخل کرکے پلا دین اور پھر وہ سو رہے ۔ مین پسند کرتا ہون تبریدقوی کے واسطے سکنجبین یا شیرہ تخم خربزہ شیرہ تخم کاسنی اور آب ترنجبا نکے واسطے بہت سود مند ہے ۔ اور سر و پانی پلانے کے جو شروط جو اوپر بیان ہوچکے ہین اونکا لحاظ کرکے پلانا چاہیے پھر اگر رائع نہو یہان تک پلانا جائز ہے کہ رنگ بدن سبز ہوجاے بشرطیکہ مریض قوی الجثہ ہو کبھی بوجہ اختلاط ذہن کے باوجود نہایت تشنگی کے پانی طلب نہین کرتے اسواسطے واجب ہے کہ گہونٹ گہونٹ ہر وقفہ کثرت سے پلایا جاے جب اونکی زبان سوکھی ہوئی نظر آوے ۔ جو اعراض اس تپ کی شدید مین اونکا معالجہ جیسا جہان مذکور ہوا ہے کرنا چاہیے ۔ افراط اعراض سے ایسی بیمار نکو بچانا ضرور ہے کہ محرقہ مین عراق سے بڑی دشواری عارض ہوتی ہے ۔ پھپھسا سانس جلنی بھی اس مرض مین بہت بد ہے فوراً تلخابہ وغیرہ سے اسکی تدبیر کرنی چاہیے ۔ اور اطراف سینہ مین انکو کسی طرح تشنج پیدا نہونے پاے ۔ انکے سر پر سرکہ اور روغن گل اور صندل گلاب اور کافور وغیرہ لگا کر ہلایا جاے اور اوسکی خشکی کی حفاظت بخوبی کیجاے ۔ اگر بیداری زیادہ عارض ہو تو منومات خفیفہ مثل شیرہ تخم کو کنار و تخم کدو سے علاج کرنا چاہیے اور شربت خشخاش سیاہ بھی ایسی وقت دینا کچھ مضر نہین ہے اور اپتپ مین جو قرص منوم ہین وہ بھی مستعمل ہوسکتے ہین جیسے قرص کافور اور قرص کے ہمراہ سکنجبین شیرہ تخم کدو کی اور تخم کاسنی اور تخم خربزہ بھی شریک کرنا چاہیے ہر ایک تخم کی مقدار دو درم اور سکنجبین پندرہ درم سے پچیس درم تک ۔ اگر ایسے وقت اسہال ہو قرص طباشیر ممسک دینا چاہیے ۔ قرص بہت عمدہ یہ ہے طباشیر گلسرخ ہر ایک ڈیڑھ ڈیڑھ درم زعفران دو دانگ تخم خربزہ سیاہ تخم کاسنی ہر یک تین تین درم تخم کدو اور تخم خیار دو دو درم صندل ڈیڑھ درم رب السوس نشاستہ ایکدرم کافور ڈیڑھ دانگ ان دواؤنکو پیسکر پانمین قرص بنائین ۔ دوسرا نسخہ قرص کا گل سرخ چار درم تخم خیار تخم خربزہ و تربز اور کنگری اور خربزہ ہر ایک دو درم زعفران دو دانگ کافور ایک دانگ اور نصف صمغ عربی نشاستہ کتیرا رب السوس ہر ایک یکدرم بدیہ پانی اور گوند کے قرص بنا دین مقدار شربت دو درم ۔ جب تپ محرقہ مین انحطاط صریح پیدا ہوا اور بخوبی خفت ہوجاے پھر حمام مائل بہ برودت کرانا کچھ مضر نہین ۔ جمی محرقہ کی دوسری قسم جو مادہ ملغم شعور سے پیدا ہوتی ہے اوسمین جسقدر حمام بعد انحطاط کے مجھے پسند ہے اعتدال دوسری قسم مین نہین بلکہ اوسی قسم مین حمام کی اجازت بھی ہے

حمی دموی کا بیان ۔ جالینوس کا یہ خیال ہے کہ عفونت خون سے کوئی تپ پیدا نہین ہوتی ہے اسلیے کہ خون مین اگر عفونت پیدا ہو تو وہ صفرا ہوجاتا ہے اور خون نہین رہتا نہ اوسکا نام اوسوقت خون ہے اور نہ اوس سے فائدہ خزکا

برامد ہوسکتا ہے پس جس تپ کو اور لوگ دموی کہتے ہین واقع مین وہ تپ صفراوی ہے دموی نہین ہے بادہ تپ تپ محرقہ مین داخل ہوگی خواہ حمی غب کی کسی قسم مین یہ قول جالینوس کا مخالف مذہب بقراط کے ہے اور غیر واجبی بھی ہے لینے درست نہین ہے زیادہ تر وقوع غلط کا اس مذہب مین یہ قول منشا ہی جزو کہتے ہین کہ خون جسوقت متعفن ہوصفرا ہوجاتا ہے اسلیے کہ اس قول کے دو معنی سمجھہ مین آتے ہین ۔ ایک معنی تو یہین کہ خون مین اگر عفونت پیدا ہو اس مرتبہ کو پہونچتا ہے کہ بعد عفونت کے صفرا ہوجاے ۔ جیسے کہنے کہ لکڑی جسوقت مشتعل ہو جب اوسکا اشتعال تمام ہوجاے راکھہ ہوجاتی ہے ۔ دوسرے معنی یہ ہین کہ خون جسوقت متعفن ہوا وسے حال مین صفرا ہوجاتا ہے جیسے کہین کہ لکڑی مین جلتے وقت راکھہ ہوجاتی ہے ۔ اب دیکھنا چاہیے ان دونون معنونہین کونسے درست ہین پہلے معنی تین وجوہ سے فاسد الماخذ ہین ۔ اول تو یہ ہے کہ خون جسوقت متعفن ہوتا ہے جزو رقیق مائی اوسکا مستحیل صفرا اور دی کیطرف ہوتا ہے اور جزو کثیف کا استحالہ سوداے کثیف کیطرف ہوتا ہے پس مجموع اجزاے خون کے مستحیل بصفرا نہین ہوجاتی اور ظاہر قول جالینوس سے یہی سمجھہ مین آتا ہے کہ جمیع اجزاے خون کے متعفن ہوکر صفرا ہوجاتے ہین مترجم کہتا ہے غرض شیخ کی یہ ہے کہ چونکہ عفونت سے خونکی دو خلط صفرا اور سودا بنتے ہین تپ فقط صفراوی کیونکر ہوگی بلکہ مرکب صفرا اور سودا سے ہونی چاہیے ۔ متن دوسرا فساد یہ ہے کہ خون کا صفرا ہوجانا بعد عفونت کی ہوتا ہے اور ہم بحث کرتے ہین کہ حین وقت عفونت مین خون سے تپ پیدا ہوتی ہے جسطرح بروقت عفونت ہر خلط کی تپ عفنہ ہر قسم کی پیدا ہوتی ہے اسلیے کہ اوپر تعریف مین تپ کے بیان ہوچکا ہے کہ عفونت ہر خلط کی اسیطرح ہوتی ہے کہ حرارت غریبہ کسی خلط مین اثر کرکے اوسی حالت نامائم پر کردے مگر وہ خلط اپنی نوع اور قسم پر باقی رہے یعنے صفرا خواہ بلغم اگر متعفن ہو تو نوع صفرا خواہ بلغم بدل نجاے اور پہر حالت نامناسب بوجہ حرارت غریبہ کے پیدا ہو پس اگر اسقدر تغیر ہوجاے کہ خون کا صفرا بنجاے اوسے عفونت نکہین گے بلکہ وہ تو استحالہ ایک خلط کا دوسرے خلط کیطرف ہوگیا اسلیے موضوع بحث سے خارج ہوا ۔ تیسرا فساد قول جالینوس مین یہ ہے کہ فرض کیا ہمنے کہ خونکی عفونت سے صفرا پیدا ہوتا ہے مگر یہ کیا ضرور ہے کہ صفرا متعفن پیدا ہو اور تپ صفراوی صفراے متعفن سے پیدا ہوتی ہے اسلیے کہ اکثر چیزین اسطرح متعفن ہوتی ہین کہ اونکے اجزاے رقیق اور کثیف بعد عفونت متمیز تو ہوتی ہین مگر نہ جزو رقیق سے جو مائی چیز پیدا ہوئی ہر متعفن ہوتی ہے اور نہ جزو کثیف سے جو کسی چیز کا پیدا ہونا وہان اسکا مستحیل نہین ہوتا کہ اوسی چیز کا پیدا ہو بلکہ وہ بھی ضرور متعفن ہو اور اگر ضرور ہو کہ وہ بھی عفنی سے جو چیز پیدا ہو وہ بھی ضرور متعفن ہو تو خونکی عفونت سے جو شے کثیف مستحیل سودا ہوتی ہے وہ بھی متعفن ہو اور تپ صفراوی کے ساتھ اس جگہ سوداوی بھی ہو اور یہ بات محض باطل ہے ۔ یہ تین فسادی اوسوقت پیدا ہوتی ہین کہ قول جالینوس کو معنی اول پر محمول کرے ۔ اور اگر یہ معنی کہین کہ خون بر وقت عفونت کے صفرا ہوجاتا ہے تو یہ معنی غلط محض ہین اسلیے کہ عفونت ایک طریقہ فساد اخلاط اور استحالہ کا ہے نفس استحالہ نہین اور اسی وجہ سے عفونت چونکہ استحالہ کیفیت کا ہے کہ اوس سے تبدیل نوع نہین ہوتی اور استحالہ کیفی مائی ہوتا ہے اور استحالہ نوعی مثلاً استحالہ خون بطرف صفرا آنی ہے مائی نہین ہے بلکہ عفونت ایک قسم کا فساد ہے جو کیفیت مین خون کے عارض ہوتا ہے اور خون اپنی ماہیت پر باقی رہتا ہے جیسے بلغم جب متعفن ہوتا ہے تو بلغم باقی رہتا ہے سودا نہین ہوتا ہی اور نہ صفرا بنجاتا ہے بعد تمام ہونے عفونت کے پھر رفتہ رفتہ خواہ مستحیل بسودا ہو یا مستحیل بصفرا ہو ۔ بلکہ حق صحیح قول بقراط کا ہی کہ خون کی عفونت سے کبھی حمی پیدا ہوتی ہے اور اس قول کو درست کرکے ہم کہتے ہین کہ حمی دموی کی دو قسمین ہین ایک حمی عفونت اور دوسری حمی سخونت اور غلیان اور اس دوسری قسم کا بقراط سونوخس یعنے مطبقہ نام رکھتا ہے اور پہلی قسم کو وہ مطبقہ نہین کہتا ہی

اور اکثر غلیان اس تپ کی مادہ کا بوجہ وقوع سدوں کی باطنی عروق میں ہوتا ہے کہ حرارت غریزی بوجہ اون سدوں کے محتقن ہوتی ہے اور گھٹتی ہے۔ اور کبھی اور ایسے اسباب پیدا ہوتے ہیں جو بسبب حمیات یوم کے اشتداد سے زاید ہوں اور سونوخیس کل تمام کبھی بقراط شابہ تو یہ ہی رکھتا ہے یعنے بہ نسبت حمی یوم کے قوی تر ہے اور یہ شبانہ تو یہ رہی تپ ہے کہ درمیان حمیات عفونت اور حمیات یومیہ کے واقع ہے حمیات یومیہ سے اور سکو فرق ہے کہ اسمیں اشتغال اول خلط کو ہوتا ہے اور حمیات یومیہ میں جیسا بیان ہو چکا اشتعال اول روح کو ہوتا ہے۔ اور حمیات عفونت سے اسمیں فرق یہ ہے کہ عفونت خلط کی اس تپ میں نہیں ہوتی فقط غلیان اور جوش خونمیں ہوگیا ہے۔ اور یہ تپ بہ نسبت حمی یومی کے حادہ ہوتی ہے نہ حمی یومی سے اور نہ حمی وق ہے اور نہ حمی عفونت ہے لیکن اکثر بطرف حمی عفنہ خواہی دقیہ کو منتقل ہو جاتی ہے۔ جالینوس نے اکثر اس تپ کو مثل حمیات یومیہ کے تحریر کیا ہے اور اوسکی یہ ہی رائے ہے کہ حمی دموی اور حمیات ہمراہ مرکب نہیں ہوتی کیونکہ اسلیے کہ عفونت اگر خون میں پیدا ہوے تو جمیع اخلاط متعفن ہو جاتیں گے پھر ترکیب کیونکر ہوگی۔ اور یہ قول جالینوس کا اوسکے اکثر اقوال سے بہت ناقص ہے کہ ہم طول کلام اوس کے ذکر سے نہیں چاہتے اسلیے کہ طبیب کو مناقشہ کچھ مفید نہیں ہے طبیب کو اس جگہ تو وہی کلام مفید ہے جو اس تپ کی معالجہ میں بکار آمد ہو۔ سبب اس تپ کا امتلا اور سدہ ہے اور اکثر بسبب ریاضت خصوصاً ریاضت بعد اوسکے پیدا ہوتا ہے اور ریاضت کرکے کسی قسم کا استفراغ نکرنا امتلا اور سدہ کا معین ہوتا ہے اور تارک استفراغ عجب ریاضت سخت کرتا ہے زیادہ عفونت اخلاط پیدا ہوتی ہے۔ کبھی موجب عفونت یہ امر بھی ہوتا ہے کہ بکثرت فواکہ شاداب اور تر کھا ہو جاتیں کہ مستحیل بطرف عفونت ہو جاتیں۔ خواہ خلط خام یعنی بلغم زیادہ پیدا ہو کہ خون کو آمادہ عفونت کردے جسطرح گلگری اور کھیرا امرود وغیرہ کے کھانے سے پیدا لیش مائیت کی خون میں خواہ پیدائش خلط بلغم کی ہوتی ہے۔ یہ تپ لازم ہوتی ہے کہ اسمیں زمانہ قوت اور ضعف کا نہیں ہوتا اسلیے مادہ جمیع عروق کو شامل اور تا وقت بحران جید خواہ تا زمانہ مرگ اس کا لزوم باقی رہتا ہے۔ اقسام اس تپ کے تین ہیں اسلم اقسام منہا قصہ ہے جو شروع میں بہت شدید ہوتی ہے اور رفتہ رفتہ گھٹتی جاتی ہے اور وجہ سلامت زیادہ ہونیکی اس قسم میں واضح ہے کہ تحلل اور فنا خلط سوزی اوسمیں زیادہ ہے اور تعفن روز بروز کم ہوتا جاتا ہے۔ اس قسم کے بعد پھر اسلم وہ قسم ہے جو تا زوال حال واحد پر باقی رہے اور بیشتر سات دن تک گمہیان اعراض میں رہتی ہے اور سب سے بدتر وہ قسم ہے جو بروز اعراض میں زیادہ ہوتی جاوے اور اسکو متزایدہ کہتے ہیں اسلیے کہ برعکس قسم اول کے تحلل اسمیں ہے اور تعفن روز بروز بڑھتا ہے۔ بحران اس تپ کا بروز مغتم اکثر غشائی اور زوال اس تپ کا کسی استفراغ محسوس سے مثل رعاف وغیرہ کے خواہ استفراغ غیر محسوس مثل تحللات مخفی کے ہوتا ہے۔ کبھی اس تپ کا انتقال محرقہ صفراویہ کیطرف ہوتا ہے اور کبھی سرسام یہی اس سے پیدا ہو جاتا ہے۔ کبھی لعذ زیادہ تر یہ سے کثیر غشی لغبی کیطرف منتقل ہو جاتی ہے اور کبھی حصبیہ اور جدری کیطرف انتقال کرتی ہے۔ جسوقت اس تپ میں بلغم پیدا ہو اور پیپ اسقدر ہووے کہ بیمار نے سے آواز طبل کی پیدا ہو اور باوجود اسہال کے پیٹ ذرا بھی نہ پچکے اور نفخ کم ہو اور اوسکے ساتھ تہوع عارض اور اسہال کسی قسم کا فائدہ نہ بخشے بعد اوسکے چوتھے دانہ برنگ سپیدار ہوون تو یہ امور علامات موت کی ہیں علامت حمی دموی تپ کا ہمیشہ لازم رہنا اور آنکھوں کا سرخ ہو جانا اور چہرہ کا بھی سرخ ہو جانا اور آوردہ یعنے ساکن رگوں کا پھول جانا اور کھنچنی کا ہونا اور برطرف کا امتلا ہونا اور رطوبت کا نازہ آنا اور پسینہ کا برآمد ہونا سوای ہمدہ بحران کے اور اکثر اسکے ہمراہ ناک میں کھجلی ہوتی ہے اور مما جریعنے حدقہ چشم میں حکاک پیدا ہوتا ہے اور سانس رک جاتی ہے اور اکثر اوقات نزسبات اور بلند آوازی کلام کرنا

عارض ہوتا ہے یہ علامت زبون ہے ۔ اسی طرح اگر اورام حلق اور لوزتین عارض ہوتی ہین اور لعابۃ لینے کوے مین ورم ہوتا ہے ۔ اور اشتہا روان ہوتے ہین ۔ اس تپ کی حرارت کثیر ہوتی ہے مگر رطوبت بھی حرارت کے ساتھ پیدا ہوتی ہے اور حرارت بخارات حمامیہ کی سی ہوتی ہے کہ بہت تیز مثل حرارت محرقہ کے نہین ہوتی ۔ نبض اس تپ مین عظیم ہوتی ہے اور نرم اور متواتر اور ممتلی اور قوی اور سریع اور تا اہم مختلف بھی ہوتی ہے مگر زیادہ اختلاف نہین ہوتا اور بہ نسبت محرقہ اور غب کے اختلاف اور سرعت مین کم ہوتی ہے ۔ اور اس تپ کی حرارت حرارت محرقہ اور غب کی حد تک نہین پہونچتی ہے ۔ یہ علامات اوس تپ دموی کے ہین جو غلیان خون سے پیدا ہوتی ہے اور اگر خون مین عفونت آجاتی سے پیدا ہوئی ہو اوسکی حرارت اور اعراض شدید تر اور اوسکا معالجہ نہایت مشکل ہے اور وہ نہایت مشابہ محرقہ سے ہے ۔ خون کی رقت اور غلاظت کی شناخت اونمین چیزون سے ہوتی ہے جو چیزین اس تپ مین برامد ہون ہمراہ بول اور براز اور عرق اور نفث وغیرہ کے ۔ سوناخس جو بسبب غلیان خون کے پیدا ہوا ابتدا مین نہایت مشابہ حمی یومی کی ہوتی ہے مگر حرارت مین اوسکی لذع کمتر ہے اور اذیت کم ہوتی ہے اور التہاب اور رطوبات سے پیدا ہوتے ہین اور زیادہ اثر اس تپ کا دل کے ہوتا ہے ۔ حمی دموی جو عفونت سے خون کے پیدا ہوتی ہے اوسکی حرارت تمام بدن مین برابر ہوتی ہے خواہ قریب برابر ہوتی ہے یعنے اگر کسی جگہ کمی بیشی ہوتی ہے وہ اختلاف بدتحسوس ہوتا ہے ۔ علامات انتقال اس تپ کی بطرف خناق وغیرہ وہی ہین جو اون امراض کے علامات یعنے خناق وغیرہ کے ہوتے ہین اور اونکا بیان بخوبی ہو چکا ہے یا وہ علامات جو ورم حلق اور لوزتین کی ہین اور علامات حدری کے آیندہ بیان ہونگے اور علامات سرسام اور دوسرا اور اختلاط ذہن وغیرہ کے امراض خاصہ مین اور نیز اوپر کے مباحث مین بیان ہو چکے ۔ اس تپ کی طولانی ہونی کی شناخت جیسا اوپر معلوم ہو چکا یہ ہے کہ علامت نضج کی بدیر پیدا ہوا اور چہرہ ڈھلا ہو جاوے اور مدت مین زیادتی اور کمی اور وقوف کا اختلاف پیدا ہوا اور وقوف خواہ سکون کا زمانہ ایسا ہو جو نقرہ کے مشابہ معلوم ہونے لگے یہ بات دلیل ہے اسپر کہ بدن مین خلط خام بھری ہوئی ہے ورنہ حرارت غریزی اثر کرکے ادفات مین انتظام پیدا کرتی ۔ اس تپ کی بحران کے علامات پر علامات نضج دلالت کرتے ہین کہ اگر تیسرے چوتھے روز تک نضج نہوا پھر بحران بروز ہفتم نہوگا اور اکثر اس تپ کا بحران بروز چہارم ہو جاتا ہے **علاج حمی دموی کا** اس تپ کے معالجہ مین غرض اصلی یہ ہوتی ہے کہ اسقدر خون نکالا جاوے کہ غشی پیدا ہو اور قوام مین خون کی تغلیظ پیدا ہو جاوے اگر رقیق مائی ہو خواہ صفراوی ہو اور تبرید خون کی کرنی چاہیے اور اوسکا تنقیہ کرکے رقیق کیا جاوے اگر غلیظ ہو اور سوداویت غالب ہوئی ہو بوجہ کثرت استعمال ایسی چیزونکی جنسے خون سوداوی پیدا ہوتا ہے خواہ ایسی چیزونکا استعمال ہوا ہو جس سے خلط خام رقیق پیدا ہوتی ہے ۔ اور دوسری غرض یہ ہوتی ہے کہ مادہ تپ کا نضج دیکر اوسکی تحلیل کیجاوے ۔ استفراغ اس مادہ کا بادہ کی فصد سے بڑھ کر کوئی نہین ہے جس فصل مین یہ تپ کیون نہ عارض ہو اور فصد کے استفراغ مین کچھ انتظار نضج کا نہین اور نہ فصد مین انتظار بحران کا کیا جاتا ہے البتہ اگر تخمہ ہو اوسوقت اسکی خوف سے تامل کرکے پہلے اصلاح تخمہ اور اخراج مادہ تخمہ کا کرکے پھر فصد کرنی چاہیے ۔ پھر اگر تپ ہر وقت رہے تو فصد کرنی چاہیے اور پیہم فصد کیجاوے یہانتک کہ مریض قریب غشی ہو جاوے خواہ غش مین پڑجاوے بشرطیکہ بدین طاقت ہو اسواسطے کہ بذریعہ غشی کے مزاج قوی بدن بروقت پیدا ہوتی ہے ۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ فصد کھولنا اور سرد پانی پلانا اس تپ کے زوال مین کبھی کافی ہو جاتے ہین اور دوسرے معالجہ اور تدبیر کی ضرورت نہین ہوتی مگر فصد چند مرتبہ کھولنی مناسب ہے اگر کوئی ایسا سبب نہو جو زیادہ خون کے استفراغ کو ابھی مرتبہ

واجب کرے اسلیے کہ اکثر تھوڑے سے خون نکالنے مین تپ کا زوال ہوجاتا ہے اور قریب بحد غشی مریض نہین پہونچنے پاتا۔ کبھی جب پوری فصد ہوچکتی ہے اوسکے بعد فوراً اسہال صفراوی ہوتا ہے اور عرق بھی بکثرت برآمد ہوتا ہے اس عرق کو پوچھنا چاہیئے تاکہ پھیپھڑے اور رگ نہ جاے اور کبھی جب تنقیہ کامل کا بذریعہ فصد کے یقین ہوتا ہے خروج عرق کو منع بھی کرتے ہین اور جو ضعف اور غشی عارض ہوئی ہے اوسکا تدارک غذاے لطیف سے کیا جاتا ہے اور سکون و آرام مریض کو دیا جاتا ہے۔ طبیعت کو ملین کہنا ہر وقت ضرور ہے اون اجزا سے جو معروف ہین مثل آب انارین خواہ میٹھا اور بیخوض انار کا پانی اور زیادہ ملئین کی حد شیر خشت اور تمرہندی تک ہے۔ اور خفیف شیاف جو ابھی مذکور ہوچکے ہین اور کبھی بروقت نضج کے استفراغ کی حاجت ہو تو ہلیلہ زرد اور شاہترہ اور املتاس وغیرہ سے کیا جاتا ہے۔ اگر مریض کی حالت ایسی ہو کہ ہاتھ کی فصد نہو سکے مثلاً اگر کا ہوتو رگ پیشانی کی فصد کھولنی چاہیے خواہ دونون شانو نکی بیچمین پچھنے لگانے چاہئین۔ اگر یہ بھی ممکن نہو سکے کسی عارض مانع کی وجہ سے مثلاً ضعف کی شدت ہو پس بذریعہ اسہال کے دفع مادہ کرنا چاہیے جسطرح کہ محرفہ مین بیان ہوچکا پھر اس تپ مین ایسے اجزا سے کرنی چاہیے جو تفتیح کرین اور صفرا قطع ہوجاے اور خون کے جو مسین نسکین ہو جیسے شربت عناب خواہ شربت انار وغیرہ۔ اگر فصد سے غشی پیدا ہو روئی آب انگور کے سانہ کھلانی چاہیے۔ اگر نکسیر خود بخود جاری ہوا وسکا بند کرنا مناسب نہین ہے مگر جب قریب بغشی پہونچے۔ خون کی غلیظ رعناب سے خوب ہوسکتی ہے۔ اور رب عناب اسطرح بناتے ہین کہ سودانہ عناب کو پانچ رطل پانی مین پکائے جائین اسقدر کہ ایک ثلث پانی رہنے پاے پھر ارطل باقی رہجاے اور شکر سے قوام کیا جاے اور شکر جسقدر کم ہو اتنی ہی اچھی بات ہے۔ اور مسور بھی تغلیظ مین خون کی بہت مفید ہے خصوصاً تند سرکہ مین اگر مسور کو پکائین جو خوب گلا ہو۔ اور اگر یہ دونہ غلیظ ہو تو ہرگز رب عناب خواہ مسور کا استعمال نکرنا چاہیے۔ تبرید خون کی اس طرح پر کرین کہ مسور کو پانی مین بھگو کر اوسکا نقوع بنائین اور برف سے ٹھنڈا کرکے پلائین خواہ آب برگ کاہو سرد کرکے پلائین اور فقط سرد پانی بھی کافی ہے بشرطیکہ کوئی مانع موانع مذکورہ بالا سے نہو۔ اکثر اس کثرت سے پانی پلایا جاتا ہے کہ جوڑ ہلنے لگتے ہین اور رنگ بدن کا سبز ہوجاتا ہے اور اسی تدبیر سے شفا حاصل ہوتی ہے اور کبھی تپ کا انتقال بلغمی تپ کیطرف ہوجاتا ہے اوسوقت قرص ورد وغیرہ جو ادویہ حمی بلغمی کے ہین اونسے علاج کیا جاتا ہے۔ ایسا علاج بعض متقدمین اطبا کیا کرتے تھے پانی بکثرت پلا دیتے تھے اور بعضے متاخرین نے براہ کذب اپنی ایجاد سے اس معالجہ کو لکھا ہے۔ آب جو کا پلانا بھی علاج اس تپ مین نافع ہے بشرطیکہ طبیعت نرم ہو اور بہترین اوقات استعمال آب جو کا وقت شدت غلیان اور کرب کا ہے اور سوقت اشتعال حرارت زیادہ ہو اور خفقان کا دورہ متواتر ہو رہا ہو۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ فقط تبرید پر اقتصار کرکے فصد اور اسہال کا ترک کرنا سدے زیادہ پیدا کرتا ہے اور احتقان حرارت کا زیادہ کرتا ہے اس سبب سے عفونت اور حرارت دوبارہ بھڑک جاتی ہے۔ تنقیہ اس مادہ کا مسہلات صفرا سے کرنا چاہیے جسطرح قوت اور ضعف مریض مقتضی قوت اور ضعیف اجزا مسہلہ کے ہون۔ اور منضجات ایسے دینے چاہئین کہ جو نضج بلغم کے واسطے مقرر ہین اسلیے کہ اکثر بلغم سبب عفونت خون کا ہوتا ہے۔ اور آخر مین اس تپ کے قرص تباشیر دینا چاہیے اور یہ قرص بھی بہت عمدہ ہے۔ طباشیر ۳ جزو تخم خرفہ ۵ جزو تخم خیار ۴ جزو تخم کدو ۶ جزو صمغ عربی کثیر النشاستہ ہر واحد ۳۰ جزو رب السوس ۷ جزو کوٹ پیسکر قرص طیار کرین دوسرا نسخہ خصوصاً اگر ضعف جگر ہو تو بہت مفید ہے گلسرخ ۳ درم عصارہ زرشک ۲ درم تخم خیارین ۲ درم تخم خربزہ تخم خرفہ طباشیر ہر واحد ایک درم صمغ عربی نشاستہ کثیر النصف درم

ریونڈ یعنی زعفران کا فور ہر یک ۲ ع درم انکا قرص بنا تین ۔ غذا اس تپ مین مزورات عنابی اور عدسی جو ترش کیے ہوئے ہون اور مزورات رمانی اور سماقی مناسب ہین اور اگر ان غذاؤن سو کسی غذا کے استعمال مین خوف قبض کا ہو تو شدت ترشی کی کم کر دینی چاہیے شیر خشت ملا کر اور آلو بخارا ڈال کر اور غذا جو کدو سے اور حاض سے طیار کیجاے ۔ اور فواکہ اس تپ مین امرود اور انار اور سیب مناسب ہین ۔ اور ترکاری کدو و کگڑی اور کاسنی کھیرا اور لوبیا اور حاض لینے چوکا اور کشنیز اور اشال اسکی جو بقولات سہرد اور مسکن غلیان خلط ہون ۔ اگر دوسرا خواہ بیداری یا خفقان خواہ سبات یا رعاف بسیار جو قوت کو فنا کر دی خواہ اور اعراض ردی عارض ہون اور سخت ہون ہر ایک کا علاج اوسی طور پر کرنا چاہیے جو سابق مین جداگانہ بیان کیا گیا **حمی بلغمیہ کا بیان** اوپر بیان ہو چکا کہ بلغمی تپ نائبہ بھی ہوتی ہے اور لازمہ بھی ہوتی ہے اور نوبت اور لزوم کا سبب بھی اوپر بیان ہو چکا کہ داخل عرق کی عفونت سے لزوم ہوتا ہے اور خارج عروق کی عفونت سو نوبت اور دورہ پیدا ہوتا ہے اور یہ بھی معلوم ہو گیا کہ جس طرح اور حمیات کے واسطے اوقات کلیہ خواہ جزئیہ ہین بلغمی تپ کے واسطے بھی اوقات اربعہ مقرر ہین ۔ کم سے کم وقت ابتداء حمی کا اکثر بیمارونکی اٹھارہ دن ہوتی ہین اور زوال اس تپ کا درمیان چالیس اور سائنہ دن کے ہوتا ہے ۔ اسلم حمیات بلغمیہ وہی ہے کہ اوسکے زمانہ فترت اور سکون مین بدن حرارت سے پاک ہو جایا کرے خصوصاً اگر عرق برامد ہو کر سکون پیدا ہو کہ اس سے رقیق مادہ اور قلت مادہ کی اور بدن کا متحلل ہونا اور بدریعہ مسامات کے تحلل مادہ کا ہونا ثابت ہوتا ہے ۔ اطول اوقات اس تپ کے زمانہ تزید کا ہے علاوہ یہ ہے کہ زمانہ اسکے انحطاط کا بھی اطول ہوتا ہے بہ نسبت زمانہ انحطاط غب کے اور زیادہ طول اسکا زمانہ انحطاط مین محسوس ہوتا ہے ۔ بلغم مین جو عفونت آتی ہے کبھی زجاجی ہوتا ہے اور کبھی ترش ہوتا ہے اور کبھی شیرین ہوتا ہے اور کبھی نمکین ہوتا ہے اور یہ بات اوپر بیان ہو چکی کہ حمی محرقہ کسطرح بلغم شور سے پیدا ہوتی ہے ۔ اور اکثر تپ بلغمی اونہین کو عارض ہوتی ہے جنکا مزاج رطوب ہو خواہ ہو لوگ نازک ریاضت کرنے والے ہوتے ہین خواہ مشائخ کو اور ارکونکو اور ارباب تجمہ کو اور جو لوگ ریاضت خواہ استحمام حالت امتلا مین کرین اور جن لوگونکو اکثر کھٹی ڈکار آتی ہو خواہ وہ لوگ جنکی معدہ مین بوجہ امتلا کے نزلہ اوترے اور منعفن ہو جاے اور اونکے فم معدہ مین اکثر الم محسوس ہوا کرے ۔ **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ اگر تپ کے ساتھ برد بھی ہو تو نبض مین ضیق اور صغر پیدا ہوتا ہے **علامات بلغمیہ** دائرہ کی اس تپ کو یان یونانی مین امفریموس کہتے ہین جس تپ کا سبب بلغم زجاجی ہو خواہ بلغم ترش اوسمین برد بہت زیادہ ہوتا ہے اور لزوجہ زجاجی بلغم کی تپ مین زیادہ ہوتا ہے مگر برد اس تپ مین دفعۃ نہین شروع ہوتا ہے بلکہ تھوڑا تھوڑا اطراف مین پیدا ہو کر اسقدر بڑھ جاتا ہے کہ جیسے بدن برف ہو گیا اگر اوسکو گرم کرنا چاہین بہت دشواری سے گرم ہوتا ہے اور اگر گرم بھی ہوتا ہے تو دفعۃ گرم نہین ہوتا ہے اور نہ بتدریج گرمی پیدا ہوتی ہے بلکہ گرمی پیدا ہو کر پھر سرد ہو جاتا ہے اور پھر گرم ہوتا ہے اور کبھی برد اس تپ کا تشنجیہ سے ملا ہوا ہوتا ہے اوسوقت برد تو اوس حصہ سے خلا کو پیدا ہوتا ہے جسمین تعفن نہین ہوا اور تشنجیہ خلط متعفن سے پیدا ہوتا ہے ۔ زیادہ تر برودت خواہ لزوجہ منتنی کے دور و نہین ہوتے ہین اور یہ تپ اوس مادہ سے پیدا ہوتی ہے جو بہت حدت کی نہ ہو پیدا کرے نا کہ بطریق بارد نکالنے مادہ کے لزوجہ پیدا کرے جس طرح مادہ صفراوی سے یہ چیزین پیدا ہوتی ہے اسلیے کہ عفونت اس مادہ کی عفونت سے نرم کی ہے اور یہ تپ بدنمین گرانی پیدا کر کے شروع ہوتی ہے اور سبات بھی ابتدا مین عارض ہوتا ہے اور منتہز اوایل مین جو نوبتین ہوتی ہین اونمین تہوع نہین ہوتا اور نہ لزوجہ ہوتا ہے بلکہ ایک ساعت کے بعد بہ اور لزوجہ پیدا

ہوتا ہے اور کبھی مدت تک ایسا ہی رہتا ہے کہ فقط برد ہوتا ہے لرز نہین ہوتا ہے ۔ اور اکثر اس تپ کا شروع غشی سے ہوتا ہے اور کبھی غشی نہین بھی ہوتی ہے ۔ مگر اس بیماری مین غشی بیشتر ہوتی ہے اسلیے کہ فم معدہ ضعیف ہوتا ہے اور اشتہا ساقط اور ہضم جید بھی نہین ہوتا جسکے ذریعہ سے خون پیدا ہوا اور جزو بدن ہوکر قوت پیدا کرے ۔ جو تپ بلغم شور سے پیدا ہوتی ہے اوس سے بیشتر پھریری ہوتی ہے اور برد اوسمین شدید نہین ہوتا ۔ اور جو تپ بلغم شیرین سے پیدا ہوتی ہے کمتر اوسمین بہت سی لوتبیز اوایل کی ایسی ہوتی ہین جنمین پھریری ہو خواہ برد ہو یا لرزہ ہو ۔ اکثر دورے بلغمی تپ کی غشی عارض ہوکر ابتدا کرتی ہین اور کبھی اوایل کے دورے مین حرارت شدید پائی جاتی ہے اور آخر مین کم ہوتی ہے ۔ سبب اسکا شاید یہ ہے کہ عفونت پہلے بلغم شیرین اور شعور رقیق مین پیدا ہوتی ہے اوسوقت حرارت شدید ہوتی ہے بعد ازان بلغم غلیظ اور بارد مین تعفن پیدا ہوتا ہے ۔ مریض کے ملمس کی گرمی کا یہ حال ہوتا ہے کہ ہاتھ رکھتے وقت تو گرمی کم اور ضعیف مثل حرارت بخارات کے معلوم ہوتی ہے پھر جب ہاتھ رکھا رہے ایک حدت اور حرقت محسوس ہوتی ہے اگر جمیع بدن جسقدر ہاتھ کے نیچے ہوتا ہے سب جگہ ایسا ہو اور یکسان گرمی نہین ہوتی جیسے دق مین بلکہ حرقت کسی مقام پر زیادہ اور کہین کم اور نرم معلوم ہوتی ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے حرارت پیچھے کسی ایسی چیز کے ہو جھلتی وغیرہ مین چھنتی ہے صاف ہوکر آتی ہے ۔ اسلیے کہ بلغم لزج ہے اوسکا انفعال اور پتلا ہونا حرارت سے مختلف ہوتا ہے جسطرح تمام لزوجت دار چیزونکا یہی دستور ہے کہ حرارت اونمین اسیطرح اثر کرتی ہے کہ مین کوئی جزو گرم ہوجاتا ہے اور کہین سرد باقی رہتا ہے خواہ کسی مقام پر لزوجت دار چیز لپٹ جاتی ہے اور کسی مقام پر نہین لپٹتی ہے ۔ کبھی ہوتا ہے کہ حرارت اس تپ کی اکثر تو اس مقدار سے کم ہوتی ہے کہ التہاب پیدا ہو اور کرب اور بیچینی ایسی ہو کہ شوق سرد ہوا کا پیدا ہو خواہ ٹہنڈے پانی کو جی چاہے یا کپڑے پہاڑے اور بستر پر پہلو بدلا کرے ایک کروٹ پر لوجہ کرب کے آرام نکر سکے اور بڑی بڑی سانس لے اور پنکھی جھلانی کی زیادہ ضرورت ہو ۔ اکثر اس تپ کی حرارت تزید کے زمانہ مین کبھی ایسی ہوتی ہے کہ گھنٹہ دو گھنٹہ ٹہر جاتی ہے اور ایسا گمان ہوتا ہے کہ اب یہ تپ زائل ہوگئی اور یہ تپ یکایک پھر موجود ہوکر تزید اور زیادتی کرتی ہے اسلیے کہ ہمکو معلوم ہوتا ہے کہ بعد توقف پھر سبب شروع کرتی ہے تزید شروع کرتی ہے اور بڑہتی جاتی ہے اگر اسکا وقفہ انتہائی ہوا تو بعد وقفہ کے زیادہ نموتی ۔ اسیطرح اس تپ کی زمانہ انحطاط مین بھی وقفے ہوتے ہین ۔ کل بلغمی حمیات مین مذاوت اکثری زیادہ ہوتی ہے اسلیے کہ مادہ بلغمی مین رطوبت زیادہ ہے اور بخارات اس مادہ کے اپنی کیطرف بہت کم دفع ہوتے ہین اسلیے کہ بلغم مین لزوجت زیادہ ہے اور اگر کبھی پسینا برابر بھی ہوتا ہے تو کبھی کبھی قدرے قدرے معلوم ہوتا ہے اور تمام بدن مین شایع نہین ہوتا ہے ۔ کبھی عرق کی بلکہ عرق کا بالکل منقطع ہونا خاصہ زائل سے اس تپ کی ہے ۔ پیاس بلغمی تپ مین کم ہوتی ہے ہان اگر بلغم شور ہو خواہ عفونت شدید عارض ہو اگر گرمی زیادہ پیدا کرے اوسوقت کسیقدر پیاس جو ہوتی ہے وہ بھی اور تپ کی بہ نسبت بہت کم ہوتی ہے پیشانی کا پھولی جانا اس تپ کی بیمارونکو زیادہ ہوتا ہے ۔ اور پھلوکی جلد مین یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ رقیق ہوجاتی ہے اور تعدد پیدا ہوتا ہو رنگ بیمار کا صمی بلغمی مین مائل بسبزی اور زردی ہوتا ہے اور دونون رنگ سپیدی سے بلغم کو ملکر پہلے پیدا ہوتے ہین اسطرح کہ سبزی سپیدی سے ملکر مثل رصاص کے رنگ پیدا ہوتا ہے اور منتہی تک لون کی یہی کیفیت رہتی ہے اور کمر سرخی رنگ مین بوقت منتہی پیدا ہوتی ہے جیسے کہ اورحمیات مین بوقت منتہی کے رنگ مین سرخی پیدا ہوتی ہے ۔ نبض بلغمی تپ مین ضعیف اور منخفض لینے پست اوصغیر

ہوتی ہے پہلے تو اسمین لفاوت پیدا ہوتا ہے بعد اسکے اخیر مین تواتر ہوجاتا ہے اور تواتر اور صغر نبض کا بہ نسبت تواتر ربع اور غب کے شدید تر ہوتا ہے اور ربع اور غب کے صغر سے بھی اسمین صغر زیادہ ہوتا ہے اور تواتر مین شدت بوجہ زیادتی صغر کے ہوتی ہے مگر سرعت اسکی نبض ربع کی سرعت سے زیادہ نہین ہے کبھی ربع سے زیادہ بطی خواہ مثل اوسکے سرعت اور بطو رمین اول مرض مین ہوتی ہے مگر اختلاف مین شدید اور نظام مین اکبر اور نبضات صغار اور صعاف اس اختلاف مین زیادہ ہوتے ہین بہ نسبت نبضات قویہ اور کبار کے نبض کے دلائل اس تپ کیواسطے اصح دلائل مین بول اس تپ کا اول مین ابیض اور رقیق ہوتا ہے اسلیے کہ سدون کی کثرت ہوتی ہے اور برودت زیادہ ہوتی ہے اور قاعدہ برودت کا ہوکہ جسم ترکا رنگ سپید پیدا کرتی ہے اور بعد ازان بول مین سرخی بوجہ عفونت کے پیدا ہوتی ہے اور قوام مین کدورت آتی ہے اسلیے کہ نضج ناقص ہوتا ہے اور کبھی تپ مین حال بول کا وقتاً فوقتاً متغیر ہوتا جاتا ہے پھر جسوقت بدن مادہ غلیظ سے پاک ہوجاتا ہے اور جسقدر مادہ متعفن ہوا ہو متحلل ہوجاے اور مجاری مین سدہ مانع باقی رہ جاتین جو مادہ صالحہ بول کو اوترنے مدین سپید ہوجاتا ہے پھر بعد اس کیفیت کے جب مادہ کثیر متعفن ہوکر دفع ہوا اور تفتیح سدہ کی ہوجاے سرخ ہوجاتا ہے یہان تک کہ پھر سدے پیدا ہون کہ وہ مانع ہوجاتین مادہ صالحہ کے نکلنے سے دوبارہ کہ پھر سپید ہوجائیگا اور اسطرح سپیدی اور سرخی رنگ کی بدلتی رہتی ہے ۔ برازاس تپ مین نرم اور رقیق بلغمی برآمد ہوتا ہے ۔ از جملہ دلائل حمی بلغمی کے ہونے پر یہ ہے کہ اسکا ہمراہ گھنٹے تپ ہے اور چھ گھنٹے کا وقفہ ہو اور حالت سکون مین نبض تپ سے بالکل پاک نہوجاے اسلیے کہ مادہ باوصف غلاظت اور زیادت کے سبب بھی ہوتا ہے کہ تہور ازمانہ سکون بعد تحلل کے بھی باقی رہجاتا ہے ۔ کبھی سن اور فصل اور عادت اور بلد اور غذا بھی اس تپ پر دلیل کامل ہوتی ہے اور سحاب سابقہ کا ایسا مجتمع ہونا یا خمہ وغیرہ سے بھی دلیل حمی بلغمی پر ہے اور سحنہ از قبیل رنگ چہرہ کا جیسا مذکور ہوا اپنے رصاصی اور تہیج اور ملمس کا نرم ہونا اور فم معدہ کا ضعیف ہونا اور سقوط اشتہا یہ دلائل خاص اس تپ کے ہین ۔ کبھی بالمحال اس تپ مین بڑہ جاتی ہے اور تپ سے پہلے لمسی ڈکارین بہت سی آتی ہین **علامات بلغمی لازم کی** اور اس تپ کا نام لقمہ ہے سب علامتین بلغمی تپ کی جو اوپر بیان ہوچکین اسمین ہوتی ہین بان یہ تپ اونترتی نہین ہے اور نہ منتہا ہونے کے ہوتی ہے اور ابتدا اسمین اسکی لزج اور برد اور بہریری نہین ہوتی اور رق سے نہایت مشابہ ہوتی ہے ۔ اور نہ چھ گھنٹے کے خفت ہوتی خواہ اس سے کچھ کم و بیش ہر خلاف بلغمی دائرہ کے اسلیے کہ دائرہ اگرچہ بوقت فترت بالکل برطرف نہین ہوجاتی مگر پھر بھی اسمین جو بقیہ حرارت رہتی ہے بہت پوشیدہ ہوتی ہے ظاہر نہین ہوتی ہے **چند حمیات ایسے جو اکثر احوال مین از قسم بلغمی تپ کے معدود ہین** اور خلط صفراوی سے بھی کبھی ایسے حمیات ہوتے ہین مگر خلط سوداوی سے ہرگز نہین ہوتے ہین اور یہ حمیات از قسم بلغمی خواہ صفراوی یا سمار محضہ اور احکام خاصہ ناقص ہین اونمین ایک حمی افیالوس اور دوسری لیفر یا اور یہ دونون حمیات بلغم سے ایسی نہین ہین کہ جنمین جگہہ حرارت اور برودت کی مختلف ہوتی ہے کہ کسی مین حرارت داخل جسم مین ہوتی ہے اور کسی مین خارج از جسم حرارت پائی جاتی ہے اور منشا اس اختلاف کا اختلاف محل عفونت مادی کا ہے ۔ اور یہ بلغمی حمیات تین قسم پر ہین اور منجملہ اون حمیات کے جسکا نام خاص حمی غشیہ خلطیہ ہے اور حمی نہاری اور حمی لیلی ہے **حمی جسمین اندر جسم کے برودت ہوا ور ظاہر جسم مین گرمی** جسکا نام افیالوس ہے اور بلغم زجاجی سے پیدا ہوتی ہے جو باطن اور قعر بدن مین پیدا ہوتا ہے اور جہان وہ بلغم موجود ہے اوس جگہہ برودت ہوتی ہے پھر جب اسمین عفونت آجاتی ہے اوس سے بخارات اوٹھتی ہین اور ان بخارات مین جزء لطیف صفراوی کی جزء کثیف ہوتی ہے اسلیے ظاہر بدن مین گرمی پیدا ہوتی ہے اور جو شے غیر متعفن مختلط خلط سوداوی سے اندرون جسم مین اول سے ہوتی رہتی ہے

اور قبل از وقت عفونت کے بلغم زجاجی کی سردی اندرون جسم مین اسلیے ظاہر نہین ہوتی کہ چونکہ وہ ایک مکان خاص مین مدت سے ٹہرا ہوا تہا اور وہ عضو اوسکے برودت سے عادی ہوگیا تہا اور بوجہ عفونت کے جب اوسمین حرکت پیدا ہوئی اور قریب کے اعضا جو اوسکی برودت کے خوگر نہ تہے اونسے کسیقدر اتصال ہوا تب اوسکی برودت محسوس ہوئی **علامت** اس تپ کی بہی وہی ہین جو علامات حمی بلغمی کے مذکور ہوئین اوپر یہ بہی پہچان ہے کہ بول اس تپ مین سرد اور خام ہوتا ہے اور بہ نسبت اور تپہای بلغمی کے بول مین گرمی کم ہوتی ہے اور نبض بطی اور متفاوت ہوتی ہے اور اکثر اس تپ مین ہر روز شدت پیدا ہوتی ہے مگر بوجہ غلیظ ہونے مادی کے کبہی ربع کیطرف منتقل ہوتی ہے اور کبہی غب کیطرف کیونکہ ایسا مادہ بدن مین کم رہتا ہے اور نضج اوسمین کمتر اور شاذ و نادر واقع ہوتا ہے اور کمی نضج خواہ کمی مقدار سے دورہ مین بعد اور دیر ہوتی ہے مگر غب خواہ ربع کیطرف انتقال سے اس تپ کا بلغمی ہونا موقوف نہین ہوتا اسلیے کہ مادہ بلغم بن عفونت آجانے سے یہ تپ پیدا ہوتی ہے اور دورہ کی طرف التفات بعد اور اک اصل سبب کے جائز نہین ہے اور نہ انقسام حمیات کا فقط دورہ پر ہے ورنہ بلغمی تپ کو بر روز خواہ صفراوی کو بطور غب آنا ہی اوسکے ادراک مادہ کے واسطے کافی ہے ۔ اس تپ کی نوبت ۴ گہنٹے سے ۴ گہنٹے تک رہتی ہے اور بیشتر اس سے کم ہی رہا کرتی ہے اسلیے کہ یہ مادہ اسقدر کثیر نہین ہے کہ ۴ گہنٹے تک نوبت باقی رہے **حس تپ مین اندر گرمی ہو اور باہر سردی اوسکا لیفور یا نام ہے** یہ تپ اکثر بلغمی ہوتی ہے اور کبہی صفراوی بہی ہوتی ہے مگر صفرای غلیظ سے پیدا ہوتی ہے ۔ بلغمی ہونا اس تپ کا اس طرح سے ممکن ہے کہ چونکہ بلغم اندرون جسم کے متعفن اور مستقل ہوتا ہے تو وہ مقام گرم ہوتا ہے اور چونکہ تحلل اس بلغم کا نہین ہوتا ہے اس جہت سے خارج بدن مین گرمی پیدا نہین ہوتی اسلیے کہ اوسکے بخارات کا زیادہ انتشار خارج بدن نہین ہوسکتا لہذا سخونت اور گرمی زاید بہی نہین پیدا ہوتی اور یہ بہی ایک سبب ہے کہ قوت غریزی اور حرارت اصلی ہر مقام سے اندرون جسم محل عفونت متعفن مین جمع ہوجاتی ہے واسطے نضج مادہ کے اسلیے کہ ظاہر بدن حرارت سے خالی ہوجاتا ہے اور سرد ہوجاتا ہے خصوصاً اگر خارج مین بلغم اکثر کیطرف بلغم خام زجاجی موجود ہون اور ایسین عفونت واقع نہوا اور حرارت اندرونی اسقدر نہو کہ بیرونی بلغم کی تحلیل خواہ تسخین کرسکے ۔ یہ بہی ایک دلیل ہے خارج کے بارد رہنے کی کہ اکثر بلغم بالمن سے بخارات غیر متعفن اوٹہتے ہین جسوقت وہ بلغم متعفن ہوتا ہے مگر وہ بخارات صعود کرکے ظاہر بدن تک آتے ہین اور جدا ہوتے ہین اور صعود ان بخارات کا بوجہ اس حرارت کے ہوتا ہے جو مادہ کو متعفن کرتی ہے اور یہ حرارت نمودی دیر تک ہمراہ اوس بخار صاعد کے رہتی ہے اور بعد تہوڑی دیر کے بخارات سے جدا ہوجاتی ہے جسطرح گرم پانی کے بخارات سے حرارت جلد تر جدا ہوتی ہے پہر جب حرارت غریبہ بخارات مذکور سے جدا ہوتی ہے اور یہ بخار جس مادہ کا ہے وہ مادہ بلغمیہ قبل از عفونت کے چونکہ نہایت سرد تہا لہذا اصلی برودت عود کرتی ہے اس سبب سے ظاہر بدن جہان پر یہ بخارات پہونچتے ہین سرد ہوجاتا ہے ۔ لیفوریا کی صفراوی ہونے کا بیان یہ ہے کہ صفرا جب تہوڑا ہو اور اندرون جسم کے متعفن ہوا اور اوسمین سخونت پیدا ہوا اور اوسکے مکانین سخونت واقع ہوا اوسوقت بہی ظاہر بدن اوسی طرح سے سرد رہے گا جیسے بلغم کے بیان مین ابہی ہم کہہ چکے ہین کیونکہ اسقدر صفرا سے زیادہ بخارات نہین اٹہہ سکتا جو ظاہر بدن کو حرارت پہونچائے اسواسطے فقط موضع عفونت گرم ہوگا اور ظاہر بدن سرد رہے گا ۔ اس قسم خاص کا نام طبیبون سے اور لیفوریا تمام جنس کے ہے کہ بلغمی اور صفراوی دونون پر اوسکا اطلاق ہوتا ہے ۔ لیفوریا کی مدت شطر السنہ سے زیادہ ہے **سوال** معترض اس مقام پر یہ اعتراض کرسکتا ہے کہ اوپر تعریف حمی کی یہی گئی ہے کہ اشتعال حرارت غریبہ کا قلب مین ہو کہ جو سبب روح اور شرائین کی حرارت تمام بدن مین پہیل جاتی ہے اور لیفوریا کیسی تپ ہے کہ اسمین یہ اشتعال حرارت قلب مین ہوتا ہے اور نہ بذریعہ شرائین اور ارواح کے

تمام بدن مین حرارت منتشر ہوتی ہے **جواب** اس اختلاف کا یہ ہے کہ حدود و خواہ رسوم ایسی چیزونکی جسقدر ہین سب مین ایک شرط متعین ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ لبتہ طبیکہ کوئی مانع نہو مثلاً پانی کی تعریف مین ہم کہتے ہین کہ پانی سرد تر ہے اوس سے مراد یہ ہے کہ پانی جسوقت اپنی ذاتی حالت پر ہو اور کوئی مانع خارجی نہو تو اوسکی برودت اور رطوبت محسوس ہوگی خواہ ثقیل اور وزنی کی تعریف یہ کرتے ہین جو نیچے کی طرف گر پڑے یہان بھی مراد یہی ہے کہ لبشرطیکہ مانع کوئی نہو۔ اور ان حمیات مین حال یہی ہے کہ حرارت قلب تک پہونچتی ہے اور شرائین کے ذریعہ سے بدن مین منتشر ہوتی ہے مگر کسی تپ مین کوئی ایسا مانع پیدا ہوتا ہے کہ ظہور اس انتشار کا نہین ہو سکتا ہے جیسے اگر تپ مین کسی مقام پر برف رکھین کہ وہ جگہ سرد ہو جاتی ہے مگر ضرور اوسکا افعال طبعی مین نوجملہ اقسام مین ہوتا ہے **وہ تپ جسمین گرمی سردی دونون جگہہ ہو یعنے** اندر اور باہر ایسی تپ اگر وجود ممکن ہے تو وہین ہوگا جہان دو مادے سر دسبب تعفن کے متحرک ہون ایک اندر ہو اور ایک باہر اور دونون مین کوئی بکثرت نہو جو پہل سکے پھر جب تعفن شروع ہو دونون سے بخار لطیف اوسکا گرد پھیلے گا اور جہان زیادہ ہوگا وہ مقام سرد رہیگا اور حالت حرکت مین جو خلط بارد ہے سردی پیدا ہوگی اوسکا سبب تو ابھی بیان ہو چکا ہے کہ جو عضو غیر معتاد سے برودت سے بلغم کی ایذا کا احساس کرتا ہے **حمی عشی خلطی** یہ تپ اکثر بسبب بلغم خام کے ہوتی ہے جو تخمیر مین بوجہ کثرت مقدار کے متفرق ہو جاتا ہے اور بوجہ کثرت کے قوت کو مغلوب اور ضعیف کر دیتا ہے اور اکثر اس بلغم کا فساد ضعف معدہ پیدا کرتا ہے جب اس بلغم مین حرکت بوجہ عفونت کے پیدا ہوتی ہے قوت حیوانی اور طبعی کو زیادہ مغلوب کرتا ہے اور اوسے متحیر کرتا ہے اگر قوت کو بحال خود چھوڑ دے اور مادہ کی تحریک سے مدد قوت کی نکرے تو تنہا قوت تدبیر قلع اور دفع مادہ مین کافی نہین ہوتی ۔ اور اگر بآسانی استفراغ مادہ کا قصد کرین مادہ عاصی ہو کر مستفرغ تو نہین ہوتا مگر ایسی حرکت نالائم کرتا ہے کہ قوت کی کلوگیری اور روح کی بیقراری پیدا ہوتی ہے بارہ کا اختناق ہو جاتا ہے ۔ اگر استفراغ شدید کا قصد کیا جاتا ہے کہ بذریعہ اسہال شدید خواہ فصد قوی کے اخراج اس مادہ خبیثہ کا ہو جاے قوت اسکی متحمل نہین ہوتی ۔ اور کیونکر قوت متحمل ہو حالانکہ اس تپ مین بوقت سکون مادہ کے غش پر غش چلے آتے ہین پھر جب تحریک قوی کیجائیگی تو کیسا ضرر بین پیدا ہوگا ۔ مگر باینہمہ استفراغ کی ضرورت اس مرض مین شدید ہے اسلیے کہ مادہ کیفیت بن دی اور کمیت مین کثیر ہے ۔ اور پھر فضلہ کی حاجت زیادہ ہے اسلیے کہ جو اخلاط بدن مین بالفعل موجود ہین بوجہ خامی اور ناورستی کے قابل اکل نہین ہین کہ جزو بدن ہون اور انکے جزو بدن ہونے سے قوت مین کسی قدر انتعاش ہو اور بدن چونکہ غذا اخلاط خام سے نہین پاتا ہے اب ایک یہ اور خرابی ہے کہ اگر بہ تکلف غذاے جید دیجاے چونکہ ضعف ہضم پیدا ہو چکا ہے وہی اخلاط خام پیدا ہونگے اور فساد مادہ مین زیادتی ہوگی ۔ اور اگر غذا قطعاً متروک ہو قوت کیسر ساقط ہوگی ۔ اس تپ کی ابتدا مین ایسا ہوتا ہے کہ ایک سرد چیز بطرف قلب کو گرتی ہے اور اس سے غشی پیدا ہوتی ہے اور نبض صغیر ہو جاتی ہے اور بطو اور متفاوت ہوتی ہے اور پھر جب طبیعت کوشش کر کے مادہ مذکورہ کو گرم اور لطیف کر دیتی ہے اور جس عفونت نے بعض اجزا اس مادہ کے قلب تک پہونچائے ہین وہ طبیعت کی اس فعل مین اعانت کرتی ہے اوسوقت قلب ضرر سے اوس شے بارد کے جو سبب غشی کا ہے بچات پاتا ہے لیکن اب اوسکی حرارت سے قلب کو ضرر پہونچتا ہے اس سبب سے نبض مین سرعت پیدا ہوتی ہے خصوصاً حرکت انقباض مین سرعت زیادہ ہوتی ہے بہ نسبت انبساط وغیرہ کے ۔ علاوہ یہ ہے کہ پھر نبض مین باوجود سرعت کے صغر اور بطو اور تفاوت غالب ہوتا ہے ۔ دورہ اس تپ کا جیسے اور بلغمی حمیات کا ہے ویسا ہی ہوتا ہے کچھ تغیر تبدل یا فرق نہین ہوتا ۔ اور نہج چہرہ کا اور بدن کا

ڈھیلا ہونا اس تپ مین زیادہ ہوتا ہے۔ رنگ ان بیمارونکا ایک طور پر نہین رہتا ہے کبھی مائی اور رصاصی ہوتا ہے اور کبھی زرد ہوتا ہے اور کبھی سیاہ ہوتا ہے اور کبھی ہونٹھہ کا رنگ ایسا اودا ہوتا ہے جیسے نوت کمانے والون کے ہونٹھہ کا رنگ آنکھون مین سیری سی معلوم ہوتی ہے اور بند ہوجاتی ہین ہر وقت ہیجان مادہ مرض کے اور کبھی آنکھین مختوق کی ایسی ہوجاتی ہین۔ شرایسیف کے نیچے انتفاخ زیادہ ہوتا ہے اور اسیطرح احشا مین نفخ زیادہ پیدا ہوتا ہے۔ کبھی مریض کو کھٹی ڈکارین بھی آتی ہین۔ اگر اندرون احشا کے کسی مقام پر ورم ہو اس تپ کی وجہ سے اوس مریض کی صحت کی امید قطعاً نہین ہوتی ہے۔ کبھی صفرا غالب مع غلیظ سے بھی یہ تپ پیدا ہوتی ہے ایسے وقت سوزش احشا مین بہت ہوتی ہے اور قے صفراوی بار بار ہوتی ہے اور دوسرے بلغمی تپ کے مثل ہوتے ہین حمی غشیہ دقیہ رقیقہ یہ تپ مادہ سے مسقوط نبض اور قوت کا ایک ہی نوبت خواہ دو نوبت مین کر دیتی ہے اور رطوبات ثانیہ قریب الانعقاد کا زیان بہت جلد ہوجاتا ہے اور اکثر اس تپ مین قوت چوتھے دن تک پٹی نہین رہتی بلکہ فنا ہوجاتی ہے۔ اس تپ کی پیدائش اکثر کیموسات رقیق صفراوی سے ہوتی ہے جنمین رقت اور غلبہ زیادہ ہوتی ہین اور اونکا جوہر بردی اور سمی ہوتا ہے کہ اونمین عفونت پیدا ہوتی ہے اون لوگون کے بدن مین جنکا مزاج نہایت گرم خشک ہے۔ اور اکثر اسکی نوبت بلغم و غیب کے ہوتی ہے حمی لیلی اور نہاری اقسام بلغمی سے۔ نہاری وہ تپ ہے جسکے دورے دنکو ہون اور رات کو فترت اور کمی ہوجاوے اور لیلی وہ تپ ہے کہ رات کو دورہ ہو اور دنکو سکون ہو یہ دونون بدہین مگر نہاری زیادہ ردی ہے اور بوجہ طول مدت اور دنکے عارض ہونے کی زیادہ تر اسمین بھی خوف ہے کہ زدق کیطرف منتقل نہو۔ اسکی خباثت کی ظاہر دلیل ایک یہی ہے کہ ہر وقت حرارت نہار اور کھٹنے مسامات کے عارض ہوتی ہے اور باوجودیکہ ایسے وقت بخارات متحلل زیادہ ہوتے ہین پھر بھی بدنمین اسقدر کثرت مادہ کی ہے اور اسقدر مادہ قوی ہے کہ متحلل نہین ہوتا جب تو حمی پیدا ہوتی ہے۔ باینہمہ مریض کو اس تپ مین ہر وقت شب غذا دینے کی ضرورت ہے اور پیٹ بھر جانے کے بعد سونا اوسکے حق مین مضر ہے تکلیف جاگنے کا حکم دیا جاتا ہے تا اینکہ غذا کا انہضام ابتدا ہضم ثانی شروع ہو اور یہ بات ایسی ہے کہ قوت کو جلد تر ساقط کر دیتی ہے اور تپ کا صدمہ اور نہاذون کی گرمی مین اور اسکی سردی مین جاگنا مقتضی اسی کا ہے کہ تپ دق مین پڑجاوے۔ حاصل یہ ہے کہ یہ تپ عسیر العلاج ہے کہ اوس سے نجات مریض کو کمتر ہوتی ہے علاج بلغمی تپ کا علاج اس تپ کا بحسب اوقات ایعنی ابتدا اور انتہا اور انحطاط کے مختلف ہوتا ہے اور بحسب ظہور نضج اور عدم ظہور اور نیز بحسب اخلاط سوداوی مخالف ہوتا ہے کبھی بلغم ترش اور کبھی بلغمی زجاجیہ اور کبھی ملح اور شور اور کبھی بلغمیہ حلوہ اور شیرین ہوتی ہے اور جمیع اقسام اس تپ کے ابتدا مین مین پیرون مین مشترک ہوتے ہین زلیمن معتدل۔ اور قے کرانا اور ملطفات اور مقطعات اور مدرات کا استعمال کرنا۔ اور جیسے تین دن اس تپ مین گزرتے ہین کہ انمین مادہ رقیق ہوتا جاتا ہے بسبب تپ کی اور قبل ازین متحرک ہوتا ہے اور اونوبت دینا ہے اور کچھ نفع کا فعل ظاہر نہین ہوتا۔ تقویت دینا طبیعت کو تلطیف تدبیر بوجہ اعتدال احسمین بھی جمیع اقسام کیسان ہین بلکہ بیشتر تب جو پیر تین دن ابتدا مین اقتصار کیا جاتا ہے باین امید کہ شاید کہ منتہی قریب ہو بواہ قرب منتہی کا بوجہ رقت مادہ کے ہو خواہ بوجہ قلت مادہ کے اگر تقویت یافت ہوجاوے کافی ہوگی اسقدر تلطیف تدبیر کی نہوگی۔ علاوہ بران اگر سستہ رہا اور اوسی حالت مین ریاضت [illegible] جاوے اس مرض مین بہت نافع ہے۔ اگر تلطیف تدبیر کیطرف [illegible] منتہم تک قریب کر دیگے پھر

رفتہ رفتہ جسقدر قرب منتہی ہوتا جائیگا تلطیف بڑہائی جائیگی مگر مقتضای احتیاط یہی ہے کہ اولاً تلطیف تدبیر کرین پھر جب بخوبی ظاہر ہوجاے کہ منتہی دور ہے تلافی اس ضعف قوت کی تغلیظ تدبیر ہے کرین بعد ازان آہستہ آہستہ تلطیف کرین تا اینکہ زمانہ منتہی کا آجاے اسلیے کہ طول زمانہ اس تپ کا ایسا ہی کہ اسمین ایسے تغیرات تلطیف اور تغلیظ اور اوسکے بعد پھر رفتہ رفتہ تلطیف ممکن ہے حمی حادہ مین البتہ یہ تدبیرات ممکن نہین ہوتی ۔ اور جب سات دنسے زیادہ زمانہ گذر جاے پھر تلطیف تدبیر پر قیام نکرنا چاہیے ورنہ ضعف شدید عارض ہوگا اور فم معدہ ضعیف ہوجائیگا اور جسقدر مرض مین طول زیادہ محسوس ہوتا جاے تلطیف مین کمی کرنی چاہیے ۔ باینہمہ بہ نسبت ربع کے اس تپ مین تلطیف زیادہ واجب ہی ۔ اور اسی وجہ سے ضرور ہے کہ مریض کو جلد بچہ ہاے مرغ وغیرہ جو خون غلیظ پیدا کرتے ہین ندینی چاہئین بلکہ روٹی کے ساتھ شوربا فقط کہلانا چاہیے ہان اگر ضعف کا زیادہ خوف ہو خواہ انحطاط کا ظہور ہوجاے پھر گوشت وغیرہ کہلانا مضر نہین ہے ۔ پھر اختلاف اس تپ کا بوجہ مادہ شور اور شیرین کے اور بوجہ مادہ زجاجی اور ترش کے اگر دیکھا جاے تو حمی فرومویوس جو مادہ زجاجی خواہ ترشی سے ہوتی ہے اور جسمین بدن کی تسخین چند ساعت تک نہین ہوتی ہے ۔ اسمین فرق معالجہ کا یہ ہے کہ پہلے دونون مادہ کی تپ یعنی ملغم شور اور شیرین کے تلئین ایسی دوا سے مناسب ہے جو نرم ہو اور کسیقدر تبرید بھی کرے اور زجاجی اور ترش مادہ سے جو تپ آوے اسمین دوای سخت درکار ہے ۔ اسیطرح پہلے دونون مادہ یعنے مادہ شور اور شیرین مین تفطیع مادہ کی ایسے ملطفات اور مقطعات سے مناسب ہے جو گرم زیادہ نہون اگر خشکی اونمین زیادہ ہو اور دوسرے دو مادہ یعنی زجاجی اور ترشی مین گرم چیزین جو ملطف ہون اور اپنی تیزی سے تقطیع پیدا کرین اونکی ضرورت ہی خصوصاً اگر بلغم کے ہمراہ سودا بھی ملا ہو اور سوقت استعمال کمونی اور معجون کبریت کا مناسب ہے اور نمکین چیزین بھی استعمال کرنی چاہین ۔ مناسب تر وہ دوا جو ابتدا مین درکار ہے کلقند ہے سات تین دن تک اور اگر آب رازیانہ اور آب کاسنی اور آب کرفس ہمراہ گلقند بحسب حاجت دیا جاے اسمین بھی کچھ مضائقہ نہین ۔ سکنجبین بھی مفید ہے اور اوا خر اصل ہمراہ زوفا کے بھی خالی از فائدہ نہین ہے ۔ کبھی یہ بھی مناسب ہوتا ہے کہ جسقدر تلئین طبیعت زیادہ مطلوب ہو مقدار گلقند کی خواہ اور ادویہ مذکورہ بالا کی زیادہ کیجاے ۔ خصوصاً وہ مسہل جو شربت ورد فارسی سے بنایا جاے کہ وہ مسہل ملین ہے ۔ اگر ضرورت ہو کہ اسکی تلئین قوی کیجاے آب لسلاب زیادہ کردین اور اگر چاہے التماس برہادین اور شکر خواہ قند شریک کردین ۔ گلقند جسکی ساخت شیرہ تر بنجبین لجوبلاب کی یا بنجبین نکالا گیا ہو وہ بھی قوی ہے ۔ زیادہ مبالغہ ابتدا مین ادویہ مسہلہ کا مناسب نہین ہے اور بعد زمانہ ابتدا کے تھوڑا سا تا وقت مسہل مین ضرور ہے خصوصاً اگر مادہ بلغمی کے ساتھ صفری کی بھی شرکت ہو اسلیے کہ اسوقت مسہل سے مزاج مین فساد پیدا ہوتا ہے ۔ اکثر آدمی ابتدا مین واسطے اسہال اور ادرار کے ہر شب کبھی دو دوا تربد کا استعمال کرتے ہین نسخہ دوا تربد کا بجہیل مصطگی دس درم ہر واحد سے لیکر برابر کے مجموع بیس درم تربد ملاتے ہین اور شکر طبرزد برابر مجموع کے یعنے چالیس درم شریک کرتے ہین اور ہر شب ایک مثقال استعمال کراتے ہین مگر اس دوا کا استعمال اوسوقت چاہیے کہ طبیعت نرم ہو اور اگر ہر روز دو مرتبہ اجابت از خود ہوتی ہو پھر اس دوا کی ضرورت نہین ہے ۔ مگر مجھی پسند یہی ہے کہ یہ دوا البتہ نفیع مادہ کے دیجاے اور پہلے اون دواؤن سے تلئین کیجاے جنکا ذکر اوپر ہو چکا ہے بلکہ میرے نزدیک مناسب یہ ہے کہ تھوڑی سی ملغم کا اخراج ایسی دوا سے پہلے کرکے تب بقیہ مادہ کا تنفیج کرین اور تا تنفیج استعمال ادویہ مسہلہ پر صبر کرین اور جب تنفیج ہوجاے استفراغ مین نرمی ملحوظ رکھین کہ تھوڑا تھوڑا مادہ نکالین ایسا نہو کہ ضعف شدید پیدا ہوجاے بعد اسہال کے مدرات کا استعمال کرین اسیطرح مجھے پسند ہی استعمال شربت آب الوا اور شربت بنفشہ وغیرہ کا جسمین شیرہ بنفشہ ہوتا ہے اور غلظ رقیق کا اخراج کرتے ہین ۔ اور اگر مادہ زیادہ سرد ہو اون دواؤن کے ہمراہ قرطم بھی شریک کرین اور اگر مادہ ضفادی کے شرکت ہو شربت بنفشہ یا خمیرہ بنفشہ یا شیر خشت خواہ خشک بنفشہ بیکبار ملا دین ۔ مسہلات کی مدد کے واسطے حقنے کا استعمال کرین جو ان اجزا سے

بنایا جاے شہد اور نمک اور آب برگ چقندر اور روغن کنجد کہ یہ جملہ ابتدا مین مفید ہے اور آب ترب اور مولی جو سکنجبین زبدری مین ترکی ہو اور مثل اسکے اور چیزین سبک سو نے کرابتین ۔ اور اگر تے کی حاجت ہو مثلاً متلی زیادہ ہوتی ہو خواہ ذائقہ مونہہ کا بہت متغیر ہوتا ہے ۔ تو حب بقل جسکا نسخہ قراباذین مین لکھا ہوا ہے استعمال کرین اور ایک مثقال یہ دوا نہ دے پانی کے ہمراہ استعمال کرین ۔ تے با وجودیکہ معدہ مین ضعف پیدا کرتی ہے مگر اس مرض تپ کو دفع کردیتی ہے ۔ تے کرانیمین انتظار نضج کا روز ہفتم تک ضرور کرنا چاہیے تاکہ ابتدا مین بوجہ سختی تے کے ورم معدہ نہو جاے ۔ اگر کسی شخص کو تے بدشواری شدید آتی ہو خواہ نہایت اوسپر جبر ہو تو ہرگز جبر کرنا مناسب نہین ہے ۔ اگر اس مرض کی ابتدا مین قذف یعنے تے عارض ہو خصوصاً اگر ابتداے دورہ مین واقع ہوا و سکار دکنا مناسب نہین ہے اسواسطے کہ دفع طبعی ہے ہان اگر بجہت قذف کے بے طاقت ہو جانے اور ضعف زائد کا خوف ہو اوسوقت شراب سیب اور شربت نعناع سے خواہ اون دواون سے جو آیندہ اسی فصل مین مذکور ہوتی ہین بند کردینا چاہیے ۔ اگر دوسرے عارض ہو وہ نطولات جنمین بابونہ جزو معمود ہے استعمال کرین اور ہاتھ اور پاون گرم پانیمین رکھین اور دونون پنڈلیان بقوت اور مضبوط باندہین ۔ اور اگر آب جو کی حاجت ہو ماء الاصول اوسمین جوش دے کر پلاتین بقدر مناسب اور سکنجبین عسلی اوسمین شریک کرین اگر غذا معدہ مین ترش نہو جاتی ہو اور اگر ترش ہوتی ہے مارالعسل شریک کرین ۔ آب جو کا پلانا اوسوقت مناسب ہے کہ پیشاب زرد رنگین ہوا ہو تو ایسے وقت مین پہلے گلقند پلا کر پھر بعد دو گھنٹے کے آب جو پلاتین ۔ ایسے بیمار کے پینمین ملنے والی چیزین جنمین تحلیل ہے ملنی مناسب نہین اور نہ تر پڑے ایسی چیزے لطیف ہوتی ہے استعمال کرین شروع مرض مین خواہ جسوقت بدنمین کوئی خلط متحرک معلوم ہو اسلیے کہ یہ چیزین خلط رطب کو گرم کرکے اخشا مین نرمی پیدا کرتی ہے اور رطوبت کا سیلان اخشا مین ہوگا ۔ سرد پانی سے احتراز واجب ہے کہ اوہ مین خامی اور غلظ پیدا ہوگا ۔ جسوقت بول مین سرخی و غلاظت ظاہر ہو فصد کرنیمین کچھ خوف نہین ہے پھر اسوقت بوجہ استعمال سکنجبین کیطرف کی جاے ۔ دلک سخت بدن کی مالش علاج نافع ہے کہ جسقدر بلغم مین غلظ اور لزوجت زیادہ ہو دلک زیادہ مفید ہوتا ہے ۔ بعض طبیبون نے تجربہ کیا ہے کہ ملکیا جاے اور روغن زیتون سے اگر بدن ملا جاے بہت مفید ہوتا ہے ۔ جب اس مرض کا زمانہ تزید شروع ہوا و رہی زمانہ انتہا مین اکثر تو طبیب کو فم معدہ کیطرف اور اوسکی اصلاح کیطرف چاہیے مفویات فم معدہ چیانی کی دوائین ہین جو پودینہ اور مصطگی اور انیسون سے مرکب ہون ۔ اور تے کا استعمال جیسا اوپر ذکر کیا گیا مولی کے ذریعہ سے کرین اور غذا کم کرنیکی بھی ضرورت ہوتی ہے ۔ اور گلقند ایسے وقت تزید خواہ انتہا مین اگر پلاتین خواہ بعد روز ہفتم کے استعمال کرین ضرور اوسمین وہ چیزین ملالین جو فم معدہ کی تقویت کرین اور اونمین اوراکثیر کی قوت ہو مثل انیسون اور مصطگی کے اور گرم پانی مین گھول کر گلقند پلانا چاہیے خصوصاً ابتدا یہ نوبت مین کہ یہ ترکیب لرزہ اور برد کو بھی روکتی ہے اور پیاس کو بھی بجھاتی ہے اگر پیاس کی شدت ہو ۔ اگر اجازت استفراغ بلغم اور خلط خام کی ایسے وقت انتہا خواہ تزید مین دیجاتی ہے اور مناسب یہی ہے کہ تمام نضج کا پھر بھی انتظار کرین ۔ اگر مرض مین حدت پیدا ہو یہ قرص بہت نفع کریگا ۔ ہلیلہ زرد و صبر اور عصارہ غافث عصارہ افسنتین ہر یک ۵ درم زعفران مصطگی ہر یک ۲ درم پس اسکا قرص بنا لین اور دو تولہ بقدر ایکدرہم کے اور رات کو نصف درم استعمال کرین ۔ اگر ظہور نضج کا ہو تو امانت نضج کی برگ کرفس اور رازیانہ اور بیخ اذخر اور پرسیاوشان سے کرنی چاہیے ۔ اور اگر یہ امر مخفی ہو جاے کہ مادہ مین برودت زیادہ ہے تو قدرے فلفل سیاہ کا استعمال بھی ممکن ہے اور شراب رقیق بہت تھوڑی سی بھی دے سکتے ہین زیادہ نہین ۔ کبھی نضج کی اعانت قوی مروحات محلہ سے بھی کیجاتی ہے اور مروحات کا استعمال ایسے وقت اس مرض کی واسطے جیسا مناسب ہے کسی اور تپ کو ایسا مناسب نہین ہے ہان مروحات کے استعمال مین قوت اور تپ لرزے تر مین چیز نکا خیال کرنا چاہیے کہ اگر قوت قوی ہو اور تپ زیادہ شدید نہو مروحات کی

قوت زیادہ کرنی چاہیے ورنہ اوہان لطیف جو معتدل قوت مین ہین استعمال کرنی چاہئین سو جب چودہوان روز گذر جاوے تو استعمال ملطفات کا اکثر کرنا چاہیے جیسے رازیانہ اور کرفس اور کبھی تخم کرفس اور رازیانہ کی حاجت ہوتی ہو اور انیسون خواہ اوس سکنجبین بزوری کی بھی حاجت ہوتی ہے جس مین زوفا اور حاشا شریک ہو خواہ حاجت استعمال قرص ورد کی ہوتی ہے اور کبھی قرص ورد مین تقویت معدہ کے واسطے کندر اور مصطگی بھی بڑہائی جاتی ہے اور سعد کوفی اور افسنتین وغیرہ جیسا مشاہدہ حال مریض سے مناسب اور معلوم ہو اضافہ کیا جاوے۔ شراب رقیق بعد چودہ روز کے انکو نفع کرتی ہے کہ تلطیف مادہ اور تقویت حار غریزی اور اوراروپیدا نکلنے سے حاصل ہوتا ہے۔ اگر نضج کے ساتھ قوت بھی مریض کی دریافت ہو کہ تحلیل ہوا کرلی گی تو قرص افسنتین وغیرہ کا پہلے بعد اگر بدی ابتدای نوبت مین ایسی دریافت ہو کہ ایذا دیتی ہوا اور مرض زمانہ ابتدا سے گذر گیا ہو گرم پانی مین تخم کرفس اور انیسون اور پودینہ کسی قسم کا پکا کے پلانا چاہیے۔ اور ایسی دواؤنکا استعمال خواہ انسے قوی تر جیسے اکلیل الملک وغیرہ بذریعہ فطول کرنا چاہیے اور انکا بچوشات کے ذریعہ سے بھی استعمال کیا جاوے کبھی شدید لزہ مین یہ نسخہ پلایا جاتا ہے تخم بہل صغر انخواہ ہر ایک ۳ درم کشنیز ۳ درم گلسرخ خوذنج ہر ایک ۳ درم زبیب خستہ برادہ سات عدد برسم معمول جوش دیکر بقدر ۱۳ اوقیہ یعنے ساڑہے آٹھ تولہ تخمیناً پلایا جاوے جب نضج کامل ہو جاوے استفراغ اور ادرار کرنا چاہیے ایسی دوا سو جو قوی ہو اور بعد کربت اوسکو پلانی چاہیے اگر مادہ تپ کا نہایت سرد ہو تو مثل سکبیر دینی چاہیے اور واجب ہو کہ افراس و بزدکسیر انکو پلائی جائین آب رازیانہ کے ساتھ اور ہر شب کو دوا ترید کی استعمال پرجرات کیجاوے اور جب صبر جو غافث دالکر طیار ہو خواہ افاویہ یعنے خوشبودار چیزین مثل فلفل اور دارچینی وغیرہ کی شرکت اوسمین ہو سو استفراغ کرنے کی واسطے منجملہ ادویہ کے یہ بھی ایک دوا ہے اہلیج ۷ درم ترنجبین ۱۰ درم ہلیلہ سیاہ ۵ درم غافث ۵ درم نمک ہندی ۳ درم بادآورد شکاعی ہر ایک ۴ درم انیسون ۳ درم آب کرفس مین جوش دیکر بقدر حاجت پلایا جاوے۔ اور اس سے قوی تر یہ اجزا ہین بیخ بادیان بیخ کاسنی اصل السوس ہر واحد ۷ درم اہلیج ۸ درم عصارۂ غافث ۵ درم تخم کرفس اور رازیانہ ہر ایک ۴ درم گلسرخ سنبل الطیب بودینہ ہر واحد ۷ درم قرص بنا کر استعمال کرین **مطبوخ جید** بیخ بادیان بیخ کاسنی ۱۰ درم زبیب خستہ برآوردہ ۷ درم انیسون مصطگی ہر ایک سی ۳ درم شکاعی بادآورد غافث ہر ایک ۲ درم تین رطل پانی یعنے تسولہ مین جوش دین تا کہ ثلث باقی رہجاوے اور چند روز نہار مونہہ اوٹہہ کر مریض پیا کرے **قرص جید جو بروقت مزمن ہونی اور شدت لزہ کی مستعمل ہین** اہلیج عصارہ غافث افسنتین شکاعی بادآورد ہر ایک سے ۵ درم تخم کرفس رازیانہ انیسون ہر ایک سے ۳ درم نمک سیاہ ۴ درم کشوث ہلیلہ کابلی ہر ایک ۱۰ درم غاریقون ۵ درم قرص ورد ۲۰ درم قرص بنا کر ۳۰ درم ان سب اجزا سے قرص طیار کرین اور یہ قرص باوجود نضج دینے کے مسہل قوی بھی ہے **ایضاً** صبر ہلیلہ زرد بلوط مصطگی عصارہ غافث افسنتین ہر ایک یکدرم زعفران نصف درم کوٹ پیسکر استعمال کرین اور یہ نسخہ بہ نسبت اول کے ضعیف ہے **ایضاً** اہلیج ہلیلہ کابلی نمک ہر واحد سے ۴ درم تخم کرفس رازیانہ انیسون ہر واحد سے دیڑہ درم افسنتین ۵ درم قرص ورد ۳۰ درم شکاعی بادآورد ہر ایک سے ۲ درم پیسکر گولیان طیار کرین **مطبوخ جید** غافث ۵ درم اصل السوس نانخواہ ہر واحد سے ۳ درم تخم کرفس رازیانہ ہر واحد سے ۴ درم گلسرخ ۵ درم جوش دیکر ہر روز مین اوقیہ پائین **ایضاً** بیخ بادیان بیخ کاسنی تخم کرفس ہر واحد سے ۱۰ درم انیسون تخم کرفس ہر واحد ۲ درم شکاعی بادآورد غافث افسنتین ہر واحد ۵ درم قنطوریون ۳ درم جوش دیکر ۴ اوقیہ یعنے ۱۱ تولہ پلانا چاہیے **ایضاً** لکڑی غافث کی شاہترہ شکاعی بادآورد افسنتین ہر واحد ۵ درم زبیب ۱۰ عدد ہلیلہ زرد ۱۰ عدد اور یہ اجزا واسطے شور بلغم کے خواہ جسمین صفرا غالب ہو مناسب ہین

خایقون اگر تین روز برابر ثبات درم کے اندازہ پر استعمال کیجاے طول کو اس مرض کی منع کرتی خواہ شہد ملاکر آب گرم کے ہمراہ پلائی جاے اور تخم اونگن بعد نضج مادہ کے عجیب النفع ہے سفوف بناکر کہلاتین یا شہد کے سانہ کہلاتین ۔ اور اگر مسہل کی لدوبہ گولی بناکر محموم کو دیجاتین تو بر عایت ضعف جگر کے ریوند اور تخم کشوث ضرور زیادہ کرنا چاہیے اور بر عایت ضعف معدہ کے مصطگی اور انیسون بڑہانا چاہیے اور بر عایت ضعف طحال اور غلظ طحال کے بیخ کبر اور اوسقولوقندریون اضافہ کرنا ضرور ہے اسلیے کہ اس مرض مین اکثر طحال بڑہ جاتی ہے ۔ اکثر بوجہ ضعف خواہ غلظ طحال کے سعد اور حب لبان اور حلبہ بڑہایا جاتا ہے اور بانہمہ بر عایت شدت شوک بھی ایسا ہی ایسا نہوز زیادہ تسخین سے تب بڑہ جاے ۔ جو ادویہ مستفرغہ ان اوویہ مذکورہ بالا سے قوی تر ہین اگر انکی اس مرض مین حاجت ہو بعد نضج کے ازانجملہ یہ ہے کہ جب تربد جسکا تسخیہ قرباذین مین مذکور ہوگا انہین مسہلات مین زیادہ کرین اور قوی تر حقنہ کا استعمال کرین اور ازین قبیل یہ ہی حب مصطگی ایک ٹانک عصارۂ افسنتین ۲ درہم شحم حنظل ایکدانگ ایارج فیقرا نصف درم غاریقون نصف درم سکنجبین عسلی گولی باندہ کر گرم پانی کے سانہ پلاتین ۔ ازین قبیل حب مصطگی اور حب صبر جنکا تسخیہ قرباذین مین ذکر کیے گئے اگر ادویہ مائل بحرارت ہو فرص طباشیر مسہل تین عدد اور تربد ایک مثقال اور ستمونیا نصف مثقال عصارہ غافث دو مثقال لیکر بقدر قوت پلاتین ۔ غافث اور افسنتین پسیاوشان اور ہلیلہ زرد شاہترہ زبیب خستہ برادردہ ہموزن لیکر بقدر حاجت پلاتین اگر بدن تحمل اسہال کا بوجہ ضعف کہنہ ادویہ ملطفہ اور مدرہ اور عرق نکالنے والی دواون کی استعمال پر توجہ کرنا چاہیے منجملہ اون دواؤ نکی جو بوقت عدم تحمل مسہل کے مستعمل ہونی چاہینگی خیسانندہ صبر کا ہے ہمراہ شہد کے ۔ جب مرض مین انحطاط ہوجاے قبل از طعام کے حمام مین داخل ہونا مضر کا کچھ مضر نہین ہے ۔ غذا ان بیمارونکی لطیف تو جیسے سرکہ اور روغن زیتون اور کبھی اسمین تھوڑی سی مقدار مری کیساتھ آب کامہ کی بھی ہم کیجاتی ہے خصوصاً آخر مرض مین اور قوی غذا جیسے تیہو اور چوزہ ہاے مرغ اور چکور وغیرہ مگر یہ غذا بعد انحطاط مرض کے ضرور ہے کہ غذا مین بوقت نضج کے ایسی چیز شریک کرین جسمین تقطیع ہو مثل سرکہ اور رائی اور مری کی ۔ اور اگر بلغم ترش اور ردی اور لزوجت دار ہو تو گندنا اور آب نخود عمدہ تر غذا ہے جسوقت اوسمین زیرہ اور سونپا اور روغن زیتون شریک کرین ۔ اور بوارد یعنے وہ غذا کہ بقبولات کی جزو نہین ترش چیزین ڈالکر پکاکر کرین مثلاً چقندر اور مرے اور سرکہ اور زیت مغسول کو پکاکر کہلاتین یہ بھی غذا بہت مفید ہے ۔ اور نانخورش جیسے کامخ کبر اور نانخورش سونپہ کی یا صعتر کی اور انجدان اور لیمون کی نانخورش بھی عمدہ ہے ۔ جن ترکاریون مین تبرید اور ترطیب ہے اونکے استعمال سے احتراز واجب ہے ۔ غذا کا وقت یہ ہے کہ بانوبت مین کمی ہوجاے خواہ تپ اوتر جاے اور قبل نوبت کم سے کم چار گھنٹے بیشتر غذا دینی چاہیے اور چھ گھنٹے پہلے بہت مناسب ہے ۔ سونے کا اندازہ یہ ہے کہ بیداری کے برابر ہو یعنے زمانہ خواب کا زیادہ زمانہ بیداری سے نہو تاکہ نضج مواد بوقت خواب کے ہوا کرے اور تحلیل بروقت بیداری کے ۔ حمام انہین بہت مضر ہے مگر بعد انحطاط کے ضرر نہین کرتا زیادتی قے کا تدارک مناسب ہے کہ ایسے وقت میں اور شربت انار بیخ جسمین پودینہ شریک ہو اور اوسکی ترکیب مشہور ہے استعمال کرین اگر اس سے زیادہ قوی تر دوا کی ضرورت ہو دانہ انار بیخوش ۱۰ درم کندر سپید ۱ مصطگی ہر واحد ۵ درم پودینہ ۲ درم دو رطل پانی بیخوش مین جوش دین اور پودینہ کی گدیان پڑی ہون تاکہ نصف پانی جلجاے تدارک اسہال مفرط کا بند کرنا اسہال مفرط کا اوسکی دوا اور تدبیرات تو پہلے سے معلوم ہو چکی ہین اور کرر بیان ہو چکا ہے اور ضعف کی تلافی یہ ہے کہ چوزہ ہاے مرغ بریان خواہ پختہ کرکے کہلائے جائین اور بخورات مقویہ دماغ اور سرا نخوشبو جنسے دماغ معطر ہوجاے اور قوت کو تازگی حاصل ہو ۔ اور اگر تہیج یعنے بہریت

مونہہ مین خواہ اطراف مین عارض ہو اس قرص کے استعمال سے بہت نفع ہوتا ہے انیسون لک مغسول ہر ایک ۵ درم باوام مقشر زعفران مرد کوبی ہر ایک ۴ درم تخم کرفس رازیانہ شنگوفہ اذخر ہر واحد ۳ درم عصارہ غافث ۱½ ۳ درم سنبل الطیب ۱ یارج فیقرا ۷ درم گل سرخ ۱۰ درم بدستور قرص طیار کرکے استعمال کرین ۔ اور کبھی احتیاج ہوتی ہے امروسیا کی جو دواے مرکب ہے اور دواے المسک اور دواے لوز مر یعنے بادام تلخ کی **قرص** ہے کہ اگر تپ مین طول ہوا اور بری بھی معلوم ہوا ور سکے لیے مفید ہے مصطگی سنبل الطیب رازیانہ تخم کرفس تخم کاسنی عصارہ غافث قسمتین ہر ایک ۴ درم طباشیر ۵ درم قرص طیار کرین مقدار خربت ایکدرم سے دو درہم تک ہمراہ دس درم گلقند کے جوشاندہ رازیانہ بقدر دواوقیہ کے ۔ نانخواہ کو شہد سے ملاکر معجون کرکے استعمال کرنے مین ایسی وقت بہت منفعت ہے جب مرض مین طول ہوا ہو ۔ کبھی جب سردی بدنمین دیر تک رہتی ہے ذلک کی حاجت ہوتی ہے اوسکا عمدہ طریقہ یہ ہے کہ دونون مونڈہون سے اور دونون ران کی جڑون سے شروع کرین جب بانہ مین گرمی پہیل جاے اور پانون مین بھی اسیطرح حرارت منتشر ہوجاے اور دونون گرم ہوجائین اور باندگی سی معلوم ہونے لگے پھر بطرف دلک کے انتقال کرین جب خوب گرمی پیدا ہو تیل سے مالش در دلک کرنا چاہیے تاکہ جو عضو محتاج گرمی کا ہے اوس تک گرمی پہونچے پھر اوس عضو کی مالش پہونچ کر دوسرے عضو کو ملنا چاہیے ۔ ادہان جیدہ سے روغن زیت شیرین جسمین قبض نہو اور روغن بابونہ اور سوسنہ کا تیل جو دوسرے برتن مین پکایا جاے جب روغن ملنے سے فراغت ہوجاے تو اوسے پوچہہ ڈالنا چاہیے تاکہ بتدریج کسب پیدا کرے ۔ کچہ مضائقہ اسمین نہین ہے کہ پہلے حاری مالش بدن کی کرکے پھر تیل کی مالش کیجاے ۔ معدہ کی حفاظت ضعف سے کرنے کی ایک یہ بھی تدبیر ہے کہ اوسکے معدے کے سر پر مالش روغن بابونہ اور ناردین اور روغن شبت کی کرین اور اس سے قوی تر یہ ہے کہ رائی لیکر راے بیل کے پھول کا تیل لیکر اور ضماد جو اس باب مین مفید ہین ازانجملہ یہ ہے کہ بابونہ اور کسیقدر مصطگی شراب مین پکاکر دو چند وزن مجموع کا شہد ملاکر ضماد کرین اور اگر سقوط شہوت ہوگیا ہو تو بہتر یہ ہے کہ شراب کا استعمال نکرین بلکہ منفیخ (یعنے دوشاب انگور جسمین جوش آچکا ہے اور اوسکے دو ثلث جل گیے ہین اور شکر ملائی گئی ہے) اوسمین خرا جو پختہ نہو اور خرانی خشک اور اکلیل الملک اور افسنتین جوش دیکر ضماد کرین **علاج بلغمیہ لازم کا جسکو لثقہ کہتے ہین** جو علاج اوس بلغمی تپ کا ہے جسکا ہر روز نوبہ ہوتا ہے وہی علاج لثقہ کا بھی ہے فرق اتنا ہے کہ لثقہ مین استعمال ملطفات حادہ کا بہ نرمی ہوتا ہے اور اگر سکنجبین اور گلقند خواہ جلاب عسل پر اقتصار کرین خواہ ماء العسل اور آب رازیانہ خواہ آب کرفس اور آب بیخ کاسنی بیخ بادیان بیخ کبر پر قناعت کرین شاید نافع ہوگا ۔ کبھی نیکو نانخورش شبت یعنے سویا خواہ نانخورش کبر کی مفید ہوتی ہے خصوصاً جس وقت آثار نضج کے ظاہر ہون انکی غذا کی تدبیر مین رعایت ازمان اور دیر پا ہونے مرض کے خواہ بر عایت خلاف ازمان کے تغلیظ اور توسیع کرنی چاہیے تاکہ قوت مین ضعف نہو جاے اگر خلاف ازمان کے رعایت کیجاے تو اوسوقت تقلیل اور تلطیف غذا کی چاہیے بہرحال جیسی تدبیر فصل گذشتہ مین حمی نائبہ کے واسطے لکھی گئی ویسی یہان بھی کرنی چاہیے ۔ دواے جدا نکے واسطے قرص عشرہ ہے جسمین دس دواین ہین جسکا نسخہ قرابادین مین مذکور ہوگا **ایضاً** یہ دوا بہت اچھی اور مجرب ہے گلسرخ ۶ درم رب السوس شاہترہ سنبل الطیب ہر واحد ۴ درم مصطگی ۳ درم کہربا ۳ درم انیسون دو درم **ایضاً** قرص غافث نسخہ اوسکا یہ ہے غافث ۴ درم گل سرخ ½ ۱ اطباشیر ۲۰ درم **ایضاً** غافث ۳ اوقیہ یعنے ساڑہے آٹھ تولہ گل سرخ نصف رطل یعنے ۳ تولہ سنبل الطیب بھی اسی قدر

طباشیر ۴ اوقیہ بغیرا تولا **ایضاً** قرص انیسون تخم کرفس انیسون مغز بادام مرکی شکاعی بادآور وعصارۂ خافث مصطگی سنبل الطیب ہر ایک سی ۱ درم **علاج انقبا اوس اور لیفوریا کا** ان دونون تپون کا علاج قریب بعلاج اوس تپ کے ہے جسکا اوپر ہمنے ذکر کیا اور یہ دونون تپین طریق علاج مین قریب قریب ہین۔ ضرور ہے کہ ابتداء علاج کی سنگبنین عسلی اور سکری سے کیجائے اور کبھی ان دونون کے علاج مین رب انگور کی بھی اجازت دیجاتی ہے جو شہد کے ساتھ پکایا گیا ہو اور شربت ورد کا بھی استعمال جائز کیا جاتا ہے بعد اوسکے رفتہ رفتہ جوشاندہ بزور مثل تخم کرفس اور رازیانہ اور انیسون وغیرہ کی خواہ انکے پانی کو پلاتے پلاتے خیساندہ صبر تک پہونچتے ہین اور قرص ورد کو مصطگی اور صبر کے ساتھ اور بھی ایارج فیقرا اور حب غافث کا استعمال کراتی ہین۔ ان دونون تپون مین معدہ کی رعایت پر توجہ تام کرنی چاہیے کہ ضعیف نہو جاوے تو بیا اور سوئی اور سوپا اور فودینج کی پانی سے تے کرانی چاہیے اور مدرات اور مسہلات کے نافع اجزا ان دونون تپون مین یہ ہین ہلیلہ سیاہ ہلیلہ زرد تربد شکر۔ بہت زیادہ نفع ان تپون مین اون جقنون سے ہوتا ہے جو مائل بحدت ہون کہ اونمین لب قطم اور قنطوریون دقیق اور سوپا اور بالونہ اور خسک یعنی گھوکھرو اور اکلیل الملک رمری اور شہد پڑا ہو۔ تدبیر لیفوریا کی زیادہ نرمی سے کرنی چاہیے بہ نسبت انقبا اوس کے **علاج حمی عشیہ خلطیہ کا** اس تپ کا علاج بہت دشوار ہے عمدہ تدبیر اسکی علاج مین یہ ہے کہ استفراغ مادہ کا اور بہ لطیفہ سے رفتہ رفتہ قوی دواؤن تک کرین خصوصاً اگر طبیعت خود بخود عجیب نہو جقنے کے ذریعے سے تنقیہ اوس مادہ کا جو امعا اور قریب کی رگون مین ہو کرنا چاہیے سا اور باقی مادہ جو دور کی رگونمین ہو اوسمین بہ لطیف تدبیر جیسے دلک وغیرہ کے استعمال کرنا چاہیے۔ **جالینوس** نے دیا گمان کیا ہے کہ اکثر اس تپ کے بیمارون کی استفراغ مادہ سے عاجز ہو کر سوا دلک جذابی قوی سے اور کوئی تدبیر نہین کر سکتے۔ اچھا طریقہ اوسکے واسطے دلک کا یہ ہے کہ دونون رانون سے پنڈلیون تک شروع کرکے اوپر سے نیچے تک دبرے اور دلک مین والا سخت اور کپڑی ایسی اختیار کرین کہ جلد کی پہلے والی ہون پنڈلیون کی مالش کے بعد دونون ہاتھون کا دلک بسطح کرین کہ مونڈھے سے کف دست تک مالش کیجاوے تاکہ جلد سرخ ہو جائے پھر پشت اور سینہ کی مالش کرین پھر پنڈلیون سے مالش کرین اور ترتیب اول کو ملحوظ رکھین۔ جتنا زمانہ اس تدبیر کا نکل سکے اوسکے نصف مقدار مین استعمال دلک اور نصف زمانہ مین اونکی تنویم یعنے سولانے کی تدبیر بشرط امکان کرنی چاہیے۔ حاصل یہ ہے کہ قانون اونکے علاج کا لطیف تدبیر ہے اور زیادہ تنقیین کہ جس سے مادہ مین سختی آجاوے نکرنی چاہیے۔ ملطفات مین سے ماء العسل ہے خصوصاً تھوڑا سا زوفا یا تخم کرفس صبح کے وقت دینا چاہیے اور مثل اسکے سکنجبین اور جلاب وغیرہ بھی جائز ہے۔ اگر اسہال بافراط ہو ماء العسل کو خوب پکا کر دینا چاہیے کہ پھر وہ بہت نقصان جلاب کے اسہال نہین کرتا مگر تھوڑا سا اسہال جو معتدل اور نافع ہے وہی باقی رہجاتا ہے۔ سکنجبین عسلی بھی اکثر نفع کرتی ہے۔ فصل گرما مین خواہ اگر عادت ٹھنڈی پانی پینے کی ہو تو آب سرد ملکر یہ دوا تین دینی چاہیے۔ جاڑون مین ضرور ہے کہ سرد پانی نہ پیین اور گرم پانی پر اقتصار کرین اشربۂ حار کا پینا انکے واسطے ہر حال مین افضل ہے مگر مدنظر ضرورت گرمی کے اور شدت کرب حرارت کی ترک بھی ہو سکتا ہے۔ بہت مناسب انکی پیاس کے دفع کرنیکے واسطے سکنجبین عسلی ہے اور شراب انگور ابتداء مرض سے نفع کرتی ہے خصوصاً اگر تپ قوی نہو مگر ایسا کہ تپ خفیف ہو خصوصاً مشایخ مین کہ ضرور قوی ہوتی ہے اور بعد غذا کے انگور استعمال شراب کا ضرور ہے۔ طبیب پر واجب ہے کہ ہمیشہ اس مریض کے حالات نبض کی رعایت کرتا رہے جسوقت دیکھے کہ نبض مین دفعۃً ضعف یا سقوط شروع ہوا ہے فوراً شراب پانی ملی ہوئی مین روئی بھگو کر کھلا دینی چاہیے اگر ورم اعضائے نافع نہوا سلیے کہ ورم اعضاء یعنے اوجہ کا ورم جب اس تپ مین پیدا ہو پھر علاج کا نفع باقی نہین رہتا اور نہ امید صحت کی ہو سکتی ہے میری سمجھ

یہ ہے کہ جسوقت ایسا تغیر یعنے ضعف اور سقوط کا نبض مین پیدا ہوا ور ورم احشا مین ہوا وسوقت کہلانا رفنی کا کچھ مفید نہین ہے ایسی تدبیر سے کہلانے کے وہ لوگ بروقت غشی سے کہ بھی محتاج ہوتے ہین مگر بعد کہلانے کے دلک بھی ضرور کرنا چاہیے ۔ رات کو جو غذا کھاکر سو رہنے کی مناسب ہے وہ مثل آش جو کی ہے اس سے زیادہ قوت کی غذا سوائے اسکے کہ خوف سقوط قوت کا ہو نہ دینی چاہیے اور اگر ضرورت ہو تو روٹی جلاب یا مارالعسل مین بھگو کر دیجاے ۔ حمام ان لوگونکو بہت مضر ہے اور زیادہ گرم یا زیادہ سرد ہوا بھی مضر ہے اسلیے کہ زیادہ گرم ہوا مین خوف سیلان اخلاط کا پھیپھڑے اور قلب اور دماغ کیطرف ہوتا ہے اور زیادہ سرد ہوا نضج اخلاط کو منع کرتی اور اونمین انجماد کرکے سدہ پیدا کرتی ہے ۔ اگر اس مرض مین کسیقدر خلط صفراوی ہو اور تے کرانا سہل اور آسان ہو تو بہت نافع ہوگی حاصل یہ ہے کہ تے کرانا اس تپ مین حاجت براری کی زیادہ لائق ہے **علاج حمی غشیہ دقیہ رقیقہ کا** بیمار کے سینے پر بنفشہ وصندل اور گلاب کا لگانا واجب ہے اور اوسکا ہوشیار کرنا تھوڑی تھوڑی غذا دیکر مناسب ہے غذا اوسکو اس قسم کی دینی چاہیے جیسے روٹی آب انار مین بھگو کر یا سرکہ مین سرکہ کے کہلاتین اور اگر خواہش اور بھوک ہو اسیطرح آب فواکہ قابضہ بھی دینی جائز ہین ۔ اگر واسطے بڑہانے قوت کے قوت کی (یعنے نامخورش جو چوزہ ہاے مرغ اور سرکہ اور آب انگور اور سرکہ ترکاریون سے بنائی جاتی ہی) اوسکی حاجت ہو اور خصوصاً اسمین دہنیا تیز کرکے اگر کہلاتین بہت نفع کرتی **تدبیر حمی لیلی اور نہاری کی** انکی تدبیر بعینہٖ وہی علاج بلغمی تپ جدید کا کہ ہو چکی ہی دیسی ہی کچھ فرق نہین ہے ۔

ربع دائرہ کا بیان اسکا نام طرطاوس ہے ۔ اکثر تو ربع کا دورہ ہوتا ہے اور ربع لازم بہت کم ہوتی ہے ۔ اسباب ربع کے وہی ہین جنسے تولید سودا کی ہوتی ہے اور پھر سودا کو متعفن کرتی ہین اور اسطرحکی چیزین اوپر کے ابواب مین تفصیل مذکور ہو چکی ہین ۔ اور یہ بھی معلوم ہو چکا ہے کہ سودا کی ایک قسم تو مثل خون ہے اور یہ سودا طبعی ہے اور ایک قسم حراقی اور خاکستر اخلاط ہے اور پھر حراقی مین بھی ایک تو سودا ے دموی ہوتا ہے اور ایک بلغمی ہوتا ہے اور ایک صفراوی اور ایک حراقی وہ ہے کہ سودا ی سوختہ کی خاکستر ہوتی ہے ۔ بعض آدمیون نے ایسا گمان کیا ہے کہ حمی ربع سودا ی طبعی سے پیدا نہین ہوتی اسلیے کہ سودا ی طبعی متعفن نہین ہوتا ہے ایسا قول قابل اسکے نہین ہے کہ سنا جاے بلکہ جو رطوبت ہو اوسکی شان سے ہے کہ متعفن ہو جاے گو استعداد تعفن کی کسی مین کم ہے اور کسی مین زیادہ اکثر ربع کی پیدایش امراض حمیات مختلفہ کے بعد ہوتی ہے خواہ حمیات متفقہ النوع جنکا مادہ مختلف ہو اور کبھی بعد ہوتی ہے کہ ان مختلف اخلاط مین عفونت آجاے اور جب سوختہ ہو کر رماد ہو جاین اور سودا پیدا ہو اور استفراغ اونکا نہ بذریعہ طبیعت کے خود بخود ہو سکے اور نہ استفراغ صناعی طبی کیا جاے اور سودا متعفن ہو جاے تو ظاہر ہے کہ ربع پیدا ہوگی اکثر بعد مرض طحال کے جسمین قلی جذب سودا سے عاجز ہوتی ہے حمی ربع پیدا ہوتی ہے اسلیے کہ جب طحال سے جذب خلاسودا کا نہین ہوتا تمام بدن مین منتشر ہو کر متعفن ہو جاتا ہے اور بھر گونہ ربع خالی طحال کی وجع خواہ صلابت سے نہین ہوتی ہے نہ حمی ربع ایسی جسمین سلامت مریض زیادہ مظنون ہے وہی ہے کہ بوجہ ورم طحال خواہ اور کسی ورم کی حادث نہوئی ہو اور نہ بعد حدوث ربع کے طحال مین ورم آگیا ہو اسواسطے کہ جو ربع ورم طحال سے پیدا ہوتی ہے اکثر انجام اوسکا استسقا خواہ قیلہ کہ جو ورم سوداوی انتہین کا ہے ہوتا ہے ۔ جو ربع کی سلیم قسم ہے اکثر امراض سوداوی مثل مالیخولیا اور صرع سوداوی سے بجات دیتی ہے اور جب تک یہ مرض ہے تشنج رطوبی سے امان ہوتی ہے اسلیے کہ خلط یابس اکثر اوسمین ہلاکت سے بے خوفی ہوتی ہے ۔ اگر اس تپ کی تدبیر اور معالجہ مین خطا نہو سال بھر سے زیادہ نہین رہتی ہے اور بیشتر بارہ برس تک بھی خواہ اوس سے کم وبیش رہتی ہے **مترجم کہتا ہے**

علی گیلانی اس مقام پر بمفاخرت کہتے ہین کہ مین نے ہزارون بیمار ونکا جو مربوع تھے علاج کیا اور چھ مہینے سے کم مین انہین صحت حاصل نہوئی اور صاحب خانۃ الفہوم بھی اسکی نقل کے بعد کہتے ہین کہ شاید اس مفاخرت مین کوئی اور بھی علی گیلانی کا شریک ہو اگر خدمت ماہران فن کی اوسنے کی ہے اور خاندان اطبا ماہرین سے ہو لیکن مین بھی اسیطرح اس تپ کا علاج کرچکا ہون مترجم خاکسار نے بنظر قواعد تدبیر نفسانی یعنے عمل جذب اور سبب امراض کے تجربہ کیا تو فطن ہندوف یعنے رو لی دہنی ہوئی مربوع کے ہاتھ پر بعد بہر دینے اثر نفسانی کے جیسا کہ ماہران فن پر واضح ہے قبل از نوبت نصف ساعت آگہی اور دونون پانونمین بید انجیر کی پتی کوب پر باندہے اور مریض بطرف روئی کے دیکھتا رہا پہلے روز اس تپ اور لرزہ سے نجات پاتا ہے اور لکھنو مین بعض احباب نے بارہا استحانا چند مریض پر اپنے روبرو یہ تدبیر کرائے اور شفا ہوئی اور معمول اور مجرب اکثر احباب مترجم کا جمی ربع اور نافض غب وغیرہ مین بھی تدبیر مذکورہ ہوئی ہے اور نہایت بیخطا کی ساتھ صحت حاصل ہوتی ہے کبھی ایسا شاید ہوتا ہے کہ دوسری نوبت یہ تدبیر کرنی پڑے سال بھر اور چھ مہینے کے علاج کا فخر کیا ضرور ہے ایک ہی روز مین زوال مرض ہوتا ہے پس مین حمد الٰہی ہزار زبان سے کرتا ہون کہ یہ دوا خاص میرے واسطے اوسنے اور مٹھار کی تھی ورنہ ترک الاول للآخر **متن** حمی ربع جو طولانی ہو اجیر کو منجر باستسقا ہوتی ہے ۔ **یہی نمبر ۲ جاننا چاہیے** کہ فصل خریف ربع کی دشمن ہے اسلیے کہ اس فصل مین تغلیظ مواد زیادہ ہوتی ہے اور سبب مادہ ربع کا برسنا ہے **علامات** معلوم ہو کہ حمی ربع پہلے تھوڑی سردی سے شروع ہوتی ہے بعد اوسکے برودت زیادہ ہوتی جاتی ہے پھر بکثرت قریب نصف نوبت کے تھوڑی تھوڑی سوی کم ہوجاتی ہے جیسے تپ بلغم کی تپ سرد کا بھی یہی حال ہے ۔ جب ربع مین دورہ ہو اور بدن گرم ہوجاتا ہے تو گرمی زیادہ نہین ہوتی اگرچہ بہ نسبت بلغمی تپ کے اسکی گرمی زیادہ نر ظاہر ہوتی ہے اسلیے کہ حرارت ربع کی جو ہنگامہ بدشواری مشتعل ہوتی ہے کہ مادہ بارد ہے اور غلیظ بھی ہے اور مشتعل ہوتی ہے تو بقدر مقتدبہ بہ بھر کتی ہے یعنے دیر تک ٹھہرتی ہے جیسے موٹی لکڑی سوکھی کہ اوسمین اگرچہ آگ دیر مین اثر کرتی ہے مگر دیر پا بھی ہوتی ہے ۔ ربع کی حرارت تمام بدن مین نہین ہوتی بلکہ وہ ایسی گرمی ہوتی ہے کہ بوجہ لذع غلط کے قشعریرہ پیدا ہوتا ہے اور رونگٹے جلد پر کھڑے ہوتے ہین اور ثقل یا گرانی بھی پیدا ہوتی ہے اوسکا سبب غلاظت مادہ کی ہے کہ اوسکا بخار بھی ثقیل ہوتا ہے ۔ اور اس تپ کی سردی کے ہمراہ درد اسقدر ہوتا ہے گویا ہڈیان توڑی جاتی ہین ۔ اور لرزہ کی شدت ایسی ہوتی ہے کہ دانت پر دانت بجتے ہین ۔ مگر ایسا لرزہ نہین جیسا کہ بلغمی تپ مین ہوتا ہے ۔ اور ربع کے لرزہ کے وقت ضعف بصر بھی عارض ہوتا ہے یہ تاریکی اوسی بخار کی ہے جو سودا ی منعفن سے مظلم اور تاریک اوٹھتا ہے ۔ مگر یہ تاریکی ہر وقت نضج کے زائل ہوجاتی ہے اسلیے کہ رداوت مادہ کے بعد نضج کے کم ہوجاتی ہے اور جیسی ابتدا مین ہوتی ہے ویسی باقی نہین رہتی ۔ علامات ربع سے جو اسباب اس تپ سے پہلے ہوتے ہین از قسم طولانی حمیات کے خواہ ضعف طحال اور درد ہونا تلی مین **ایضاً** علامات ربع سے حال مزاج کا اور دلائل سوداوی ہونے مزاج کے خواہ سن اور فصل اور غذاے بارد یا بس کا استعمال اور سخنہ کا تضعیف یعنے نحیف ہونا اور عادت کا لحاظ کہ غسل زیادہ کرتا ہو خواہ کپڑے خشونت دار پہنچے اور گرم خشک مکان مین سکونت اختیار کرتا ہو اور مثل اسکے اور چیزین ۔ دور اس تپ کا چوبیس گھنٹے کا ہوتا ہے یعنے وہ زمانہ جسمین تپ شروع ہوکر اوسی وقت اور اوسی ساعت گھنٹہ زمانہ فترت کا ہوتا ہے کہ مریض تپ سے خالی ہوتا ہے پس مجموع زمانہ ایک دورہ کا ۲۴ گھنٹہ ہوتا ہے اکثر فصل ضعیف مین جو تپ ایکدن درمیان کر کر آتی ہو جاڑون مین وہی تپ ربع ہوجاتی ہے ۔ اکثر وہ حمیات

جنکے مادہ مختلف ہوتے ہین اور نسے ایسے جسمات ربع پیدا ہوجاتے ہین کہ انتظام ہین اونکے خلل ہوتا ہے سبب اوسکا اختلاف اخلاط باقیہ کے ہوتا ہے جو بعد زوال پہلے جسمات کے باقی رہ جاتے ہین پھر جسوقت ان اخلاط باقیہ کا استفراغ تدریجی ہوتا ہے تو بحال واحد پر ہوجاتا ہے ربع منتظم پیدا ہوتی ہے۔ جو ربع بلغم کے احتراق اور سودا نیچی سے پیدا ہوتی ہے اوسکے دورے طولانی ہوتے ہین اور اکثر یہ ربع بعد ہوا نخامہ بلغمیہ کے پیدا ہوتی ہے اور عرق دبر مین نکلتا ہے اور بول غلیظ ہوتا ہے اور صلابت نبض مین کم ہوتی ہے۔ اکثر تو یہی ہے کہ یہ ربع بعد جسمات بلغمی کے پیدا ہوتی ہے اور جو ربع خون کے احتراق سے پیدا ہو اوس سے بیشتر علامات خون کے پیدا ہوتے ہین کہ یہونہہ مین حلاوت اور اشتہاء طعام کم اور ثقل بدن اور ماندگی زیادہ ہوتی ہے اور دموی تپ کے علامات مطبقہ ہوا سودا جس قبل اس ربع کے واقع ہوتا ہین اور سودا نیچی بول کی بہ اس ربع پر متقدم ہوتی ہے اور سخنہ بدن بوجہ سرخی اور انتفاخ کے اور سن شباب یا طفولیت اور فصل ربیع یہ بھی اسی پر دلیل ہوتی ہین کہ انتقال حمی دموی کا ربع کیطرف ہوا ہے اور اکثر بعد جسمات دموی کے یہ ربع واقع ہوتی ہے۔ جو ربع احتراق صفرا سے ہوا تو نبض بہت سریع اور متواتر ہوتی ہے اور لرزہ اور سردی سے شروع کرتی ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گوشت پسا جاتا ہے پیاس بہت لگتی ہے [illegible] اور غضب اور پیاس مین التہاب یعنے بھڑک پیدا ہوتی ہے سحنہ بدن اور سن اور فصل بھی اسی پر دلالت کرتی ہین [illegible] صفراوی ہے اس ربع کا پیدا ہونا اسی پر دلالت کرتا ہے کہ احتراق صفرا سے پیدا ہوتی ہے۔ نبض اس ربع مین اکثر صلابت ہوتی ہے سبب یہ ہے کہ یہ خلط غلیظ کرتی ہے شریان کو اندر کیطرف پس شہوق اس نبض کا باطل ہوجاتا ہے جیسے [illegible] کی پیرانسالی مین ہوتی ہے اور کبھیات مین نبض مستوی ہوتی ہے جب تک خلط سوداوی مین حرکت نہ پیدا ہو اور جب پیدا ہو اور متحرک ہو نبض مین اختلاف زائد پیدا ہوجاتا ہے اسلیے کہ فصول مین غلظت ہو اور تفاوت [illegible] نبض کا بروقت [illegible] ظاہر ہوتا ہے اور یہ تفاوت کامل دلالت ربع پر کرتا ہے اکثر نبض مین انبساط غیر مستوی اور انقباض جسمین سرعت زیادہ ہو برخلاف غب کے پیدا ہوتا ہے نبض ربع کی بہ نسبت بلغمیہ کے زیادہ صغر اور تواتر مین محسوس ہوتی ہے مگر بطی ہوسکے مین [illegible] ہوتی ہے اور ابتدا نوبت مین اوسکا بطو زیادہ ہوتا ہے اور تفاوت اور اختلاف مین کثرت ہوتی ہے اختلاف کل جسمات کی نسبت بعد ابتدا نوبت کی عظم اور تواتر اور سرعت شروع ہوتی ہین۔ بول ربع مین جمیع اوقات مین عدم نضج پر مشتمل ہوتا ہے اسلیے کہ مادہ بارد اور غلیظ ہے لیکن منتہی کے وقت جید ہوجاتا ہے مگر اوسکے احمال اور الوان مختلف ہوتے ہین اسواسطے کہ سودا جید اخلاط سے پیدا ہوتا ہے۔ ربع مین نضج پیدا ہونے کی علامت یہ ہے کہ لرزہ مین نرمی پیدا ہو۔ مگر بول ابتدا مرض مین سپید مائل بسبزی اور خام ہوتا ہے کہ اوسمین ہضم جید نہین ہوتا اور بعد ابتدا مرض کے اوسکا حال مختلف اور رنگ برنگ ہوتا ہے اسلیے کہ اکثر تولد سودا کا جید اخلاط سے ہوتا ہے اور انخلاط کو وقت بول سیاہ ہوجاتا ہے اور سینا ربع مین بہ نسبت بلغمی تپ کے زیادہ نکلتا ہے اور صفراوی تپ کی بہ نسبت کم نکلتا ہے اور پیاس کم ہوتی ہے ہان اگر سوداوی صفراوی سے ربع پیدا ہو تو پیاس بھی زیادہ ہوتی ہے **علاج** اس مرض مین پہلے یہ دیکھنا چاہیے کہ یہ ربع سوداے دموی سے ہے یا سوداے بلغمی سے یا سوداے صفراوی سے یا سوداے سوداوی سے بعد اسکے جیسا مادہ ٹھہرے اوسکے مناسب جو تدبیر ہم بیان کرتے ہین کرنی چاہیے مگر جمیع اقسام اس تپ کی بعض احکام علاج مین شریک ہین اسلیے کہ جمیع اقسام کی ابتدا [illegible] مین لرزہ پیدا ہوتا ہے اسواسطے ضرور ہے کہ تامل کریں آیا خون مین غلبہ ہے خصوصاً جسوقت کہ ربع سوداوی دموی سے پیدا ہو

کہ اوسوقت فصد کرکے خون بقدر حاجت نکالا جائیگا اور بشیر بوجہ کثرت اور رداوت خون کی مقدار کثیر کا نکالنا واجب ہوتا ہے اگر فصد بے حاجت کی جاوے دو وجہ سے مضر ہوتی ہے اول تو ضعف پیدا کرتی ہے دوسرے سوداکی ضد یعنے خون جو نکلجاتا ہے اور حرارت اور رطوبت کم ہوتی ہے تو بدودت اور یبوست غالب ہوتی ہے اور تحریک اخلاط فاسدہ کی بطرف خارج کے ہوکر اسپے اخلاط کو بھی فاسد کردیتی ہے ۔ ایک یہ بھی حکم مشترک جمیع اقسام ربع مین ہے کہ ابتدا مین استفراغ مادہ مرض کا تھوڑا سا واسطے تخفیف مرض کے کرنا چاہیے بالکل اخراج مادہ کا کہ جس سے بالکل بدن پاک ہوجاوے نکرنا چاہیے کہ یہ بات وقت نضج کے مناسب ہے جیسا ہم آگے اسکی طرف اشارہ کرینگے ۔ اور استفراغ سبک بھی ایک دن بعد نوبت کرنا چاہیے ۔ اور اول قوی اول مرض مین نکرنا چاہیے ۔ استعمال مرخیات کا یعنی جو دوائین مزاج کو مائل برطوبت کرین واجب ہے اور اگر مشروب دوائین مرخی بوجہ ضعف معدہ کے مناسب نہون اونکی عوض اسی فایدہ کے حقنے استعمال کرنی چاہئین لیکن حقنے کی دوائین قوی نہون قوی دواؤن کا حقنہ بوقت منتہی کے البتہ جائز ہے اگر طبیب براہ تہور یعنے جرات جاہلانہ ابتدا مین سودا کا اخراج کئی مرتبہ قوی حقنون سے کرکے مرض کو دور کرے تو کبھی یہ تدبیر کارگر ہوجاتی ہے مگر یہ جواب تدبیر ایسا ہے کہ خطا کرنے کے بعد پیدا ہوا ہے اور اس صفت کو ایسی سوء تدبیری سے قیاسی دائی پہچاننا چاہیے ۔ بعد نوبت کے کھانے سے منع کرنا چاہیے اور فاقے کی تکلیف دینی چاہیے اور آب سرد سے قطعاً باز رکھنا چاہیے ۔ ہر روز گوشت تیہو خواہ چوزہ مرغ کا ابتدا مین تین خواہ چار دن تک دینا چاہیے پانچوین دن سے فقط چوزہ مرغ دینا چاہیے کہ اسوقت یہی بہتر ہے ۔ سوا ہر روز نوبت کے ہر روز گلقند گرم پانی مین میس کرکے دو مرتبہ پلانا چاہیے یا تین درہم گلقند دو درم سکنجبین مین ملاکر استعمال کرین ۔ اور یہ معلوم ہوچکا ہے کہ اگر سودا صفراوی ہو ابتدا مین ایسی چیز کا استعمال جو بطبیعت مین اطلاق صفرا پیدا کرے ضرور ہے مثلاً ہلیلہ زرد اور بنفشہ وغیرہ اور اگر سودا بلغمی ہو ایسی چیز کا استعمال واجب ہے کہ جس سے کیقدر اخراج بلغم کا ہو مثلاً دواین تھوڑا سا تربد شریک کرین اور اگر سودا سوداوی ہو تو ایسی دوا ابتدا مین جسمین کیقدر بسفایج اور افتیمون شریک ہو واسطے اخراج بلغم کے ضرور ہے یہی معلوم ہوچکا ہے کہ ماء الجبن مین جس قوت کی دوا ملاکر استعمال کرین اچھی طرح اوس قوت کو اوٹھا لیتا ہے اور بشیر تنہا ماء الجبن کا استعمال خصوصاً اگر حرارت غالب ہو انضاج مرار اور مرارہ کا مین کافی ہوتا ہے اور گلقند اور اوسکا صاف پانی جو خوب پکا کر نکالا جاوے قائم مقام ماء الجبن کی ہے خصوصاً اگر معدے مین ضعف ہو تو ماء الجبن سے افضل ہے اسیطرح اگر غلظ بارد ہو یعنے سوداوی بلغمی ہو جب بھی گلقند کا استعمال متعین ہے ۔ اور تے کرانا بھی بہت نافع ہے خصوصاً قبل از طعام کے اور بعد طعام کے نہایت مناسب ہے بالتخصیص بروز نوبت کے قبل از نوبت علی الخصوص کہ سوداوی بلغمی ہو بہت سود مند ہے اور تے کا نفع فقط اسقدر مرض مین نہین بلکہ یہ تدبیر ہر وقت مفید ہے اسی واسطے واجب ہے کہ زمانہ ابتدا اور اوائل نضج مین بسختی استفراغ فضول کا ایسی چیز سے نکرایا جاوے جسمین قوت قوی ہو بادہ دوا نوشی زیادہ پیدا کرے خواہ ترک غذا سے وہ خشکی پیدا ہو اور نہ ایسی دوا کا استعمال کرین جو ضعف پیدا کرے اسلیے کہ اوس سے اگر ابتدا مین استعمال ہوگا مواد صالح زیادہ نکالجاوین گے ایضاً ابتدا مین تدبیر لطیف ہی نکالنی چاہیے کہ اس سے بھی ضعف پیدا ہوگا ۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اگر صیف مین خواہ جاڑون مین ربع شروع ہو پہلے آب جو ہمراہ سکنجبین کے واسطے کھولنے اون راہون کے جن سے اخراج اوراد فضول کا ہوتا ہے پلانا چاہیے اور اس فصل کی ربع جلد تر زائل ہوجاتی ہے ۔ استعمال آب شعیر اور سکنجبین کا بعد نوبت ۔ اول کے دوسری نوبت مین تین یا چار گھنٹے بعد تیار کرنا چاہیے ۔ اگر جاڑون مین ربع عارض ہو تو مدرات کا استعمال مناسب ہے اسلیے کہ تے اور اسہال اس فصل مین دشوار ہے فرض کا استعمال اسطرح درست نہین ۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ سرد تر چیزین جو بآسانی نہ ہضم ہوسکین اور کیموس جنکا جیدہ نہ ہو اس مرض مین کبھی موافق ہوتے ہین اسلیے اونکی برودت ضد تپ کی ہے اور رطوبت سوداکی

کی پیوست کی خلد ہے اسلیے واجب ہے جسوقت ضرر کا خوف نضج مین ہو ایسی چیزونکا استعمال کیا جاے اور وہ مقدار جسمین خوف نضج کی مضرت کا نہین ہے تنہا خواہ کوئی ایسی چیز شریک کرکے جو حار رطب ہو دیجاے کہ اون چیزونکی برودت کی تعدیل کرے اور رطوبت مین کمی نکرے ایسی چیزین وہی ہین جنمین حرارت اعتدال کے ساتھ ہو۔ سر دخشک چیزون سے نہایت احتراز کرنا چاہیے کہ انکی جہت سے خلط سوداوی بھی پیدا ہوتی ہے اور نضج مین خامی بھی واقع ہوتی ہے۔ سر دتر چیزین جو اس مرض مین موافق ہین جیسے کاسنی کا ہو خربزہ شفتالو کبھی ایسی چیزون سے اجتناب یا بہ شدت برودت کے کیا جاتا ہے جیسے کاہو مین ہے اور مینھی خربزے مین نہین ہے یا نجوف اور اسکی جہت سے خون مین غلاظت پیدا ہوتی ہے اور یہ بات خربوزے مین ہے یا اس جہت سے پرہیز کیا جاتا ہے کہ اوس شے مین ایک ایسا ہی جزء ہے جو عفونت پر آمادہ ہے یہ بات شفتالو مین ہے الغرض سر دچیزونکے استعمال مین ان قباحتون کا لحاظ کرنا چاہیے۔ گرم غذا جس مین گرمی باعتدال ہو اور رطوبت زیادہ ہو بہت نافع ہے خصوصاً جسوقت اوسکی گرمی کی تعدیل کرلی جاے اور مادی کی نضج مین اس غذا سے کچھ اعانت نہ چاہی جاے اور سر دتر غذا ملائی جاے جیسے انجیر کو کاسنی مین ملاکر کھلاتین۔ شروع تپ مین ایسی چیزونکا کھانا جسمین شوبیت اور تیزی اور تفتیح ہو کچھ مضر نہین بشرطیکہ حرارت کی بڑہ جانیکا خوف نہو اور آخر مرض مین چونکہ حرارت نرم ہوجاتی ہے ایسی چیزونکا استعمال ضرور چاہیے۔ قرص نسترین ابتدا سے انتہا تک نافع ہے۔ منجملہ اون چیزون کے جو اس مرض مین نافع ہین گرم پانی مین بٹھینا خواہ میٹھے پانی مین ہر روز قبل غذا کے اور حمام ایسا کرنا جس سے ترطیب حاصل ہو اور عرق برامد نہو اور حرارت ہیجان مین نہ آئے اور خوش حالی اور آسایش کا التزام کرنا اور ریاضت اور حرکات بدنی اور نفسانی کا ترک کرنا۔ کل سوداوی تپون مین احتیاج ترطیب کی ہے بعد اوسکے تبرید اور تسخین مخالف الیہ مین اختلاف ہے اور مجففات کیطرف اسواسطے حاجت ہو کہ انمین تفتیح اور جلا اور اطلاق کی قوت ہوتی ہے غرض تجفیف کے محتاج ایسے مجففات نہین ہین۔ معدہ کی بھی رعایت ایسے مفادات سے جو مقوی ہون اور حرارت اوسکی قوت اور لطافت کی درمیانی ہو بحسب مقتضای حال کے ضرور ہے اور طحال اور جگر کی رعایت کرنی چاہیے کہ انمین سے کسی مین ورم یا سختی پیدا نہوجاے۔ کبھی قے سے تنقیہ کرنے مین آب ترب خواہ تخم ترب کی بھی حاجت ہوتی ہے کہ سکنجبین ملاکر استعمال کرین اور کبھی قے کرانے مین پہلے چقندر اور نمکین مہلی اور رائی وغیرہ بنظر استعانت کھلاتے ہین اور کبھی بعد ان چیزونکے کھلانے کی بہت سا پانی پلاکر پھر سکنجبین پلاتی ہین اور قے کراتے ہین منجملہ اون چیزون کے جو بروز نوبت کھلاکر قے کراتین تاکہ سفرت برد اور لرزہ اور تیزی تپ سے امان حاصل ہو یہ ہے کہ لمس اور شہد کھلاکر سکنجبین عسلی پلائین اور پیٹ بھر کے کھانا کھلاتین پھر گرم پانی سے قے کراتین جب نوبت کا زمانہ گذر جاے رات کو تھوڑا سا کھانا دینا چاہیے اور صبحکو حمام کرانا چاہیے سے قے کرانے کی واسطے کھانا پانچ گھنٹے نوبت سے پہلے کھلانا چاہیے اسلیے کہ یہ تدبیر اکثر نافع ہوتی ہے اگرچہ قے نہ آئے۔ قبل از نوبت کی قے کرانا ہر خلط کی تپ کی نوبت مین خفت پیدا کرتا ہے اور اوس تپ کو زائل بھی کردیتا ہے۔ ایک عمدہ تدبیر یہ بھی ہے کہ بروز نوبت فاقہ کراتین اگر کوئی مانع ضعف وغیرہ کی قسم سے نہو اور جب تک نوبت تمام نہوجاے کچھ کھاتا اور نوبت کی دوسرے روز حمام مین داخل ہون اگر دوے مین نضج آچکا ہو تو برسم متعارف حمام کرین ورنہ فقط گرم پانی اتنا بدن پر ڈالین جس سے لذت بدنی اور ترطیب حاصل ہو مگر اسقدر پانی گرم نہو جو خلط مین ثوران اور جوش پیدا کرے اور نوبت کے تیسرے دن قے کا استعمال کرانا چاہیے اسواسطے کہ فضلہ طعام باقی ہوتا ہے اور واسطے اخراج اوس فضلہ کے جسمین استحمام نے رقت پیدا کردی ہے علاوہ بران مناسب ہے کہ قے بروز نوبت بھی کرائی جائے۔ اگر سوداوی ہو فصد باسلیق نافع ہے اور بعد فصد کے استفراغ لطیف

ایسی دوا دیں جسنے تنقیہ خون کا ہو اور اندر کے سُکاسی بادام اور دلبسفایج شاہترہ دلہلیلہ کابلی اوسمین داخل ہو۔ یہ قسم ربع کی علاج کو حلد قبول کرتی ہے۔ اگر سودا صفراوی ہو تو ہریدا اور تربطیب مین بذریعہ دوا اور غذا اسکے مبالغہ کرنا چاہیے اور معتدل یا نیمین مُہلنا اور ایسے ہی پانی سے نہلانا واجب ہے اور ملینین طبیعت کی ایسی دوا سے جیسے بفشہ اور مارالبین سے مرتی ہے جسمین تھوڑی سی بسفایج اور سکنجبین افتیمونی شربت ورد آب لبلاب الماس ملا ہو ابتدا مین کرنی چاہئین پورا مسہل نہ تو بعد تین دن کے موثر ہوتا ہے اسلیے کہ نضج مادہ کا سودا ی صفراوی مین بعد تین دن کے ہوتا ہے بعد استعمال اس ملینین خفیف کو رفتہ رفتہ ایسی دوا دیجاتی ہے جس سے لطیف اور تقطیع حاصل ہو۔ اگر ایسے بیمار کے معدہ کی اصلاح پہلے ہو تو بہت ہر مرد خات اوپان سے اور ایسا طلا جسکی قوت حرارت کی بابونہ اور برگ افسنتین اور اکلیل الملک وغیرہ سے زیادہ کرنی چاہیے۔ سیاہ دانہ کرنا اینکہ بروز نوبت بھی اس بیمار کیواسطے مناسب نہین ہے اگرچہ بروز نوبت تھوڑی سی غذا سے نزدیک کیجاوے تقشیہ کرنیوالی دواؤن جو اس قسم مین نافع ہین اونمین ایک چوشاندہ ہے ہلیلہ افتیمون سکنجبین جسمین بفشہ بھی جوشاندہ دیا گیا ہو ان دواؤ سے جوشاندہ طیار کرکے پلاتین۔ کبھی ایسی بیمار کو طبیعت لیتے ہینگ بھی پانی مین گھولکر نہار مونہہ پلاتے ہین اگر مسلی پیدا ہو تو نہ کرین۔ اگر سودا ملحی ہو سکنجبین عسلی کی اصلاح آب کرفس اور زانہ وغیرہ سے کرکے استعمال کرینگے اور اگر ملینین کی حاجت ہو اس دوا مین پہلے تھوڑا سا زنجبیل نضج یافتہ ہے اور بسفایج شریک کرینگے اور رفتہ رفتہ غاریقون تک قوت اجزا مسہلہ کو بڑہاینگے اور سکنجبین نیلوفری جوشاندہ سے بنی ہو سکے ذریعہ سے نہ کرائین گے خواہ مثل سکنجبین کے اور دوا سے تا اینکہ نضج شروع ہو جاے اور معدہ کی سینک اور نہار قوی تر دواؤن سے بہ نسبت سودا ی صفراوی کرینگے یہان تک کہ برای خشک اور انجبر خشک اور مثل اسکے استعمال کرینگے اسیطرح مالش معدہ کی اوہان جارہ سے بڑہتے بڑہتے روغن فسط تک کرین گے کبھی تے کرانے مین سکنجبین کے ساتھ تھوڑی سی خربق سفید بھی ملانی پڑتی ہے اور اگر مادہ اس سے زیادہ غلیظ ہو تو خربق سفید پیسکر پیوی داخل کرکے پلاتے ہین خواہ رات کو خربق مولی مین رکھکر صبح کو خربق نکالکر مولی کھلاتے ہین خواہ خربق کو مولی مین بحال خود چھوڑ کر استعمال کرالی ہین اگر خوف ضعف قوت کا نہو۔ اگر سودا ی سودا وی یعنی خالص دردخون سے پیدا ہوا ہو اسکا استعمال ابتدا مین اگر طبیعت لسنہ ہو آب لبلاب اور قند سے مناسب ہے اور یہی اچھا ہے کہ گلقند عسلی خواہ گلقند سکری کا استعمال کیا جاے اور آخر مین اس تپ کے استفراغ ایسے جوشاندہ سے کرنا چاہیے جسمین ہلیلہ زرد دلہلیلہ سیاہ شاہترہ زبیب اخل ہو مرض مین نضج پیدا ہوا ہو اوسوقت بھی فصد کا عمدہ موقع ہے گرگ باسلیق کی فصد لینی چاہیے اور کہا ہوا ہے کہ خواہ بقوت یا بہ نرمی کرانی چاہیے جیسا مقتضاے وقت ہو اور جیسی حاجت ہو اور تے کی مداومت کرانی چاہیے کہ وہ اصل تدبیر ہے اور کامل علاج ہے۔ اور استفراغ مادے کا مشروب دواؤن سے اور قوی حقنون سے کرنا چاہیے۔ جو دوائین ایسے وقت قابل استعمال کے ہین وہ یہ ہین افتیمون بسفایج غاریقون اسطوخودوس مجارنمی مغسول یا غیر مغسول لاجوردمغسول یا غیر مغسول عصارہ برگ بنفشہ شیرات عسل اور کبھی اگر مادہ زیادہ عاصی ہو خربق اسود کی بھی حاجت ہوتی ہے اور کبھی ربع صفراوی مین سنا اور شاہترہ افتیمون کے ہمراہ سکنجبین کے دیتے ہین اور اسی پر قناعت کرتے ہین بعد اس استفراغ کی مدرات کا استعمال کرتے ہین اور اسوقت جب استفراغ سے فراغت ہو چکے ربع بلغمی اور سودا وی مین تریاق اور شرود لطیوس اور دواے طلیت اور دواے کریت پلاتے ہین لدرمرج سیاہ تنہا پانچین بیس کے پانی چاہیے اور رائی کا استعمال ہر روز درست نہین ہے بلکہ تین دن مین ایکدن دیسکتے ہین۔ اوائل مین اس تپ کے اور قبل استفراغ کے بیچ ایسے اوقات کے دین کہ اونمین فاصلہ بعید ہو جیسے

کبھی کبھی استعمال کریں اسی طرح سے معجون ملافلی اور تمل اسکے تیز جوارشات کا استعمال کرنا چاہیے اور ان دواؤں کے دینے میں قبل نضج کے جلدی نکرنی چاہیے اسلیئے کہ اگر تریاق وغیرہ اول تپ میں دیے جائیں ایک نئی قسم کی ربع پیدا ہوگی اور بدتر اور قسم کے امراض پیدا کریگی خصوصاً جاڑوں کی فصل میں اور آخر میں مرض کی اگر فصد واجب ہو میں اوسپر حسارت کرتا ہوں۔ **جالنیوس** کہتا ہے میں نے ایک خلق کثیر کو ربع سے نجات دی ہے اسطرح پر کہ اونکو بعد نضج کے مسہل پلایا ہے اوسکے بعد عصارہ افسنتین اوسکے بعد استعمال تریاق کا کیا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ فقط حلتیت اور فلفل تنہا بہت نافع ہیں اگر نضج ظاہر ہو جاوے اور مرض منتہی کو پہونچ جاوے صفار یعنے ماہیا جو ایک طور خاص پر مچھلی کو طیار کرتی ہیں اور نان خورش کرا اور رائی اور قمری کی بھی اوسکو کھلانی چاہیے اور جو چیز کہ اوسمیں قوت تلطیف کی زیادہ ہو وہ بھی مناسب ہے اور کبھی بعد چالیس دن کے ہر روز صبح شام بقدر کنار مشتی کے دوا حلتیت کھلانے کی حاجت ہوتی ہے اگر تپ میں تیزی نہو اور مادہ سودای صفراوی نہو۔ بعد ظہور نضج اور پہونچنے منتہی کے یہ قرص نافع ہے عصارہ غافث زعفران ہر ایک ۵ درم اسقولوقندریون لک بوند طباشیر ہر ایک ۵ درم تخم حاض تخم خرفہ گل سرخ سنبل الطیب تخم کشوث انیسون تخم کرفس بیخ کبر حب لبان تخم رازیانہ ہر ایک سے ۴ درم آب کرفس میں قرص طیار کریں اور آب رازیانہ اور کاسنی اور کشوث کے ساتھ پلاویں یہ دو وجوہ کثیرہ سے نافع ہے۔ جب نضج اچھی طرح سے مادہ میں آجاوے اوسوقت مرّ ۲ درم سنبل الطیب نیزہ ۳ درم فطراسالیون ۵ درم انیسون ۵ درم عاقرقرحا قسط فتاح از خر پانچ پانچ درم شراب کہنہ خواہ شیرہ ترنجبین والکا معجون بنا ئیں مقدار شربت اس معجون کی ۷ درم۔ کبھی اخیر میں اس تپ (جب مریض نقیہ ہو جاتا ہے اس غرض سے کہ تپ کی اونیت کم ہو پہونچے اور کثرت حرارت میں تخفیف ہو اور مادہ کی تلطیف بھی ہو جاوے یہ دوا پلاتے ہیں بزر الینج بیروج ایک قیراط حلتیت قریب تل باقلی کے۔ ازیں قبیل یہ بھی دوا ہے فوتنج بستانی ۴ مثقال تخم اوشنگن ۴ مثقال افیون ایک مثقال چھوٹی چھوٹی قرص بنا کر سایہ میں خشک کریں مقدار شربت اس دوا کی ایک درم۔ یہ بھی دوا جید ہے اسکا استعمال بعد ظہور اثر نضج آخر مرض تک ہو سکتا ہے زبیب بستانی بانہری ثوم بری یعنے لہسن اور آس تازہ ہموزن پہلے پانی میں بھگو ئیں اوسکے بعد جوش دیں اسقدر کہ خوب اثر نکل آئے اور صاف کر کے بقدر ایک اوقیہ کے پلائیں **ایضاً** تخم کرفس انیسون قرطمانا ہر ایک سے ۵ درم سعتر بری غافث ہر ایک سے ۷ درم ناخواہ ۴ درم شکائی ۳ درم زبیب ۱ دانہ تین رطل پانی میں پکائیں جب ایک رطل باقی رہجاے تب پلائیں۔ یہ بھی دوا اونکے واسطے بہتر ہے ناخواہ سنبل الطیب افوذنج ہر ایک سی ادرم زبیب رومی انیسون ہر ایک ۷ درم حلتیت ۵ درم زنجبیل ۴ درم سلیخہ ۳ درم بقدر کفایت کے شہد والکا معجون بنائیں آب کرفس اور رازیانہ کے ہمراہ پلائیں مقدار شربت اس معجون کی ایکدرم **ایضاً** یہ بھی قرص نافع ہے عصارہ غافث دس درم افسنتین طباشیر رازیانہ سنبل زعفران پانچ پانچ درم لک بوند چینی چار چار درم تخم خرفہ تخم خیارچنبر چہ ۲ درم آب کرفس میں قرص بنائیں **ایضاً** ربع بلغمی کے واسطے مرّ ۵ درم زعفران فطراسالیون پانچ پانچ درم سنبل الطیب ۴ درم جند بیدستر ۳ درم انیسون ۳ درم تخم کرفس کرویا یعنے زیرۂ رومی چار چار درم حمامیا پوست سلیخہ مصبہ ہر ایک ۲½ درم سیسالیوس اذخر وخون معجون ہر ایک سے ۲½ اور درم اگر زیرہ میں شدت ہو جاوے شیر گرم پانی اور سکنجبین سے تے کرانا نافع ہے اگر اس سے تے نہ آئے تقویت اس دوا کی جو دو ائیں اوپر مذکور ہو چکیں میں اونسے بحسب وقت کرنی چاہیے۔ تجزیہ اوس نطول سے جسمیں شیح وبابونہ وغیرہ ہوش دیا گیا ہو کر کے بہت سے چادرے اور رہا نسوخت کو جمع کر دیتا ہے **بیان اون نسخہ جات مسہلہ کا جنکی حاجت بعد نضج کے ہوتی ہے**

ہلیلہ کابلی ۶ درم افتیمون شستین ہر ایک ۵ درم ہلیلہ زرد عصارہ غافث آلہ ہر واحد ۴ درم تخم کرفس انیسون رازیانہ ہر ایک ۲ درم اس کا جوشاندہ بناتین ہر روز استعمال کرتا ہے۔ یا کشمش ۱۰ درم ہلیلہ کابلی افتیمون ہر ایک ۸ درم شاہترہ ۷ درم شکاعی قنطوریون غلیظ ہر واحد ۶ درم غافث بیخ اذخر ہر واحد ۵ درم ۵ رطل پانی میں جوش دیں جب ایک رطل باقی رہجاے استعمال کریں **حب خفیف اگر یابیخ دن میں ایک مرتبہ استعمال کیا جاے نافع ہوگا اور مجرب ہے** افتیمون تربد ہر ایک ۱۰ درم کرویا انیسون ہر ایک ۷ درم مانخواہ ۶ درم تخم کرفس رازیانہ ہر واحد ۳ درم لبلاب ۴ درم فاریقون سپید ۸ درم نمک ہندی ۵ درم ایارج فیقرا ۱۱ درم پودینہ کے پانی میں گولی بناتین مقدار شربت ۱½ درم اگر یا وہ ملغمی ہو یہ گولی نفع کرتی ہے مانخواہ فاریقون افتیمون ہر ایک ۸ درم تخم کرفس انیسون تخم رازیانہ ہر ایک ۳ درم ملح لطفی ۵ درم ایارج ہر ایک ۱ درم مقدار شربت ½ ۲ درم۔ اگر تپ کے ساتھ طحال میں درد ہو یہ دوا نفع کرتی ہے اور بہ نرمی اسہال کرتی ہے مقبول ۴ درم فاریقون ۱۲ درم ہلیلہ سیاہ ایارج ہر ایک ۱۰ درم ہلیلہ کابلی افسنتین ہر ایک ۸ درم شکاعی بادا ورد کما فیطوس بیخ کرفس زندہ عصارہ غافث ہر ایک ۶ درم شمرۃ الطرفہ یعنے جھاؤ کا پھل بیخ کبر ہر ایک ۵ درم تخم کرفس انیسون تخم رازیانہ کمد ۳ درم خواہ اس سے معجون بناتین یا گولی تیار کریں۔ **تغذیہ اصحاب ربع کا** اصوب یہی ہے کہ انکی تدبیر میں ہفتہ اول سے تین ہفتے تک کسیقدر تلطیف کیجاے نہ اتنی کہ جس سے ضعف پیدا ہو اور یہ تدبیر اسطرح پر ہو کہ گوشت اور زہومات یعنی اون چیزوں سے جنمیں لبسانیدا اور بدبو آتی ہے بالکل پرہیز کرایا جاے اسلیے کہ یہ تدبیر انکے مادہ کو کم کردے گی اور اوسمیں خفت پیدا کرے گی اور اونکی مدت مرض میں کمی ہو جائیگی۔ بعد تین ہفتوں کے البتہ قوت کو زیادہ کرنے کی تدبیر کرنی چاہیے اور مثل سمک رضراضی خواہ بیضہ خواہ چوزہ ہاے مرغ اور تیہو وغیرہ کے کھلاتین۔ جب ایسی غذا تین ہفتہ تک بجاے اور مع اون تین ہفتوں کے جسمیں تدبیر لطیف ہو چکی ہے اب ۶ ہفتہ گذر جائیں اور مرض میں نقصان پیدا نہو یہ رعایت قوت کی اس سے زیادہ قوی غذا سے کرنی چاہیے اور ایسی چیزیں کھلانی چاہئیں جو زیادہ قوی ہوں مثلاً گوشت مرغ جوان اور بزمکسالہ اور جس طائر کا گوشت نرم ہوتا ہے جیسے تدرو اور دراج اور وہ مچھلی جو بہت بدبو دار نہو۔ **یہ بھی ضرور جاننا چاہیے** کہ مریوع کی غذا میں شرط یہ ہے کہ اوسمیں جید خصلتیں جمع ہوں۔ اول تو یہ کہ نضج پیدا کرے بلکہ محلل ہو اوس نضج کے جو خلط سودا سے پیدا ہوتا ہے۔ دوسرے یہ کہ غلیظ نہو بلکہ ملطف غلیظ کی ہو۔ تیسرے یہ کہ قابض نہو خواہ بندگی طبیعت کی صورت نہو بلکہ روانی شکم پیدا کرے۔ چوتھے خون جو اوس غذا سے پیدا ہو محمود اور صالح ہو اکثر ایسی غذا وہی ہوتی ہے جسمیں حرارت اور رطوبت ہو۔ اور یہ بات تو پہلے معلوم ہو چکی ہے کہ قبل از نوبت کیونکر غذا دیجاتی ہے اور کتنے گھنٹے نوبت سے پہلے اور کسقدر بعد نوبت دیسکتے ہیں اور یہ بھی اوپر بیان ہو چکا کہ بشیر عین وقت نوبت خواہ قریب اوسوقت کا دیجاتی ہے اگر غلبۂ ضعف کا خوف نہو۔ پھر بھی صواب یہی ہے کہ تپ حالت گرسنگی میں آئے تاکہ طبیعت مشغول کسی اور چیز کیطرف سواے مادہ مرض کے نہو جاوے اور فقط مادہ مرض کے دفع اور اصلاح میں مشغول رہے۔ شراب صاف رقیق اس مرض میں نافع ہے **علاج ربع لازمہ کا** حال اس تپ کا جیسا ہم اوپر بیان کر چکے وہی ہے کہ بندرت واقع ہوتی ہے اور قانون علاج کا موافق قاعدہ علاج ربع مفردہ کے ہے اتنا فرق تو ضرور ہے کہ چند چیزیں اسمیں بالتخصیص ایسی ہوتی ہیں کہ اوسمیں نہیں ہوتی۔ اونمیں سے یہ بھی ایک بات ہے کہ ربع لازمہ میں اگر ادویہ مسہلہ کا استعمال ہو تو میلان بجانب اعتدال خواہ تبرید ہے کہ اس تپ کے مناسب یہی ہے اسلیے کہ تپ لازم ہے اسلیے واجب ہے کہ اسکے علاج میں سکنجبین اور گلقند اور سکنجبین زبوری اور بارالاصول جسکا مزاج معتدل ہو اور افشورہ سرد جو شہد سے شیریں کیے جاتین سے ازجملہ خصائص یہ بھی ہے کہ فصد اس مرض میں واجب نہ ہے اسلیے کہ مادہ عروق کے اندر محصور ہے۔ ازانجملہ یہ بھی ہے کہ اسمیں اجازت

گوشت کی بہ نسبت ربع مفرزہ کے کہتا ہے۔ حمی خمس اور سدس اور سبع وغیرہ اور انکا نام فیماطوس ہے اور کچھ لوگ
ان حمیات کو دواجی کہتے ہین یہ سب حمیات ایسے مادہ سے پیدا ہوتے ہین جو ہم جنس مادہ ربع کی بسودا و بت نہین ہوتا ہے
مگر انکا مادہ زیادہ غلیظ ہوتا ہے اور کثر ہوتا ہے اور اکثر سودا ہی سے یہ حمیات پیدا ہوتے ہین۔ سدس اور سبع اور انکے علاوہ تسع وغیرہ
انکی نسبت بقراط کا یہ حال ہے کہ ذکر کرتا ہے اور قائل انکے وجود کا ہے اور جالینوس کا بیان یہ ہے کہ مین نے اپنی تمام عمر مین کوئی
تپ ان اقسام کی نہین دیکھی بلکہ خمس بھی بخوبی متمیز ہوا اور بقوت دورہ کرے نظر سے نہین گذری شاید اگر اس تپ کا وجود ہو تو خفی اور
اور پوشیدہ ہوگی۔ جالینوس نے توجیہ قول بقراط مین لکھا ہے کہ اگر بموجب قول بقراط ایسی حمیات کی موجودگی مانی جاے تو حمی
سبع خواہ تسع کا سبب حدوث فقط سوء تدبیر ہوگا کھانے اور پینے کی امور مین واقع ہوگی اسطرح پر کہ بسوقت کوئی شخص استعمال سوء تدبیر کا کرے اور
اوسی طور پر چندے کرتا رہے اولا تو اوس سے حمی پیدا ہوگی پھر جب ایسی تدبیر کو اپنی عادت مقرر کرے اور وقت اوسکا ایسا ہی ٹھہرائے
اجتماع مادہ اور سوء تدبیر سے برابر اوقات سبع اور تسع کے ہوا اور یہ تپ پیدا ہوا اور اگر اس عادت کو ترک کرین اور اصلاح کرے تو ہر آئینہ
تپ اس قسم کی عارض نہوتی۔ پس ظاہر ہوا کہ سبب ایسی تپ کا اعادہ سوء تدبیر کا اوقات معینہ پر ہے اور دوران اونمین تدبیرات کی ہین
کچھ ایسے مواد نہین ہین جنکا دورہ ہوتا ہے پھر اسکے بعد جالینوس نے یہی کہا ہے کہ ایسی حمیات کے امتحان مین ایسی ہی سوء تدبیرات کی
رعایت کیجاے تاکہ غلط واقع نہوا و مریض کو حکم ترک کرنے ایسے ماکولات اور مشروبات کا ایسے اوقات مین کیا جاے جو مستلزم دورہ حمیات
کے ہوتے ہین۔ علاوہ برین خود جالینوس گویا ایسے حمیات کے وجود کا منکر ہے اور گویا اوسکی راے مین اگر ایسے حمیات کا وجود ہے تو اوسکا
سبب خواہ اصول اور موجب کوئی اور چیز علاوہ مادہ کے ہے مثلاً سوء تدبیر وغیرہ مگر بقراط بتحقیق کے قائل حمیات بسبع اور تسع کا ہوا ہے
۔ اور پھر چونکہ محال بدیہی ایسے حمیات کا خواہ متعذر رہونا بوجہہ مادہ کے ہے جو بین البدیہی نہین ہے اور بخوبی واضح نہین ہوا ہے تاکہ احتیاج اوس تاویل کی
ہو جو کہ جالینوس نے سوء تدبیر وغیرہ تجویز کی ہے مترجم کہتا ہے مراد شیخ کی یہ ہے کہ جس طرح دوران مادہ عفونت کا ربع مین چوتھے
دن ہوتا ہے اگر بانچوین خواہ ساتوین خواہ نوین روز کوئی مادہ متعفن دورہ کرے تو کون سا استحالہ اور تعفن پیدا ہوگا پھر ظاہر وجہ کو ترک کرکے
تاویل بعید حدوث ایسے حمیات کی کیون پیدا کیجاے اور جالینوس نے جو مادہ کو سبب حمیات کا نہین تجویز کیا باوجودیکہ ربع مین اوسکی نظیر موجود
اوس سے صاف یہی پیدا ہے کہ وہ ان حمیات کو عفونت مادہ کے سبب سے نہین تجویز کرتا ہے بلکہ محال جانتا ہے متن وہ یہ ہین جو بقراط نے
ان حمیات کو بارہ مین ذکر کی ہین یہ ہین کہ حمی سبع طویل ہوتی ہے اور قتال نہین ہوتی۔ اور حمی تسع اوس سے زیادہ طولانی ہوتی ہے اور یہی قتال
ہوتی ہے۔ یہی بقراط کہا ہے کہ حمی خمس سب حمیات سے زیادہ ردی ہے اسلیے کہ وہ مرض سل سے بیشتر ہوتی ہے خواہ مبدء سل کے ہوتی ہے
اور جالینوس کا قول بہ نسبت حمی خمس کے جیسا ہے وہ اوپر لکھا گیا کہ جالینوس منکر ہے اور کہتا ہے کہ مین نے اس قسم کی تپ
نہین دیکھی۔ مجھے بہ نسبت قول بقراط کے ایسا گمان ہے کہ وہ حمی خماسی کو جو از حمیات کہتا ہے اوسکی یہ وجہ ہے کہ سل سے اوسکی مراد وقت
ہے یعنے لازم کو ذکر کیا ہے اور بازوم مراد لیا اور لفظ الخماسیہ کی اوسکے قول مین موضوع قضیہ مہملہ کی ہے کہ اس الف لام سے استغراق
اور عموم نہین مراد لیا ہے اور چونکہ قضیہ مہملہ حکم مین جزئیہ کے ہوتا ہے اس سے یہ برامد ہوگا گویا بقراط نے اس طرح کہا کہ خماسیہ کی ایک قسم
ایسی ہے کہ جوار و احمیات ہے اسلیے کہ وہ قسم قبل دق کے اور بعد دق کے ہوتی ہے اور اس قول کے معنی کہ قبل دق یا بعد دق کے
ہوتی ہے یہ ہین کہ حمیات مین جسوقت طول ہو جاتا ہے اور رداءت بڑھ جاتی ہے اور اختلاط اور اختلاف پیدا ہوتا ہے اکثر اشتعال

اُن چیزونکا اعضاے رئیسہ تک ہوتا ہے اور منجر بہ دق ہوجاتی ہین اور ایسے حمیات کی شان سے یہ بات ہے کہ اخیر مین ایک اسلوب واحد پر ٹھہرجاتی ہین اکثر یہ اسلوب ایسا ہی ہوتا ہے کہ تپ ربع پیدا ہوا سکو ہمنے ربع کی بحث مین بیان بھی کردیا مگر ان حمیات کا ربع کیطرف منتقل ہونا اوسوقت ہوتا ہے کہ اخلاط اور رطوبات مین کثرت ہو لیکن اگر ذوبان زیادہ ہوجاے اور استفراغ محسوس اور غیر محسوس متواتر ہوچلے ہون اور رداوت اخلاط کی قدرے جسمین غلظت نہو باقی رہجاے اوسوقت ربع کا ہونا ضرور نہوگا بلکہ نوبت اس تپ کی زیادہ تر بطی اور دیر مین نہونی چاہیے اور جس مادہ کو ربع کیطرف انتقال کرنا چاہیے تہا اوس سے خمس پیدا ہوجائیگی اور ایسے ہی وقت مین لائق حال بدن کی یہ ہے کہ اوسمین استعداد ایسی اشتعال کی ہوجاے جس سے دق پیدا ہو یہ وجہ حمی خمس کے قبال دق ہونیکی بیان ہوئی ۔ پھر چونکہ دق جسوقت پہلے پہل پیدا ہو کچھ دورون مین ہے کہ وا خردق ہین اعضاء موجودہ بدن مین آخر تک رسوخ مین عفونت عارض ہوگی ایک تپ پیدا کریگی حمی دقیہ کی جہت سے چونکہ بدن پہلے نحیف ولاغر ہوچکا ہے اب اس تپ عفنہ کے پیدا ہونے سے ردائت اور زیادہ بڑہے گی اسلیے کہ یہ تپ خلطی علامت اس بات کی ہوگی کہ اقراق اوس خلط مین بھی پیدا ہوگیا جس مین سے مقدار قلیل باقی تہی اور اسی جہت سے حرافت اور سوزش اس کی کم ہوگی اور یہ بھی ایک جہہ اس کی زیادتی ردائت کی ہے کہ یہ تپ خلطی حمی دقی کی زیادہ ہونی اور دوچند ہونے کی سبب ہوگی ۔ ضرور نہین ہے کہ جن امراض کے مشاہدہ کا اتفاق کسی نے یا کسی بلد مین نہو تو اون امراض کے وجود سے مطلق انکار کیا جاے جیسا جالینوس نے کیا ہے اور یہ بھی ضرور نہین کہ اگر حمی خمس کا جو ہونا مانا جاے تو اوسکے واسطے ایک یا پنجوان مادہ علاوہ اخلاط چہارگانہ کی تجویز کیا جاے اسلیے کہ غلظ سوداوی کا دورہ جو ربع مین ہوتا ہے اوسکی یہ وجہ نہین ہے کہ مقتضا اس غلظ کا یہی ہے کہ چوتھے دن عود کرے بلکہ اوسکی وجہ یہ ہے کہ چونکہ یہ مادہ کم اور غلیظ ہوتا ہے بسبب قلت اور غلظ کے اسکے زائل مین اتنی مدت لگجاتی ہے اور کبھی یہ بھی ہوسکتا ہے کہ بعض ابدان مین سوداے غلیظ بسبب مقدار بدن کے بموجب کے کم ہو کہ اوسمین عفونت پانچوین خواہ ساتوین خواہ نوین دن عارض ہو ۔ کسی معترض کو یہ منصب نہین ہے کہ ہمارے اس دعوے مین یہ احتمال پیدا کرکے باطل کرے اور کہے کہ مادہ بلغم کو بھی ممکن ہے اگر اوسمین کمی اور غلاظت زیادہ ہو اوسکی جہت سے ایک اور نوبت سوداے غب کی پیدا ہو مثلاً ربع یا خمس وغیرہ مادہ بلغم سے پیدا ہون ۔ اسلیے ہم جواب دیتے ہین کہ تجویز اور فرض ایک امر واسع ہے کمتر کوئی مدعی ایسا ہی ہو اپنے دعوے کی نقیض سے براہ تجویز ملزم نہو مگر مجرد تجویز اور فرض محض اوس چیز کی جسکا وقوع کبھی دیکھا نگیا ہو اور نہ کبھی کیا ہو اور نہ کسی تجربہ کار یا عالم نے اوسکا مشاہدہ کیا ہو کافی البطال مدعی مین نہین ہوسکتی اور نہ یہ تجویز برابر اوس تجویز کے ہوسکتی ہے جسکا مشاہدہ مثل بقراط بانی فن نے کیا ہے ۔ مجھے ایک ثقہ اور معتمد نے خبر دی ہے کہ اوسنے حمی تسع کا مشاہدہ کیا اور خمس کا مشاہدہ خود مین نے چند بار کیا ہے اور اوسکے معالجہ مین مجھ باضطرار اسبات کا قائل ہونا نہین پڑا کہ اس تپ کا مادہ سوداے کے سوا اور غلظ بھی ہے

علاج اصناف ان حمیات کا حمی خمس وغیرہ کا علاج مانند ربع بلغمیہ کے ہے اور اسکے علاج مین حاجت فاتے اور تلطیف تدبیر کی زیادہ ہے ۔ اور غذا ایسی جس سے مادہ غلیظ متحلل ہوجاے اور نضج پاے بھی پیدا کرنی چاہیے اور تغلیظ تدبیر کی بھی حاجت اسواسطے ہے کہ قوت مین زیادہ ضعف نہو اور تلطیف تدبیر اور تغلیظ تدبیر دونون مین عناد ہے اسلیے ایک ایسی تدبیر چاہیے کہ دونون کا اجتماع ہوجاے ۔ چونکہ حمیات ایسی نہین ہین کہ انکی جہت سے قوت مین زیادہ ضعف پیدا ہوا سلیے ہم بلاخوف تلطیف تدبیر کرتی ہین اور ایک مدت تک تکلیف فاقہ کی مریض کو دیتے ہین اور اسکے ضرر کی تلافی جس وقت ہم چاہتے ہین ایسی غذا دیکر کرتے ہین جو غذا ایت

جبدر کھتی ہو اور سریع الہضم ہو اور خون صالح اوس سے زیادہ پیدا ہوا اور تغلیظ مادہ کی نکرے اور نہ مادہ مین زیادتی پیدا کرے یہ نہایت نافع معالجہ اس تپ کا یہ ہے کہ خریق اور تخم تربہ جسمین خریق داخل ہو اور جوزالقی اور تہموے کے بیج سے قے کرائین اور استفراغ مسہل مین ایارج کا استعمال کرین اوسکے بعد استعمال تریاق وغیرہ کا مناسب ہے۔ بروقت اس استفراغ کے تعریق بذریعہ ادویہ کے تمام گرم مین نفع کرتی ہے مگر آب حمام کا استعمال نکیا جاوے نہ اور مرطبات کا استعمال ہو **حمی دق کا علاج** اور یہ معلوم ہو چکا ہے کہ اعضا بدنی مین مختلف قسم کی رطوبتین ہین اونمین سے بعض رطوبتین ایسی ہین جو واسطے تغذیہ اور ترطیب مفاصل کی آمادہ کی گئی ہین اور اخلاط انمین کا نام ہے۔ ایک قسم کے رطوبات یہ بھی ہین جو رگونمین مخزون رہتی ہین۔ اونمین سے ایک وہ بھی قسم ہے جو تمام اعضا اصلیہ مین پراگندہ ہے مثل شبنم کے اور یہ دونون قسمین یعنی جو عروق مین مخزون ہے اور جو اعضا مین پراگندہ ہے اور انکی پہلی قسم جو تغذیہ اور ترطیب مفاصل کرتی ہے حمی عفونت کا مادہ ہے جیسے ابتدا مین حمیات کے بیان ہو چکا اسواسطے کہ کل غذا جسمدر بدنمین حاصل ہوتی ہے صرف نہین ہو جاتی بلکہ اوسمین سے ایک حصہ تغذیہ اعضا مین صرف کرنیکو واسطے باقی رہتا ہے۔ بعض رطوبتین ایسی ہین جنکے بستہ ہونے کا زمانہ قریب ہو گیا ہے یہ وہ رطوبتین ہین جو بقوت قریب بالفعل غذا اعضا کی ہوتی ہین یعنے اوس مقام تک کہ جاتے ہین اور اوس عضو تک پہنچ جاتے ہین جسکی جزو متحلل کا بدل نہین گی اور اوسکا قائم مقام ہونگی اور یہ رطوبات اوس عضو مین باقی پیدا کرکے اوسکے مشابہ ہونگے اگر زمانہ انکے سیلان کا قریب ہو اور ابھی پیوستہ نہین ہوئین ۳ اونمین سے کچھ رطوبتین ایسی ہین جنکے ذریعہ سے اعضا رتشابہ الاجزا اول خلقت سے اپنے اجزا مین اتصال بہم پہونچاتے ہین اگر یہ رطوبت باقی نہ رہی تو اون اجزا مین تفرق ہو جاوے اور تفتت یعنی ریزہ ریزہ ہونا اور تترب یعنے خاکستر ہو جانے کی کیفیت پیدا ہو جاوے مثال رطوبت اولی کی یعنے اوس رطوبت کی جو مثل شبنم کے پہلی ہے چراغ کے تیل کی ہے جو چراغ مین بھرا ہو مترجم کہتا ہے رطوبت اولی کی تفسیر مین شراح قانون اختلاف کرتے ہین ہمنے بلحاظ ترتیب ثانی اور ثالث کے فاضل شریف خان کے قول کو اختیار کرکے ترجمہ کیا ہے **متن** مثال رطوبت ثانی کی یعنے وہ رطوبت جسکی بستگی کا زمانہ قریب ہوا ایسی ہے جس تیل کو چراغ کی بتی نے پی لیا ہو۔ اور مثال تیسری رطوبت کی وہ رطوبت ہے جسکے ذریعہ سے اجزاوی کے آپسمین متصل ہین جس سے بتی بنائی گئی ہے۔ جسوقت اعضاء اصلی جوہنی سے پیدا ہوتے ہین عضو اصلی قلب مین اشتعال اولی پیدا ہوتا ہے جس سے وہ مرض پیدا ہوتا ہے جسکا نام دق ہے چنانچہ اوائل حمیات مین اسکا بیان ہو چکا ہے حرارت جگر کی بھی اگرچہ کبھی منجر بدق ہوتی ہے لیکن بخصوص حرارت جگر کو دق نہین کہتے بلکہ دق وہی ہے جو بسبب حرارت قلب کے ہو یہی حال حرارت ریہ اور معدہ کا ہے کہ وہ بھی بذات خود دق نہین ہوتی گو منجر بدق ہو جاتی ہے یہ اشتعال اولی جو قلب مین پیدا ہوتا ہے اگر بھلی اعضا سے رطوبت کو فنا کرے خصوصاً قلب سے اس رطوبت کو جذب کرے جیسے چراغ کی حرارت چراغ کی تیل کو جذب کرتی ہے یہ پہلا درجہ دق کا کہلاتا ہے اور اسپر اطلاق لفظ دق کا بجہت جنس ہی کیا جاتا ہے اور زبان یونانی مین اسکو اطیقوس کہتے ہین اسلیے کہ اس درجہ کا کوئی خاص نام جداگانہ مثل درجہ دوم اور سوم کے نہین ہے۔ جسوقت حرارت دق قسم اول کی رطوبت کو فنا کرکے دوسرے قسم کی رطوبت کا تحلیل شروع کرے یعنے جس رطوبت کی بستگی کا زمانہ قریب ہے اس رطوبت کو فنا کرنے مین مشغول ہو جیسے شعلہ چراغ کا سارے تیل کو جلا کر اوس تیل کو جلانا شروع کرے جسے بتی نے پیا ہے اسوقت دوسرا درجہ دق کا ہوتا ہے اور اس درجہ کا نام ذبول ہے اور یونانی مین فارلیموس کہتے ہین اس درجہ کے واسطے امتداد ہے اوقین ۳ زمانے اسکی ابتدا اور وسط اور

انتہا کے پیدا ہوتے ہین پھر جو شخص انتہاے ذبول کو پہونچ جاے جہان برنہین ہوتا اور کمتر اس زمانہ مین قابلیت علاج کی باقی رہتی ہے مگر مشیت الہی سے غالب ہے خصوصًا جب اس درجہ کو پہونچکر اوسکا گوشت باریک اور کم ہوجاے جب یہ دوسری رطوبت فنا ہوچکتی ہے اور تیسرے قسم کی رطوبت مین اشتعال پیدا ہوجیسے شعلہ چراغ کا بتی کے جرم کو اور وہ رطوبت جو روئی کے اصلی اجزا مین اتصال پیدا کرتی ہے جلائی یہ تیسرا درجہ دق کا ہے اوسکو مفتت اور مشف کہتے ہین اور یونانی مین رنجیس اوسکا نام ہے۔ دق ایسا مرض ہے کہ اوسکے واسطے نوبت نہین ہوتی اور نہ نوبت کو اوقات مقررہین۔ ایک قوم نے یہ کہا ہے کہ تعلق حمی دقیہ کا یا اون رطوبات سے ہوجنکی لبشگی کا زمانہ قریب ہو یا اوسکا اشتعال مثل گوشت وغیرہ سے متعلق ہو یا اعضاء اصلی جو سخت ہون مثل ہڈی اور پٹھے کے اوس سے متعلق ہو اس قول سے اگر یہ معنی سمجھے جاہین کہ تعلق دق اسطرح پر ہے کہ فنا اوس رطوبت کی کرتی ہے جو رطوبت اوسکے متعلق یعنے عضو خاص مین موجود ہے پہر ہماری تفسیر اور اس قول مین کچھ فرق نہوگا اور اگر یہ مراد ہے کہ پہلی دق اون رطوبات کو فنا کرتی ہے جنکی لبشگی کا زمانہ قریب ہے اوسوقت یہ قول صحیح نہوگا یعنے بدون فنا رطوبت اولی جو مثل شبنم کے ہے اس رطوبت قریب یا اجزاکا فنا ہونا بیدا قیاس ہے۔ کبھی دق بعد حمی یومی کے واقع ہوتی ہے اور کبھی بعد حمیات عفونت اور حمیات اورام کے پیدا ہوتی ہے اور یہ نہین ہوسکتا ہے کہ دق ابتدًا عارض ہو اسطرح پر کہ اعضاء اصلیہ مین پہلے اشتعال پیدا ہو اور کسی خلط اور روح مین اس سے پہلے اشتعال نہو کیونکہ بحسب عادت یہی واقع ہوتا ہے کہ پہلے خلط یا روح مین سخونت عارض ہووے اور اوسکے بہت دنون بعد اعضاء اصلی مین سخونت پیدا ہوتی ہے۔ ہان اگر کوئی ایسا ہی سبب قوی عارض ہو جسکی حرارت ابتدًا اعضاء اصلی تک پہونچے۔ ایک ہی سبب کبھی دق پیدا کرتا ہے اور کبھی حمی یوم پیدا کرتا ہے اگر تعلق اوسکا بشدت ہوا دق پیدا ہوگی اور اگر بضعف ہوا تو حمی یوم پیدا ہوگی جیسے آگ لکڑی کو دو طرح سے فنا کرتی ہے کبھی آہستہ گرمی پیدا کرتی ہے کہ اوسمین دھوان اور تپش ہے اور کبھی لکڑی مین آگ بھڑک جاتی ہے۔ حمی عفونت اور حمی ورم اکثر دق کیطرف منتقل ہوجاتی ہے اسلیے کہ حمی عفونت مین شدت زیادہ ہوتی ہے اور بشدت لطیف غذا کی اوسمین حاجت ہوتی ہے اور سرسامی کی قطعًا ممانعت ہوتی ہے اور مراعات جانب قلب کی طلا اور ضماد سے کم کیجاتی ہے خصوصًا اون اعضا کی بیماریون مین جو کہ قلب کے ہین جیسے حجاب۔ اکثر اضطراب طبیب کا جو بوجہ سقوط قوت مریض اور تواتر غشی کے ہوتا ہے اور شراب اور بارالمحم پلانے اور دوا المسک غیرہ کہلانے کی اجازت دیتا ہے یہ تدبیر انجام کار مین دق پیدا کرتی ہے۔ کبھی دق عفونت اور اورام کے ساتھ مرکب ہوجاتی ہے۔ دق کا پہلا درجہ بچانا دشوار ہے اور علاج اس درجہ کا سہل ہے اور آخر مین یعنے دوسرے درجہ مین شناخت آسان اور علاج دشوار ہے اور آخر درجہ دوم یعنے ذبول مین یقینًا قابلیت علاج کی باقی نہین رہتی پہر تیسرے درجہ کا کیا مذکور **علامات دق** کے نبض دقیق صلب متواتر ضعیف ہوتی ہے اور ایک ہی کیفیت پر ثابت رہتی ہے ملمس مین فوق کا ایسا ہوتا ہے کہ ابتدا مین جو ہاتھ بدن پر رکھا جاے تو حرارت سوفوخس سے کمتر گرمی محسوس ہوتی خواہ اور کوئی حرارت جو دیگر اخلاط مین مشتعل ہوا ویسی ہی مدفوق کو بدن کی گرمی کم معلوم ہوتی ہے جب ہاتھ تھوڑی دیر تک رکھا رہے ہوتی ہے خلط بقوت اور لذع ہوتا ہے اور ساعت بساعت بڑہتی جاتی ہے سب مقام سے زیادہ گرمی اس تپ مین جہان عروق اور شرایین ہین حرارت کا اور اون بیمارون کی حرارت متشابہ اور یکسان ہر وقت رہتی ہے لیکن جسوقت معدہ مین یہ ورد ہو حرارت مین ترقی اور بالید کی پیدا ہوکر شدت ہوجاتی ہے اور نبض قوی اور عظیم ہوجاتی ہے ایسے خوف سے بعض جہال اطبا مدفوق کو غذا سے منع کرتے ہین اور بہت جلد بیمارونکو ہلاکت مین ڈالتے ہین۔ دق کی حرارت بڑہنے کی مثال بعد غذا کے ایسی ہے جیسے چراغ کی روشنی تیل ڈالنے سے بڑہ جاتی ہے خواہ دیگ کی گرمی پانی چڑکنے سے زیادہ ہو اور یہ علامت یعنے شدت حرارت بعد غذا کے پیدا ہونی کی

علامت

علامات قویہ مین سے ہے ۔ غذا سے سب قسم کی حمیات اور خصوصاً لنتہ مین یہ بہُرک پیدا ہوتی ہے مگر واجب نہین ہے کہ یہ بہُرک ضرور پیدا ہو اگرچہ اضطراب حرکات کا واسطے طبیعت کے ضرور ہے ۔ دق مین یہ بہُرک ایسی نہین ہے جو اور حمیات مین بعد تضاغط کے پیدا ہوتی ہے اور نہ بطور دورہ معینہ کے پیشتر دق مین ہوتا ہے بلکہ جسوقت غذا کا استعمال ہوا وسیوقت یہ بہُرک پیدا ہوتی ہے ۔ دق کا مریض جسقدر حرارت اوسکے بدن مین ہوتی ہے اوسپر آگاہ نہین ہوتا ہے اسلیے کہ اوسکی حرارت ایسی ہوتی ہے کہ اوسکا خوگر ہوجاتا ہے اور گویا عضو کا مزاج اصلی ہی ہوجاتا ہے ۔ اور کتاب اول مین بخوبی بیان ہوچکا ہے کہ ایسی حرارت جسکی خوگری ہوجاے اوسکا کیا حال ہے مگر اوس مریض کو فقط بروقت کہانے کے حال اس حرارت کا معلوم ہوتا ہے اسلیے کہ اسوقت اس حرارت کا اشتداد ہوتا ہے ۔ حمی یوم کا مشتمل ہونا بطرف دق کے اوسکی یہی ایک دلیل ہے کہ تیسرے دن حرارت زیادہ ہو اور اکثر بارہ گھنٹے کے بعد تپ مین انحطاط ہو اور اگر حمی یوم بارہ گھنٹے سے تجاوز کرجاے اور تیسرے دن تک برابر رہے اور شدت کرے پہر اوسکو ضرور دق جاننا چاہیے ۔ دق کا مرکب ہونا اور حمیات کی سات اوسکی علامت یہ ہے کہ جب تپ اوتر جاے اوسکے بعد حرارت یا بسبب بعد آخر انحطاط کے باقی رہے اور بعد زمانہ عرق برآمد ہونے کے بھی حرارت باقی رہے اور ذبول اور طاقت بھی زیادہ ہو جیسے اس دق کا خاصہ ہے ۔ اور براز اور بول مین دہنیت پیدا ہو اگر ظاہر مین تو حمی دق ہو اور پوشیدہ کوئی اور تپ بھی ہو اوسکی شناخت یہ ہے کہ نبض مین دق امتداد نوبت کے تضاغط واقع ہوچکے معنی اوپر بیان ہوچکے اسلیے کہ تضاغط حمی دق مین نہین ہوتا ۔ **یہ بھی ضرور جاننا چاہیے** کہ اکثر جوتپ دق بذریعہ معدہ کے پیدا ہوتی ہے یعنے پہلی حرارت معدہ مین پیدا ہو کر قلب مین سرایت کرے اور دق پیدا ہو تو ایسی دق مین مزاج کبد کا بھی فاسد ہوجاتا ہے بوجہ قرب معدہ کے اور تہیج قدم اور ہونہ پر بھی پیدا ہوتا ہے **علامات ذبول کے** جسوقت حمی دق مرتبہ ذبول کو پہونچے صلابت نبض کی اور ضعف اور صغر اور تواتر بڑہ جاتا ہے خصوصاً اگر دق مین پڑنے کا سبب ایسے اورام ہون جو متحلل نہوسکین اوسوقت نبض مین تواتر اور بھی زیادہ ہوتا ہے اور اسی طرح سرعت بھی بڑہ جاتی ہے اور نبض کی وہ قسم ہوجاتی ہے جسے ذنب الفار کہتے ہین ۔ اگر بہت پینے شراب جاسکے درجہ ذبول صلب ورم کے پیدا ہوا ہو نبض کی قسم یدب الذنب الفار کی مسلی ہوجاے گی اور ذبول کے اعراض زیادہ شدید نہین ہونگے اسلیے کہ اوسمین اسقدر مہلت نہین ہوتی اور پیشاب مین مگسی اور جھلی جھلکی سے پیدا ہونگے اور آنکھہ اندر کو بیٹھنے لگے گی جسوقت ذبول انتہا کو پہونچے انھین بالکل بیٹھہ جاوینگی اور براز خشک مثل مینگنی کے ہوا کریگا اور ہر ایک عضو کی ہڈیون کے سرے اونچے ہوجاوینگے خصوصاً چہرہ کی ہڈیان بالکل نمودار ہوجاوینگی اور وہ نون کنپٹیان بیٹھہ جاوینگی اور کمال پیشانی کی کھچ جاوے گی رقت جلد کی جاتی رہیگی ایسا معلوم ہوگا کہ چہرہ غبار آلودہ ہے اور آفتاب نے جلا کر خشک کیا ہے بلکون پر ایسا بوجھ ہوجاویگا کہ دیکھنے سے کی آنکھہ ایسی ہوجاویگی جیسے نیند بھری ہوئی اور بند رہے گی حال آنکھہ نیند نہ آویگی ناک کی ہڈی پتلی ہوجاویگی اور بال بڑہ جاوینگے جون بہت پڑین گے پیٹ ایسا رہلا ہوگا کہ پیہ سے ہلا جاویگا گویا ایک خشک جلد کی دونون جلد ہوجاوینگی اور اوسکے سانہ سینہ کی بھی جلد کھچ جاویگی پہر جسوقت ناخن ترچھے ہوکر مثل قوس کے ہوجاوینگے مرتبہ ذبول کا تمام ہوا اور تفتت کا مرتبہ آگیا جب اس مرتبہ کو پہونچے تو غضروف پگھلنے لگتے ہین پہر اوسکے اچھے ہونے کی امید نہین ہے **علاج دق کا** تبرید اور ترطیب سے ہوتا ہے منضج اور مسہل کی اسمین ضرورت نہین اور ہر ایک تبرید اور ترطیب اپنے اسباب کی موجودگی سے نام ہوتی ہے اور اپنے ضد کے اسباب کی دور ہونے سے ۔ کبھی سبب ایک کا واسطے دوسرے کے فائدے کے [illegible] تبرید کا کہ سبب

تجفیف کا بھی ہے اور تجفیف ضد ہے ترطیب کی جیسے قرص کافور یا قرص طباشیر وغیرہ سے تبرید کرین اوس سے یبس بھی پیدا ہوتا ہے
سے کبھی سبب ترطیب کا بھی بعینہ سبب تسخین اور حرارت کا ہوتا ہے اور یہ ضد تبرید کی ہے جیسے شراب پلانا کہ اوس سے ترطیب حاصل ہوتی
ہے مگر حرارت بھی پیدا ہوتی ہے۔ لہذا اوس معالجہ مین اس امر کی رعایت کرنی چاہیے کہ ایک تدبیر دوسرے کی ضد نہ واقع ہو اور
اگر تبرید قوی کی حاجت ہو اور کوئی چیز بارد ایسی میسر نہو جو خالی از یبوست ہو اوس دوا کے ساتھ خواہ اوس سے پہلے یا پیچھے ایسی چیز دینی
چاہیے جسمین قوت ترطیب کی بھی ہو اگر حاجت ترطیب قوی کی ہو جسمین بہت جلد ترطیب حاصل ہو جیسے ماء اللحم یا شراب پس اچھا
ہے کہ اوسکے بھی ساتھ خواہ پہلے یا پیچھے ایسی چیز دین جسمین قوت تبرید کی بھی ہو دینی چاہیئن۔ اگر سبب ق کا کوئی ورم خواہ الم کسی عضو اندرونی
کا ہو اوسکا علاج پہلے واجب ہے۔ جسکو یہ بات پسند ہو کہ اپنی تدبیر علاجی کو مختلف طریقون سے مرکب کرے کہ ہر ایک طریقہ مناسب حال
محموم کے یقیناً ہو تو اوس شخص پر واجب ہے کہ شروع معالجہ کا اسطرح پر کرے کہ تڑکے علی الصباح مریض کو قرص کافور وغیرہ مع سکنجبین کے
پلائے اور بعد طلوع آفتاب کہ آش جو کو مع سرطان یعنے گینگے کی کھلائی اگر مریض سرطان کا استعمال ناپسند کرتا ہو اور مکروہ نہ جانتا ہو
یا آش جو کو مع جلاب یا آب انار کے پلائے اور سوتے وقت شام کو لعاب اسپغول کا استعمال کرائے اگر کوئی مانع از قسم ضعف معدہ وغیرہ کا نہو
۔ تدبیر بارد کا بیان ممی محرقہ مین بخوبی ہو چکا ہے اور ہندی تر کاریونکا بھی استعمال کرانا چاہیے۔ قرص کافور بھی استعمال مناسب ہے اور ضمادات
بارده اور ملنے کی چیزین سر دمزاج کی جو قلب اور جگر پر رکھی جاتین اور ہوا و مکان کی تبرید بھی کہ جاڑون مین بھی کرنی چاہیے اگر بوجہ ضعف
کے متحمل ہوا سر کا نہو تو ایک چادر اوڑھا دینی چاہیے اسواسطے کہ ہوا کی تبرید مدقوق کیواسطے بہت افضل ہے۔ صندل مین رنگو ہوئے
کپڑے خواہ کافور مین اوسکو بھیگنے چاہیئن لخلخہ جسمین گلاب کافور صندل پڑا ہوا ہو اور خواکسیر اور شاہسفرم یعنے تلسی جسپر گلاب چھڑکا ہو
استعمال کرنا چاہیے اور بخارات نکالنا بذریعہ عرق اور حمام کے کرنا چاہیے کہ بوقت برامد ہونے عرق کے حمام مین بیٹھین اور زیادہ ضماد سرد کا لگانا
اون اعضا پر جو قریب اعضا تنفس کے ہین جائز نہین ہے کہ ایسی تدبیر کبھی نفس اور صوت کو ضرر عظیم پہونچاتی ہے۔ واجب ہے کہ میل
خاطر مریض کا بطرف راحت اور آسایش اور نوم اور خوشی کرے اور جس سے غصہ یا حزن یا غم پیدا ہو اوس سے اور بھوک اور پیاس سے
بچانا چاہیے۔ ضماد مبرد جس کا استعمال مدقوق کیواسطے مناسب ہے اوسکا خوشبو ہونا ضرور ہے اسلیے کہ خوشبو ضماد کا نفع زیادہ ہے خصوصاً
سینہ پر اور متصل سینہ کے اور اونکا مبرد بالفعل ہونا بھی برف وغیرہ سے واجب ہے مگر چاہیے کہ اونمین اجزاء قابضہ قریب نہون اسلیے کہ قبض
جس طرح تجفیف پیدا کرتا ہے نفوذ کو قوت دوا کی مانع بھی ہوتا ہے اور ضماد کو جلد بدل دینا بھی واجب ہے اتنی دیر تک باقی رہے کہ اوسمین
گرمی آجاے اور اس عارضی گرمی سے بدن اور قلب مین حرارت پیدا ہو۔ ضماد مین اس بات کی بھی رعایت رہے کہ زیادہ تبرید نہو اسلیے
کہ اگر تبرید شدید پیدا کریگا وہ زمین ضعف آجاے یا اگر قریب اعضاے تنفس کے ہوگا وہ زمین کہ حجاب وغیرہ مین تخدیر پیدا کرکے
باسانی برامد نفس کو منع کرے۔ تدبیر ایسی کہ جس سے ترطیب پیدا ہو غذا یعنی سے بھی ہوتی ہے اور دوا کرسے بھی اور آزان اور مروحات
یعنے ملنے کی چیزین اور ضمادات اور نشوقات یعنے سونگھنے کی چیزین اور سعوط اور راحت اور آسایش سے بھی ہوتی ہے اور اس سے
بھی ترطیب حاصل ہوتی ہے **ادویہ مبردہ کا بیان** ترطیب پیدا کرنے والی سب چیزین از قسم غذا کی ہین خواہ اونمین غذائیت
غالب ہو جیسے آب جو مین سرطان اگر پختہ کرین بحیث شرکت سرطان کے مبرد اور مرطب ہوگا مگر سرطان کے اوپر کی جلد وغیرہ
او کھارد الناخنہ ہے اور سردیانی اور نمک شبرین اور خاکستر سے اونکو خوب دھونا چاہیے تین مرتبہ خواہ زیادہ تاکہ خوب صاف

ی ضرور

ہو جاتین اور زرہومت یعنے بوی ناخوش خواہ تخم وغیرہ جو کچھ ہو سب دفع ہو جاے بعد ازان آب شعیر مین پکانا چاہیے۔ خواہ مادہ گاو کے دودہ کی چھاچھ مین یعنے بتلا دہی مین۔ خواہ عصارہ بقولات مشہور کے جو اوپر اور حمیات کے بیان مین مذکور ہو چکے۔ خواہ لعاب اسپغول کہ یہ بہی مرطب ہی۔ سرکہ مین تجفیف شدید ہے اور قوت تحلیل کی بہی زیادہ ہے اسلیے اسکا استعمال دونون فائدہ کے واسطے ضرور ہے مگر بہت سا پانی خواہ اور مرطبات لعینہ ملا کر پلانا چاہیے۔ گدہی کا دودہ گمان غالب یہ ہی کہ باوجود تر طبیب کے تبرید بہی پیدا کرے تا اینکہ ایک گروہ اطبا نے مادہ گاو کے دہی پر اسکو فضیلت دی ہے مگر اوسی مریض کو مادہ خر کا دودہ موافق ہوتا ہی کہ سواے تپ دق کے کوئی اور تپ غلظی مین مبتلا نہوا اور نہ کوئی ایسا مادہ یا غلط اوسکے بدن مین ہو جو عفونت پر آمادہ ہو۔ پہر اگر دودہ پلانے کی راے مسلم ہو تو اوسکی پہٹ جانے اور معدہ مین دہی بن جانے کا بچاو ضرور کرنا چاہیے شکر کا استعمال اوسکے ہمراہ اس ضرر کو دفع کرتا ہے۔ اگر دودہ پلانے سے کسی عفونت کا خوف ہوا ہو بہ نرمی اوسکا اسہال کر دینا چاہیے اور اجزاے مسہلہ سے اگر خوف زیادہ ہونے عفونت کا ہو چند روز تک ٹہہر جانا مناسب ہی۔ اور اقراص کافور خواہ اقراص طباشیر سے علاج کرنا چاہیے اور آب انار کا بہی استعمال جاری رہے بعد ازان پہر از سر نو وہی معالجہ جس سے خوف عفونت کا پیدا ہوا تہا اور آب اطمینان ہو گیا کرنا چاہیے جو دوائین تبرید محض کرتی ہین اور اونمین ترطیب مطلق نہین ہے جیسے قرص کافور یا قرص بسد علاوہ اوسکے یہ قرص بہی بکار آمد ہے طباشیر گل ارمنی ہر واحد ۴ درم گل سرخ ۶ درم تخم خرفہ تخم خیار تخم کدو کہربا ہر واحد ۳ درم ان اجزا سے قرص طیار ہون مقدار ہر قرص دو درم ہے اور یہ قرص بہت ہی عمدہ ہے ایضاً قریب باول بارنگ نشاستہ صمغ عربی کتیرا ہر واحد ۳ درم گل ارمنی طباشیر ہر واحد ۴ درم خشخاش ۵ درم گلسرخ تخم کدو تخم خیار تخم خرفہ ہر واحد ۶ درم بہدانہ مقشر تخم خربزہ ککڑی کے بیج ہر واحد ۷ درم رب السوس ۱۰ درم لعاب بہدانہ مین گوندہ کر قرص طیار کرین۔ مروخات اور طلا اور ضمادات مبردہ اور نشوقات اور سعوطات مبردہ اونکا بیان کتاب ثالث مین ہو چکا ہے سب سے بہتر وہ مروخات ہین جنمین روغن کدو اور خشخاش اور نیلوفر اور بید سادہ اور بنفشہ ترہا ہی بچہاون اور فرش خواب مریض مدقوق کے ایسی چاہئین کہ پہسلتے ہون اور پاون اوپر ٹہہر نہ سکے جیسے کسی چمڑے سے بنائی جائین کہ جسمین گلاب خواہ کتان یعنے ایسی چمڑی کی ہو جیسے طبرستان مین بنائی جاتی ہین اور اوسکے اندر بجاے روئی کے ریشہ کتان ملوج یعنے بٹے ہوے بہرے جائین اور ہر عدد بدل جایا کرین خواہ بچہاون چمڑے کے ہون کہ اونکے اندر پانی بہرا رہے جیسے مشک اور پکہال وغیرہ مگر اونکی درخت ایسی ہو کہ پانی پہیلا رہے اور کیچا نہو سکے جیسے لحاف وغیرہ مین ایسے ڈورے ڈالے ہین کہ روئی سمٹنے نہین پاتی اور فرش کی جگہ قریب پانی اور چشمونکی ہوا در بچہ بچہونے کے سرو تر درختون کے پتے مثل بید خواہ حی العالم کے اور ترکاری کی پتر اور پہول بہی سرد مزاج کے جیسے گلاب وغیرہ اور پتلی پتلی ڈالین انگور کی اور مثل اوسکے **بیان ادویہ کا جنسے مدقوق کے مزاج مین ترطیب پیدا ہو** جن دواؤن سے ترطیب اور تبرید دونون پیدا ہوتی ہین اونکا بیان تو اوپر ہو چکا اب طریقہ استعمال دودہ اور چہاچہ جسکا مکہن نکال لیا ہو اوسکا طریقہ خواہ استعمال آبزن اور حمام اور استعمال مروخات اور تیل کی مالش اور طلا وغیرہ تمام تدابیر مین کلام باقی ہے۔ دودہ کے پلانے کا طریقہ باب سل اور بیس معدہ مین اوپر بیان ہو چکا اوسے قانون کلی سمجہکر اوس پر کاربند ہونا چاہیے کوئی دودہ بعد عورت کے دودہ کے مقابلہ گدہی کے دودہ کا نہین کر سکتا ہے اور اوسکے بعد دودہ بکری کا ہے لیکن اوسکی چرنی کے واسطے سرو تر گہاس اور ترکاری بہی ایسے مزاج کی تجویز کرنی

چاہیے اور جس طرح یہ چیزیں توڑی جاہین ویسی ہی تازہ اور ترکھلائی جاتین - یہ سب قسمین دودہ کی خصوصًا شیر مادہ خروق کو زائل کردیتی ہین اور دودہ پر اور کوئی چیز مقدم نہین کیجاتی جب تک کوئی مانع از عفونت موجودہ خواہ عفونت منوقعہ بہ نسبت کسی مادہ کے ہو استعمال مین دودہ کے ابتداے دق سے انتہا تک بڑا فائدہ مترتب ہوتا ہے - اور عورتون کا دودہ بطور رضاع کے جیسے لڑکا پستان سے پیتا ہے اوسطرح پلانا چاہیے اور چھاچھ پلانی کا طریقہ بھی دودہ کے پلانے کے قریب ہے - مناسب یہ ہے کہ دس درہم سے شروع کرکے تیس درم خواہ اوس سے زیادہ تک بڑہاتین اگر قوت ہضم کی ہو - اور قرص جسنے نبریدہ حاصل ہوتی ہے اونکا بھی دودہ خواہ چھاچھ مین شریک کردینا جائز ہے اور جو وزن ابتدائی ۱ درم کا مذکور ہے خواہ ۳۰ درم کا انتہاے وزن لکھا ہے اوس سے کم و بیش بھی کرنا ممکن ہے بشرطیکہ قوت مریض مین باقی ہو اور ہضم بھی ہوسکے - اور آبزن وہی افضل ہے جو شیر گرم ہو اور اوسمین زیادہ گرمی نہو اور بالیمہ اوسمین اخر لقبول اور حشائش بارد ملطف کا ہو اور اوسکے استعمال سے بہ تین میلین خواہ تری بھی نہ آنے پائے چہ جاکہ پسینا برامد ہونے کی نوبت آئے اور نہ آبزن سے بخار گرم اوٹھے اور اگر آبزن عہدہ اکرنے کا کوئی مانع نہو تو اوسپر گرم کو اختیار کرنا جائز نہین ہے مگر ضعف بدن مریض کا سرد آبزن کے استعمال کا مانع ہوتا ہے - اور ابتداے دق مین فقط آبزن سرد سے شفا حاصل ہوتی ہے اور بحالت ضعف بدن کے آبزن سرد سے شفا ہوتی ہے مگر تھوڑی سی رطوبت مدقوق کے مزاج مین پیدا کرتا ہے جسکی اصلاح آسانی سے ہوسکتی ہے اور اگر ضعف بدنمین زیادہ ہو ابتداے دق مین بھی خوف اس بات کا ہوتا ہے کہ سرد آب زن سے دق شیخوخت مین نہ پڑجاے مگر یہ بات کمتر ہوتی ہے اور اگر دق شیخوخت پیدا ہو بھی جاے تب بھی بہ نسبت دق کے موت اوسمین دیر مین آتی ہے اور ایک مدت تک زندہ رہتا ہے - اکثر یہی مناسب ہوتا ہے کہ مدقوق کی ایسی دوا کرین کہ انجام مین اوسکو دق شیخوخت عارض ہو - آبزن کرنے کی جو تدبیر باقی رہی صواب اسی تدبیر مین ہے کہ کسیقدر گرم آب زن سے ابتدا کرین اور رفتہ رفتہ آبنا بارد آبزن کرین جسکی برودت معتدل ہو اور تحمل اوسکا ہوسکے کہ اس ہمشگی سے بدن قابل سرد پانی کی برداش کا ہوجاتا ہے اسواسطے کہ تکلیف اور الم اوسوقت ہوتا ہے کہ دفعۃً مخالف مزاج کے کوئی چیز مستعمل ہو - ایضًا چونکہ بدن گرم پانی سے ایک تازگی اور توانائی ایسی پاتا ہے کہ اوس توانائی کی جہت سے متحمل سرد پانی کا ہوجاتا ہے - اگر تمام دن مین تین مرتبہ آبزن کیا جاے بہتر ہو وے - استعمال آبزن کا آسانی کرنا چاہیے تاکہ قوت ساقط نہوجاے اور آب جو کا استعمال آبزن سے پہلے دو گھنٹے بہتر ہے اور اگر بدن پر واسطے کھولنے مسامات کے دودہ دینے کے بعد پہلے آبزن کرین اور پھر آب جو وغیرہ پلاین بعد اوسکے تھوڑی دیر صبر کرکے پھر آبزن کا استعمال کرین تاکہ غذا تمام بدنمین پھیل جاے یہ طریقہ بہت اچھا ہے - اور بعد آبزن اور حمام کے استعمال مالش کا ایسے تیل سے جو نبریدہ اور ترطیب کرین مناسب ہے جیسے روغن بنفشہ خصوصًا اگر روغن بنفشہ و روغن گل دونون بنایا جاے اسی طرح روغن کدو اور بنیلوفر اور اگر بعد آبزن گرم کے انتقال ایسے آبزن کی طرف کرین جو مائل بہ اندک برودت ہو اور اس برودت کا تحمل بھی ہوسکے بعد اوسکے مالش تیلی کی کرین یہ بھی اچھا ہے اور اگر پہلے تیل کی مالش کرلین اوسکے بعد آبزن نہایت سرد کا استعمال کرین جب بھی اچھا ہے مگر سرد پانی مین داخل ہونا بقدر برداش کے چاہیے اور رفتہ رفتہ اس تدبیر کو کرنا کچھ ضرر نہین ہے - اس تدبیر کا عمدہ وقت یہی ہے کہ بعد ہضم طعام کے واقع ہو - اگر ممکن ہو کہ بعد گرم آب زن کرنے کے دفعۃً آب سرد مین غوطہ لگاین علاج کی یہ سے یہ طریقہ بہت کامل ہے اور اندیشہ ضرر کا اسمین شدید ہے اور آسانی سے سرد پانی مریض کے بدن پر گرانا بہ نسبت غوطہ لگانے کے خطرناک کم ہے مگر منفعت بھی اوسمین کم ہے - جو پانی مدقوق کے بدن پر ڈالا جاے اوسکی برودت اتنی ہو جیسے کہ میو نکا پانی سرد ہوتا ہے کہ اوسکی برودت شیر گرم اور نہایت سرد کے بیچ مین ہوتی ہے - اگر خالص دودہ کا دوہنا اوسکے بدن پر شبہ بطیکہ ضعیف نہو خواہ گرم پانی ملاکر دودہ مین الگ

ضعیف ہو مقدم کرکے بعد اوسکے استعمال آب زن کا کیا جاوے یہ بھی بہتر ہے اسلیے کہ دودھ دہنا بدن پر ترطیب زیادہ پیدا کرتا ہے دودھ بھی دہی
دہی کا بہ نسبت ہین وہی تینون دودھ ہین جو اوپر لکھی گئی ضرور ہے کہ پستان سے بدن پر دوہے جاوین ۔ مناسب یہ ہے کہ سر و تسلون کی مالش بعد کل ورزشون
اور مساصل پر کرکے رات اوسی طرح پر سویا کرین ۔ حمام مین اس مریض کے داخل ہونے کی اجازت نہین دیجا سکتی ہے لیکن اگر اتنی
گرمی نہو کہ پسینا آجاوے خواہ اور کسی طرحکی گرمی بدن مین پیدا کرے اور ٹھنڈی ہی سانس کو گرم سانس کیطرف بدل نہدے اوس حمام مین جانا کچھ ضرر
نہین وہ حمام ایسا ہونا چاہیے کہ پانی تو اوسکا گرم ہو اور ہوا اوسکی گرم نہو اور ہوا اور پانی کی گرمی بھی اتنی ہو کہ وہ شیر گرم اور سامانت بین نفصو کر جاوے
ایذا نہدے اور نہ پسینا نکالے اور اگر اوسکے بدن مین کوئی مادہ ایسا نہو جو آمادۂ عفونت ہو اور خصوصاً اگر ایسا مادہ ہوا و رہضم طعام نہ ہوا ہو جب
بھی استعمال حمام کا جائز ہے بلکہ استعمال حمام کا اوسوقت جائز ہے کہ غذاے ہضم شدہ کا بدنمین پہلنے کا وقت ہو ۔ اور پھر حمام مین جاکر زیادہ ٹہرنا
نچاہیے بلکہ جلد اوس سے نکل آوے اور بعد نکلنے کے حمام سے کوئی چیز ترطیب کرنے والی تیلی غذاؤن مین سے مثل حریرے وغیرہ کے کھالے
جو اوسکو ضرر نکرے جیسے وہ چیزین کہ خوا اور دودھ سے بنائین جاتی ہین ۔ اگر حمام مین اسکو پیاس معلوم ہو اوسکی تسکین آب جو خواہ دہی کے
توڑ خواہ گدہی کے دودھ پینے سے کرے ۔ ان بیمار دنکا حمام مین داخل کرنا اور پھر حمام سے اونکو نکالنا اسی طرح چاہیے کہ اونکو آزار عظیم
کسیطرحکی مشقت اور تعب پیادہ روی سے نہو پہنچے اسکو ہمنے چند مقامات مین بیان کردیا ہے اور کچھ دوبارہ یہان بھی بیان کرتے ہین ۔
واجب ہے کہ مدقوق کو حمام مین عماری دار سواری پر بہائین جسمین بچھونے نرم بچھے ہون اور بے تکان لیجائین نا اینکہ سامنے بیت اول
حمام کے پہونچین اوسکے بعد ایسا بچھونا جو نرم ہو اوسپر اونکو لین جو حمام مین لیجانے کے لائق ہون بیت اول خواہ بیت اوسط مین
اوسکے کپڑے اونکو لین مگر خیال رہے کہ یہ دونون مقام بہت گرم نہون اور ان دونون مقام مین سے کسی جگہ اس سے زیادہ نہ ٹہرائین جو
زمانہ عماری سے اونارنے مین نرم بچھونے نمک درکار ہے اور اوسکے بعد چند نفس اور ٹہرنے دین خواہ جتنا زمانہ کپڑے اونارنے مین درکار
ہے بعد اوسکے تیسرے درجہ مین حمام کے داخل ہون اوسکی گرمی بھی زیادہ نہونی چاہیے اوس درجہ مین اوسکو اتنا ٹہرائین جتنی دیر
مین آب زن کا تحمل کرسکتا ہے یہ تدبیر اطبا نے تجویز کی ہے ۔ مگر مجھے پسند یہ ہے کہ اوسکا آبزن درجہ اوسط مین باعتدال کیا جاوے
اسلیے کہ تیسرا درجہ غالباً حرارت شدید سے کمتر خالی ہوتا ہے جب آبزن سے فراغت ملے ایک رومال اوسکے بدنپر کہین یا ایسا کپڑا جسکے
دو ٹکڑے ہون بدنپر اوڑہا کر اوسی نرم بستر پر لاکر پھر عماری مین سوار کرین اور سینہ کو رومال وغیرہ سے پونچہین پھر روغن بنفشہ وغیرہ کی
مالش کرکے غذا دین تغذیہ اصحاب فرق کا غذا اون لوگونکو بدہضمی دینی چاہیے ایک ہی مرتبہ پیٹ بھرکے نہ کہلانا چاہیے عمدہ
غذا آب جو خواہ جو یا کیہون کی روٹی جو سرد یا بہین مگبوئی ہوئی ہون یا دودھ جو اوپر مذکور ہوا جسکا بسیر بلکہ پانچ مذکور ہوا ہو اور چاہیے کہ
کی اوسمین غذائیت زیادہ ہے اور مونگ اور کدو سے بھی غذا ہو سکتی ہے اور فواکہ مین تربوز ہندی مناسب ہے ۔ اگر تو حمار اور رغبت
طبیعت کی پوری دریافت ہو پھر کہلانا پنیر کا کہ مضر نہین ہے مگر اوسمین نمک نہ ڈالین ۔ اور اگر قوت ضعیف ہو تو شوربا بزیرہ یا جو جسمین گوشت
سرکہ کے بخنہ کیا جاتا ہے دینا چاہیے اور اوسکو کشنیز سے خوشبو کرین کہ پیتے وقت اوسمین دالدین اور شوربا ادراج اور تیہو کے گوشت کا نہ ڈالین
۔ اور کبھی شراب نبیذ پلانے کی بھی حاجت ہوتی ہے جسمین پانی زیادہ ملا ہو ۔ اور کبھی مصوصات یعنے شوربا سے ترش جو گوشت سے
دراج اور تیہو اور چکور اور چوزہ ہاے مرغ کے بخنہ کرین مرضانت ملاکر اور ہلام ترش یعنے گوشت غلیظ جو سرکہ مین پکایا جاے خواہ فرض یعنے
گوشت جو خالص سرکہ مین بخنہ کرین اونکو نافع ہوتا ہے اور مقوی بھی ہے ایسے وقت اور کبھی بدون استعمال اور اللحم کی شراب فواکہ کے

ہمراہ چارہ نہین ہوتا مگر خواکہ سرد مزاج اور ترش ہونی چاہئین خواہ زردی بیضہ نیم برشت کی ضرورت ہوتی ہے ۔ اگر ضعف کو زمانہ زیادہ گذر جاوے اور عشی کی نوبت پہونچے اوسوقت ماءاللحم جو بزغالہ کی پسلیون سے طیار ہو دینا چاہیے کہ بہت جلد قوت پیدا کریگا اور یہ ماءاللحم اسطرح بنائین کہ اوسکی پسلیون کو قدرے نمک سے صاف کرکے ہموزن اوسکے آب سیب ملائین اور دسوان حصہ شراب ریحانی داخل کرکے شیر گرم ملائین ۔ سرد پانی جسکی برودت زیادہ نہو اوسکے پینے مین کچھ خوف نہین ہے مگر اینکہ کوئی مانع ہو اور یہ مانع یا تو ورم ہے جو سرسام کے نیچے کسی جگہہ ہو ۔ خواہ بدنمین کیموسات ردی منعفن ہون یا کیموسات خام اور چونکہ دونون قسم کی کیموسات محتاج نضج کی ہین اور آب سرد مانع نضج کا ہوتا ہے اسلیے اوسکا استعمال ایسے وقت ممنوع ہے جب تک علامات نضج کے ظاہر نہون اور بعد ظہور علامات نضج کے خوف استعمال مین آب سرد کے کم ہو اسی طرح استعمال آب سرد کا ناجائز ہے اگر سرسام سے انتقال بطرف دق کے ہو اور اس صورت مین ممانعت آب سرد کی زیادہ تر مناسب ہے کہ دق جب بعد امراض مضعف قوت کے اور قوت کی مرغی اور سست کرنے والی امراض کے پیدا ہوتی ہے اور گوشت اور استخوان کو لاغر کرنے والی امراض سے منتقل ہوتی ہے اوسوقت ضعف شدید قوت مین ہوتا ہے پھر اگر دق کا ورود زمانہ ضعف مین ہوا اور اوسی زمانہ مین سرد پانی کا بھی استعمال ہو فوراً دوسری قسم دق کی یعنی دق شیخوخت پیدا ہوجاتی ہے اور یہ قسم مبس اور خشکی مین تو مثل تپ دق کے ہے مگر حرارت اور برودت مین اوسکی مخالف ہے اور اسکا نام دق الہرم بھی کہتے ہین اور یہ مرض نہایت سخت ہے کہ اسمین قوت عزیزی کا بالکل بطلان ہوجاتا ہے اسیطرح جس پانی مین برودت شدید اور بکثرت ہو اگر پیا جاوے وہ بھی کبھی اسکو مضر ہوتا ہے اور اسکے اعضا کی قوت عزیزی باطل کردیتا ہے اور بیشتر موت انکی بہت جلد استعمال سے آب سرد کے واقع ہوتی ہے خواہ انکو دوسری قسم کی دق مین جسکا ابھی مذکور ہوا ہے ڈال دیتا ہے

تدارک اون احوال کا جو دق کے تابع ہوتے ہین منجملہ اون چیزون کے عشی ہے اور اوسکی تدبیر غذائی اور بیان کی گئی اور اسہال بھی ہے اوسکا معالجہ بہت ضرور ہے جلد تر اسکا تدارک کرنا چاہیے کہ اسمین اندیشہ مہا ہے اول معالجہ اسکا یہ ہے کہ اون کی غذا سوپ حب الرمان اور تفاح سے مقرر کرنی چاہیے یا اونکے آش جو مین تہتا ہوا جو ملانا چاہیے خواہ گوندا مسور نیم برشتہ جسکا ملیغ کمر ہو کھلانا چاہیے خواہ دودھ جسمین سنگریزے گرم کیے ہوئے ڈالے گئے ہون خواہ راب بڑی کے طور پر بنایا گیا ہو کہ اوسکی مائیت بالکل جاتی رہی ہو خصوصاً باجرہ کے ساتھ بہت مفید ہے اور یہ قرص نافع ہے گل ارمنی ۵ درم شاہ بلوط بریان گل سرخ ہر واحد ۴ درم طباشیر ۲ ہر واحد ۳ درم تخم حماض مقشر دانہ زرشک ہر ایک ۲ درم آب ہی مین قرص بنائین اور امرود کا پانی نچوڑ کر صبح دم اسکے ساتھ پین اور سوتے وقت اسپغول بھنا ہوا پھکانا چاہیے اسیطرح سفوف طباشیر جسمین تھوڑی سی مقل کی شریک ہو بہت نافع ہے ۔ اگر اسہال منجر بہ سیج یعنے خراش امعا ہوجائے جو چھٹے اول کتاب ثالث مین مذکور ہوئے اونکے ذریعے سے علاج کرنا چاہیے

دق شیخوخت عادت طبیبون کی جاری ہے کہ بعد حمی دق کے شیخوخت کو بیان کرتی ہین ہم بھی اوسی طریقہ معتادہ پر چلتے ہین ۔ دق شیخوخت کی معنی یہ ہین کہ مزاج پر خشکی غالب آجاوے اور تپ نہو اور حرارت اور برودت مین اعتدال ہو مگر یہ بات کمتر ہوتی ہے اور کبھی برودت غالب آتی ہے اس حالت کا نام دق شیخوخت اور دق ہرم بھی اسواسطے کہ بدنمین خلاف سن شیخ کے ذبول اور یبس اسوقت عارض ہوتا ہے ۔ جسکا سن زیادہ ہو بہ نسبت جوان کے وہ اس مرض مین زیادہ مبتلا ہوتا ہے اور جوان لڑکون کی بہ نسبت زیادہ اس مرض مین گرفتار ہوتا ہے علاوہ یہ ہے کہ کبھی جوان اور لڑکونکو بھی یہ دق عارض ہوتی ہے ۔ جس سبب سے یہ دق عارض ہوتی ہے یا برودت

ہے جو بدنپر غالب جائے بروقت ضعف بدن کے پس قوت غاذیہ کو اپنی پوری فعل سے منع کرے جیسے آخر عمر مین خود بخود یہ بات پیدا ہوتی ہے اور منجملہ اسباب بروت کے سرد پانی غیر وقت مین پینا خواہ بحالت ضعف بدن کے سرد پانی کا استعمال کرنا کہ اوسوقت تب بھی ہو جسوقت غذا نیم ہضم ہو جاوے خواہ بعد اوس ریاضت کے جسنے تحلیل قوت کرکے تفتیح مسامات کی ہو اور احشا کو آب سرد کے پینے پر دفعتہً آمادہ کیا ہو ایسے اوقات مین سرد پانی پینے سے یہ دق پیدا ہوتی ہے یا بخارات ردی سر و قلب کیطرف صعود کرکے اوسکو فراج کو سرد کردین یا حرارت رطوبت کو تحلیل کرکے پگھلا دے اور حرارت غریزی بجھ جائے اور اوسکے بعد بروت اور خشکی غالب ہو کہ اوسوقت بھی یہ دق پیدا ہوتی ہے کبھی زیادہ استفراغ کے بعد یہ دق پیدا ہوتی ہے اور کبھی اگر زیادہ نزید اصحاب حمیات کی کیجاوے اور بارد مشروب خواہ مضاد کا زیادہ استعمال ہو جب بھی یہ دق پیدا ہوتی ۔ یہ مرض جسوقت محکم ہو جائے اور دیر تک بُرے علاج پذیر نہین ہوتا اور اگر بعد استحکام کے اسکے دفع کرنے کا کوئی حیلہ ہو تو ہر آئینہ موت روکنے کا بھی کوئی حیلہ ضرور ہونا **علامات** اس مرض کے بیمارون مین علامات ذبول اور خشونت کے جلد پیدا ہوتی ہین اور اشتعال حرارت اور التہاب اسکے بدنمین نہین ہوتا ہے بلکہ اکثر اسکے ملتمس پائے جاتے ہین اور اسکی نبض مثل مرتوش کے نہین ہوتی بلکہ اسکی نبض صغیر لطیف متفاوت ہوتی ہے مگر جسوقت ضعف شدید ہو جاتا ہے نبض مین تواتر پیدا ہوتا ہے خصوصاً جس شخص کو یہ مرض سرد پانی پینے سے عارض ہوا ہے اکثر حالات مین یہ لوگ مشابہ بمشایخ کے ہوتے ہین **علاج دق شیخوخت کا طبیب معالج** اس مرض کا علاج جب تک مستحکم نہو باین امید کرتا ہے کہ اسمین استحکام نہو جاوے اور بعد استحکام کے اس امید پر کرتا ہے کہ جلد ہلاکت نہ واقع ہو شفا اور صحت کی امید کسی حال مین نہین ہوتی ۔ قاعدہ اسکی معالجہ مین یہی ہے کہ تسمین اور ترطیب پیدا کیجاے حمام ایک ریوہ ترطیب کا ہی جیسا اوپر بیان ہوا مگر قبل ہضم غذا کے نکرنا چاہیے کہ اگر بعد غذا کے استعمال حمام کا ہوگا قوت بہت جلد ساقط ہو جائیگی ۔ حقنہ کے ذریعہ سے بھی ترطیب حاصل ہوتی ہے ترکیب حقنے کی یہ ہے کہ گل پانڈ اور چنگے گیہون جو بطور حریسہ کے پکائے گئے ہون اور انجیر خشک لے کر گودہ بابونہ اجزا حقنہ مین داخل ہون نصف رطل یہ اجزا اور دو اوقیہ روغن کنجد اور تھوڑا سا دہن البان ملا کر استعمال کرین ۔ دلک غذا کے اوپر استعمال کرنا چاہیے اور دودھ پستان سے پلانا انکو بہت فائدہ کرتا ہے شہد بھی نہایت درجہ انکو مفید ہے جیسے حمی دق مین نہایت مضر ہے اور جو غذا کہ ترطیب پیدا کرے اور بآسانی ناقد ہو جاوے اور جھٹ پٹ معدہ سے اوتر جاوے اور اوسمین لزوجت نہو جیسے ماء اللحم بازروی ہیفیہ نیم بریشت کی خواہ خراب رقیق خوشبو مہوری سی ایسی چیزون بہت نافع ہین ۔ واسطے ترطیب کے جوذبیر آبزن وغیرہ کے تپ دق مین بیان ہوئی اوسکو یہان بھی رعایت کرنی چاہیے ایسے اجزا ملا کر جو گرمی پیدا کرین اور خوشبو ہون اور مضادات اور مرد خات اور غذائین وغیرہ جسمے دونون فائدے حاصل ہون استعمال کرنی چاہیئین **حمیات وبا** اور وہ حمی جو از قسم حمی وبائی ہین جیسے حمی جدری اور حصبہ حمی وبا ہوا مین البسا تغیر جسکا بیان کلیات مین ہم کر چکے ہین عارض ہوتا ہے جیسا پانیمین ہوتا ہے کہ پانی کی کیفیت کا استحالہ حرارت اور برودت کیطرف ہو جاتا ہے یا اوسکی طبیعت ایسی متحیل ہوتی ہے کہ طعم اور لون اوسکا بدلجاتا ہے اور عفونت آجاتی ہے جیسے پانی متغیر و بدبو اور منتفض ہو جاتا ہے اور یہ تغیر بسطرح پانی کو حالت لباطت مین نہین ہوتا بلکہ بحیث ملنے چند اجسام ارضی کے جو خبیث ہوتے ہین اور پانی سے بلمانی ہین اور مجورع کے واسطے کیفیت ردی پیدا کرتے ہین ۔ بیشتر یہ خرابی اس جہت سے ہوتی ہے کہ موضع جسکیطرف ہوا بخارات ردی کو روانہ کرتے ہین اون مقامات بعیدہ سے جنکے نالون کا پانی کہنہ و درختون کے سایہ مین سڑ رہا ہے اور اجسام گندہ

جنگ گاہ مین پڑے ہوئے ہین یا اون مقامات سے جہان مردے بوجہ وبا رقتال کے خواہ لاشے کشتون کے غیر مدفون ہین اور بند نہین ہوئے ہین اور نہ ابھی جلائے گئے ہین ہوا اگر اس مقام جدید کی ہوا کو خراب کر دیتی ہے۔ کبھی سبب وبائی قریب اوس مقام کے ہوتا ہے جہان وبا حادث ہوا اور بیشتر عفونت اندر زمین کے لیسے اسباب سے پیدا ہو جاتی ہے کہ ہمکو آگاہی اوسکے جزئیات پر نہین ہوتی پس آب و ہوا تک عفونت کو پہونچا دیتی ہین۔ جو حمیات بوجہ ہوائے خشک کے جسقدر پیدا ہوتی ہین وہ بہت کم ہین بہ نسبت اون حمیات کے جو ہوائے مرطوب سے پیدا ہوتی ہین مگر خلط صفراوی ہوا یا لبس مین زیادہ پیدا ہوتی ہو اور اس خلط سے بھی حمیات صفراوی پیدا ہوتے ہین۔ اور حمیات وبائیہ کی پیدائش ہوائے مکدر مرطوب سے ہوتی ہے ہوائے مرطوب ہین اگرچہ حمیات زیادہ پیدا ہوتے ہین مگر حدت اونمین کم ہوتی ہے اور مدت انکی بقا کی زیادہ ہے۔ اور ضعیف یا لبس مین جسمین پانی کم ہے اگرچہ حمیات کم پیدا ہوتے ہین مگر اونمین حدت زیادہ ہوتی ہے اور فصلہ اونکا بطرف صحت خواہ ہلاک کی بہت پٹ ہو جاتا ہے۔ افضل فصول وہی فصل ہے جو اپنی طبیعت پر محفوظ ہو۔ اور بسبب جمیع تغیرات کا جنسے استحالہ کیفیت خواہ تغیر طبیعت کا ہو جاے کوئی ہیئت اور شکل آسمانی ضرور ہوتی ہے کہ اوسکو بہ تخصیص ہم نہین جانتے کہ وہ کیون موجب اس تغیر کی ہے۔ اگرچہ ایک قوم یعنے بنجمین اوسکے ہونے کا دعوے کرتے ہین اور اوسکی دلیل خواہ طبیعت سے خارج براہ تجربہ وجود اوضاع خاصہ کو ایجاد یہ احوال معلومہ کے موثر بیان کرتے ہین۔ بلکہ واجب ہے یہ بات معلوم رہے کہ سبب بعید تغیرات کا شکل آسمانی ہے اور سبب قریب احوال زمین کے ہوتے ہین اور جب قوی فاعلی سماوی اور قوی منفعلہ ارضی تر طیب شدید ہوا مین اسطرحکی پیدا کرتے ہین کہ بخارات اور ادخنہ اوٹھکر ہوا مین جا تے ہین اور ہوا مین پھیل کر حرارت ضعیف ابخرہ کی ہوا مین اثر کرتی ہے پس جب ہوا اس کیفیت پر پہونچتی ہے قلب پر ناگوار ہو کر بوجہ غلبہ حرارت کے مزاج روح قلبی کو فاسد کر دیتی ہے اور جو رطوبت گرد قلب کے ہے اوسکو منعفن کر دیتی ہے پھر اوسوقت ایسی حرارت جو خارج اعتدال طبعی سے ہے پیدا ہوتی ہے اور بذریعہ عروق اور شرایین کے تمام بدن مین منتشر ہوتی ہے۔ پس یہی کیفیت پیدائش حمی بائی کی ہے اور خلق کثیر مین یہ تپ پھیل جاتی ہے جسمین فی نفسہ استعداد ایسی تغیر کی موجود ہے۔ اسلیے کہ تنہا فاعل کا وجود اگر منفعل قبول فعل کا نہ ہو استعداد نہو کافی حصول فعل اور انفعال مین نہے اور ہواے وبائی کی وجہ سے منفعل ہونا ابدان کا سبب قوی یہ ہے کہ اخلاط کی بدن مین کثرت ہوا سلیے کہ اخلاط سے جو بدن پاک ہوا اوسکا انفعال اس ہوا سے اسقدر نہین ہوتا اور جو ابدان بوجہ کثرت جماع کے خواہ کسی اور وجہ کے ضعیف ہون وہ بھی مستعد ایسے حمیات کی ہوتے ہین خواہ جن ابدان کے مسامات وسیع اور تر ہو جاتین اور بکثرت استحمام کا استعمال ہوا ہو وہ بھی اس تپ کی قبول کرنے پر زیادہ آمادہ ہوتے ہین **علامات حمی وبائی** یہ تپ ظاہر مین نرم ہوتی اور باطن مین اوسکی اذیت زیادہ ہوتی ہے اور اکثر ہلاک ہی ہے بیمار کو اس تپ مین ایک سوزش اور اشتعال قوی معلوم ہوتا ہے اور اس تپ مین سانس بڑی ہوتی ہے اور بلند ہوتی ہے اور متواتر اور اکثر نفس مین تنگی پیدا ہوتی ہے اور بوے بد سانس مین پیدا ہوتی ہے پیاس بہت غالب ہوتی ہے اور زبان بہ خشکی رنگی کبھی مثلی اور سقوط اشتہا ایسی ہوتی کہ اگر بھوک پر صبر کرے کے مقابلہ اوس ضعف کا جو بوجہ سقوط اشتہا کے ہوتا ہے تناول غذا سے نکرین اور اوسکا تدارک نکرین ضرور ہلاک ہو جاے اور وجع فواد یعنے درد فم معدہ مین ہوتا ہے اور کرب شدید عارض ہوتا ہے طحال بڑھ جاتی ہے اور بمثل یرقان کے کرب عارض ہوتا ہے۔ کبھی خشک کھانسی پیدا ہوتی ہے اور قوت ساقط ہو کر نوبت غشی اور اختلاط عقل کی پہونچتی ہے اور بیچے شراسیف یعنے سراسنوان پہلو کے تمدد پیدا ہوتا ہے اور بیداری اور بدن کا دھیلا ہونا اور سستی بھی پیدا ہوتی ہے اور کبھی پہنسیان گلابی رنگ کی خواہ سرخ برامد ہوتی ہین اور کبھی یہ بثور ظاہر ہو

بہت جلد ہوتے ہین اور مٹتے دیر مین ہین اور قلاع اور قروح بھی عارض ہوتے ہین ۔ نبض اکثر متواتر اور صغیر ہوتی ہے اور رات کو یہ تپ اکثر شدید ہوجاتی ہے کبھی اکثو ایک حالت ایسی عارض ہوتی ہے جیسے استسقے مین پیٹ پھول جاتا ہے اور کبھی صفراوی دست بھی آتے ہین اور بلغمی خلط بھی برآمد ہوتی ہین اور براز نرم اور خراب ہونے سے قوام اور لون اور بو خلاف برازطبعی کے ہوتا ہے اور کبھی سوداوی بھی اوپہین بہت اور بدبو دار آتہین لیکن بہت ایسی کیفیت ہوتی ہے جو اعضا اور اخلاط مگیل کر برآمد ہوتی ہے ۔ بول مائی اور مرہ سودا کی رنگت لیے ہوئے ہوتا ہے اور اکثر تے سوداوی بھی عارض ہوتی ہے اور صفراوی تے بہ نسبت سوداوی کے بہت زیادہ ہوتی ہے عرق انکے بدن سے بدبو نکلتا ہے ۔ یہ تپ اعراض مذکورہ بالا سے ابتدا کرتی ہے اور قوی پیدا ہوتی ہے اور آخر مین غشی اور برد اطراف کی نوبت پہونچتی ہے اور لیشر غمس اور تشنج اور کزاز پیدا ہوتا ہے ۔ کبھی ان حمیات وبائیہ کی حرارت خود مریض کو خواہ ہوا سے کے قریب بیٹھکر احساس کرنا چاہے زیادہ محسوس نہین ہوتی اور نبض اور بول مین بھی زیادہ تغیر پیدا نہین ہوتا اور باوجود بہت جلد مہلک ہوتی ہے کہ طبیبوں کو نہایت حیرت ہوتی ہے باین وجہ کہ آثار ہلاکت کے نبض اور قارورہ وغیرہ سے کچھ بھی ظاہر نہین ہوتے اور پھر جھٹ پٹ مریض مرجاتا ہے اکثر اونہین سے جسکی سانس مین بدبو پیدا ہو گو تپ مین خفت ہو یا کچھ بھی نفس ہمراہ اور اعراض شدید سے ہو مرجاتا ہے اسلیے کہ عفونت سانس کی دلیل اس بات پر ہے کہ اب تک عفونت مستحکم ہوگئی **علامات وبائی** وبا پر دلالت کرنے والی ایسی چیزین جو قائم مقام اسباب وبائی کی ہون ستارونکا زیادہ ٹوٹنا اوایل خریف مین اگر ستارے بہت زیادہ ٹوٹین تو مندر وبائی ہوتی ہین یعنے آگاہی دیتے ہین وقوع وبا پر آیندہ جسطرح اور اسباب اپنے سبب کے وجود پر آگاہی دیتے ہین اگر ہوائے جنوبی اور صبا چند روز کانون اول کانون آخر مین چلے پھر فصل شتا مین دکھنہرا اور تیز ہی چلا کرے ۔ چونکہ رطوبات مستعد عفونت پر ہوتی ہین اسلیے یہ بھی دلیل حدوث وبا پر ہے اور جسوقت ہوا مین غلاظت پیدا ہو اور ابر گھرا رہے اور گمان ہو کہ اب پانی برسے گا یا مطلع غبار آلودہ ہو اور خشک غبار چھایا ہو اور پانی نہ برسے دریافت کرنا چاہیے کہ مزاج فصل سرما کا فاسد ہوگیا ہے جو بہار فصل گرما مین پیدا ہوتی ہے اور اوسکی خباثت اور رداوت بہت زیادہ ہو اور سپر دلیل یہ ہے کہ ربیع مین پانی کم برسا ہو اور برودت رہی ہو جب ہوائے جنوبی صیف مین کثرت چلے اور ہوا مین کدورت آجاے اور چند روز نکلدر رہے بعد اوسکے صاف ہو اور ایکہفتہ تک خواہ اس سے زیادہ آسمان صاف رہے اور راکو سرد ہونے لگے اور زمکو گرمی کی شدت ہو اور ابر گھرا رہے اور کدورت اور حرارت پیدا ہو پھر وبا کے آنے مین کچھ دیر نہین ہوتی اور حمیات دموی وغیرہ کی امید قوی ہوتی ہے ۔ اسیطرح اگر گرمی فصل صیف مین بخوبی ہو اور کدورت زیادہ ہو اور درختون کا یہ حال ہو کہ غبار آلودہ ہو جاین اور اس سے پہلے فصل خریف مین شہب یعنے تارے ٹوٹ ٹوٹکر گرین اور بنانک یعنی ہوا مین آگ کے سے شعلے اور نیران یعنے شعلے آتشی پیدا ہوچکے ہون تو بھی علامت وبا کی ہے اسیطرح اگر ہوا دن بھر مین چند مرتبہ بدلے اور ایکدن تو صاف ہو اور آفتاب صاف برامد ہو دوسرے روز مکدر ہو اور آفتاب پردہ غبار مین طلوع کرے تو حکم وبا کے آنے کا یقینًا کرنا چاہیے ۔ جو اسباب ہمراہ وبا کے حادث ہوتے ہین جیسے مینڈک بہت پیدا ہون اور حشرات ارض عفونت سے زیادہ پیدا ہون انمجلہ یہ بھی علامت ہمراہ وبا کے حادث ہوتی ہے کہ چوہے وغیرہ اور حیوانات جو زمین مین سوراخ کرکے گھر بناتے ہین وہ زمین کے اندر سے باہر نکل آئین اور اندر کا رہنا چھوڑ دین اور تاریکی اونکے بصر مین پیدا ہو کہ اپنے سوراخ کو شناخت نہ کر سکین اور جو قسم حیوان کی ذکی الطبع اور قوی الجس ہے جیسے ثعلب یعنے لومڑی وغیرہ اپنے آشیانہ کو چھوڑ دین اور کبھی بیضہ وغیرہ اوسی طرح آشیانہ مین چھوڑ کر چلے جائین اور اکثر ایسے مقام پر جہان وبا نمودار ہوتی ہے وہ حیوانات بطمع گوشت مردار کے جمع ہوجاتے ہین **علاج حمی وبائی** کا تمام علاج اس تپ کا بھی ہے کہ سیلان خلط مین کمی پیدا کیجاے اور تجفیف بذریعہ فصد اور اسہال کے پیدا ہو اور

اس تنقیہ مین جلدی کرنی چاہیے جب تک خوب تنقیہ نہو اور بخوبی استفراغ اخلاط متعفنہ کا نہو جاوے پھر اگر فاسد خون ہے فصد کرنی چاہیے اور اگر سوای خون کے اور اخلاط فاسد ہو گئے ہین مسہل وغیرہ سے استفراغ کرنا چاہیے مگر مکان مریض کا خوب سرد کیا جاوے اور جملہ مکان کی بخوبی اصلاح کیجاوے مکان کے سرد کرنے کی یہ تدبیر ہے کہ اوس مکان کے گرد فوارہ اور پھول خوشبو سرد مزاج کے رکھے جاوین اور کوہل درخت کی جیسے بید اور انگور وغیرہ بھی گرد مکان کے رکھی جاوین اور بخور اور خوشبو جو فوارہ سرد رائحہ از قسم کافور اور گلاب اور صندل وغیرہ سے طیار ہو مہیا کیا جاوے اور تمام دن مین چند مرتبہ مکانین چھڑکاو کیا جاوے خصوصاً گلاب اور عرق بید سادہ سے خواہ عرق نیلوفر سے اور اگر فوارے جاری ہون اور ہزارون کے ذریعہ سے چھڑکاو کیا جاوے تو بہتر ہے ہوا کی اصلاح کی تدبیرات کا آیندہ سطور مین بیان کیا جاتا ہے۔ قرص کافور اور رطوبت بارودہ اور آب دوغ جسکا مکھن نکالا ہوا ہو اور گلاب جسمین مصل حامض جو ایک قسم کا مصنوعی دوغ ہے مکین ہے اور سرکہ اور پانی اور پانی بھی جو بہت سرد ہو اور سرکہ کثیر المقدار ہو دفعۃً پلایا جاوے بہت نافع ہوتا ہے۔ اور تھوڑا سرکہ بے درپے پلانے سے ہیضان حرارت کا ہوتا ہے اگر یہان تک نوبت پہونچے کہ نشاسیف مین تمدد پیدا ہو اور برد اطراف اور پیداری طویل اور اختلاط ذہن حارض ہو اور سینہ اور اوسکی اوپر کے کڑے مثل صدری وغیرہ اوپر کو اونچین اور پھر نیچے کیطرف بیٹھین اوسوقت ایسی چادر جو حرارت کو بطرف خارج کے جذب کرے ضرور اوڑھانی چاہیے۔ اگر اشتہای طعام مین سقوط پیدا ہو پھر کھانا کھلانا چاہیے اسلیے کہ اکثر تجربہ سے طرح ہوا ہے کہ اس حالت مین جرأت کرکے اگر غذا دیدی ہے اور باکراہ کھلائی گئی ہے طبیعت اوسکو قبول کر لیتی ہے اور زندہ رہتا ہے پس بالضرور اوپر جبر غذا کا کرنا چاہیے مگر غذا اونکی ترش اور مخفف تجویز کرنی چاہیے اور مقدار مین تھوڑی اسلیے کہ غذا بھی اونکے بدن مین جاکر فاسد ہو جاتی ہے اگر مقدار کثیر ہوگی اوسکی روات بکثرت مضر ہوگی اور اسلیے بھی غذای کثیر سے زیادہ ہوتا ہے کہ وہ بھی مضر ہے۔ ہوای وبائی کی اصلاح بنظر صحیح لوگون کو بھی ہوتی ہے اور بیمار ونکی نسبت بھی ہوتی ہے صحیح لوگون کی واسطے اصلاح اس ہوا کی باین مراد ہوتی ہے کہ ہوا مین خشکی پیدا ہو کر عفونت سے محفوظ رہے اور خشکی ہوا مین کسی طرح پیدا ہو یعنے اگرچہ استعمال مسخنات سے خشکی پیدا ہو جب بھی کچھ مضر نہین ہے مصلحات ہوا کی یہ اجزا ہین عود خام عنبر کند رمشک قسط شیرین میعہ سائلہ سندروس حلتیت ملک قرنفل ملک البطم لاذن شہد زعفران سنک سرو عرعر اشنہ غار سعد اذخر اہل وج تر کی شاہا بک بادام بلخ اسارون کبھی ان اجزا سے مرکبات طیار کرکے استعمال کرتے ہین اور مکان کو سرکے اور مہنگے سے چھڑکتے ہین اور اصلاح ہوا بتوسط اوسکے صحیح دونون کو مفید ہوتا ہے کہ صندل اور کافور اور انار کے چھلکے اور سیب اور آس اور بہی اور آبنوس اور ساج اور جھاؤ اور بید کو خشک پھونی دیجاوے۔ اور دھونی کا دور سے دینا ضرور ہے کہ مادہ کو گزند نہو پہونچے طریقہ احتراز کا وبا سے جسکو وبا کی ضرر سے خلاف منظور ہو بطور تقدم بالحفظ بذریعہ فصد کے رطوبات اپنے بدن کی نکال ڈالے اور ہمیشہ جہت ایسی تدبیر کرے کہ بدن مین خشکی پیدا ہو خصوصاً تقلیل غذا سے خشکی ضرور بدن مین پیدا کرے۔ مگر ریاضت کیوجہ سے خشکی بدن مین پیدا نکرے بلکہ ہر گز استعمال ریاضت کا نکرے اور نہ حمام کا استعمال کرے اور نہ تر ابونکا استعمال کرے اور پیاس پر صبر بھی نکرے اور ہوا کو اونہین دواون سے اصلاح کرے جو اوپر مذکور ہوئین اور غذا ترش کیطرف میل کرے اور دوپہر کو غذا تناول کرکے قیلولہ کرے اگر گوشت کا استعمال کرے تو اوسمین بہت سی کھٹائی ملاکر پکایا جاوے اور بلام اور قریض اور مصوص کا استعمال کرے خواہ سرکہ مین بنایا جاوے خواہ اور کسی ترشی مین مثل سماق اور آب انگور ترش خواہ آب لیمون آب انار وغیرہ مین۔ سرکہ مین پڑی ہوئی چیزون اوسکو بہت نافع ہین خصوصاً گر جو سرکہ مین پڑا ہو خواہ ہینگ سرکہ مین پڑی ہوئی بالخاصہ مفید ہے اور عفونت کو منع کرتی ہے۔ وبا کے ضرر سے محافظت تریاق کا استعمال بھی کرنا ہے اور خرد و بطوس بھی

اسیطرح ہے بشرطیکہ قبل از تاثیر ہوای وبائی کے استعمال کیا جاے اور باقی تدابیر صابیہ بھی عمل مین آتی ہین اور دوا جو صبر اور زعفران اور مرکی سے بنائی جاے ہر روز قریب ایک ریم کے استعمال اوسکا مناسب ہے کہ بہت نافع ہے **چیچک کا بیان** کبھی خونین ایک قسم کا جوش بسبیل عفونت پیدا ہوتا ہے از قسم ایسے غلیان کی جو عصارہ انگور وغیرہ مین پیدا ہو کہ جس غلیان اور جوش مین اجزا خون کے آپسمین جدا ہوتے ہین اور اس غلیان کا سبب کبھی ایک امر طبعی سا ہوتا ہے کہ خونمین جوش پیدا کرکے جو کچھ بقیہ غذای طمثی خواہ حیض کے خون سے اس خونمین ملا ہوا ہے اوس بقیہ کو کہ از وقت حمل آمیختہ چلا آیا ہے اس خون سے کم کر دیتا ہے خواہ جو چیز ناقص اس خونمین بعد از وقت حمل پیدا ہوئی ہے بوجہ استعمال غذای ردی الجوہر کے جسمین عکر اور درد زیادہ پیدا ہو اور روارت ایسی ہو کہ قوام خون کے سخیف کرکے اوسکو ثوران اور جوشمین لائے تا اینکہ اس خونکا باقوام نسبت قوام اول کے اوپر مادہ اظہر پیدا ہو جیسے طبیعت عصارہ انگور مین فعل کرتی ہے کہ اوسمین جوش پیدا کرکے شراب ایسی بنا دیتی ہے کہ جوہر اوسکا یکرنگ ہو جاتا ہے اور جوشے بمنزلہ خوہ اور کف کی اجزا رہوائی سے ہوتی ہے اور جوشے ثقیل اجزا ارضی کی ہے اوس شراب سے کم ہو جاتی ہے ۔ کبھی غلیان خون کا سبب ایک امر خارجی ہوتا ہے کہ خارج سے وارد ہو کر اخلاط کو خون سے پہلے بذریعہ ثوران کے آمیختہ کرکے پھر غلیان شدید مجموع اخلاط اور خون مین پیدا کرتا ہے اور آو از جوش کھانے اوبال بجانے کی جیسے بروقت جوش کے اوٹھتی ہے پیدا ہوتی ہے جسطرح بروقت تغیر فصول خصوصاً بروقت تغیر ربیع کے بشرطیکہ وہ اختلاط ایسا ہوا ہو کہ اخلاط کو اصلی کیفیت سے منحرف کرکے اپنے انتظام اصلی تبدیل کر دی ۔ جدری اور حصبہ ایسے امراض مین سے ہین کہ انکے مواد دور دراز سے پہونچتے ہین اور جیسے کوئی پیام ایک کا دوسرے تک پہونچاے اوسی طرح جدری اور حصبہ کی حالات ہین کہ ایک شہر سے دوسرے شہر اور ایک آدمی سے دوسرے آدمی تک پہونچتے ہین ۔ خوبی ہوا جب کثرت سے چلتی ہے اوسکے بعد چیچک کی پیدائش ہوتی ہے ۔ جو بدن گرم تر ہے اوسمین استعداد چیچک نکلنے کی ہوتی ہے خواہ جس بدنکی رطوبت مین کدورت ہو یا جس بدن کا خون فصد وغیرہ سے کم نکالا گیا ہو ۔ غذاؤنمین بھی ایسی چیزین ہین جنکے کھانے سے مرض چیچک کا پیدا ہوتا ہے خصوصاً اگر ویسی غذا کھانے کی عادت نہو اور اون غذاؤن کے اوپر دواؤن یا غذاؤن گرم کھائی جائین جیسے دودھ ہر قسم کا خصوصاً اونٹنی اور کھجور یکا دودھ جسوقت بکثرت کھایا جاے اور عادت اسکے کھانے کی نہو بعد شراب بکثرت پی جاے یا اور گرم دواؤنکا استعمال ہو تو چیچک ضرور نکلے گی ۔ چیچک کی بیماری گویا ایک قسم ہی بحران کی اور اکثر چیچک لڑکونکو عارض ہوتی ہے اوسکے بعد جوانونکو اور بڈھون کے بدن مین چیچک کم نکلتی ہے مگر ایسی ہی سا تر ہی ہون یا اوس شہر کی حرارت اور رطوبت شدید ہو اور جس بدنمین رطوبت زیادہ ہی اوسمین نکلنا چیچک کا اکثر ہی بہ نسبت اوس بدن کے جسمین خشکی ہے ۔ فصل ربیع مین جدری بہ نسبت جاڑون کے زیادہ پیدا ہوتی ہے اور ربیع سے کم آخر مین خریف کے خصوصاً جب خریف سے بیشتر فصل گرما نہایت گرم خشک گذر چکی ہو اور اس خریف مین بھی گرمی اور خشکی کسیقدر باقی ہو ۔ جدری کا نکلنا فقط جلد مین بدن کے یا جو چیز متصل جلد کے ہے نہین ہوتا بلکہ جتنے اعضا تنشا ہ الاخرا ہین ظاہر مین ہون خواہ باطن مین حتی کہ حجاب اور پردہ باطنی اور پٹھے وغیرہ سب مین جدری پیدا ہوتی ہے ۔ جسوقت جدری کا ظہور ہوتا ہے پہلے بدنمین کھجلی سی اوٹھتی ہے پھر ایسی چیزین نمودار ہوتی ہین جیسے کانٹون کے سرے اور گول مثل ماجرے کے اوسکے بعد سبز اسے نکل آتے ہین اور سب سے بھر جاتے ہین بعد اوسکے ٹوٹ کر مواد نکل جاتا ہے اور خشک لبشہ رنگ برنگ کی ہو جاتے ہین اوسکے بعد پپڑی گر جاتی ہے اور صحت حاصل ہوتی ہے ۔ کبھی جدری کا انتقال غلغونی اور شرہ کیطرف ہوتا ہے اور کبھی اسکا انجام بہ کیطرف ہوتا ہے اوسمین سب بدن جمع ہوتا ہے

— اگر جدری جب ظاہر ہوتی ہے اوسکا رنگ مثل رنگ فلفونی کی سرخی مایل ہوتا ہے مگر کبھی رنگت مختلف مثل خاکستری اور بنفشی اور سیاہ بھی ہوتی ہے اسلیے کہ جدری کی بہت سی اقسام ہین اور الوان بھی مختلف ہوتے ہین ایک قسم سپید رنگ ہوتی ہے ایک کا زرد رنگ ہوتا ہے کوئی سبز ہوتی ہے کوئی بنفشی اور کوئی مائل بسیاہی سبز اور بنفشی رنگ کی جدری نہایت بد ہے اور جسقدر رنگت مین سیاہی زیادہ ہو خباثت اوسکی بڑہ جاتی ہے اور جتنی سیاہی کم ہو برائی کم ہوگی اور سپید رنگ کی جدری سب سے زیادہ بہتر ہے خصوصاً اگر چندانہ نکلین اور جرم مین بڑے ہون نکلنے مین اونکے آسانی ہو کرب بہت کم ہو تپ نرم ہو اور بعد نکلنے کے تپ جاتی رہے اور اول زمانہ اوسکے نکلنے کا تیسرے دن شروع تپ سے ہو خواہ قریب تیسرے دن کی ہو۔ ایک قسم کے دانہ جسکو ہندوستان کے اکثر شہرون مین موتی جہرا کہتے ہین اوسپر اوصاف جو شیخ نے سپید رنگ چیچک کے ذکر کیے صادق آتے ہین۔ بعد ان سپید بڑے دانون کے اچھی قسم چیچک کی وہ ہے جسکے دانہ بڑے ہون اور عدد مین بہت ہون اور نزدیک نزدیک ہون مگر دانہ آپس مین مل نجائین اسلیے کہ جو دانہ ملجاتے ہین اسطرح سے کہ شست کو گھیر لیتے ہین اور اونکے اجتماع سے ایک شکل مضلع یعنے پہل دار گول پیدا ہوتی ہے وہ بہت بد ہوتے ہین اسطرح وہ دانے جنکے دانہ دوسرے کہ ایک پر دوسرا نکلے وہ بھی ناقص ہین۔ سپید دانہ چھوٹے سخت قریب قریب جو بدشواری نکلین اگرچہ ابتداے مرض مین گمان سلامت مریض کا زیادہ ہوتا ہے لیکن اخیر مین اس بات کا خوف ہوتا ہے کہ بدشواری دانونکا نضج ہوگا اور حالت مریض کی بری ہوجائیگی اور نوبت ہلاکت کی پہونچیگی اسلیے کہ سبب اس قسم کے جدری کا مادہ غلیظ ہوتا ہے۔ ایک قسم بڑی خوفناک جدری کی جسمین ہلاکت مریض کی محتمل زیادہ ہوتی ہے وہ ہی کہ اوسکی حال مین اختلاف ہو کبھی دانہ نمودار ہوجائین اور کبھی اندر بیٹھ جائین خصوصاً اگر بنفشی رنگ کی چیچک ہو اور لحوح ہو یعنے جلد کے اوپر بخوبی نہ ابھرے اور نہ اوسکے بخوبی ابھرنے کی امید ہو بہت ضعف قوت کا اور کسی عضو کے سبز ہوجانے یا سیاہ ہوجانے سے ہلاکت مریض کی ہوجاتی ہے۔ اگر عضو کا سبز سیاہ ہونا بعد ابھرنے دانون کے ہوا تو قوت ساقط نہین ہوتی بلکہ بڑہتی جاتی ہے تو خوف ہلاکت کا نہین ہوتا مگر قروح خبیثہ پیدا ہوتے ہین۔ پہلی تپ ہو کر جدری کا نکلنا اسمین سلامت زیادہ ہے بنسبت اسکے کہ پہلے جدری نکل کے تپ عارض ہو۔ جس شخص کو جدری عارض ہو اوسکی سانس اور آواز کا بہت خیال رکھنا چاہیے اگر یہ دونون اچھے ہون تو مرض مین سلامت ہے اور اگر جدری کی مریض کی سانس پے در پے چلے اسیطرح حصبہ کے مریض کی سانس کا حال ہو تو یقیناً جاننا چاہیے کہ قوت ساقط ہوچکی یا حجاب مین ورم پیدا ہوگیا ہے۔ پھر اگر پیاس کی شدت بڑہتی جاے اور کرب مین ساعت بساعت زیادتی ہو ظاہر بدن سرد ہوجاے اور جدری یا حصبہ بسرد ہونے لگے اوسوقت مریض قریب بہلاکت ہوتا ہے اور اس دلیل کی زیادہ تر یہ سردی ہی ہوتی ہے کہ جدری ایسی قسم کی ہو جسکا نکلنا اور ظاہر ہونا دیر مین ہوا ہو۔ اکثر جدری کا بخار انضاق یا بوجہ ظاہر ہونے خناق کے مرجاتا ہے اور کبھی سقوط قوت ہو کر یا مسیج یعنے خراش رودہ یا غسالی مین مبتلا ہو کر مرجاتا ہے۔ اگر بنفشی رنگ کی جدری یا حصبہ اندر بیٹھ جاے معلوم کرنا چاہیے کہ بخار کی غشی قریب ہے۔ اگر خون کا پیشاب ہو اور اوسکے بعد سیاہ پیشاب ہو تو فوراً ہلاکت ہوجاے کی خصوصاً اگر قوت ساقط ہو اور دست سبز یا خون کی باغسالی یعنے جیسے گوشت کا پانی اس رنگ کے ہون اور قوت ساقط ہوتی جاے پھر موت مین کچھ شک نہین جمیقا ایک قسم کی چیچک ہے درمیان جدری اور حصبہ کے اور دونون سے اسلم ہے یعنے سلامتی زیادہ ہوتی ہے۔ اکثر جدری انسان کے بدن مین دو مرتبہ نکلتی ہے جسوقت مادہ دوبارہ جمع ہو اور آمادہ دفع کا ہو۔ اور یوم اور رصاصی ایک قسم جدری کی ہے کہ جسکے دانہ چہرہ اور سینہ اور پیٹ پر کہ بنسبت بدن کے زیادہ نکلتے

نکلتی ہین اور یہ قسم ردی ہی اور یہ وہ غلیظ پر دلالت کرتی ہے جو اطراف مین دفع نہین ہوتا **علامات ظہور جدری کی** کبھی جدری کی ظہور سے پیشتر پشت مین درد اور ناک مین کھجلی ہوتی ہے اور سوتے وقت مریض ڈرتا ہے اور بدن مین کانٹے سے چبھتے ہین تمام بدن مین بوجھ پیدا ہو جاتا ہے رنگ پھیکا اور آنکھ کا سرخ ہو جاتا ہے آنسو بہنے لگتے ہین حرارت تمام بدن مین مشتعل ہوتی ہے انگڑائی جمائی بہت ہوتی ہے۔ انس مین تنگی پیدا ہوتی ہے آواز بیٹھ جاتی ہے تھوک گاڑھا ہو جاتا ہے سر مین بوجھ اور درد پیدا ہوتا ہے مونہ خشک ہو جاتا ہے کرب اور درد گلے مین اور سینہ مین پیدا ہوتا ہے پانون کپکپی لگتے ہین جسوقت چیچک نکلتی ہے اور چیچک نکلنے کی رغبت زیادہ ہوتی ہے ان سب باتون کے ساتھ تپ مطبقہ موجود ہوتی ہے۔ حصبہ گویا ایک قسم جدری صفراوی کی ہے ہندی مین اسکو کھسرا کہتے ہین جدری اور حصبہ مین اکثر احوال کا کچھ فرق نہین ہے اتنا فرق ہے کہ حصبہ صفراوی ہوتی ہی اور اوسکے دانہ چھوٹے گویا جلد کے اوپر نہین نکلتے اور جلد مین ایسی ابھار نہین ہوتی جیسا کچھ خیال کیا جاے خصوصاً ابتدا مین حصبہ بہت کم جلد کے اوپر معلوم ہوتی ہے۔ ابتدا مین جدری کے دانہ اونچے ہو جاتے ہین۔ حصبہ کے دانہ جدری سے شمار مین کم ہوتے ہین اور آگ بہت حصبہ مین جدری کے کم نکلتی ہے علامات ظہور جدری کے اور حصبہ کے قریب قریب ہوتے ہین مگر تھوڑے یعنے اونکی آگ حصبہ مین زیادہ ہوتی ہے اور کرب اور اشتعال حرارت زیادہ اور درد پشت کم ہوتا ہی اسلیے کہ یہ باتین جدری مین بہ سبب امتلاء خون فاسد کے ہوتی ہین جو کثیر ہوتا ہے۔ اور حصبہ مین خون کے روانت شدید ہوتی ہے مگر کثرت اسقدر نہین ہوتی ہے جسقدر جدری مین ہوتی ہی حصبہ کثر اوقات یکبارگی نکل آتی ہے اور جدری تھوڑی تھوڑی نکلتی ہے سو جو جو علامات سلامت حال مریض کے جدری مین ہین وہی حصبہ مین ہین کہ چوتھے قسم حصبہ کی مربع المنصور اور سبز رہو اور اوسمین نفخ جلد ہو وہ سلیم ہے اور سخت اور سبز اور بنفشی گون حصبہ بھی ردی ہے اور جس قسم کی حصبہ مین نفخ بدیر بنفشی متواتر عارض ہو وہ قاتل ہے اور اگر دفعتہً نکلکر غایب ہو جاوے وہ بھی ردی اور غش آور ہے۔ جدری کے علاج مین مبادرت کرکے اخراج خون کا بمقدار کافی کرنا چاہیے اگر شرایط اخراج خون کی جمع ہو جاین اور اسبطرح اگر مرض حصبہ کا بوجہ امتلاء خون کے ہو زمانہ اخراج خون کا روز چہارم تک باقی رہتا ہی جب دانہ جدری کے نکل آئین پھر فصد نہ لینی چاہیے ہان اگر امتلاء شدید ہو اور غلبہ مادہ کا زیادہ پیدا ہو جاوے پھر بذریعہ فصد کے اتنا خون نکالنا چاہیے کہ تخفیف غلبہ مین مادہ کے پیدا ہو فصد کھولنی اس مرض مین بہت ہی موافق ہے اور اگر نک کی رگ کھولی جاوے فائدہ رحان کا حاصل ہوگا اور نواحی عالیہ یعنے اوپر کی جانب کو اعضا کی سفرت جدری سے حفاظت ہو جاویگی اور لڑکونکو واسطے اسمین آسانی ہوتی ہے اگر فصد لینی واجب ہو اور بخوبی اخراج خون کا نکلیا جاوے کسی جانب بدن کے فساد کا خوف ہے اسبطرح جو شخص ہمیشہ اپنے بدن کی حرارت بذریعہ مبردات کے بجھاتا ہو اوسکے نسبت فساد کسی جانب بدن کے ہو جانے کا خوف ہے اول مرض جدری اور حصبہ مین ایسی غذا کھلانی چاہیے کہ مقوی ہو اور اطفاء حرارت بھی کرے اور مادہ کو بطرف خارج کے دفع کرے اور طبیعت مین قبض پیدا نکرے اور خون کو غلیظ نکردی جیسے نان خورش غبا کی ہمراہ زلال تمر ہندی کے خواہ شکوفہ خربا اور منسور کا شوربا اسبطرح جس غذا مین تلیین طبیعت کی ہو مگر زیادہ نہو اسیواسطے ضرور ہے کہ ان غذاونمین تمر ہندی شریک ہے خواہ جو چیز مثل تمر ہندی کے ہے اور کدو جو غذا طیار ہو وہ بھی مناسب ہی اور دربوز بڑے قسم کا بھی جائز ہے بلکہ ابتداے مرض مین طبیعت کا نرم رہنا واجب ہے اور جمیع ملینات سے تمر ہندی افضل ہی اور اگر فقط تمر ہندی بے اجابت نہو شیرخشت بھی زیادہ کرین مگر نرمی طبیعت باسانی ہو جاوے اور زیادہ اسہال سے احتراز واجب ہی خواہ کسیقدر ترنجبین خواب آلو شریک کرین کبھی املہ ظہور مین جدری کے ۳ درہم رب کدو لینے کیوڑے کا رب ہراہ قرص کافور اور شراب شکوفہ خربا کے بہت مفید ہوتا ہے اگر دریافت ہو جاوے کہ مرض مین طول ہوگا اور دوسرا دن گذر جاوے اور جدری کا ظہور شروع ہو

او سوقت تبرید کا استعمال بیشتر سبب خطای عظیم کا ہوتا ہے اسواسطے کہ فضول مواد کو بوجہ تغلیظ کے اندر روک دیتا ہے اور اعضای رئیسہ پر بوجہ اوس چیز کا جس کو گنجایش برونزا ور ظہور کی نہین ہے ڈالتا ہے اور قلق اور کرب پیدا کرتا ہے اور اکثر غشی عارض ہوتی ہے بلکہ ایسے وقت مین اعانت مادہ کی ایسی دوا سے کرنی چاہیے جو غلیان کو زیادہ کرین اور سدی مواد بستہ کی کھولدین جیسے رازیانہ و کرفس ہمراہ شکر کے بطور عصارہ کے یعنے اندرونون کے تپونکا عرق بچوڑ کے شکر سے شیرین کر کے یا تین یا چوشاندہ اصول اور بزور کا جنمین زیادہ حرارت نہو کبھی ان دواؤن مین بقدر خوشبو آجانی کے زعفران بھی شریک کرتے ہین اور آب انجیر بہت نافع ہے اسلیے کہ انجیر مین طاقت باہر نکالنے مادہ کی بہت ہے اور باہر نکلنا مادہ کا ایک سبب ہے اس مرض کی نجات پانے مین - ایسے وقت مین یہ بھی ایک دوا نہایت نافع ہے لک مغسول ۵ درم صدر مقشر ۷ درم کتیرا ۳ درم نصف رطل لیکے، آنولہ پانی مین جوش دین جب نصف جلجائے تب پلا دین - اس سے بھی زیادہ جدری نکالنے پر دلگار یہ دوا ہے انجیر زرد ۷ عدد عدس مقشر ۳ درم کتیرا نجم رازیانہ ہر واحد ۲ درم ۰ مار پانین جوش دین جب ایک ثلث باقی رہے صاف کر کے پلا دین حرارت کو قلب اگر دے سے باہر نکالدے گی اور خفقان کو منع کریگی - ایسے وقت مین تیل بیار کے پاس بھی نہ لیجانا چاہیے اور کپڑے سوا اوڑھنے واجبی کے تاکہ تقسیم مسام ہوا ور سرد ہوا سے خصوصاً جاڑون مین بہت بچانا چاہیے اور اگر اوسکے ساتھ ایسا معالجہ ہر وقت جدری رہے جو تدبیر بہ بنا نکالنے کے واسطے کیجاتی ہے اسواسطے کہ سردی سے مسامات بند ہوجاتے ہین اور جو مواد آمادہ نکلنے پر ہوتے ہین اندر کیطرف پلٹ جاتی ہین بکثرت سرد پانی پینا جیسے برف سے ٹھنڈا کیا ہوا اور خیش مین داخل کرنا یعنے اوس مکان مین جسکی ہوا سرد کرنے کے واسطے پردے کتان کے چھوڑے گئے ہون بہت برا ہے - کبھی فصد کی ضرورت اسطرح پر ہوتی ہے کہ بعد فصد کے جو برودت پیدا ہوتی ہے اوسکی وجہ سے مادہ مستعد بخروج اندر کو پلٹ جاتا ہے پس مناسب ہو کہ بعد گذرنے دو دن یا تین دن کے فصد سے بچا دین - اگر کسی تدبیر کیوجہ سے خواہ اوسکے علاوہ کی گرمی سے ایک حالت مثل غشی کے پیدا ہو یا غشی خود بخود عارض ہو رہی ہو اوسوقت تبرید اوس ہوا کی جو بذریعہ سونگھنے کے دماغ تک پہونچتی ہے بالتخصیص کرنی چاہیے اور خوشبو کا فوراً و صندل کی سونگھانی چاہیے - اگر بدن کے کھولنے سے چارہ نہو اور خیش یا ہوا کے اندر کے بار دین بے داخل کیے ہوئے نہ بن پڑے تو بھی کچھ مضایقہ نہین سریع اگر مادہ کی اعانت بذریعہ تسخین یا ترک تبرید کے واسطے جلد نکلنے جدری کے کیجاے اور اس تدبیر سے مریض کو کسی طرحکی خفت ظاہر نہو بلکہ حرارت کا استعمال بڑہتا جاے اور زبان کی سیاہی ساعت بساعت زیادہ ہوتی جائے اوسوقت تسخین سے ڈرنا چاہیے اور ترک کر دینا چاہیے اور کسیقدر تبرید کا استعمال کرنا چاہیے - جدری اور حصبہ کی بیماری مین پیٹ پر لیپ اور ضماد کرنے سے بیمار کو بچانا چاہیے کہ اس تدبیر مین دو خطرے ہین ایک تو سانس اپنی جگہ پر تنگ ہو جائیگی اور اسہال دمی اور بلول الدم عارض ہوگا اور آخر مین اس مرض کی حفاظت طبیعت کی اسہال وغیرہ سے کرنی چاہیے - حوض عدس مسلم کے بھنی ہوئی مسور چند پانی بدل بدل جوش دے کر کے کھلاتے ہین اور بدلے اوس مسور کے جو تم ہندی سے ترش کیجائے آب نار خواہ آب سماق خواہ آب انگور وغیرہ سے ترش کر کے کھلاتے ہین - دوائین جو خون کی تبرید اور تغلیظ کرین اور اوسکے جوش کو منع کرین ابتدای مرض مین ایسی دوائین جائز ہین جیسے رب ریباس اور رب انگور اور آب خواکہ سرد شربت کدو خصوصاً اور شراب شکوفہ خرفا خواہ خود شکوفہ خرفا یا درخت خرفا کا دودہ - شربت کیوڑے کے بہت سی نسخہ ہین جنکو ہم قرابادین مین ذکر کرینگے یہان پر ایک نسخہ عجیب اور قوی التاثیر ہم ذکر کرتے ہین کہ اوسکی ساخت دہی کے توڑے سے جو ترش اور مکدر ہو ہوتی ہے اور قوت اوسکی بہت زیادہ ہے اور ابتدای مرض مین اوسکا استعمال بہتر ہے نسخہ رب کندر دو حصہ اور اگر رب کندر نہ میسر آئے تو خود کو مسلم لیکر اوسکو تراشین اور اوسکا برادہ لیکر

بابیک بیسین بیسکہ بقدر نصف اوسکے صندل لیکر سرکہ بمقطر یا آب انگور خالص مین چند روز تک بھگوئین بعد اوسکے نرم آنچ سے اتنی دیر تک پکائین کہ لکڑی کیوڑہ کی گل جائے اور اوسکے بعد نچوڑ لین اور اس نچوڑے ہوئے پانی کو لے لین اور جسقدر سرکہ یا آب انگور زیادہ ہو تبخیر ہے بعد اوسکے آب دوغ ترش جسکا مکھن نکال لیا ہو پکانے کے ذریعہ سے آلایش وہی اوس سے پاک کرین یا مثل مذکور کے اسطرح پکائین کہ اوس سے مایئت وہی کی یعنے توڑ جدا ہو جاے بعد اوسکے آرد جو کو اس پانی مین ملا کر قفاع یعنے دربھڑ اطیار کرین اور ترش کرین بعد اوسکے پھر اس دربھڑی کو بذریعہ پکانے وغیرہ کے صاف کرین اور پھر آرد جو ملا کے اسی سے قفاع بنائین اور دو چوپ کی گرمی سے ترش کرین جسقدر مکرر اس عمل کو کرینگے بہتر ہوگا اس پانی سے پانچ جز لیکر آب امرود جو سفر جل ترش جسمین اجزای مائی زیادہ ہون اور آب انار ترش آب سیب ترش جسمین طوبت زیادہ ہو اور آب زعرور (جو بمو جب تصریح مخزن ترنج کی تفاح بری یعنے جنگلی سیب ہے) آب لیمو آب آلو بخارا بد ترش ہو آب شنگوفہ خرما جو بچوڑا گیا ہو اور آب کندش تازہ آب توت شامی جو خوب پختہ ہو آب خوبانی خام ترش عصارۂ انگور عصارہ ریباس عصارہ شاہتراہی باریک انگور عصارہ درد فارسی عصارہ نیلوفر عصارہ بنفشہ ہر ایک سے تین حصے عصارہ اترج عصارہ ترشاہ نارنج ہر واحد سے دو ثلث ایک جز کے عصارہ کشنیز عصارہ کاہو عصارہ برگ خشخاش سبز عصارہ برگ کاسنی عصارہ برگ خرفہ ہر ایک سہ ربع جز اور عصارہ برگ بید اور برگ سیب برگ امرود برگ زعرور برگ گل عصارہ برگ عصارا عی یعنے لال ساگ عصارہ لحیۃ التیس اور گل سرخ خشک گل نیلوفر خشک عصارہ زرشک خشک تخم کاسنی تخم کاہو گلنار تخم نیلوفر تخم گل سرایک سی بیسوان حصہ ایک جز کا عصارہ پودینہ ترجھٹا حصہ ایک جز کا عصارہ زرشک تر نصف ایک جز کا سب دوا اور اجزا جمع کرکے آگ پر چڑہائین ۔ اور مسور چار جز اور جو ہفت دو جز اور سماق تین جز دو دانہ انار تین جز دو داخل کرکے پکائین تاکہ نصف باقی رہجاے بعد ازان اوتار کے خوب ملین اور چھان کر وزن کرین اور فی تین سو درہم یعنے قریب پختہ سیر کے ایک مثقال خواہ ہاشمہ کافور خوب پیسکر ظرف کے پیندی مین چھڑکین اور اوسکے اوپر دوای مذکور آہستگی ڈالین اور اوسکا مونہہ خوب تنگ سر پوش سے بند کردین کہ بخارات باہر نکل نہ سکین اور پھر آگ پر چڑہائین جب گمان ہو کہ آب جوش آگیا ہے اوتار کر خوب سا ملائین اور بستوقہ یعنے جس ترین مین اچار وغیرہ رکھا جاتا ہے جیسے مرتبان وغیرہ اوسمین رکھکر خوب وصل کرین کہ اوس سے کافور کے اڑ جانے سے اطمینان ہو اور بمقدار ثبت اسکی دس درہم یا قریب ۳ تولہ کے ہے بعض لوگ اس دوا مین کسقدر سنبل الطیب زنجبیل اور رازیانہ انیسون فلفل وسعد کوفی شریک کرتے ہین جسقدر مناسب معلوم ہو ۔ جب خراج جدریکا تمام اور کمال ہو جاے اور دانے سب پختہ ہو جائین اور سنا قوان ولن گذر جاے تدبیر صائب یہی ہے کہ سوئے کی سوئی سے چھیدکر رطوبت دانہ کی نکال لیجاے اور روئی سے پونچھ لین اور نمک ملنا بہت ضرور ہے لیکن بعد دانہ توڑنے اور رطوبت نکالنے کی نمک ملنے مین کسقدر تاخیر کرنی مناسب ہے اسلیے کہ زخم تازہ پر نمک چھڑکنا اذا اور الم پہونچاتا ہے بلکہ بڑے دانے کے سوا اور دانے ٹوٹے ہون یا نہون اوپر نمک ملنا ضرور ہے اور بڑے دانون کو بحال خود چھوڑ دینا خاصیے کہ راہ نکلنے رطوبت کی بند ہو جاے پھر اوسکے بعد تملیح کیجاے ۔ اور قبل خوب پختہ ہونے کے مالش نمک کی نہ کرنی چاہیے کہ ورم پیدا ہو جو بحالجگی اور درد شدید عارض ہوتا ہے ۔ مگر بعد نضج کے تملیح ضرور ہے ۔ اور تملیح کا طریقہ یہ ہے کہ پانی مین نمک گھول کر اوسکے زعفران بھی دانکر کرین اور گلاب مین اگر نمک گھولین تو بہت بہتر ہے اور اگر پانی مین جھاؤ اور مسور اور گلاب کے پھول جوش دیکر نمک گھولین بہت خوب ہے خصوصاً اگر اوسمین صندل کافور بھی شریک کرین تملیح سے نضج بخوبی پیدا ہوتا ہے اور خشکی دانون مین بہت مدد آجاتی ہے اور

پپڑی جلد گر جاتی ہے ۔ جھاؤ کی لکڑی کا دھوان پہونچانا بہت نافع ہے ۔ اور جاڑہ مین جو لکڑی آگ کیواسطے جلتی رہے وہ جھاؤ کی لکڑی ہونی چاہیے ۔ اور اگر جدری مین رطوبت شدید ہو اوسوقت آس اور برگ آس کی دھونی دینی چاہیے اور جید تدبیر بروقت تنقیح کے اور بروقت اہتمام اوسکے خشک کرنے کی مریض کے سولانے مین اہتمام زائد کرنا ہے اور آرد گندم اور جوار اور جو باقلا پیسکے پر ڈالنا چاہیے اور بہتر یہ طریقہ ہے کہ آٹے کو کسی توشک کے اندر بھرین جسکا کپڑا جھونا جھرجھرا ہو اور سنگین نہو اور اوسکے اندر سے اثر ان دوائون کا بقوت پہونچ اور برگ سوسن یعنی للھٹی تخفیف رطوبت جدری کے واسطے بہت مناسب ہے کہ باوجود خشکی پیدا کرنے کے خوشبو بھی پیدا کرتی ہے تیل کا استعمال اس وقت بھی بہت برا ہے کہ خشک ہونے سے منع کرتا ہے ۔ جب جدری خشک ہونے لگے ایسی دوائین طلا کرین جو خشکی پر معین ہون اور کسیقدر ایسی دوائین جو اوپر مذکور ہو چکی ہین اونمین تھوڑی سی زعفران شریک کرین اور اگر جدری سے زخم پڑ جائین مرہم ابیض خصوصاً اوسمین قدرے کافور شریک کرکے لگانا بہت نافع ہے اور تھوڑا سا نارشا بنج سرخی گیرو خواہ بید سادہ کی پتلی جڑ ونکا خواہ زعفران کا مرہم انمین ملائین اور بیشتر سپیدہ کاشغری اور مرداسنگ کا چھڑکنا کافی ہوتا ہے اگر ناک مین خشکیہ پڑ جائے تو قیروطی نافع ہے روغن گل خالص اوسمین تھوڑا سپیدہ اور اقلیمیا ملاکر استعمال کرین اور بعد خشکی کے یا جب زخم پڑنے لگے استعمال روغن کا ایسے دانہ مین جنکی پپڑی جلد گرنے والی ہو مناسب ہے اور وقت قرحہ پڑ جانے کے چونکہ روغن مادہ اور اصل جمیع مرہمون کی ہے اوسکا استعمال ضرور ہوتا ہے مرہم سرخ واسطے قروح جدری کے بہت نافع ہے **بیان حفاظت اور رعایت اعضا کا آفت جدری اور حصبہ سے** جن اعضا کا جدری کی آفت سے بچانا واجب ہے وہ یہ ہین آنکھ اور حلق نتھنے بھیتر انکے یہی اعضا ایسے ہین کہ جدری کے مرض مین انمین قرحہ پڑ جاتا ہے ۔ آنکھ تو کبھی جاتی رہتی ہے اور کبھی اوسپر ایک سپیدی پڑ جاتی ہے اور حلق مین بیشتر خناق عارض ہوتا ہے اور کبھی ایسے زخم پڑ جاتے ہین کہ بلع یعنے نگلنا دشوار ہوتا ہے اور کبھی اکلۃ الفم پیدا ہوتا ہے جو مہلک ہے اور نتھنون مین کبھی ایسے قروح پیدا ہوتے ہین کہ ہوا کی آمد رفت بند ہو جاتی ہے اور پھیپھڑے مین جدرے کے دانہ ایسے پڑ جاتے ہین کہ ضیق نفس پیدا ہوتا ہے اور اگر ان ثبور مین قرحہ پڑ جائے سل پیدا ہوتی ہے ۔ امعا مین کبھی بوجہ جدری کے سمج یعنے خراش اور زخم پیدا ہو جاتا ہے کہ اوسکی تلافی اور دوا بہت عسیر اور دشوار ہوتی ہے ۔ آنکھ کی حفاظت کا عمدہ طریقہ یہ ہے کہ مری اور آب کشنیز سے جسمین سماق شریک ہو اور تھوڑا سا کافور بھی ملا ہوا کتحال کرین بروز اول اور تنہا مری بھی کافی ہے ۔ اسیطرح فقط سرمہ سیاہ جو آب کشنیز مین پرورده کیا جاے اور آب سماق جسمین کافور کی ساخت ہوئی ہو اور عصارہ شحم رمان یعنی وہ چھلکے جو اندر سے انار کے زور زور برادہ ہوتے ہین وہ بھی جید ہے خصوصاً اوابل مین اور اگر جدری ظاہر ہو جاے پھر اوسوقت گلاب اور کافور سے اکتحال مناسب ہے بعضے یہ بھی کہتے ہین کہ سپیدہ رال سے اکتحال بہت مفید ہے آنکھ کی سپیدی وغیرہ کے واسطے روغن بنفشہ جسکو ہمارے ملک کی عورات بعد جدری کے اور آنکھ مین کوئی آفت آجانے کے استعمال کرتی ہین نخامہ چشم یعنی پردہ ساجو پڑ جاتا ہے اوسی دور کر دیتا ہے اور آنکھ کی اصلاح کر دیتا ہے اور شیاف ابیض بعد والی ابھر آنے کے آنکھ مین بہت مفید ہے ۔ مونہہ اور حلق کی حفاظت اسطرح کرین کہ انار چوسین اور دانہ انار کو ابتدا مین چباتین خواہ توت شامی چوسین اور توت کی رب کا غرغرہ کرین خصوصاً اگر درد گلو کی شکایت ہو اور اسوقت رب توت کو چاٹنا بھی تھوڑا تھوڑا منفعت مندون کی حفاظت کیواسطے مامثیا اور صندل اور رب انگور اور سرکہ سے طلا کرین اور فقط سرکہ سے کلی کرنا بھی کافی ہے اور پھیپھڑے کی حفاظت کے واسطے کوئی چیز بعوض عدس کے

نہین ہے کہ اوسمین مخم خشخاش شریک کرین اور قلب کی حفظ کیواسطے جوشاندہ انجیر اور مسور جو قبل اس فصل کے بیان ہوچکا ہے کہ وہ حرارت کو نواحی قلب سے منع کرتا ہے اور امعا کی حفاظت بعد زمانہ ابتدا کے واجب ہے کہ اوسی زمانہ مین اسہال کا زیادہ خوف ہوتا ہے واجب ہے کہ استعمال فواکہ کا کرین اور اگر آخر مرض مین اسہال عارض ہو قرص طباشیر اور رب ریباس سے علاج کرین خواہ قرص مخم خاص سے معالجہ کرین **نشانات جدری کے دفع کا طریقہ** اس مقدمہ کا بیان ہم اگے جہان زینہ کا ذکر ہوگا بہ تفصیل کرینگے اور یہان پر مخصوص دوا جو مناسب ہے اوسکے بھی ہے اور نشان چیچک کا بھی مٹا دیتی ہے لکھی جاتی ہے منجملہ ادویہ کے جنسے نشان چیچک کو برطرف ہوتے ہین سوکھی جڑ بانس کی اور تخم خطمی اور تراشہ چوب بید اور تراشہ چوب عرعر ہر ایک کے چھلکے خشک کئے ہوئے اور چاول دھوئے ہوئے اور آب جو اور سپیدہ بیضہ مرغ اور مٹی بھولی ہوئی بہی مسرانے کے اور مرداسنگ سنگ طرز دلنشاستہ بادام شیرین اور بادام تلخ اور روغن آمرود اور روغن سوسن اور روغن بستہ چربی گدہے کی مع روغن گل اور جو فراج مین قریب سکے ہوا اور وہ پانی جو اونٹ کے سموں سے نکلتا ہے جسوقت سم کو بھونین اور جلائین کہ نہایت مفید ہے اور اس سے زیادہ قوی نمسندرک اور حمارہ فلفل یعنے وہ سنگریزہ گول جو مرچ سیاہ مین ملے ہوتے ہین اور مرچ کی تاثیر اونمین سرایت کر جاتی ہے اور قسط اور اشق کندر صابون بورہ ارمنی استخوان سوختہ پورانی ہڈیان جو کہ چونا ہوجاتین مخم ترب آرد ترب سوکھا ہوا زراوند طویل مرمس۔ کھلانے کی چیزین بہتر جنسے رنگ کی خوبی پیدا ہو انار مضیخوشش اور شراب خوشبو پاکیزہ بیضہ نیمبرشت شوربای مرغ اور کبک اور دراج اور تدرو جو فربہ ہو۔ استحمام اس مریض کو ہمیشہ کرانا ضرور ہے۔ مرکب ادویہ اس فائدہ کے واسطے استخوان سوختہ اونمیکنی بھیڑ کی لشبر ملکیہ پورانی ہون اور نئی انیٹ اور نشاستہ برنج شستہ نخود ہر واحد دس درم حب البان ترمس قسط زراوند طویل ہر واحد پانچ درم بانس کی جڑ سوکھی بیس درم اس مجموع سے طلا بنا کر آب خربزہ خواہ جنگلی کھیرے کے پانی مین اور آب جو خواہ آب بقلا مین پیسکر عضو ماؤف پر انکو لگائین اور صبح کو بنفشہ یا نیمین جوش دیکر دھوڈالین قرطین نامی حکیم کا نسخہ ہے خشت جدید پرانی ہڈی اصول قصب فارسی نشاستہ ترمس تخم خربزہ برنج سائی شستہ حب البان قسط اجزا ہموزن لیکر اوپٹنہ طیار کرین ترمس اور نخود سیاہ کو بیس کر مالش کرین **حمیات ورمی کا بیان** اوپر باب حمیات یومیہ مین بیان ہوچکا ہے کہ حمیات نابع اورام ظاہری کے ہوتے ہین وہ اکثر حمیات یومیہ مین داخل ہین اسلیے کہ اورام ظاہری بیشتر انکے سخونت قلب تک پہونچتی ہے اور انکی عفونت قلب تک نہین پہونچتی اور اکثر یہ اورام اسباب باطنیہ یعنے غیر داخلی اسباب سے پیدا ہوتے ہین لیکن اگر بوجہ بڑے ہونے خواہ قریب بقلب ہونے کے انکی عفونت تا بہ قلب پہونچے اوسوقت یہ تپ از قسم حمی یومی باقی نہ رہے گی بلکہ حمی عفونت کیطرف منتقل ہوجاے گی اور اکثر یہ بات یعنے حدوث ایسے اورام کا انتقال حمی کا بطرف حمی عفونت کے اسباب سابقہ بدنی کیوجہ سے ہوتا ہے اور امتلاے اخلاط جو بدن مین ہورہا ہے وہ بھی اس ورم کا سبب واقع ہوتا ہے۔ اور کبھی بوجہ ایسے فرمح کے جنکے مواد خبیثہ متوجہ ہوکر مجتمع ہوجاتے گوشت نرم مین۔ مگر جو حمیات نابع اورام باطنی کے ہین اونکا وجود فقط قلب تک سخونت پہونچنے سے نہین ہوتا بلکہ عفونت اخلاط کی قلب تک پہونچ جاتی ہے بدترین حمیات جو بوجہ اورام باطنی کے پیدا ہوان حمی ہین جو ورم حمرہ سے جو بعض احشا مین ہوجاے پیدا ہون کہ اس تپ مین درد شدید اور پیاس اور التہاب عارض ہوتا ہے اور اس ورم پر دلائل اختلاط مرہ صفراوی جو بہت سا ہو خون مین ظاہر ہوتے ہین اورام باطنی جیسے ورم دماغ خواہ ورم حجاب دماغ اور صماخ یعنے کان کا پردہ جسکی ذریعہ سے سماعت ہوتی ہے اور کبھی ورم حلق جب عظیم اور مرموی ہو اور اوس حجاب کا ورم جو متصل سینہ کے ہو ورم جگر اور ورم شانہ اور رحم اور ورم امعا اور جو مشابہ اسکے ہے۔ کبھی حمیات اورام مین بوجہ قرب اور بعد کے قلب سے شدت اور ضعف مین اختلاف ہوتا ہے

اسیطرح اگر ورم اعضاے لحمی مین ہو تو اس ورم کی تپ شدید ہوگی اور اعضاے غشائی مین خواہ غضروفی اور عصبانی مین تپ ضعیف ہوتی ہے خواہ چو ورم قریب بہ شرایین ہو اوسکی تپ شدید ہوتی ہے اور جو ورم قریب اوردہ کے ہو اوسکی تپ ضعیف ہوتی ہے اور یہ حمیات بطور دورہ کے ہوتی ہین جیسا جیسا مادہ ورم پر گرتا ہے اوسیقدر تپ کی نوبت ہوتی ہے اور جسقدر پیدا بیش مواد کی ہوتی ہے اوسقدر ان مواد کو حرکت ہوتی ہے اور جتنا جذب حرارت اور الم کا یا اور امر کرتے ہین اوسیقدر دورہ حمیات کا ہوتا ہے پس ہر خلط کے لائق جیسا دورہ لائق ہے ویسا ہی ہوتا ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اکثر ورم ذات الجنب وغیرہ کا ہو جاتا ہے اور تپ باقی رہجاتی ہے یہ دلیل اسپر ہے کہ ابھی منقیہ تام نہین ہوا ہے۔ یہ حمیات لورام اگر پیدا ہون اختتام کار مین فرق پیدا ہوتی ہے خصوصاً اگر جگر مین ورم ہو اور جانبی اورام بہت جلد منجر بہلاکت ہو جاتے ہین مثل اسکے کہ بطرف دق کے منتقل ہون **ذکر علامات اورام حمیات اور احکام** حمیات اورام جو اعضاے باطنی کے ورم سے پیدا ہون اونکے ہمراہ تین قسم کے علامات ہوتے ہین ۱ کچھ علامات اور اعراض ایسے ہوتے ہین جنکی دلالت عضو متورم پر ہوتی ہے ۲ اور کچھ علامات اور اعراض حالات مادہ مرض پر دلالت کرتے ہین ۳ اور بعض علامات بعض کے حال پر دلیل ہوتی ہین سلامت رہنے یا ہلاک ہونے سے۔ قسم اول کی مثال جیسے ضبض منشار یقی ورم جگر ہوا اطراف سینہ کے ورم پر دلالت کرتا ہے اور اسیطرح خشک کھانسی ابتدا مین اور پھر تر کھانسی اور مثل اسکے وہ اعراض ذات الجنب کے جو اطراف سینہ کے ورم پر دلیل ہین جیسی سرخی فاروره اور ضیق نفس اور تپ وغیرہ خلاصہ یہ ہے کہ برد اور ثقل عضو علیل مین ہوتا ہے اور جمیع اعضاے سے گرمی عضو اوّف کی زیادہ ہوتی ہے اور گرمی خلاف عادت اوس عضو مین ہوتی ہے اور جیسے تشنج کہ اعضاء عصبیہ کے اورام گرم مین ہوتا ہے۔ اور مثال دوسری قسم کی جیسے تپ کی شدت بطور غب کے اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ مادہ مرض کا صفراوی ہے۔ اور تیسری قسم کو وہ اعراض ہین جو بیمار کے سلامت حال پر خوش خبری دین خواہ اوسکی ہلاکت پر منذر ہوتے ہین سے کبھی حالات اورام باطنی تپ کی ضرور ہوتی اور اوسکے قوی اور دائم ہونے پر خواہ اوسکے مفرزہ ہونے مین مختلف ہوتے ہین بسبب اختلاف اعضاے کے عظیم اور بزرگی مین اور اونکی رگون کے بڑے ہونے مین خواہ باینوجہ کہ بعض اعضاے باطنی قریب بقلب ہین اور اونکو قلب سے حرکت زیادہ ہوتی ہے جیسے جگر اور یہ خواہ قلب سے دور ہون اونکو حرکت قلب سے کم ہو جیسے گردہ کہ اسکے ورم سے ہمیشہ حمیات لازم اور قوی کا ہونا کچھ ضرور نہین ہوتا بلکہ ایسے اعضاے کے اورام سے حمیات مفرزہ پیدا ہوتے ہین اور از قسم حمیات مختلطہ خواہ حمی غب یا ربع اور خمس اور سدس پیدا ہوتے ہین اور ان حمیات کے ہمراہ نافض اور لرزہ بھی ہوتا ہے اور پھر ہری بھی موجود ہوتی ہے اور تفرقہ اس بات کا بہت دشوار ہوتا ہے کہ یہ حمیات اورام ہین یا حمیات عضو ہیت خاص علامت انکی حمیات اورام ہونے پر ثقل موضع گردہ اور گرانی جانب قطن کے اور درد اور اختصاص زیادتی حرارت کا زاید حرارت مقام پر عضو متورم مین اگر کسی عضو مین یہ بات پیدا ہو کہ عضو رئیس کی قریب ہو یا اوس سے مشارکت قوی رکھتا ہو یا شدید الحس ہو اور یا انہمہ وہ عضو عصبی بھی ہو پس ایسے وقت مین قطع نظر شدت اوس تپ کی جو تابع ورم اس عضو کے ہوتی ہے قلق عظیم اور تشنج بھی عارض ہوتا ہے اور بشیر یہ تبعت اس ورم کی اور اعراض غریب پیدا ہوتے ہین جیسے ورم رحم کا کہ اوسکے ہمراہ وسواس اور درد گردہ کی بھی پیدا ہوتا ہے حرارت اگرچہ ان اورام مین زیادہ مشتعل ہو مگر حدت زیادہ اس حرارت مین نہین ہوتی جیسے تپ محرقہ مین مگر کوئی ایسا ہے سبب قوی اور عظیم الخطر پیدا ہوا وسوقت حدت بھی ہو جاتی ہے حدت نہونے کا سبب یہ ہے کہ عفونت اس تپ کی داخل مین فرو رفتہ ایسی نہین ہے جیسے حمیات عفنہ مین ہوتی ہے اور نہ اوسکو بطرف خارج کے حرکت ہوتی ہے فقط

عضو ضرور مین عفونت ہوتی ہے اور مادہ متعفن اوسی مقام پر کھچ جاتا ہے۔ نبض حمیات ورم باطنی کی مثل نبض حمیات عفونت کے ہوتی ہے کہ ابتدا مین صغیر اور بجرقت منتہی کے سریع الانقباض اور بعد ازان عظیم ہوجاتی ہے اور سرعت اور تواتر بھی بحسب اقتضاے عضو اور مادہ کے جیسا کلیات مین بیان ہوچکا بعد اوسکے منشاری خواہ موجی ہوتی ہے بر طبق عضو کے لحمی اور عصبی ہونے کی۔ اور بول اکثر حمیات اورام مین بطرف بیاض کے مائل ہوتا ہے اور رنگ مین کمی ہوتی ہے اسلیے کہ مادہ بطرف ورم کے متوجہ ہوتا ہے اور رجع کو اپنے مقام مین جذب ہونا لازم ہے **ذکر علاج حمیات ورمیہ کا** علاج ان حمیات کا بعینہ علاج حمیات حادہ کا ہے بعد ازانکہ اصل ورم کا علاج ہوچکے اسلیے کہ اصل معالجہ ورم کا ہے اور وہی مقدم ہے مگر اوسمین رعایت تپ کی بھی بذریعہ تبرید اور ترطیب کی ضرور ہے حمیات اورام کے علاج مین بہ نسبت اور حمیات عفونت کے جو بلا ورم ہون یہ فرق ہے کہ ورمی تپ مین اجازت سرد پانی پینے کی نہین ہے اور نہ حمام مین داخل ہونے کی رخصت ہے اور اگر ورم از قسم خمرہ ہو سرد چیزون کا رکھنا مقام ورم پر جنمین برودت بالفعل ہو جائز ہے جیسے عصارہ کاہو اور حی العالم اور خرفہ وغیرہ کیقدر آرد جو سپید کے ہمراہ یخ مین سرد کرکے اور سفید کرکے ورم ہو جای پھر بدل دین اور کبھی زیت اتفاق جو بحالت خامی بچوڑا گیا ہو اور روغن گل بھی شریک کرتے ہین اور اگر گاہو کو دھوکے یخ مین سرد کرکے کھلا تین جائز ہے اور نافع بھی ہے **حمیات مرکبہ کا بیان** حمیات کی ترکیب ایک قسم سے دوسرے قسم کی سانہ چند صورتون سے ہوتی ہے ۱ کبھی اصناف بعیدہ کی آپسمین ترکیب ہوجاتی ہے جیسے حمی دق کی ترکیب حمی عفونت کے سانہ ۲ اور کبھی ترکیب ایسی حمیات مین ہوتی ہے جو کہ جنس قریب مین متحد ہون جیسے ترکیب اصناف حمیات عفونت کی مثلاً حمی غب حمی بلغمیہ کے سانہ مرکب ہو ایسی ہی مرکبات ثنائیہ سے وہ تپ ہے کہ جو بنام شطر الغب معروف ہے ۳ اور کبھی حمیات اورام کی ترکیب باہم ہوجاتی ہے ۴ اور کبھی نوع واحد کی حمیات مین ترکیب ہوتی ہے جیسے دو غب مرکب ہون خواہ دو سریع مین ترکیب ہو یا تین ربع مرکب ہون دو غب کی ترکیب مین کیفیت نوائب بلغمی کی ہوگی کہ یوم راحت غب اول کا عین روز دورہ اور نوبت غب ثانی کا ہوگا پس ظاہر مین نائبہ کا ایسا حال ہوگا اور یہی حال ترکیب مین سریع کا ہے کہ ہر دو یوم راحت کے بعد جو دن ہے وہ یوم نوبت ربع اول کا ہے اور اندک تامل سے واضح ہوتا ہے کہ ہر روز ایک تپ کا نوبہ ہوگا پس منشا بلغمیہ لازمہ کے ہوجائیگی ۵ اور کبھی تین قسم حمیات غب کی مرکب ہوتی ہین اگر ترکیب بسہل منادیت ہوا اور تداخل کسی غب کا دوسری غب مین نہوا ہو تیسرے روز کی نوبت مین شدت زیادہ ہوگی اسلیے کہ یہ دن منتہی نوبت حمی اول کا اور ابتداے غب ثالث کا پڑتا ہے اور اسیطرح پانچوان روز شدت مین زیادہ ہوگا اور یہی تپ شطر الغب سے منشا ہے جیسے دو غب سہ مرکب ہونا بلغمیہ مایکہ کے مشابہ ہے۔ مگر ایسے حساب اور نسبت کی طرف زیادہ التفات سے کچھ طبیب کو فائدہ منصور نہین اور نوائب کی حال سے اشتغال مین چندان ثمرہ نہین ہے بلکہ اعراض کیطرف متوجہ ہو کر لاحظہ کرنا چاہیے منجملہ اعراض کے ایک یہ بھی ہوتا ہے کہ اگر ترکیب حمی کی غب خالص سے ہو جسکا مادہ صفراوی خالص ہے اور ۲ ایک تپ کا مادہ صفراوی کم ہو پس نوبت مین سرعت پیدا ہوگی اور کوتاہی زمانہ نوبت بوجہ شدت حرارت کے عارض ہوگی تا اینکہ جس تپ کا مادہ قلیل ہے اور دو تپ اعراض مین ضعیف ہے پہلے زائل ہوجائیگی کبھی تپ کو مرکب ہونے پر یہ بھی دلیل ہوتی ہے کہ ایک مرتبہ پھر سری پیدا ہو سکون اور آرام ہوجاے اور پھر از سر نو تشعریہ طاری ہو جو طبیب عالم دلائل حمیات بخوبی ہو اور ہر ایک قسم کی تپ کو مع اوسکے اعراض کے پہچانتا ہو اوسکی نسبت نہایت قبیح یہ امر ہے کہ پہلے روز شناخت ترکیب تپ کی نہ کرسکے خواہ دوسرے دن۔ ترکیب

تپ ق کی ہمراہ حمی عفونت کی خصوصاً ہمراہ حمی لتقہ کی جسکا مادہ بلغم یا لحم ہو بہت دشواری سے شناخت کیجاتی ہے اسلیے کہ معالج اس حمی ہر مرکب مین فترات اور سکون اور چند بار ابتدا نافض اور قشعریرہ کی اور بار بار برامد ہونی عرق کو بشرطیکہ تپ کی اوقات جزئیہ ہون ملاحظہ کرتا ہے اور اگر مفترہ ہوئی تو یہ امور بہت ظاہر اور واضح ہوتے ہین اوسوقت ظن بلکہ یقین یہی ہوتا ہے کہ فقط حمیات عفونت سے یہان ترکیب ہی خواہ وہ حمیات لازم ہون یا مفترہ اور لازمہ سے مرکب ہو اور حمی سانچ کا قطعاً وہم اور گمان نہین ہوتا ہے اور کبھی ترکیب متوالی اور پے در پے ہوجاتی ہے اسطرح کہ بعد نوبت ایک تپ کی فوراً دوسری شروع ہوجاتی ہے جیسے کہ زمانہ ابتدا جزئی تپ دوم کا جسمین فی الجملہ اعراض مین خفت ہوتی ہے زمانہ منتہی حمی اول مین متداخل ہوتا ہے اوسوقت یہ تپ مرکب متشابہ ہوکر سونوخس کی جو علیان خونسی خارج عروق مین پیدا ہوتی ہی شبیہ ہوجاتی ہے پھر ایسے وقت بدون رجوع کرنے بطرف دلائل خاصہ ہر تپ کے چارہ نہین ہوتا ہے اور علامات خاص جو سونوخس کے اوپر بیان ہوئے اونکے ملاحظہ سے تفرقہ کامل ہوتا ہے۔ اور اگر نوائب قصیر المدت ہون اوسوقت دونون تپ کا ایسا اتصال نہین ہوتا کہ دونون ملکر ایک تپ معلوم ہون بلکہ درمیان دونون کی نوبتون کے کسیقدر وقفہ پیدا ہوتا ہے وہی فارق ہے مگر شاید کوئی ایسا ہی امر عظیم پیدا ہو کہ مثلاً جن حمیات سے ترکیب ہوئی ہے اونکے عدد کثیر ہون خصوصاً اگر زمانہ فترات کا طولانی ہو کہ اوسوقت کثرت عدد کی بدون اتصال اور تلاصق نہین ہوتی اگر ترکیب حمیات مختلفہ سے ہو مثلاً ایک حمی حادہ ہو اور دوسری مزمنہ جیسے شطر الغب مصور تین حادہ پہلی دفع ہوجاتی ہے اور مزمنہ فقط باقی رہتی ہے یہ دونون تپ مفترہ ہون خواہ دونون لازمہ ہون یا ایک لازمہ ہو دوسری مفترد اور کبھی شطر الغب کے ہمراہ ایک غب مرکب ہوتی ہے خواہ بلغمی اور سوداوی ہوتی ہے اگر غب ہمراہ شطر الغب کے ہو تو پہلے بوجہ حدت کے غب کا زوال ہوتا ہے اور فقط شطر الغب باقی رہ جاے اور اگر حمی بلغمی خواہ سوداوی ہمراہ شطر الغب کی ہو پہلے شطر الغب دفع ہوتی ہے اور خالص بلغمی خواہ سوداوی باقی رہجاتی ہے۔ کبھی حمیات مرکبہ مین ترکیب دو طرح سے پیدا ہوتی ہے مثلاً حمی مفترہ اور لازمہ جنکی جنس مین اختلاف ہو خواہ جنس واحد کے ہون یا نوع واحد کے ہون اونسے تپ کی ترکیب ہوتی ہے جیسے غب ابرہ ہمراہ غب لازم کے مرکب ہوا ور جیسے دو مفترہ مرکب ہوجاتی ہین اوسیطرح دو لازمہ بھی مرکب ہوتی ہین۔ بعض اطبا نے گمان کیا ہے کہ دو لازمہ مین ترکیب نہین ہوتی دو غب مرکب ہوتی ہین اسلیے کہ مادہ جسوقت داخل عروق ہین ہوا اوسمین ممکن نہین ہے کہ جس شے مین عفونت واقع ہو وہ مختلف ہو بلکہ جمیع مادہ جو اندر عروق کے ہے یکسان منعفن ہوگا اور تعفن اوسکا ہر جگہ ظاہر رہے گا۔ یہ رائے ہمارے نزدیک احب التسلیم نہین ہے اسلیے کہ عفونت جو داخل عروق ہے ضرور اوسکی ابتدا کسی تاریخ اور وقت معین سے ہوتی ہے اور بعد ابتدا اسکے تعفن پھیلتا ہے اور اوسکے بعد احکام اشتداد اور تفتیر کے اوسپر جاری ہوتے ہین پس بنا بر تاریخ عفونت اول کی اور اوس عفونت کو سرکات بنا بر اوسی روز کے اور اوسی حساب سے ہوتے ہین پس کیا بعید ہے اگر ایسا اتفاق ہو کہ ایک جگہ داخل عروق مین کسی مادہ کی عفونت شروع ہو کہ اوسکو غلبہ ہوا اور بالاصالہ متعفن ہوا اور دوسرا جزء اوسی مادہ کا جو دوسرے مقام مین ہو اوسپر اسقدر غلبہ نہو کہ خود بخود متعفن ہو بلکہ بہ اتباع اوسی جزو کے اپنی ذاتی عفونت کو جو غالب نہ تھی برہائی اور افشا اوسکی عفونت کا اصالۃً بھی ہوا اور بہ اتباع بھی ہو پھر اوسکی اسطرح زمانہ تفتیر اور اشتداد کا جدا گانہ ہوگا۔ اقسام ترکیب حمیات کی تین ہین مداخلہ اور مبادلہ اور مشابکہ۔ مداخلہ یہ ہے کہ ابھی ایک تپ کا زمانہ تمام نہوا ہو کہ دوسری شروع ہوجاے۔ اور مبادلہ وہ صورت ہے کہ

بعد فرو ہونے ایک تپ کی دوسری شروع ہو اور مشابکہ یہ صورت ہے کہ دونون ساتھ ہی شروع ہون اگر حمی مطبقہ ہمراہ لرزہ ہو اور عرق بلا بد نہو خواہ چند بار لرزہ پیدا ہو کر ایک ہی مرتبہ عرق برامد ہوا و سنوقت ترکیب مین کمان قوی کرنا چاہیے اسپرج اگر مطبقہ مین بافراط برد اطراف ہو اور نفیض یعنے سکڑنا پیدا ہو جب بھی ترکیب ہوگی اور اگر برد اطراف کم ہو تو فقط مطبقہ بھی ہو سکتی ہے **ذکر شطر الغب کا** شطر الغب مرکب دو تپ سے ہوتی ہے ایک حمی غب ہوتی ہے دوسری بلغمی اور اوسدن چونکہ بلغمی اور غب دونون کی نوبت یکبارگی ہوتی ہے اسلیے اوس روز شدت اعراض مین زیادہ ہوتی ہے یا دونون کی ترکیب بر سبیل مشابکت ہو یعنے دونون ساتھ ہی شروع ہون خواہ بر سبیل مبادلہ کہ ایک کی اوترنے کے بعد دوسری تپ کی نوبت شروع ہو خواہ بر سبیل مداخلت یعنی ایکھی ایک تپ اوترنے بنا ئے کہ دوسری شروع ہو جاے ۔ سب سے زیادہ دشوار شناخت قسم اول کی ہے جسمین دونون ہمراہ شروع نوبت کرتی ہین اوسکے بعد دوسری قسم کی شناخت کہ اوسکی ایک صورت یہی ہے کہ فوراً بعد اوترنے پہلی تپ کی دوسری شروع ہو اور گمان شروع کا خواہ اتحاد کا ہوتا ہے کبھی دونون تپ لازمہ ہوتی ہین اسلیے کہ عفونت داخل عروق سے دونون پیدا ہوتی ہین اور کبھی دونون دائرہ ہو کہ زمانہ اقلاع کا پیدا ہو جاتا ہے جسوقت کہ دونون کی عفونت خارج عروق ہو اور کبھی صفراوی لازم ہوتی ہے اسلیے کہ اوسکی عفونت داخل عروق ہوتی ہے اور بلغمی برخلاف صفراوی کے ہوتی ہے اور کبھی دونون برعکس اسکے ہوتی ہین کبھی شطر الغب خالصہ اور حمی کو بھی کوکب غب خارجہ اور بلغمی داخلہ سے ہو سکتے ہین اور سواے اس قسم کے سب کو غیر خالصہ مقرر کرتے ہین مگر اس بحث سے چندان فایدہ نہین اسلیے کہ مجرد اصطلاحی ہے ۔ کبھی مقدم عفونت مین حمی صفراوی ہوتی ہے اور وہی پہلے ابتدا کرتی ہے بعد اوسکے بلغمی پیدا ہو کر مرکب ہو جاتی ہے اور کبھی دونون مادہ مین ساتھ ہی عفونت پیدا ہوتی ہے اور کبھی غالب مادہ بلغمی تپ کا ہوتا ہے اور کبھی صفراوی کا اور ہر ایک صورت مین شرکت مادہ بلغم سے نوائب صفراوی کی طولانی ہو جاتی ہے اور بحران اوسکا بدیر ہوتا ہے اور مادہ صفراوی بلغمی کا حال برعکس کر دیتا ہے یعنے اوسکی مدت مین کمی ہو جاتی ہے اور بحران اوسکا بنسبت بلغم سادج کے جلد تر ہوتا ہے کبھی شطر الغب کا زمانہ بقا طولانی ہوتا ہے حتے کہ نو مہینے تک باقی رہتی ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ اور کبھی شطر الغب سے مرض حادہ پیدا ہوتا ہے اور کبھی شطر الغب بنسبت اور حمیات کے بدتر اور قاتل ہوتی ہے اسلیے کہ انجام اسکا بطرف دق خواہ اور امراض مزمنہ کے جنکا زوال دشوار ہی ہو جاتا ہے **علامات شطر الغب کی** خاص تر علامت اور اولی شناخت شطر الغب کی گو اسکے ہمراہ اور قراین بھی ہوتے ہین یہ ہے کہ مدت تپ کی ایک روز طولانی اور حدت مین سکون لیے ہوئے ہو بہ نسبت غب مفرد کے ہو بعد اوسکے دوسرے روز نوبت خفیف اور اعراض مین کم ہو اور تشعریرہ کبھی اس تپ مین مکرر واقع ہوتا ہے یعنے چند مرتبہ پھریری واقع ہوتی ہے اسلیے کہ دونون مادہ مین تصارع اور کشتی واقع ہوتی ہے اگر بطور مشابکت ترکیب ہوئی ہو یا بوجہ دخول ایک مادہ کے دوسرے مادہ پر اگر متداخلہ ہون ۔ کبھی یہ تکرار تین مرتبہ ہوتی ہے یعنے تشعریرہ تین مرتبہ معلوم ہوتا ہے ۔ اور کبھی بعض اعضا مین گرمی آجاتی ہے اور ہنوز تشعریرہ باقی ہوتا ہے اور یہی تپ شطر الغب ہے اسلیے کہ مدتکا نقا اور خالص ہونا تمام اور کمال اس تپ مین نہین ہوتا اور ابتدا اور زیادت کا زمانہ اس تپ مین زیادہ اضطراب پیدا کرتا ہے خصوصاً اگر ترکیب مین صنف مشابکہ سے ہو خواہ از قسم مشابک نہو بلکہ متداخلہ ہو تو جو وقت تداخل کا ہوتا ہے اوسوقت اضطراب عارض ہوتا ہے اوسوقت پھریری بار بار ہوتی ہے اور قے مین طول ہوتا ہے اور بسوقت گمان ہوتا ہے کہ اب بدن خوب گرم ہو چکا ہے اور اب قے ہے کہ تپ ہے جاتی ہے کہ یکایک پھر تشعریرہ عود کرتا ہے اسلیے کہ اعراض کا مجاہدہ اور کوشش بوجہ مجاہدہ انحلال کا ہوتا ہے ۔ اور قسم ثانی مرض کا اوقات جزوی اور کلی دو قسمون قبیل بلغمی کی ہوتا ہے اور نسبت اوسکی جلد تر ہوتا ہے

اور نسبت صفراوی کے دیر مین ہوتا ہے اسلیے کہ حرارت کا پھیلنا واشطر الغب مین بڑی دقت سے ہوتا ہے خصوصاً اول مرض مین اور اسکی حدت بروقت منتہی کے شدید ہوتی ہے اسی طرح زمانہ انحطاط کا بھی طولانی ہوتا ہے اسلیے کہ وقت بہیم بہت نزاع دونون یا دونون کے واقع ہوتے ہین اور عرق برامد ہو کر یہ تپ بہت کم اترتی ہے۔ اور اس تپ کا تیسرا دن پہلے دن کے مشابہ ہوتا ہے اور چوتھا دن دوسرے دن کے مشابہ ہوتا ہے۔ شطر الغب کی دو ہو بہو مستدلال چندر وجوہ مختلف سے ہو سکتا ہے کبھی بنظر عادات کے اور کبھی بندریعہ اعراض کے عادات کی راہ اسطرح کہ ایک آدمی کے بدنین خلط صفراوی بکثرت تھی اور عفونت بھی اوسمین آگئی تھی اوسکے بعد فی الحال ہوا اور ہوا کو ترک کرکے اچھی غذا اور گوناگون تدبیرین ایسی کین کہ اوسنے بلغم پیدا ہو گیا خواہ کسی شخص کے بدنین بلغم کی کثرت تھی اور بلغم مین عفونت بھی پڑ گئی تھی بعد ازان اوسنے ایسی ریاضت کی اور ایسی چیزون کا استعمال کیا جس سے صفرا پیدا ہو گیا خواہ سن کے بدلنے کی وجہ سے اوسمین یہ بات پیدا ہو گئی مثلاً لڑکے سے جوان ہو گیا اور غلبہ رطوبت سن کا کم ہو گیا خواہ سن کھولت کو بعد شباب کے پہونچا اور حدت مزاج تبدیل سن سے برطرف ہو گئی۔ اور اعراض کے ذریعہ سے شناخت شطر الغب کی اسطرح ہوتی کہ نبض اور بول کو دیکھے اور جو مادہ قے کیطرف سے نکلتا ہے اوسکا خیال کرے اور براز کا حال بھی ملحوظ رکھے اور حال لغیج کا اور اوسکے علامات بھی دریافت کرین اور پیاس اور کیفیت ملمس کی اور قشعریرہ اور لرزہ بھی دریافت کرتا رہے کہ کب لرزہ آتا ہے یا نہین اور حالات اوقات اور نوبت کی معلوم کرین۔ نبض کا حال تو یہ ہے کہ اس تپ مین بہ نسبت غب کے عظیم مین کثرت ہوتی ہے اور بہ نسبت بلغمی تپ کے صغر اور بطوء اور تفاوت مین زیادہ ہوتی ہے بول اس تپ مین بدیر نضج پاتا ہے اور قے بلغم اور صفرا سے ملی ہوئی ہوتی ہے اور براز کی بھی ایسی کیفیت ہوتی ہے اور حالات گرمی اور سردی بدن کی اور پیاس اور قشعریرہ اور کیفیت اوقات ارلجہ اور بے انتظام ہونا نوائب کا جسقدر ضرور تھا اوپر بیان ہو گیا البتہ جو خلط غالب دونون خلطون مین سے ہوا وسپر آگہی کی امید جو دلائل غالب ہون اوسے ہو سکتی ہے۔ اگر بائم کہ غلبہ ہو گا نوبت مین طول ہو گا اور پھریری کم ہو گی اور تقاضا غط یعنی تنگی اعضا مین خصوصاً نبض مین قوی نہ ہو گی اور اطراف سردی کو بہت جلد قبول کرینگے ابتدای مرض اور بعد وت اطراف کی دیر تک باقی رہی گی پیاس کم ہو گی اور قے صفراوی بہی نہو گی اور بول مین سپیدی اور جھاگ اوپر سپنا بہی کم برامد ہو گا سن اگر کین خواہ بوڑہاپے کا سن اور مزاج بدن کا بھی کبھی اسپر دلیل ہوتا ہے گو سن مین حرارت ہو اسیطرح عادت خواہ فصل اور بلد اور رضاعت دلیل ہو سکتی ہے اگر یا بد ہو صفراوی غلط اگر غالب ہو گی تو وقت کا زمانہ قصیر اور اطراف جھٹ پٹ گرم ہو جائینگے اور پیاس کا غلبہ قے صفراوی کی کثرت پسنا ہے انداز کبھی بوجہ غلاظت صفرا کے پھریری لرزہ کیطرف مائل ہو گی بول نہایت رنگین اور سن جوانی کا اور مزاج گرم بدن کا گو سن شباب نہو تو بہی غلبہ صفرا پر دلیل ہے اسیطرح عادت وغیرہ اگر ہار ہو دلالت غلبہ صفرا پر کرتی ہے۔ اگر دونون خلط برامد ہون دونون قسم کے دلائل برابر ہوتے ہین اور فقط قشعریرہ پیدا ہو گا لرزہ واقع نہو گا اور نہ اس تپ کا قشعریرہ کسی وقت لرزہ کیطرف منتقل ہو گا اسلیے کہ اسمین برد اور لذع دونون منفود ہین۔ اگر ترکیب اس تپ مین دائرہ اور لازمہ سے ہو اور ایسے مرکب کو اکثر اطبا شطر الغب خالصہ نام رکھتے ہین اور اور لازم تپ بلغمی ہو اس صورت مین لرزہ اور ضعف بھی ہو گا اسلیے کہ مادہ خارج عروق صفراوی ہے اور خارج بدن مین کوئی شے مقابل مادہ صفراوی کے نہین ہے از طرف بلغم کے جو صفرا کی لذع کو توڑے پس لرزہ بوجہ لذع کے ضرور پیدا ہو گا مگر لرزہ ضعیف ہو گا اور بیشتر برد اور قشعریرہ کر واقع ہو گا تا اینکہ منتہی مین مادہ غلیظ ہو جاوے جیسا اوپر بیان ہو چکا اور حرارت احشا اور شکم کی زیادہ ہو گی

باوجودیکہ اطراف مین برد موجود ہے اور نبض مین صغر اور تفاوت زیادہ ہوگا اور اگر تپ لازم صفراوی ہو لزرہ ہوگا اور نہ زیادہ پھریری ہوگی اور نبض بہت عظیم اور سریع اور کرب شدید ہوگا اور اگر دونون تپ دایمی ہون لزرہ یقیناً نہوگا غب لازم کو یہ بھی عارض ہوتا ہے کہ اوسمین خفت قبل خفت بلغمی کے پیدا ہو اگر یہ اس تپ صفراوی کی رجوع بطرف شدت کی قبل از اشتداد حمی بلغمی کے نہو **شطر الغب کے علاج کا بیان** واجب اور ضروری امر علاج مین شطر الغب کی یہ ہے کہ توجہ تام بطرف استفراغ مادہ کے ہر قسم استفراغ سے رہے۔ اسہال اور فصد اور ادرار اور تعریق کی طرف زیادہ توجہ اس غرض سے چاہیے کہ اطفاء حدت تپ صفراوی کی اس سے ہوتی ہے۔ اور مسہل کا استعمال مین انتظار نضج کا نہ کرے مگر ملینین خفیف کا استعمال بلا انتظار بھی ہوسکتا ہے کہ روانی شکم پیدا ہو اور زیادہ تشویش مادہ کو بوجہ اضطراب کے نہو جیسے ماء الرمان اگر گلقند کی اگر خلط غالب بلغم ہو اور تربخبین شیر خشت زلال تمرہندی شربت بنفشہ اگر خلط غالب صفرا ہو اور دونون قسم کی دوا مرکب کرکے اگر دونون خلط برابر ہون اور جب نضج کا بخوبی ظہور ہو جاوے پھر اگر استفراغ دواے قوی سے کیا جاوے ہوسکتا ہو اور کچھ خطر نہین اور تے کرانے مین بھی خلط غالب کی رعایت ضرور ہے شلاً آب ترب نمرا سکنجبین کے گرم خواہ سکنجبین آب گرم کے ساتھ اگر صفرا غالب ہو اور اگر ایسی دوا سے کرانا چاہیے جسمین عنصل ہو تو اگر جوشاندہ مسل قبل از نضج کے جلدی کرکے پلائی جاوین خوف عروض سرسام کا ہوگا جو دوازدہ روز سے زیادہ تاخیر سے زمانہ منتہی تک نافع ہے کہ اصلاح مادہ کی کرے اور نضج بھی پیدا ہو جاوے اور آفات فساد مزاج اور ضعف معدہ وغیرہ کی تلافی ہوتی رہے۔ مفردات مین مثل افسنتین رومی کی سے گاہ بعد روز ہفتم کے اور بقدر ظہور آثار نضج کے اور قسم تبید رومی سے ہو اور اگر ساتوین روز سے پہلے جلدی کرکے استعمال کی جاوے تو خلط کو متحرک کرے مگر استفراغ نہ کرسکے گی اس وجہ سے کرب اور غم اور متلی پیدا کریگی اور پھر بطرف مادہ رجوع کرکے بوجہ اپنے جرارہ اور نضج کی مادہ کو خشک کردیگی اور بوجہ اپنی قوت قابضہ کے مادہ کو تحلل سے باز رکھیگی۔ اور **جالینوس** اور اوس سے مقدم جو اطبا تھے اس مرض کا علاج ایسے وقت مین آب جو مین تھوڑی سی مرچ سیاہ کی آمیز مین سے کرلیا کرتے تھے مگر آمیزش اس سے کم ہوتی تھی کہ فقط بو فعل کی آجاوے اور ہمسے بیشتر زمانہ کے اطبا جو بعد جالینوس کے ہین اس تدبیر کو ناروا سمجھ کر کہتے ہین کہ اس تدبیر مین **جالینوس** نے بہت دھوکھا کھایا بلکہ اس شخص نے جالینوس کی تجویز پر کمال تعجب کیا ہے مگر اوس شخص کو یہ خیال تو ہوا کہ مرچ سیاہ سے التہاب حمی کا ہوتا ہے اور اسکا کچھ خیال نہوا کہ آب جو بوجہ برودت کے مرچ کی حدت کو توڑ دیتا ہے اور اوسقدر گرمی اسمین باقی نہین رہتی کہ تپ کی حرارت مین التہاب پیدا کرے ایک اور خطا اس معترض کی ایسی ہے کہ خاص اس بیماری کی وجہ سے نہین بلکہ اس مرکب دوا کے استعمال سے مرکب مرض مین اعراض کرنا اوس عام قاعدہ کو توڑتا ہے جسکی رو سے یہ لازم ہے کہ جب قوت بدنی مقابلہ امراض مرکبہ کے مواد پر قائم ہو اوسوقت اعانت طبیعت کی ادویہ مرکبہ سے جسمین مسخنات اور مبردات دونون شامل ہون کرنی چاہیے کہ طبیعت دونون قوت مین دوا کی تمیز کرکے دواے مبرد سے تپ کی شدت اور اطراف قلب کی حرارت کا اطفاء کرے اور دواے گرم سے تحلیل اور انضاج مادہ کا کرے۔ وہ کون شخص ہے جو شطر الغب کا علاج بدون ترکیب دواے حار اور بارد کے کرسکتا ہے ہان اگر طبیعت اسقدر ضعیف ہو کہ اوسمین قوت تمیز حار اور بارد کی باقی نہ ہے اوسوقت کسی قسم کا علاج نافع نہین ہے اور وہ زمانہ محل بحث سے خارج ہے۔ اس معترض نے اور چند وجوہ سے خطا کی ہے ہم اپنی کتاب کو اونکے ذکر تفصیلی سے طولانی نہین کرتے بلکہ باختصار اونکو بیان کرتے ہین۔ ایک یہ بھی اوسکی خطا ہے جو کہتا ہے کہ جالینوس کو واجب تھا کہ ایسے وقت استعمال اون ملطفات کا کرتا جنمین قوت تسخین کی قوی نہو جیسے کہ فس اور شبت یعنی سویا اور اس معترض کو یہ معلوم نہوا کہ مرچ سیاہ کی بھی تبرید ممکن ہے اسطرح سے کہ اوسکی مقدار قلیل بہت سی دواے بارد کی آمیزش مین ایسی ہو جاتی ہے کہ اوسکی حرارت قوت حاصل

اور قوت تلطیف اوسکی باقی رہتی ہے اور جسقدر تلطیف اوسکی باقی رہتی ہے باوجود قلت مقدار کے کرفس کی تلطیف سے گو بمقدار زائد ہو کم نہین ہوتی ہے اور پھر آب جو کہ خود اوسمین جلا اور سیلان ہے اس قوت ملطفہ کی اعانت کرتا ہے کہ بوجہ سیلان اور رقت کے اسکی قوت کو پہونچاتا ہے اور افراط حرارت کو فلغل سے دفع کر دیتا ہے اور مادہ مریض کو اپنے سیلان سے بھگو دیتا ہے نہ کہ قوت ملطفہ فلغل کی اوسمین بخوبی نفوذ کرے بعدان سب اغلاط کے نہایت عجب معترض سے یہ امر واقع ہوا کہ شخص جالینوس کو اس بات سے جاہل سمجھتا ہے کہ فلغل تپ مین التہاب پیدا کرتی ہے جالینوس کا شمار اون لوگونمین کرتا ہے جو فلغل کی اس تاثیر سے غافل ہون بوجہ اسکے کہ اوس نے فلغل کی آمیزش آش جوین تجویز کی ہے۔ اور یہ مرکبہ جنکا استعمال درمیان زمانہ تزید اور انتہا کے مناسب ہے مثل قرص افتیمون اور قرص ورد کے ہین **اقراص حبیدہ خفیفہ** جو واسطے شطر الغب کے بہت عمدہ ہے **نسخہ** گل سرخ اصل السوس ہر ایک ۴ درم تخم خربہ بین ۳ درم سنبل الطیب عصارہ افسنتین طباشیر ہر ایک دو درم ان دواؤن سے قرص طیار کرین **نسخہ دیگر** جو شطر الغب التہاب مجدد کو ساز گار ہو مفید ہے گل سرخ ۶ درم تخم حاض صمغ عربی ہر واحد ۴ درم نشاستہ ۳ درم زرشک طباشیر تخم خرفہ ہر واحد دو درم کثیرا غعران سنبل الطیب ریوند ہر واحد دو دانگ کافور یکدانگ نسی قرص طیار کرین **قرص دیگر** بہت عمدہ ہے واسطے شطر الغب کے مریض کے خصوصاً اگر بوجود التہاب اوسنورش کے اسہال کی بھی شکایت ہو اور کھانسی بھی آتی ہو سنبل الطیب عود زعفران زرشک خواہ عصارہ زرشک ہر واحد ۳ درم ریوند ۲ درم طباشیر گلسرخ مع بونڈی سے کے لک صمغ عربی کہربا ہر واحد ۱ درم تخم حاض بہشتہ ۶ درم طین رومی ۷ درم قرص طیار کرین **قرص غسیخہ دیگر** گل سرخ ۶ درم زرشک صمغ عربی تخم حاض ہر واحد ۴ درم سنبل الطیب غافث طباشیر نشاستہ تخم خرفہ تخم خیار ہر واحد دو درم تخم کاسنی تخم کشوث ہر واحد دیڑھ درم رب السوس ایکدرم لک یوند ہر واحد نصف درم سب دانون کو ملا کر قرص طیار کرین **حبوب** واسطے شطر الغب اور جمیع حمیات مزمنہ کے خواہ جو حمیات احشا کو ایذا دین خصوصاً اگر مادہ بلغمی زیادہ ہو صبر مصطگی ہلیلہ زرد ریوند عصارہ افسنتین گلسرخ سب ۱ جزا ہموزن زعفران بقدر نصف وزن ایک دو اکو آب کاسنی مین گولی بانڈین مقدار شربت دو درم ہمراہ اسکنجبین کے **نسخہ جیدہ** کہ بہت عمدہ ہے اور قریب بوقت نضج کے استعمال کرنا چاہیے اور مسہل بھی ہے صبر مصطگی عصارہ عصارہ افسنتین گلسرخ ہموزن اور زعفران بوزن نصف وزن کسی ایک دوا کے آب کاسنی مین گولی طیار کرین بمقدار شربت دو درم ہمراہ اسکنجبین **مترجم** کہتا ہے اوقات اربعہ مین اس نسخہ کو مجرب خاکسار کا یہ ہے کہ برگ سدر اہلی دو درم سے ۳ درم تک اور اسقدر بنفشا جو ایک پتی کمتی ہوتی ہے ملا کر استعمال کرین تساوی مین دونون مادہ کے ہموزن اور اگر بلغم زیادہ ہو برگ سدر کا وزن زیادہ کرین اور اگر صفرا زیادہ ہو بنفشا زیادہ کرین بعون اللہ برء الساعت حاصل ہو۔ **من نکس** کے یہ معنی ہین کہ مرض اول کسی بے اعتدالی کی وجہ سے دوبارہ عود کرے بعد اوسکے کہ بخوبی زائل ہو چکا ہو۔ اصل مرض سے دوبارہ پلٹنا مرض کا بہت بد ہے تجویز مناسب نکس کے معالجہ مین یہ ہے کہ جب تک حقیقت حال بخوبی واضح نہو علاج مین عجلت نکرنی چاہیے خصوصاً تلیین مین غیر اسلیے کہ نکس اکثر خبیث اور زبون ہوتا ہے اور چونکہ ہنوز طبیعت ضعیف ہوتی ہے مقابلہ مرض کا بخوبی نہین کر سکتے اوس جہت سے احتمال ہلاکت کا زیادہ ہوتا ہے

فن ثانی تمہیدی پیشین بینی و پیشین گوئی شناخت احوال و امراض کی و احکام بحران کے بیان مین اس فن مین دو مقالہ ہین۔ ہم اس فن مین انواع بحران اور ایام بحران اور علامات نضج اور جو چیزین ان ایک ایک سے خصوصیت رکھتی ہین از قسم دلائل حکمی بیان کرینگے اور علامات جیدہ و غیر جیدہ کا بھی ذکر کرینگے یہ علامات وہی باتین ہین جنپر مدار پیشین بینی معرفت کا ہے۔

پیشین مبنی اوس سے یہ مراد ہے کہ دلائل موجودہ سے ایک امر موآیندہ ہونے والا ہے اور جس طرف آل کار مریض کا صحت خواہ ہلاکت سے ہونے والا ہو اوسپر پہلے سے حکم لگادے بسبب پہچاننے قوت کے اسطرح کرنا ثابت رہے گی یا ساقط ہوگی اور یہ بھی پہچان جائے کہ وقت سخت یا ہلاکت رات کو ہوگا یا دنکا اور کس طریقے سے ہوگا یا نہوگا **مقالہ اولے** بحران کا بیان اور طریقے استدلال کے بحران پر اور اوسکی خیر اور شر ہونے پر اور اوسکی ماہیت اور احکام واقسام ۔ بحران کے معنی لغت مین قول فیصل کے ہین اور اصطلاح مین طبیب کے جو تغیر مرض مین دفعۃً ہو خواہ بجانب صحت یا بجانب زیادتی مرض وہلاکت اوسکو بحران کہتے ہین ۔ بحران کے دلایل ایسے ہین کہ اوسکے ذریعے سے طبیب کو معلوم ہوجاتا ہے کہ آیندہ کیا ہونے والا ہے تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ مرض واسطے بدن کے مثل دشمن بیرونی کے ہے واسطے شہر کے اور طبیعت بدنی مثل سلطان محافظ کے ہے بدن کے لیے اور کبھی درمیان دشمن بیرونی وسلطان محافظ کی ایسی خفیف لڑائیان ہوتی ہین کہ اونکا شمار نہین کیا جاتا اور بخوبی محسوس نہین ہوتین اور کبھی ان دونو مین قتال وجدال بشدت ہوتا ہے اوسوقت ایسے احوال واسباب پائے جاتے ہین جیسے سوارون کے لڑنے سے زیادہ شور وغل ہو اور غبار اوٹھے اور میدان آواز طبل جنگ سے گونجنے لگے اور خون کی نہران جاری ہون بعد اس معرکہ کے جب وقت فیصلہ کا کہ وہ زمانہ غیر محسوس ہے گویا کہ آن واحد مین ہوجاتا ہے جیسے تلوار کی لڑائی کا فیصلہ اوسوقت بادشاہ محافظ غالب ہوتا ہے یا دشمن باغی اور غلبہ بھی یا پورا ہوتا ہے کہ ایک مانکے لوگ بالکل شکست پاجائین اور اونسے شہر بالکل خالی ہوجاے یا غلبہ ناقص ہوتا ہے کہ بعد شکست کے دوبارہ لڑائی واقع ہونیکی امیدواری ہوتی ہے ایک مرتبہ خواہ چندمرتبہ ایسی نہ ہمت مین انفصال اور شکست پوری سب سے اخیر کی لڑائی ہوتی ہین اور جسطرح بادشاہ بروقت غلبہ کے دشمن باغی پر اوسکو دفع کردیتا اور کبھی اوسکا دفع کرنا ایسا قرار واقعی ہوتا ہے کہ شہر اور میدان اور تمام اطراف متصل شہر کے دشمن باغی سے خالی ہوجاتین یا اوسے اسقدر دفع کرتا ہے کہ اطراف شہر کے قریب مین دشمن باقی رہجاے اسی طرح حال قوت بدنی کا ہے کہ بروز بحران جید یا مادہ موذی کو مکان بدن سے یعنے قلب اور اعضاے رئیسہ اور اونکے اطراف سے بالکل دور کردیتی ہی یا اعضاے رئیسہ سے تو دور کردیتی ہے مگر اطراف سے اعضاے رئیسہ کے دور کرنے پر قادر نہین ہوتی ہے بلکہ اوس طبیعت کا فعل اسقدر ہوتا ہے کہ مادہ مرض کو اعضاے رئیسہ سے بطرف اطراف کے ہٹادے اسکا نام بحران انتقال ہے ۔ اور جو مرض زائل ہوتا ہے اوسکا زوال یا بطور بحران ہوجاتا ہے جیسا بیان ہوا یا بسبیل تحلل ہوتا ہے یعنے مادہ تھوڑا تھوڑا متحلل ہوکر بتدریج فانی ہوجاے ۔ زوال مرض بطور تحلل امراض مزمنہ مین ہوتا ہے یا وہ امراض جنکے مواد بارد ہون اور ایسے زوال کے پیشتر علامات خوفناک اور حرکات سخت وتام نہین ہوتے ۔ اسی طرح جو مرض مہلک ہو اوسکا ہلاک یا بسبیل بحران ہوتا ہے یا بسبیل ذبول اور ذبول کے یہ معنی ہین کہ قوت تھوڑی تھوڑی تحلیل ہوکر فانی ہوجاے ۔ افضل وہی بحران ہے جو تام ہو اور طبیب اوسپر اعتماد کرسکے کہ بدن مواد سے پاک ہوگیا اور دراصل ہوا اور ظاہر اور سالم ہوا ون اعراض سے جنکا انذار یعنے خوف وہی گذشتہ قبل اس ۔ وز بحران کے ہوچکی ہے اور قوع اس بحران کا بروز بحرانی محمود کے ہو ۔ جو بحران ہے یا جید ہے یا ردی اور ہر ایک انمین کا یا تام ہے یا ناقص ۔ بحران تام جیدیا اسطرح پر ہو کہ طبیعت مادہ کو تمام بدن سے دفع کردے اور یا انتقال مادہ کا عضو شریف سے طرف عضو خسیس کے کرے ۔ کبھی ناقص بحران بھی متصل ومشابہ بحران تام کے ہوتا ہے تام جید کی مشابہت تحلل مین ہوتی ہے اور ردی کی مشابہت ذبول مین ہوتی ہی ۔ بحران ناقص کا دن بحران تام کا مندر یا مخبر ہوتا ہے اگر اندازہ اوس قاعدہ پر ہو جسکا حال ہم ایام بحران وایام انذار کے بیان مین

ذکر کرین گے اور یہ امر جید اور ردی دونون قسمون مین ہوتا ہے ۔ چشمداشت اوس بحران کی جو دفع تام کرے اون امراض مین کرنی چاہیے جنکے مواد رقیق اور تیز اور قوت قوی ہو اور بحران انتقال کی امید اون امراض مین کہ قوت ضعیف ہو اور مادہ غلیظ ہو ۔ ایضاً بحران تام کا حال مختلف ہوتا ہے کہ اگر مادہ مین رقت زیادہ ہو بحران بذریعہ عرق کے ہوتا ہے اور اگر رقت اس سے کم ہو مثلاً حرارت زیادہ ہو بحران بذریعہ رعاف کے ہوتا ہے اگر رقت اس سے بھی کم ہو بحران بذریعہ اور ہوگا اور اس سے بھی کم ہو بذریعہ اسہال وقے کے بحران ہوگا ۔ معلوم کرنا چاہیے کہ مخاط یعنے رینٹ اور کان کا میل اور آنکھہ کا کیچڑ اور آنسو سرکی بیماریون کا بحران ان چیزون سے ہوتا ہے اور نفث یعنے خون یا بلغم کھنکھار اور تھوک مین نکلنے سے بحران امراض سینہ کا ہوتا ہے کھل جانا اور جاری ہونا خون بواسیر کا اکثر بیماریون کے واسطے بحران جید ہے لیکن یہ بات اکثر انہین لوگونکو ہوتی ہے جنکا خون بواسیر جاری ہونا معتاد ہو ۔ جمیع بحرانات مین افضل و عمدہ اور قریب الفصال مرض کے وہ بحران ہے جو بذریعہ رعاف ہو اسلیے کہ وہ مادہ کو کسی مرتبہ مین پریشان کر دیتا ہے اوسکے بعد عمدہ بحران اسہال ہے اوسکے بعد وہ بحران جو بذریعہ قے کے ہو اوسکے بعد وہ بحران ہے جو بذریعہ اورار بول کے ہو اوسکے بعد بحران بذریعہ عرق کے اوسکے بعد بحران خراجات جسمین بدن پر پھوڑی دنبل وغیرہ پیدا ہوتے ہین اور خراجات اخیر بحران انتقالی ہین ۔ کبھی ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ بحران خراجات کا قوی تر بحران عرق سے ہوتا ہے اور اکثر بذریعہ خراجات کے امراض دفعۃً زائل ہوتے ہین اگر خراجات سلیم ہون اور اگر ردی ہون جن اعضا مین خراجات واقع ہوے ہین اونکی موت واقع ہوجاتے ہین اسلیے کہ جن خراجات کے ذریعہ سے بحران ہوتا ہے چند اقسام کے ہوتے ہین دمل دنبلہ طاعون نملہ حمرہ نار فارسی اکلہ جدری خوانیق قروح جو بدنمین بکثرت ہون ۔ کبھی بحران یا ناقص یا بگڑی عضل اور عصب سے ہوتا ہے اور کبھی بذریعہ خارش اور اوسکے اقسام اور درد کے ہوتا ہے ۔ ایضاً بذریعہ سرطان اور برص اور تندد اور داء الفیل دوالی انتفاخ اطراف وغیرہ کے بھی ہوتا ہے ۔ اقسام بحران انتقالی سے ایک وہ بھی قسم ہے جسمین خراج کہنے بت نہین ہوتی بلکہ مثل تقوہ و تشنج واستسقا رو جع الورک درد پشت وزانو داء الفیل دوالی پیدا ہوجاتے ہین ۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جو بحران بذریعہ انتقال کے ہو جب تک وہ انتقال پورا نہ واقع ہوے جسکے ساتھ بحران ہونے والا ہے عافیت مریض کی نہین پیدا ہوتی البتہ انتقال کا معین اور مقرر ہوجانا مثلاً خراج کسی عضو مین ہوجاے یا کسی اور قسم کا انتقال خاص شخص ہوجانا بعد عافیت کے بھی ہوجاتا ہے ۔ انتقالات کے اقسامات مین بھر وہی قسم ہے جو بجانب اسفل ہو اور خروج اور انتقال مین عمدہ یہی بات ہے کہ بطرف خارج بعد نضج تام کے دو اعضاے شریفہ سے ہو جس طرح مستدل یا مجرب ہو کہ لڑائی کا حال دیکھکر بطور پیشین گوئی کے انجام کار کی خبر دی بابیش خود تجویز کرے کہ بادشاہ محافظ غالب ہوگا یا دشمن باغی اسیطرح طبیب کو بھی ممکن ہے کہ بذریعہ مشاہدہ احوال کے استدلال بحران جید اور ردی پر کرے اور جیسے دشمن باغی جب لڑائی کا قصد کرکے شہر کے قریب آئے اور خوب ہنگامہ دار و گیر کو گرم کرے اور رعایاے شہر کو ہر طرح کی تنگی مین ڈالے اور فتنہ و آشوب برپا ہو اور علامات محاربہ شدید کے پیدا ہون اور بادشاہ محافظ ابھی تک اتنا سامان جنگ و جدال کا درست نکر چکا ہو اور نہ الات حرب ضرب کے استعمال پر قادر ہو اوسوقت علامات مشاہدہ کی دلالت اوپر بدحالی سلطان کی کرینگے اور اگر بادشاہ کا سامان ہر طرح درست ہوا اور دشمن باغی کا ساز و سامان نادرست ہوا اوسوقت حال بالعکس ہوگا اسیطرح اگر مرض اون علامات بحران کو حرکت دے جسکو ہم آیندہ ذکر کرینگے

قبل واقع ہونے نضج کے یہ بات دلیل بیّن ہوگی بحران ردی پر اور اگر نضج ہوچکا ہو تو اس حرکت کو دلالت اور بحران ناقص کے نہوگی اور اگر نضج تام ہوچکا ہو اس حرکت کو دلالت اور بحران جید تام کے ہوگی۔ بحران تام بروقت زمانہ منتہی کے ہوتا ہے اور کبھی شروع زمانہ انحطاط مین اور اسی وجہ سے بہت سر زمانہ مین بحران تام کی تعلیق ہوجاتی ہے اسلیے کہ مرض کا زمانہ منتہی بدشواری ہوتا ہے جبکہ زمانہ انحطاط کو پہونچے۔ اکثر ایسے وقت طبیب واجب ہوتا ہے کہ تلافی ضرر برودت کی کرے پس مکان کو گرم کردے اور بیمار کے پیٹ پر روغن گرم گرائے یا اینکہ پسینا شروع ہوا وسکے بعد وغیرہ گرانا موقوف کرے اور پسینے کو پونچھے مکان کو گرمی اور سردی مین معتدل رہنے دے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ حرکات بحران کے اگر ایسے ایام اور اوقات مین واقع ہون جنمین عادت طبیعت کی اسطرح جاری ہے کہ اگر اوسوقت طبیعت مقابلہ مرض کا کرے گی اختیار وقت اور اعتبار حال مین باذن اللہ تعالی قوی رہیگی ایسے وقت بحران کی واقع ہونے سے امید بحران جید کی ہوسکتی ہے اور اگر قائم ہو یا طبیعت کا مقابلہ مرض سے قبل اوسوقت کے جسمین طبیعت باختیار خود مقابلہ کرلے یہ مقابلہ طبیعت کا مرض سے اضطراری ہوگا اور اس مقابلہ کو دلالت اسبات پر ہوگی کہ مرض کی مزاحمت طبیعت پر زیادہ ہے اور ثقل مادہ کا بیحد ہے جیسی طبیعت قائم ہوتی ہے بروقت ایذا دینے کسی خلط کے فم معدہ کو پس حرکت قی کی پیدا ہوتی ہے یا اگر کوئی چیز فم معدہ کو ایذا دے تو اوسی شے کی تحریک طبیعت بذریعہ اسہال کرتی ہے اور یہی حال ہے طبیعت کا کھانسی اور چھینک کو پیدا کرنے مین۔ اسی طرح اگر دلایل حاضر کا مقتضا یہ ہو کہ بحران کسی روز معین مین مثل چودھوین دن کے واقع ہوگا اور اوس سے پہلے ہی واقع ہوجاے کہ بہادی بحران کی قبل چودھوین دن کے کسیدن اگرچہ وہ یوم یا جوری ہو مثل گیارہوین دن کے متحرک ہون یہ بات دلیل کامل ہوگی کہ بحران تام نہین ہے گو جید ہوجاے اسلیے کہ طبیعت کو قبل ز وقت مناسب اضطرار نے بعجلت مقابلہ مرض پر آمادہ کیا اگر ایسی صورتمین مرض خبیث اور ردی ہوگا تو امید بحران جید کی نہوگی اور اگر مرض سلیم ہے تو بحران تام نہوگا۔ خلاصہ یہ ہے کہ حرکات بحرانی قبل اوس منتہی کے جسکا استحقاق اس مرض کو ہے یا بوجہ قوت مرض کی ہوتی ہین یا بوجہ شدت حرکت اور حدت مرض کی یا بسبب امر خارج کے جو مرض ساکن مین حرکت بیقراری کی پیدا کردے۔ مثلا ماکول اور مشروب خواہ ریاضت وغیرہ مین خطا واقع ہو خواہ کوئی امر نفسانی ایسا عارض ہوا سلیے کہ عوارض نفسانی کو تحریک مین بحران کے بڑا دخل ہے اور بحران کی جہت بھی ہو جو عوارض نفسانی کے متغیر ہوجاتی ہے کہ خوف کی عارض ہونے سے جو بحران بذریعہ عرق کے ہونے والا ہو بذریعہ اسہال خواہ بطرف قے کے یا بطرف ادرار بول کے ہوجاتا ہے اور سرور کے پیدا ہونے سے بحران بولی خواہ اسہالی بذریعہ عرق کے ہوتا ہے اور یہ معاملہ بوجہ حرکت روح کے طرف داخل کے جیسے خوف مین اور بطرف خارج کے جیسے سرور مین واقع ہوتا ہے۔ اگر متقدم ہونا حرکت بحران کا طبیعت کو اسقدر ضعیف کردے کہ زمانہ منتہی تک کوئی فعل طبعی نہوسکے یہ نشانی موت کی ہے اور اگر زمانہ منتہی تک قوت کسیقدر باقی رہجاے پس سلامت حال مریض پر دلیل ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ بحران کسی مرض مین بوقت راحت خواہ بریا کرنے نوبت مرض کی یا سکون شدت اور فترت کے واقع نہین ہوتا مگر بندرت اور خصوصا بروقت راحت کی تو بہت کم واقع ہوتا ہے اور کاغانیس طبیب نے اپنی تمام عمر کے تجربات مین دو مرتبہ اور جالینوس نے ایکمرتبہ بحران بوقت راحت کے واقع ہوتے ہوئے دیکھا۔ افضل بحران وہی ہے جو بروقت منتہی حقیقی اور واقعی کے واقع ہو کہ اوسوقت کی منتہی ہونے مین طبیب کو کسی طرح کا شک نہو اور جو بحران اس زمانہ سے پہلے واقع ہو اوسپر اعتماد نہین ہے۔ بلکہ یا تو ناقص ہوگا یا ردی اور از حاجی یعنے اضطراری ہوگا اور اول زمانہ ابتدا کا بحران ضرور مہلک ہوتا ہے۔ اور حاصل یہ ہے کہ ظہور علامات بحران کے اوائل مرض مین ہلاکت مریض پر دلیل ہے

ہین اور زمانۂ تزیید مین اگر علامات پسندیدہ ظاہر ہون علامت بحران ناقص کی ہونگے اور زمانۂ انحطاط مرض مین ہر گز بحران نہین ہوتا
۔ رہی یہ بات کہ موت کسطرح حالت انحطاط مین واقع ہوتی خواہ ایسی حالت پیدا ہوتی ہے جو مشابہ بحران حمید کے ہو اسکا
حال ہم آیندہ اوراق مین لکھتے ہین ۔ **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ بحران سلیم امراض کا اکثر پیر ہوتا ہے اسلیے کہ ان امراض مین طبیعت
مضطر نہین ہوتی پھر اوسکو یہ امر ممکن ہوتا ہے کہ مقابلۂ مرض پر تا وقت اتمام نضج کی صبر کرے اور امراض تنازا و حملہ مین بحران مقدم ہوجاتا
ہے اور مریض اپنے عہدہ مرض اور کیفیت علالت سے یکبارگی خلاص نہین پاتا کہ تحلل مادہ بتدریج نہو اور دفعۃً نبات مرض سے ہوجاے
مگر اینکہ استفراغ محمود واقع ہو یا خراج محمود کے ذریعہ سے بحران واقع ہو کہ اسطرح خلاص دفعۃً بھی ہوتا ہے اور تحلل تدریجی کی ضرورت نہین
ہوتی ۔ جس تحلل کی وجہ سے نجات مرض سے ہوتی ہے یا جس قبول کیوجہ سے ہلاکت پیدا ہوتی ہے اونسے پہلے اعراض خوفناک پیدا
نہین ہوتے اور نہ استفراغات محسوسہ پیدا ہوتے ہین ۔ **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ امراض کے حالات مختلف ہین بعضوں امراض
زمانۂ ابتدا مین متحرک ہوتے ہین اور پھر ٹھہر جاتے ہین اور اونمین سکون عارض ہوتا ہے اور بعضوں امراض اسکے برعکس ہوتے کہ ابتدا مین
سکون اور بعد ازان متحرک ہوتے ہین اور اکثر دلایل اس حال پر دلالت کرتے ہین کہ بحران مین طبیعت مادہ کو ایسی طرف دفع کرنیکی جسطرف
مادہ کی دفع ہونی ضرر ہی اور وقت طبیعت وجہ ہوتا ہو کہ اوس جانب کو قوی کرے خواہ اوسعضو کو ایسا قوی کرے کہ مادہ یکبارگی انصباب پر نہوئی یا اوسکی طرف مادی کو
برخلاف خواہش طبیعت کی جمع کردی **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ اکثر بحران مبید واقع ہوتا ہے اور طبیب بیوجہ ناواقفی کی اوسند کو یوم ششم تجویز کرتا ہے حالانکہ واقع مین
وہ دن ساتوان ہوتا ہے اور وجہ اشتباہ کی یہ ہوتی ہے کہ مریض بروز اول مرض چونکہ صحیح تھا اسلیے طبیب اوسدن کو مرض کے ایام مین
شمار نہین کرتا اسواسطے روز ششم بحران قرار دیتا ہے اور یہ غلطی تجویز کی ہے اسلیے کہ بحران حمید چھٹے دن بہت کم ہوتا ہے ۔ اقسام تغیر امراض
کے چھ ہین **پہلی** قسم یہ ہے کہ مرض کا تغیر بطرف صحت کے دفعۃً ہو **دوسری** قسم یہ ہے کہ مرض کا تغیر بطرف موت کے دفعۃً ہو
تیسری قسم یہ ہے کہ مرض بطرف صحت کے تھوڑا تھوڑا متغیر ہو **چوتھی** قسم یہ ہے کہ مرض بطرف موت کے آہستہ آہستہ متغیر ہو
پانچوین قسم یہ ہے کہ تغیر دفعی اور تدریجی بطرف صحت کے مجتمع ہون کہ دفعۃً بطرف صحت کے متغیر ہو کر ٹھہر جاے اور پھر رفتہ رفتہ صحت
حاصل ہو **چھٹی** قسم یہ کہ تغیر دفعی اور تدریجی بطرف موت کے مجتمع ہون ۔ **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ لفظ بحران کے بنا بر قول
اوس شخص جسکا قول معتمد اور معتبر ہے زبان یونانی مین مشتق ہے فصل خطاب سے فہمیدہ حکم اخیر جو حاکم یا قاضی مدعی اور مدعا علیہ کو درمیان
صادر کرے گویا اوسی حکم پر فیصلہ مقدمہ کا ہوجاے اور بعد اوسی حکم کے مقدمہ باقیات سے خارج اور ذمہ داری قاضی خواہ حاکم کی
اوسکی سماعت سے برطرف ہو **قول کلی علامات بحران کے ذکر مین** بحران سے بیشتر ذکر کرا گر رات کو بحران ہو گا خواہ رات کو
اگر دنکو امید بحران ہے چند احوال اور علامات ایسے ہوجاتے ہین کہ وہ بحران کے واقع ہونی پر پیش از وقوع دلایل ہوتے ہین جیسے
قلق اور کرب اور بستر خواب پر بیچین ہونا اور بدن کا بھاری ہونا ہین اختلاط پیدا ہونا ور دسر اور گردن اور دوران اور خیالات
آنکھ مین اور طنین اور دوئی لینے کان کا گونجنا اور پھر پھڑانا ناک مین کھجلی کا پیدا ہونا چہرے کا رنگ متغیر ہونا اور نوک بینی کا دفعۃ بدل جانا
بطرف سرخی خواہ زردی کے ہونٹھ مین اختلاج یا پھڑک پیدا ہونی متلی اور پیاس اور خفقان در دم معدہ مین تنگی سانس مین
اور دشواری کہ دفعۃً پیدا ہوتی ہے اور نتراسیف مین گرانی اور تمدد پیدا ہوتا ہے اور لثت بین درد اور عضل بطن مین اختلاج
اور مڑوڑہ پیدا ہوتا ہے اور کبھی نافض پیدا ہوتا ہے کہ اوسکو بھی دلالت بحران پر ہوتی ہے اور درد ایسا جیسے تھکنے اور ماندگی مین ہوتا ہے

ہوتا ہے اور کبھی بنفس اپنی حالت سے متغیر ہوجاتی ہے اور بحران پر دلالت کرتی ہے اور کبھی بوجہ بحران کے نکلنا الیسی چیزون کا بند ہوجاتا ہے جنکا نکلنا مناسب خواہ معین ہو جیسے خون حیض یا بواسیر خواہ اسہال دوری لیس دلالت کرتا ہے کہ طبیعت نے مادہ کو کسی اور طرف دفع کیا ہے۔ جو علامات متقدم رات کو قبل از بحران ہوتے ہین وہ نہایت شدید ہوتے ہین اور اسکا سبب یعنی تقدم علامات کا یہ ہے کہ جس مادہ سے مرض پیدا ہوا ہے وہ بہت سے اعراض اور دلائل ایسے برانگیختہ کرتا ہے کہ اونکی دلالت بسبب حرکت اوسی مادہ کی ہوتی ہے اور ان دلایل مین اختلاف پیدا ہوتا ہے خواہ بوجہ اختلاف مادہ کے یا بوجہ اختلاف جہت حرکت کے جو اختلاف بسبب مادہ کے ہوتا ہے اوسکی مثال یہ ہے کہ اگر حرکت مادہ کی بجانب فوقانی ہو بعد اوسکے دلائل از قسم مرض اور سن اور مزاج وغیرہ کی اسپر دلالت کرین کہ مادہ دموی ہے طبیب کو اوسوقت امید پیدا ہوتی ہے کہ بحران بذریعہ رعاف کے ہوگا اور اگر دلالت اون دلایل کی یہ ہو کہ مادہ صفراوی ہے اوسوقت اکثر یہ ہے کہ طبیب منتظر بحران کا بذریعہ قے کے ہوگا مگر کچھ اور دلائل خاص ایسے پیدا ہون کہ اس بحران کو رعاف سے خاص کردین اور اکثر جب صفراوی ہوتا ہے اوسکا بحران بھی بذریعہ رعاف کے ہوتا ہے اور اوس سے پہلے خیالات عین یعنے آنکھون مین پتنگے سے زرد زرد خواہ تارے اوڑنے لگتے ہین اور رعاف شدید جس سے خوف معلوم ہو اکثر امراض کی مواد خبیثہ کا ایسا استیصال کر دیتا ہے کہ فوراً صحت حاصل ہوجاتی ہے۔ جہت حرکت کی وجہ سے اختلاف دلائل مین اسطرح ہوتا ہے کہ مثلاً مادہ کی حرکت ایسی معلوم ہو کہ اسکو طبیعت اعضاء رئیسہ پر گرائے گی خواہ جو اعضا متصل اعضاء رئیسہ کے ہین اونکی طرف مواد کو دفع کریگی جیسے بطرف احشا کے اور اسوجہ سے افعال مین اعضاء مذکورہ کے آفات عارض ہونگے اور بہت سے ہمراہ ان اعضاء کو لاحق ہونگے جس طرح بطرف دماغ کے اگر مادہ رجوع کرے اختلاط ذہن اور درد سر پیدا ہو اور جو چیزین ہمنے صداع کے ہمراہ ذکر کی ہین مثل دوار اور سدر اور خیالات وغیرہ کے اور اگر مادہ بطرف نواحی قلب کے متوجہ ہو خفقان اور سوء تنفس اور وجع فم معدہ اور ضیق نفس وغیرہ عارض ہونگے۔ اور اگر مادہ بطرف خارج کے دفع ہو اوسکے دفع کی دو صورتین ہوتی ہین ایک تو ہر طرف سے اور ہر بعد سے البعاد ثلثہ کی دفع ہوا وسوقت تمام اعضاء ظاہری مین دفع مادہ کا ہوگا اور یہ صورت عرق اور پسینا برامد ہونے مین پیدا ہوتی ہے یا یہ کہ دفع بطرف خارج کے ایک طرف سے ہوا ہو جیسے اوس جانب کو اختیار کرے جدہر سے مادہ کا دفع ہونیوالا ہے اوسوقت بدون اسکے کہ اعضاء رئیسہ سے ہوکر گذرے کچھ اور چارہ نہین ہوتا اسلیے کہ بعض اعضاء رئیسہ اوس راہ مین واقع ہین جیسے اگر میلان مادہ کا اوپر کیطرف ہو وہ مادہ نواحی سینہ اور اعضاء نفس مین ہوکر ضرور گذرینگے اور اعضاء دماغ سے بھی مرور اس کا ضرور ہوگا تو پھر اسوقت بھی ویسی ہی اعراض ردی اور شدید پیدا ہونگے جو اعراض بروقت گرنے مادہ کے فقط اعضاء رئیسہ پر پیدا ہوتے اور کبھی جہت مرور مواد کے اعضاء رئیسہ سے الگ بھی ہوتی ہے جیسے فم معدہ جسوقت الروماد کا جو بذریعہ بحران آمادہ اندفاع پر ہے یہ ہو کہ قے کیطرف سے دفع ہو خواہ یہ عضو اعضاء رئیسہ مین سے ہو مگر منحل ایسی شفقت کا ہوسکتا ہے کہ اوسمین فساد دیر مین پہونچے گا جیسے اگر مادہ اطراف جگر مین گرے اور مثانہ کیطرف سے دفع ہو خواہ مرارہ سے۔ ہر طرف بذریعہ راہ دفع بحرانی کی ہے جیسے معدہ مین راہ قریب اوسکی مادہ کیواسطے یہ ہے کہ قے سے مندفع ہو اور جانب سر کے واسطے رعاف وغیرہ کے اور طرف جگر واسطے بول کے اور جانب امعاء کی واسطے اسہال کے۔ اور جب یہ بات متحقق ہوئی کہ ہر ایک بحران کی ایک راہ جداگانہ ہی پھر کچھ دور نہین کہ واسطے حرکت مادہ کے ہر جہت مین خاص خاص علامات بھی ہون جو اس بات پر دلالت کرین کہ اس مادہ کا بحران جو شروع ہے وہ خاص فلان جہت مین ہونے والا ہے اگر بحران جید ہو خواہ اس بات پر دلالت کرین کہ پہلی ابدا اور پہلا کہ

اس ردی مادہ کے اوٹھانے کا اس عضو خاص کو پہونچیگا اگر بحران ردی ہو۔ اکثر ایک ہی علامت ایسی ہوتی ہے کہ اوسکو صلاحیت دلالت کی جہات کثیرہ پر ہوتی ہے جیسے خفقان کبھی دلالت کرتا ہے کہ مادہ کا بوجھ قلب پر پڑیگا۔ اور کبھی ایک ہی علامت ایک امر کلی پر جو مشترک جمیع انتقالات اور حرکات مین ہو دلالت کرتی ہے اور اوسکے بعد اور علامات کی توقع ہوتی ہے جس سے خصوصیت اور جہت کی واضح ہوتی ہے جدہر مادہ دفع ہوگا جیسے درد سر اور ضیق نفس اور تمدد شریانی اسیف مین اوپر کیطرف یہ باتین دلالت کرتی ہین کہ مادہ کی حرکت فوقانی ہے لیکن اسکی تمیز نہین ہوتی کہ فوقانی حرکت بطرف تہ کے ہوگی یا بطرف رعاف کے جبتک ان علامات کے ساتھ اور علامات شریک نہ کیے جائین۔ کبھی بحران واقع ہونے والے پر کسی جہت سے احتباس اوس چیز کا دلالت کرتا ہے جو روان تھی اور جدا ہوتی تھی مخالف مین اوس جہت کی جسطرف بحران واقع ہونے والا ہے مثلاً امساک طبیعت کا اسہال سے باوجود علامات بحران جید کے دلالت کرتا ہے اسبات پر کہ حرکت بحران کی فوقانی ہے تحتانی نہین ہے یا بحران بادراز ہوگا یا بعرق یا قی یا رعاف سے۔ کبھی قسم مرض کی خود اپنی جہت بحران پر دلالت کرتی ہے مثلاً ورم جگر اگر جانب محدب مین ہو اوسکا بحران یا دانہے کے ذریعہ رعاف کے ہوگا یا بذریعہ عرق محمود یا بول کے۔ اور اگر ورم جگر جانب مقعر مین ہو بحران باسہال یا قی یا عرق کے ہوگا۔ یا مثلاً حمای محرقہ کہ اکثر اوسکا بحران رعاف یا عرق سے ہوتا ہے اور بحران سے پیشتر لرزہ آجاتا ہے۔ اور کبھی بذریعہ قے اور اسہال کے بھی ہوتا ہے خصوصاً غب کا بحران اور مثل حمی محرقہ کے وہ تپ ہے جو اورام سر کیوجہ سے پیدا ہو کہ اوسکا بحران بھی رعاف خواہ عرق کثیر سے ہوتا ہے اور حمیات بارده اور بلغمیہ کا بحران رعاف سے نہین ہوتا اور نہ ذات الریہ اور لثیرغس کا بحران رعاف سے ہوتا ہے۔ مگر ذات الجنب کا حال مین ہین ہے کہ لفظ مدہ اور رعاف دونون طرحسے بحران اس مرض کا ہوتا ہے اکثر امراض چند قسم کے بحران ناقص سے بحران کرتے ہین کہ مجموع کے اجتماع سے اونکا بحران تمام ہوتا ہے مثل تپ محرقہ کہ پہلے رعاف سے بحران اوسکا شروع ہو کر اتمام بحران کا عرق کثیر سے ہوتا ہے۔ زن حامل کا بحران اکثر اسقاط سے ہوتا ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جب علامات بحران کے پیدا ہو جائین پھر بحران جید خواہ ردی کا واقع ہونا کچھ واجب نہین بلکہ اکثر بعد ظہور علامات کے کسی قسم کا بحران واقع نہین ہوتا ہے اوسوقت جسوقت کہ وقوع پر علامات نے دلالت کی ہو اگرچہ بدون وقوع بحران کے بعد علامات مذکورہ کے چار نہین ہے یعنے اکثر دن نہوگا تو اور کسی روز ضرور ہوگا پس یہ بات واجب نہین ہے کہ جب عرق برامد ہو یا قے خواہ اسہال اور درد خواہ اختلاط ذہن اور سوء تنفس پیدا ہو خواہ سبات وغیرہ دیگر علامات مذکورہ موجود ہون اونکے بعد علی الاتصال بحران ضرور ہو جاے گو اکثر یہی ہے کہ بحران ہوتا ہے۔ بعض ان دلایل کے فقط علامت بحران پر ہوتی ہین اور بعض اور علامت بھی ہین اور جہت یعنے راہ بحران پر بھی دلالت کرتی ہین۔ پھر جسوقت علامات بحران کے ظاہر ہون اور بحران واقع نہو یہ بات بنابر قول بقراط کے باعلامت موت پر ہوگی یا اینکہ بحران کی تغیر پر دلیل ہوگی خواہ تغیر جہت کا ہو یا وقت کا۔ کبھی بعض امور جو بحران پر دلیل ہین کسی اور عارض کیوجہ سے پیدا ہوتے ہین سواے قریب مانہ بحران کے اگرچہ اونکا وقوع عین وقت وقوع علامت بحران مین ہوتا ہے جیسے غب متطاول یعنے غیر خالص ہین قبل نوبت کے صعوبت پیدا ہوتی ہے اور اضطراب اکثر اوقات قبل از نوبت عارض ہوتا ہے اور اوسکو کچھ دلالت بحران پر نہین ہوتی اور غب خالص مین اوسکا واقع ہونا علامت بحران کی ہوتا ہے۔ وہ قاعدہ جس سے ہدایت کامل اس بات کی ہو کہ بحران سے مریض بسلامت جان پر ہوگا یا موت واقع ہوگی یہ ہے کہ حرکت کو مرض کی اور مرض کی قوت اور طبیعت اور وقت موجود کو بخوبی لحاظ

پس ان امور کے لحاظ سے بخوبی واضح ہوگا کہ طبیعت اور مرض مین مصارعۃ اور لڑائی قوی ہوگئی اور مصارعۃ قوی سے بازرہگی ۔ **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ خوبی بحران کی وہی دلائل ہین جو مرض پر غلبہ طبیعت کی دلیل ہون اور ازان دلائل سے اس دلالت کا تخلف نہین ہوتا اور بحران ردی کے دلائل وہی ہین جنکا سایہ ہو کہ جس مادہ اور طبیعت مین مقابلہ ہے بدشواری طبیعت اوسکی زور کو روک سکتی ہے مگر یہ ضرور نہین ہے کہ ایسے وقت طبیعت کو مغلوب ہونے پر حکم قطعی کیا جاے مگر اسنیکہ ایسی کثرت دلائل ردی ہو طبیعت کے مغلوب ہونے پر ۔ ہمنے بارہا مشاہدہ کیا ہے کہ ایسے علامات خوفناک واقع ہوئی کہ سبات اور سقوط نبض ہوگیا اور پسینا بہتے بہتے تھم گیا اور چہرہ کھنچے تنگ ایسی کیفیت طاری رہی کہ گویا موت واقع ہوگی کہ یکبارگی آثار بحران تام جید کے نمودار ہوئے اور وجہ اوسکی یہی ہوتی ہے کہ ایسے وقت طبیعت جمیع افعال سے باز رہتی ہے اور تمام کمال دفع مرض مین متوجہ ہوتی ہے پس جب تمام قوت اپنی طرف مرض کے صرف کھوتی ہے اوسکو گرا دیتی ہے اور پچھاڑ ڈالتی ہے اور دفع کر دیتی ہے ۔ کبھی باوجود اسقدر اہتمام طبیعت کے دفع مرض پر بھی پورا مقابلہ جیسا چاہیے طبیعت کو مرض سے نہین ہوتا ہے اسلیے کہ جمیع افعال سے طبیعت کا معطل ہوجانا سواے امر عظیم کے وقوع کے بامانی نہین ہوسکتا اور اس امر عظیم کے وقوع سے عجب نہین کہ طبیعت عاجز ہوجاے اوسوقت یہ خیال کرنا چاہیے کہ شعور ان علامات بحران کا بالاتصال دو دن یا دو دن مثلاً تیسرے اور چوتھے روز رہنا سرعت بحران پر دلیل ہے اوسکے بعد خوشحالی مریض کی خواہ بدحالی ہو جیسا اون قرائن کے جنکو ہم آیندہ ذکر کرینگے خصوصاً اگر نوبت تپ کی بہت زیادہ مقدم ہو اور خصوصاً جسوقت نبض مین دفعۃً تغیر پیدا ہوجاے اور یہ تغیر اگر ایسا ہو کہ نبض مین عظیم پیدا ہو اور انخفاض نہو خوش ہونا چاہیے و رسلامت حال مریض پر یقین کرنا چاہیے ۔ **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ خشکی اور کھردرا ہونا بدن کا ایام مرض مین بدیر واقع ہونے بحران پر دلیل ہوتا ہے اور جو امراض نہایت خشک ہین یا قتال ہوتے ہین یا اونکا بحران دیر مین ہوتا ہے کبھی بحران کے اوقات اور تمامی احوال اور احکام علامات بحران پر حالات بیمارون کے دلیل ہوتی ہین مثلاً اکثر بیمارونکی یہ کیفیت ہوتی ہو کہ کسی فصل خاص مین اونکے بحران یکسان ہوتے ہین اور ایک ہی قسم کے ہوا لگتے ہین کہ اکثر اونکے بحران رعاف سے ہوتے ہین اسپر اونکے عادات خواہ مقتضاے طبیعت اسی بات پر دلالت کرتی ہے مع اور علامات موجودہ کے کہ شاید اکثر اونکے بحران بذریعہ رعاف کے ہونگے ۔ **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ نبض شریف اور بلند کو یا دلیل مشترک ہے واسطے اقسام بحرانات استفراغیہ مگر نبض کی دلالت یہ ہے کہ استفراغ مادہ خارج مین بذریعہ عرق کے ہوگا خواہ رعاف واقع ہوگا ۔ اور سواے عظیم کے اور بھی سواے نبض سریع کے اور قسم کی نبض کو دلالت یہ ہے کہ حرکت مادہ کی بطرف باطن کے ہوگی اور اسی کی دلالت یہ بھی ہے کہ بحران بذریعہ قے خواہ اسہال کے ہوگا ۔ خلاصہ یہ ہے کہ جسوقت شوق یا عزم جزم طبیعت کا دفع کرنے پر مادہ کے کسی طرحکا ہو اور طبیعت قوی ہوجاے اوسوقت نبض شہوق اور اشراف سے خالی نہوگی طرفین یعنے جانبین مین مساوی پیدا نہو اور قبل ازانکہ نبض قوی ہوجاے بالفرض انخفاض اور انضغاط پیدا ہوگا اور بیشتر دونون علامات یکجا ہوتے ہین اوسوقت دونون باتین پیدا ہوجاتی ہین جیسے قے اور عرق خواہ رعاف اور قے ۔ اب کہ ہم قواعد کلیہ بحران کے بیان سے فارغ ہوے چاہیے شروع بتفصیل احکام تھوڑا تھوڑا کرتے ہین اور زیادہ تفصیل آیندہ کے ابواب مین کیجائیگی **علامات حرکت مادہ کی اوپر کی طرف بحران مین** اسکی پہچان یہ ہے کہ درد سر پیدا ہو بوجہ صعود بخارات کے خواہ بوجہ مشارکت فم معدہ کے اور بھی جب علامات قے کے پیدا ہون اور درد سر عارض ہوجاے وہان بھی شرکت فم معدہ کی ہوتی ہے ۔ ایضاً علامات سے حرکت مادہ کی بطرف فوق کے دوار اور ثقل

کنپٹیون اور طنین اور کری مین پیدا ہونا دفعتہً اور اوسکے قریب اندکے اوس سے مقدم ضیق نفس و درد گردن اور تمدد مرافق اور شراسیف مین اور پر کیطرف بلا درد اور سیر مین اشتغال پیدا ہوتا ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ رات کو مرض اور اعراض مرض مین شدت ہوتی ہے اسلیے کہ شبکو طبیعت تنقیح مادہ کیطرف متوجہ ہوتی ہے اور ہر طرف سے توجہ طبیعت کا ہر طرف ہوجاتا ہے **تفصیل علامات ہر ایک کی بحرانات فوقانیہ سے** اگر ہمراہ توجہ مادہ کے بطرف فوق کے تاریکی بھر ہو اور پردہ سا آنکھ مین پڑجاوے اور بتاریق اوسکے ساتہ نہون یعنے آنکھ کے سامنے چمکتی ہوئی شے سرخ سرخ اٹھتی ہوئی معلوم ہون اور مونہہ مین نمی اور ہونٹہ پھر نے لگے نیچے والا اور اگر فم معدہ مین درد پیدا ہو خواہ متلی شروع ہو اور لعاب دہن سے جاری ہو خواہ پانی سے گلی بھر بھرا تین اور خفقان قلب اور انضغاط اور انخماص نبض مین پیدا ہو پھر اوسوقت علامات مذکورہ اپنے نتیجہ پر موکد ہوجاتے ہین خصوصاً اگر اسکے بعد بیمار کے بدن مین لرزہ خواہ سردی پیدا ہو خواہ جسقدر گرمی پہلے تھی اوسمین کسیقدر کمی محسوس ہو بہرحال سردی خواہ کمی حرارت کی شراسیف کے نیچے پیدا ہو ایسی صورت مین حکم بحران کا بذریعہ قے کے کرنا چاہیے خاص کر اگر مادہ صفراوی ہو کیونکہ یہ قے صفراوی محرقہ نہو اور بانیہمہ رنگ چہرہ کا اوسوقت زرد ہوجاوے اور رنگ مین سقوط پیدا ہو اکثر جوتے بعد گرانی سر اور درد معدہ کے اگر کونکو ہوتی ہے بجہت ضعف عصب کے تشنج پیدا کرتی ہے اور عورات مین بوجہ خوگر ہونے رحم کے درد رحم پیدا کرتی ہے اور مشایخ مین چونکہ اونکے قوے مین ضعف ہوتا ہے مختلف امراض بوجہ انتشار مادہ کے پیدا کرتی ہے۔ اگر علامات رجوع مادہ بطرف فوق کے ہمراہ تمدد اور خشونت کی جہت جگر مین پیدا ہون خواہ جہت طحال مین تمدد ہو مگر درد نہو اسلیے کہ طحال کو اعضاے فوقانی سے بوجہ چند عروق کے رجوع طحال مین ہین اور قریب بہ جہت بینی کے ہین مشارکت ہو اور جو عروق کہ یحانب بینی کے ہین اونکی وجہ سے اگرچہ بذریعہ ان عروق کے اتصال طحال کا بینی سے نہین ہے اور مریض کو سرخ دورے چمکتے ہوئے اور بتاریق نظر ابتین اور چہرہ خوب سرخ ہوجاوے خواہ آنکھ یا ناک خواہ ناک کی ایک جانب سرخ ہوجائے اور دفعتہً خون روان ہو اور نبض شاہق اور موجی ہوجاوے اور سرعت انبساط پیدا ہو اور ناک مین کھجلی اٹھے اور اشتعال حرارت کا سر مین شدید ہو اور درد سر از قسم ضربانی ہوجاوے اوسوقت امید رعاف کی کرنی چاہیے خصوصاً اگر دلالت مرض اور سن اور عادت اور مزاج کی و نیز جملہ دلائل کی اسپر ہو کہ مادہ مرض کا دموی ہے اگرچہ امراض صفراوی کا بحران بھی اکثر بذریعہ رعاف کے ہوتا ہے مگر اس کا اندازہ یعنے خبر دہی بتاریق اور خیالات خبطی سے ہوتا ہے جو بشکل و رنگ آتش کے ہوتے ہین اور زردی غالب ہوتی ہے اور سامنے آنکھ کے معلوم ہوتے ہین اور اکثر بحران رعاف کا محرقہ صفراوی مین ہوتا ہے۔ اور کبھی جانب چمکنے شعاع کے اور جہت کھجلی اوٹھنے کے ناک مین دلالت کرتی ہے کہ رعاف داہنی خواہ بائین نتھنے سے ہوگا خواہ دونون نتھنون سے ہوگا اور کبھی ان دلایل کی اعانت یہ کیفیت کرتی ہے کہ ہر روز بحران سردی بدن مین پیدا ہوجاتی ہے اور خشکی شکم مین و یا قبض پیدا ہوتا ہے اور جلد مین یبوست پیدا ہوجاتی ہے اور کبھی سن کبیر جسے بھی ان دلائل کو تقویت ہوتی ہے اسلیے کہ رعاف کا بحران اکثر اوسی شخص کو عارض ہوتا ہے جسکا سن بیس برس سے کم ہے کبھی زیادتی اور دوسری کمی اسقدر کہ بحران تے مین جسقدر نہو وہ بھی دلیل وقوع بحران رعاف پر ہوتی ہے اور درد سر کے ہمراہ اور قسم کے الام مثل درد گردن اور چیر گردن کے بھی ہوتے ہین اور تپ کا اشتعال و دیگر علامات جیدہ کا ظہور بشرطیکہ علامات موت کے نہون وہ بھی وقوع رعاف پر معین ہتدلال ہوتا ہے اور ایسے وقت رعاف کا واقع ہونا ضروری ہے۔

حکم علامات مذکورہ کا کہ کون مشترک ہین اور کون خاص ان علامات مشترک سے جنکا ذکر ہوچکا کچھ تو ایسے ہین

کہ اونمین رعاف پر دلالت کرنے کی اہلیت ہے جیسے آنسو اور عطسین گوش اور کری اور تمدد شرایف کسی جانب مین اور وجانبین جگر خواہ طحال سے بلا وجع اور اشتعال سر کا۔ اور بعض علامات خاص قے سے ہین مثلا ضیق نفس اور تمدد شرایف داہنے خواہ بائین اگلی کیطرف اور اکثر یہ تمدد اگر ہمراہ درد فم معدہ کے ہو خاص قے پر دلیل ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جو ضیق نفس علامات رعاف مین داخل ہے اوسکا عارض ہونا بروقت استعداد طبیعت کی واسطے دفع مادہ بطور رعاف کے ہوتا ہے اس سبب سے کہ گرد اجوف جو پشت پر ہے مادہ سے بھر جاتی ہے اور اپنے مادہ کو اوپر کیطرف دفع کرتی ہے اوسوقت اعضاے نفس کو مزاحمت پیدا ہوتی ہے اور ضیق نفس عارض ہوتا ہے۔ بعض علامات خاصہ قے اور رعاف کی ایسے ہین کہ اونمین تقابل ہے یعنے اگر ایک علامت قے مین ہے اوسکے مقابل دوسری مین رعاف پائی جاتی ہے جیسے تخیل خیالات براقہ کا رعاف مین اور اوسکے مقابل تخیل ظلمت اور غشی کا علامات قے مین ہوتا ہے خواہ سرخی چہرہ کی دلائل رعاف مین سے ہے اوسکے مقابل سقوط لون اور صفرت یعنے زردی علامات قے مین ہے اور بعض علامات خاصہ ہر ایک کے ایسے ہین کہ اونمین تقابل نہین مثلا اختلاج لب زیرین کا علامات قے سے ہے اور اوسکے مقابل کوئی علامت رعاف مین نہین خواہ ناک مین کھجلی رعاف کی علامت ہے اسکے مقابل کوئی علامت قے مین نہین ہے

علامات میل مادہ کے پہنچنے کی طرف اگر نبض مین بشدت موجبت پیدا ہو جاے اور ہاتھ جلد پر رکھنے سے ہاتھ کے نیچے تری سی معلوم ہو۔ اور ہاتھ کے نیچے جسقدر جلد آئے سرخرنگ ہو جاے۔ اور باایہمہ جلد مین گرمی پیدا ہو زیادہ بنسبت اوس گرمی کے جو اور ایام مین تھی۔ اور سرخی جلد کی اور پھولنا جلد کا بنسبت ایام گذشتہ کے اوسوقت زیادہ ہو۔ اور بول رنگین مائل بہ غلاظت ہو خصوصا اگر رنگین چوتھے روز ہوا ہو اور غلیظ ساتوین روز۔ پھر بحران کا بذریعہ عرق کے یقین کرنا چاہیے۔ اسیطرح اگر کسی مرض مزمن مین لرزہ قوی عارض ہوا اور بعد لرزہ کے تپ مین شدت پیدا ہوا اور قوت قوی ہوا اور سب علامات جید موجود ہون اوسوقت بھی امید وقوع بحران کی بذریعہ عرق کے کرنی چاہیے خصوصا اگر براز خواہ اور اربول مین کمی واقع ہوا اور اسیطور پر استمرار علامات کا رہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ حمیات محرقہ کا بحران اگر بذریعہ رعاف نہو تو بذریعہ عرق کے ہوتا ہے اور عرق سے پہلے لرزہ آتا ہے۔ اگر مریض خواب مین حمام کو دیکھے خواہ آبزن کو خواب مین دیکھے اور اوسے ایسا معلوم ہو کہ گویا مادہ غسل پر ہوا ہے یا آبزن کرانے پر مستعد ہے یہ بھی دلیل ہے کہ بحران بذریعہ عرق کے ہوگا۔ رنگین ہو جانا بول کا بدلالت اولی اس بات پر دلیل ہے کہ مادہ کا بحران بطرف عروق کے ہوگا اور یہ طریق مختصر اسی مین ہے کہ یا عرق برامد ہو یا اور بول کا ہو۔ بعد ازان خاص دلائل سے ہر ایک کی امتیاز حاصل کرنی چاہیے۔ اگر طبیعت مین روانی ہو اور براز ملیین ہوتا ہے اور نرمی غالب ہے اوسوقت توقع بحران عرق کی نکرنی چاہیے۔ اور استفراغ مادہ کا بذریعہ عرق کے اوسی وقت متوقع ہوتا ہے کہ حرارت مین تزیدا و ارتفاع ہوا اور بیدگاری حرارت کی بفعل قوت پر غلبون اور قوت بھی دفع مادہ پر قوی ہو **علامات میلان مادہ کے اعضاء بول کیطرف** اس بحران کی نو علامتین ہین قلق شدید اور اضطراب براز اور معدوم ہونا علامات اسہال کا جو آیندہ مذکور ہوتے ہین اسیطرح فقدان علامات قے خواہ رعاف اور عرق کا جو مذکور ہو چکے ہین دلالت کرتا ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ نائزہ مین سوزش پیدا ہونی اور شانہ مین ثقل پیدا ہونا مع دیگر علامات کے دلیل قوی ہے کہ بحران مادہ کا بذریعہ اوار بول کے ہوگا اور کبھی بول مین جمی شے پیدا ہونا اور اوسکا قوام غلیظ ہر روز ہونا اور اوسمین رسوب کا موجود ہونا۔ بیشتر دلایل براز کے وجود سے اور اربول عارض ہوتا ہے

جیسے ہمنے بیان مین برازکے ذکر کیا ہے ۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جسوقت اجتماع بول کا مثانہ مین زیادہ ہوجاے اور روانی شکم مین کمی اور پسینا بھی اوسوقت کم نکلے یا طبیعت مریض کی اور اوسکے اعضا کی ہیئت ایسی ہو کہ پسینا کم نکلتا ہو یا جاے ظاہری بدن کی سخت ہو اوس جگہ بحران بذریعہ ادرار بول کے ہوگا نہ بوسیلہ اسہال اور عرق کے خصوصاً جاڑون مین **علامات میلان مادہ بطرف برازکے** پندرہ علامتین ہین ۔ پہلے جنس فضلہ کی اسپر دلالت کرتی ہے جسوقت جانا جاتی ہے کہ فضلہ وہوی نہین ہے اور اوسکے ساتھ یہ بھی معلوم ہو کہ فضلہ کثیر ہے اور اوسکی تاکید تعین کرتا ہے کہ بول مین کمی ہو اور تمام شکم مین پیچ سا پیدا ہو اور اسفل شکم مین بوجہ معلوم ہو اور علامات قی کے مفقود ہون بلکہ قراقر پیدا ہو اور حالب مین یعنے اسفل شکم نفخ پیدا ہو اور اس حالت سے پہلے براز رنگین زیادہ ہوجاے اور بمقدار معتاد سے زائد ہو اور پنجہ شرسیف کے یعنے پیڑو بلند اور اونچا ہو اور قراقر ہوتے ہوتے درد پشت پیدا ہو مگر یہ بات بوجہ اجتماع ریاح کے بھی ہوتی ہے اور اکثر اور ابول ہوجاتا ہے پس علامات بحران براز کا معارضہ کرتا ہے خصوصاً وہ مریض جسے ہمیشہ سے عادت ہو کہ دشواری دفع براز مین ہوتی ہو اور سختی شکم مین ہو اور مقام براز تنگ ہو خصوصاً جب ہوا سر دچلتی ہو اور نبض صغیر اور قوی ہو اور صلابت نہو اور صغر نبض کا بوجہ انخفاض کے پیدا ہوا ہو ۔ کبھی بحران اسہالی عادت قلت رعاف اور قلت براد ہونے عرق کے اور اکثر روانی شکم کی خصوصاً جو شخص خوگر سرد پانی پینے کا ہو دلالت کرتی ہے ۔ اور بعض لوگ یہ بھی کہتے ہین کہ اگر بعد بحران کے حمی عنی مین بول سپید رنگ و رقیق ہوجاے ایسے اسہال کی توقع ہوتی ہے کہ اخراج امعا مین پڑجاے اسلیے کہ مرار کا اخراج بطرف بول کے جب نہوگا بطرف براز کے ضرور برامد ہوگا بحران بذریعہ اسہال کے باوجود غلبہ عرق اور ابول کے بہت کم ہوتا ہے **علامات اوس بحران کے جو بطریق رحم ہو** اگر تمامی علامات مذکورہ بالا نہاے جائین اور استفراغ اسہال بھی نہو اور رحم مین گرانی پیدا ہو اور قطن یعنے تہیگاہ مین بھی ثقل معلوم ہو اور دہان درد بھی معلوم ہو اور تمدد بھی پیدا ہو اسوقت حکم بحران طمثی کا کرنا چاہیے **علامات** بحران بذریعہ کھل جانے رگ مقعد کی ۔ جملہ علامات مذکورہ بالا کا نابود ہونا اور عادت مریض کی اسطور پر ہونی کہ اکثر اسکی رگ مقعد کی کھل جاتی ہو اس بحران پر دلیل ہوتی ہے اور بانیہمہ نبض کا عظیم مثل بقوت ہونا اور نواحی مقعد مین گرانی کا پیدا ہونا بھی دلائل سے اس بحران کی ہے **علامات بحران کے جو بذریعہ انتقال ہو** علامات بحران انتقالی کے حمی کا قوی ہونا اور کسی مقام مین درد کا ثابت رہنا اور جملہ استفراغات مثل بول براز نفث مدہ یا خون خواہ عرق کثیر کا بند ہونا اور نضج مین تاخیر خواہ عدم نضج قطعاً باوجود صحت قوت اور کسی نبض کی خصوصاً امراض سلیمہ مین جو دیر پا ہین اور جنمین نضج نہین ہوتا دلیل بحران انتقالی کی ہے ۔ اور تعین جہت انتقال کے اوسپر دلیل وہ ہے جو موضع خاص کا ہے اور پھول جانا رگون کا اون مقامات کی جو خالی ہین اور متصل وسی جہت کی ہین جیسے ابط اور حالب اور خلف اذنین اور شدت التہاب کی بوجہ حدت مادہ کے ۔ ایضاً وہ جہت خود دلیل انتقالی ہوتی ہے جسمین کوئی عضو ضعیف واقع ہے ۔ یا درد مفاصل مین ہونا خواہ ایسا درد ہو جسے تعب بمجرد کسی عضو مین پیدا ہو ۔ شرسیف مین اگر تمدد ہو اور درد کرین اوس کی خاص کسی مقام پر انتقال کا استدلال نہین ہوسکتا ہے اور نہ کسی جہت خاص کا انتقال معلوم ہوسکتا ہے اسلیے کہ یہ امر گویا مشترک ہے اکثر جہت مین میلان مادہ کے ۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جمیع انتقالات اور خراجات سردی مین ہوتے ہین اور فصل بارد مین اور سن اکتہال مین اکثر ہوتا ہے سردی مین خراجات اسوجہ سے پیدا ہوتے ہین کہ حبس اور امساک پیدا ہوتا ہے اور سن

کہولت مین بسبب خراج کا یہ ہے کہ سن کہولت مین قوت دفع تمام بحرانی سے عاجز ہوتی ہے۔ بعض اطبا کا قول یہ ہے کہ جس کا سن پچاس برس بلکہ تیس برس سے متجاوز ہو جاوے اوسکے امراض کا بحران خراجی اور انتقالی بہت کم ہوتا ہے اور یہ قول معتمد نہین بلکہ انتقال کے واسطے دو سبب درکار ہین ایک مادہ کا ایسا ہونا کہ قابل دفع کلی کے نہو بوجہ غلاظت کی اکثر امراض مین اور بوجہ کثرت کی کمتر اشخاص مین دوسری قوت کا قوی اور شدید نہونا کہ تمام مادہ کو بوجہ تسلط کے مقہور کرے اور ایسے ضعیف بھی نہو کہ اعضاء رئیسہ سے دفع مواد مین عاجز ہو اور جو چیزین ان اسباب سے یعنے غلظ مادہ اور توسط قوت اوائل زمانہ شیخوخت کے مناسب ہین یعنے زمانہ اکتہال کے اکثر علامات انتقال کی قائم ہوتے ہین اوسکے بعد استفراغ عظیم طاری ہوتا ہے خصوصاً استفراغ بذریعہ بول کثیر کے جو سپید ہوتا ہے اسوجہ سے انتقال نہین ہوتا ہے **علامت انتقال کے بطرف اسافل** جسم کے درد کا بطرف اسفل کے پیدا ہونا اور التہاب اور انتفاخ حالبین یعنے دو رگ جو قریب ناف کے ہین اور دونون ورک یعنے کولون مین پیدا ہونا علامت اسبات کی ہے کہ انتقال بطرف اسفل ہوگا **علامات انتقال اعلیٰ کی طرف** اعلیٰ کی طرف سے انتقال پھر گرانی سر اور ثقل حواس خصوصاً گرانی گوش تا اینکہ بعض اوقات کر گوش تک نوبت پہونچتی ہے بعد ازانکہ ضیق نفس اور تغیر نظام مین سطح جگر کا ادھر ہوا اور پھر مٹ گیا اور یہ ظاہر ہونا اور مٹ جانا دفعتہً ہو اور انحلال عظیم سر مین پیدا ہو اسیطرح اگر سبات پیدا ہو اور اگر یہ انتقال بذریعہ خراج کے ہوتا ہے جو کان کی جڑ مین پڑتا ہے۔ اسیطرح ہمواره اگر اوداج کی پھڑک اور کنپٹی مین دھمک ہو اور سرخی چہرہ کی دیر تک ٹھہرے **علامات انتقال دوسرے مرض کی طرف** اگر کوئی مرض ہادر زمانہ انحطاط مین قوت پکڑے دلیل ہے کہ انتقال اوسکا کسی مرض مزمن کیطرف ہوگا **علامات بحران خراجی کے** اگر قوت صحیح ہو اور علامات جیدہ اور بول رقیق رہے مدت تک ان علامات انذار خراج پر ہے اور جب مرض کا مادہ گرم ہو اور اسیطرح مریض کیصورت بطرف صحت کے مائل ہو اور کوئی بحران ظاہری نہو بلکہ سیلان برسبیل انتقال ہو بعد ازان دونون شریان صدغین کی زیادہ انبساط مین آئین اور ضربان خواہ نخواہ اونمین بعید ہو ایسا کہ سکون اونکی حرکت مین نہوتا ہو اور رنگ بجھا ہوا اور بے رونق ہو جاوے اور سانس مین تواتر پیدا ہوا ہو اور اکثر سوکھی کھانسی اوٹھے جسے یہ علامات مجموعاً عارض ہون تو ایسے علامات سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ اس شخص کے مفاصل مین خراج ہونے والا ہے اور جس عضو مین زیادہ عرق کسی بیماری مین نکلتا ہو اکثر اوسی مین خراج واقع ہوگا۔ فصل جاڑونکی اور سن کہولت کا علامات اور دلایل خراج سے ہے جیسا کہ مذکور ہوا بلکہ یہ فصل اور یہ سن اسباب وقوع خراج سے ہے۔ خراجات فصل شتا اور سن کہولت کی تفصیح کو بدیر قبول کرتے ہین مگر بار بار خراجات کا واقع ہونا جاڑہ خزان اور سن شیخوخت مین کم ہوتا ہے اسلیے کہ برودت ہوا اور فصل کی سکون مادہ کا موجب ہوتی ہے۔ علاوہ یہ ہے کہ بعض آدمی خلاف اس بات کے کہتے ہین کہ پچاس خواہ تیس برس کے بعد خراج ہرگز نہین ہوتا۔ اگر زمانہ صعود مین تب کی بول اکثر ائی ہو دلالت کریگا کہ اسفل بدن مین کسی قسم کا درد خراجی ہوگا اور منجملہ دلائل قوی کے بحران خراجی پر اور اقسام کے بحرانات مین تاخیر واقع ہوتی اور مرض حاد کا زمانہ نضج سے بڑہ جانا اور ایسے مرض مین جسوقت بعض مقامات بدن مین دفعتہً جابجا درد پیدا ہوا امید وقوع خراجات کی ہوتی ہے اور حمیات اعیائی یعنے جو تپ باندگی اور تعب کے پیدا ہوئی ہو جب دراز بول غلیظ اور [illegible] کا ہو اور ضعاف اور اسہال عارض ہو امید خراج کی مفاصل مین ہوتی ہے خصوصاً بہ وجہ بحران کے منجملہ قوی دلائل کے بحران خراجی پر یہ ہے کہ جو بحران بدون اس کے واقع ہوا ہے بحران تام نہ ہوا اور باوجود یکہ بحران دیر مین ہوا عاودت اور علامات کی نہو یعنے ایسے علامات دیگر اوسکے ہمراہ نہون کہ آیندہ اور کوئی بحران پھر ہوگا۔ حمیات اعیائی بحران اگرچہ تھوڑون بول غلیظ سے نہو امید بحران رعاف کی ہوگی اور اگر اس سے بھی زیادہ بحران مین تاخیر ہو تو اون مفاصل مین خراج

کے امید ہوگی جنمین تعب پیدا ہوا ہے خواہ لحمیتین کے نیچے خراج واقع ہوگا یہ ماندگی بوجہ افراط یابسط کے پیدا ہوئی ہو یا خود بخود حاصل ہوئی ہو مگر جو خراج لحمیتین مین واقع ہووہ اعیا و تمددی مین اکثر ہوتا ہے اسلیے کہ مفاصل کا تعب چند ان شدید نہین ہوتا ہے اس وجہ سے ان جمیات مین مفاصل زیادہ جذب مادہ نہین کرتے اور تپ حرارت کی تصعید کرتی ہے اور نرم گوشت جو پیچھے لحمیتین کے ہے ان بخارات کو قبول کرتا ہے اسوجہ سے خراج اوسی مقام پر پیدا ہوتا ہے۔ اور جو اعیا اور تعب بوجہ حرکت کے پیدا ہوا ہو اوسکا اثر مفاصل مین زیادہ ہوتا ہے۔ اکثر امید خراج کی ہوتی ہے اور چند علامات خراج پر دلیل بھی ہوتی ہین کہ یکایک بعض بول کثیر غلیظ سپید کرتا ہے لہذا مادہ خراج کا براہ بول دفع ہوجاتا ہے۔ اگر تپ کا شروع لرزہ سے ہوتا ہو اور عرق اگر اور تر جاتی ہو ایسی تپ مین خراج کمتر واقع ہوتا ہے جیسے غب خمس یا ربع مگر اینکہ مادہ کثیر ہو اور کثرت مادہ کی زیادہ ہو۔ خلاصہ یہ ہے کہ جو لرزہ معاود ہو بندریج جھاڑنے مادہ کے ہر روز استفراغ کر دیتا ہے بہت سے مادہ کو اور کمتر مادہ بعد لرزہ آنے کے ایسا باقی رہ جاتا ہے کہ جس سے خراج واقع ہو۔ یہ بات اوسوقت ہوتی ہے کہ فقط لرزہ واقع ہو پھر اگر لرزہ کے ہمراہ عرق بھی پیدا ہوا اوسوقت مادہ کمان باقی رہے گا کہ اوس سے خراجی توقع کیجاے۔ اور اور ابول غلیظ کا بھی جب ہوتا ہے تو خراج کمتر واقع ہوتا ہے۔ جو خراجات امراض مزمنہ متطاولہ مین واقع ہوتے ہین وہ اکثر اعضاے زیرین مین واقع ہوتے ہین اور جو امراض حادہ ہین اونکے خراجات اعضاے فوقانی مین اور جو امراض حدت اور ازمان مین متوسط ہین اونمین خراجات اوپر اور نیچے دونون جانب کے اعضا مین واقع ہوتے ہین اور امراض عفس مین خراجات بیچ گوش مین واقع ہوتے ہین اور ان خراجات سے بحران اکثر تام ہوتا ہے اور ذات الریہ مین اکثر بحران خراجات مفاصل کا ہوتا ہے **بیان احکام خراجات کا** جو خراج ایسے اقسام سے پیدا ہوا اور غائب ہوجاے بدون انفتاح اور مونہہ کھلنے کے اوسکا حال دوام جدید سے خالی نہین ہوتا یا یہ کہ دوبارہ اوس سے بڑا ہو کسی دوسری جگہ خواہ اوسی جگہ برامد ہو (یا مرض کا عود بعینہ واقع ہو اور یہ کوئی جدید امر نہین ہے اسیواسطے اسکو جداگانہ شمار نہین کرتے) یا مادہ بطرف مفاصل اور اعضاء رئیسہ کے تعب بافتہ اور ضعیف کی دفع ہو۔ ان خراجات مین بہتر وہی خراج ہے جسکی جہت سے مرض مین خفت پیدا ہوا اور بعد نضج مادہ کے پیدا ہوا اور اوسکا میلان بطرف خارج بدن کے زیادہ ہو اور جو ورم خراجی نرم ہو اور ہاتھ کے دبانے سے بڑھ جاے اوسکا گوند کم ہوگا بہ نسبت اوس ورم کے جو سخت اور گرم ہو مگر ورم نرم کا تحلل دیر مین ہوتا ہے اسلیے کہ بار رہے اور ضرر اوسمین اسوجہ سے کم ہوتا ہے کہ اوسمین درد شدید نہین ہوتا اور اگر ایسے اورام کے ساتھ تپ بھی ہو اور زائل نہو تو اکثر پختگی ساتھ روز مین ہوتی ہے اور جو ورم برودت مین اس سے کم ہو درمیان ساتھ دن اور بیس دن کے اوسکا مادہ جمع ہوتا ہے۔ خراجات مین سے کم ضرر اوسی خراج کا ہے کہ جس طرف اوسکا میلان ہوا ہے وہ عضو سافل ہو اور نیچے کے اعضا مین بھی عضو خسیس ہو جیسے اونہا اور گنجائش اوس عضو مین زیادہ ہو کہ تمام مادہ خراج کو بلا دقت جگہ دے اور گنجائش مین کمی نہو اگر مادہ اوسمین پوری گنجائش نہ پاے گا جہان سے آیا ہے جسوقت طبیعت جاہل استعمال راوعات کا کرے گا اور وہ مبردہ سے اوسی طرف پلٹ جاے گا اور بعد رجوع کے مقام سابق مین لینے جہان سے آیا تھا ایسے حال سے کہ اوسکی عفونت زیادہ ہوچکی اور آنے جانے کی حرکات سے اوسمین حرارت اور حدت زاید پیدا ہوچکی پھر اوسی جہت سے پلٹ کر نکلیگا ——— بدترین خراجات بحرانیہ وہ خراجات ہین جنکا میلان اندرون جسم کیطرف ہو خواہ اندر جسم کے واقع ہون اور مناسب ترین مقام وقوع خراج کا اندر خواہ باہر وہی موضع ہے جو ضعیف ہو اور اوسمین کوئی مرض مزمن بھی ہو خصوصاً اگر بجانب اسفل کے ہوا اور وہ بھی موضع اولی تر وقوع خراج کا ہے جسکو

خصوصیت سیلان عرق کی ہو لیکن افضل ترہیں خراجات جنمین کسی مرض کا احتمال بہت بعید ہوتا ہے وہی خراج ہے جسکا مونہہ کھلا ہے جیسا کہ اگر مونہہ نہ کھلے تو اوس سے زیادہ دلیل کسی پر کوئی اور خراج نہین ہے **علامات وقوع تشنج کے** ارکون کو جب بحالت مرض خوف تپ مین زیادہ ہوتا ہو کہ چونک پڑین اور قبض شکم بھی عارض ہو اور اکثر دیکھا کرین اور اونکی رنگت سرخی اور سبزی اور تیرگی کیطرف مائل ہو خوف عروض تشنج کا ہوتا ہے اور یہ حکم نوپرس کے سن تک ہے اور جتنا لڑکا چھوٹا ہے بعد عروض علامات مذکورہ کے خوف وقوع تشنج کا زیادہ ہوتا ہے۔ جوان لوگ جسوقت اونکی آنکھونمین حول پیدا ہوا ور حمی حادہ ہو اور دُھلکا زیادہ ہو یعنے آنکھ سے پانی زیادہ بہے اور ہلکین چھپکا کرین اور گردن اور مونہہ کج ہوجائے وانت زیادہ پیسین کہ آواز پیدا ہو اوسوقت حکم وقوع تشنج کا کرنا چاہیے اور اگر کروٹ مین درد اور سر مین گرانی ہمراہ تپ کے خواہ بدون تپ کے پیدا ہوتی ہے اگر بانیمہ ورم گرم خصوصاً سر گردن مین موجود ہو پھر تشنج کے واقع ہونیکا یقین کرنا چاہیے **علامات واقع ہونے لرزے کے** جسوقت حمی حادہ مین علامات سلامت اور بحران جید کے پیدا ہون اور بول مین کمی ہوجائے معلوم کرنا چاہیے کہ عنقریب لرزہ پیدا ہونیوالا ہے کہ اوس سے بحران مرض کا ہوگا مگر اتنیکہ اسہال حد اعتدال سے زیادہ عارض ہو اور اسہال معتدل کے عارض ہونے سے لرزہ موقوف نہین ہوتا اور اکثر بعد ایسے لرزہ کے عرق بھی نکلتا ہے اسلیے کہ لرزہ امراض حادہ محرقہ مین مقدمہ عرق کا ہے **علامات دلالت کرنے والے بحران جید پر** عمدہ علامات بحران جید کے یہ ہین کہ نضج تمام ہوجائے اوسکے بعد وہ دن جسمین بحران ہو اون ایام محمودہ سے ہو جنکا آیندہ ذکر کیا جائیگا اور اس بحران کا انذار یعنے خبر دہی ہیز اور دفیغ ایسی دن ہوئی ہو جو مناسب اس بحران کے ایام انذار سے ہے اور بحران استفراغی ہو انتقالی اور خراجی نہو استفراغ بھی اوسی خلط کا ہو جس سے مرض پیدا ہوا ہے اور ایسی جہت مین ہو جدہر سے اوس مادہ کا نکلنا مناسب ہے اور اوسکا سہل طبیعت پر آسان ہو کبھی خوبی بحران مین طبیعت نوعی مرض پر اعتماد کیا جاتا ہے مثل غب اور محرقہ کے کہ جسوقت ہر واحد ان دونون سے بحران مناسب پائے مثلاً غب مین بحران عرق کا اور محرقہ مین رعاف کا ہو اعتماد اس بحران کی خوبی پر پورا ہوگا۔ کبھی اعتماد خوبی بحران پر احوال بحران سے کیا جاتا ہے جیسے وہ امراض جنمین قوت اور نبض کیفیت مناسب پر باقی رہین اور حالت قوت اور نبض کی اوقات سختی مین دیکھنا چاہیے اگر نبض ایسی حالت مین قوی اور ستوار ہو خصوصاً قوت نبض کی بڑہتی جائے اور اختلاف کم ہو اور ستوار حال پیدا ہو یہ عمدہ علامت بحران جید کی ہے کہ اوسپر اعتماد کیا جائے اور اگر بانیمہ ازدیاد قوت وغیرہ بعد بحران کے راحت اور خفت بھی پیدا ہو پھر بحران جید کے تام ہونے مین کچھ شک نہین ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ علامات ردی جسوقت یوم یا جوری مین نمایا ہوجائین امید صحت کی قوی تر اور صحیح تر ہے بہ نسبت اسکے کہ یہ علامات ردی ایسے دن مجتمع ہون کہ وہ بحران نہین ہے پس احتیاط ہے کہ اعتماد خوبی بحران مین یوم یا جوری پر کرنا چاہیے نہ علامات ردی پر اکثر علامات خوفناک زیادہ ہوتے ہین کہ اونکے ہمراہ نبض کی صحت اور استوای حال اور قوت بڑہتی جاتی ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جس شخص کے اخلاط اچھے ہون اور بیمار ہوجائے اگر نضج اوسکے بول مین ابتدا مرض مین ظاہر ہوا اوسکی ہلاکت سے بخوف رہنا چاہیے اور جسقدر علامات بد پر خطر ظاہر ہون اوسکی سلامتی پر خوشوقتی زیادہ کرنی چاہیے کہ بحران مرض کا قریب ہے **علامات دلالت کرنے والے بحران ردی** پر اصلی اور اولی علامت بحران ردی کی یہ ہے کہ مخالف علامات بحران جید کے پائے جائین جو اوپر مذکور ہوئے مثلاً حرکت بحران کی قبل از زمانہ منتہی اور قبل نضج کے ہو ایسے بحران کا نام بقراط سابق السیل رکھتا ہے۔ ردی ہونا ایسے بحران کا پہلے مذکور ہوچکا یہ بھی ایک علامت ردایت بحران

ہے کہ روز بازجوری مین واقع نہو اور نبض اور سدن سقوط اور صغر کیطرف مائل ہو۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جسوقت علامات بحران کے قبل زمانہ منتہی اور نضج کے پیدا ہون اور اونکے بعد استفراغ کثیر متواتر عارض ہوا سپر فریفتہ ہوکر مطمئن نہ ہونا چاہیے اسلیے کہ یا استفراغ بوجہ کثرت مادہ کے ہے کہ طبیعت کے عاجز ہونے سے یہ استفراغ عارض ہوا ہے نہ اینکہ تدبیر اور تصرف طبیعت سے جیسے وہ خفت کہ مریض کو بدون استفراغ ظاہری کے معلوم ہوا اسی قسم کی ہے کہ اوسپر بھی فریفتہ نہونا چاہیے اسلیے کہ یہ خفت بھی بہت خود بخود ساکن ہوجانیکی ہوتی ہے نہ اینکہ طبیعت اصلاح مادہ کی کرے بلکہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ طبیعت نضج مادہ کا بھی کرتی ہے اور بوجہ اپنے ضعف کے اوس مادہ کے دفع سے عاجز ہوتی ہے **احکام اون علامات کے جو دلالت کرنے والے بحران ردی پر ہین**۔ جسوقت علامات ردی جمع ہون کہ نضج نہو یا نضج کیفیت مناسب سے متغیر ہوجاے خواہ اور قسم کے حالات ردی پیدا ہون بیمار کی موت پر حکم کرنا چاہیے اور جلد یا بدیر موت کے واقع ہونے مین حکم کرنا موقوف ہے معرفت پر خیلات اون اسباب کی جو بحران سے منفصل ہین جیسے ہم اوپر ذکر کرچکے کہ مثلاً حرکت بحران کی نسل منتہی وغیرہ کے تھی مثال اسکی جیسے اگر علامات ردی نبض اور فارورہ سے پائی جاتی اور رسوب سیاہ ہو خواہ اور کوئی علامت ردی نہو اور یہ امور بعد چودھوین دن مرض کے واقع ہون پس موت ساتوین یا چھٹے روز ہوگی بلکہ اسباب مذکور تقدم بحران کو واجب کرین قبل از روز بحران کے **علامات نضج اور احکام علامات نضج کے** نضج بول سے پہچانا جاتا ہے اور اوسکا بیان کلیات کی بحث بول مین ہوچکا ہے واجب ہی کہ زیادہ رنگین ہونے بول سے بدون رسوب کے طبیب فریفتہ نہو اسلیے کہ یہ رنگ بہت کثرت صفرا کے ہوتا ہے قوام مین نضج نہونا بہ نسبت لون مین نضج نہونے کی زیادہ مضر ہے اسلیے کہ قوام مین نضج نہونے سے مادہ بدشواری اور نضج ہونے سے بآسانی دفع ہوتا ہے جسوقت علامات نضج کی ابتدا مرض سے ظاہر ہون اوس مرض کے سلیم ہونے مین کچھ شک نہین اور اگر علامات نضج کے ابتدا مین نہون اوس مرض کا پر خطر ہونا کچھ ضرور نہین اسلیے کہ اکثر مرض طولانی ہوتا ہے اور پر خطر نہین ہوتا بلکہ ایسا مرض ضرور ہے کہ طولانی ہو۔ جسوقت بحران جید ہوتا ہے نضج ضرور ہوتا ہے اور جسوقت نضج ہو ضرور نہین کہ بحران جید ہو بلکہ بیشتر بعد نضج کے مرض بذریعہ تحلل کے دفع ہوجاتا ہے اور بحران نہین ہوتا۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ تپ مین بعد ظہور نضج کے طبیعت پر غلبہ مرض نہین ہوتا جیسے بعد نضج ورم کے درد شدید نہین اگر نضج مین تاخیر ہو اور اعراض اچھے ہون اور قوت ثابت ہو پس امید بحران کی رکھنی چاہیے **احکام علامات کے بر سبیل اطلاق** ہر ایک تغیر جو دفعۃً بول خواہ لمس مین واقع ہو ردی نہین ہوتا بلکہ بیشتر دلیل نیکی اور خیریت پر ہوتا ہے اور بحران سودمند پر بھی دلالت کرتا ہے بلکہ اعتبار حال بدنکا بعد تغیر کے ضرور کرنا چاہیے۔ اور جسقدر علامات ذبول کے سخت اور چہرے پر خواہ اطراف بدن پر واقع ہون بہت بیداری اور تعب اور ریاضت اور اسہال کی وہ سب سلیم ہین اور حال مریض کا بسبب ان علامات کی بطرف درستی اور خوبی کے عود کریگا اور روز خواہ تین دن مین اور اگر یہی علامات بہت احتراق اور سقوط قوت کے ہون نہایت ردی ہین **ذکر علامات جیدہ کا** علامات جیدہ وہ ہین کہ مریض احتمال مرض کا بخوبی کرسکے اور قوت ثابت رہے اور سحنہ درست ہو اگر اعراض مرض کے شدید ہون اور نبض قوی ہو اور شدید اور منتظم ہو اور علامات نضج کے ظاہر ہون اور بحران بروقت لائق ایسا واقع ہو کہ اوس سے مطلب براری ہوسکے اور علامات بحران کے جید ہون اور بعد استفراغ بحرانی کی خفت مرض مین حاصل ہو اور نبض بروقت درستی پر آتی جاے پھر پوری جو بعد استفراغ کے عارض ہو۔ علامات جیدہ سے ہے اسلیے کہ فشعدیہ کو بعد

استفراغ کے دلالت اسپر ہوتی ہے کہ سنونت مادہ کی دفع ہوئی اور بعد دفع ہونے مادہ کے برادوت کا محسوس ہونا ضرور ہے اور افضل اس سے یہ ہے کہ استفراغ غلط موذی کا باسانی ہو اور بہ بامردی طبیعت کے واقع ہو نہ بوجہ کثرت مادہ کے استفراغ بلا دفع طبیعت کے واقع ہو۔ واضح ہو کہ باقی رہنا قوت کا ہمراہ علامات ردی کے امید و اصحت مریض پر کرتا ہے اسیطرح ثبات عقل اور درستی نفس کی اور باسانی متحمل ہونا اون احوال خوف دہندہ کا جو عجیب اور غریب ہین اور بعد نیند کے خفت کا پیدا ہونا۔ منجملہ علامات جیدہ کے اشتہاء طعام باعتدال ہونی اور غذا کو بخوبی ہضم کرنا اور غذا سے انتفعت پانا اور باختیار خود مریض کا بھوکھا رہنا اور چاق اور تیز ہوش ہونا اور بحالت طبعی فرش خواب پر بیٹھنا اور نیند کا مطابق اقتضاء طبعی کے واقع ہونا اور تمام اعضا مین گرمی برابر اور بحالت اوسط ہونی۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ علامت جید باوجود صحت قوی کے عافیت عاجل یعنے جلد آنے والے پر دلیل ہے اور اگر قوتین ضعف ہو اوسوقت علامت جید اسپر دلیل ہے کہ عافیت دیر مین ہوگی **احکام علامات ردیہ کے** جو علامات نہایت ردی ہین موت کی خبر دیتے ہین۔ پھر ایسے علامات کے ساتھ اگر قوت قوی ہو مرض طولانی ہوکر ہلاک کرتا ہے اور اگر باوجود علامات مہلکہ کی قوت مین بھی ضعف ہو فورا موت واقع ہوگی۔ اکثر علامات مہلکہ کو ایام ردی مین ظاہر ہونے کے بعد بحران جید واقع ہوتا ہے اور انتقال مادہ کا کسی عضو کیطرف ہوتا ہے اوسوقت سلامتی مریض کی ہوتی ہے۔ علامات جیدہ اگر بوقت منتہی کے واقع ہون اونپر وثوق اور اعتماد کرنا ضرور ہے اور جو علامات اپنی فرقت پہلے ظاہر ہون اونسے خوف ہلاکت کرنا چاہیے مگر حکم بہلاکت اوسی وقت کرنا لازم ہے کہ سقوط قوت ظاہر ہوا ور تنہا سقوط قوت علامت ردی ہے چہ جاکہ اوسکے ہمراہ اور علامات بھی ہلاکت رداوت پر کرین۔ بعد ازان ضرور ہے کہ امراض حادہ مین جو ایسے ہین کہ اونکا مبدا ایک عضو معین ہو مثل سینہ کے ذات الجنب مین اوسی عضو معین کی رعایت کرین یعنے لحاظ رکھین کہ وہ عضو کیسا ہے اور اوسکا کیا حال ہے کہ اوسکے حال کی دلالت اس مرض زیادہ مضیف ہے بہ نسبت دوسرے عضو کے پس نفیج اور پختگی نفث کی ذات الجنب مین بہ نسبت نفیج بول کے زیادہ سلامت پر دلیل ہوتی ہے۔ طبیب متفکر اور ذی ہوش پر واجب ہے کہ جب بیمار کی چہرہ اور آنکھہ کیصورت دگرگون دیکھے یعنے ردی اور غیر طبعی ہو اکثر فرضی نسبت پہلے شناخت کرے کہ یہ صورت اس شخص خاص کی نسبت بھی غیر طبعی ہے یا نہین اور اگر ہو پھر بھی جزما حکم اوسکی ہلاکت پر نکرے تا اینکہ بفحص اگر ردی ہو جاے جب بھی حکم خبر فی فورا نکرنا چاہیے۔ اور یہ بھی شناخت کرنا طبیب پر واجب ہے کہ یہ علامات بدبوجہ خاص مرض کے پیدا ہوے ہین یا کسی اور سبب خارجی سے مثلا اگر زبان کا رنگ برا اور خشونت زائد کسی شے کے کھانے سے پیدا ہو وہ فعل اس شے کا ہوگا نہ کہ مرض کا فعل ہے پس حکم ہلاکت کا بوجود وجود ایسی علامت ردی کے نہ کرنا چاہیے **ذکر علامات ردیہ کا** علامات ردی مین بھی بحسب ایک ایک فعل اور ایک ایک عضو کے اختلاف ہوتا ہے لہذا مناسب ہوا کہ ہم اسکو بتفصیل ذکر کرین **ذکر اون علامات ردیہ کا جو ظاہر جلد اور رنگ سے متعلق ہین** جسوقت سحنہ زندہ آدمی کا مثل سحنہ مردہ کے ہو نہ بوجہ بیداری اور بھوکھے کے اور نہ کسی استفراغ کے وجہ سے پس یہ علامت بد ہے۔ چہرہ جو مشابہ چہرہ میت کے اور مخالف چہرہ صحیح آدمیون کے ہے وہی ہے کہ آنکھین بیٹھ جاتین اور رنگ پتلی ہو جاے اور کنپٹی مین گڑہا پڑ جاے اور سمٹ جاتین اور کان ٹھنڈے ہو جاتین اور کانون کی لو سمٹ کر لپٹ جاے اور چہرہ کی طاقت کھچ جاے اور رنگ چہرہ کا تیرہ خواہ سیاہ یا زرد ہو اور چہرہ غبار آلودہ سا ہو جاے خصوصا اگر اوسکا غبار آلودہ ہونا مثل دھنی ہوتی روئی کے ہو کہ یہ سب علامات وقوع موت کے بعجلت ہین۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جو شخص کم بیمار ہوتا ہے اوسکی بیماری خطرہ عظیم پر دلالت کرتی ہے اور اگر بخیر مذکورہ بوجہ کسی اور سبب کے علاوہ مرض کے ہون تو وہ بیمار بہت جلد حالت طبعی پر عود کرتا ہے تا اینکہ اکثر ایک شبانہ روز مین صحیح ہو جاتا ہے

اور جسکے بدنہین یہ علامات روی بوجہ مرض کے پیدا ہوے ہون اوسکا حال بلحاظ صلاح کے بآسانی عود نہین کرتا۔ علاوہ بران قسم اول یعنے جسکے علامات روی بوجہ مرض کے نہون بلکہ بسبب بھوک خواہ استفراغ خواہ بوجہ بیداری مفرط کے یہ علامات بدپیدا ہوئی ہون خواہ بسبب اون چیزون کے جو ہمراہ بھوک وغیرہ دیگر علامات کے کتاب سوم مین مذکور ہوچکے ہین از قسم نفث وغیرہ جو بیداری سے پیدا ہوتے ہین وہ بھی اچھے نہین مگر بہ نسبت اسکے کہ نفس مرض سے یہ علامات پیدا ہون وہ شخص یعنے قسم اول کا ہلاکت سے زیادہ سالم ہے اگر ایسے علامات امراض حادہ مین نمودار ہون بہت ردی ہین اور اسپر دلیل ہونگے کہ مرض طبیعت پر غالب ہوا چاہتا ہے پھر بھی ابتداے امراض حادہ مین ظہور ان علامات کا بوجہ نفس مرض کے اچھا ہے اور امید سلامت کی زیادہ ہے بہ نسبت اسکے کہ منتہے مین خود مرض کیوجہ سے بلا معاونت سہر اور جوع اور استفراغ وغیرہ کے یہ علامات پیدا ہون۔ اسیطرح ضرور ہے شناخت انحراط اور لاغری اور تغیر لون کی اسیطرح سے کہ بوجہ فساد مرض کے ہے یا بوجہ بیداری اور استفراغ کے کہ اگر بسبب مرض کے نہو اوسوقت زیادہ خوف نہین ہوتا اسیطرح انکھہ کی علامات اگر بوجہ مرض کے نہون انکھہ کا بیٹھہ جانا اگر بوجہ بیداری کے ہو بلکہ بون بوجھل ہونگی اور میلان خاطر بطرف سبات اور پنگی کے رہیگا اور نبض مین تواتر شدید پیدا ہوگا اور قبل ازین بیداری ایذا دہندہ ہوچکی ہوگی اور اگر بسبب سہال کے ہونگے پہلے اسہال واقع ہوا ہوگا اور بعد اوسکے علامات نمودار ہونگے اور بوجہ بھوک کے یہ علامات عارض ہون رفتہ رفتہ پیدا ہونگے دفعۃ نہونگے۔ مرض کی وجہ سے ان علامات کے وجود پر پتا کید یہ بات دلالت کریگی کہ یہ امور جو ابھی مذکور ہوے مثل بھوک و سہر وغیرہ کی مفقود ہون اور تیزی تپ کی شدید ہوگی ہو اور بہت بہت سی چیزین مثل شرارون کے محسوس ہون جسوقت بدن مس کیا جاے۔ رنگ کا دفعۃً زرد ہوجانا بُری علامت ہے اور سیاہ ہوجانا یکایک بھی علامت بد ہے۔ بہت زیادہ سیاہ ہوجانا نہایت بد ہے کہ اکثر موت طبیعت کو بعد نوبت سیاہ رنگ ہوجاتیگے ہوتی ہے اور تیرہ ہوجانا قریب سیاہ ہوجانے کے ہے۔ اور زرد ہوجانا اچھا تو نہین ہے مگر بہ نسبت سیاہی اور تیرگی کے اسلم ہے اسلیے کہ کبھی بہمت حرارت کے بھی رنگت زرد ہوجاتی ہے جیسے یرقان مین اور ہمیشہ زرد رنگ ہونیکا سبب برودت نہین ہوتی۔ اور بیشتر بہمت بیداری یا بھوک یا درد کے بھی رنگ زرد ہوجاتا ہے اوسمین امید سلامت زیادہ ہوتی ہے۔ اگر پیشانی یا ناک مین شکن بلا مد ہو کہ پہلے نہ تھی علامت بد ہے **علامات ردی جو باعتبار دردسر کے ماخوذ ہین** اگر دردسر ہمیشہ رہے اور قوت ضعیف ہو اور مرض مین تیزی ہو اور اور علامات ردی بھی اوسکے ساتھ پائے جاین وہ مرض قتال ہے اگر قتال نکرے تو ساتوین دن رعاف واقع ہوگا اور بعد ساتوین دن کے ناک اور کان سے ایک طوبت جاری ہوگی پھر اگر دردسر بیسوین دن تک ہو اور ساتوین دن رعاف واقع نہو اس مرض کا زوال رعاف سے کمتر ہوتا ہے یا دہ منتہے یا کانون سے جاری ہوگا یا خراج واقع ہوگا خصوصاً دائم کے پیچھے۔ اکثر جس شخص کو ابتداے مرض سے دردسر عارض ہو چوتھے یا پانچوین دن اوسکو بہت اذیت ہوتی اور ساتوین دن دردسر زائل ہوجاتا ہے۔ بیشتر ابتداء دردسر کی تیسرے دن ہوتی ہے اور پانچوین دن صعوبت ہوتی ہے اور نوین دن زائل ہوجاتا ہے یا گیارہوین دن۔ اطبا کہتے ہین کہ اگرچہ قیاس مقتضی اس بات کا ہے کہ دردسر سوین دن زائل ہو اسلیے کہ دسوان دن بہ نسبت تیسرے دن کے ساتوان ہے لیکن چونکہ ساتوان دن یوم بحران نہین ہے بلکہ آٹھوان دن یوم بحران ہے اسلیے گیارہوین دن یہ دردسر زائل ہوگا اسواسطے کہ گیارہوان دن بہ نسبت تیسرے دن کے آٹھوان دن ہے یہ قول طبیبون کا میرے نزدیک صحیح نہین ہے اسلیے کہ حساب بحران کا اس قاعدہ پر نہین ہوتا یعنے ادوار کا ایام بحران ہونا ضرور نہین ہے۔ اگر دردسر پانچوین دن

شروع ہو چودہوین دن زائل ہوگا بشرطیکہ مریض مطیع ہو اور طبیب معالجہ مین خطا نہ کرے۔ اکثر یہ در سرسامی غضب مین عارض ہوتا ہے

علامات ردیہ جو حواس مریض سے متعلق ہین مریض کا آنکھون سے نہ دیکھنا یعنے بصارت زائل ہو جانی اور کانون سے نہ سننا علامت ردی ہے آواز کے سننے سے گریز کرنا اور شوخ رنگ کی دیکھنے سے بھاگنا علامت ردی ہے کہ دلالت کرتی ہے روح نفسانی کے ضعف پر **علامات ردیہ جو آنکھ مین پائے جاتین** دونون آنکھون کا بیٹھ جانا اور سمٹ جانا بدون اسہال اور بیداری اور بھوک کی علامت اچھی نہین ہے اور تیرہ ہونا سپیدی چشم کا اور سرخ ہو جانا اوسکا مائل بہ فرفریت کے یعنے ارغوانی سے بنفشی ہو جانا یا آسمانی رنگ کا بعد سرخی کے آنکھ مین پیدا ہو جانا یہ بھی علامت بری ہے۔ ایک آنکھ کا چھوٹا بڑا ہو جانا امراض حادہ اور سرسام وغیرہ مین نہایت برا ہے مریض کی آنکھ سے کچہ نظر نہ آنا علامت ہلاکت کی ہے۔ التواء چشم یعنے پیچیدگی اور حول یعنے دہیڑا ہونا امراض حادہ مین علامت ردی ہے۔ اگر یہ حول بوجہ شنج خاص کے جو عضل چشم مین واقع ہوا ہو اور دماغ مین کچہ آفت نہ پہونچی ہو پیدا ہوا اوسکی پہچان یہ ہے کہ اختلاط عقل وغیرہ آفات دماغی اسکے ساتھ نہین ہوتے وہ علامات ردی جو باعتبار مبصرات خواہ دیکھنے والی یا چکتی چیزون کے معتبر ہین اونکی تفصیل یہ ہے سیاہ مکڑے چمکتے ہوئے دیکھنے اکثر قے پر دلالت کرتے ہین اور سرخ ریز ہ برابر آنکھون کے سامنے نظر آنے رعاف پر اکثر دلیل ہوتی ہین اور اسپر بھی دلالت کرتے ہین کہ خون کا میلان جانب فوقانی ہوا ہے اور بعد اوسکے دلائل خاص قے اور رعاف کے جو اوپر مذکور ہو چکے اونکی رعایت کیجاتی ہے۔ آنکھون سے آنسو بلا قصد جاری رہنا علامت ردی ہے خصوصاً اگر ایک آنکھ سے آنسو بہا کرین لیکن اگر اسکے ساتھ علامت بحران رعافی کی ہو تو اتنی زبون حالی نہ ہوگی اور سوا آنسوؤن کے اور علامات رعاف کی بھی بشرط سالم ہونے اور علامات کی دلیل رعاف پر ہوتی ہین۔ آنسوؤن کی کمی اور بیشی کا بھی لحاظ رکھنا چاہیے اور اسکا بھی خیال رہے کہ آنسو رقیق نکلتے ہین یا غلیظ اور گرم ہوتے ہین یا سرد اور بارادہ نکلتے ہین یا بدون ارادہ کے۔ روشنی سے مریض کو نفرت پیدا ہونی علامت ردی ہے اگر تاریکی کو زیادہ دوست رکھے پس مرض ضرور مہلک ہوگا مگر اینکہ کسی درد کی شدت کیوجہ سے تاریکی پسند کرے اور اگر درد نہو پھر مریض کو اندھیرے مین بیٹھنے کی رغبت بوجہ سقوط قوت روح نفسانی کی ہوتی ہے۔ نگاہ کا ٹھہر جانا بدون اسکے کہ کسی شے کیطرف دیکھتا ہو خواہ کسی طرف آنکھین پھیر کر ٹھہرا لی ہون ردی ہے اور اسی آنکھ کا ٹھہرانا کہتے ہین۔ زیادہ چرک آنکھ مین جمع ہونا اسطرح کہ پونچھا جاوے اور پھر نکلنا چلا آوے بہت ہی زبون ہے اور خشک کیچڑ آنکھون مین برامد ہونا ردی ہے ایسا چرک آنکھ مین بوجہ عجز قوت غریزی کی انضاج اور پختہ کرنے یا مادہ سے پیدا ہوتا ہے اور اسی جہت بروقت کثرت کے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آنکھ کے اندر کوئی چیز بزور گھسی جاتی ہے اور چبھتی ہے اور اوسکا قصد آنکھ سے باہر نکلنے کا ہے۔ یہ امر ممکن نہین ہے اگر تجویز کیا جاوے کہ یہ چرک بوجہ کثرت رطوبت کے جو آنکھ کیطرف آتی ہے پیدا ہوتا ہے بوجہ اسکے کہ طبیعت اوس رطوبت کو انضاج اور پختہ کرنے سے عاجز ہے اسلیے کہ آنکھ بروقت پیدا ہونے اس چرک کے خشک اور اندھی ہوتی ہے اور علامت یبس کی آنکھ مین غالب ہوتی ہین اسی وجہ سے یہ چرک بھی خشک ہو جاتا ہے۔ منجملہ ان علامات ردیہ کے ہین ایک بھی علامت ہے کہ حدقہ چشم پر بروقت طلعی ہونے آنکھ کے ایک چیز مثل کرمی کے جالہ کے پڑے اور آنکھون کی کوٹھڑی مین جاکر یہ جالہ چرک خواہ کیچڑ ہو جاوے اور اسیطرح بار بار جالہ پڑا کرے اور کنارے پر پیوٹے کے جا جا کر چرک ہو جایا کرے اسکو دلالت قرب موت پر ہے۔ آنکھ کا سرخ شدید ہو جانا اور سرخ باقی رہنا تب کی حدت مین علامت ردی ہے اور دلالت کرتا ہے کہ دماغ

ہین درم گرم بالغم معدہ مین واقع ہے اور سرخی چشم کا انتقال طاؤسی خواہ آسمانی رنگ کیطرف نہایت ردی ہے۔ آنکھہ کے ڈھیلے باہر نکل آنے خواہ آنکھہ نکا بڑا ہوجانا اور تباریق کا سامنے زیادہ پیدا ہونا دلیل بد ہے اور اکثر تباریق یعنے چمکتے ہوئے پنکے بوجہ کثرت مواد حارہ کے خواہ اطراف دماغ کے متورم ہونے سے پیدا ہوتے ہین۔ پلکون کا سوتے وقت کھلے رہنا بدون عادت کے علامت ردی اور زبون ہے۔ پلکون کا خشک ہونا علامت ردی ہے۔ اور حالت بیداری مین آنکھہ کھلی ہو اور اوسکے قریب انگلی لیجاتین اور بلا تین مگر مریض کو خبر نہو اور آنکھہ نہ جھپکے دلیل ہلاکت کی ہے اور قاتل ہے۔ آنکھہ کا زیادہ پھیل جانا ہمراہ بیدیان اور ضعف کے قاتل ہے۔ بعض اطبا نے کہا ہے جس شخص کی دونون آنکھہ کے نیچے پھنسی مسور برابر سپید رنگ طلوع دسوین دن پختہ ہوکر پھٹنے کے مرجائیگا اور شریر کی خواہش اوسے زیادہ ہوتی ہے **وہ علامات جو ناک سے ماخوذ ہین** ناک کا پھیلا ہونا اور اوسکے زخم پڑجانا علامت ردی ہے۔ ناک کا بیٹھہ جانا بھی ردی ہے ناک خواہ نخصون مین لگا کر کوئی چیز سونگھنا اور بدون ناک سے ہاتھے سونگھہ نہ سکے اور قادر سونگھنے پر نہو یہ بھی علامات زبون ہے خود بخود ناک مین بوی مشک یا گھی اور تمکین خواہ سوندھی سی کی آنی علامت بد ہے زرد پانی جمیات حادہ مین ناک سے ٹپکنا علامت قرب موت کی ہے۔ عطسہ آور چیزون سے مثل کھچلی وغیرہ کے چھینک آنی دلیل موت اور ابطلان حس شامہ کی ہے۔ ناک کا زخمی ہونی خواہ بشدت خستہ ہونے سے رعاف کا پیدا ہونا بھی علامت زبون ہے۔ ناک کا کھجلانا اور بار بار اونگلی ناک مین ڈالنی خواہ رکھنی جیسے اوسکا میل وغیرہ صاف کرتا ہے حالانکہ اندر پیڑی وغیرہ نہو بلکہ صاف ہو علامت بد ہے ناک سے پانی برامد ہونا علامت ردی ہے **علامات جو احوال کان سے ماخوذ ہین** کان کی تر خشک ہوجانی اور اوسکا منقلب ہوجانا اور صدف گوش کا سمٹ جانا یعنے اونچی گلگلی خواہ بارہ سمٹ جاہی علامت ردی ہے۔ کان کا میل عجب کڑوا نرہے اور بیٹھا ہوجاے جالینوس کے نزدیک علامت ردی ہے اور قدماء اطبا جو پہلے جالینوس کے زمانہ سے ہی اونکے نزدیک مہلک ہی۔ کسی قسم کا الم کان مین ہمراہ حمی حادہ کے پیدا ہونا خطرناک ہو اور قاتل ہے لیکن اگر بعد اس الم کے رطوبت کان سے جاری ہو اور الم مین سکون ہوجاہی اوسوقت ہلاکت سے امان ہوتی ہے اور یہ حکم اخیر واسطے نشانے کے ہے اور جوان آدمی بعد حدوث الم کے قبل جریان رطوبت اور قیح کے مرجاتے ہین **علامات جو دانتون کے اعتبار سے ماخوذ ہین** دانت پر دانت بیضا حمیات حادہ مین یا خالی مونہہ دانت پیسنا جیسے کہہ کہا رہا ہے علامت ردی ہے بعض اطبا نے کہا ہے جس شخص کے دانتون پر رطوبت لزج بکثرت جم جاے اور وہ مبتلاے تپ ہو اس سے دلالت ہوتی ہے کہ اوسکی تپ مین شدت ہوگی اسلیے کہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حرارت شدید ہے اور مادہ لزج جو دہن مین متحلل ہوگا پیدا ہوا ہے۔ ہر وقت دانتون کی صفائی پر بیمار کا متوجہ ہونا بغیر طبیکہ اوسکے عادات ہمیشہ اسطور پر جاری نہو علامت اچھی نہین ہے۔ دانت پیسنا اور دانت پر دانت پھیرنا کہ آواز پیدا ہو بدون عادت سابق کے علامت بد ہے کہ بتشنج مبتدی رنجبون ہے اور اگر جنبون پیدا ہونے کے بعد یہ کیفیت طاری ہو دلیل ہلاکت مریض پر ہے ہان اگر کوئی شخص بوجہ ضعف عضل فک نیچے جبڑے کے تھوڑے سے سبب بہت پیسا کرے اور اوسکی عادت یہی ہو اوسکی نسبت یہ حکم نہین ہے۔ دانت کا رنگ سبز ہوجانا علامت بد ہے خصوصاً وہ دانت جنکو ثنایا کہتے ہین **علامات جو زبان اور مونہہ وغیرہ سے ماخوذ ہین** زبان کا سیاہ ہوجانا امراض حادہ مین زبون حالی کی نشانی ہے۔ مونہہ کا خشک ہوجانا اور لعاب دہن سوکھہ جانا علامت جید نہین اگر ابتداے مرض مین مونہہ خشک

اور منتہی مین خشونت پیدا ہو بعد اوسکے سیاہ ہوجاے تو قاتل ہے خصوصاً چوتھے دن روز۔ **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ بہت بری بو آنی مونہہ سے امراض حادہ مین دلیل ہلاکت کی ہے اسلیے کہ وہ دلالت کرتی ہے فساد کل اخلاط پر۔ اونچا ہونا ایک ہونٹھ کا دوسرے پر شیر طبکہ خلقی نہو علامت ردی ہے پھیدہ ہونا ہونٹھہ کا حیات حادہ مین زبون ہے دونون ہونٹھ کا پھٹ جانا حیات حادہ مین افراط التہاب پر دلالت کرتا ہے اور سمٹ جانا اور دونون کا سرد ہوجانا علامت غیر جید ہے۔ بعض اطبانے کہا ہے کہ جسوقت زبان پر حمی حادہ مین چھالا مثل سیاہ دانے کے اوٹھہ آئے خواہ مثل دانہ ریٹھی کے پس موت قریب ہے اور اوسوقت خواہش تیز چیزونکی خورش کی زیادہ ہوتی ہے۔ خشونت اور میل زبان دلیل برسام کی ہے مگر زبان کی خشونت مین بخوبی تامل کرنا لازم ہے شاید اوسکا سبب استعمال کسی شے صابغ کا ہو۔ **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ زبان کا خلطا غالب سے ہر حال مین رنگین ہونا کچھ لازم نہین ہے جب تک جوہر اس خلط کا خواہ اسکا جرم یا جزاری المفصل اعضاء مشارکہ سے چڑھنے والا نہو **علامات جو حالات حلق اور مری اور قصبہ سے ماخوذ ہین** اختناق یعنے بند ہوجانا نفوذ ہوا ریہ تک فتحۂ غیر روزبجوان کے ردی ہے اختناق بدون برامد ہونے نکف کی خفیف ہو اسلیے کہ ازباد یعنے کف برامد ہونا اوسوقت ہوتا ہے کہ قلب مین زیادہ گرمی اور سخونت اسقدر پہونچے کہ افعال ریہ کے معطل ہون اور نیز افعال حجاب کے تباہ ہوجاتین اور سانس کا پھیرنا باستوا و انتظام ممکن نہو اور یہ ازباد بروقت نہونے ورم کے حلق مین بدون وقوع کسی امر عظیم کے نہین ہوتا اور کبھی اختناق بکثرت بلکہ اکثر اوقات بسبب دماغ کے ہوتا ہے۔ بالجملہ اگر حمی قوی ہین خوانیق شدید پیدا ہون پس موت قریب پہونچی ہے اسلیے کہ قلب بوجہ شدت حرارت کے ہوا و بارد کا زیادہ محتاج ہوتا ہے اور اختناق اوسکی جانبکی راہ بند کر دیتا ہے پس لہذا التہاب قلب کا بڑھ جاتا ہے اور سوء مزاج قلبی کا باوجود ہونے باین وجہ متحمل حیات کا نہین ہوتا۔ اسیطرح گر دنمین خم پڑجانا کہ اوسکی وجہ سے بلع یعنے لقمہ اوتارنا ممکن نہو خواہ بوجہ زوال قوتون کے پیدا ہوا ہو بوجہ شدت یبس کے بہر حال اس سے زیادہ آفت اور شر حمی مین اور نہین۔ اسیطرح اوترنا لقمہ کا بدشواری دلیل زبون حالی کی ہے۔ اسیطرح اچھو آنے کہ پانی ناک کیطرف چڑھ کر نکلے اور ہر وقت تھوک کا پھندا پڑجایا کرے یہ بھی دلیل ردی ہے اور بد ہے **علامات جو معدہ اور فم معدہ سے ماخوذ ہین** ہچکی امراض حادہ مین ردی ہے خصوصاً بعد اسہال کے ہچکی سے بہت خوف ہوتا ہے اسیطرح معدہ مین التہاب پیدا ہونا اور خفقان معدی باوجود حرارت حمی کے ردی ہے **علامات جو اعضاے تنفس سے ماخوذ ہین** ٹھنڈی سانس امراض حادہ مین ردی ہے کہ اسکو دلالت موت پر حرارت غریزی کے ہے اسیطرح مختلف سانس بھی ردی ہے۔ اور جو سانس مشابہ رونی والے کی سانس کے ہو کہ رک جاے اور اختناق ہوا کرے وہ بھی ردی ہے۔ اسیطرح سوء تنفس جو بوجہ اختلاط عقل کے پیدا ہو ردی ہے گروہ سوء تنفس جو بوجہ اورام کے اطراف صدر مین پیدا ہو سب سے زیادہ ردی ہے۔ جو لوگ کہ اونکی موت کا وقت حاضر ہوتا ہے اوسوقت اونکا پیٹ پھول جاتا ہے اور سانس اونکی پیہم چلی جاتی ہے اور سر دراز ہوجاتی ہے **علامات جو رنگونکی صورت اور رنگ سے ماخوذ ہین**۔ بقراط نے کہا ہے جسوقت چھوٹی رگین نزدیک پیشانی اور پلک اور چنبر گردن کی کھڑی ہوجائین یہ علامت ردی ہے۔ جو رگین ظاہر جسم مین نظر آتی ہین اونکا رنگ طاؤسی اور ارغوانی مائل بہ بنفشی ہوجانا خواہ جو مقدار رگ کی پہلے سے نمودار نہ تھی اور اب اسی رنگ پر ظاہر ہوجاے نہایت ردی ہے **علامات ردیہ جو استرخاے بدن اور بری طرح لیٹنے سے ماخوذ ہین** بدن کا ڈھیلا ہونا اور بد اسلوبی لیٹنے مین پیدا ہونی اور ضعف کبھی بسبب کثرت اخلاط غلیظہ کے ہوتے ہین جو احشا مین جمع ہون اور کبھی بوجہ خشکی تمام بدن کی اور بشدت اخلاط مین کمی پیدا ہونے سے اور کبھی بوجہ افراط ضعف قوت کے جو عضل مر

مین عارض ہوتی ہے اور ضعف قوت اور رطوبت احشا کیوجہ سے جو یہ امور پیدا ہون انکا تفرقہ بدن کی غلاظت اور نخافت سے نہین ہوسکتا جیسے بعض لوگونکو گمان ہوا ہے اسلیے کہ بدن اکثر فربہ اور سمین نہین ہوتا ہے بلکہ لاغر اور نحیف ہوتا ہے اور احشا اغلاظ سے مملو اور پر ہوتے ہین اور اکثر ضعف قوی مین ہوتا ہے عضل کے اور بدن فربہ ہوتا ہے بلکہ علامت تمام و کمال اپنے مواضع اور مقامات مناسب مین مذکور ہوچکی علامات ردیہ جو صورت لیٹنے سے ماخوذ ہین لیٹنا فرش خواب پر خلاف صورت عادت کے بلکہ عادت کی وضع اور خلاف عادت مین آمیزش کرکے علامت ردی ہی خصوصاً اگر بیمار فرش سے قدرے قدرے نیچے اوترے اور جبراً وسے اچھی طرح لیٹا ہین خواہ عمدہ طور سے بٹھا ہین پٹھہ کے بھل پلٹ جاوے اور اطراف کو لیسندکرے اور اطراف کو غیر طبعی اور نامناسب وضع سے گرادی اگر حرارت ظاہری زیادہ نہو اور بہ نسبت کرب عظیم کے جو اذیت معدہ خواہ جگر خواہ قلب کو پہونچاتا ہو یہ حالت اوسکی ہو۔ مگر اس بارہ مین ایکبات کا لحاظ بہت ضرور ہے کہ اکثر اشخاص فربہ اور بدن اونکا بھاری ہوتا ہے اور اونکے جسم مین استرخا بہت جلد پیدا ہوتا ہے اور بوقت صحت بھی اوسے بھی لیسند ہوتا ہی کہ ہر وقت اسیطرح لیٹا رہے یعنے چت لیٹنے کی عادت اوسکی ہمیشہ سے ہوتی ہے تو ایسے شخص کی چت لیٹنے کو علامت ردی سمجھنا نچاہیے۔ خواہ اگر کوئی درد ایسا ہو کہ سوای چت لیٹنے کے کسی اور بھل آرام نملے اور کل نہ پڑے تو اس شخص کی بھی استلقا سی خوف عظیم نہین ہی۔ جو کوئی کسیطرح کی نشست خواہ استلقا امراض حادہ مین ایسی اختیار کرے کہ وہ صورت اوسکی عادت زمانہ صحت کی مخالف ہو نہایت ردی ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جو شخص استلقا اور لیٹنے کی خواہش حالت مرض مین کرتا ہے یا اوسکے احشا مین اخلاط کی کثرت ہوتی ہے خواہ بیمن اور تحلل اخلاط کی وجہ سے ضعف اوسکی عضل حرکت مین پیدا ہوتا ہے خواہ کسی اور وجہ سے عضل اوسکے ضعیف ہوتے ہین۔ اگر کوئی مریض قادر استلقا خواہ چت اور پیٹ لیٹنے پر نہو بلکہ اوسمین ہر وقت بیٹھے رہنے کی خواہش پیدا ہو یہ بھی ردی ہے اور اکثر یہ خواہش بوجہ حدوث ایسے اورام کے پیدا ہوتی ہے کہ لیٹنے کی حالت مین سانس لینا دشوار ہوتا ہے خواہ اور آفات اعضا تنفس مین پیدا ہوتے ہین جنکی تفصیل کتاب سوم مین بخوبی بیان ہوچکی ہے۔ آدمیون کی صحبت اور ملاقات سے مریض کا متنفر ہونا اور دیوار کیطرف مونہہ پھیر کے بیٹھنا علامت اچھی نہین ہے۔ پیٹ کے بھل سونا بدون عادت کے بھی علامت ردی ہے اسلیے کہ یہ کیفیت یا بوجہ اختلاط عقل کے پیدا ہوتی ہے یا پیٹ مین کوئی ایذا ہوا ضطجاع رطب علامت محمود ہے اور اسکے معنی یہ ہین کہ جو مبتلا مریض کے بآسانی دوہرے ہوسکین اور حرکت مین تکلیف نہو علامات جو جلد سے ماخوذ ہین اگر جلد بدن کی ایسی خشک ہوجاے کہ بعد کھینچنے کے جسقدر گوشت سے جدا ہو پھر گوشت سے نہ ملے بلکہ اوسی طرح الگ ہی علامت ردی ہے اگر جلد سے بخار گرم بروقت تنفس یا رو کے برآمد ہو یعنے سانس تو گھنڈی نکلے اور جلد سے بخارات گرم برامد ہون دلیل ہلاکت کی ہے اور یہ بات اوسیوقت پیدا ہوتی ہے کہ حرارت قلب کی بالکل فنا ہوجاے علامات ماخوذہ شکم اور نواحی شراسیف سے پیٹ پھولنا امراض حادہ مین اور اسیطرح پیٹ نہ پچکنا باوجود یکہ پست آتے ہون علامت موت کی ہے خصوصاً اگر باوجود ان علامات کے دانہ تیرہ رنگ برامد ہو۔ شراسیف مین تمدد پیدا ہونا اور ایک جانب کا دوسری جانب سے بلند ہوجانا بھی ردی ہے۔ ہر ایک جانب شق بدن کا بقدر غیر مناسب یعنے جسقدر مثل اسیکی جانب کو اونچا ہونا چاہیے اوس سے زیادہ اونچی ہو خواہ اوس سے زیادہ نیچی ہو علامت ردی ہے۔ اسیطرح ملحمہ شق کی نرمی اور سختی بھی خارج از حد مناسب اوس جانب کے زبون ہے۔ مراق کا پھولنا اگر بیحی نہو اور باوجود پھولنے کے لاغری اور خشکی بھی پیدا ہو دلالت کرتا ہے کہ اندام اسپر پردہ کے ورم گرخاص جرم مین مراق کی ورم نہین ہی بلکہ جو اعضا اندام اس پردہ کے ہین وہ متورم ہوگئے ہین اسلیے کہ اگر خاص مراق

مین ورم ہوتا تو یہ دبلا اور پتلا نہوتا بلکہ پھولا ہوا ہوتا۔ تمدد شراسیف کا اگر مع درد کے ہو پس ماوہ مایل بطرف اسفل بدن ہے اور اگر بدون وجع شراسیف مین تمدد پیدا ہوا وہ کا میلان بجانب فوق ہوگا **علامات جو باعتبار مقعد کے ماخوذ ہین** مقعد کا امراض حادہ مین خود بخود باہر نکل آنا دلیل ردی ہے **علامات ردیہ جو قضیب اور انثیین کی حال سے معلوم ہوتے ہین** حیثیین کا نرم ہوجانا دلیل بد ہے اسیطرح ورم پیدا ہونا انثیین بشرطیکہ مرض حاد ہو۔ انثیین کا اور قضیب کا سمٹ جانا حرارت غریزی کی فنا اور موت پر دلیل ہے۔ اول مرض مین احتلام ہونا طول مرض پر دلالت کرتا ہے اور آخر مرض مین بہت اچھا ہے اگر حاجت نہانے کی ہو **علامات ردیہ جو بواسطہ رحم کے دریافت ہوتے ہین** رحم اور فرج عورت کا حمی حادہ مین باہر نکل آنا دلیل ردی ہے **علامات جو اطراف سے بدن کو خوذ ہین** اطراف مین علامات ردی چند قسم کی ہوتے ہین بعض علامات بنظر کیفیت اطراف کے جیسے طراف کا سرد ہوجانا حرارت حمی حادہ سے باوجود یکہ اطراف سرد ہون اور نبض بدستور ثابت رہی اور نہ اور ترے علامت ردی ہے مگر امراض مزمنہ خواہ حمیات مزمنہ مین برد اطراف چندان بد نہین حمیات حادہ مین سبب برد اطراف ورم عظیم جوف کا ہوتا ہے یا فرو ہوجانا حرارت غریزی کا خواہ غشی کا عنقریب طاری ہونا خواہ اختلال قوی پیدا ہونا۔ برد اطراف کی دلالت قوی ہلاکت مریض پر عجیب ہوتی ہے کہ اوائل مرض مین برد اطراف پیدا ہو۔ اسیطرح اگر زوال برد اطراف کی تدبیر مسخن کیجاے اور گرمی عود نکرے۔ یہ سب امور دلیل ہین کہ خون بدن کا ظاہر سے بھاگ کر باطن بدن کیطرف چلا گیا ہے بوجہ اسکے ورم اندرون جسم کے موجود ہے۔ تبرہ رنگ ہونا خانہ اور پانون کی انگلیون کا اور ناخن کا علامت ہلاکت کی ہے بیخ رنگ ہونا اطراف کا خواہ بنفشی رنگ فقہ زیادہ مہلک ہے بنسبت تبرہ رنگ ہوجانے کے پر اگر بعد سرخ ہوجانے خواہ بنفشی ہونیکے ثقل بھی اطراف خواہ تمام جسم مین پایا جاے پس موت قریب ہے اور نزدیک آپہونچی ہے اسلیے کہ ثقل دلالت کرتا ہے ضعف قوت نفسانی پر اور کمودت ضعف حرارت غریزی پر اور سرخی اور بنفشی رنگ فساد اور غلبہ اخلاط پر دلالت کرتا ہے سیاہ رنگ ہونا بہ نسبت کمودت کے اور کمودت بہ نسبت سرخی کے بہتر ہے۔ اور بانیہمہ اگر چند یا دیگر قسم کی علامات پیدا ہون مریض کا ہلاکت سے بچ جانا کچھ بعید نہوگا اور جو اطراف حالت اصلی سے متغیر ہوئے ہین پیشتر ازین بہ نسبت کہ وہ ساقط ہوجائین کے۔ احراق اطراف اور جلد کا مع برودت باطن کے دلیل موت ہے۔ منجملہ اقسام علامات ردی کے بنظر وضع اور شکل اطراف کی لحاظ کیے جاتے ہین جیسے تشنج اور خصوصاً اگر بعد اسہال کے تشنج ہو کہ وہ ضرور قتل کرتا ہے۔ کزاز ہمراہ ہذیان کے اور شدت حمی کی دلیل موت ہے **علامات جو سونے اور جاگنے سے ماخوذ ہین** دن کو نیند آنی اور رات کو نہ آنی علامت جید نہین ہے۔ اور رات دن کسیوقت نیند نہ آنے شب و روز کے سونے سے بہت بد ہے اسلیے کہ بیخوابی کا سبب فساد دماغ ہے کسی قسم کا فساد کیون نہو دن مین اول روز ہونا اسلم ہے اور یہ سب امور منتہی نوائب حمیات مین بد ہین مگر ابتدا مین اکثر ہوتے ہین اور مضر نہین ہوتے۔ سبات کا واقع ہونا بشرطیکہ بضعف مین ضعف ہو ردی ہے اسلیے کہ یہ سبات بوجہ ضعف قوت کے پیدا ہوتا ہے نہ بوجہ رطوبت دماغ کے اور خصوصاً اگر سبات کے ساتھ اختلال عقل ہو اور اکثر یہ سبات بوجہ غفونت خلط مارہ کے ہوتا ہے۔ زیادہ نیند آنی اوس مرض مین جسکی بیچ اختلال عقل پیدا ہوتا ہے اور اوسکے ہمراہ برد اطراف بھی واقع ہوتا ہے ردی ہے جیسے جس نیند کے بعد خفت اور سکون مرض مین پیدا ہو جید ہے **علامات جو ہاتھون کے کا موں سے دریافت ہون** کپڑے کے ٹکڑے چنا خواہ پرزے جمع کرنا یا بروقت ایسے افعال کرنے

جیسے اپنے بدن خواہ کپڑون سے کوئی شے چبتا ہے خواہ دیوار سے کچھ چھوتا ہے علامت زبون ہے اور اسکا سبب صعود بخارات ردی کا بطرف دماغ کے ہے کہ اسوجہ سے نامعہود شے نظر آتی ہے جب وہ بخارات بطرف آنکھ خواہ رطوبت بصفی کیطرف اقرتی ہین

علامات جودرد کے اعتبار سے دریافت ہون وجع شدید احشا کے حمیات حادہ مین علامت ردی ہے کہ دلالت احتراق شدید اور ورم عظیم باخراج احشا پر کرتی ہے ۔ اگر کسی عضو کا درد شدید بخود بخود دفعۃً ٹھہر جاے اور کسی طرح کا اثر درد کا باقی نرہے اور کوئی سبب ظاہر سکون درد کا نہو یہ علامت بہی ردی ہے **علامات جو زور زور بات کرنے اور سکوت سے ماخوذ ہین** صوت قوی بہت جید علامت ہے اور کلام مسلسل و منتظم بہی علامت جید ہے اور خلاف اسکا ردی ہے ۔ سکوت جو طولانی ہو اکثر وسواس پر دلالت کرتا ہے اور عضل زبان کی استرخا اور عضل خنجرہ کے استرخا پر دلیل ہے اور شنج حنجرہ پر دلیل ہے خواہ اسپر دلیل ہے کہ تخیل جو مبدء کلام ہے وہ جاتا رہا ہے ۔ مریض اگر عین بحران مین کلام کرے بہت اچھی علامت ہے ۔ خلاصہ یہ ہے کہ مردگویا کا چپ رہنا ابتدا رسبات وسواس پر خواہ اور کوئی چیز جو اوپر مذکور ہوئے ہین ۔ اور کثرت کلام مرد گم گوئی کی دلیل ابتدای ہذیان اور اغلاط عقل پر ہوتی ہے **علامات جو حالات عقل سے دریافت ہوتے ہین** ہذیان کی ہمراہ اگر کثرت حرکت اور میز مین دہمک اور مریض خواہ تخمنی مین دھمک ہو بہتر ہے اور اگر ہذیان مین سکون اور اطمینان ہو قاتل ہوتا ہے **علامات جو حرکات مریض سے ماخوذ ہین** کثرت اختلاط اور کثرت قلق علامت اچھی نہین ہے اور زیادتی بخار پر دلالت کرتی ہے جو مریض کے سر کی طرف اوٹھتا ہے ۔ کودنا اور پھاندنا بیمار کا اور پھر بیٹھ جانا ہر ساعت علامت بد ہے کہ بوجہ کرب اور اختلاط عقل اور ضیق نفس اور خناق اور ذات الریہ کے پیدا ہوتا ہے مگر ذات الریہ مین اوچھلنا کودنا اور بیٹھنا نہایت ردی ہے اسلیے کہ اس مرض مین اکثر جب خناق اور ضیق نفس پیدا ہوا وسیوقت یہ حرکات پیدا ہوتے ہین اگرچہ کبھی اور اسباب سے بھی حادث ہوتے ہین ۔ اگر اعضا حرکت سے بھاری ہو کہ بتکلف متحرک ہون اور تونس اور جلوس بھی اس ثقل کے ہمراہ ہو یہ بھی ردی ہے ۔ ناخن کا رنگ تیرہ ہو جانا حضور موت پر دلیل ہے ۔ اگر رعشہ بحرانی نہو علامت ردی ہے اور اگر بوجہ بحران جید کے ہوتو بہتر ہے ۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اگر مریض کو خوف موت زیادہ ہو یہ امر غالی از خطرہ نہین ہے **علامات ماخوذہ جمائی اور انگڑائی کے اعتبار سے** جمائی اور انگڑائی کی پیدائش اسطرح پر ہوتی ہے کہ طبیعت اعضاء عضلانی کو واسطے دفع فضول کے حرکت دیتی ہے پھر وہ عضو جسمین یہ فضول جمع ہین سخیف ہو اور مادہ فضول کا قلیل اور مجیب ہوا اور دفع کی چندان حاجت نہین ہوتی اگر عضو مذکور سخیف نہو بلکہ قوی ہو اور مادہ زیادہ ہو اوسوقت دفع فضول کی ضرورت ہوتی ہے پھر اگر بدن انتقال حرارت طرف برودت کے کرے اوسوقت طبیعت کو اعانت دفع فضول پر ملتی ہے اوسوقت وقوع تثاوب وغیرہ کا ردی نہین ہے کیونکہ اکثر دلالت بھی ہوتی ہے کہ طبیعت قادر تحلیل مواد پر نہین رہے بدون معونت کیف کی بوجہ کثرت مادہ ضعف قوت کی اور یہ امر سہل ہے چندان دشوار نہین ہے ۔

علامات باعتبار چیزون کے جو مریض کو دکھلائی دین اکثر خوابون مین بیمار وہی شیا دیکھتا ہے جو اوسکے بحران سے مناسب ہوتی ہین مثلاً جسکا بحران عرق سے ہونے والا ہے وہ خواب مین بھی دیکھتا ہے کہ حمام مین داخل ہوا ہے خواہ آمادہ دخول پر حمام کے ہے **علامات ماخوذہ بھوک اور پیاس سے** اشہا کا برطرف ہو جانا امراض مزمنہ مین ردی ہے اور اور امراض حادہ مین بھی ردی ہے مگر اتنا برا نہین جیسے امراض مزمنہ مین ۔ اور حاصل یہ ہے کہ بطلان شہوت فساد اغلاط

دلالت کرتا ہے خواہ قوت نفسانی کی موت پر یا قوت طبعی کی موت پر اگر علامات محرقہ مین بیاس باطل ہوجاوے دلیل بد ہے خصوصاً اگر زبان سیاہ ہوجاوے اور بیاس باطل ہووے ذکر اون احکام کا جو برقانی استدلال پر محمول ہین برقان قبل از سابع یعنے ساتوین روز سے پہلے بُرا ہے اور اسیطرح قبل از نضج مادہ کے اگر برقان ہو ہان اگر ندارک اس فساد برقان کا اسہال سے ہوجاوے جیسا بعض اطبا نے گمان کیا ہے اور قیاس بھی مقتضی اس قول کی صحت کا ہے یعنے کثرت مادہ کی دفع ہوجائیگی ۔ اور مجملاً یہ حکم ہے کہ بحران قبل ساتوین روز کے محمود نہین ہوتا اسوجہ سے برقان بھی ردی ہے اگر برقان بعد ساتوین روز کے ہو پھر بھی بحران جید نہین ہے اسواسطے خود ایک مرض مستقل پر خطرہ ہے بشرطیکہ اوسکے ہمراہ اور علامات سلامت حال مریض موجود نہون ۔ اگر برقان بروز ہفتم خواہ نہم خواہ چہاردہم ہمراہ علامات محمودہ کے واقع اور کوئی آفت بطرف جگر خواہ صلابت اور ورم نہو تو وہ محمود ہے اور اکثر بحران تام اس طریق سے واقع ہوتا ہے اور اس بحران کی عمدگی خفت عوارض مین مرض کی پیدا ہوتی ہے دلالت کرتی ہے اور برائی پر بعد بحران کے خفت نہونی بلکہ عوارض مین زیادتی دلیل ہوتی ہے ۔ منجملہ علامات ردی برقان کی یہ ہے کہ صفراوی دست بکثرت آئین اور جوش صفرا مین پیدا اور سوختہ اخلاط برازمین برامد ہون اور ایسے وقت مین بیمار کے مرنے کا خوف زیادہ ہوتا ہے پھر اگر اسہال بافراط جس سے تنقیہ کامل مادہ کا ہوجاوے خواہ پسینا بے اندازہ تمام جسم سے برامد ہو اور قوت بھی قوی باقی رہے البتہ خفت مرض مین بہت جلد ہوجاتی ہے **علامات جو ورمون سے ماخوذ ہین** جسوقت حمی حادہ کی وجہ سے اورام مغابن یعنے بُن ران اور ورم اطراف پیدا ہوا سمین بہ نسبت اسکے کہ پہلے ورم پیدا ہو کرب بوجہ عفونت عارض ہوئی ہو اگرچہ برا یہ بھی ہے ۔ جو اورام بیچ گوش مین پیدا ہون اونکی بیخگی اونکی قیح اور ریم سے نمودہ بھی ردی ہوتے ہین مگر یہ کہ بعد ظاہر ہونی ورم کے کوئی اور استفراغ مادہ کو دفع کردے اور اگر یہ امور ہون اور نہ پختہ ہو اور اونکے ظہور کے بعد استفراغ قوی پیدا نہو پھر اورام کی رداوت یقینی ہے اور فقط اورام ہذا کی نضج سے بھی فریفتہ نہونا چاہیے جسوقت ایسے اورام کا میلان خراج کیطرف معلوم ہو اور تمام اخلاط مین نضج نہو کہ اسوقت فقط نضج ورم کا دلیل خوبی پر نہین ہوسکتا جیسے اکثر یہی صورت واقع ہوتی ہے اور گمان انحطاط مرض کا ہوتا ہے اور بعد ازان مریض کو ہلاکت عارض ہوتی ہے ۔ جو پھنسی اور ورم کہ نمودار ہو کر بیٹھ جاوے وہ بھی ردی ہے اگر پھر دوبارہ برامد ہو کہ وہ علامت بہتر ہے اور قوت طبیعت پر دلالت کریگا اور بیشتر چونکہ بعض لوگ اس بات کی خبر ہوتے ہین کہ ورم خواہ پھنسی اونکے برامد ہو کر بیٹھ جاتی ہین اونکے واسطے کچھ ایسی خرابی اور ضرر متصور نہین **علامات چھوٹون پھنسیون وغیرہ سے ماخوذ ہین** اگر نخود و سیاہ کی شکل کی پھنسی حمیات حادہ مین برامد ہون بہت بد علامت ہے اور اگر کبھی ثمور ٹھہر جاین خواہ جوش اور ثوران انکی مادہ کا بوجہ کثرت کے ہو دوسرے روز مریض مرجائے گا ۔ بدن کے زخمونکا رنگ مائل بسبزی خواہ سیاہی خواہ آسمانی خواہ زردی مائل ہونا بُرا ہے مگر زردی سب مین کمتر اور سبک تر ہے ۔ بعض اطبا نے کہا ہے کہ اگر مریض کے زائد کوئی شے مثل بکو یہ سیاہ کے برامد ہو اور اوسکے گرد سرخی ہو بہت جلد مرجاے گا اور اگر بعد برامد ہونے اس دانہ کے پچاس روز تک زندہ رہیگا اوسکی موت کی علامت یہ ہے کہ عرق سرد بدن سے نکلے ۔ یہ بھی کہتے ہین کہ اگر دو اعین پر کسی ایک طرف گردن کی کوئی شے مثل تخم بید انجیر کے نکلے اور اوسکے ساتھ تمام بدن مین حصف ابیض یعنے سپید دانی بوجہ غلبہ صفرا کے پڑجاتین پس مریض کو خواہش گرم چیزون کے کھانے کی پیدا ہوگی اور بیسوین روز مرجاتا ہے ۔ زبان پر جو ثمور مہلک پیدا ہوتے ہین اونکا ذکر تفصیلی امراض خاصہ مین ہوچکا ۔ یہ بھی کہا ہے کہ اگر تپ مین کسی قسم کی کیون نہو کل انگلیون مین دونون بابہ کے ورم سیاہ مثل دانہ مٹر کے ظاہر ہوا اور اوس ورم مین

درد شدید پیدا ہو جو تیز و زمرجاے اور گرانی سر اور سبات بھی ایسے مریض کو عارض ہوتا ہے پھر باوجود ان امور کے اگر طبیعت نرم نہو ہیضہ بھی پیدا ہوتا ہے اور کبھی اس درم مین مواد امعاین اسقدر بستہ ہو جاتا ہے کہ شبیہ بعضل حجار کی ہوتا ہے **علامات جوازیرہ لاحق ہونے** سے یا خفو فہین لرزہ جو کر اور بار بار کسی تپ شدید مین آئے اور قوت ضعیفہ نہو مہلک ہو اور بحال ثبات قوت بھی بہیم لرزی کا آنا بشرطیکہ پورے لرزی کے تپ ائل نہو اچھا نہین اور سب سے بدتر وہ لرزہ ہے جو باوجود نہایت قوت اور بہیم آنے کے اوسکے بعد استفراغ مفید واقع نہو کہ بعد اوسکے تپ مین سکون پیدا نہو اور اگر استفراغ لرزی مین باوجود ثبات قوت کو عارض نہو دریافت ہوگا کہ خلط منہوک ہے مگر غالب مستقر ہے کہ طبیعت اوسکی دفع سے عاجز ہے اور یہ علامت ردی ہو۔ اور جو لرزہ کہ ایک ہی مرتبہ عارض ہوتا ہو اوسکی نسبت قول فیصل اور حکم جزمی یہ نہین ہو سکتا کہ بوجہ ضعف زائد کے عارض ہوتا ہے خواہ کسی اور وجہ سے **حکم استفراغ کا جو استفراغ نافع اور** مفید ہے اسہال یا قی وغیرہ سے اوسکی علامت یہ ہو کہ بعد نضج مادہ کے واقع ہو اور جس خلط کا نکالنا مناسب ہو اوسکو نکالے اور بسہولت واقع ہو اور اوسکے بعد خفت پیدا ہو۔ خلط کے تمام و کمال نکل جانے کے بذریعہ استفراغ دوامی خواہ طبیعی یہ شناخت ہو کہ وہ خلط مستفرغ ہو کر دوسرے خلط نکلنے شروع ہوا اور استفراغ ردی وہ ہو کہ مادہ سے استفراغ سیاہ جرد اور خرائط اور خون سیاہ یا خلط بدبو برامد ہو خواہ محض خلط بدبو اور فضول رہے کہ دفع ہو اور یہی حکم قے کا بھی ہے۔ اگر استفراغ شروع ہو کر کمی کرے واجب ہو کہ اوسکے اخراج کی اعانت بذریعہ تدبیر کیجاے۔ اگر ازالہ استفراغ مین ہو اور ہنوز نضج مادہ نہین ہوا ہے اوسکے فائدہ کا گمان نہین ہو سکتا۔ استفراغ ضعیف اور قلیل عرق سے ہو ذرا ور ریاح وغیرہ سے دالت کرتا ہے کہ طبیعت دفع مادہ کیطرف متحرک ہوئی مگر قادر دفع پر نہو سکی پھر اگر اسکے ہمراہ علامات بد ہون دالت قوت پر کرینگے اور اگر علامات بد نہون طول مرض پر دلالت ہوگی **احکام پسینے کے** عرق کا برامد ہونا اچھا بحران ہے امراض حادہ مین فرمیہ مین جو تہی ہون اور ورام حارہ مین اور اورام احتباسین **بیان وجہ زیادتی عرق کا** عرق کی افزایش یا سبب کثرت اور رقت یا سبب قوت شدید اور دافعہ کا بر استخاء قوت ماسکہ کے ہوتی ہے یا سبب اسکے کہ مجاری عرق وسیع ہون یا تین کسی سبب اتساع پیدا ہونے کی وجہ سے اور کبھی عرق مین بوجہ حدوث اضداد ان امور کی ہوتی ہے۔ عرق کا یہ بھی دستور ہے کہ اگر پوچھا جاے خوب آتا ہے اور اگر بجاے خود چھوڑ دیا جاے بند ہوتا ہے **بیان اون اعضا کا جنمین عرق زیادہ برامد ہوتا ہے اور جنمین کم** جس عضو مین مادہ مرض ہوتا ہے اوسی مین عرق زیادہ نکلتا ہے اور جس عضو مین مادہ مرض نہین ہوتا اوسمین عرق بھی کم برامد ہوتا ہے اور اسیطرح جس مین اسباب غیر مسام پیدا ہون اونمین بھی عرق کم نکلتا ہے اسیطرح جس پہلو پر مرض ہوتا ہے اوس جانب بھی عرق کم برامد ہوتا ہے اسلیے کہ بوجہ انصباب زیادہ خواہ فرش کر اور ہر انفعاط اور تنگی مسام پیدا ہوتی ہے اور ہماری اور ہر کی خشک ہوتے ہین کہ رطوبت کی روانی اور سر نہین ہوتی ہے اور نہ اوس طرف سے پسینا نکلتا ہے۔ بنیۂ بجھو کی طرف جو اعضا ہین جیسے پیٹھ وغیرہ اونمین عرق زیادہ برامد ہوتا ہے بہ نسبت اعضاے اگلی جانب کے جیسے سینہ اور جانب اعالی یعنے سر و گردن کی زیادہ نکلتا ہے بہ نسبت اسافل جسم کے خصوصاً مرین زیادہ پسینا نکلتا ہے **بیان اون وقتون کا جنمین عرق زیادہ برامد ہو یا کم** نوم اور خواب مین بہ نسبت بیداری کے عرق زیادہ برامد ہوتا ہے اسلیے کہ تصرف حار غریزی کا رطوبات بدنی مین بوقت نوم کے زیادہ ہوتا ہے اور یہ بھی وجہ ہے کہ اوذیت نفس کی نوم مین سخت ہوتی ہے اور یہ امر محرک سوداء کا بطرف باطن کے ہے بقراط نے کہا ہے کہ عرق کثیر حالت نوم مین بدون وجود کسی اور سبب کے جو مستلزم برامد عرق کا ہو دلیل ہے کہ صاحب عرق نے غذا اسقدر کھائی ہے کہ اوسکا تحمل بدن پر دشوار ہے اور

مقدار عمل سے زیادہ ہے پھر اگر غذا اسقدر نہ کھائی ہو اور عرق بروقت خواب کے برامد ہو معلوم ہوگا کہ بدن اس شخص کا محتاج استفراغ کا ہی ہے اور سبب اسکا یہ ہے کہ عرق کثیر باوجود صحت قوت کے بدون اسکے کہ مادہ مین کثرت ہو اور وہ مادہ سزا اور دفع طبعی کے مہیا نہین نکلتا اور یہ کثرت باسبب قریب سہو ہوتی ہے جیسے امتلاء قریب العہد یعنے بعد کھانے کسی چیز کے فوراً جو امتلاء اور سیوقت پیدا ہوا ایسی امتلاء کو بھوک اور ریاضت دفع کر دیتی ہے اور وہ پسینا جو خود بخود بمحض بفعل طبیعت برامد ہو وہ بھی اس امتلاء کو دفع کر دیتا ہے یا امتلاء سبب بعید سے ہو یعنے فضول غذائی رت سہو جمع ہوتے ہوتے موجب امتلاء ہوئے ہون اور اس امتلاء مین جب تک استفراغ جو بدن کو خوب پاک کر دے کیا جاوے کوئی اور تدبیر کافی نہین ہوتی اور پسینا ایسی امتلاء مین فقط رقیق اخراط فضول کو دفع کرتا ہے اور باوجود رقت کے وہ اخراط لطیف اور قلیل بھی ہوتے ہین اور جو شے فاسد ہوتی ہے اور اخراج مین اوسکے دشواری وہ بذریعہ عرق کے دفع نہین ہوتی اور بعد اخراج عرق کے ایسی امتلاء مین طبیعت زیر بار غلط فاسد کی ہو کر ضعیف ہو جاتی ہے ۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جسقدر حرارت غریزی قوی ہوتی ہے تحلل مواد کا مخفی ہوتا ہے اسلیے کہ نوبت اجتماع مواد کی نہین پہونچتی ہے اور تھوڑا تھوڑا مادہ جو پیدا ہوتا ہے ہر وقت متحلل ہوتا رہتا ہے پس بروقت قوت حرارت غریزی عرق برامد نہوگا مگر اینکہ اور اسباب مخالف قوت کی جمع ہون اسواسطے عرق کو اعتدال طبیعت سے خارج کہتے ہین کیونکہ برامد عرق کی باوجہ امتلاء کے ہوتی ہے یا مسام مین زیادہ وسعت پیدا ہوا یا قوت ہضم جیدہ سے عاجز ہو خواہ حرکت شدید رطوبات کو رقیق کر دے **ذکر اون ایام جنمین عرق زیادہ یا کم برامد ہوا کرتا مراض مادی مین عرق تیسرے خواہ پانچوین روز برامد ہوتا ہے** اور چوتھے دن یہ امراض کمتر بذریعہ عرق کے بحران پاتے ہین مگر شاذ اور نادر اور بموجب تجربہ مجسوسین کے ستائیسوین خواہ اکتیسوین یا چونتیسوین روز بہت کم عرق برامد ہوتا ہے **وجوہ استدلال کے بذریعہ عرق** کے وجوہ استدلال عرق کے یہ ہین کہ بذریعہ لمس کے عرق کا گرم اور سرد ہونا دریافت ہوتا ہے اور بذریعہ رنگ کے اوسکا صاف اور زرد خواہ سبز ہونا معلوم ہوسکتا ہے اور بحکیمی سے اوسکا نمکین اور تلخ خواہ ترش ہونا دریافت ہوتا ہے اور سونگھنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ بدبو ہے یا خوشبو وغیرہ ذلک اور قوام اوسکا رقیق اور لزج ہونے پر دلیل ہے اور مقدار اوسکی کثرت اور قلت پر آگاہ کرتی ہے اور محل عرق سے مثلاً پیشانی اور پشت اس امر کو ظاہر کرتا ہے کہ پورا نکلے گا یا تھوڑا نکلکر موقوف ہو جائیگا اور جس عضو سے زیادہ برامد ہو مرض اوسی عضو مین ہے اور وقت برامد ہونے عرق کا دلالت کرتا ہے کہ ابتداء مرض ہے خواہ انتہا یا انحطاط اور انجام کار عرق کا اس بات پر دلیل ہے کہ بعد پسینا برامد ہونے کے مرض مین خفت ہوتی ہے یا نہین بلکہ ایذا ہوتی ہے اور لرزہ خواہ قشعریرہ وغیرہ پیدا ہوتا ہے **علامات جو کیفیت عرق سے ماخوذ ہین** سر و پسینا بروقت حرارت حمی کی بہت ردی ہے خصوصاً اگر سر اور گردن سے نکلے اور یہ عرق مندر بہ غشی ہوتا ہے اور اگرچہ عرق سرد نہوہ بھی مندر بہ غشی ہے پھر سرد عرق کو کیا پہنچنا وہ تو بدترین اقسام عرق ہے کہ موجود غشی پر دلیل ہے نہ اینکہ غشی آیندہ پر دلالت کرے ۔ پھر اگر تپ شدید ہو اور عرق سرد برامد ہو موت قریب ہے اور عرق بارد بدو سقوط حرارت غریزی کے نہین پیدا ہوتا اسلیے کہ جب حرارت غریزی ساقط ہو جاتی ہے رطوبات کی حفاظت نہین کر سکتی بلکہ رطوبات کو چھوڑ دیتی ہے پس رطوبات کو متفرق کر دیتی ہے اور حرارت غریزی کیوجہ سے اون رطوبات مین تغیر پیدا ہوتی ہے پھر جب حرارت غریزی بخارات سے جدا ہو جاتی ہے بخارات اپنی کیفیت اصلی پر اگر سرد ہو جاتی ہین ۔ عرق جو رگ رگ کر نکلے ردی ہے اور عرق کثیر طول مرض پر دلالت کرتا ہے بوجہ کثرت مادہ کے اور ایسے مریض کو فصد اور اسہال بوجہ ضعف کے مفید

نہین ہے بلکہ حضہ نرم التہ مفید ہے ۔ بعد برامد ہونے عرق کے اگر خفت مرض مین نہو علامت جید نہین ہے پھر اگر بعد خروج عرق کے مرض کی اذیت زیادہ ہو پس علامت ردی ہے اگرچہ تمام بدن مین عرق برامد ہو عرق شائع جو منتشر تمام بدن مین اگر ابتدای مرض مین برامد ہو ردی ہے کثرت مادہ پر دلالت کرتا ہے ۔ مگر اینکہ سبب عرق کا رطوبت ہوا کی ہو جو بارش کثیر مین ہوتی ہے اوسوقت عرق مین باوجود ردات کے اسکی رداوت بہ نسبت اوس عرق کی ردات کے جو حرارت قوی اور کثرت اخلاط کے پیدا ہو بہت کم ہے اکثر ابتدا عرق کی ہو کر بعد ازان تپ پیدا ہوتی ہے اور تپ مین طول ہوتا ہے اگر بوجہ عرق کے پھریری عارض ہو بہتر نہین ہے بلکہ ردی ہے سوا سطے کہ اقشعرار کو دلالت انتشار خلط ردی پر ہوتی ہے جو موذی ہو بدن مین اور عرق کا برامد ہونا اس بات پر دلیل ہوتا ہے کہ بوجہ عرق کے تہیہ بدن کا مادہ موذی سے ہوا بلکہ اخلاط ردی سے جسقدر ایسی شے تھی کہ اوسکی حدت ٹوٹ گئی تھی بوجہ ملنے رطوبت کے وہ شے گل گئی اور اوسکا تحلل بذریعہ عرق کے ہوگیا اور یہ عرق باقشعرار اسپر دلالت کرتا ہے کہ مادہ کثیر یہ ایسا نہین ہے کہ محض استفراغ عرق سے اسکا تحلل ہوجاے ۔ جسوقت قوت اور نبض مین ضعف پیدا ہوا اور پیشانی پر تھوڑا سا عرق برامد ہو یہ علامت رنبوان ہے پھر اگر نبض ساقط ہوجاے موت واقع ہوگی عرق بہتر جس کے ذریعہ سے بحران تام اور جید واقع ہوتا ہے وہی عرق ہے جو بروز بحران واقع ہو اور تمام بدن مین برامد ہو اور بہت سا نکلے اور بعد برامد ہونے کے مریض کو خفت معلوم ہو اور اوسکے قریب حرارت اور خولی مین وہ عرق ہے کہ اگرچہ تمام بدن مین برامد نہو مگر اوسکے ہونے سے خفت مریض کو پیدا ہو ۔ خلاصہ یہ ہے کہ عرق کی حرارت اور برودت کی کیفیت اور اوسکے رنگ اور بو اور ذائقہ اور مقدار کثرت اور قلت اور زمانہ خروج کہ ابتدا ہے یا انتہا اور انخلاط ہے اور جو چیز ہمراہ عرق کے نپے غیرہ سے ہو اوسکی قوت اور ضعف اور جو کیفیت بعد برامد ہونے عرق کے خفت اور ثقل سے ہو ان سب امور کا لحاظ کرنا ضرور ہے اور انہین امور پر مدار حکم کا ہے ۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جو شخص مرض سے نقیہ ہوتا ہے اوسکے بدن سے عرق بکثرت نکلتا ہے بجہت بقا بہوا دکے اور اگر فصد خفیف اوسکی کیجاے کچھ قباحت نہین **علامات جو نبض کی جہت** سے ماخوذ ہین نبض ظرقی اور نملی اور نشاری جو شدید ہو نشارت مین خواہ جس نبض کی موجب زیادہ ہوردی ہے اور غزالی بروقت ضعف کے ردی ہے ۔ اختلاف نبض کا جسمین انقطاع شدید ہو اور حرکات ضعیف ہو کر تدارک اس ضعف کا ایک نبض احد سے جو نہایت قوی ہو اسطرح پر ہو کہ یہ نبض قوی متصل اور خفیہ قوی سے نہو بلکہ اوقات بعید مین یہ تدارک پیدا ہو ایسا اختلاف بد ہے اور ردی ہے ۔ کہتے ہین کہ اگر بائین طرف کی نبض متواتر ہو اور داہنی متفاوت اور معہذا ضعیف بھی ہو دلیل ردی ہے ۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اکثر اوقات حیوان کی نبض طبعی مختلف ردی ہوتی حالانکہ وہ مریض نہین ہوتی لہذا اسکی شناخت بھی واجب ہے ورنہ غلط واقع ہوگا **احکام نکسیر** پھوٹنے کے سرسام رعوی خواہ صفراوی اور ورم جگر جسمین حرارت غالب ہو اور ادرام حار بر شرایسف واقع ہون ان سبکا بحران تام بذریعہ رعاف کے ہوتا ہے ۔ سرسام کے رعاف مین کسی نشخے کی تخصیص کی ضرورت نہین ہے بلغ اور جو درم ہے اوسمین رعاف اوسی نشخے سے ہوتا ہے جو عضو متورم کے سیدہ ہین اور قریب پڑے ۔ اور حمیا محرقہ مین بھی بحران بذریعہ رعاف کے ہوتا ہے مگر کسی نشخے کی تخصیص نہین ہے ۔ اور ذات الریہ کا بحران رعاف سے نہین ہوتا اور ذات الجنب کا بحران متوسط ہے کہ بذریعہ رعاف اور نفث کے بھی ہوتا ہے ۔ اور غب لازم کا بحران بھی کبھی رعاف سے ہوتا ہے اسلیے رعاف نافع اسمین وہی ہے جو ایام افراد یعنے طاق ایام مین مثل پانچ سات نو وغیرہ کے ہو اور کمتر جو تھی روز واقع ہوتا ہے

کم نہیں سے اور پانچوین اور ساتوین اور نوین روز بیشتیک ہوتا ہے ۔ اگر بذریعہ رعاف کے امید بہبودی کی ہو اور یہ بھی دریافت ہوجاوے کہ رعاف شدید نہوگا بلکہ ضعیف اور خفیف ہونے والا ہے بموجب تعلیم بقراط کے اعانت رعاف سے کرنی چاہیے اسطرح کہ آب گرم سرد والین اور نمکسید کرین جیسے اگر دریافت ہو کہ رعاف مفرط ہے آب سرد کے ذریعہ سے روکنا مناسب ہو خواہ مجمہ شدید پر اسپنج جس تنفس سے رعاف ہورہا ہو لگائین گے تاکہ الم قریب حاصل ہو ۔ عمدہ رعاف وہی ہے جو بطرف جانب مارؤف کے واقع ہو اور جا مخالف کا رعاف اس قدر اچھا نہین ہے مناسب اور لائق تر اور ام واسطے رعاف کے وہ ہین کہ جو اوف سر اور پر مولین خواہ سینہ اور سر کے قریب ہون ورم بلغمی اور جو ورم صلب اور سخت کہ قریب تجر کے پہونچا ہو اور بہت دنون کا ہوگیا ہو اور ہمین امید حکم پر مبنی اور پھٹ جانے کی ہوتی ہے اور بحران بذریعہ رعاف اوسکا نہین ہوتا نہ اور کسی قسم کا بحران ایضاً جو بدرہم بار دکہ دماغ ہین ہو اور ذات الریہ ہین بحران بذریعہ رعاف کے نہین ہوتا **دلائل جو رعاف سے ماخوذ ہین** ۔ رعاف قلیل برا ہے اور اکثر رعاف ردی وہی ہے جسمین خون سیاہ برامد ہو اور خون سرخ کا رعاف کمتر ردی ہوتا ہے خصوصاً جب سرخی ہین چمک ہو ۔ جو رعاف چودہوین روز واقع ہو دلالت دشواری بحران پر کریگا ۔ بحران جید بذریعہ رعاف کے وہی ہے جو طاق دنون ہین واقع ہو **دلائل جو چھینک سے ماخوذ ہین** چھینک اگر زانہ منتہی ہین آتے بہتر ہے اور اول مرض ہین چھینک دلالت زکام کی ہے یا کسی خلط لذاع پر **احکام ہر از کے** کتاب اول یعنے فن کلیات ہین گفتار عام بسبب ہراز کے بانتہا رسید ہوچکی ہے اور اب کلام طولانی جیسا مناسب بحال امراض حادہ ہے بسبب ہراز کے کرنا ضرور ہے ۔ اور **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ جس مریض کے بدن سے عرق کثیر برامد ہوتا ہے اوسکا بحران نام بذریعہ اسہال کے نہین ہوتا **علامات ماخوذہ ہراز سے** اختلاف الوان براز بوجہ نکلنے ایسے فضول کے جنکے رنگ مختلف ہون دو قسم ہے ۔ اول تو جب اسہال بحرانی ہو اور بعد نضج کے بروز بحران جید واقع ہو اور اوسمین علامات محمودہ بھی پائی جاتین ۔ دوسرے بعد پینے ایسی دوا کے جو مسہل اخلاط مختلف کی ہے اگر براز کا رنگ مختلف ہو وہ بھی اچھا ہے اور دونون صورتون مین اختلاف لون براز سے بدن کے صاف ہونے اور تنقیہ پر دلالت ہوتی اور امید کیجاتی ہے ۔ سوائے دونون وقت کے اور سبب وقات مین اختلاف لون براز احتراق اور دوبان اور کثرت اخلاط فاسدہ پر دلالت کرتا ہے ۔ براز منعفن جو مشابہ براز لاشون کے اور بصورت اوس براز کے ہو جو بوقت ولادت خواہ قبل کھانے غذا کے لڑکے اپنی فضولی براز کی دفع کرتی ہین الغرض ایسا براز ردی ہے ۔ زرد براز جس صفرا غالب ہو اول مرض مین دلالت غلبہ صفرا پر کرتا ہے اور غیر جید ہے اور آخر مین جب زمانہ انحطاط کا ہو ایسا براز دلالت کرتا ہے کہ بدن کا تنقیہ ہورہا ہے اور یہ دلیل جید ہے کہ براز مراری بکثرت نکلجاوے اور مرض مین خفت حاصل ہو علامت ردی ہے اسہال کثیر بعد علامات ردی کے اور بعد سقوط قوت کے بشرطیکہ اوس سے خفت مرض مین پیدا نہو دلیل موت کی ہے اگر چہ حمی مفلعہ بھی ہو لیکن ایسے براز کی روا رکھنی مخصوص حمی لازمہ سے نہین ہے ۔ جس براز پر چکناہٹ پیدا ہو اور کسی چرب چیز کا استعمال نہوا ہو دبان اور اعضا اصلی کے گھلنے پر دلیل ہوتا ہے اور یہ دلیل ردی ہے گو مہلک نہین ہے اسلیے کہ یہ کیفیت کبھی گھلنے سے بھی براز مین پیدا ہوتی ہے اور جسوقت براز مین کوئی شے مثل صدید یعنے پیپ کی ظاہر ہوا ور زردی پر آمیختہ ہوجاوے اور بدبو غالب ہو اور یہ سب امور جمیات حادہ مین ہوتے ہین ایسا براز مہلک ہے ۔ جس اسہال کے براز مین گرد براز

ایک شئے رقیق بمیدہ جاری دریافت کرنا چاہیے کہ یہ صدید جگر کا ہے اور اسکا ناصبہ ہے کہ اندر اسمین ہوتا ہے اور بڑا بہت جلد بڑا ہوتا ہوا اور کبھی تنہا بھی صدید بدون آمیزش براز کے ہوتا ہے اور یہ صدید بہر حال ردی ہوتا ہے۔ جسوقت براز مین چھلکے ترمس کے ایسے برامد ہون تو سمجھ امراض مین ایسا براز مہلک ہوتا ہے **بیان احکام جو قے سے متعلق ہین** قے کا بیان بھی کتاب اول یعنے فن کلیات مین ہوچکا مگر اس مقام پر بھی بعض احکام قے کے جو بیان ہوچکے خواہ احکام صدید کا ذکر خیر ہی بشرطیکہ وہ مناسب اس مقام کے ہون۔ قے فاسدہ وہی ہے جو مرکب غلط بلغم اور صفرا سے ہو بشرطیکہ دونون مین خوب آمیزش ہو اور بہت غلبۃ القوام نہو اور جسقدر قے صرف لیتے ایک ہے غلط کی ہو اوسیقدر زبون ہے اسلیے کہ محض صفراوی شدت حرارت پر دلالت کرتی ہے اور محض بلغمی شدت برودت پر **علامات جو قے سے ماخوذ ہین** جسکا رنگ مخالف عادی قے کے رنگ کے۔ مثلاً رنگ قے کا سپیدائی ہو خواہ زرد ہو ایسی قے ردی ہے اور خلاف رنگ قے عادی کی یہ رنگ ہین جیسے سبز خواہ کرائی خصوصاً اگر متن لیعنے بدبو ہو خواہ چقندر کا رنگ ہو خواہ اخمر فانی ہو خواہ تیرہ رنگ ہو اور سب سے بدتر قے زنگاری اور سیاہ بالخصوص اگر قے کے ہمراہ مریض کے بدن مین تشنج پیدا ہو فوراً قتل کرتی ہے مگر اینکہ قوت مریض کی قوی ہو کہ دو دن تک بقاء حیات کی امید ہوسکتی ہے۔ لیکن طبیب کو لحاظ اسکا ضرور ہے کہ رنگ قے کا کسی شئے ماکول کیوجہ سے سبز خواہ سیاہ نہوا ہو۔ اگر ایکمرتبہ قے کرنے مین یہ سب الوان مختلف برامد ہون وہ قے نہایت ردی ہے۔ بدبو نے ہر طرح کی ردی ہے۔ اور خالص یک خلط کے قے بھی ردی ہے جیسا اوپر مذکور ہوا **بیان احکام کا جو بول سے متعلق ہین** ہمنے بہت سے احکام کلی بول کے فن اول کتاب اول مین جہان بیان اعراض کا ہے بیان کردئے ہین اور اب اس مقام پر بعض احکام مذکورہ بالا اور علاوہ اونکے اور بھی احکام بول جو مناسب اس مقام کے ہین مذکور کرتے ہین۔ پہلے ہم کہتے ہین کہ اگر بول مین علامات نضج کے بنسبت جایتین خواہ نضج قوی کے علامات مفقود ہون فوراً ہلاکت مریض کا حکم کرنا ضرور نہین ہے اسلیے کہ اکثر ایسی حالت مین مریض کو خلاص کسی اور استفراغ کے ذریعہ سے جو بوجہ قوت کے واقع ہو جاتا ہے کہ اوس استفراغ سے اخلاط پختہ اور خام سب نکل جاتے ہین اور کبھی تحلل غلط مرض کا اگر مہلت زیادہ ملے بھی ہو جاتا ہے اور کبھی بحران بذریعہ خراج کے واقع ہوتا ہے خصوصاً اگر اس غلط مین رداوت شدید نہو مگر بالعموم ظاہر نہوا نضج کا بول مین اکثر علامت ردی ہے اور دلالت کرتا ہے قوت پر مرض کے اور کمتر دلالت اسکی یہ ہے کہ مرض مین طول ضرور ہوگا۔ اسیطرح جو بول بہ رنگ صحیح آدمی کی حالت مرض مین باقی رہے اور چار دن زمانہ ابتدا تا انحطاط اوسی حالت مین گذر جاتین۔ جو بول زمانہ تزید مرض مین متغیر ہو جائے اور تغیر اوسکا روز بروز بڑھتا ہو وہ نہایت اسلم ہے۔ کبھی بول امراض وبائی مین جمود اور قوام اور لون اور رسوب مین طبعی ہوتا ہے اور مریض قریب بہلاکت پہونچ جاتا ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اکثر اوقات بیمار کے بول ردی ہوتے ہین قوام اور لون اور رسوب مین ونیز دیگر علامات رداوت بول سے ظاہر ہوتے ہین مگر سب اس خرابی کا دفع بحرانی ہوتا ہے خصوصاً امراض حادہ مین جو بسبب جگر اور زاجی بول کے پیدا ہوتے ہین **علامات جو بول کی قلت اور کثرت پر مبنی ہین** جو شخص ایک مرتبہ تھوڑا پیشاب کرے اور دوسری بار بہت اور ایک مرتبہ حبس بول اوسے عارض ہو یہ علامت بد ہے اور حمیات حادہ مین اس علامت کو دلالت ہوتی ہے کہ طبیعت کو مرض کے مجاہدہ شدید واقع ہے کہ کبھی مرض غالب ہوتا ہے اور مفعول محبس ہو جاتے ہین اور کبھی طبیعت غالب ہو کر اخراج افضول بذریعہ بول کے کر دیتی ہے۔ اسیطرح یہ کیفیت بول کی قلت اور کثرت مین غلظت زیادہ پر دلیل ہے اور یہ کہ زیادہ بذابذ شواری نضج کو

قبول کریگا۔ پس اگر مادہ نہون بلکہ خفیف جمیات ہون ایسی کیفیت بول کی بسبب بطول مرض ہوتی ہے **علامات جو بول کے رقیق ہونے سے ماخوذ ہین** رقت بول کی کبھی مثل مرض ذیابطس کے ہوتی ہے اور اوسوقت پیاس بہ رقت معلوم ہوا کرتی ہے اور لحظہ بلحظہ مشتاب ہوا کرتا ہے اور باسانی دفع ہوتا ہے اور رقت بول کی بوجہ خامی اور وقوع سدہ کے ہوتی ہے جو خروج مادہ کو مانع ہے اور کبھی بوجہ ضعف قوت مغیرہ کے اور ایسے وقت مین خروج بول کا بسہولت نہین ہوتا اور اس رقت مین خرابی بہ نسبت ذیابیطس کے کم ہے اگر بول رقیق امراض حادہ مین چند روز پے در پے آئے اختلاط عقل کا خوف ہوگا پھر اگر بعد عروض اختلاط کے بھی رقت بول کی یکسان رہی موت سریع پر دلالت کریگا اسلیے کہ مواد جملہ آور دماغ پر ہوتے ہین پس اپنے افعال سے معطل ہوجاتا ہے۔ اگر بول مین غلاظت پیدا ہو مگر مرض مین خفت عارض ہو اکثر بہ بسبب پگھلنے اعضا کے ہوگا اگر بول سپید مائی بکثرت خارج ہو زمانہ تزیید حمی مین یا بعد زمانہ صعود کلی مین یا صعود نوبت واحد مین تو یہ رنگ اور کثرت بول ورم اعضای زیرین پر دلالت کریگا قوام بول مین بحث فصول آیندہ مین کیجاتی ہے اور جداگانہ اسکا بیان ہوگا۔ **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ رقت قوام بول شاید بول سیاہ اور سرخ کے ہمراہ جمع نہین ہوتی اگر کسی مقام پر ایسا اتفاق ہو دو صورت سے خالی نہوگا یا کوئی شے مطعوم اس مرد سے اس رنگ کی ہے خواہ جو غلبہ کہ اوسکا رنگ بول مین ہو اسقدر قوی ہے کہ باوجود قلت مقدار کے مصبغ ہے اسلیے کہ اگر اوسکے مقدار مین کثرت ہوتی بول مین غلظ بھی پیدا ہوتا **علامات جو بول غلیظ القوام وکدر ہونے سے ماخوذ ہین** حسب بول رقیق حمی لازمہ مین غلیظ ہوجاتا ہے اور علامات جیدہ موجود ہون بحران مرض کا بذریعہ عرق ہوگا اور علامات جیدہ نہون اور نہ بہ اخراق شدید ہو دلیل مشتعل ہونے حرارت کی قلب یا کبد مین ہے۔ **بول غلیظ کا صاف ہوجانا قبل بحران کے علامت جیدہ نہین ہے** اسلیے کہ یہ امر حس مادہ پر دلیل ہے و نہ اسبات پر کہ طبیعت دفع مادہ مذکور سے عاجز ہو۔ بول غلیظ بالکدورت جسمین کوئی شے تہ نشین نہوا اور اوسمین قوام کی صفائی کسی طرح پر نہو بوجہ شدت حرارت غریب کی اور ضعف حرارت غریزی پر دلیل ہو ہے ہی حرارت غریزی بوجہ ضعف کے نضج مادہ کا نہین کرسکتی اور یہ علامت ردی ہے۔ بول غلیظ سے خصوصاً بروز چہارم یا ششم بحران جمیات اعصابی یعنی حمی وغیرہ کا ہوتا ہے خصوصاً اگر ہمراہ اس بول کے رعاف بھی ہو **علامات جو بول کے رنگ سے ماخوذ ہین** بول سپید حمی حادہ مین میلان مادہ کو مخالف جہت عروق اور آلات بول مین دلالت کرتا ہے۔ پس اکثر یہ مادہ بطرف دماغ کے متوجہ ہوتا ہے اوسوقت درد سر اور سرسام پیدا ہوتا ہے اور اکثر بطرف احشا کے رجوع کرتا ہے اوسوقت ورم احشا پر دلیل ہوتا ہے پھر اگر علامات سلامت کی موجود ہو کمتر اوسکے اخراج بذریعہ قے پر دلیل ہوگا اور اکثر اخراج اوسکا بذریعہ اسہال کے ہوتا ہے خصوصاً اگر علامات قے کی نہو اور اوسوقت سجح اور خراش امعا اس سے واقع ہوگا پھر اگر بول سپید اور رقیق ہو اور حمی حادہ ہو بعد اسکے کدورت اور علامات پیدا ہو مگر سپیدی رنگ کی باقی رہے تشنج اور موت پر دلیل ہے **علامات جو ماخوذ ہین بروقت سیاہ ہونے بول کی جمیات مین** بروقت بول سیاہ سے امراض حادہ مین حکم بہ الات مریض کا صحیح نہین ہے اگرچہ بول سیاہ بکدورات خود علامت ردی ہے اور اگرچہ ہمراہ بول سیاہ کی دیگر علامات ردی بھی موجود ہون مگر قوت قوی ہو اور استفراغ اخلاط مختلف پر قادر ہو کہ بہتر کی مادہ کو مستفرغ کرسکے اور اوس بول کے بعد خفت اور استراحت عارض جیسے وہ عورات جو استفراغ طمث خواہ حیض کے سبب اخلاط ردی کا بھی استفراغ کرتی ہین اسلیے بول سیاہ عورات مین اسلم ہے۔ **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ بول

سیاہ جسقدر مقدار مین کم ہو اور جسقدر رقیق ہو اسقدر بہتر ہے کہ دلالت فنای رطوبت پر کرتا ہے اور اسقدر بول سیاہ امراض مین غلیظ ہونیوالی ہے اگر بول سیاہ مائل برقت اور لطافت ہو اور اسمین بخل متعلق ہونیسے سطح مین ٹہرا رہے اور بدبو اوسکی تیز ہو اور ظہور ان علامات کا بول مین امراض حادہ کے ہو دوسرا اور اختلاط عقل کے خبر دیگا۔ عمدہ احوال ایسے بول سیاہ کا یہ ہے کہ رعاف خون سیاہ پیدا کرتا ہے اسلیے کہ مادہ تیز اور غالب ہے اور بیشتر اس بول کے ہمراہ عرق بھی ہو جو حرارت کے براہ ہونیسے بشرطیکہ حرارت نہایت کم ہو اور نہ بافراط ہو اور بعرف عضل اور سام کے دفع اور عرق سے پہلے فشریرہ پیدا ہوتا ہے اگر اوس بول سیاہ کے ہمراہ جسمین کوئی شے خلق گول اور مدور رہے ہم حدم رائحہ یعنے مطلق کسی قسم کی بو نہو اور نہ جسمین مین اور ورم نہو اشیف کے بیٹھا ہو اور عرق بارد موت مریض پر دلیل ہے اور اس طرح کا تمدد نہ اسیف مین شیخ پر اور اسطرح کا عرق ضعف قوت پر دلیل ہوتا ہے۔

بول رقیق مائی جو مائل بسواد ہو بوجہ رقت کے طول مرض پر اور بوجہ سواد کے رداءت پر دلالت کرتا ہے۔ یہ بھی کہتے ہین کہ بول سیاہ اور لطیف جس شخص کو براہو اور اوسے خواہش طعام کی ہو فوراً مر جائیگا۔ بول سیاہ رقیق جسوقت مستحیل باشہر ہو جاوے اور غلاظت بھی نمودار ہو اور باایں ہمہ راحت مریض کو پیدا ہو جگر کے مرض پر دلالت کریگا خصوصاً یرقان پر اسلیے کہ یہ تغیر اوسکا لہ جو رقت سہی بطرف غلظ کے اور سواد سے بطرف شقرہ کے ہوا ہے نقصان حرارت اور وقوع ہضم پر دلیل ہے اور نقصان حرارت اور درستی ہضم کے ہمراہ خواہ اونکے بعد خفت اعراض کی واجب ہے اور یہان مفروض ہے کہ نضج نہین ہوتی اسلیے کوئی مادہ جگر مین ضرور ایسا باقی رہا ہے کہ اوسکا تنقیہ نہین ہو سکتا اور بوجہ اوسکے سدہ واقع ہوئے ہین بلکہ اگر یہ مادہ احدث ہو بہت جلد دیکھتے ہی دیکھتے ورم پیدا کریگا۔ وہ بول سیاہ جو حمیات حادہ مین تھوڑا تھوڑا زمانہ طویل مین خارج ہوا اور اوسکے ہمراہ ورد سر درد گردن بھی موجود ہو زوال عقل پر رفتہ رفتہ دلیل ہے مگر عورات مین یہ بول بہ نسبت مردون کے اسلم ہوتا ہے

بول سیاہ امراض حادہ مین جسوقت بول سرخ مین رقت ہو اور دیگر علامات اچھے اوسکے ساتھ پائے جائین بحران کے جلد واقع ہونیپر دلالت کرتا ہے اور علامات ردی ہون تو سرعت موت پر دلیل ہے۔ مگر ہر حال مین التہاب شدید پر دلالت اسکی ضرور ہے۔ رقت بول مع سرخی کے امراض حادہ مین دوسرا اور اختلاط عقل پر دلیل ہے۔ بول سرخ غلیظ امراض حادہ مین اگر تھوڑا تھوڑا اور متواتر البول مدبر اید ہو خطرناک ہے اسلیے کہ ایسا بول حرارت شدید اور اضطراب پر و نیز عجز طبیعت پر دلیل ہے لیکن اگر کثرت براز مع قلت بول زیادہ ہو دلالت کریگا کہ مادہ مرض کو طبیعت نے متفرق کر دیا خصوصاً حمیات غلیظہ مین۔ بحض خون کا پیشاب امراض حادہ مین قاتل ہے اسواسطے کہ امتلای شدید خون پر دلالت کرتا ہے کہ جسمین تیزی اور غلیان ہے اور ایسی ہی بول سے خوف اوس اختناق کا ہوتا ہے جو بسبب امتلا ارتجاف قلب کے پیدا ہوتا ہے اگر یہ خون بطرف قلب کے متوجہ ہوا ور سکتہ کا خوف ہوتا ہے اگر اسکا میلان بطرف دماغ کے ہو جو بول نہایت سرخ ہو اور حمیات اعیائی ہون اوسمین اگر غلظ پیدا ہو جاوے بعد اوسکے ثقل بکثرت ایسا ظاہر ہو جو تلچھٹ نہو اور دوسرے بھی موجود ہو طول مرض پر دال ہوگا اسلیے کہ مادہ خاصی ہی قبول نضج مین کرتا اسی جہت سے ابتدا مین غلیظ نہ تھا اور رقیب غلیظ ہوا اور رسوب بسرعت پیدا نہوا اسکا بحران بذریعہ عرق کے ہوگا اسلیے کہ مادہ بطرف عروق کے مائل ہے اور یہی بول مشابہ بول یرقانی کو ہوتا ہے فرق اسمین اور بول یرقانی مین یہ ہے کہ یہ بول کپڑے کو رنگین نہین کرتا خلاصہ یہ ہے کہ بول سرخ جسکا ثقل بھی سرخ ہو نیم خام اور خام پر دلالت کرتا ہے اور طول مرض پر بھی دلیل ہوتا ہے خصوصاً سرخی جسوقت شدید ہو اور مائل بکدورت ہو۔ بول اشقر بھی حادہ مین

جسوقت مائل بسیاہی یا سپیدی ہوجاوے ردی ہے اسلیے کہ سپید ہونا اشقر کا سرکیطرف صعود مادہ پر دلالت کرتا ہے اور سیاہ ہونا اسکا نیزی کیفیت مرض پر علامات جو رسوب سے ماخوذ ہین جو رسوب کہ اوسکا قوام اور رنگ ایسا مختلف ہو جو کثرت اخلاط مختلفہ پر دلالت کرے ردی ہے اور نہایت ردی وہ رسوب ہے جسکے اجزا چھوٹے چھوٹے ہون کہ یہ رسوب اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ طبیعت دفع مادہ پر جب قادر ہوئی کہ اجزا چھوٹے ہوئے ملاست یعنی چکنا ہونا رسوب کا اکثر خوبی حال پر دلالت کرتی ہے بہ نسبت بیاض کے پس اکثر جسکے بول مین ثقل چکنا ہوزندہ رہتا ہے اور جسکا ثقل سپید ہومرجاتا ہے بشرطیکہ ثقل ابیض مختلف ہوا اور اجزا اوسکے پراگندہ ہون اسلیے کہ قوام کی درستی سے قابلیت دفع ہونیکی زیادہ پیدا ہوتی ہے بہ نسبت درستی رنگ کے ایضاً ملاست ثقل دلالت کرتی ہے کہ اخلاط مرض سے زیادہ متاثر نہین ہوئے جیسے کہ رسوب جید کے اجزا چھوٹے چھوٹے ہوجاتین دلالت کرینگے کہ طبیعت نے اپنا فعل رسوب مین زیادہ کیا اور مرض نے اوسمین کچھ فعل نہین کیا۔ رسوب جو بطور کف اوپین کے ہو کہ اوسکی سپیدی مین اجزا ہوائی کی آمیزش زیادہ ہو بہت ردی ہے اور خارج حد طبیعت سے ہے۔ رسوب خام بھی ردی ہے۔ جس رسوب کی فوقانی جانب باریک اور متحرک ہوا فضل ہے اوس رسوب سے جسکی اوپر کیجانب مسطح اور بستہ ہوا اور اسی رسوب متحرک کو زیادہ دلالت اس بات پر ہے کہ مرض کا منتہی قریب ہے اور مرض حاد ہے۔ جس رسوب سے پہلی رقت بول نہ ہوا اور ثقل سفوف نہو بلکہ وہ ابتدا سے موجود ہو دلالت کرتا ہے اس بات پر کہ خلط مین کثرت ہے مگر اسپر دلالت نہین ہے کہ خلط مین نضج بھی ہے بلکہ نضج اوسوقت دریافت ہوتا ہے کہ رسوب بعد زمانہ نضج کے آئے اور ابتدا مین بول رقیق ہوا اور پہلے رسوب کم ہوتا ہوا اور بعد نضج کے زیادہ ہوا اور جب تک یہ باتین نہون دلالت یہی ہوگی کہ مادہ غلیظ اور ثقیل بکثرت ہے اور مرض بھی ثقیل ہے۔ اسیطرح رنگ مین زیادتی بدون رسوب کی خیریت اور نضج پر دلالت نہین کرتی اور کبھی زیادتی رنگ کی بجہت الم اور شدت حرارت اور گرسنگی کی پیدا ہوتی ہے اسلیے کہ بھوک مین رنگ بول کا بڑہ جاتا ہے اور ثقل کم ہوجاتا ہے۔ رسوب سرخ کثرت خون اور نضج کی تاخیر پر دلالت کرتا ہے اور ہمراہ رسوب سرخ کے حمیات محرقہ مین کرب اور غم بھی پایا جاتا ہے اگر رسوب سرخ چالیس دن برابر پایا جاوے مرض مین طول ہوگا اور بحران کی امید ساٹھ دن تک نہ ہوگی ایضاً رسوب سرخ جو متعلق ہوا اور اوسکو میلان اوپر کیجانب ہو جسوقت لطیف بول مین پایا جاوے امراض حادہ مین اختلاط عقل پر دلالت کرتا ہے پھر اگر ایسا رسوب ہمیشہ رہے خوف ہلاکت کا ہے اور اگر قوام بول کا غلیظ ہونا شروع ہوا اور رسوب متعلق بیٹھنے لگے اور سفید ہوتا جاوے سلامت مریض پر دلیل ہوگا۔ جو رسوب بشکل پارہ گوشت کے حمیات حادہ مین بدون دلائل نضج کے پیدا ہو اس بات پر دلیل ہے کہ اعضا سے کٹ کر گرتا ہے اور گردہ سے نہین۔ اور اگر اسوقت نضج موجود ہوا اور تپ ایسی نہو جو اعضا کو گیلادی حالات گردہ پر جیسا امراض گردہ مین بیان ہوا دلالت کریگا۔ جو رسوب مشابہ مچھلی کے چھلکون کے سفید اور سخت ہوا اور علامت نضج کی نہو اور حمی حادہ ہو دریافت کرنا چاہیے کہ تپ نے پٹھے اور بڑی اور رگون کو چھیلا ہے۔ اگر یہ باتین نہون تو یہ چھلکے مثانہ کے جاننا چاہیے۔ رسوب سحابی یعنے بشکل بدلی کے بھی مثانہ کی چھلنے پر دلالت کرتا ہے اور اس بات پر کہ تپ اندر اور عمق بدن سے نکلتی ہے۔ اور فرق درمیان اوس رسوب کے جو شبیہ پوست ہی کی ہو اور درمیان رسوب سحابی کی یہ ہے کہ سحابی مین باوجود علامات الم مثانہ کی نضج بول اور غلاظت قوام بھی ہوتی ہے علامات جنکا اعتبار چند احوال کے اجتماع سے بسبب چند دلائل کے بول اور قوام وغیرہ سے ہوتا ہے بول اون علامات کا کچی بول سے مذکور ہوتا ہے۔ بول دہنی وہ بول ہے جسکا رنگ اور قوام مثانہ تیل کے ہو اور یہ بول اگرچہ

روی ہے لیکن جسوقت اور دلایل سلامت پر دلالت کرین اس بول سے کچھ اندیشہ نہین ۔ ہان اگر سوب نیتی ہو تو نہایت ردی ہے ۔ خلاصہ یہ ہے کہ سوب خالص زیتی ردی ہے اور وہ ایسا ہوتا ہے کہ تیل کے رنگ مین زردی اور سرخی ملی ہوئی نظر آوے ۔ جسوقت زیتی بعد بول سیاہ کے پیدا ہو دلیل خوبی کی ہے جیسا حکیم روفس نے دیکھا ہے زیتی مین سب سے بدتر یہ ہے کہ ابتداے مرض مین ہو اور جسوقت دلائل ردائت کے موجود ہون اور جو تمام دن بول زیتی پیدا ہو مریض کے چھٹے روز مر جانے کی خبر دیتا ہے اور بدون علامات ردی کے ساتوین روز جو بول دفعتہً محمود سے متغیر ہو کر علامات ردی پیدا کرے امراض حادہ مین موت پر دلیل ہے اسلیے کہ یہ بول سقوط قوت پر دلیل ہوتا ہے جو دفعتہً بوجہ صعوبت اعراض کے پیدا ہو ۔ بول ذہنی بیشتر اختلاط عقل پر دلیل ہوتا ہے اسلیے کہ یہ بول بوجہ خشکی کے پیدا ہوتا ہے ۔ جس بول مین خون کے خشک ٹکرے حمی حادہ مین برامد ہون اگر اوسکے ہمراہ خشکی پیدا ہو علامت ردی ہے پھر اگر سیاہی بھی اسکے ساتھ ہو بہت ردی ہے ۔ خون کا بپشاب حمی حادہ مین بدون شدت اور احتراق اور شگافتہ ہونے اوعیہ خون اور اون کو نکی جو بنام جداول ملقب ہین نہین ہوتا اور خون کا بستہ ہونا بوجہ شدت حرارت کے ہوتا ہے ۔ بول سپید اور رقیق جسمین زرد یعنے کہین اور سحابہ یعنے ملکہ ابر سا ہو اور اوسکا رنگ زرد ہو خطرہ عظیم پر دلالت کرتا ہے اسلیے کہ اسی دلالت اضطراب اور شدت تیزی مادہ پر ہوتی ہے ۔ بول سیاہ رقیق کے احکام فصل سابق مین بقدر کفایت بیان ہو چکے ۔ بول رقیق اشقر ابتداے حمیات حادہ مین جسوقت متغیر بطرف سپیدی اور غلظ کی ہو تا ہو بعد اوسکے متلدد باقی رہے اور تیرہ رنگ مثل بول خر کے اور بدون قصد نکلنا شروع ہوا اور بیداری اور قلق بھی ہو دونون جانب کو تشنج پر دلیل ہوتا ہے کہ اوسکے بعد موت واقع ہوتی ہے بشرطیکہ علامات جیدہ ان علامات پر غالب نہون اسلیے کہ بول اشقر مین رقت بدون غلبہ خلط صفراوی اور حار کے نہین ہوتی اور اوسمین غلاظت اور ردی بدون صعوبت مرض کے پیدا نہین ہوتی اور بدون اسکے کہ اضطراب احوال مادہ مین ہو بعض اطبا کا قول ہے کہ خونی رنگ کا بول جو مقدار مین تھوڑا ہو نہایت ردی ہے خصوصاً اگر محموم کو مرض عرق النسا کا بھی ہو علامات ردیہ جو کیفیت خروج بول سے ماخوذ ہین جسوقت وہ مریض جو مبتلاے حمی حادہ مین ہے دفع بول قلیل پر قادر ہو اور بخوبی اخراج بول نکر سکے اور بروقت پیشاب کرنے کے درد بھی پیدا ہو مگر قرحہ خواہ ورم آلات بول مین نہو اور نبض مین تواتر اور ضعف پیدا ہو پس علامت ردی ہے اگر حمی دائمی حادہ مین بول کا احتباس ہو جاوے اور درد سر کی شدت اور عرق کی کثرت ہو دلالت حدوث کزاز پر ہے ۔ جو بول قطرہ قطرہ حمی خفیف مین جسکے اعراض مین سکون ہے براز ہو دلالت رعاف پر کریگا پھر اگر حمی حادہ محرقہ ہو حالت ردی پر دلالت کریگا جو داغ پر طاری ہوئی ہے اور تپ خفیف اور سبک ہو کثرت امتلا اور ضعف طبیعت پر دفع بول کی دلیل ہو گی جو بول بدون ارادہ کے حمیات مین خارج ہو سبب اوس کا ضعف قوت ماسکہ اور پیدا ہونا کسی آفت کا دماغ مین ہوتا ہے اور یہ کیفیت پیدا نہو گی بدون اسکے کہ مادہ تیز اور گرم دماغ تک پہونچے اور اوسکی اذیت مین اعضاے عضلی بھی شریک ہون مثل شنانہ وغیرہ کے علامات ردیہ جو بول مین جاتے ہین بول بائی اور اسود اور بدبو اور غلیظ ردی ہے اور جو بول کہ اوسکے نیچے اوپر تک مثل دخان کے ظاہر ہو بہت جلد مہلک ہوتا ہے ایضاً جو بول کہ اوسکا رنگ مثل ماء اللحم کے ہو اور بدبو اوسپر غالب ہو قتال ہے علامات ردیہ اجناس مختلفہ کا بیان اور یہ کہ اون مین سے کون قتال ہے جسوقت ذی ورم یعنے مرورا اور اختلاط عقل مجتمع ہو یہ علامت قتال ہے جسوقت تغایر بدن کا لمس مین ہو اور بول مین بھی

اختلاف پایا جاتا ہے اور قے اور دست کا رنگ بھی مختلف ہوتا ہے واضح ہو گا کہ طبیعت مبتلاے اخلاط مختلف اور امراض مختلفہ کی ہے کہ اون سبکی مقاومت کی محتاج ہے اور یہ مقاومت ضرور آخر کار طبیعت کو عاجز کر دیگی جسوقت حمی لازم ہیں برودت ظاہر ہو گی اور سوزش اور حرارت اندرونی اور شدت تشنگی کی کیجا ہو پس مرض قاتل ہے۔ جسوقت دانت بجنے کے ساتھ اختلاط عقل بھی مجتمع ہو مریض فی بھلا ہو گا۔ اگر بیمار کو دفعتہً اسہال سودا دی عارض ہو اور شکم میں سوزش اور لذع اور الم جو سوزش پیدا کرتا ہے پیدا ہو اور خفقان اور غشی بھی عارض ہو پس یہ علامت موت مریض کے ہے جسوقت پیشانی سے عرق سرد برامد ہو اور ناخن زرد ہو جائیں خواہ سبب صورت میں ناخن کے تغیر پیدا ہوا ور زبان میں ورم ہو جاے اور زبان پر خواہ بدن میں کسی اور جگہ بثور غیر یب یعنے نئی طرح کے دانے پیدا ہوں پس موت قریب ہے۔ جسوقت اطراف شرسیف میں وجع ضربانی ہو اور اختلاج بھی ہمراہ تپ کے ہو اور با اینہمہ انگشت کی حرکت بری ہو خرابی اور بون حالی کی ضرور امید کرنی چاہیے اسلیے کہ اختلاج ریاح نافخہ پر دلالت کرتا ہے اور ضربان بوجہ ورم شدید اور شدت حرکت رگ سے پیدا ہوتا ہے عرق کثیر اور نبض جسمیں ضربت شدید متصل حرکت عظیم کی ہو ہمراہ مرض جنون کے ہوتی ہے۔ پھر بھی تامل کرنا ضرور ہے کہ اکثر ضربان اور اختلاج اندرون احشا تک نہیں پہونچتا بلکہ فقط ظاہر مراق میں ہوتا ہے اور یہ ضربان مضر نہیں ہے اگرچہ ورم بھی اوسکے ساتھ ہو لیکن اگر ورم با افراط عظیم ہو البتہ اوسوقت ضربان مضر ہے۔ اگر یہی حال ضربان وغیرہ کا بیس روز تک برابر رہے اور ورم اور تپ میں تسکین پیدا نہو ظاہر ہے ورم پھٹ کر خون جاری ہو گا اور بیشتر اوقات ہی مریض کو نجات اسطرح ہوتی کہ بول بکثرت برامد ہوتا ہے اور مادہ ورم براہ بول دفع ہو جاتا ہے اور انتقال مادہ کا یجانب اطراف خصوصاً پاؤں کیطرف دفع ہوتا ہے جو لوگ بوجہ امراض کے ضعیف ہو گئے ہیں جسوقت اون مرضا کو نفس متواتر اور غشی عارض پس قریب ہے موت پہونچے ہیں اور چار گھنٹے سے زیادہ نہیں رہ سکتی۔ جسوقت کوئی شخص جو حمی محرقہ میں گرفتار ہوا ور دفعتہً ضعف اور سکون پیدا ہو جاے حکم اوسکی موت کا فوراً ہی کرنا چاہیے۔ جسوقت کوئی مریض تپ میں مبتلا ہوا ور دفعتہً اوسکا قلب بھرکنے لگے اور قبض تشنج بدون کسی سبب معلوم اور معروف کے پیدا ہو غقریب مر جائیگا۔ جو کوئی مرض گرم میں مبتلا ہے اور پہلے اوسکا بول مستقر لطیف ہونا ہو بعد ازاں غلیظ ہو جاے اور اجزا میں براگندگی بوجہ بخشش کے پیدا ہو اور رنگ بول کا سپید ہو اور ایسا ہی متفرق الاجزا باقی رہے گویا گدلا ہے کا پیشاب ہے اور بدون قصد اور ارادہ کے پیشاب ہوا کرے اور بیداری اور قلق کی حالت ہو پہلے اوسکے بدن کی دونوں جانب میں تمدد ظاہر ہو گا بعد ازاں مر جائیگا۔ کہتے ہیں کہ اگر پہلے سپید پیشاب ہوتا ہو اور پھر مری سیاہ آبکا مہ جو دور امر کب سے اوسکی مانند ہو جاے اور اوپر کف بھی نمودار ہو بعد ازاں ناک سے دونوں طرف خون سیاہ روان ہو یہ علامت بد ہے اور موت ہے۔ بعض ایسے علامات رویہ جو براہ تجربہ اطبا نے ذکر کیے ہیں اور قیاسی دلائل سے اونکا اثبات بہت دشوار ہی ہو سکتا ہے از انجملہ یہ ہے کہ جب کسی آدمی کی ورید ثہر بانی پر جو گردن میں ہے ایک دانہ مشابہ کدو دانہ کے برامد ہو اور اوسکے ہمراہ سپید دانہ چھوٹے چھوٹے بہت سے نمودار ہوں اور تر چیزوں کے کھانیکی خواہش اور رغبت پیدا ہو بہت جلد مر جائیگا۔ کہتے ہیں اگر کسی آدمی کی کنپٹی پر دانہ سرخ اور سخت پیدا ہو اور اوسکی آنکھوں میں حارش بشدت پیدا ہو چوتھے روز مر جائیگا۔ اگر

جس شخص کے جسم مین دانہ مثل منور کے اوسکی آنکھ کے نیچے برامد ہو دسویں روز مرجائیگا۔ اور بدریض شیر بنی کو بہت دوست رکھیگا اور خصوص حلوا شیرین کو۔ کہتے ہین کہ مرض شدید کوئی کیون نہو اگر دفعۃً عارض ہوا اور اوسکے بعد قے یا خلفہ عارض ہو دلیل موت کی ہے۔ کہتے ہین جسوقت مجموم خواہ اور کسی مریض کو اوراہ یا قروح نرم عارض ہون بعد ازان اوسکی عقل زائل ہوجاے مرجائیگا۔ کہتے ہین جب کسی آدمی کے بدن مین خواہ چہرہ مین تربل یعنے ڈھیلا پن عارض ہوا اور اسمین درد نہوا اور اول مین اس مرض کی ناک مین کھجلی پیدا ہو دوسرے روز مرجاے گا خواہ تیسرے روز۔ کہتے ہین اگر کسی شخص کے زانو پر مثل مکوسے کے دانہ گول اور سیاہ پیدا ہوا اور اوسکے گرد سرخی بھی ہو بہت جلد مرجائیگا پچاس روز اوسکی ہلاکت کا انتظار کرنا چاہیے اور علامت اوسکے موت کی یہ ہے کہ سر پسینا نکلے **علامات طول مرض کے** طول مرض یا بوجہ غلاظت اخشا کے ہوتا ہے خواہ تدبیر مین غلط اور بیقاعدہ کرنے سے اور بہرحال طول مرض مین نم معدہ ضعیف ہوجاتا ہے اسلیے کہ طول مرض سے ہزال اور ناتوانی قیء معدہ مین آجاتی ہے علامات طول مرض کی نضج مین دیر اور تاخیر ہونی اوس قسم خاص کے نضج مین جس سے نضج پر استدلال کیا جاتا ہے یا رسوب اور نہ نشین ہونے مین ثفل کی تاخیر ہو جو متعلق رہتا ہے خواہ ہمیشہ رسوب احمر برامد ہوا یقاً لاغری بدن اور خصوصاً چہرہ کی کم ظاہر ہونی طول مرض پر دلیل ہے۔ اسیطرح اگر مرض حاد مین نبض عظیم اور چہرہ پھولا ہوا ہو اور شریان متنفخ ہون ایسے کہ دبلے نہوسکین۔ دریافت کرنا چاہیے کہ تحلل مواد کم ہوتا ہے اور مرض مین طول ہوگا۔ اگر بحران کی علامات قبل نضج مادہ کی پیدا ہون اور قوت ساقط نہو خواہ علامات موت کی پیدا ہون مرض مین طول ہوگا۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ خوف دلانے والی چیزین اور آلام جو بروز بحران واقع ہون اور اونکے ہونے سے کوئی ضرر پیدا ہونہ فائدہ اور بحال خود باقی رہین تو مرض مین طول ہوگا خصوصاً اگر یہ علامات ابتداے مرض سے شروع ہون اور آخر مرض مین ظہور ایسے علامات بالکہ کا اچھا ہے اور کثرت سے برامد ہونا عرق کا بھی طول مرض پر دلیل ہوتا ہے۔ جسوقت ہمراہ استفراغ قلیل کے جو دلالت کرتا ہے کہ طبیعت نے مقابلہ مادہ کی کیا ہے اور باوجود تحریک کے دفع مواد سے طبیعت کے عاجز ہونے کو تمام اور کمال ظاہر کرتا ہے خواہ یہ استفراغ عرق ہو خواہ رعاف خواہ اسہال وغیرہ حاصل یہ ہے کہ جب ایسے استفراغات کے ہمراہ اور علامات جید پیدا ہون یا علامات ردی ہمراہ ان استفراغات کے موجود نہون طول مرض پر دلیل ہونگی۔ اگر رسوب سرخ چالیس دن تک برابر باقی رہے اور سپید نہو جز طول کی دیگا تا اینکہ امید بحران اور زوال کی ساٹھ دن تک نہوگی۔ ابتداے مرض مین احتلام دلیل طول مرض پر ہوتا ہے۔ اگر علامات طول مرض کی اوائل مرض مین پائے جائین اونکی دلالت قوی نہین ہے مثل اون علامت کے جو بعد زمانہ ابتدا کے پائے جائین اور طول مرض پر دلیل ہون۔ اگر ایسی علامات جو مرض کی سرعت زوال پر دلیل ہون اور اونکے ظہور کا زمانہ اوسط ایام خواہ اواخر ایام مرض مین ثابت ہوا ہو اوسکو حکم اندار مین تامل کرنا چاہیے اور سوچنا چاہیے کہ یہ علامات کس دن تھے اور یہ دن منذر کس دن کیواسطے ہے اور جو شرط ایام انذار کے مذکور ہین اونکی مراعات کرنی چاہیے اور حال قوت اور سن اور نبض اور فصل اور مزاج اور حال حرکات مرض کی کیفیت اور کمیت اور تقدم و تاخر مین اور اونکی اوقات مین نظر کرنی چاہیے خصوصاً منتہی حمیات حادہ اور اون حمیات کی طول اور قصر مین کہ یہ امور از قسم حرکت ہین خواہ از قسم سکون اور جیسا مناسب بحال علامت ہو ویسا حکم کرنا چاہیے **علامات اس بات کی کہ مرض بذریعہ بحران منقضی ہوگا یا بطریق تحلل** اگر قوت قوی ہو اور مرض مین حدت ہو اور نہ تہاے مرض مین تزاید ہو مقدار اور

کیفیت نوبت کی بڑھتی جاے اور سن اور فصل ایسی ہو کہ تحریک مادہ کو بطرف بحران کے مائل کرے اور سکون مادہ کی باعث ہو اور سیطرح نضج خواہ
عدم نضج کے علامات مائلہ اور خوف دلانے والے موجود ہون اور اونکے ذریعہ سے عجلت انقضاے مرض خواہ وقوع موت دریافت ہووہ مرض بذریعہ
بحران کے دفع ہوگا اور اگر اشیاء مذکورہ از قسم تنگی قوت اور اشتداد نوائب کم اور کیف بین برعکس سابق ہون اور علامات بطوے کے موجود ہون
مرض بین طول ہوگا پس خواہ بذریعہ تحلل کے ہلاکت مریض ہوگی خواہ زوال مرض کا بھی بذریعہ تحلل ہو جائیگا اور اگر بعض امور مقتضی طول کے
ہون اور بعض امور سے سرعت زوال مرض کا سمجھا جاے ایسی صورت بین بحرانات مرض کے ناقص ہونگے اور اوقات بین تاخیر اور قسم اونکی انتقالی
ہوگی ۔ موت اور حیات پر استدلال براہ قوت اور بذریعہ تعیین کرنے والے علامات ہر ایک قسم کر کیا جاتا ہے **احکام نکس کے**
نکس اور دوبارہ واپس آنا مرض اول کا سب سے برا وہ ہے جو بعد ضعف قوت کے ہو کہ اوسکے ہمراہ بالضرور علامات ہلاکت کی ہوتے ہین ۔ اگر سوء
تدبیر مریض یا طبیب سے نکس واقع ہو بہتر ہے بہ نسبت اوس نکس کے جو خود بخود یا وصف صواب تدبیر کے پیدا ہو ۔ منجملہ اون خطاؤن کے جو
موجب نکس ہوتی ہین مسہلات کا زیادہ استعمال کرانا خواہ ایسی دواؤن کا جنسے اشتہاے طعام اور درستی ہضم کی بہت جلد ہو جاے جیسے گلقند
عسلی یا قرص ورد خواہ اور جوارشات جنمین تسخین زیادہ ہے جو بقیہ مادہ کا بعد بحران رہ جاتا ہے اور اوسکے اخراج خواہ تحلیل کی تدبیر طبیعت خواہ
ضاعت سے نہو نکس پیدا کرتا ہے **علامات نکس کے** جس شخص کی تپ بحران کی شب بلکہ بحران تام اور جید ہو ٹھہر نہ جاے خصوصاً اگر
بحران بذریعہ جدری یا برقان خواہ بذریعہ جرب کے ہوا ہو اور خلاصہ یہ ہے کہ جو بحران بذریعہ اخراج مادہ کے بطرف جلد کے ہوا ہو اور
پھر تپ مین سکون اور خفت پیدا نہو نکس واقع ہوگا ۔ کبھی نکس پر استدلال ہوہ ضعف قوت اور ضعف اشتہا اور غثیان سے کیا جاتا ہے اور
خبث نفس اور قلت ہضم اور فساد طعام معدہ مین اسطرح کہ غذا ترش ہو جاے خواہ بطرف دہانیت کے مائل ہو اور تراسیع مین اور نواحی جگر اور
طحال مین انتفاخ پیدا ہو اور نوم مین فساد واقع ہو اور بیداری و بیرنگ ہو اور پیاس مین شدت ہو اور چہرہ پر تبیح زیادہ پیدا ہو کہ بالخصوص یہ
علامت نکس کی بہت بری ہے اور خصوصاً تبیح اوپر کی پلک مین علی الخصوص ورم اس پلک کا اور سیطرح رسکاباتی ہونا اگرچہ تبیح چہرہ کا زائل ہو جاے
۔ منجملہ دلائل نکس کے یہ بھی ہے کہ بدن مریض کا قبول طعام اچھی طرح نکرے اور بوجہ تفاوت تدبیر کے لاغری بدن کی زائل نہو خصوصاً اگر ایسی اعراض
ردی روز بروز انکا ظہور اور اشتداد بروقت نوبت اوس مرض کی جو پہلے تھا ہوا کرے ۔ کبھی استدلال نکس پر بذریعہ نبض کے کیا جاتا ہے اگر
نبض مین سرعت اور تواتر باقی رہ جاے اور خراجات بحرانی چوبرابر ہو کر اندر کیطرف غائب ہو جاین اور بول سے بھی استدلال کیا جاتا ہے اگر
اوسمین کسیقدر زیادتی رنگ کی زردی خواہ شفرت یا حرت سے باقی رہ جاے یا خام ہو کہ نہ اوسمین تعلق ہے اور نہ رسوب ۔ ایضاً استدلال
بذریعہ بول اوسوقت بھی کیا جاتا ہے کہ مریض صحت یافتہ کا بول ہنوز بول طبعی کو نہ پہونچا ہو ۔ بعض فصول کو نکس پر زیادہ دلالت ہے بنسبت بعض
فصول کے جیسے خریف کہ اوسمین نکس زیادہ واقع ہوتا ہے بہ نسبت اور فصلون کے ۔ اور بعض اقسام مرض کے بھی زیادہ لائق نکس کے ہیں اور انمین
اعانت زیادہ ہے نکس کے واقع ہونے پر جیسے حمیات اور رام اگر بعد اونکے زوال کے کسیقدر التہاب حرارت باقی رہجاے احتشا مین خواہ
صرع اور سدر یا درد گردہ اور طحال درد شقیقہ خواہ درد سر جیسے بیضہ کہتے ہین اور امراض نوازل اور جوامراض کہ نزلہ سے پیدا ہون مثل رمد حمید
وغیرہ اور امراض نفس کے **اسباب موت کے** موت کے حدوث کا سبب یا ایسی شی ہے جس سے مزاج قلب کا فاسد ہوتا ہے خواہ ایسا
سبب جو قوی کو متحلل کر دیتا ہے پس حرارت غریزی بجھ جاتی ہے فساد مزاج قلب کیوجہ سے جو موت واقع ہوتی ہے یا الم شدید ہے
یا افراط کسی کیفیت مین کیفیات چہارگانہ سے پیدا ہو جاے خواہ کوئی کیفیت غریب سمی زہری پیدا ہو خواہ اقتباس مادہ نفس کا

بوجہ تعفن اور اختناق کے پیدا ہو جو بسام کے مریض اگر بوجہ عدم تنفس کے مر جاتے ہیں اسواسطے واجب ہے خیال اس امر کا کہ وہ چیخ لبطئی یا تمیز اور اونکی حلق خشک نہونے پائیں۔ **اقسام موت کی جو حمیات مین واقع ہوتین ہین اور علامات کیفیت موت مریض کی ازین قبیل** وہ موت ہے جو ابتدائی نوبت مین تپ کی بوقت تزیدا ورد و رحمی کے عارض ہوتی ہے اور یہ موت اکثر حمیات اور ایام بالذہ مین جسوقت انصباب فضول کا بطرف باطن کے دفعتہً ہوتا ہے اور ایسے غلبیت امراض مین جنسے طبیعت بوجہ حداثت کے گریز کرتی ہے بروقت حرکت اولی امراض کی کہ اوسوقت قوت ان امراض کی زیادہ ہوتی ہے خصوصاً اگر قوت ضعیف ہو زیادہ تر گریز کرتی ہے اور حاصل یہ ہے کہ اس کیفیت کی مثل مثل خشخ کے ہے خواہ جیسی بہت سی لکڑی آگ کو بجھادے۔ ازین قبیل وہ موت ہے جو منتہی نوائب حمی مین بوجہ شکست کھانے طبیعت کے مرض سے واقع ہوتی ہے۔ تیسرے قسم کی موت وہ ہے جو زمانہ انحطاط مین پیدا ہوتی ہے اور یہ بہت کم اور نادر ہوتی ہے اور اگر ہوتی ہے تو زمانہ انحطاط جزئی اور خاص مین ہوتی ہے نہ زمانہ انحطاط کلی مین اور سبب یہ ہے کہ طبیعت زمانہ انحطاط جزئی مین گویا بخوبی کیحالت مین ہوتی ہے اور حرارت منتشر و متفرق ہوکر بوجہ اطمینان خلط مادہ مرض کے حافظ قلب یعنی روح اور حرارت مجتمعہ جو قلب مین ہے اور اوسکی حاجت اس سے پہلے کی جمیع اوقات مین تھی اوس سے جدا ہو جاتی اور اسی غفلت سے موت حادث ہوتی ہے۔ اکثر بیمار بوجہ غشی کے دفعتہً مر جاتے ہیں اور بعض لوگ بتدریج اور آہستہ آہستہ مرتے ہین اور کبھی انحطاط مین زود رو اور قریب بھی ہو جاتا ہے کہ قوت مین استرخا اور تحلل حرارت عزیزی کا ہوتا ہے اسوجہ سے گمان انحطاط حقیقی کا ہوتا ہے مگر نبض دونون انحطاط کی الگ الگ ہے انحطاط واقعی اور صحیح مین نبض قوی ہوتی ہے اور انحطاط کاذب کی نبض مسترخی اور دھیلی ہوتی ہے انحطاط حقیقی مین نبض مستوی اور انحطاط باطل مین مختلف ہوتی ہے اور نظام صحیح سے خارج ہو جاتی ہے اور انحطاط کلی مین مریض کی موت بدون اسباب سخت اور درشت کے جو خارج سے طاری ہون نہین ہوتی اور مریض کا ضعیف ہونا بھی بروقت طاری ہونے ایسے اسباب کو ضرور ہے جیسے حرکت شدید خواہ قیام جو تعب پیدا کرے یا غضب حد سے زیادہ اور کبھی ایسے اسباب انحطاط جزئی مین ہوتے ہین ایسی موت سے پہلے عرق لزوجت دار تھوڑا سا برامد ہوتا ہے۔ جدری مین آدمی اکثر زمانہ انحطاط مین مرتا ہے اور مرنے سے پہلے عرق مختلف مائل بہ بردودت پیدا ہوتا ہے اور یہ عرق تمام سر اور گردن مین برامد ہوتا ہے بافراط سینہ مین اور اگر جلد ملائم نرم مین خشک ہوا وسوقت موت بعد عرق کے نہوگی اور اگر جلد اوسوقت تر ہو موت بعد عرق کے واقع ہوگی۔ اکثر موت جو امراض تتالہ مین ہوتی ہے اوسیوقت ہوتی ہے جسوقت بحران جید امراض سلیم مین ہوتا ہے مثلاً اگر بحران مرض کا ازدیاد مین تمام تو موت بھی ازدیاد یعنی وجع مین ہوگی اور اگر بحران کا وقت طاق و نون ہو تو موت بھی اوادین ہوگی یہی جا محاضر و ہی کہ غب لانم مین موت بروقت منتہی نہیں ہوتی اور اوسوقت ہمراہ مرض کی اعراض ردی پیدا ہوتی ہین جیسے اختلاط عقل اور قرمت کرب رسبات اور ضعف تخلل حمی کا بعد اوسکے پیدا ہوتا ہے اور آنکھون مین تاریکی اور وجع فواد اور خلق یعنی تپ کے اول نوبت مین موت واقع ہوتی ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ اس تپ مین نبض صغیر زیادہ ہوتی ہے اور کیفیت نبض کی ردی اور رسبات اور کسل مین اشتداد ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ اس تپ مین جب شدت ان اعراض کی ہوتی ہے موت واقع ہوتی ہے خواہ زمانہ ابتدا کا ہو خواہ تزیدکا یا منتہی کا۔ اور موت زمانہ تزیدین جو ظاہر ہے اور محقق الہی بحد منتہی نہین پہونچا ہے کبھی کبھی واقع ہوتی ہے۔ اگر علامات موت کے وقت بوقت بغور اور تامل دیکھے جائین اور نہین دلائل کے نظر سے جو ہم بیان کر چکے اور بتائے جائین پھر کچھ خوف نکرنا چاہیے اور اگر پائے جائین حکم وقوع موت کا کرنا چاہیے

سے پھر اگر باوجود علامات مذکورہ بالا کے اور علامات رومی بھی پائے جائین تب اسباب کی زیادہ کرنا چاہیے اسلیے کہ وہ علامات اس حکم ظنی کی تقویت کرینگے اکثر اگر نوائب افرادی ہون ساتوین روز بیمار مرجائیگا اور نوائب ازدواج ہون چھٹے دن خصوصاً اگر مریض کی حرکت سریع ہو **علامات موت کے بغیر ہجران کے** ضعف قوت مین پیدا ہونا اور قوت کا مقابلہ مرض سے عاجز ہونا اور علامات نضج مین تاخیر ہونی خواہ مرض قوی ہو حرکت اوسکی بطی ہو کہ ہر دو ان علامات کا دلیل ہے کہ موت بدون ہجران کے واقع ہوگی اور اگر سب مجتمع ہون دلالت زیادہ ہوگی **بیان حالات کا جو ضعیف اور نقیہ لوگونکو لاحق ہون** ناقہین یعنے وہ مریض جو بیماری سے صحیح ہون مگر ابھی ضعف اور نقاہت باقی ہے ایسے لوگون کو کس مرض پیش ہوتا ہے جب اسباب مذکورہ باب کس پائے جائین اور کبھی انکی قوت شدید خواہ ضعیف ہوجاتی ہے اگر تدبیر مناسب بحال انکے جیسے ہم آیندہ ذکر کرتے ہین کیجاے اور یہ بھی ایک امر انکو عارض ہوتا ہے کہ غذا وغیرہ سے کچھ فائدہ انکو نہین پہونچتا اور نہ انکے بدن مین طاقت اور توانائی بڑھتی ہے اور خراجات انکی بدن مین اکثر پیدا ہوتے ہین اگر تنقیہ انکے بدن کا بخوبی نہوا ہو اون اخلاط سے جو پہلے تھے اور کبھی انکے بدن کے اعضا مین فساد عارض ہوتا ہے کہ بقیہ مادہ اوسی طرف دفع ہوتا ہے اور کبھی انکو ایسے امراض لاحق ہوتے ہین جو بالبتہ امراض سابقہ کے امداد متصور ہوتے ہین اگر تدبیر بالقصد بہ نسبت امراض سابقہ کے باقی کی گئی ہو مثلاً ثقل زبان اور فالج اور قولنج بارد اور اسکتہ اور صرع اور صداع لازم اور شقیقہ وغیرہ عارض ہوتا ہے اگر ترطیب مین مبالغہ کیا گیا ہو اور قدر ضرورت سے زائد ہوگئی ہو اور اکثر خارش انکے بدنمین پیدا ہوتی ہے اور بیگدم پانی مین نہانے سے زائل ہوجاتی ہے اور انکے بال اکثر سپید ہوجاتے ہین اسلیے کہ بوجہ کثرت حرص اور آزکی غذا کا شعور انمین باقی نہین رہتا اور رطوبت غریزی جو بالون کو سیاہ پانی رکھتی ہے وہ بند ہوجاتی ہے جیسے کھیتی جب خشک ہوتی ہے سپید ہوجاتی ہے پھر جب اوسکی نقاہت دور ہوتی ہے بال سیاہ ہوجاتے ہین جیسے کھیتی خشک سینچنے کے بعد پھر سے ہری ہوتی ہے **تدبیر ضعیف لوگون** کے واسطے ناقہ کی تدبیر مین نرمی کرنی ضرور ہے اور نرم شی کا استعمال بہ نرمی کیا جاے اور کوئی غذاے ثقیل اوسکے بدن پہ وارد نہ کیجاے اور نہ کسی قسم کی حرکات خواہ حمام گرم سے اوسکی تدبیر کرنی چاہیے اور جو اسباب ناگوار خاطر ہین حتی کہ سخت آوازین وغیرہ سے بھی اوسکی حفاظت پر ضرور ہے اور بتدریج ریاضت متعدل تک اوسکو پہونچانا چاہیے اور نرم ریاضت سوا ابتدا کرنی مناسب ہے کہ ایسی ریاضت اوسکو نافع ہے اور بہت سود مند ہے اور ایسی تدبیر مین مشغول ہون کہ خون اوسکے بدن مین زیادہ پیدا ہو اور ضرور ہے کہ اوسی ایسے حال پر چھوڑین کہ فرحت اور سرور مین بسر کرے اور جمیع استفراغات سے خصوصاً جماع سے باز رکھین خراب معتدل ناقہ کو نافع ہے خصوصاً جو شراب لطیف اور قرمز ہو سب سے زیادہ ناقہ زیادہ قابل ممانعت کرنے ہے توسیع غذا مین جسکا ہجران پوشیدہ ہوا تھا یعنے حالت مرض مین جو ہجرانات واقع ہوئے تھے بخوبی ظاہر نہ تھے ایسا شخص نکس مرض کا چونکہ مستعد ہوتا ہے اسواسطے افراط غذا خواہ اغذیہ ثقیل سے اوسکو باز رکھنا چاہیے اور کبھی ایسا ناقہ محتاج استفراغ بقیہ مادہ کا بھی حالت نقاہت مین ہوتا ہے مناسب ہے کہ اسہال لطیف سے اسکے مادہ کا اخراج کرین خصوصاً اگر براز مین غلبہ صفراویت کا معلوم ہو خواہ کسی اور خلط کے رنگ اور قوام کیطرف مائل ہو جس خلط سے تپ اوسکے بدن مین پیدا ہوئی تھی اور اشتہاے طعام مین خلل پیدا ہو اگر ایسی کیفیت پیدا ہونا نکو ہر ایک قسم سے راحت دیتی ہے اور اوسکی قوت بڑھانی چاہیے مگر یہ نرمی بعد از ان استفراغ کرنا چاہیے اور کبھی اصطباح سہل اور تقویت کے ساتھ ہی ہوتی ہے

تو پھر اسہال بذریعہ دوا اور تقویت بذریعہ غذا کے کیجاتی ہے بلکہ غذای دوائی جو مسہل ہو جیسے شربت ورد اور گلقند وغیرہ سے کیجاتی ہے یا اوسمین قوت ادویہ مسہلہ کی بھی شریک کرین جو مسہل ہون اور غذای دوائی کے مزاج کے موافق اور مخالف مزاج مرض کے ہون جیسے آلوی بخارا اور تمر ہندی شیر خشت اور ترنجبین وغیرہ صفراوی مزاج کے واسطے اور کبھی اورا بول سے منتفع ہوتی ہین کہ فقط اورا رسے انکے عروق کا منقیہ ہوجاتا ہے اور کبھی یہ فعل مدرات مشہورہ سے حاصل ہوجاتا ہے جیسے خیارین گاؤزبان وغیرہ۔ فصد کی حاجت نادر کو بہت کم ہوتی اور خون کے اخراج سے یہ بے پروا ہے مگر کبھی اسکی بھی ضرورت ہوجاتی ہے اور اسپر انتفاخ معدہ اور پھولنا رگونکا دلیل ہوتا ہے اور دیگر علامات غلبہ خون کی بھی دلالت کرتے ہین خصوصاً اگر تپ کا کسیقدر بقیہ معلوم ہو کہ رگونمین اوسکا مادہ ابھی کسیقدر باقی ہے اور ہونٹھ مین چھالے برسا رہے ہون۔ کبھی طبیب کو حاجت فصد محموم کی ہوتی ہے بنظر دارت خون سے کہ اوسمین کسیقدر خاکستہ اخلاط ردی کی باقی رہ جاتی ہے اوسوقت اخراج خون فاسد کا ضرور ہوتا ہے اور تولید خون صالح کی تدبیر از سر نو واجب ہوتی ہے۔ مگر اس تدبیر مین مناسب یہ ہے کہ جو استفراغ از قسم مسہل خواہ فصد وغیرہ کے کیا جاے اوسمین قوت اورنری محفوظ رہے اور دفعۃً کوئی تحریک نہ کیجاے۔ دن کو سونا بیشتر نافہ کو مضر ہوتا ہے کہ اوسکے بدنکو ڈھیلا کر دیتا ہے اور کبھی سہیدہ بھی ہوتا ہے کہ خواب کی گرمی حرارت غریزی مین انتعاش اور خمیرداری پیدا کرتی ہے اور جس نافہ کو نیند مفید نہین ہوتی اکثر اوسکے بدن مین تپ ہوتی ہے اسلیے کہ مادہ مین خامی پیدا ہوتی ہے اور حار غریزی مین کسر قوت پیدا ہوتی ہے۔ مقتضای احتیاط جمیع نافہین مین خواہ اونکے بدن بقیہ اخلاط سے پاک ہون کہ نہون یہی ہے کہ جو تدبیر غذائی نسبت اونکی حالت مرض مین جاری رہی ہے مثل شوربا اور آب جو وغیرہ کے دو تین روز خواہ تھوڑی دن وہی تدبیر جاری رہے خلاصہ یہ ہے کہ بعد صحت کی جو روز بحران حالت نقاہت مین آنے والا ہے اوس دن تک تدبیر غذای وہی جاری رہے جو پہلے ہوئی تھی اور مفید ہوئی تھی بعد اوس روز کے افزایش غذا مین ایسی کیجاے کہ خون صالح بخوبی پیدا ہو۔ اور جو نافہ کہ اوسکا بدن بخوبی اخلاط پاک سے ہو اور نیز وہ شخص کہ جسکی نبض سلیم تھی اور روی نہ تھی وہ کہ حسین بھی بہتر ہے کہ تلطیف تدبیر کیجاے ورنہ اوسکے بدن مین کمی غذاے سے گرمی پیدا ہوگی اور اوسکا حال ابتر ہوجائیگا اور جو شخص لاغر اور نحیف ہوگیا ہو بہت جلد اوسکو فربہی اور خوشحالی کیطرف لانا چاہیے اسلیے کہ قوت اوسکی باقی ہے اور جسکا بدن پاک نہو اوسکی تدبیر فربہی دیر مین کرنی چاہیے۔ اگر اشتہا نافہ کی بعد صحت کے زیادہ نہو اوسکے معدہ مین امتلا ہو جود ہے اور اگر اشتہا تو ہو مگر ہضم بخوبی نکر سکے تو وہ غذا اپنی طاقت سے زیادہ کھاتا ہے اور جسقدر اوسکی طبیعت قابل قبول غذا کی ہے اوس سے زیادہ کھاکر فاد اوسکے ہضم پر نہین ہوتا ہے اور وہ غذا بعد ہضم کے اوسکے بدنمین پھیلتی ہے یا اوسکے بدنمین اخلاط کثیرہ موجود ہین کہ طبیعت اونکی تدبیر مین مصروف ہے اسلیے ہضم کیطرف توجہ نہین ہوتی ہے یا اوسکے معدہ کی قوت ساقط ہوگئی خواہ تمام بدن کی قوت اور حرارت غریزی ساقط ہوگئی پس غذا مین تغیر بخوبی نہین کرتی کہ جس سے طبیعت اوسمین امتیاز کر کر اور ایسے لوگ اگر اول صحت مین خواہش طعام کی کرتے ہین آخر آخر اونکا حال یہ ہوتا ہے کہ اونکی اشتہا ساقط ہوجاتی ہے اسواسطے کہ آفات اور امتلا اخلاط ردی کے معدہ بدنہ بڑھتی جاتی ہے۔ اگر بعد صحت کے اشتہا کم ہو اور پھر بڑھتے بڑھتے زیادہ ہوجاے یہ بات بہتر خوب ہے اس سے کہ پہلے اشتہا زاید ہو اور پھر کم ہوجاے پھر اگر اشتہا ہمیشہ یکسان رہے اور باوجود تقدیہ کے بدنمین تغیر بجانب قوت اور فربہی کی نہو پس قوت اشتہا کی اور قوت آلہ اشتہا یعنے عصب کی جو کہ مبدء حس سے طرف فم معدہ کے آیا ہے

ساقط نہین ہے بلکہ صحیح ہے مگر قوت ہضم اور آلہ ہضم یعنے فم معدہ کی ساقط ہے اور ضعیف ہے ۔ مناسب یہ ہے کہ ناقہ کو بتدریج گوشت تیہو اور چوزہ ہای مرغ سے گوشت حدے یعنے بچہ گاو کا کھلائین اور عادت پر اوس شخص کو معتدل خواہ مرغوب غذا مین نہ آنے دین جب تک کہ عروق مین بقیہ مادہ کا باعث ضیق مسامات ہو خواہ ابھی مین عروق کا باقی ہو ۔ سکنجبین سے کبھی سیچ اسہال پیدا ہوتا ہے بہت ضعف امعا کی اسپر طرح اور ترش چیزون کی استعمال سے ۔ منجملہ تدبیر ناقہین ایک تدبیر یہ بھی ہے کہ اونکو ہوائے مخالف مرض کیطرف لیجائین بہ نسبت اوس ہوا کے جہان اونکو مرض لاحق ہوا تھا ۔ منجملہ تدبیر ناقہین کی مراعات اوس چیز کے ہر وقت کنی ہے جسکا خوف عروض اوس مرض سے ہوا تھا تاکہ اس چیز سے امان کی ضرورت ہے اوسکا مقابلہ ناقہ کر سکے جیسے صاحب برسام کو خوف خشونت سینہ کا مرض برسام سے پیدا ہوا تھا مناسب ہے کہ بعد زوال مرض کے بھی خیال رکھین کہ اوسکے سینے مین خشونت پیدا نہو ۔ حمام مین ناقہ کے بدن سے اسقدر عرق نکالنا چاہیے کہ اوسکا لحم ضعیف بھی متحمل ہو جاے اگر حمام مین جاکر ناقہ کے بدن سے عرق بکثرت برامد ہو بیشک اوسکے بدن مین کثرت فضول کی ہے استرہ سے بال تراشنا ناقہ نقاہت مین بھی مضر ہے جیسا باب حمیات مین مذکور ہوا ہے **تغذیہ ناقہ کا** واجب ہے کہ غذا ناقہ کی کیفیت مین ایسی ہو کہ اوسکا کیموس جید بنے اور بسہولت ہضم ہو جاے اور بھوک پیدا اوسکو صبر کرانا ضرور ہے اور پیاس کا روکنا نہ چاہیے ۔ اکثر اسکی بھی ضرورت ہوتی ہے کہ غذا کا مزاج مخالف مرض سابق کے ہو تاکہ بقیہ اثر مرض کو برطرف کرے اور احتیاط بھی ایسی غذا دینے کو مقتضی ہے ۔ **یہ بھی جاننا ضرور ہے** تر اور پتلی غذا سے تغذیہ بدن کا جلد ہوتا ہے اور گرانی اس غذا سے کم پیدا ہوتی ہے اور غذاے غلیظ اور کثیف اسکی مخالف ہین طعام کی قسم سے ہون خواہ شراب کی اقسام سے ۔ سرد چیزین بقیہ کو ہرگز نہ دینی چاہئین جب بوجہ بقیہ حرارت کی ضرورت داعی نہو بلکہ اوسکی تدبیر حرارت اور برودت مین معتدل سے کرنی واجب ہے جسمین حرارت لطیف مع رطوبت کی ہو اور قبول اوسکا معدہ بہ اسان موازروی ہضم کے اور مقدار مین اوسکی غذا اسقدر ہو جسے بخوبی ہضم کر سکے اور امعا سے اوسکا انفصال اچھی طرح ممکن ہو اور بتدریج زیادتی مقدار کی ہوتی رہے اگر معدہ مین ثقل پیدا نہو اور نہ قراقر خواہ سرعت انحدار اور دیر مین ہضم ہونا پیدا ہو اور اگر انمین سے کوئی چیز بون اور نابضہ معلوم ہو مقدار کم کر دینی چاہیے ۔ اگر دفعۃً امتلار معدہ پیدا ہو اور معدہ مین تمدد اور کشش معلوم ہو اکثر ایسے وقت مین تپ پیدا ہوتی ہے اسطرح یہ بھی واجب ہے کہ دفعۃً کوئی چیز مشروب کا استعمال نہ کرے کہ اکثر اسمین خطرہ ہوتا ہے ۔ ناقہ کی غذا دینی کا وقت وہ ہے کہ ہوا اوسوقت حرارت اور برودت مین معتدل ہو جیسے گرمیون کی فصل مین اول شب اور جاڑونمین دوپہر دن چڑھے ۔ لیکن اگر ضرورت بعجلت داعی ہو یعنے مثلاً بھوک سے بے طاقت ہوا وسوقت واجب ہے کہ اوسکی غذا کے دو حصہ کرین اور تھوڑی کھلائین جس سے شکم سیر نہو ۔ بہت سرد پانی سے نقیہ کو بچانا ضرور ہے اسلیے کہ اکثر نبض احشا کی حرارت پر گران باری پیدا کرتا ہے اور اکثر موجب تشنج ہو جاتا ہے اور سمجھے ایسا دیکھا ہے کہ سرد پانی پینے سے حالت نقاہت مین آدمی مر گیا ہے ۔ **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ اشتہا ناقہ کی کبھی بوجہ ضعف معدہ کے خواہ بوجہ اجتماع اخلاط کے معدہ مین پیدا ہوتی ہے اور اوسکے ہمراہ اکثر ایک حالت مثل غشی کے پیدا ہوتی ہے اور کبھی بوجہ ضعف جگر کے چونکہ جذب کیلوس بہت کم کرتا ہے اور لون بدن اور برازین جو رقیق اور سپید ہو یہ ضعف بخوبی ظاہر ہوتا ہے اور اشتہا کم ہو جاتی ہے کبھی بسبب امتلاے اخلاط کے تمام بدن مین اور حدوث تخمہ کے اشتہا مین کمی ہوتی ہے ۔ کبھی بہت ضعف قوت بدن اور حرارت غریزی کی خواہ محض بوجہ ضعف معدہ قلت اشتہا پیدا ہوتی ہے ہر ایک قسم قلت اشتہا کی تدبیر جیسے معلوم ہو چکی ہے کرنی چاہیے مگر رفق اور نرمی کا لحاظ ضرور کرنا چاہیے ۔ **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ سکنجبین سفرجلی بہت ہی عمدہ دوا ناقہین کیواسطے ہے خصوصاً جب کہ انکی

انتہا ساقط ہو بوجہ ضعف معدہ کے اور چونکہ سفرجل مقوی معدہ ہے ضرر صفرا کا جو کہ مین ہے اوس سے امان ہوتی ہے اور ادویہ مقوی معدہ بوجہ نسبت سکنجبین سفرجلی کے گرم ہین جیسے قرص درد وغیرہ اونسے اکثر عکس کا خوف ہوتا ہے حرکات امراض کا بیان اوقات اربعہ مرض کی ابتدا رحمیات مین مفصل بیان ہو چکا۔ اب یہ جاننا چاہیے کہ حرکات ادوار کبھی سختی مین زیادہ ہوتے ہین یہ بات انتہا سے مرض پر دلالت کرتی ہے اور کبھی دورہ کی حرکت بہ طرف نقصان کے ہوتی ہے یہ دلیل ہے انحطاط مرض کی اور رات کو حرکات امراض اور امراض کے اعراض مین شدت زیادہ ہوتی ہے اسواسطے کہ بوقت شب طبیعت کو اشتغال طرف انضاج مادہ کی زیادہ ہوتا ہے اور ہر طرح سے فارغ ہو کر متوجہ مقابلہ مرض کی ہوتی ہے مقالہ دوسرا اوقات بحران اور بحران کے ایام اور دورے بحران کی ابتدای مرض مین اور اول حساب بحران کا بیان بعض اطبا کہتے ہین کہ اول مرض جسوقت سے شمار ایام بحران کا کیا جاتا ہے وہ زمانہ ہے کہ مریض اوسوقت آثار مرض جیسے کسر اعضا اور ملیا رحمیات مین دریافت کرتا ہے اور بعض لوگ یہ کہتے ہین کہ نہین بلکہ جسوقت سے مریض صاحب فراش ہوتا ہے اور بستر بحوری پر گرتا ہے اور ضرر فعل کا بوجہ مرض کے بخوبی واضح ہوتا ہے اوسوقت سے شمار ایام بحران کا کرنا چاہیے۔ ثمرہ اس نزاع اور اختلاف کا اونہین رحمیات مین ظاہر ہوتا ہے جو دفعۃً عارض نہوں اور جو رحمیات کہ دفعۃً عارض ہوتے ہین اونمین اول وقت پوشیدہ نہین رہ سکتا ہے جیسے بعض محمومین کی تب دفعۃً شروع ہو جاتی ہے اور ابتدا اسکی خوب ظاہر ہوتی ہے اور تب سے پہلے وہ مریض ایسا خوش حال تھا کہ اوسے کسی طرح کی ایذا اور تعب محسوس نہوتا تھا اور ناگاہ سو گیا خواہ حمام مین داخل ہوا خواہ اور کسی قسم کا تعب پہونچا اور یکایک تب آگئی لیکن جن تبوں مین ہاتھ پاؤن ٹوٹنا خواہ درد سر وغیرہ مقدم ہوتا ہے خواہ قیام کے آثار پہلے شروع ہو کر بعد ازان تب شروع ہوتی ہے ایسے رحمیات مین یہ اختلاف شمار یوم بحران کا چل سکتا ہے ہمارے نزدیک رای صحیح اور مذہب مختار شروع حساب بحران کا یہ ہے کہ خاص تب کے وقت ابتدا کو اول یوم شمار کرین اور وہ زمانہ وہی ہے جسوقت خروج مزاج انسان کا حالت اصلی اور طبعی سے بخوبی ظاہر ہوا ہے اور ابتدا رکسر خواہ درد سر اور اعیا وغیرہ کا کچھ اعتبار نہین ہے جیسا فریق اول کہتے ہین اور اسیطرح صاحب فراش ہونا خواہ نہونا بھی قابل اعتماد کے نہین ہو سکتا اسلیے کہ اکثر مریض صاحب فراش نہین ہوتے اور تب موجود ہوتی ہے۔ اگر حاملہ کو بعد از ولادت تب عارض ہوا ز روز ولادت حساب نکرنا چاہیے کہ محض خطا ہے گو اسکے قائل ایک قوم ہین۔ اور اکثر زنان حوامل کو تب یا دوسرے خواہ تیسرے روز وضع حمل کے عارض ہوتی ہے بیان سبب ایام بحران اور اوسکے دوروں کا اکثر لوگ سبب مقرر ہونے زمانہ بحران امراض حادہ کا ماہتاب کی حرکت اور دورہ سے تجویز کرتے ہین اور خیال کرتے ہین کہ قوت ماہتاب کی تمامی طوائف عالم مین پھیلی ہوئی ہے کہ مدبر ہوا اسی قوت کر اقسام تغیرات کے پیدا ہوتے ہین نضج مرات اور اضدہ پر بھی قوت قمری معین ہوتی ہے خواہ عدم نضج اور عدم ہضم پر جیسی جس مادہ کی استعداد ہو اور اسی دعوے پر ایک استدلال تجربہ کا یہ لاتے ہین کہ دریا کے پانی کا مدہ اور مد ہر مہینے مین بحسب اختلاف زیادتی نور قمر کی ہوتا ہے اور کیفیت حدوث جذر اور مد کی یہ ہے کہ جسوقت سے ماہتاب کا نور بڑھنا جاتا ہے ویسا پانین زیادہ ہوتا جاتا ہے یعنے بڑھنا پانی کا شروع ہوتا ہے اور جتنا ماہتاب کا نور زیادہ ہوتا جاتا ہے اوسیقدر پانی کا مد زیادہ ہوتا جاتا ہے تا اینکہ نہایت زیادتی کو چاند پہونچ جاوے اوسوقت انتہا مد کو آب دریا پہونچ جاتا ہے جب چاند چھپنا شروع ہوتا ہے تاریخ قمری کی ہر مہینے کے گھٹنا ہے نور اسکا اور گھٹنا شروع ہوتی ہے پھر جب چاند چھپ جاتا ہے آخر مہینہ کے امام محاق مین منتہا سے کمی پانی ہو کر جبھی سے مد شروع ہوا تھا اوسیقدر کم ہو جاتا ہے اور پھر جیسا محاق سے نکل کر بشکل ہلال نظر آتا ہے دوسرے

شروع ہوتا ہی اور یہی سلسلہ جذر اور مد کا ہمیم چلا جاتا ہے ملاح اور کشتی کے مسافر اس بات کو بدیہی جانتے ہین اسیطرح جو لوگ کنارہ بحر اعظم کے ہین اونکو اس قول کی بخوبی تصدیق ہے اور روزانہ جزر اور مد کا طریقہ اور ہے جو مفصلاً کتب قوم مین مذکور ہے۔ دوسرا تجربہ تاثیر نور قمر کا یہ ہے کہ حیوانات کی سرونکا بھیجا بقدر زیادتی نور قمر کے زیادہ ہوتا جاتا ہے حتی کہ چودھوین تاریخ قمری اعظم بلاد مسمور مین جسقدر بھیجا اور دماغ سر مین نکلتا ہے اور تاریخ مین اسقدر نہین ہوتا قصاب وغیرہ جو ذبح حیوانات کا پیشہ کرتے ہین وہ اس سے بخوبی آگاہ ہین۔ تیسرا تجربہ یہ بہ نسبت سرعت نضج اور سختگی پھل درخت ہای باردار کی خواہ زیادتی نرکاری اور نقولات کی زمانہ مدر مین قمر کی جب زیادتی نور کی ہوتی ہے اور یہ لوگ یہ بھی دعوے کرتے ہین کہ رطوبات بدن انسان کے قمر سے اثر پذیر ہین پس ان کی احوال مین ضرور اختلاف ہوتا ہے بنظر اختلاف احوال قمر کے اور جسقدر ظہور اختلاف احوال قمر کا شدید ہوگا بدن کی رطوبات کی حالات اختلاف بھی زیادہ خلاہر ہونگے بہت شدید یا زیادہ ظہور اختلاف احوال بدنی کا وہی وقت ہوگا جسوقت قمر مقابلہ یا اوس وضع کے پہونچے جس نقطہ پر کوئی تغیر جسم انسان مین ہوا ہے یعنے ایک سواسی درجہ پر مثلاً اول درجہ حمل پر جب ماہتاب تھا اور کوئی مرض جسم انسان مین پیدا ہوا پھر آفتاب سنبلہ پر ہوا سدن نہایت تغیر کلی کا ظہور ہوگا اور اوس سے کم ظہور شدت اور کا وہ دن ہے کہ قمر وضع مرض پر اوس نقطہ کے پہونچے یعنے نوے درجہ کا فاصلہ مثلاً درمیان مبدا تغیر مذکور اور مقام قمر سے ہو جیسے مثال مفروض مین آخر درجہ ثور کا تھرے گا اور یہ خیال اطبا کا واجب کرتا ہے کہ دورہ قمر کی تنصیف کی تنصیف یعنے تربیع ہوجاے جیسا مثال مذکور مین ہم بیان کر چکے ہین۔ یہ لوگ کہتے ہین کہ چونکہ دورہ قمر کا ۲۹ ½ روز یعنے اونتیس روز اور تہائی اکیدن کی جو مساوی آٹھ گھنٹے کے تقریباً ہے تمام ہوتا ہے اوسمین سے ایام اجتماع یعنے محاق کا زمانہ کم کرنا چاہیے کیونکہ قمر کو ایام اتحاق مین کچھ تاثیر نہین ہوتی ہے اور یہ زمانہ تقریباً دو دن اور نصف اور تلث اکیدن کا ہوتا ہے جو برابر ہے ۲ ½ دن کے یعنے دو دن اور بیس گھنٹے کا تخمینا ہوتا ہے بعد تفریق اس مقدار کے چھبیس دن اور نصف روز باقی رہے گا یعنے ۲۶ ½ اور اوسکا نصف ۱۳ یعنے سواتیرہ روز یعنے چودھوان روز بحران ہے اور اسکا نصف ۶ ½ یعنے چھ دن اور پانچ گھنٹے ایک دن کے یعنے ساتوان روز بحران کا اور اسکا نصف ۳ ½ یعنے تین دن اور پانچ سولھوین اکیدن کی یعنے چوتھا دن بحران کا اور یہ چوتھا روز چھوٹا سا دورہ اوسکا ہے اور بعض لوگ اس حساب کو دوسرے طور پر لیتے ہین کہ اوسمین اور اس حساب مین تھوڑا سا فرق ہے یعنے وہ لوگ دو دن اور ۸ گھنٹے یعنے تخمیناً ثلث ایک دن کو ایام محاق کے نکال کر ۲۰ دن سے تنصیف شروع کرتے ہین پس اونکی تنصیف اسطرح پر ہے ۲۰ کا نصف ۱۰ اور اسکا نصف ۵ اور اسکا نصف ۲ ½ پس حساب اول سے حساب دوم آخر تنصیف مین بقدر ایک نصف ثمن کے زیادہ ہوتا ہے کیونکہ حساب اول مین آخر تنصیف ۳ ½ اور حساب دوم ۳ ½ پس بقاعدہ تفریق کسور چونکہ ½ = ⅔ اور ⅙ - ⅔ = ⅙ یعنے سولھوان حساب دوم مین زیادہ ہے لیکن اس دوسری رای مین کسیقدر تصنع اور اصرار پایا جاتا ہے اسلیے کہ اکثر تیرہوین روز ہی بحران واقع ہوتا ہے اگر ساڑھے تیرہ روز تنصیف اول ٹھہرین بیسوین روز کبھی بحران ممکن نہوگا چنانچہ آیندہ مفصلاً مذکور ہوتا ہے۔ اب یہ ایام جو اوپر مذکور ہوے یہ وہ ایام ہین اور اوقات ہین کہ انمین اختلافات عظیم ظاہر ہوتے ہین وہی اوادر صغرے کہلاتے ہین اور ادوار اسابیع بھی انہین کا نام ہے اور دور اول خواہ ادوار اسابیع کہلاتے ہین جسوقت کوئی مدت ان ایام مذکور کے مثلاً چودھ خواہ ساتوین روز کی شروع ہو یعنے روز بحران کا آوے اور مادہ صالح ہو اور حاصی نہو بروقت انتہا اوس مدت کے مرض مین کوئی تغیر ایسا ہوگا جو صلاح

اور خوش حالی مریض پر شامل ہوا اور روز بحران کا آئے اور آثار بحرانی شروع ہون اور مادہ اور دیگر احوال فاسد ہون جو تغیر پر وقت اختتام اس مدت یعنے زمانہ بحران کے ظاہر ہوگا اوس سے فساد اور زیادتی حالی مرض کی واضح ہوگی سو جو امراض خواہ اعراض مزمنہ ہین اور ایک مہینہ سے زیادہ وہ باقی رہتے ہین اونکے بحران کا حساب حرکت شمس سے کیا جاتا ہے اگرچہ اندازہ مقدر کرنا بحران کا ان اوقات مخصوصہ مین ایک مشکل امر ہے اور اس تجربہ مین گنجائش بحث اور منع کی زیادہ ہے اور کوئی دلیل برہانی اسکی ثبوت پر قائم نہین ہوسکتی ہے لیکن طبیب کو مناسب ہو کہ جو شے کثرت مشاہدہ اور تجربات سے معلوم ہوا وسی پر مدار معالجہ اور علاج کا کرے اور اوسکی علت واقعی کی شناخت کے درپے نہو اسلیے کہ بیان اس علت کا طبیب کو دوسرے علم تک پہونچاتا ہے اور طبیعیات خواہ فلسفہ اولی تک لیجاتا ہے بلکہ واجب ہو کہ طبیب ایام بحران کے وجود کا قایل اور معتقد بسبیل تجربہ ہوجاے خواہ مسئلہ بحران اور تعیین اوقات مذکورہ کا بطور اصول موضوعہ کے مان لے خواہ اگر اوسکی دلیلین شک باقی رہے پس بنظر ضرورت معالجہ کے مصادرات سے اس حکم کو تصور کرے ۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اکثر اطبا دور اوس زمانہ کا نام رکھتے ہین کہ اگر اوسکو دو ناکرین حاصل تضعیف جو مقدار ہو وہ بھی یوم بحران ہوا ور پھر جسقدر اوسکی تضعیف کرتے جائین حاصل تضعیف یوم بحرانی ہوتا جاے اور غیر بحرانی کوئی دن نہ پڑے تاکہ آخر مین تضعیف کا حاصل مساوی سات ہے چھبیس کے ہو جو زمانہ دور ثمر بعد نقصان ایام محاق کے فرض کیا گیا ہے ۔ مثال اس دور کی رابوع اور سابوع سے دیتے ہین اسلیے کہ یہ دونون دن ایسے ہین کہ انکی تضعیف سے (بموجب اعتبار ایام بحران اون امراض کے جسکے لائق رابوع اور سابوع ہے) ہمیشہ یوم بحران پیدا ہوتا ہے اسلیے کہ رابوع جن امراض کے واسطے لایق ہے جب اوسے دو چند کرین سانوان دن حاصل ہوگا اور جس مرض کا بحران چودھون دن ہوتا ہے اور اوسکا ساتوین بھی ہوتا ہے اور دوسری تضعیف مین چودھوان روز پیدا ہوگا یہ بھی یوم بحران ہے اور تیسری تضعیف مین سانیسوان روز پیدا ہوتا ہے وہ بھی یوم بحران ہے گو عشر بینات کا دورہ سب سے زیادہ پورا ہے کہ جو عشرہ بعد کسی عشرہ کے ہے برابر بحران کا دن ہے اور دونون دور دوہزار رابع اور اسابیع کے ہین عشر بینات سے اس بات مین کم ہین کہ پوری تضعیف ہر ایک دوری کی بحران کے کسر ہوا سلیے کہ جو کسر اور جزو صحیح ½ ۲۷ مین واقع ہوا ہے اوسکی رعایت کرنی پڑتی ہے اور اسی جہت سے تین ہفتہ بیس یوم مین پورے ہوتے ہین اکیس دن تین ہفتہ کی شمار نہین ہوتی پس رابوع پہلا پوری چار دن کا معدودہ ہوتا ہے اگرچہ فی الواقع ½ ۳ خواہ ⅝ ۳ ہے مگر اسکی کسر دوسرے دورہ مین نکل جاتی ہے کہ وہ ساتوان دن قرار دیا جاتا ہے کیونکہ دو چند ½ ۳ کا ۷ ½ ۱۲ ہے ۔ ۷ بلکہ ۲ دن اور سولہ گھنٹے ہوتا ہے اور تیسرا بحران گیارھوین دن ہوتا ہے کیونکہ ½ ۳ + ۳ + ½ ۳ = ۱۰ یعنے دس دن اور تین گھنٹے پس اس تیسرے بحران مین دوسرے دور کی رہی سہی کسر نکل جاتی ہے اس طرح پر کہ روز یازدہم مشترک رابوع سوم اور چہارم مین شمار کرتے ہین پس چوتھا بحران بروز چہاردہم ہوتا ہے اور اسوقت بوجہ مذکور کے آخر رابوع چہارم روز چہاردہم اسواسطے مقرر کرتے ہین جسمین سابوع دوم کا آخر اور رابوع چہارم کا مشترک ہوجاے اور چودھوا روز بحساب رابوع اور سابوع کے ہر طرحسے یوم بحران ٹھہرے پھر چونکہ جبر نقصان تیسرے سابوع کا کرتے ہین پانچوین بحران بیسوین روز پڑتا ہے اسلیے کہ چوتھا اور گیارھوان روز مشترک شمار کیا گیا ہے اوسکے لحاظ سے دونون اوہر بڑہائے جاتے ہین ورنہ اٹھارھوین روز بحران ہونا چاہیے تو صحیح شمار ایام بحران کی یہ ہے ۱ + ۲ + ۳ + ۴ پہلا بحران پھر ۴ + ۵ + ۶ + ۷ دوسرا بحران اسی

بحران موصول ہے اسلیے کہ آحد روز بحران اول اور اول روز بحران دوم کا مشترک ہے بعد ازان ۸ + ۹ + ۱۰ + ۱۱ تیسرا بحران ہے اور یہ بحران منفصل ہے یعنے اسکا اول روز آخر بحران مقدم سے جدا ہے پھر ۱۱ + ۱۲ + ۱۳ + ۱۴ چوتھا بحران ہے اور یہ بھی موصول ہے اسلیے کہ روز یازدہم تیسرے اور چوتھے بحران مین مشترک ہی پھر چونکہ اب دونون مشترک لے گئے لیے چوتھا اور گیارھوان لہذا یہ دونون پانچوین بحران مین اضافہ کیے گئے اس وجہ سے بحران بیسوین روز پڑتا ہے اور یہ دورہ نیم بھی منفصل ہے موصول نہین ہے رابوعات مین بالاتفاق بھی طریقہ جاری ہوا ہے کہ رابوع اول اور دوم موصول ہے اسلیے کہ روز چہارم دونون مین مشترک واقع ہوا ہے اور دوسرا اور تیسرا منفصل ہے پھر تیسرا اور چوتھا موصول ہی اسلیے کہ سانوان روز دونون شمار کیا جاتا ہے پھر چھ دھوین روز سے پھر پانچوان دورہ رابوع کا شمار کیا جاتا ہے آپس مین اطبا کا اختلاف واقع ہوا فاضل اطبا مثل بقراط اور جالینوس کے خلاف قاعدہ سابقہ بطرفوت نسبت مقابلہ کو اتنا مین پانچوین دورہ کے چودھوان روز موصول قرار دیتے ہین پس ترتیب اسطرح پر ہوتی ہے کہ ستر ھوان روز دور رابوعات یعنے نیم اور ششم مین موصول ہوتا ہے اسلیے کہ چودہ سے بیس تک یون شمار کرتے ہین ۱۴ + ۱۵ + ۱۶ + ۱۷ رابوع نیم اور پھر ۱۷ + ۱۸ + ۱۹ + ۲۰ رابوع ششم ہے اور خلاف قاعدہ یہ ہے کہ چودھوین روز کو منفصل کرنا چاہیے اسلیے کہ ہر ایک رابوع موصول کے بعد رابوع منفصل بڑھتا جاتا ہے اور بحساب سابوع کے اکیسوان روز تیسرے سابوع کا آخر ہے اگر تیسرا سابوع منفصل گنا جاے اور اگر دوسابوع منفصل لیکر تیسرا موصول قرار دین بیسوان روز آخر سابوع سوم پڑے گا اور دونون دورے رابوع اور سابوع کے حساب سے بیسوان روز بحران قرار دیا جائیگا پس سابوع ششم اور سابوع سوم کا اخیر بیسوان روز ہوگا اسطرح پر کہ سابوع اول اور دوم منفصل شمار کرین اور سابوع سوم موصول ٹھہرین اور اکیسوان روز مضاعف سابوعات ٹھہریگا اگر تینون سابوع کو منفصل قرار دین اگر اس قاعدے کی رعایت کرین کہ دو سابوع منفصل کے بعد تیسرا سابوع موصول شمار کرین تو روز بستم بحران اور آخر سابوع سوم ہوگا - پھر بیسوین روز کے بعد دورہ رابوعات کا اسطرح پر ہے کہ اکیسوین روز سے شمار کرین پس چوبیسوین روز بحران پڑیگا اور رابوع منفصل ہے کہ بہ نسبت ابتداے مرض کی رابوع ہفتم ہے اور تیسرا رابوع منفصل ہے اور اوسکے بعد ستائیسوان روز بحران کا رابوع ہشتم موصول ہی اور سابوع چہارم منفصل ہے اوسکے بعد اکتیسوان روز رابوع نہم منفصل ہی پھر اوسکے چونتیسوان روز رابوع دہم موصول ہے اور سابوع پنجم منفصل اوسکے بعد چالیسوان روز سابوع پنجم موصول پڑیگا اور وہی قاعدہ کہ ہر دو سابوع منفصل کے بعد تیسرا سابوع متصل خواہ موصول واقع ہوگا اور یہ بیس روز مین ابتداے روز بستم نہایت یوم چہلم کے بھی تمام ہونگے اور یہ مقدار نہایت اور انتہاے زمانہ بحران امراض حادہ کی ہے اور جب دورے بیس بیس کے دو تمام ہوجاتین عمل بحران خواہ انتہاے مرض کا باعتبار تاثیر قمری کے ضعیف ہوگا اور مرض مزمن ہوجائیگا بجاے سات روز چودہ روز کا ایک دور بحران کا شمار کیا جاتا ہے اور بعد اسکے تین ہفتہ یعنے بیس روز پر تضعیف خواہ زیادتی فرض کرسکتے پس علی الاتصال روز ششم خواہ ہشتادم خواہ یکصد و بستم ایام بحران قرار دیے جاتین گے اور انکے درمیان جو عشرات پڑتے ہین جیسے ۱۵ اور ۷۰ وغیرہ اگرچہ وہ بھی ایام بحران ہیں بموجب قاعدہ مذکورہ بالا مین مگر اب مرض مزمن ہوچکا بوجہ ضعف تاثیر کے اونکی طرف چندان التفات نہین ہے اور اطباے سوا بقراط اور جالینوس کے مثل ارکاغاغس وغیرہ اسکے قائل ہین کہ رابوعات مین بعد چہاردہم کے اٹھارھوان روز یوم بحران ہے مگر متصل ہے اوسکے بعد اکیسوان روز بحران متصل اور موصول ہے اوسکے بعد پچیسوان منفصل ہوکر اٹھائیسوان موصول پڑتا ہے اوسکے بعد تیسوان روز منفصل اوسکے بعد اڑتیسوان متصل پڑتا ہے پینتیسوین سے جو متصل ہے بتیسوین سے اور یہ ملکر سابوع نام ہوتا ہے بعض اطبا نے بیالیسوین اور پینتالیسوین کو ایام بحران سے شمار کیا ہے اسطرح کہ اونہون نے دور رابوع بعد بیالیسوین روز کے جو یوم بحران ہے متصل قرار دیے ہین مگر اس شمار مین تھوڑا

سے نباتی کو سنی بہت کی ہے اسلیے کہ امراض مزمنہ مین اعتبار سابوع کا ساقط ہے جیسا اوپر بیان ہو چکا اب بنظر غور دیکھنا چاہیے کہ ان لوگون نے تفصیل بحرانات رابوع اور سابوع مین کیسی بے ضابطگی کی ہے اور کیسی خلاف قاعدہ تجویز ایام بحران کی کرتے ہین اور جو سلسلہ معتبر اور نظام صحیح مطابق قاعدہ تاثیرات قمری کی ہے منفصل اور وصل مین اونسے قطعاً ساقط کر دیا ہے جو تہی روز کے بحران جسقدر ہین اونکی قوت بیس روز تک ابتداے مرض سے قوی ہتی ہے اور بعد ازان قوت سابوعات کی شروع ہوتی ہے چوتیسوین روز تک پس جب مریض کو بیس روز مرض مین گذر جائین اوسکے مرض کا بحران بحساب سابوعات موجب بیان بالا کہنا چاہیے کیونکہ مادہ مرض غلیظ ہو جاتا ہے اور ارکاغاتیس کے نزدیک اکیسوین روز اکثر بحران جید ہوتا ہے بہ نسبت بیسوین روز کے جیسے روز بستم ستر ہوین روز کی فضیلت براوپر اٹھارہوین کے گواہی دیتا ہے بحساب اسابیع کے مترجم کہتا ہے مراد یہ ہے کہ بیسوان روز ستر ہوین روز کے افضل ہونے پر گواہ ہے بحساب سابوع کے اسلیے کہ تیسرا سابوع اپنے ماقبل سے متصل ضرور ہوتا ہے چنانچہ اوپر بیان ہوا اس حساب سے ابتدا سابوع سوم کی چودہوین روز سے ہے اور انتہا اوسکی بیسوین روز ہوگی اور چونکہ جس روز سے سلسلہ رابوعات کا شروع ہوا ہے اوسی دن سے سابوعات کا شروع ہے جسمین بعد رفتہ چہارم کے سابوع شروع ہوگا اوسی دن سابوع بھی شروع ہوگا اور وہ روز ہی روز چہارم ہے اوسکا چوتھا روز ستر ہوان روز ہے نہ اٹھارہوان اس وجہ سے ظاہر ہوا کہ جس طرح بیسوان روز بحران بحساب سابوع سوم کے ہے اوسیطرح ستر ہوان روز بحساب رابوع کے افضل یوم بحران ہے

متن ۔ **بقراط اور جالینوس** کے تجربہ مین اکیسوین روز بحران جید کا اکثر ہونا درست نہین ٹھہرا اسیطرح سائیسوین اور اٹھائیسوین روز کے بحران جید ہونے مین اختلاف واقع ہے کہ **ارکاغاتیس** نے ستائیسوین پر اٹھائیسوین روز کو ترجیح اور فضیلت دی ہے اور اسیطرح اکتیسوین اور بتیسوین روز مین اور چونتیسوین اور پینتیسوین مین ۔ اور چالیسوین اور بیالیسوین مین باعتبار فصل اور وصل کے اختلاف واقع ہے اگر سلسلہ وار حساب کیا جاے تو غلط واقع نہوگا **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ بعض امراض کا بحران سات مہینے بلکہ سات برس کے بعد ہوتا ہے اور چودہ برس اور اکیسوین برس تک بحران کا امتداد رہتا ہے ۔ بعض اطبا نے ایسا خیال کیا ہے کہ بعد چالیس روز کے بحران کسی مرض کا باستفراغ قوی نہین ہوتا ہے اور واقع ہین یہ راے صحیح نہین ہے بلکہ معتبر لوگون نے مشاہدہ کیا ہے کہ باستفراغ قوی بعد چالیس روز کے واقع ہوا اور یہ بھی کچھ ضرور نہین کہ بعد اربعین کے بحران باستفراغ قوی متاج اسکا ہو کہ پہلے مرض مین حدت از سر نو پیدا ہو لے تب استفراغ قوی سے بحران ہو خواہ نہ مرض کا ہو کہ بعد اربعین کے ہو ۔ خواہ مرض مین ترکیب ہو اس طرح پر کہ حدوث مرض مرکب کے چند دنون بعد ایک اور مرض حادث پیدا ہوا اور دونون ملکر ایک ہی ہیجان اسوجہ سے بعد اربعین بحران استفراغ قوی سے ہوا اسلیے کہ مرض مرکب مین کچھ محال نہین کہ طبیعت آہستہ آہستہ انضاج مادہ کا کرتے کرتے بعد اربعین کے اوسکی دفع اور اخراج پر ایک ہی روز قادر ہو اور باستفراغ قوی بحرانی اوسی روز واقع ہو ۔ اگرچہ وقوع ایسے بحران کا بعد اربعین کمتر ہوتا ہے اور اکثر یہی ہوتا ہے کہ بعد اربعین بحران باستفراغ قوی نہین ہوتا اور ناقص بحرانات سے خواہ بذریعہ خراج کے جسکے مادہ کی حرکت بدیر ہوتی ہے بحران بعد اربعین ہوتا ہے ۔ خواہ مادہ رفتہ رفتہ متحلل ہوتا ہے ۔ **بقراط** نے کہا ہے کہ ایام بحران کی جفت بھی ہوتی ہین اور طاق بھی ہوتی ہین ۔ گو افراد یعنی طاق دنون کے قوت بنا بر تجربہ کے بحران مین زیادہ اور شمار مین بھی ایام افراد زیادہ ہین ایام [illegible] چہارم و سوان چودہوان بیسوان چوبیسوان اور اس مثال مین **بقراط** اور **ارکاغاتیس** دونون کے مذہب کے موافق شمار ایام کا ہوا ہے ۔ مثال ایام افراد کی تیسرا پانچوان ساتوان نوان گیارہوان

ستر ہوان اکیسوان ستائیسوان اکتیسوان ۔ جالینوس نے اس مثال مین جو بقراط کے اٹھوان اور دسوان روز ایام ازدواج مین شمار کیا اوسے ناجائز تجویز کیا ہے اور کہا ہے کہ بموجب اصول اور قواعد بقراط یہ دونون روز یوم بحران ہونہین سکتے اور شاید اگر یہ تمثیل بقراط کے کلام مین واقع ہوئی ہو تو قبل ازانکہ بخوبی اور باستحکام علم ایام بحران کا بقراط کو ہوا ہو جیسے یہ کلام بقراط سے صادر ہوا ہے یا آنکہ اس قول کی کوئی اور تاویل صحیح کیجاوے ۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اکثر ایام بحران مین اتصال ہوجاتا ہے پس دو دن بحران کے مع ایام درمیانی بمنزلہ ایکدن سمجھے ہوجاتی ہین لیکن یہ کیفیت اکثر بعد بیس روز کے پیدا ہوتے ہین خواہ بحران استفراغ کا ہو یا علاج کا یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ بروز بحران جید اگر علامات بدظاہر ہون نہایت برا ہے اور موت پر دلالت کرتا ہے جیسے اگر علامات ردی سانوین روز خواہ چودھوین روز پیدا ہون کہ انکی دلالت ہلاک مریض پر زیادہ ہوگی مناسبا ایام بحران کے مقدم روز بحرانی آیندہ یوم بحران سے وہی مناسبت رکھتا ہے جو دوسرا تضعیف سو پہلے کے حاصل ہو جیسے سانوان اور چودھوان اور مراد یوم بحران سے ۲۴ گھنٹے کا زمانہ ہے خواہ تمام اس مدت مین آثار بحرانی کا وجود ہو خواہ بعض مین خواہ دنمین ہو خواہ رات مین خواہ دونون مین ۔ بہرحال ایام باجوری بعض بدرجہ غایت قوی ہین کہ شاید اونمین ہمیشہ امید وقوع بحران ہوتی ہے اور بعض ایام بدرجہ غایت ضعیف ہین اور بعض ایام متوسط ہین اور ان سبکی تفصیل ہم بیان کرتے ہین مگر پہلے ہم یہ کہتے ہین کہ اول یوم بحران روز چہارم ہے مگر ضعیف ہے کہ اوسمین اکثر امید وقوع بحرانی کی نہین ہوتی مگر روز چہارم بوجہ مناسبت تضعیف کے متدرج ہے روز ہفتم کا تیسرا روز ہین وقوع بحران کی خبر دیتا ہے اور سانوان روز یوم بحران قوی ہے اوسکی خبر چوتھا روز دیتا ہے اور سانوان بوجہ قوت کے ایسا ہے کہ اول طبقہ عالی مین قرار دینے کے لایق ہے اسلیے کہ نصف مقابلہ اور ربع دورہ قمری پر واقع ہے اور گیارہوان روز مثل چودھوین روز کے اگرچہ قوی نہین ہے لیکن وہ امراض صفراوی جنکا دورہ افراد مین ہوتا ہے جیسے حمی غب وغیرہ اون امراض مین گیارہوان روز بحران قوی ہے بہ نسبت چودھوین روز کے ۔ چودھوان روز بھی روز قوی ہے اسلیے کہ یوم مقابلہ دور قمری کا ہے اور منجملہ وجوہ قوت کی ایک وجہ اوسمین یہ ہے کہ جو روز بحران ایسا ہے کہ اوسے مناسبت روز چہارم ہی نہو اوسمین قوت احکام بحران اور سلامت آثار بحرانی کی نہین ہوتی چہ جاکہ اوس دن بحران تام اور جید کی امید کیجاے ستر ہوان روز یوم بحران قوی ہے اور جو دن اوسکی مناسبت تضعیف مین ہے جیسے نوان روز وہ قوی تر ہے اور ستر ہوین روز تیسوین روز سے وہی مناسبت ہے جو گیارہوین روز کو چودھوین روز سے ہے سوائے جیکے روز ہفتدہم رابوع اول سے تیسرے سالبوع کا اوسی طرح گیارہوان روز رابوع اول سالبوع دوم کا ہوا ٹھارہوان روز یوم بحران ہے مگر کمتر اسمین بحران واقع ہوتا ہے اور کمتر امراض مین اٹھارہوین روز ہوتا ہے بہ نسبت اکیسوین روز کی چوبیسوین روز اور اکتیسوین روز بھی کمتر بحران ہوتا ہے اور اوس سے کم ستائیسوان روز بلکہ ستائیسوین روز بحران واقع نہین ہوتا ہے کہ اوسکے قریب چالیسوان روز موجود ہے چالیسوان روز بہ نسبت چونتیسوین کے قوی تر ہے اور مندا چونتیسوان روز بھی صلاحیت بحران قوی کی بہ نسبت اکتیسوین کے رکھتا ہے اسلیے کہ آخر بین رابوعات کے واقع ہے ۔

یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ خیل امراض کی نوبت افراد مین واقع ہوتی ہے جیسے غب اور امراض عادہ اون کا بحران جلد تر ہوتا ہے اور اکثر ان امراض کا بحران ایام افراد مین واقع ہوتا ہے کہ بھی ایام نوبت امراض مذکورہ کے ہین اسواسطے حمی غب مین گیارہوین روز انتظار بحران کا کیا جاتا ہے اور چودھوین روز نہین کیا جاتا ہے مگر بقلت جیسے کہ اگر نوبہ مین تقدیم خواہ تاخیر پیدا ہو اگر کبھی

غب کی ساتوین نوبت مین انحطاط ایسا ہوتا ہے کہ تیرہوین روز واقع ہوتی ہے پس بحران بھی تیرہوین روز ہوجاتا ہے۔ جن امراض کی نوبت ازواج مین ہوتی ہے جیسے ربع وغیرہ اونکا بحران بدیر ہوتا ہے اور اکثر ایام ازواج مین اونکا بحران ہوتا ہے۔ اکثر ایام باجوری رابوعات کو جو طبقہ عالی مین شمار کیے گئے ہین کہ اونمین بحران جید اکثر ہوتا ہے یہ ہین ساتوان اور گیارہوان اور چودہوان اور سترہوان۔ کبھی دورے کسی مرض کے مطابق شمار ایام بحرانات دوسرے مرض کی ہوتے ہین مثلاً سات دورے غب کے مطابق سات دن محرقہ کے ہوجاتے ہین یعنے ساتوین دورے مین غب سے نجات ہوتی ہے اور کبھی بقای مرض مہینون اور برسون مین موجب شمار ایام امراض حادہ ہوتا ہے پس جی ربع سات مہینہ مین تمام ہوتی ہے جیسے محرقہ سات دنمین اور ان امراض کا انداز ایام ہفتہ مثل انداز ایام امراض حادہ ہوتا ہے مثلاً چوتھا مہینہ ربع مین منذر ساتوین مہینہ کا ہوجاتا ہے اور تقدیم و تاخیر بھی ان امراض مین مثل امراض حادہ کے واقع ہوتی ہے اور عنقریب ہم بیان کرینگے **ایام جو وسط مین واقع ہین** جن ایام کا اوپر کی فصل مین بیان ہوا وہی ایام باجوری اصلی ہین اور بموجب اصول اور قواعد خواہ نخواہ بحرانات کے وقوع بحران کے وہی ایام ہین اور قیاسی حکم ظہور آثار بحران کا اونہین ایام مین کرنا چاہیے۔ لیکن کبھی بنظر بعض وجوہ اور اسباب عارضی جو خارج سے پیدا ہون خواہ نفس مرض سے بوجہ سرعت حرکت مادہ حادہ یا بطور حرکت مادہ بارد کے خواہ بوجہ موت اور ضعف بدن مریض کے خواہ اور اعراض کی جہت سے جیسے بیداری مفرط پیدا ہو کسی امر خارجی کی وجہ سے مثلاً مطالعہ کتب علمی کرنے سے خواہ بدنی اسباب سے مثلاً خشکی واقع ہونے سے خواہ نفسانی جیسے خوف وغیرہ جو بافراط پیدا ہوا الغرض ایسے وجوہ سے کبھی ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ بحران مرض مین تقدیم خواہ تاخیر ہوجاتی ہے اور ایام مذکور بالا کے پہلے خواہ اونسے پیچھے بحران واقع ہوجاتا ہے اگرچہ یہ بحران غیر وقت کا قائمقام بحران واقع کے نہین ہوتا بلکہ اوس سے کم ہوتا ہے اور اگر بسبب قوی عارض نہوتا ہر آئینہ بروز یوم حقیقی بحران واقع ہوتا اور تقدیم اور تاخیر واقع نہوتا مگر چونکہ عارض قوی ہے اوسنے وقت اصلی سے انحراف پیدا کرکے غیر وقت مین آثار بحرانی پیدا کیے ہین اور اگرچہ عارض ضعیف ہوتا اوسکا اثر فقط اسقدر ہوتا کہ بحران اپنے یوم اصلی مین ہوتا مگر بدشواری اور بحران تام نہوسکتا الغرض جو ایام کہ اونمین بسبب بسبب عوارض کے کہ خلاف قاعدہ رابوع اور سابوع کے بحران واقع ہوتا ہے اون ایام کو ایام واقع فی الوسط یعنے ایام درمیانی کہتے ہین اسلیے کہ وہ ایام درمیان ایام بحران کے واقع ہین اور ان ایام کے واسطے بھی چند احکام خاص ہین مثل ایام بحران کی ایک وجہ خاص سے جو ابھی مذکور ہوئے۔ اور یہ ایام جیسے تیسرا دن خواہ پانچوان خواہ چھٹا خواہ نوان۔ یا تیرہوان ہین پس تیسرا اور پانچوان دن اول بحران یعنے روز چہارم کو گھیرے ہے اور نوان دن بیچ مین ساتوین اور گیارہوین کے واقع ہے کبھی جو دن واقع وسط ہین دو ایام بحران کے ہے اولی اور انسب واسطے بحران کے ہوتا ہے اور وہ دونون رفد بہ نسبت اس درمیانی روز کے اولی نہین ہوتے جیسے نوان روز درمیانی بہ نسبت ساتوین اور گیارہوین روز بحرانی کے۔ اور کبھی جو یوم بحران درمیان دو یوم واقع فی الوسط کے ہو وہی لایق تر بہ نسبت دونون ایام درمیانی کے ہوتا ہے جیسے ساتوان روز جو بیچ مین چھٹے اور آٹھوین روز کے واقع ہے۔ پہلی صورت کی دلیل یہ ہے یہ ہو کہ گیارہوین دن کا بحران نوین دن واقع ہوجانا اکثر ہے بہ نسبت اسکے کہ ساتوین دن کا بحران نوین دن تک موخر ہوجاوے اگرچہ یہ دونون باتین یعنے تقدیم گیارہوین کے نوین دن اور تاخیر ساتوین کے نوین تک اکثر واقع ہوتے ہین **قوت اور ضعف ایام واقع فی الوسط**۔ نوان دن جو یوم درمیانی ہے وہ یوم قوی ہے اور تمام ایام واقع فی الوسط مین وہی دن قوت مین

مقدم ہے اوسکے بعد پانچوان دن بعد اوسکے تیسرا دن اور نوان اور پانچوان دن چوتھے دن ہی جو رفرِ بحران اصلی ہی بہت کم نہین ہی اور تیسرا دن شاید بوجہ ضعف قوت کے اوسمین کبھی بحران نہین ہوتا چھٹے دن مین کبھی بحران ہوجاتا ہی مگر ردی ہوتا ہے اگر ردی نہو تو بحران بدشواری اور پوشیدہ ناقص ہوتا ہے اور خطرہ سے سلیم نہین ہوتا گویا کہ چھٹا دن ساتوین دن کی تین باتونمین ضد ہے **اول** چھٹے دن مین بحران کم ہوتا ہے اور ساتوین دن زیادہ ہوتا ہے **دوسری** چھٹے دن کا بحران ردی ہوتا ہی اور ساتوین دن کا سلیم ہوتا ہی **تیسری** چھٹے دن بحران بدشواری ہوتا ہی اور ساتوین دن باسانی و بسہولت ۔ چھٹے دن کے بحران کا اندازہ برائی مین چوتھا دن کرتا ہی اور کمتر ایسا اتفاق ہوتا ہی کہ چوتھا دن مندفع خیریت چھٹے دن کا ہو مگر بہت دشواری سے جب چوتھا دن مندفع چھٹے دن کے شر کا ہوتا ہی اوسوقت چوتھے دن اکثر علامات خوفناک پیدا ہوتے ہین جیسے سکتات اور غشی خصوصاً اگر بحران استفراغی ہوا اور غشی بوجہ کے واقع ہوتی ہو اور قوی سقوط قوت اور لرزہ مفاصل کا اور رعشہ اور اطفال نبض کا پیدا ہوتا ہی اگر وسمن پسینا برآمد ہو ظہور عرق یکسان نہوگا اور بیشتر اوسمین بحران استفراغی بہ نقصان ہوتا ہی کہ اوس نقصان کا اتمام خراج ردی یا بیرقان کردیتا ہی بول بھی لون اور قوام مین ردی ہوتا ہی رسوب بھی بری پیدا ہوتی ہین ۔ یہ باتین اوسوقت پیدا ہوتی ہین کہ جب مریض بعد بحران کی سلامت رہی اور اگر سلامت نہ رہی پس کیا حال ہوگا سلامت مریض بذریعہ خلاص شکاری ہوتی ہے ۔ اور سلامت اوسکی بوجہ خارض ہونے نکس کے ہوتی ہی **اور جالینوس کا قول** ہی کہ ساتوان دن مثل بادشاہ عادل کہے اور چھٹا دن مثل مغلب جابر کہا اور آٹھوان دن بڑائی مین چھٹے دن کے قریب ہی **بیان اچھے اور بُرے دنونکا بترتیب ایام بحرانی ہون یا درمیانی خواہ ایام انذار افضل جمیع** ایام ہین ساتوان اور چودھوان دن ہی اور ان دونونکے بعد نوان اور سترھوان اور بیسوان اور اوسکے بعد پانچوان اور اوسکے بعد چوتھا اور اٹھارھوان اور بعد اوسکے تیئیسوان ۔ **یہ بھی جاننا ضرور ہی** کہ جو ایام قریب بابتداے مرض اور مقدم بہ نسبت مقابلہ سے تا روز چہاردہم واقع ہین اونمین ایام مین حکم بحران کا قوی تر اور امید وقوع بحران کی قوی اور صفت ایام انذار ہونیکی بخوبی ہوتی ہی اور جسقدر ابتداے مرض سے بعد بڑھتا جاتا ہے ضعف ان امور مین زیادہ ہوتا جاتا ہی **بیان اون دنون کا جو ایام بحرانی نہین ہین نہ بقصد اول یعنی بطریق انذار اور نہ بقصد ثانی یعنی بطریق بحران** روز اول اور دوم اور سوم اور دوازدہم اور شانزدہم اور نوزدہم بھی وہ دن ہین جو دونون طرح سے ایام بحران نہین ہین اور پندرھوان دن بھی انمین مین داخل ہی اور تعجب ہی کہ اکثر ایام انمین سے متصل یوم بحرانی کے واقع ہین اور پھر بھی نہ انمین بحران ہوتا ہے اور نہ انذار واقع ہوتا ہے **ایام انذار کا بیان** یہ دن وہ ہین جنمین آثار اون چیزون کے جو دلیل تغیر مادی کی ہین یا دلیل غالب ہونے ایک و متخاصمین مرض اور قوت کی ہی ظاہر ہوتی ہے یا ان دونمین ابتداء مقابلہ خفیف کا ہوتا ہی جو درمیان طبیعت اور مرض کے پیدا ہوتا ہی اور غرض اوس مقابلہ سے فیصلہ اور خاتمہ بخیر یا ہلاکت نہین ہوتی بلکہ وہ مقابلہ واسطے تغیر نے مادے کے اور اوسکے ہیجان مین لانے کے ہوتا ہے بغیر مادے کے دلایل کی مثال جیسے دلایل نضج کے یا خامی مادہ کی ۔ دلایل نضج کے جیسے غامہ سرخ یا مائل بہ سفیدی بول مین پیدا ہوتا ۔ اور غیر نضج کے دلائل مشہور و معروف ہین جیسے رقت بول وغیرہ ۔ مثال غلبہ طبیعت یا مرض کی جیسے قوت اشتہا کا ظاہر یا ساقط ہونا یا اوس دن قوت کا ظاہر اور ساقط ہونا یا حرکت مین سبکی خواہ گرانی کا پیدا ہونا ۔ اور ابتداے مقابلہ خفیف کی یہ مثال ہے کہ درد سر اور کرب اور ضیق نفس اور جنبش مفاصل اور پسینا بدن مین کہین کہین اور استفراغ غیر تام پیدا ہو پس یہ آثار جسمین ظاہر ہون اوسکے بعد جو یوم بحرانی ہین اون مین بحران ضرور واقع ہوتا ہے پس چوتھا دن اگر اوسمین

علامات جید پائے جاتین منذر بحران ساتوین دن کا ہوتا ہے اور اگر علامات بُری پائے جاتین منذر چھٹے دن کے بحران کا ہوتا ہے خصوصاً محرقہ اور نائبہ مین علاوہ یہ ہے کہ باوجود علامات ردی کے روز چہارم مین کبھی بحران ساتوین دن ہو جاتا ہے اور کمتر نوین دن ہوتا ہے مگر غب مین اکثر بحران ساتوین دن چوتھے دن کی اندھیری کے بعد ہوتا ہے علاوہ یہ ہے کہ چھٹے دن بھی غب مین بحران ہوتا ہے اور نوان دن یا منذر گیارھوین دن کا ہوتا ہے یا اکثر چودھوین دن کا اور گیارھوان دن بھی چودھوین دن کا منذر ہوتا ہے سا اور چودھوان یا سترھوین دن یا اٹھارھوین دن یا بیسوین دن یا اکیسوین دن کا منذر ہوتا ہے اور سترھوان روز بھی بیسوین خواہ اکیسوین روز کا منذر ہے اور اٹھارھوان روز اکیسوین کا منذر ہے اور بیسوین دن انذار چالیسوین روز کا ہے جو ایام واقع فی الوسط اور درمیانی ہین اونمین سے تیسرا دن یا پانچوین روز کا منذر ہے اور اگر بحران ردی ہو تو اوسوقت تیسرا دن چھٹے دن کا منذر ہوتا ہے اور پانچوان دن منذر نوین دن کا ہوتا ہے اور اگر ردی ہو پس آٹھوین کا منذر ہوتا ہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ دلایل انذار کے بھی اکثر قاعدہ کے خلاف واقع ہوتے ہین جسطرح دلائل بحران مین اختلاف ہو جاتا ہے اور جو یوم انذار کسی یوم کا مقرر ہوا ہے اوسکے سوا اور دن کا انذار واقع ہوتا ہے اور سبب اس بی ضابطگی کا بعینہ وہی ہے جو بحران کی بیحساب ہونے مین ذکر کیا گیا خواہ سب تقدیم کا ہو یا تاخیر کا یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اگر کسی یوم انذار کے بعد دوسرے دن بھی کوئی تغیر مثل رور انذار کے واقع ہوا وس مرض کی مادہ کی حرکت مین سرعت ہوگی جیسے چوتھے رور کے بعد پانچوین دن بھی کوئی تغیر مثل یوم چہارم کے پیدا ہو جتنے علامات بحران کی جلد واقع کرنیوالے خواہ بحران مین تاخیر کرنیوالے ہین اونمین بخوبی تامل کرنا چاہیے اور استواری اور پختگی سے ایام انذار مین غور کرنا چاہیے کہ بعجلت واقع ہوئے ہین یا تاخیر ہوئی ہے **معرفت ایام بحران کی بروقت اشکال کے** ایام بحران کی شناخت کا فائدہ چند وجہ سے ہوتا ہے سیواسطے طبیب پر لازم ہے کہ اگر اوسے دریافت ہو کہ بحران قریب ہونیوالا ہے تو اوسکی اور طرحکی تدبیر کرے اور اگر بحران مین تاخیر ہوا وسکے لایق دوسری تدبیر کرے اور بروز بحران خواہ قبل یوم بحران یکبیر خاص کرنی چاہیے کہ اوسمین تحریک طبیعت کی زیادہ دوا سے مناسب نہین ہے اسلیے کہ اکثر ایسی تدبیر سے اگر راست آئی طبیعت کی اعانت بخوبی ہو کہ استفراغ زائد اور بعد ازان اعراض ہو جاتا ہے اور ضعف پیدا ہوتا ہے اور بیشتر اگر تحریک طبیعت مخالف خواہش کی ہوتی ہے اور جس استفراغ کی خواہش طبیعت کو ہو دوا سی وہ استفراغ نہین ہوتا بلکہ اور طرح کا استفراغ پیدا ہونا چاہیے ایسی صورت خواہش طبیعت اور دوا مین بوجہ تضاد تعارض پیدا ہو کر دونون قسم کا استفراغ باطل ہو جاتا ہے اور اس کا ضرر جیسا ہے وہ مخفی نہین ہے۔ شناخت مین ایام بحران کی رعایت اس امر کی بھی ضرور ہے کہ جو امور ایام بحران مین تغیر اور تبدیل کرتے ہین اونکا بھی لحاظ بخوبی کیا جاوے اور وہ امور اوپر معلوم ہو چکے ہین طریقہ شناخت ایام بحران کا دو طرح کا ہے ایک تو شناخت بحران مرض کی علی الاطلاق یعنے شناخت اس بات کی کہ اس مرض کا بحران کس قسم کے استفراغ وغیرہ سے ہوگا دوسرا طریقہ یہ کہ منجملہ ایام بحران مذکورہ بالا کے اس مرض کا بحران کس دن ہوگا پس ایسا ہوتا ہے کہ احوال اور اعراض بحران کی دو دن خواہ تین روز تک برابر رہتے ہین اوسوقت یہ اشکال پیدا ہوتی ہے کہ اب کونسا دن روز بحران قرار دیا جاوے پہلی بات کی شناخت دو وجہ سے ہوتی ہے اول تو مرض طول اور کوتاہی سے اور دوسری طبائع امراض اور قوت سے امراض کی شناخت ہوتی ہے استدلال طول اور قصر سے مرض کی بھاری انقضا اور تمامی پر ہوتا ہے مثلاً کوئی مرض ایسا ہو کہ چوتھے خواہ تیسرے روز اوسکا زوال نہو سکے اسلیے کہ اوسمین زیادہ حدت ہو اور ساتوین دن

اوسکا زوال ممکن ہو خواہ بعد ساتوین دن کے ایسے مرض مین اگر علامات نضج کے قریب بروز چہارم بخوبی ظاہر ہو جائین امید بحران کی ساتوین روز ہو سکتی ہے اور اگر علامات طول مرض کے ویسے ظاہر ہون جو اوپر بیان ہو چکے ہین معلوم ہوگا کہ اوسکا بحران ساتوین روز بہت دیر کے بعد ہوگا اور یہ بھی دریافت ہوگا کہ نجات اوس مرض سے بدون بحران کے بذریعہ تحلیل وغیرہ کے ہوگی اور اگر دونون باتون مین سے کوئی امر ظاہر نہو یعنے نہ ظہور نضج قریب برافع ہو اور نہ آثار طول مرض کی نمودار ہون امید ہے کہ درمیان روز چہار دہم اور ہفتم کے مرض کا زوال ہو جای مرض کی طبیعت سے استدلال بحران پر یون کیا جاتا ہے کہ اطاق دن مین حرکت امراض صفراویہ کی اولے ہی اور ایام ازواج مین حرکت امراض بارودہ غیر جادہ کی ہوتی ہے تہین یوم بحران کی چند وجوہ سے کیجاتی ہے بقیاس دورات اور عدد اوقات بحران اور زمانہ بحران اور استحقاق ایام اور مؤثر قوتین جو ہر ایک کے ہین قیاس اور وارسے استدلال یہ ہے جہت روز مین مرض مزمن کے واقع ہونے کی خوبت ہی اور طاق دن لائق بحران مرض حاد کے ہے زمانہ بحران سے استدلال اسطرح پر ہوتا ہے کہ جن دو دنو مین آثار بحران پیدا ہوے اونمین سے زیادہ تحمل شدید کس دن ہوا اور دیر تک کس روز رہا پس روز بحران وہی قرار دیا جائیگا لیکن اگر کوئی اور دلیل اس دن کی بحران ہونے کو منع کرے اور اوس دلیل مین قوت زیادہ ہو اوسوقت بنا جاری وہی روز بحران قرار دیا جائیگا جسمین مقاساۃ کم تھی مثلا جسدن شدت اعراض بحران اور دیر تک ظہور آثار تھا اوسکے بعد کسی اور دن رعاف خواہ اسہال یا قی عارض ہوا سوقت ہم یہی تجویز کرین گے کہ روز بحران وہ دن جسمین تکلیف شدید ہوئی نہ تھا اسی قسم کے استدلال سے جو بر طبق زمانہ بحران ہوتا ہے حکم وقوع بحران کا یوم درمیانی مین ایام ثلثہ کے کیا جاتا ہے بشرطیکہ روز آنی کا حکم بہ نسبت بحران کی قوی تر نہو۔ استدلال بنظر قوت ایام اور بنظر طبیعت ایام کی اسطرح پر ہوتا ہے کہ مثلا ساتوین شب کو برامد ہونا عرق کا شروع ہوا اور آٹھوین روز صبح سے شام تک برابر نکلتا رہے پھر اوسوقت یہی حکم کرنا چاہیے کہ بحران ساتوین روز ہوگا۔ آٹھوین روز اگرچہ تپ کا زوال آٹھوین ن محسوس ہو اور اگر اسکے خلاف ہو کہ عرق تیرھوین روز سے نکلنا شروع اور چودھوین روز تک برابر نکلا کرے اور تپ چودھوین روز اوترے بحران کا حکم چودھوین روز کیا جاویگا اسلیے کہ آٹھوان روز اور تیرھوان روز حکم مین ساتوین اور چودھوین کی خیرت مین نہین ہے اور موت کا چھٹے روز واقع ہونا اولے ہے بوجہ علامات ہائلہ کے بہ نسبت ساتوین روز کے اور دسوان بہ نسبت نوین روز بنظر قوت موت کی اولے ہے۔ استدلال اجتماع احکام بموجب بیان گذشتہ کے کرنا چاہیے مثال مین چودھوین روز کی اسلیے کہ اگرچہ عرق کا ظہور تیرھوین روز ہوا تھا مگر یہ امر عرق اور زوال حمی دونون کا اجتماع چودھوین روز چونکہ ہوا اسلیے یوم بحران وہی ہی استدلال بذریعہ ایام انذار کی اسطرح پر ہوتا ہی کہ جتنی مثالین اوپر گذر چکین اونمین سے اگر چوتھے روز علامات انذار کی پائی جائین یقین کرنا چاہیے کہ بحران بنسبت برروز ہفتم ہی کو زوال مرض آٹھوین نہو خواہ عین ساتوین روز بحران ہوگا اور اگر علامات انذار کی گیارھوین روز پیدا ہون بحران چودھوین روز ہوگا بیان نسبت اکثر امراض کی طرف بحران کی یہ بات اوپر معلوم ہو چکی ہی کہ جو امراض نہایت درجہ حاد ہین اونکا بحران ساتوین روز تک ہو جاتا ہی اور جو امراض قریب بحدت ان امراض کے ہین اونکا بحران چودھوین خواہ بیسوین روز تک ہو جانا چاہیے اور ان امراض کی متصل جنکی حدت ہی اونکا بحران چالیس روز تک ہوتا ہی اور چالیس روز کے بعد ساٹھ دن خواہ اسّی دنمین بحران امراض مزمنہ کا ہوتا ہی اگر حمی محرقہ کی شدت ایام ازواج ہوتی ہو یہ نہایت ردی ہی اور اکثر چھٹے روز قتل کرتی ہے

اور اس قسم کا انداز چوتھے روز ہوتا ہے اور تھنڈا پسینا چوتھے روز برآمد ہوتا ہے اور اسمین قبیل اور علامات ردی بھی سرسام وغیرہ کی پیدا ہوتے ہین بحران گیارھوین روز ہوتا ہے اگر حدت کے ساتھ پیدا ہوا ہو سلیکو کہ ابتدا اکثر آثار سرسام کی بعد تیسرے خواہ چوتھے روز کے ہوتی ہے اوسکے بعد ایک اسبوع مین بحران واقع ہوتا ہے اور وہ روز یازدہم پھرتا ہے بحرانات کا بیان یہان تک ختم ہوا۔ **فن تیسرا اورام اور بثور کے بیان مین** اور اسمین تین مقالے ہین **مقالہ پہلا** اورام حارہ اور فاسدہ کے بیان مین کتاب اول فن کلیات مین بیان اورام اور اجناس اورام اور معالجہ عام اورام کا ہوچکا جو مخصص اس مقام کو جواب ہم تحریر کرتے ہین ملاحظہ کرنا چاہیے اوسی لازم ہے کہ قواعد مذکورہ کو یاد کرے اور اونکی طرف رجوع کرے اسلیے کہ اس مقام پر فقط قواعد جزئیہ باقی ماندہ کو بموجب وعدہ کے ہم بیان کرتے ہین **بیان اورام اور بثور کا** جو ورم خواہ بثر یعنے پھنسی وغیرہ ہے مادہ حارسے پیدا ہوگا یا غیر حارسے اور مادہ حارسی جو ورم پیدا ہوا وہ مادہ خون ہے خواہ اور رطوبات جو قریب مزاج خون کے ہون یا مادہ صفراوی سے خواہ جو رطوبت قریب المزاج صفراوی خلط کے ہو خون سے جو ورم پیدا ہوا تو خون صالح سے ہوگا یا خون فاسد سے پھر خون صالح یا رقیق ہے یا غلیظ اگر ورم خون صالح غلیظ سے پیدا ہوا اوسکو فلغمونی کہتے ہین جو گوشت اور جلد دونون مین پیدا ہوتا ہے اور اوسمین ضربان بھی ہوتا ہے اور جو ورم خون صالح رقیق سے پیدا ہوتا ہے فلغمونی کی وہ قسم ہے جو فقط جلد مین عارض ہوتا ہے اور لحم تک اوسکا اثر نہین پہونچتا ایسے ورم کو نثری یعنی پکی کہتے ہین اور اوسمین ضربان نہین ہوتا ہے جو ورم خون غلیظ فاسد سے پیدا ہوا اوس سے اقسام خراجات کے پیدا ہوتے ہین جو ردی اور فاسد ہین ایسے خراج کی روادت اور احتراق اگر شدید ہو جاوے جمرہ پیدا ہوگا اور احتراق اور خشک یبسہ حادث کریگا نہین خراجات کی اقسام مین سے بدترین اقسام وہ ہے جسے نارفارسی کہتے ہین جو ورم خون فاسد رقیق سے پیدا ہوا اوس سے وہ قسم فلغمونی کی عارض ہوتی ہے جو مائل بطرف جمرہ کے ہو اور اوسمین روادت اور خبث ہوتا ہے پھر اگر رقت اس خون مین زیادہ ہو جمرہ فلغمونیہ پیدا ہوگا اور اگر روادت زیادہ ہو وہ جمرہ پیدا ہوگا جسمین نفاخات اور تقاطات اور احتراق اور خشک یبسہ ہوتا ہے صفراوی ورم کا عروض یا ایسے صفراوی لطیف سے ہوتا ہے جو نہایت لطیف ہے کہ اوسکا احتباس اوس مقام مین جو غلاف ہر جلد کے اندر ہے نہین ہوتا ہے اور باوجود لطافت کے اوسمین حرافت بھی ہوتی ہے اور اسی ورم مین نملہ بھی داخل ہے ساعیہ تنہا کا عروض نہایت لطیف صفرا سے ہوتا ہے ساعیہ اکالہ صفراوی ردی سے پیدا ہوتا ہے جو صفرا اس سے غلیظ ہو اور سوزش اوسمین کم ہو اور بہ نسبت صفراوی مذکورہ کو کچھ اندر کیطرف ہٹ کر محتبس ہو اور اوسمین کسقدر آمیزش بلغم کی بھی ہو ایسے ہی صفرا سے نملہ جاورسیہ پیدا ہوتا ہے کہ اوسمین التہاب کم ہوتا ہے اور انحلال خواہ تحلیل اوسکی دیر مین ہوتی ہے اگر اس سے زیادہ غلاظت مادہ مین ہو نملہ اکالہ پیدا ہوگا پھر اگر یہ صفرا اپنے قوام کی غلاظت مین خون کے قوام سے بڑھ جاوے اور ردی بھی ہو جمرہ ردی پیدا کریگا اور ان سب صور تو نمین مادہ ردی اور لطیف ہوتا ہو اور بعد ازان کہ لطیف ہوا اگر اوسکی لطافت اس درجہ پر ہو کہ طبیعت اوسی اعماق بدن سے دفع کر دیتی ہے اور سواے جلد کے اور کسی جگہ پھر نہین سکتا ہے یا قریب جلد کے ورم گرم کا مادہ اگر زیادہ ہو اور ورم بھی مقدار مین عظیم ہو وہ از قسم اورام طاعنیہ ضمادیہ سے ہوگا اور داخل اوس قسم مین ہوگا جو بنام پراقیا معروف ہے یہ جتنے اقسام اورام ردی کے مذکور ہوے جس سال وہ پیدا ہوتی ہے اوسی سال یہ اورام بھی عارض ہوتے ہین جو اورام حارہ مین اور ردی ہین جب تک زمانہ انحطاط کو نہین پہونچتی نرم اور بیٹھے ہوے ہوتے ہین اور مدہ اونمین اچھی طرح جمع نہین ہوتا بلکہ عضو متورم کے افسا پر زیادہ مائل ہوتے ہین

اور یہ افتاد ہمیشہ بوجہ عظم ورم اور کثرت مادہ سے نہین ہوتا ہے بلکہ اکثر بوجہ خبث مادہ کے افساد پیدا ہوتا ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اورام کمتر مفرد اور خالص ایک ہی مادہ سے ہوتے ہین اور اکثر مرکب چند مادہ سے ہوتے ہین یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جو ورم ظاہر اور محسوس ہو اور اوسمین ضربان نہو اوسمین قیح اور ریم نہین پڑتے اور جو باطن مین اسی طرح کا ہو اوسکا حال تو ہم بیان کر چکے

فلغمونی کا بیان فلغمونی کی شناخت اور اوسکی علامت حرارت اور التہاب اور زیادتی حجم اور تمدد اور مدافعت اور ضربان بھی ہوگا اگر اندر کی طرف فرو رفتہ ہو اور قریب شرایین کے ورم ہو اور اوس عضو مین کوئی ٹھیہ اعصاب جس سے آیا ہو اور مثل اکثر اعضا کے جو اعصاب سے خالی ہین اور اونکا حال اوپر کے ابواب مین بخوبی مذکور ہو چکا ہے نہو اور جسقدر عضو متورم ہین شرایین زیادہ اور مقدار اونکی اعظم ہوگی اوسیقدر ورم مین ضربان اور دررسانی اوسکی اشد ہوگی اور تحلل اور جمع اوسکا جھٹ پٹ ہوگا اگر فلغمونی کسی عضو حساس مین پیدا ہوا اوسکے تابع درد شدید ضرور ہوگا کسی قسم کا ورم فلغمونی کیون نہو اور جسقدر چھوٹی رگین اس عضو متورم مین ہونگی سب نمایان اور ظاہر ہونگی گو قبل از ورم وہ رگین مخفی تھین اور قابل ظہور کے تھین - واضح ہو کہ فلغمونی زبان یونانی مین بطور اسم جنس کے ہر ایک التہاب کو اور علی الاطلاق بولا جاتا تھا بعد ازان ہر ایک ورم گرم کو کہنے لگے اوسکے بعد ہر ایک ورم گرم جو بصفات مذکورۂ بالا متصف ہو اوسی پر اطلاق کرنے لگے مگر خالی التہاب سے یہ ورم نہین ہوتا اسلیے کہ احتقان خون کا اور انسداد منافذ اور راہون کا ہو جاتا ہے فلغمونی کمتر بسیط اور مادہ واحدہ سے عارض ہوتا ہے اور اکثر اسکے ہمراہ جمود یا صلابت یا تہیج ہوتا ہے اور اسکی پیدایش کے چند اسباب ہوتے ہین کہ بعض اقسام اونکے اسباب سابقہ کے بدلے ہوتے ہین از قسم امتلا اور ردارت اخلاط مع ضعف عضو قابل کے خواہ محض عضو قابل کا ضعف اگرچہ امتلا و اخلاط اور ردارت نہو کبھی اسباب مادی مثل فسخ اور قطع اور کسر اور خلع کے خواہ قروح جو بکثرت کسی عضو مین پیدا ہون اور اونکی جہت سے بوجہ درد کے مادہ اوسی عضو کی طرف کھنچے خواہ بوجہ ضعف عضو کی وجہ سے حدت مادہ زیادہ ہو کبھی ان قروح کی طرف اسقدر مواد مائل ہوتے ہین کہ مہالک ضعیف کو بند کر دیتے ہین اسکی مثال یہ ہے جیسے ہمراہ قروح اور جرب مولم کے اورام عارض ہوتے ہین مواضع خالیہ مین اور زیادتی ملیمن کی بقدر زیادتی حجم کے ہوتی جاتی ہے اور تمدد اور انتہای تمدد تا انتہای ورم کے پیدا ہوتا ہے اور اب اس زمانہ منتہی مین مدہ جمع ہوتا ہے اگر جمع کے قابل ہے اور انحطاط کا زمانہ اوسوقت سے شروع ہوتا ہے جب سے ترقی اور ضعف پیدا ہو فلغمونی ردی وہی ہے جسکا انحطاط نہو اور اوسکا مدہ جمع ہوا کرے ایسا ہی ورم عضو متورم کی موت اور بیحسی و حرکت ہونا لازم کرتا ہے اور التعفن بھی اوسی عضو مین پیدا کر دیتا ہے اور اکثر یہ امور بوجہ بزرگی ورم اور کثرت مادہ کی بھی عارض ہوتے ہین اور کبھی بوجہ خبث مادہ کے بھی پیدا ہوتے ہین اگر ورم صغیر ہو یہ بات سب پر ظاہر ہے کہ جو ورم بیٹھ جاتا ہے اوسوقت ضربان مین آرام تک مین سکون پیدا ہوتا ہے اور مدہ کی جمع ہونے کی علامت یہ ہے کہ ضربان مین زیادتی ہو اور حرارت بھی بڑھ جاوے اور پھر دونون مقدار واحد پر ٹھہر جاوین

قعن کی شناخت اس سے ہوتی ہے کہ نفخ مین دشواری ہو اور رنگ تیرہ ہو جاوے اور تمدد شدید پیدا ہو یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جب تک طبیعت مادہ کو مقہور نہ کر دیگی ظہور ورم فلغمونی کا ظاہر جلد مین نہ ہوگا یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ ثبور دملی خبث مین از حد قریب قریب پیدا ہون خبر دین گے کہ ایک دل بہت بڑا اور خبیث پیدا ہوگا ان سے ملکر واجب ہے کہ مریض اورام باطنی کو آب برگ کاسنی اور کو ہمراہ اقتاس کے پلایا جاوے **علاج فلغمونی** اگر فلغمونی کسی سبب مادی سے پیدا ہوا اوسوقت بدن کا حال دیکھ

خالی نہین کہ یا تو بدن اوسکے ہمراہ خواہ بعد حدوث ورم کے اخلاط اور مواد سے پاک صاف ہی یا بدن مین امتلا مواد کا ہو اگر ہمراہ ورم کے بدن مواد سے خالی اور پاک ہی اوسوقت ورم کا علاج خاص جو بنظر نفس ورم کے کیا جاتا ہے کچھ ضرور نہین ہوتا خاص معالجہ ورم کا یہی ہے کہ اخراج اوس مادہ کا کرین جو غریب ہی اور جس نے ورم پیدا کیا ہے اور یہ اخراج مادہ کا بذریعہ ادویہ مرطبہ یا ادویہ محللہ لینہ کے جیسے یہ ضماد ہے کیا جاتا ہے گیہون کو پانی اور روغن مین جوش دین اور کبھی فقط بچھنے لگانے کفایت کر جاتے ہین خصوصاً اگر ورم کا مادہ زیادہ ہو اوسوقت بچھنے کی ضرورت شدید ہے پھر اگر ورم کے ہوتے وقت خواہ بعد حدوث ورم کے بدنمین امتلاء اخلاط ہو اوسوقت لحاظ رہے کہ مرخیات ورم سے چھوٹنہ جائین ورنہ جذب مادہ کا بہ نسبت تحلل ورم کے کیت زیادہ ہوگا بلکہ پہلے استفراغ مادہ کا بذریعہ فصد کے کرنا لازم ہے اور بیشتر اسہال کی بھی ضرورت ہوتی ہی جب فصد اور اسہال سے فراغت ہو اوسکے بعد استعمال مرخیات کا کرنا چاہیے اس ورم کا علاج قریب ہی اوس ورم کے علاج کے جسکا سبب امتلاء بدنی ہو اور فرق اس ورم کے علاج مین بہ نسبت اوس ورم کے جو بہ نسبت امتلاء بدن کے ہو یہ ہے کہ یہ ورم زیادہ رواوع کا محتاج نہین ہے جیسے کہ اوسکی احتیاج ہی بلکہ یہ ورم اوس سے کم محتاج رجوع کا ہی جس ورم کا سبب سابق ہو اور بادی نہو واجب ہی کہ ابتدا معالجہ کی استفراغ سے کرین اور پورا استفراغ جیسا اوسکا حق ہے کرکے فصد خواہ اسہال وغیرہ بشرط حاجت کے کرین اور حاجت کبھی اس جہت سے ہوتی ہے کہ بدن اخلاط سے پاک نہین ہوتا اور کبھی بوجہ عظیم اور پرخطر ہونے مرض کے استفراغ اور تقلیل مادہ کی ضرور ہوتی ہے خواہ جذب مادہ کا بطرف جانب مخالف کے واجب ہوتا ہی اسلیے اگرچہ بدنمین کثرت فضول کی نہو تاہم عضو مین کبھی وہ فتور اور ضرر پیدا ہوتا ہی جو ضعیف کر دیتا ہی اور بوجہ ضعف کے مواد بدن کی اوسی عضو کیطرف کھینچتے ہین اگرچہ مواد فضول نہون مگر استفراغ اور جذب الی الخلاف مین جو جو شروط اپنے اپنے مقام پر مذکور ہو چکے ہین اون سب کی رعایت واجب ہی اور بستی اور بلد حاضر وغیرہ جو جو امور لائق لحاظ کے منجملہ دس امور کے جو فصل استفراغ مین فن کلیات کے درج ہین اونکا خیال کرنا ضرور ہے ہمکو مناسب ہی کہ اس ورم کے علاج مین ابتدا رواوع سے کرین سواے اون مقامات کے جنھین کتاب اول مین ہمنے مستثنے کیا ہے کہ وہان ابتدا رواوع کا استعمال رواوع کا جائز نہین ہے پھر جب زمانہ تزیید کا سامنا ہو مرخیات کا اضافہ رواوع کے ہمراہ کرنا چاہیے اور جیون جیون تزیید بڑھتا جاہی مرخیات کی بھی زیادتی کرتے جائین مگر ہر روز تھوڑی تھوڑی زیادتی کرتے رہین اور جب زمانہ منتہی اور وقوف کا ہو پچھنے اور حجم ورم کا درجہ غایت کو بڑھ جاہی اور تمدد بھی انتہا کو پہونچ جاہی اوسوقت مرخیات کی مقدار غالب ہونی ضرور ہی بہ نسبت رواوع کے اور اونمین تصرف اور تبدیل کا اہتمام کما ینبغی کرنا چاہیے اور بعض اقسام مخففات مرخیہ کو ایسے ہین کہ زمانہ منتہی مین اونکو استعمال سے صحت تامہ حاصل ہوتی ہی اور مرخیات مرطبہ کا استعمال اس غرض سے کرتے ہین کہ مسامات مین توسیع ہو جاہی اور درد مین آرام اور سکون پیدا ہو اور مجفف وہی دوا ہے جس سے شفا حاصل ہوتی ہی اور جو مادہ نیم اور مدہ ہونے کے لائق ہی اوسے باقی نہین رہنے دیتی ہی اگر بسبب اتفاق پوری صحت حاصل نہو اور کسیقدر کسر باقی رہجاہی اوسکی مقدار اسیقدر ہوتی ہی کہ جسکی تحلیل دواے حاد کر دیتی ہے کبھی بوجہ استعمال رواوع کے وجع شدید عارض ہوتا ہی وجہ اوسکی یہ ہی کہ اختناق مادہ مین پیدا ہوتا ہی اور عضو متورم مین گویا یہ مادہ متمرکز ہو جاتا ہی ایضاً رواوع سے کبھی یہ ضرر پیدا ہوتا ہے کہ مادہ ورم بطرف اعضاے رئیسہ کے رجوع کرتا ہی اور کبھی رواوع سے ورم مین صلابت پیدا ہوتی ہی اور کبھی یہ ضرر ہوتا ہے کہ عضو متورم کا رنگ مائل بہ سبزی اور سیاہی ہو جاتا ہی خصوصاً اگر رواوع سے علاج آخر اور زمانہ انتہا مین کیا جاہی یہ بھی جاننا ضرور ہی کہ شدت وجع سے حاجت استعمال کی

ادویہ کے ہوتی ہے جو مرخی ہون اور جاذب نہون اور کبھی انمین ادویہ ہین اگرچہ کسیقدر تبرید ہوتی ہے مگر وہ مانع ارخا کی نہین ہوتی رجوع کرنا ایسے مادہ کا بطرف اعضاے رئیسہ کے اس سے بخوبی بذریعہ استفراغ کے حاصل ہوتی ہے ہان جو اعضا ایسے ہین کہ اونکی طرف مواد خبیثہ کو اعضاے رئیسہ دفع کرتے ہین جیسے ابطہ واسطے قلب کے یا اور اعضاے خسیسہ جو بطور مقرعہ کے واسطے اعضاے رئیسہ کے مخلوق ہوے ہین کہ اونکے مواد کا دفع البتہ بہ نسبت اعضاے رئیسہ کے بہت مضر ہے اور ہرگز مناسب نہین ہے اور اسکو ہمنے مقامات مناسب مین بخوبی تحقیق کے ساتھ بیان کردیا ہے جب خوف اسکا ہو کہ ورم مائل بہ صلابت ہوگیا ہے اسوقت ایسے مرخیات کا استعمال کرنا چاہیے جنمین کسقدر تسخین بھی ہو اور قرطیب قوی پیدا کرے ادویہ رادعہ مین جو متوسط ہین اونکی مثال یہ ہے جیسے عصارات بقول بارد جنکا اکثر ذکر کرچکے ہین اور مواضع متعددہ مین بیان ہوچکا جیسے عصارہ خرفہ اور کدو اور کاسنی اور عصاے لراعی وغیرہ اور عصارہ عنب الثعلب خاص کر اور انمین ادویہ کے اجرام کو مگر ضماد کے قابل ہین اور عصارہ سمبغول بھی ازین قبیل ہے اور قیروطی آب سرد کی اور کبھی اس علاج مین فقط اسیقدر کافی ہوتا ہے کہ اسفیغ کو سرکہ خواہ آب سرد مین دبو کر استعمال کرین کہ اکثر فائدہ قوی زمانہ ابتدا مین ہے اسیطرح پوست انار اور حی العالم اور سویق جو خوب پکایا گیا ہو خصوصاً سویق کہ خواہ سماق ملا کر مطابق بنیے کا کی بھی بہت عمدہ ہے اگر اس سے زیادہ قوی دوا کی حاجت ہو صندل اور اقاقیا اور رامیثا اور فوفل اور بھنگ اور وہ گھاس جو بنام حشیشۃ الاورام (اور بموجب تصریح شیخ کے حاشیہ مین اوسکا نام حمیدوہ ہے) یہ گھاس بھی بہت مفید ہے مگر زمانہ ابتدا مین کبھی تجفیف اورام مین زعفران سے بھی اعانت ہوتی ہے ابتداے اورام مین ترطیب پیدا کرنا خطرناک ہے اور اگر تبرید عضو کی زیادہ کرے اکثر منجر بافساد عضو متورم اور فساد اوس خلط کی ہوتی ہے جو ورم مین بھری ہوئی ہے اور رنگ ورم کا بوجہ تبرید زاید کے سبز اور سیاہ ہوجاتا ہے اگر اسکا خوف ہو مقام ورم پر ضماد آرد جو اور لبلاب کا خواہ ایسی دوا کا جسمین ارخا کی قوت ہو کرنا چاہیے پھر اگر سبزی خواہ سیاہی ظاہر ہوجاے استعمال شرط کا کرین اور ورم کو چاکر دین اور انتظار جمع مواد اور نضج کا اوسوقت کہ ضرور نہین اور یہ تدبیر اوسوقت مناسب ہے جب مادہ کو گرتا ہوا دیکھین کہ بکثرت انصباب کیے جاتا ہے کہ اکثر بہ انصباب موجب موت عضو کا ہوتا ہے شرط کی بھی چند اقسام ہین ایک قسم اظہر ہوتی ہے یعنے ظاہر جلد مین اوسکا اثر زیادہ ہوتا ہے اور کوئی قسم اغور یعنے اندرون جسم کی طرف زیادہ مائل ہوتی ہے الغرض مقام ورم اور حال عضو متورم جس قسم کے لائق ہو اوسی کا استعمال کرنا چاہیے اور بعد استعمال شرط کے نطول آب دریا خواہ اور آب شور سہ کرنا چاہیے اور ضماد ایسی ادویہ سے جو ارخا پیدا کرین ضرور کرنا چاہیے اگر حاجت پانی چھڑکنے کی خواہ نطول کی ہو فقط مرخیات پر اقتصار کرنا لازم ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ استعمال ایسے ادویہ کا جنمین رجوع قوی ہو ابتداے ورم مین اور محللات قویہ کا استعمال آخر ورم مین روی ہے پس تا بہ امکان اس سے احتراز کرنا چاہیے اسلیے کہ تبرید شدید سے وہی ضرر پیدا ہوگا جو ابھی مذکور ہوچکا ہے آب سرد کے استعمال سے وہی ضرر متصور ہے چاہیے کہ ترک کرین ایضاً سواے ورم حمرہ کے اور اورام مین آب سرد سے گریز چاہیے اور تحلیل شدید سے درد مین شدت پیدا ہوتی ہے اگر ابتداے ورم مین بوجہ تسکین وجع کوئی تدبیر کرنی ضرور ہو آب گرم اور روغن جو مرخی ہین اور اسیطرح ضماد جو اسی غرض سے الینوا وہان کی بنا کیے جاتے ہین ادویہ محلولہ سے لون سب سے احتراز کرنا ضرور ہے اسلیے کہ یہ ادویہ نہایت مضاد ہین اوس مادہ کی جسکا انصباب ہو رہا ہے ہان گل ارمنی آب سرد مین گھول کر خواہ روغن گل مین بھگو کر استعمال کرنا چاہیے روغن گل اورام کے واسطے وہی افضل ہے جو گل سرخ اور زیت سے بنایا جاے اسلیے کہ زیت مین بھی کسیقدر تحلیل ہے خواہ عدس کو ہمراہ گل سرخ کے

جوش کرکے استعمال کرین خواہ مرداسنگ روغن گل کے ہمراہ استعمال کرین اگران ادویہ سے برامد کار نہو خواہ ازین قبیل اور دواؤن کا استعمال سے کچھ ترتب اثر نہو لبلاب کا استعمال کرین کہ ابتدا مین بہت ہی مفید ہے اور انتہا مین بھی سودمند ہے سرشق یعنے تخم خواہ اوز خسک کا کرفس اور بادروج بھی ازین قبیل ہے اور اکثر شراب شیرین روغن گل مین ملاکر بلکہ بغیرہ انگبر اور تھوڑا سا موم کسی پارچہ صوف کو آلودہ کرکے خواہ صوف زدہ گر میون مین سرد کرکے اور جاڑون مین گرم کرکے خواہ اسفنج کو شراب قابض خواہ سرکہ اور آب سرد مین ڈبوکر بھی مفید ہے زعفران کی شرکت واسطے تسکین وجع کے ہوتی ہے اگر ورم کا حال ایسا نظر آئے کہ اب پھوٹا ہوا چاہتا ہے اوسوقت تبرید کو قطعاً ترک کرنا چاہیے اور ایسی تدبیر کرنی چاہیے جس سے تفتیح اور تفتیح پیدا ہو جب ورم زمانہ منتہا کو پہونچ جاے شبت اور بابونہ اور خطمی اور تخم کتان وغیرہ کا استعمال ضرور کرنا چاہیے بلکہ مراہم داخلیون اور باسلیقون کا استعمال ضرور ہے اور مرہم فلقطا تجفیف پیدا کرتا ہے اور لطف یہ ہے کہ اسکی تجفیف سے درد مین شدت نہین ہوتی اسطرح اوسکا استعمال بروقت سکون لیمپ فلغمونی کے مناسب ہے اور حبسوقت خوف جمع مواد کا نہو اوسوقت بھی اوسکا استعمال بہت مناسب ہے اور بہتر یہ ہے کہ اوس مرہم کو لگاکر اوپر سے پارچہ صوف شراب قابض مین ڈبوکر رکھین اگر ورم کا موضع لحمی ہو بہ نسبت موضع عصبانی کے حاجت تجفیف کی اوسے زیادہ ہوگی اسلیے کہ پٹھے اپنے مزاج اصلی کیطرف جو بارد یابس ہے تھوڑی سی تدبیر اور تصرف اور اندک تجفیف سے بھر جاتا ہے اور جس گوشت مین شرائین کم ہین اوسکو حاجت تجفیف کی کم ہے اکثر حاجت پچھنے کی قبل از نضج کے ہوتی ہے اور پیشتر بعضو شریف کے ورم کا جذب بطرف عضو خسیس کے اولاً بذریعہ جواذب کے کرکے پھر اوسکا علاج اور تفتیح کرتے ہین جو ورم گرم محتاج تفتیح کا ہو چاہیے کہ اوسکے مونہہ پر ضماد اسفنول کا کرین اور ادویہ مطفیہ کا ضماد گرداگرد ورم کے کرین اور جو کچھ ورم پر از قسم ضماد خواہ طلا کے لگائین چاہیے کہ بروغیرہ کے ذریعہ سے لگائین اسلیے کہ انگلی سے ایذا اور الم پہونچتا ہے **جمرہ کا بیان** اسباب حدوث جمرہ اور اصناف جمرہ کے کتاب اول فن کلیات مین بخوبی بیان ہو چکے کہ اوس بیان سے ماہیت اسکی بخوبی دریافت ہو چکی اب وہ امور جو فلغمونی اور جمرہ کے درمیان مین فارق ہون یہ ہین کہ جمرہ بخلاف ظاہر اور احمر ناصع یعنے درخشندہ ہوتا ہے اور فلغمونی کی سرخی سے سیاہی خواہ سبزی پیدا ہوتی ہے اور اکثر اسکی سرخی جلد مین پوشیدہ اور اندر کی طرف ہوتی ہے اور جمرہ کی سرخی موضع ورم کو مس کرنے سے مٹ جاتی ہے اور اوتنی جگہ بوجہ لطافت مادہ جمرہ کے سپید ہو جاتی ہے خواہ فی الفور سرخی متفرق ہو جاتی ہے اور پھر بسرعت پلٹ آتی ہے اور فلغمونی کی سرخی ایسی نہین ہے یہ بھی ایک علامت خاص ہے کہ سرخی جمرہ کی زعفرانی اور زردی کسیقدر ظاہر کرتی ہے اور فلغمونی کی سرخی مین یہ بات نہین ہوتی اور جمرہ کا ورم فقط ظاہر جلد مین ہوتا ہے اور فلغمونی اندر جلد کے بھی پیوست ہوتا ہے جمرہ خالص چلتا ہوا نظر آتا ہے اور فلغمونی اپنی جگہ پر ٹھہرا ہوا ہوتا ہے جمرہ صعب مین آبلہ پڑتا ہے اور فلغمونی مین یہ بات بہت کم ہوتی ہے اور جمرہ خالصہ مین بوجہ سختی کے تدافع نہین ہوتا ہے اور فلغمونی مین ایسا تدافع ہوتا ہے کہ ہاتھ کے دبانے سے خوب نہین دیتا ہے اور جسقدر زیادتی خون کی صفراوی خلط پر ہوتی ہے مدافعت زیادہ ہوتی ہے اور وجع اور ضربان شدید ہوتا ہے جمرہ مین تپ زیادہ ہوتی ہے بہ نسبت فلغمونی کے کبھی حرارت جمرہ کی اسقدر تیز ہوتی ہے کہ جلد اور گوشہ سوختہ کر دیتی ہے اور فلغمونی کی سوزش اور التہاب اسقدر نہین ہوتی فلغمونی مین تمدد اور درد پیدا کرنا اوسکا بوجہ تمدد کے البتہ بہ نسبت جمرہ کے

زیادہ ہوتا ہے اسی وجہ سے درد حمرہ کا کمتر ہوتا ہے اکثر حمرہ جب عارض ہوتا ہے چہرہ پر عارض ہوتا ہے اور ناک کے بیچ کی ہڈی سے حمرہ کی ابتدا ہوتی ہے اور بڑھتے بڑھتے ورم تمام چہرہ مین پھیل جاتا ہے۔ اگر حمرہ بوجہ ٹوٹنے کسی ہڈی کے جلد کے نیچے سے پیدا ہو نہایت ردی ہے حمرہ فلغمونی اور فلغمونی حمرہ مین جو فرق ہے اوسکا بیان فن کلیات مین ہوچکا ہے یہان اوسکے اعادہ کی ضرورت نہین ہے علاج حمرہ کا اس مرض مین پہلے استفراغ بدن کا مسہل صفراوی سے کرنا چاہیے پھر اگر حاجت فصد کی ہو فصد بھی کرنی چاہیے۔ زیادہ فائدہ فصد کا اوسیوقت ہے کہ مادہ دونون جلد کے بیچمین ہو اور اگر اندر جلد کے مادہ گوشت تک پیوست ہو فصد کا فائدہ اوسوقت کمتر ہے بلکہ بیشتر مدت مادہ کیوجہ سے ضرر کا گمان ہوتا ہے۔ بعد فصد کے اگر ضرورت تکرار مسہل کی ہو کرنا چاہیے اور پہلے تخمینہ اسکا کرنا ضرور ہے کہ مادہ صفراوی اور دموی مین کسقدر کمی بیشی ہے اوسی حساب سے اجزاء مسہل کی تجویز مین عمل کرنا چاہیے بعد فراغ کے مسہل سے تبرید مادہ کی تدبیر بتدبیر مبردات قوی کے جو معلوم ہین کرنی چاہیے اور جو ادویہ فلغمونی کی تبرید کیواسطے مذکور ہوئی ہین اونہین کا استعمال کرنا چاہیے۔ سرد پانی بھی حمرہ پر ایسے وقت گرانا چاہیے اور اسقدر پانی کا استعمال رہے کہ رنگ حمرہ کا متغیر ہوجاے اگر حمرہ خالص ہے فقط اسی تدبیر سے بعد اسہال کے زائل ہوجائیگا کہ اوسکا رنگ متغیر ہوجاے اور لون مین نقصان پیدا ہو اور حاصل یہ ہے کہ تبرید حمرہ کی پُر ضرور ہے اسلیے کہ لہیب اور وجع التہابی حمرہ مین زیادہ ہوتی ہے اور استفراغ زائد کی حاجت فلغمونی مین ہے کہ اوسکا مادہ عاصی اور غلیظ ہوتا ہے۔ مبردات جو ابتداے حمرہ مین استعمال کیے جائین ضرور ہے کہ قبض کی قوت تبرید سے زیادہ ہو زمانہ انتہا کے قرب مین برودت بہ نسبت قبض کے زیادہ درکار ہے اور بالجملہ استعمال مبردات مین اسکا لحاظ ضرور رکھنا چاہیے کہ مادہ کسی عضو باطنی کیطرف رجوع نکرے خواہ کسی عضو شریف کی طرف متوجہ نہو اور اسکا بھی خیال رہے کہ عضو متورم مین سیاہی نہ آجاے اور تیرگی اور فساد کی راہ پیدا نہو اگر ان خرابیون مین سے کوئی امر ظاہر ہوجاے کہ ضد قبض اور تبرید کو اختیار کرین پھر اگر حمرہ جلد پر دوڑتا پھرتا ہو خبث رصاص اور شراب مازو کو برگ حنا کے ہمراہ مین جوش دیکر علاج کرنا چاہیے۔ اور جو دوا کہ اوسمین تحلیل و تخفیف قوی ہو اور تبرید بھی ہو اوسے استعمال کرین جیسے صوف کہنہ سوختہ نا شستہ سارھے بارہ درہم انگشت ہیہ مغز بنولہ دس لکڑی کا کوئلہ چوتھائی درخت کی بیخمین نکلتی ہے ساڑھے بارہ درہم موم پندرہ درہم خبث رصاص نو درہم مینہ کہنہ مزہ معسول پانی سے پندرہ درہم روغن اس پانچ اوقیہ۔ ایضاً ایک مرہم اس سے بھی سبک تر ہے خبث رصاص اور عصارہ سداب اور روغن گل اور موم کو بکمال مرہم طیار کرین **نملہ جاورسیہ کا بیان** نملہ اکیدانہ خواہ چندانہ ہوتے ہین کہ پیدا ہوکر ورم پیدا کرتے ہین کم ورم تھوڑا سا پیدا ہوتا ہے اور پھر خباثت اسکی بڑہ جاتی ہے اور دوڑتا پھرتا ہے۔ بیشتر اس ورم سے قرحہ پیدا ہوتا ہے اور بیشتر عضو متورم سڑ جاتا ہے اور ان سب چیزون کے اسباب اچھی طرح سے بیان ہوچکے ہین رنگ نملہ کا مائل بہ صفرت ہوتا ہے اور التہاب اور قوام اوسکا اول لیکن سخت بطور مسہ کے گول ہوتا ہے اور اکثر دانے نملہ کے چھوٹے اور جمع ہوتے ہین مگر ایک قسم نملہ کی جسکا نام افروخوردین ہے کہ وہ اصل مین باریک ہوتی ہین اور اونکی جڑین باریک ہوتی ہین جیسے لٹکتے ہوئے اور بچھین نملہ کے ہر دانہ مین شہد مکھی کے کاٹے کی سی ہوتی ہے۔ حاصل یہ ہے کہ جو ورم جلدی ہو اور ساعی ہو اور اوس ورم مین غوص کی قوت نہو اوسے نملہ کہتے ہین کوئی نملہ جاورسیہ بشکل باجری کے ہوتا ہے۔ اور ایک نملہ اکالہ ہوتا ہے جیسا اوپر مذکور ہوچکا اور جسوقت یہ بثور قروح ہوجائین اور عفونت پیدا کرین خاصہ تعفن موسوم ہونگے **علاج نملہ کا** نملہ وغیرہ مین جب اور امر مین سے اگر اونمین ابتداے معالجہ کی استطاعت نہ کی ہو استفراغ

غلط کا کرین اور جیسا استفراغ واجب ہو اوسی طرح کا کرین بلکہ پہلے علاج قروح کا کرکے اونہین قروح کو اچھا کردین ایسے علاج مین یہ خرابی درپیش ہوتی ہے کہ یہ ثمور دوسرے مقام پر خواہ مقام اول کے قرب وجوار مین بالبعد اوس مقام سے دوبارہ پیدا ہوتے ہین اور جلد کو سڑایا کرتے ہین۔ ماء الجبن ہمراہ سقمونیا کے استفراغ مادہ ثملہ وغیرہ مین بہت نافع ہے اور جس طریقہ خاص سے ثملہ کا علاج کرنا چاہیے وہ یہ ہے کہ ثملہ اکآل کے علاج مین اون مرطبات سے اجتناب کرنا چاہیے جو جمرہ کے واسطے مستعمل ہوتے ہین اسلیے کہ رطیب قروح کے مناسب نہین ہے اوائل جمرہ مین مثل کاہو اور کدو اور نیلوفر اور حی العالم اور طلب اور رطلہ یعنے خرفہ کے استعمال کرنا جائز نہین بلکہ اگر تبرید ضرور ہو مثل کمو کے خصوصاً خشک کو پیسکر استعمال کرین کہ اسمین تجفیف ہو خواہ بارتنگ اور غلیوز یعنے ورد۔ اور عدس بعد اوسکے سویق شعیر یوست اور شاخ انگور کو استعمال کرین۔ اور اگر سڑنے اور تفرح کا خوف ہو ان ادویہ مبردہ کے ہمراہ کسقدر شہد وغیرہ خواہ وفاق لندر ہمراہ سرکہ کے اور وہ پانی جو انگور کی لکڑی سے بروقت جلانے کے ٹپکتا ہے بہت عمدہ ہے۔ بکری کی مینگنی۔ اور فصلہ گاو ہمراہ سرکہ کے۔ اور جسوقت تقرح ظاہر ہو قرص اندرون شراب خالص۔ خواہ سرکہ جسمین آمیزش پانی کی خواہ عصارہ قثاء الحمار خواہ نمک یا ملخہ مرغ اور سداب اور نطرون اور فلفل یا نطرون ہمراہ پیشاب لڑکے کے **جالینوس** کو یہ طریقہ پسند ہے کہ ایک شی مثل انبوبہ کے پر وغیرہ کے کنارہ سے بنا تین کہ اوسکا سرا تیز اور نوکدار ہو اور ایسا ہو کہ ثملہ کی پھنسی اوسکے اندر سما جائے۔ پھر ایسی ہی شے کو اوس پھنسی پر رکھکر گرد پھنسی کے اس زور سے گڑا تین کہ ثملہ کو کاٹ ڈالے اور جڑ سے اوسے بے بنیاد کردے لڑکونکا ثملہ دور کرنے کی تدبیر یہ ہے کہ اونہین حمام مین داخل کرین اور یہ ہوا جونکا اونہین مضر ہے چاہیے بسرعت نکال لین اور روغنگل خواہ گلاب کو ظاہر کرین **علاج جاورسیہ کا ثملہ کے اقسام مین** جاورسیہ مشابہ ہے علاج مین حمرہ سے مگر جو مسہل صفراوی اسمین دیا جاے اوسمین کسیقدر فربکت تبرید کی بھی ضرور کرنی چاہیے اور اگر کسیقدر افتیمون داخل کرین یہ سب سے بہتر ہے اسلیے کہ اسکے مادہ مین ہمراہ صفرا کے سودا اور بلغم کے بھی آمیزش ضرور ہوتی ہے۔ اوسکے بعد مازو اور کزبارک صندلین اور انار کے چھلکے گل ارمنی ان سب اجزا کو سرکہ اور گلاب مین جمع کرکے اسقدر ملائین جو لذع پیدا نہ کرے اور زیادہ سرکہ کچھ ضرور نہین ہے اور پر کے ذریعہ سے اس دوا کو لگائین۔ دودھ تازہ دوہنا اس مرض کیلیے نہایت مناسب ہے جب تک مادہ ابتدا کا گذر جاے۔ چاہیے کہ سمک ملیح کا سر جلاکر شراب عفص خواہ اور کوئی قوی تر چیز آمیختہ کرکے استعمال کرین اور شیر بطیکہ احتیاج تخفیف شدید کی ہو ورق بادرج کو ملا دسمین فلفل دس داخل کرکے استعمال کرین اس سے زیادہ قوی تر یہ ہے کہ زنگار اور کبریت زرد سوختہ اس سے بطوخ بذر بنج شراب کے طیار کرین۔ خواہ چوب تازہ انگور کے پانی سے جو بروقت جلانے کے ٹپکتا ہے

جمرہ بالجیم اور نار فارسی کا بیان یہ دونون اسم کبھی ہر ایک پھنسی پر جو اکآل ہو اور ثمفظ یعنے آبلہ دار اور سوزان اور خشک کیشہ پیدا کرنے والی ہو بولے جاتے ہین اور اوس پھنسی کی سوزش اور احراق ایسی ہو کہ جیسے آگ کی سوزش خواہ داغ لگانے کی ہوتی ہے۔ اور کبھی بالتخصیص نار فارسی اوس ثمرہ کو کہتے ہین جو از قسم ثملہ اکآل محرق ثمفظ کے ہو جسمین سڑی ہو بہنے پھیلتی ہو اور پڑہتی جاتی ہو اور رطوبت بھی ہو اور مادہ صفراوی زیادہ ہو اور سوداوی کم ہو اور نفس اوسمین کم ہو اور بہت سے دانے چھوٹے چھوٹے اوس مقام پر برامدہون جہان خلط حادہ ایسی ہو جسمین غلیان اور جوش زیادہ اور پھولنا پیدا ہوا اور جمرہ بجیم موحدہ کا اطلاق اوس پر کرتے ہین جو مکان خاص کو سیاہ کردے اور مثل کو بلے کے سیاہ اور خشک کردے عضو خاص کو اور

اور رطوبت کسیقدر اوسمین نہو اور سوداویت اوسکی اندر کی طرف فرو رفتہ اور بلندی خواہ اوبھارا وسکا کم ہو مجم اوسکا بڑا نرم نرمس یعنے بافلای مصری کے اور کبھی شبر کا وجود نہین ہوتا بلکہ اول مین جمرہ پیدا ہوتا ہے۔ اور جمیع اقسام کی ابتدا مین کھجلی ضرور ہوتی ہے۔ اور جمرہ بجیم موحدہ اور نار فارسی مین بھی کبھی آبلہ پیدا ہوتا ہے اور جمرہ سے ایک رطوبت ایسی بہا کرتی ہے جیسے کسی عضو پر داغ لگانے سے بوجہ جلنے کے رطوبت برامد ہوا اور مقام ماؤف کا رنگ مادی ہوتا ہے اور سیاہ زیادہ اور کبھی رصاصی بھی ہوتا ہے اور سوزش اوسمین بشدت اور گرداگرد اوسکے سوزش بنی رہتے ہی اور اوسپر جمرہ کا صدق نہین ہوتا ہی بلکہ سیاہی کیطرف میلان زیادہ ہوتا ہے خاص نام جمر بکاوی پر اطلاق کیا جاتا ہے جسکی جڑ ناری ہو اور اوسمین چمک آگ کی چنگاری کی سی ہو۔ نار فارسی کا ظہور ان دونون قسمون مین زیادہ ہوتا ہے اور بسرعت حرکت کرتی ہے اور جمرہ بہ نسبت اوسکے دیر مین ظاہر ہوتا ہے اور اندر کی طرف زیادہ پیوست ہوتا ہے۔ گویا کہ اسکا مادہ بخار اور قوا بالینے داد کا مادہ ہوتا ہے لیکن مادہ نار فارسی مین زیادہ حدت رکھتا ہے۔ اور جو قسم ان دونون مین سے بوجہ صفراوی مادہ کے عارض ہو اوسکے صفری مین احتراق پیدا ہوکر مخالطت مادہ سوداوی کی ہوتی ہے۔ اور اسی جہت سے ان دونون مادہ کی آمیزش کیوجہ سے خشکر نیشبہ سیاہ پیدا ہوتا ہے نار فارسی مین غلبہ صفراویت کا ہوتا ہے اور جمرہ مین سوداویت کی شدت ہوتی ہے یہی ممکن ہے کہ ہر ایک نار فارسی اور جمرہ کو اسلیے ایک عام اور مشترک نام سے نام رکھتے ہین مثلاً جمرہ کہین اور پھر دونون قسم خاص کیطرف تقسیم کرین خواہ دونون کو نار فارسی سے موسوم کرین اسے عام معنی کی نظر سے بعد ازان تقسیم کرین سو خواہ ہر ایک معنی کا اسم جداگانہ تجویز کرین اور یہ سب صورتین نام اور تسمیہ کی اصطلاح اطبا مین مروج ہین مگر کچھ فرق چندان نہین ہے کبھی ہمراہ نار فارسی اور اصناف نملہ اور جاورسیہ روی کی حمیات شدیدہ ایسے ہوتے ہین جنکی ردارت زیادہ ہوتی ہے اور مہلک ہوتی ہین اور کبھی یہی نار فارسی خواہ جمرہ بوجہ دبا کے پیدا ہوتی ہے اور اکثر مشابہ فلغمونی کے ہوتی ہے اور مائل بہ سوداوی ہے۔ جیسے کہ ابتدا مین سیاہ ہوتی ہے خصوصاً جس سال و بازیادہ ہو **علاج نار فارسی اور جمر کا** پہلے فصد کھولنی ضرور ہے تاکہ خون صفراوی کا استفراغ ہو جاے اور اگر مرض قوی ہو کہ خوف اوس سے زیادہ مظنون ہو فصد ایسی گہری چاہیے کہ نوبت غشی کی پہونچے اور کبھی واجب ہوتی ہے خصوصاً جمرہ مین گہرے پہنچے لگانے کی تاکہ جو خون بستہ اور کہنا ہوا اوسمین سے سب نکل جاے کہ اوس خون کی طبیعت سمی کی ہے مگر یہ تدبیر بروقت صفراوی ہونے مادہ کے نہین کیجاتی ہے۔ علاج موضعی یعنے خاص مقام کا علاج مثل علاج جمرہ بجا رہنے کرنا چاہیے۔ مگر لطوخ مین زیادہ تبرید ہونی چاہیے جسطرح جمرہ مین اوپر لکھ چکے اسلیے کہ اس مرض کا مادہ بطرف غلاظت کے مائل ہے اور اس وجہ سے کہ اس مادہ کی تہوری مقدار ہی بطرف باطن کے نہین جا سکتی ہے اس وجہ سے کہ مادہ سمی ہے اور زیادہ قبض کا استعمال کرنا اس مرض مین جائز نہین ہے اسلیے کہ مادہ غلیظ ہے اور دیر مین منحلل ہوتا ہے اور محللات کا استعمال نہ ابتدا مین جائز ہے جب ظہور مرض کا ہوا مگر نہ بروقت سکون التہاب کے کہ اسوقت کیفیت مادہ مین اور وہ محللہ زیادتی پیدا کرینگی بلکہ ایسی دوا مخففہ کا استعمال کرنا چاہیے جنمین کسیقدر تبرید کے ہمراہ تحلیل بھی ہو اور کسیقدر دفع مادہ کا بھی کرین جیسے کہ بارتنگ اور عدس اور دہ روئی جسمین بہوسی زیادہ ہو ان اجزاے ضماد طبار کرین اسلیے کہ جس روئی مین بہوسی سے زیادہ بوتی ہے وہ لطیف زیادہ ہے ایضاً اسی قسم کے اور ضمادات جو فرابادین مین مذکور ہین۔ ایضاً مازو کو سرکہ انگوری مین خواہ پھٹکری کو اوسی

سرکہ مین داخل کرکے ضماد کرین دواے جدید ایسے وقت مین اور بعد اس وقت کے یہ ہے کہ انار ترش کو چاک کرکے سرکہ مین اسقدر بخنہ کرین کہ نرم ہوجائے بعد ازان خوب مسلکر کسی کپڑے پر لگاکر استعمال کرین یہ دوا ہر وقت مفید ہوتی ہے ابتدا اور انتہا مرض مین ازالہ مرض کردیتی ہے کبھی ایسے وقت کی دوا مین لینے ابتداے ظہور خواہ سکون التہاب کی وقت جزطری لینے تازہ انجروٹ اور اوسکے پتے بھی مع سویق اور زبیب اور انجار اور شراب اور روغن خشخاش سیاہ داخل کرتے ہین اور بہتر یہ ہے کہ مجموع ادویہ مذکورہ سے ضماد طیار کرین ۔ منجملہ ایسی ادویہ کے جو لائق استعمال اکثر اوقات کی ہین افیون اور افاقیا اور وہ زاج جسے سوری کہتے ہین یعنے سرخرنگ کی پھٹکری پوست انار کلدد ورم زہر نحاس ایکدرم نیم البیض درہم لیکن ایسی دوائین اوسی وقت تک مستعمل ہوتی ہین جب تک قرحہ پیدا نہو پر جب قرحہ پیدا ہوجاے اوسوقت مجفف قوی کا استعمال بیضرور ہے جیسے دواے اندرون خواہ دواے فراسیون یا فاسون یا بولو انذروس کے قوص یا دواے قبسور شراب حلوا یا مفتح کرین یا ملاکر ضماد کرین ۔ اسیطرح جو دوائین جمرہ منقرحہ اور نملہ جاورسیہ کے علاج مین مذکور ہوئی ہین اونکا استعمال کرین ۔ ضرور ہے کہ ضماد کا استعمال ان اوقات مین ہر روز دو مرتبہ کیا جاے اور رات کو بھی ایک مرتبہ خواہ دو مرتبہ ضماد لگائین جن دواؤن سے صفوف ثبور وغیرہ مین پیدا ہوتی ہے تا مقدور اونکا استعمال کرنا جائز نہین ہے کہ اونسے رداوت مرض مین زیادہ ہوتی ہے واجب ہے کہ گرداگرد مقام مادف اور موضع احراق کے بالزام گل ارمنی اور سرکہ اور مامیثا اور جملہ وہ چیزین جو سرد اور رادع ہین خواہ جنکی تاثیر قریب بہ رادع ہے لگایا کرین جیسے صوف زوفا شراب مین ڈبوکر استعمال کرین ۔ جب التہاب مین سکون پیدا ہو اور قروح باقی رہجائین اونکا علاج مرہم سپستا اور مرہم ذیالوطالین سے کرین خواہ جو مرہم قروح صنا کار کے واسطے قرابادین مین مذکور ہین اونسے علاج کرین ۔ جز کمنہ جو روغن دار ہو بعد علاج کی نار فارسی سکون التہاب اور باقی رہنے قروح کے لئے سب مفید ہے

نقاطات اور نفاخات کا بیان نقاطات کا حدوث دو طرح سے ہوتا ہے ایک صورت یہ ہے کہ غلیان اخلاط سے بطرف ظاہر جلد کے ایک رطوبت مندفع ہوتی ہے اسطرح پر کہ دفع واحد مین مادہ اوس رطوبت کو لیکر بطرف تحت جلد کے صعود کرتا ہے ۔ اور چونکہ تحت جلد تکاثف زیادہ ہوتا ہے اس جہت سے اس رطوبت کا نفوذ جلد مین بخوبی نہین ہونے پاتا بلکہ نقاخہ مائیہ باقی رہ جاتی ہے یعنے جیسے پانی بھر جاتی ہے جلد مین کسی طرح کا نفخ پیدا ہوتا ہے اوسیطرح یہان بھی کیفیت نمودار ہوتی ہے ۔ اور دوسری صورت اسکے حدوث کی یہ ہے کہ بدلہ مائیت کے خون اوسی جگہ بھر جاتا ہے اور زیر جلد نفخ پیدا ہوتا ہے

علاج نقاطات اور نفاخات کا تنقیہ بدن کا اور فصد وغیرہ جیسے معلوم ہوچکا ہے بدستور کرنا چاہیے اور دیگر تدابیر غذا وغیرہ کی بھی جیسے اور امراض مناسب مین مندرج ہین وہی یہان بھی جاری رہین اور ابتداے ظہور مین اس مرض کی مدت کو پانی مین بخنہ کرکے خواہ پوست انار خواہ پوست شاہتوت درخت انار پانچین جوشش دیکر بموضع مرض پر بعد طبخ اور تلیین کے گرم ضماد کرنا چاہیے ۔ اگر نفاخات سے پھوڑے پیدا ہوجائین اور خاص معالج نفاخات کے پھوٹنکا منظور ہو تو بدبریا ہے کہ کنکی جلد موئی ہو اور دبا کر توڑنے سے درد ہوگا لہذا کسی سوئی وغیرہ سے اوسمین سوراخ کرین اور جو رطوبت اوس خراج مین ہو اوسکی نکالدین اور بار بار یک جلد کا خراج کبھی خود بخود موہنہ کرلاتا ہے تاہم اگر خود بخود موہنہ نہ کرے ضرور سوئی وغیرہ سے چھید کرکے نرمی تمام رطوبت نکال ڈالنی چاہیے بعد اس رطوبت کی نکالنے کے دو حال سے خالی نہین یا تو اچھا ہوجاتا ہے یا قرحہ پڑجاتا اگر قرحہ پڑجاے

مرہم اسفیداج اور مرداسنج وغیرہ سے علاج کرین خصوصاً جب ان مرہم مین ابر سا داخل کرین اور مرہم حمرہ کا استعمال اوقت کرین کہ جب پھیلنے لگے خواہ مٹرنے کی نوبت ہو چکی اور نہ کا علاج خواہ اور جو علاج مناسب اسوقت کہ مذکور ہو چکے اونکا استعمال کرینگے **دوای مرکب** مرداسنگ ایکدرہم زیت کہنہ دیڑھ رطل مرداسنج کو زیت کہنہ مین اسقدر پکاوین کہ زیت کی چمک جاتی رہے اوسکے بعد زرنیخ بسیکر چھڑکین ۔ ایضاً ایک دوا ایسی ہے جو ندا کہ یعنے خشفہ یعنے سپاری اور ہونتھ پر لگانے کے لائق ہے خلاصہ یہ ہے کہ جو دوا لائق اون اعضا کے ہے جنمین حاجت تجفیف کی زیادہ ہے ۔ تلقطار اور ظلقدیس اسمہ جزو بورہ ارمنی دو جزو پانچین بسیکر استعمال کرین اور بکری کی مینگنی شہد مین ملاکر بھی مفید ہے جب ان پھوڑونکی پپڑیان بھی گر جاوین اور گوشت فاسد اور ہو جاوے اور گوشت صحیح باقی رہی اوسوقت خالص پھوڑونکا جو علاج ہے اوسی طور پر معالجہ کرنا چاہیے ۔ اور شہر اسکندریہ کے اطبا ایک لکڑی سے ان دونون کو گرا دیتے ہین جسے سارا نیاس کہتے ہین اور نیز ناخس اور طراخیس روغن اقحوان بھی انکے اسقاط کے واسطے بہت مفید ہے حاصل یہ ہے کہ جنکو پشہ کے اسقاط کے بعد بقیہ کا علاج مثل علاج خراجات کے کرنا اور انمین تدبیرات مین مشغول رہنا بہت عمدہ تدبیر ہے **دوای مجرب قدمائی** ہی اور متاخرین نے اپنی طرف اسکی نسبت کی ہے عنزروت صبر کندر سفیدہ زنگار ہموزن لیکر سونن مجموع کے کل ارمنی شامل کوٹین اور گولیان بنا کر رکھین بقدر حاجت سرکہ خواہ پانچین گولی گھول کر طلا کرین اور طلا کرکے پھر اوسی پر دوبارہ دوا کو طلا کرین تاکہ اوسمین خوب سا تقبض پیدا ہو جاوے اور سمٹ کر خشکر پشہ پڑ جاوے اگر اس پپڑی کے نیچے رطوبت ہو گی خود بخود گر پڑیگی ورنہ چھوڑانے کی ضرورت ہوگی اور ہمیشہ یہی تدبیر جاری رکھین تاکہ سب مقام سے پپڑیان چھٹ کر گر پڑین **شری کابیان** ۔ شری پتی کو کہتے ہین اوسکی صورت یہ ہے کہ چھوٹے چھوٹے دانے اور چھینٹے مثل نقاخات کے مائل بسرخی ہوتی ہین اور کبھی کبھی اونمین زیادہ ہوتی ہے اور کرب پیدا کرتے ہین اور اکثر دفعتہ تمام بدن مین پیدا ہو جاتے ہین اور کبھی انمین بثور سے ایک قسم کی رطوبت بھی سوان ہوتی ہے بیشتر شری دموی ہوتی ہے ۔ اور رات کو اکثر اسمین شدت ہوا کرتی ہے اور کرب اور غم بھی اسکا شب کو زیادہ ہوتا ہے ۔ سبب حدوث اس مرض کا ایک بخار گرم ہوتا ہے جو تمام بدن مین دفعتہ ثوران مین آتا ہے اور وجہ اوسکی ثوران کی یا یہ ہے کہ خون صفراوی ہوتا ہے خواہ بلغم بورقی کی اوسمین شرکت ہوتی ہے ۔ صفراوی خون سے جو شری پیدا ہوتی ہے اوسمین سرخی اور حرارت زیادہ ہوتی ہے اور ظہور اوسکا بسرعت ہو جاتا ہے ۔ اور بلغمی مین ان سب امور کی کمی ہوتی ہے مگر بلغمی کی شدت رات کو زیادہ دموی کے زیادہ ہوتی ہے اگر شری کسی موضع وسیع مین برامد ہوئی ہو اور فصد کھولی جاوے غب پیدا ہونے کا خوف ہوتا ہے اور واجب ہے کہ فصد اس مرض مین ایسے وقت کھولین جو درمیان زمانہ ابتدا اور نوبت ثانی کی ہو ۔ اور جسطرح حمی غب دائرہ خواہ غب دائرہ مین بروقت راحت کہ نہ بروقت شدت حمی کی فصد کھولتے ہین اوسطرح اس مرض مین بھی فصد کا وقت اختیار کرین **علاج شری** اگر غلبہ خون کا ہے بہت جلد فصد کھولنی چاہیے اوسکے بعد حمل ہو سکے تو مسہل صفرے کا استعمال کرین کہ ہلیلہ دو حصہ اور املج مقدار یک حصہ مقدار شربت بمجموع کے تین درہم سنجبین داخل کرکے استعمال کرین اور تسکین اس مرض کی ترمسندی اور آب انار ہین خواہ آب انار مینوش کا مع اوسکے چھلکے کے اور خیسانده مشمش اور بارالرائب اور اقراص طباشیر حسینی کا فرد داخل ہی ہمراہ اب انار سکے اور آب گرم کا پینا دن بھر مین چند مرتبہ اس مرض مین بہت نافع ہے اور مریض کی طبیعت نرم کرتا ہے ۔ منجملہ مسکنات کے خیسانده سماق مصطگی بقدر تین اوقیہ کے ۔ غذا انکی لائق خفیف یعنے مسور مقشر جو سرکہ مین پکائی ہو اور سرکہ اور زیت ہمراہ روغن بادام خواہ سرکہ ہمراہ آب انگور

اور زیت کی اور مارالرائیب لیکن اگر خلط مرض کی بورتی ہو استفراغ نادہ کا بدن سے بذریعہ ہلیلہ اور نصف اوسکی تربد سے کہ مجموع کی مقدار تین درہم ہو استعمال کرین خواہ جوزالسرو تر ونازہ ایک اوقیہ ہمراہ صبر زرد ایکدرہم کے دین یا عصفر کو پیسکر سرکہ ترش مین آمیختہ کرکے پلاتین خواہ اب مغرہ یعنے گل مختوم اور آب آجرہ جدید یعنے نئی اینٹ کا پانی پلاتین اگر مرض مین بلغم کی کثرت ہو ایک درہم کبابہ اور تین درہم سکبنجبین خواہ تین درہم تخم خبازشت لین طبیب مین استعمال کرین ہر قسم کی شیرینی از روی تجربہ کے یہ دو امفید ہوتی ہے فودنج دو درہم طباشیر ایکدرہم گلسرخ نصف درہم کافور ایک قراط آب انار ترش مین پلاتین۔ خواہ تہار ہو نہ الہبل کا استعمال کرین **اکلہ اور فساد عضو اور فرق درمیان عنغانا اور سقافلوس** کے ان امراض مین کلام کرنا بنظر مناسبت امراض مذکورہ بالا کے بہت اچھا ہے۔ اب ہم کہتے ہین کہ عضو جسمانی مین فساد اور تعفن بالکسی ایسے سبب سے پیدا ہوتا ہے جو اوس عضو کی روح حیوانی کو فاسد کردے خواہ روح حیوانی مذکو کو اوس عضو خاص تک وصول سے منع کرے۔ خواہ وسبب مفسد روح ہی ہو اور مانع وصول بھی ہو مفسد روح کی مثال جیسے سموم حارہ اور بارد جو بخار اپنے مادہ اور جوہر کے مضاد اور مخالف روح حیوانی کے ہین۔ خواہ اورام اور بثور اور قروح رد ی جو پھیلتے ہون اور مادہ اونکا سمی ہو۔ یا مادہ قروح جنکے معالجہ مین طبیب کی خطا کرنے سے کسی قسم کی خباثت پیدا ہوجاے جیسے قروح غائرہ مین روغن پکانے سے گوشت متعفن ہوجاتا ہے خواہ اورام گرم کی تبرید شدید کرنے سے مزاج عضو کا فاسد ہوجاتا ہے۔ وصول روح کا مانع سدہ ہوتا ہے اور یہ سدہ یا عرضی اور بادی ہے جس طرح بعض اعضا کو بہت زور سے پٹی وغیرہ سے کسکر باندھنا کہ اگر یہ کیفیت اکثر رہے کی عضو کو فاسد کردیگی اسلیے کہ روح حیوانی کا وصول اوس عضو تک نہین ہوسکتا ہے جو فوت کہ قلب مین نفس سے روح حیوانی پراوس عضو خاص کی منتشر ہوتی ہے اوسے یہ بندش محبس کردیگی اسی وجہ سے مزاج اوسکا فاسد ہوجائیگا اور ہلاکت عضو کی واقع ہوگی کبھی احتباس روح کا بوجہ کسی سدہ بدنی کے ہوتا ہے جیسے کوئی ورم گرم روی اور ثابت اور عظیم غلیظ المادہ ہو کہ نافذ اور مدخل نفس کو جس سے آمد وشد حیات روح حیوانی کی ہے بند کردے اور اس انسداد سے باوجود احتباس روح کے فساد مزاج مین بھی پیدا ہوتا ہے۔ جو انسداد جامع فساد ہے اوسکے زمانہ ابتدا مین جبتک عضو حساس کے جس مین فساد کامل عارض نہین ہوا ہے اوسکو غنغرانا کہتے ہین خصوصاً اگر ابتدا مین فلغمونی ہو پھر جب اس مرض مین ایسا استحکام ہوجاے کہ حساس کی حس بالکل باطل ہو تو یہ کیفیت اوسی وقت پیدا ہوگی جب لحم اور اوسکے قریب کی ہڈی ابتدائے خواہ ورم کے بعد فاسد ہوجاے۔ اوسوقت اوسکا نام شقافلوس ہے اور کبھی غانغرانا سے شقافلوس پیدا ہوتا ہے۔ بلکہ غانغرانا ہو کر ہمیشہ شقافلوس پیدا ہوتا ہے اور یہ سب خرابیان گوشت مین عارض ہوتی ہین اور ہڈی وغیرہ مین بھی پیدا ہوتے ہین جب اس مرض کا درجہ یہ پہونچے کہ عضو کے افساد مین ترقی روز بروز نظر آئے اور بڑھتا جاے اور جو چیز گرد وپیش فاسد کے ہوا وسمین ورم بھی پیدا ہو کر گرد کے عضو کے فساد کا ذریعہ ہوا ہے وقت مین مجموع اس عارضہ کا نام آکلہ ہے اور جو حال کیفیت عضو باوقت پر طاری ہوتی ہے اوسکا نام تعفن موت رکھتے ہین اور اگر یہ مادہ مفسد غلیظ نہ ہوتا مقام خاص مین اسقدر گزین کیون ہوتا بلکہ کسی طرف مندفع ہوجاتا **معالجات** غنغرانا کا علاج اوسکا ابتدا مین ہوسکتا ہے۔ اور اوس سے امید صحت بھی ہوتی ہے۔ جب گوشت مین فساد مستحکم ہوگیا لازم ہوگا کہ تمام گوشت اوسوقت نکال ڈالین۔ جب معلوم ہو کہ عضو کا رنگ متغیر ہوچلا ہے پس معلوم کرنا چاہیے کہ طریق تعفن مین آگیا ہے اوسوقت بہت جلد ایسے نطوخ کا استعمال کرین۔ جو مانع عفونت ہو جیسے گل ارمنی اور گل مختوم سرکہ مین ملاکر استعمال کرین۔ اگر اس دوا سے کچھ فا

نہو گہرے پچھنے کے بدون کچہ چارہ نہو گا کہ مختلف طریقون سے اور مختلف مقامات سے پچھنے کا استعمال کرین اور جوک لگائین اور جو گین قریب قریب کی ہون خواہ مقابل کے جہت مین واقع ہین اور چہوٹی ہین اونکی فصد کھولین تاکہ خون فاسد کا اخراج ہو جاے مگر ان تدابیر کے ہمراہ موضع مادۂ ورم کی گرد کی حفاظت بہی ایسی طلا وغیرہ سے کرتے رہین جو ذکر ہو چکے ہین اور بچہنے مقامات ایسی چیزین رکہین جو مخالف عفونت کی ہون اور خوب طرح سے اندر جسم کے اثر کرتی ہون جیسے آرد گرسنہ ہمراہ سنجبین کے خواہ آرد باقلا خصوصاً جب اوسمین نمک کی آمیزش ہو۔ منجملہ طلاؤن کے یہ ہے کہ جلنیت کو طلا کرین اور لحم فریش یعنے گوشت گہاے تازہ کا دوای مجرب ہی۔ زراوند مدحرج اور عصارہ ورق بنگ ایک ایک حصہ زنگار نصف حصہ یا تین اسقدر تین کہ شہد کے مثل گاڑہا ہو جاے اور قرحہ پر طلا کرین اور گرد قروح کے بہی لگائین تین پہلا اون دواؤن کے جو نافع حدوث اکلہ کے ہین یہ دوا ہے کہ زنگار اور پہٹکری اور شہد ہموزن لیکر بطور لطوخ کے استعمال کرین کہ یہ دوا بہی نافع عفونت خواہ نافع حدوث اکلہ کے ہے اور بمقدار متعفن کو ساقط کر دیتی ہے اور صحیح مقدار کی حفاظت کرتی ہے اگر نوبت ورم اور فسادون کی گذر کے ترہل شروع ہو گیا ہو تہوڑی سی ترطیب بہی پیدا ہوئی ہو اور یہی طریقہ شروع عفونت کا ہی اوسوقت واجب ہی کہ زراوند مدحرج اور مازو ہمزن پیسکر چھڑکین تاکہ خشکی پیدا ہو۔ اسیطرح اگر زاج اور فلفظار کو استعمال کرین بہت مفید ہے خصوصاً ہمراہ سرکہ اور ورق جوز کے اور اسیطرح قشار النحاس اور اوسکا عصارہ اگر طلا کرین پہر اگر تہوڑا سا گوشت سڑ گیا ہے اوسے قطع کر ڈالنا چاہے۔ یا گرا دینا چاہیے بلکہ قرص انزروت کو اور اس سے قوی تر یہ دوا ہے کہ فلفیون کے ذریعہ سے گرا دین اور بعد گرا دینے کے چربی سے اوسکا تدارک کرین یعنے چربی اوسپر رکہین جب وہنیت کی وجہ سے حدت دوا کی برطرف ہو جاے بقیہ لحم کو جو ناقص ہی اوسی بہی ساقط کر دین تا اینکہ صحیح گوشت باقی رہجاے زاج احمر کا چھڑکنا بروقت ترہل اور تعفن کے بہت بہتر ہے اور جب تعفن ظاہر ہو جاے اسقاط مین قدرے تعفن کی تاخیر کرنی جائز نہین ہے ورنہ بڑی دشواری واقع ہوگی۔ اور اگر گرد ورم کے تعفن زائد پیدا ہو جاے اوسوقت اس دوا کے استعمال کی نہایت تعریف کرتے ہین کہ سویق ہمراہ عصارہ بیخ کے استعمال کرین اور میری راے مین یہ دوا جید نہین ہے بلکہ ایسی دوا کا استعمال موضع صحیح پر کرنا چاہیے تاکہ عفونت کو منع اور روح مادہ کرے جب کسیقدر عضو متعفن کو کاٹ ڈالین واجب ہی کہ اوسکے گرد داغ دین آگ سے کہ مقتضاے حزم اور ہوشیاری یہی ہے۔ خواہ ادویہ کاویہ سے جو محرق ہین اونکے ذریعہ سے داغ دین خصوصاً جو اعضا عفونت کو بسرعت قبول کرتے ہین خواہ بوجہ اپنی حرارت کے خواہ بوجہ قرب اور مجاورت اون فضول کے جو اعضاے مذکور سے جاری رہتے ہین جیسے مذاکر اور دبر وغیرہ۔ اسقدر تدبیر اور علاج کو ہم اس مقام پر بیان کرتے ہین اور قروح متعفنہ کے باب مین ایسی تدبیرین مذکور ہون گی جو اس فصل پر اضافہ کے لائق ہین

طواعین کا بیان قدماے اطبا طاعون کا استعمال اپنی زبان یونانی مین ایسے معانی کے واسطے کرتے تھے کہ زبان عربی مین اوسکا ترجمہ یہ ہو سکتا ہی طاعون وہ ورم ہے کہ اعضاے غدوی مین پیدا ہو خواہ جو عضو عصب سے خالی ہے اوسکا ورم جیسے وہ لحم جو بیضہ مین خوالبستان اور بیخ زبان مین ہے خواہ جو گوشت بیچ ہے اوسکا ورم جیسے وہ لحم غدوی جو زیر بغل ہی خواہ از بیہ بغلے بدو بیخ ران کے قریب ہے اور ازین قبیل اور لحوم کے ورم کو طاعون کہتے تھے۔ بعد ازان استعمال لفظ طاعون کا ہر ایک ایسے ورم کیواسطے ہوا جو مواضع مذکورہ مین بہی ہو اور سمہذا ورم حار اور قتال بہی ہو کہ اوسکا جوہر سمیت کی طرف مستحیل

ہو کر فصد عضو دارم ہوا اور قرب جوار کے مقامات کی رنگ کو متغیر کر دے اور بیشتر اوس ورم سے خون اور صدید غیر مترشح ہو
اور اوسکی کیفیت وہی قلب تک بندریعہ شرایین کے پہونچکر بہ دشواری اور غشی اور خفقان کی ہو کر قاتل ہو اور شاید یہ دوسری اصطلاح
بہ نسبت طاعون کے جو ہوئی ہے یہ وہی ورم ہے جواب بنام داغش موسوم ہے اور اوائل اطبا اسکا نام قوبا رکھتے تھے
لیکن پر ضرور ہے کہ عروض اس ورم کا اکثر اعضاء ضعیفہ مین ہو جیسے البطا اور اربیہ خواہ بس گوش وغیرہ اور اسکی نہایت
وہی قسم ہے جو البط یعنے زیر بغل اور اربیہ یعنے کش ران مین ہو اس لیے کہ یہ اعضا قریب ہین اون اعضا کی جنکی ریاست کامل ہے
جیسے قلب اور دماغ اسلم طاعون غیر قتال کے اقسام مین وہ طاعون ہے جسکا رنگ سرخ ہو اوسکے بعد جسکا رنگ زرد ہو اور طاعون
بالکل بے سیاہی اوس کیوجہ سے کوئی ہلاک نہین ہوتا اور دفعۃً نہین مرتا ہے طاعون اکثر اونمین بلاد مین پیدا ہوتا ہے جنمین وبا
کی کثرت ہو زبان یونانی مین اکثر الفاظ ایسے امراض کے واسطے موضوع ہوئے ہین جو مشابہ طاعون کے ہین جیسے طمانتیوس
اور قوباطا اور فوختلا اور لوتوت مگر ہماری زبان مین ان اسماء کی مسمیات کی زیادہ تفصیل نہین ہے علاج بذریعہ فصد کی
استفراغ کرنا کبھی نظر وقت کے اوسکا تحمل ممکن ہوتا ہو اور کبھی نظر ردارت اوس غلظ کی جو برامد ہوتی ہے استفراغ بذریعہ
فصد کے واجب ہوتا ہے بعد فصد کے واجب ہو کہ قلب کی تقویت اور حفظ پر متوجہ ہون اور ایسی دواؤنکا استعمال کرین
جنمین عطریت اور نبیذ ہو مثلاً حامض اترج اور لیمو خواہ بلوب تفاح اور دیگر فواکہ کی خواہ بھی اور انار ترش اور سوگھانی کی چینی مین
گلسرخ اور کافور اور صندل وغیرہ تجویز کرین اور غذا مین عدس جو سرکہ مین پکایا ہے خواہ مصوص حامض جو ایک قسم کا کھانا ہو
اور جدی کی گوشت سے کبھی بیمار کے مکان کی نزہت اور آرایش برف کی ٹکڑون اور برگ بید سادہ اور بنفشہ اور گلاب کے پھولون سے
خواہ گل نیلوفر وغیرہ سے کرین اور قلب پر ضماد مبرد اور مقوی جو اوپر اصحاب خفقان مین مذکور ہو چکے ہین اونسے کرنا چاہیے
خواہ جو ادویہ اصحاب وبا کے واسطے لکھی گئی ہین خلاصہ یہ ہے کہ تدبیر اصحاب وباہی کی کرنی ضرور ہے۔ اور خاص ورم طاعون
خواہ جو قائم مقام طاعون کے ہے اوسکا علاج اوپر مذکورہ ذیل سے کرنا چاہیے۔ ابتدا مین ایسی دوا جو تبرید اور قبض پیدا
کرے۔ خواہ اسفیج کو سرکہ اور پانی مین خواہ روغن گل یا روغن تفاح یا روغن ورخت مصطگی یا روغن آس مین ڈبو کر استعمال کرین
۔ یہ تدبیر ابتدای مرض کی ہو اور پچھنے لگانا اگر ممکن ہو لگاتین اور جو رطوبت وغیرہ اوس سے بعد شرط کے نکلتی ہو جاری رہنے دین
اور بند نہ کرین اور نہ منجمد ہونے دین ورنہ سمیت زیادہ ہو جاویگی پھر اگر ایسے مجمہ کی حاجت ہو جو لطیف مادہ کو چوس لے لگانا چاہیے اور
جو طاعون بطور ہوڑے کے ہو اوسکی زبانہ منتہی یا قریب بانتہا مین تفتیح کیطرف متوجہ ہونا چاہیے اور اگر ہمراہ خراج کے تب بھی ہو
تبریدوقف مین درنگ کرنا چاہیے ایسا نہو کہ مادہ بطرف خلف کے بلٹ کے زیادہ رداءت پیدا کرے تفتیح بذریعہ نطول کے کرنی
چاہیے اسطرح پر کہ یابونہ اور شبت خواہ مفتحات لطیفہ کو پانی مین جوش دیکر نطول کرین اور ایسی مفتحات کا ذکر خراجات کے علاج مین
آتا ہے۔ کہتے ہین کہ قوبا طا اور متفلیوس کو عصارہ پرسیاوشان اور سرمق اور لبلاب اور بیخ خطمی کا جس مین تھوڑی سی راشہ اور
شہد اور شراب ملی ہو خواہ دبق لیکر مویز ک عسل مفید ہی اور زیرولی یا چرک اور میل شہد بھی کی جنکے کاندھے پر مس کرکے مین بھگو کر
یا بیخ کرلا اور طلک البلم یا نطرون ہمراہ انجیر کے خواہ ہمراہ بمیزے جو ایک میوہ مثل انجیر کے ہوتا ہے **فصل اون اورام کی**
بیان مین جو غدد مین پیدا ہون جو اورام غدی مثل طاعون کے نہون کبھی بوجہ دفع بحرانی کے پیدا ہوتے ہین

اور کبھی بوجہ دفع اعضاء اصلی کے ظاہر ہوتے ہیں اور کبھی فرج اعداد ادرام دوسری قسم کے اپنے اطراف میں ایسے اعدام کو پیدا کرتی ہیں جو بعد مدت مواد ان اورام کے جاری ہوتے ہیں اور ادلہ طرف اور دا ہونیں یہ لوم غدد بی واقع ہوتی ہیں اور اسی وجہ سے ان اورام میں یہ مواد ٹھہر جاتے ہیں جیسے اپیہ اور ابلط کا یہی حال ہے کہ اپنے ورم کا عروض اوس شخص کے بدن میں ہوتا ہے کہ جسکے پاؤں میں کبھی یا فرج ہاتھ پاؤں میں ہیں۔ اور کبھی یہ اورام ہر وقت استیلاء بدن کے اوپر سے پیدا ہوتے ہیں اور کبھی بدن میں زیادہ استیلاء ہوتی اور ان اورام کا علاج مخالف اور اورام کے ہے جیسا معلوم ہو چکا اپنے کہ اسکے علاج میں ابتدا دفع مادہ ہی نہیں کیجاتی ہے اور نہ انمیں عجلت دفع مواد کی ہوتی ہے۔ استفراغ بذریعہ فصد اور اسہال کے انمیں مرض میں ضرور ہے ہاتی اور اقسام کے علاجات کے استعمال میں جب تک بخوبی انکشاف نہو توقف کرنا چاہیے۔ مثلاً اگر یہ ورم بطور رکہان خواہ بوجہ دفعہ طبعی کے کسی عضو رئیس کی بطرف عضو خسیس کے ہو ایسے مادہ کو روکنا اور منع کرنا جائز نہیں بلکہ اعانت طبیعت کی کرکے اچھی طرح اوسی عضو کیطرف جذب کرنیا چاہیے جس طرح پر جذب ممکن ہو۔ خواہ بذریعہ دوا المجہ وغیرہ کے اور اگر یہ ورم بوجہ کثرت مادہ کے پیدا ہوا ہو اور اختلاط خلط مورث اسکا ہو اوسوقت استفراغ مادہ کرنا اصل معالجہ ہے اور غذا کی تقلیل اور تلطیف بھی ضروری ہے اور دافعات کا استعمال کرنا چاہیے۔ بلکہ مرخیات کو استعمال کریں اور مرخیات کا استعمال بھی بدون استفراغ مادہ کے جائز نہیں ورنہ اگر عضو متورم پر بوجہ کثرت جذب مادہ کے گزند پہونچتا ہے لہذا جب مرخیات کا استعمال منظور ہو پہلے استفراغ مادہ کا کرکے بعد انان جذب مادہ کا بطرف خلاف جہت کے کریں۔ دافعات کے استعمال میں یہ ضرر متصور ہے کہ رد مادہ کا بطرف احشا کے خواہ اعضاء رئیسہ نہو جائے اور مرخیات کے استعمال میں بھی خطرہ ہے کہ مادہ کی مقدار زیادہ ہے اور استفراغ مادہ اور اامالہ مادہ کا مرخیات کی مظرت سے امان دیتا ہے۔ اگر وہ ورم شدت ہو اوسوقت تسکین درد کی ضرور کرنی چاہیے اسطرح پر کہ صوف کو زیت گرم میں بجگو کر استعمال کریں اور آخر میں تھوڑا سا نمک بھی شریک کریں تا اینکہ درد میں تسکین پیدا ہو اسلیے کہ ورم میں تحلیل اسکی وجہ سے ہوتی ہے۔ اوائل میں اسکے استعمال سے درد زیادہ پیدا ہوتا ہے اگر بدن مواد سے پاک ہو خواہ بوجہ استفراغ کے پاک کیا جاوے۔ پھر تحلیل ورم کی تجویز کرنی چاہیے۔ کبھی تحلیل فقط آرد گندم کو استعمال سے حاصل ہوتی اوس سے بہتر یہ ہے کہ آرد جو کا استعمال کریں اور کبھی جس دوا میں قوت تحلیل کی زیادہ ہوتی ہے اوسکے استعمال سے ورم میں زیادتی پیدا ہوتی ہے لہذا اس قوی دوا کا استعمال نکرنا چاہیے۔ مگر جسوقت یہ منظور ہو کہ جذب مادہ کا اعضاء رئیسہ سے بطرف ورم کے ہو جاوے اور اگر جذب نہ کریں اعضاء رئیسہ کی نسبت خوف پیدا ہو اگر ابتدائے ورم میں فقط گوگرم کرکے ورم پر پکائیں مزیل ورم ہوتا ہے اگر ورم کسی لحم رخو یعنے نرم گوشت میں ہو۔ اور عضو متورم غیر یعنے جیسے پستان اور خصیہ اور منع مادہ سے کسی طرحکا خوف اور کوئی آفت مظنون نہو منع مادہ اور رد کرنا کچھ ضرر نہیں ہے اور اگر میلان ورم کا بطرف سختی کے محسوس ہو نرم کرنے کی تدبیر ضرور کرنی چاہیے خراجات حارہ کا بیان خراج دملیہ کی وہ قسم ہے جو اورام حارہ میں جمع مادہ پر شامل ہو۔ شاید لفظ دملیہ کی پر ایک ورم پر واقع ہوتی ہے جو وقتاً فوقتاً پھر جاوے اور باطن میں اوس ورم کی ایک مقام ایسا ہو جہاں انصباب مادہ کا ہوا کرے اور بعد از انکہ اوس مقام میں انصباب مادہ کا ہو جتنا مادہ وہاں پہونچے وہیں ٹھہر رہے۔ ایسی دملیہ کو خراج جب کہیں گے کہ مادہ اوس ورم کا جامد ہو اور اوس میں اجتماع مدہ کا ہوتا ہو۔ کبھی ورم گرم کی بعد آنے ہوتی ہے کہ باوجود اجتماع مادہ کے تفرق اتصال باطن ورم میں بھی ہوتا ہے۔ اور کبھی اسطرح سے ابتدا نہیں ہوتی بلکہ

ابتدا اور دم حارج ہی ہوکر آخر کار سین پر نقطہ منتہی کو جمع مادہ کی نوبت پہونچتی ہے ہم اون حالات بادہ کو جو شامل وہ مخالطی و اخلاط عصی اور حصوی ہیں مثل سنگریزہ کی اور ریتی مانند یرقان کے اور اخلاط شعری یعنی بشکل بال نوکدار ہیں آیندہ سطور میں ذکر کرینگے بعد ازاں کیفیت اجابات مادہ کا بیان کرینگے یعنی علاوہ یہ کہ بعض اطبا نے ایسے دو حالات کو جو شامل ایسے ہی اخلاط پر ہوں بھی بنام دو حالہ مخصوص کیا ہے لیکن ابھی ہم اونہیں اور ام اور خراجات کا ذکر کرتے ہیں تمہیں اجتماع مادہ کا ہوتا ہے اسلیے کہ یہ خراج جب ابتدا کرتا ہے جو جز کسی ایسے مادہ کے جسے طبیعت نے دفع کیا ہو اوسکا نفوذ جلد میں ممکن نہیں ہوتا اور نہ گوشت میں اوسکا تشرب اور سما جا ممکن ہوتا ہے بلکہ اس سے تفرق اتصال ظاہری پیدا ہوتا ہے جو جز غلیظ اوسی مادہ کے اور اندر اونہیں شگاف اور سوراخوں کے جنمیں یہ مادہ متفرق ہوا ہے پوشیدہ ہوکر بھر جاتا ہے اور اکثر اوقات ان ورام کے سرے پر ایک نوک تیز اونچی اور بلند ہوجاتی ہے اور یہ نوک اس پھوڑے کا مونہہ کہلاتی ہے خصوصاً اگر مادہ خراج کا حاد ہو اور سیوقت یہ نوک ضرور اونچی ہوتی ہے یہ خراجات شروع ہوکر اجتماع مادہ انمیں ہوتا جاتا ہے اور بعد اجتماع کے مدہ میں پختگی اور نضج پیدا ہوتا ہے بعد ازاں خود بخود پھوٹ جاتے ہیں اور کبھی تقویت النضاج کی بھی ضرورت ہوتی ہے یعنے استعمالی ادویہ منضجہ کا اپنے اس غرض سے کرتے ہیں تاکہ طبیعت کو نضج مادہ میں مدد ملے اور شگافتہ ہونا انکا بآسانی ہوسکے اور کبھی اس تدبیر کی ضرورت نہیں ہوتی ہے جسقدر پھوڑا زیادہ اونچا ہوا اور نوک اوسکی زیادہ باریک ہوا اور اوسمیں سرخی زیادہ نمایاں ہو اوسیقدر اوسکے نضج میں جلدی زیادہ ہوگی اور تحلل اوسکا زیادہ سرعت سے ہوگا اور بسرعت شگافتہ ہوجاویگا خصوصاً وہ پھوڑا جو بشکل حبوبی برآمد ہوا اور جو پھوڑا اوسکے برخلاف پست اور چوڑا ہو سرخی اوسمیں کم ہو اوسکا مادہ غلیظ اور ردی اور ثقیل بطرف باطن کے اور در اوسمیں بہت کم حرکت مادہ کی قبول اور گران ہو ایسے پھوڑے کی نہایت ردی وہ قسم ہے جو اندر کیطرف پھوٹے کہ جو رطوبت خواہ روح وغیرہ اوسپر ہوکر گذرتی ہے سب کو فاسد کردیتا ہے ایک قسم پھوڑے کی وہ بھی ہے جو اندر باہر دونوں طرف پھوٹتا ہے یہ بہت عمدہ پھوٹنا پھوڑے کا بھی ہے جس سے اوس عضو خاص اندرونی کی تخفیف حاصل ہو جسمیں پھوڑا پیدا ہوا ہے اور اوس عضو اندرونی کے مواد نکلنے کی راہ بطرف خارج کے بھی کشادہ اور راہی ہو جیسے معدہ کا پھوڑا اندر کیطرف پھوٹے خوب ہے بہ نسبت اسکے کہ باہر پھوٹے خواہ بطرف اوس تجویف کے پھوٹے جسکو مراق محیط ہے کہ یہ بھی خوب ہے اسیطرح پھوٹنا خراج دماغ کا بطرف دونوں بطن مقدم کے بہت بہتر ہے بہ نسبت اسکے کہ بطن موخر کیطرف پھوٹے اسلیے کہ دونوں بطن مقدم دماغ کی رطوبات کی راہ بطرف خارج کے مونہہ اور ناک اور کان سے ہوکر بہت کشادہ ہے اور اگر دماغ کا پھوڑا بطرف اوس فضا کے جو دماغ سے محیط ہے پھوٹے خواہ بطرف بطن موخر کے مونہہ کرے اوس مادہ کو باہر نکلنے کی راہ نہ ملیگی اور ضرر شدید پیدا کرے گا۔ ہر ایک عضو اسکے لائق نہیں ہے کہ اوسمیں پھوڑا پھٹکے مثلاً مفاصل میں پھوڑا کمتر نکلتا ہے اسلیے کہ مفاصل میں اخلاط غلیظ بہرے ہوئے ہیں اور جگہ اون اخلاط کے کشادہ ہے کہ مادہ موجود کی گھٹنے اور رگڑ میں پڑنے کی نوبت نہیں پہونچتی اور نہ کوئی چیز غلیس ان مواد کے مفاصل میں ایسے پائے جاتی ہے کہ جو جسکے مادہ کو متعفن کردے ایسی وسیع جگہ پھر اگر بندرت کوئی پھوڑا پیدا ہو کسی امر عظیم اور برخطر کیوجہ سے ہوگا سب پھوڑوں سے بدخردہ پھوڑا ہے جو اطراف عضلات میں پیدا ہو جسمیں اعصاب کثیرہ موجود ہیں اقسام خراجات کے بخنہ ہونیکی مدت بھی مختلف ہوتی ہے۔ بنظر لطافت اور غلاظت خلط کی اور بنظر مزاج خلط کی حرارت اور برودت اور اعتدال میں اور بحسب فصل اور سن اور جوہر عضو خاص کے جسمیں پھوڑا نکلا ہے

پھوڑیکا خام رہنا اور پختہ رہنا اور اوسکے مادہ کا قیح کی طرف میل ہونا اسی وجہ سے ہوتا ہے کہ عضو ورم کی ابتدا مین غلبہ ہوتی ہے خواہ جو مادہ خراج کا غلیظ ہو اور انہین خراجون کی وجہ سے یہ برائی پیدا ہوتی ہے کہ اندر کی طرف قیح پڑتی ہے اور باہر نہین جس سے کہ دیافت مین ہوتا اسلیے کہ یہ اندر کی طرف ہوتی ہے اور خراج کی طرف مادہ غلیظ اور سے نمایان ہوتا ہے مین دیاتے کا حال یہ ہے کہ کبھی اپنے نفس پر سرعت ٹھہرتا ہے اور کبھی نہین ٹھہرتا جیسا مادہ مین غلظ ہو اور جسقدر بسرعت نرم نہین ہوتا اور اگر یہ مین نفع بحال رقت پیدا ہو بہت جلد زخم پیدا ہوتی ہے اور جسقدر اوسپر گوشت کی قلت اور کثرت ہوگی اوسیقدر زخم کی کم و بیش ہوگی اسباب خراج کے اور اوسمین مادہ کی پیدا ہونے کے اسباب یہ ہین کہ امتلا اور کثرت مادہ اور فساد مادہ کا پیدا ہونا اور ان تینون کے اسباب گذشتہ اور ریاضت بدی اور وہ امراض جنکا بحران استفراغ ظاہری سے نہو خواہ آفات نفسانی مثل غم اور ہم و مفسد خون سے ہین عارض ہون ایک قسم خراج کی جسکا نام مبہوس ہے وہ ایسا پھوڑا ہوتا ہے کہ بعد پھوٹنے کے اوسکے نیچے جو گوشت بھرا ہوتا ہے گوشت اچھا اور جید نظر آتا ہے اوسکے بعد اوسی گوشت سے مدہ برآمد ہوتا ہے ایک قسم پھوڑے کی وہ ہے جسکا نام تین ہے وہ گول پھوڑا سرخ رنگ ہوتا ہے اور جسکے پھوٹنا نکلتا ہے تب اوسی ضرور لاحق ہوتی ہے اور اکثر یہ پھوڑا سر مین نکلتا ہے کبھی اور مقامات مین پیدا ہوتا ہے دلائل ورم کے پھوڑے ہونے پر جب ورم مین ضربان کثیر اور حلابت اور حرارت پیدا ہو گمان کرنا چاہیے کہ اس ورم سے پھوڑا پیدا ہوگا دلائل نضج اور علامات نضج کے جب پھوڑے مین نرمی اور درد مین سکون پیدا ہو معلوم کرنا چاہیے کہ پھوڑے مین نضج شروع ہوا۔ احکام مدہ کے مدہ بہتر وہی ہے کہ سپید اور چکنا ہو اور رایحہ کریہہ اوسمین پیدا نہو اور سوا حرارت غریزی کے اور کسی حرارت وغیرہ نے اوسمین تصرف نہ کیا ہو اگرچہ شرکت حرارت غریزیہ سے چارہ نہین ہے لیکن غلبہ تصرف کا حرارت غریزی کو ہو اور رقیق ہونکی شرط اس واسطے ہم کرتے ہین تاکہ معلوم ہو کہ غلاظ مذکور کو قوت ہاضمہ نے انفعال کیا ہے اور پتا نہین ہے کہ پھوڑا اندر کھلے گا یا نہین اور مدہ کی دلالت کرنیکا جب مدہ مختلف الاجزا رنگ برنگ مختلف قوام کا برآمد ہو یہ قسم بھی مدہ جید کی مخالف ہے جو کبھی بدن مین پیدا ہو عفونت خواہ نضج یا برودت خواہ کسی اور قسم کی استحالہ سے خالی نہو کبھی باطنی پھوڑے سے دلائل جب کوئی ورم گوشتی مین پیدا ہوا اور اوسکی جہت سے تشنج پیدا ہوا اور حیوانات غیر مرتب اور بے نظام عارض ہون اور درد مین شدت ہو اور دلائل مین بطول مدت مین پھر ہمیشہ اوسکی مدت اخذ اور نرک کی گھٹتی جائے اور نقل ورم کا بڑھتا جائے اور سوزش یقین کرنا چاہیے کہ ورم کا پھوڑا ہوگیا اور اب اس ورم کا مادہ مجتمع ہوتا ہے یہ درد ابتدا مین شدید اسواسطے ہوتا ہے کہ عضو حساس مین ہوتا ہے اور جسقدر حساس ہوتا جاتا ہے شدت گھٹتی جاتی ہے کہ ابتدا مین تمزق اور پھٹنا ہوتا ہے اور تمزق اور تفرق اتصال جسوقت پیدا ہوتا ہے اوسیوقت درد بھی پیدا ہوتا ہے اور زیادہ ہوتا ہے رجوع اور بدرد و بروقت عضو ان تفرق اتصال کے ہوا ہوتا ہے جسوقت مادہ مدہ بنتا ہے حرارت شدید مین بھی لیکن ہوتی ہے حرارت التہاب بھی کم ہوجاتا ہے اسی وجہ سے شب مین شرکت نفس کم عارض ہوتی ہے اوسمین بھی تخفیف نمودار ہوتی ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ صلابت نبض کی گواہ معتبر اور پوشیدہ ہے ورم کے خراج ہونے پر۔ پھر اگر علامات خراج ہو

وبیلہ کے احشا مین ظاہر ہون اور نبض مین صلابت پیدا ہو حکم قطعی خراج بالمنی پر نکرنا چاہیے اسلیے کہ ایسی کیفیتین باوجود ظہور علامات ورم کے نبض مین صلابت پیدا ہونی کبھی بوجود ورم صفاق کے یعنے اوس پردہ کے جو احشا پر محیط ہے بھی پیدا ہوتی ہے۔ طبیب کو احساس اوس جانب کا جدہر خراج ہے بذریعہ ثقل اور گرانی اوسی جانب کی اور بذریعہ وجع اور درد کی ہو سکتا ہے **دلائل نضج خراج باطنی** کے جب اندرونی پھوڑے کے دلائل پیدا ہو کر اعراض مین اوسکے مثل تپ اور قشعریرہ اور درد وغیرہ کے کسقدر سکون پیدا ہو اور گرانی اور ثقل باقی رہے۔ یقین کرنا چاہیے کہ مدہ مستحکم ہو گیا اور نضج ہو چکا ہے **چو دلائل کہ قریب پھوٹنے اندرونی پھوڑے کے پیدا ہوتی ہین** بعد سکون اعراض کے پھر جب دوبارہ اعراض مین شدت پیدا ہو اور نبض لینے چھپنا اور لذع اور شدت ثقل نمودار ہو اور حمیات متشابہ اور یکسان عارض ہون زمانہ پھوڑے کے پھوٹنے کا قریب ہے پھر اگر کسی دن لازمہ دفعتہ پیدا ہو کر ثقل اور مرجع مین سکون پیدا ہو جاے معلوم کرنا چاہیے کہ اب پھوڑا لوٹ گیا جبکہ مدہ کا استفراغ بعض مجاری سے ہوا اور عرق سیدہ نکلنے خواہ ابوال براز یا کسی دوسری طرف کی اور ہرا دین جو بوجہ اعضاے اندرونی واقع ہین اونمین نفع پیدا کرے پھر تو پھوٹنا پھوڑے کا بہتر لازمہ شاہدہ کرنیکا اور قوت کا ذبول اور ضعف بدرجہ مرتبہ ہے۔ اگر اندرونی پھوڑا دفعتہ پھوٹ جاے اور بہت سی رطوبت وغیرہ اوسمین سے برادہ ہوا اکثر کثرت اخراج مدہ سے ضعف اور غشی ہلاک عارض ہوتی ہے اور بیشتر اگر سینہ پر مدہ پھوٹ کر گرتا ہے اور مقدار اوسکی زیادہ ہوتی ہے انخناق بھی پیدا ہوتی ہے **ظاہر کے پھوڑونکا علاج** جو استفراغ اور علاج ابتدا مین اور اہم سے کہ بشرطیکہ اون علاجات سے رجوع مادہ کا بطرف عضو شریف کے خوف نہو جیسا اوپر مذکور ہو چکا ہے اور نہ ایسی تدبیر جو حواس اور جمال جراح کرتے ہین الغرض یہ تدبیر خراج حارہ اور اورام حارہ مین بوجہ درجہ خراج تک نہ پہونچی ہون مشترک ہی اور جو تدبیر خراج سے مختص ہی وہ یہ ہے کہ تحلیل مادہ مجتمع کی کرین۔ اور تحلیل دو طرح سے ممکن ہے ۱ ایک طریقہ بہت استوار اسی کے ساتھ جاری ہے بشرطیکہ مرض عضو سے زیادہ خراج نہو تدبیر یہ ہے کہ انضاج مادہ کا تھوڑے دنون تک کرین اور اوسکے بعد پھوڑے شگافتہ کرنے اور تدبیر سے کی تدبیر کرین اور قوت کی نگاہداشت مین اہتمام بلیغ کرتے ہین کہ اوسکی حفاظت رہے اور کرب اور درد کی جو مقارن مرجع ہے خواہ مخواہ پھوڑے کے پھوٹنے سے چونکہ اخراج مادہ کثیر کا ہوتا ہے سقوط قوت کا نہو جاے۔ اسلیے کہ اکثر لوگ بوجہ غشی اور زبول قوت کے مر جاتے ہین بلکہ واجب ہے کہ طبیب ہر وقت نگران رہے کہ حفظ قوت کیونکر ہو سکتا ہے اور جو جو تدابیر حفظ قوت کی ہین اونکا استعمال کرتا رہے اسطرح کہ جید غذا مرضاے وبیلہ کو دیتا رہے ہان اگر پھوڑا اندرونی اعضا مین ہو کہ اوسکو شق تکلیف تدبیر کی ضرورت ہے ۲ دوسری تدبیر طریقہ سداد اوسکی سے خارج ہے اور اوسکا استعمال بنظر ضرورت وقت کی اضطرار ہوتا ہے وہ تدبیر اوسی وقت کیجاتی ہے کہ مرض عظیم ہو اور پھوڑا بہت ہی بڑا ہو کہ اعتدال سے بڑھا ہوا ہو اور نضج کی انتظار مین ہلاکت اور زیادتی روارت پر وقتاً فوقتاً یقین کامل ہوتا جاے خواہ بالیقین ثابت ہو کہ قوت مریض کی جمیع مادہ کی انضاج پر کافی نہو گی اور اگر قصد انضاج کا کیا جاے اس تدبیر کا کچھ نتیجہ نہو گا اور نہ خلاف نضج کی تاثیر ہو گی ایسے وقت پھوڑے کو چاک کرتے ہین اور چاک کرنے مین بچاو کا خیال کرتے ہین کہ اعضاے کریمہ خوفناک پھوڑے کے ہین اونسے استرہ وغیرہ آلہ حدیدیہ مس نہ کرے کہ اون اعضا تک لوہے کی پہونچنے مین خطرہ عظیم ہے۔ اسیوجہ سے اگر یقیناً معلوم ہو کہ ایسا مادہ غلیظ ہے کہ اثر نضج کا قبول نہ کریگا یا اوسکا خوف ہو کہ مادہ غریزی عضو مادوف مین اسقدر قوت رہے کہ نضج نہو خواہ اسقدر قوت کم ہے کہ انضاج مادہ مین تقصیر کریگی اور مادہ کا بطرف نضج کے حرکت نضج ہی نکریگی یا انکر اخراج

قرب مفاصل کے عارض ہو خواہ اعضاے رئیسہ کے قریب پھوڑا پیدا ہو کہ چاک کرنے سے اوسکی افساد کا خواہ لوہی کی اذیت پہونچنے کی مضرت کا خیال ہو۔ اور اگر انضاج مادہ کا مذبوبہ اور دیہ مغریہ اور منضجہ کے کرین کہ دور نہین ہے کہ اودیہ مغریہ کو استعمال سے یہ خرابی پیدا ہوگی کہ نفوذ نسیم کو مجری نفس کیطرف سے مانع ہو اور اودیہ منضجہ حرارت ضعیف پیدا کرین کہ اوس سے تنضیج کا بل نہو سکے الغرض یہ سب صورتین ایسی ہین کہ انمین تنضیج مادہ پر اعانت ہوتی ہے۔ اسیوجہ سے ایسی صورتون مین کرے پہنچنے کا چاہئین اور اگر چاک کرین، وہ بھی عمیق ہو اور بعد خرط اودیہ کے ایسی مستعمل ہون جنمین قوت تحلیل کی اور تخفیف پیدا کرنے کی شدید ہو اور واجب کہ چاک کرنا اور پہنچنا لگانے لیف مین عصب عضو کی جہت طول مین ہو۔ ہان اگر ارادہ یہ ہے کہ فعل اس عضو کا باطل ہو بنظر خوف وقوع تشنج کے اوسوقت لیف کو عرض مین قطع کرنا چاہیے۔ اور اس خوف سے امید سلامت کی ہوتی ہے۔ اکثر طول لیف کا طول بدن مین ہوتا ہے سواے چند اعضاے مخصوصہ کے اور اسی طرح اکثر لیف بھی طول بدن مین موضوع ہے باوجود کثرت شعبہ اور شاخون کے۔ مگر چند اعضاے مخصوص کے جیسے جبہہ۔ جس عضو کو چاک کرین خواہ اوسمین پہنچنا لگانین چاہیے کہ روغن خواہ جوشے ایسی ہو کہ اوسمین چربی کا لگاؤ ہو قریب اوس کے نہ لہا تین اور اگر بدون دہونے کے چارہ نہو شہد اور پانی یا خراب اور سرکہ سے دہوئین۔ حب ورم اور التہاب مین بعد چاک کرنے کے شدت پیدا ہو عدس کا ضماد کرین اور اگر اسقدر حاجت نہو اودیہ ملحمہ اور مرہم کا استعمال کرین۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ یہ چاک کرنا پھوڑیکا موروث ہوتا ہے صدید اور ریم اور ناصور کا لیکن اگر چارہ کار اسی مین منحصر ہو اور کوئی اور حیلہ سواے چاک کرنے کے نہو ہمیں مجبوری ہے۔ اور مناسب اسمین بھی یہ ہے کہ جو مواضع لحمی ایسے ہین کہ انمین رگین اور پٹھے کم ہین انکا تنضج ہو جاے۔

یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جو پھوڑے مشکل صنوبری اور بلند ہون اور سر اونکا باریک ہو اونکو حاجت چاک کرنے کی بہت کم ہوتی ہے نہ قبل تنضج کے اور نہ بعد تنضج کے تدبیر تنضج پیدا کرنے کی اور حیلہ انضاج کا ظاہری پھوڑونمین اودیہ منضجہ کو ضرور ہے کہ اونکی حرارت قریب حرارت بدن کے ہو اور اونمین تغریہ بھی کسیقدر ہو انمین اودیہ مین سے درجہ اول مین یہ ہے کہ نطول آب گرم سے اور تضمید آرد گندم یا آرد جو سے کرین اور گیہون مونہہ سے چبا کر اگر ضماد کرین بہت عمدہ ہے اور روئی ہمراہ پانی اور زیت اور موم اور زعفران اور دقاق کندر اور زفت مع روغن گل اور چربی سور کی خواہ ضماد خطمی اور ایسی کا استعمال کرین ایضا ایک ضماد انجیر خشک شیرین اور بادسومت اوسمین ہو منتہا دقیق شعیر اور آرد جو بھی مخصوصا اگر اوسمین زوفا اور صعتری بھی شریک ہو خواہ اوسمین تھوڑا سا نمک جو بحد افراط نہ ہو پہنچا پانی مین جوش کرین اور کبھی اوسمین چربی خواہ روغن بھی زیادہ کرتے ہین۔ اس سے زیادہ قوی یہ ہے کہ حرف لینے بالم ہمراہ ملک البلسم کے استعمال کرین۔ اور جو اودیہ زیت اور میوسے مع شونیز کے مرکب ہون اور مر اور لاذن اور راتینج اور مسکہ اور مصطگی اور زردای مطبوخ اور بخ قنار بخ دم الاخوین کا استعمال بھی مفید ہے اور مرہم جالینوس روغن بید انجیر بدون موم خصوصا اگر اوس مرہم کو زیت مین بگھلا تین بسیط مرہم دولوس حکیم اور مرہم باسلیقون اور عمدہ یہ ہے کہ دواے مجمار فشیا اور انسنہ سے طیار کرکے اوس پر رکھین شاید اوسی گرداے تدبیر ظاہری پھوڑون کے بعد تنضج کے اگر پھوڑے کی ایسی صورت ہو کہ پختہ ہو جاوے کے بعد بھی امید پھٹ جانے کی نہ ہو اور جہان پھوڑا نکلا ہے وہان پر رگین اور اوتار اور عصب کی کثرت ہو اوسوقت

واجب ہے کہ پھوڑے کو چاک کرین اسواسطے کہ اگر ایسے پھوڑے کو ایسے وقت بہی چاک نہ کرین اور مدہ کو بحال خود باقی رہنے
دین خو فاسد ہوجائیگا اور فساد پیدا کرکے عروق اور لیف اور اعصاب کو سڑادی گا اور زیادہ فساد ایسے پھوڑے کیوجہ سے
اوسوقت مترتب ہوتا ہے کہ جب قریب مفاصل کی ہو۔ چاک کرنے مین پھوڑے کے اسکا خیال ضرور ہے کہ جہان مدہ پڑگیا ہے
اور دکہائی دیتا ہے اوسی جگہ کو چاک کردینا چاہیے اور راہ چاک کرنے کی بطرف اسفل کی ہو نہ اوسطرف جدہر سے نکلنا مدہ کا متصور
ہو۔ اگر پھوڑے کا حجم گندہ نظر آئے اور اوس پھوڑے کو شق کرین فقط راہ کھولدینی چاہیے اسلیے کہ تعین کا قاعدہ نہیں ہے کہ
اپنے پیچھے یعنے سامنے کیجانب مقابل مین جسپیدہ نہین ہوتا ہے اور اگر مقدار مین پھوڑا کم اور خفیف ہو سارے پھوڑے کو طول مین
شق کرنا چاہیے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جس مقام مین مدہ ہو حس کرنے سے معلوم ہوجاتا ہے خصوصاً اگر پھوڑے کو
اونگلی سے دباتین اور دوسری اونگلی سے اوسکو آماہوا دیکہین کو دوسرے ہاتہ کی اونگلی ہو اور دیکہنے کے لائق یہ بات ہے
کہ اونگلی کے جانے سے کسیقدر مدہ بلتا اور ہٹتا ہے یا نہین اور مدہ کے ہٹنے کے بعد جسمین مدہ بھرا ہوا ہے وہ اپنی اصلی رنگت
آتا ہے یا نہین اور بطرف سپیدی کے اوسکا رنگ مائل ہوتا ہے یا نہین ہوتا ہے اسلیے کہ جب تک نضج نہین ہوتا رنگ مین
سرخی باقی رہتی ہے اور کبھی بمقام مدہ کا مائل بسبزی اور زردی بہی ہوتا ہے اگر مدہ اچہا ہو اور ردی ہو معتمد اور پختہ طریقہ
شناخت کا چہونا اور دبانا ہے فقط آنکھ کے ذریعہ سے اسکا امتحان پختہ اور صحیح نہین ہوسکتا ہے گو آنکھ کے دیکھنے کو بہی کسیقدر
دخل ہے اور معین ہوسکتا ہے۔ واجب ہے کہ پھوڑے کو چاک کرنے مین جو خطوط جلد مین خلقی اور طبعی بنے ہوئے ہین اونمین
خطوط پر چاک کرین اور اون خطون پر چاک استرہ کا واقع کرین سوائے کسی ضرورت خاص کے اور جس اعضا کی رینہ اور
رگونمین اور سب ہو خواہ پہرے ہون اون اعضا مین استرہ کو لیف کی طول مین رکھہ کر چاک کرنا چاہیے اسلیے کہ اگر مخالف
کے پھوڑے کو سیدہی طور سے چاک کرین پیشانی کی جلد کٹ کر چہرہ پر گر پڑے گی بلکہ مخالف وضع استرہ کو چاک کرنا چاہیے
ارنہ یعنے ناک کی بیچ کی ہڈی کا پھوڑا جلد کے عرض مین چاک کرین۔ جب پھوڑے کو چاک کرچکین اور رجوالایش دمین ہے اوسے
نکالڈالین بعد ازان واجب ہو کہ گوشت اور جلد کے التیام کی تدبیر بہت جلد کرین تاکہ جلد مین حرقت اور صلابت پیدا نہو کہ
اوسکی وجہ سے ایسی کیفیت ہوجاوے گی کہ چسپیدگی اور پیوند ہونا دشوار ہوگا اور اسمین بلندی ایسی پیدا ہوگی جو ہر روز متصل
ہوکر پہر دوبارہ پھوڑی کی صورت پیدا کریگی اور جسقدر اوسکی صفائی چرک اور ریم سے کیجائے گی بہت جلد بھر آئے گا اور درحقیقت
بمنزلہ ناصور کے ہوجائیگا۔ اور قبل ازانکہ دونون بائین چاک کی وصل ہوجاوین اونکا تنقیہ ضرور ہے اور اگر احتیاج ہو تو سلائی
کے سرے پر کپڑا سخت لگاکر داخل کرین تاکہ چرک وغیرہ کو پاک کرے اور بخوبی اندر زخم کے جاکر کھجلاوے اور بعد صاف کرنے
کے دونون سرے آپسمین ملاکر ایسی بندش کرین جسے ہم آیندہ سطور مین لکہتے ہین یعنے وہ جذبش جو خارا اور قروح غائرہ کے
واسطے تجویز کرینگے اوسکو یہان بہی استعمال کرنا بہت خوب ہے۔ اور جو شروط اوپر بیان ہوچکے ہین چاک کرنے مین اونکا
لحاظ کرین اور جو مقام بخوبی نضج یافتہ ہوچکا ہے اور پر گوشت لیعنے گوشت کی زیادتی اوسپر سے مقام سہی زیادہ ہے اور اوپر
اور شرائین اور اوتار بہی اوس مقام سے زیادہ دور ہین بہ نسبت کل مقام ماؤوف کے اوسی مقام کو چاک کرنا چاہیے۔
انطیلس حکیم نے کہا ہے کہ پھوڑا اگر سمین ہوا ہو اسے برابر چاک کرین اور بالون کی جڑون سے چاک کرنا چاہیے اسطرح

کہ عریض نہو بلکہ طول مین واقع ہوتا کہ مقام شگاف کو بعد وصل اور پیوند کے بال چھپا لین اور بعد صحت کی نشان چاک کرنے کا ظاہر مین باقی نرہے اور اوسی حکیم کا یہ بھی قول ہے کہ اگرچہ خراج موضع چشم کے مقابل مین واقع ہوا وسکو عرض مین چاک کرتے ہین اور اگر زنک مین پھوڑا پیدا ہو شق مستوی سے چاک کرین گے اور جسقدر زنک لانبی ہے اوسیقدر چاک کا زخم طولانی لگاتین گے اگر زنک کا پھوڑا قریب ٹکیہ کے ہوگا اوسکو اس شکل سے چاک کرین گے جیسے چاند کا سر اترچھا ہوتا ہے اور ترچھا وسکا تیج کیطرف رکھین گے اور اگر زنک علی خواہ زنک اسفل مین پھوڑا پیدا ہوا وسے بھی سیدہا چاک کرینگے اسلیے کہ ترکیب طبقی اس مقام کی سیدہی ہے اور شیوخ کے اجساد کی شکل جبر دلی مستوی ہونے پر دلالت کرتی ہے پس گوش کا پھوڑا بھی برابر اور سیدہا چاک کرنا چاہیے ذراعین اور مرفقین اور دونون باتہ اور انگلیان اور دونون کشن ران لینے بدکے پھوڑے طول مین چاک کیے جاتے ہین ۔ اسی حکیم نے کہا ہے اگر قریب ران کے پھوڑا نکلے اوسے بشکل مستدیر چاک کرین گے اور بط مستدیر سے مراد یہ ہے کہ طول بدن مین بھی اور عرض مین بھی کسیقدر واقع ہو ۔ اسی حکیم نے کہا ہے کہ اگر اس مقام مین چاک مستدیر نہو تنگا اس بات کا رہے گا کہ پھر مواد مجتمع ہوکر انصور پیدا کرے ۔ اور اسی شکل سے جو پھوڑا مفعد کے قریب ہے اوسے بھی مستدیر چاک کرینگے یاین خیال کہ اس عضو مین رطوبت زیادہ مجتمع ہوتی ہے وہی رطوبت مستحیل مادہ خراج کی نہو جاے ۔ اور پہلو اور پسلیون کا پھوڑا بشکل مورب چاک کرنا چاہیے اور خصیہ اور قضیب کا خراج بط مستوی سے چاک کرو ۔ یہی حکیم کہ اوستی ملائن امبات کی ہمیشہ رہے کہ چاک بشکل کیانی نامبت دور واقع ہو دونون ساق اور دونون عضد کا پھوڑا طول مین چاک کرنا چاہیے اور پہنچے تک نرہ استرہ کا نہ پہونچنے پاے ۔

— یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ چاک کرنے کی صورتین مختلف ہوتی ہین بسبب اختلاف مقامات اور موانع کی اگر زنگہ کے قریب پھوڑا ہو اوسکا چاک بشکل مثلث اور بشکل آنکہ کے وضع کے ہونا چاہیے اور زنگ کے پھوڑے کا چاک طول انف مین اور چیرے اور قریب کان کی شق مستوی کرنا چاہیے اسلیے کہ ترکیب اس مقام کی مستوی واقع ہے اور شیوخ کی اجساد سے اسکی صورت ظاہر ہوتی ہے ۔ اور پس گوش اور زماع اور ساق اور ران اور عضدان سب مقامات مین بشکل مستوی طول مین چاک کرنا چاہیے اور اسی طرح عضل ابطن کا اور اثبت کا پھوڑا بھی اسیطرح اور ارنبہ یعنے کشن ران کا اور بغل کے پھوڑے کا چاک عرض مین بھی لینا چاہیے ایسا نہو کہ اسمین چور رہجاے اسیطرح جو پھوڑا مفعد کے قریب ہو اوسکو عرض مین چاک کرو تا کہ چور پیدا ہو کر ناصور نہ ڈالے ۔ انثیین اور قضیب مین بط مستوی کرنا چاہیے طول مین اور خیب اور اضلاع مین بلالی تا کہ مقرن ہو یعنے بند سل ہو سکے اسلیے کہ وضع پسلیون کی اسیطرح ہے اور جو گوشت پسلیون پر واقع ہے وہ بھی ایسا ہی واقع ہے ۔ اسی حکیم انطیلس نے کہا ہے کہ ہموار گوشت کی وضع پھوڑے کے مقام سے دیکھنی چاہیے اور نیف عضلہ کا بھی خیال رکھنا چاہیے اسلیے کہ ہم چاک کرنے مین احتیاط اسی بات کی زیادہ کرتے ہین کہ ایسا نہو کوئی رگ پٹھہ عضل وغیرہ کٹ جاے اور چاہیے کہ بر ضم الفم اچھا ہو وحشی نہو کہ آسانی اوسپر گوشت بہر جاے اور ہر وقت خراج کی ہمت ہہ ہین اسی طرف مصروف دہو کہ چاک کرتے وقت کوئی شریان خواہ بڑی رگ اور پٹھہ اور نیف عضلہ کی کٹ نہ جاے ۔ بعد چاک کرنے خراج عظیم کے اگر بط عظیم وجوادہ پھوڑے کا ہے اوس شگاف سے بہتا ہو پھر اوسکو اوسی مقام تک زیادہ کھولدینا چاہیے اور اگر خراج عظیم ہے اوسمین چاک اوس شگاف سے بیانی لگانا چاہیے اوسکے بعد انگشت شہادت یا ہین ہاتہ کی زخم کے اندر ڈالکر جہانتک اونگلی کا سر اپہونچے چاک کردینا چاہیے پھر دوبارہ چاک کرنے کے واسطے پہر اونگلی کو اندر ڈالکر وہی تدبیر کرنی چاہیے اور اسیطرح کرتے جاتین تا کہ تمام پھوڑا چاک ہو اور سب آلایش نکل جاے اگر پھوڑا ایسے مقام مستقل مین ہو کہ اوسکی آلایش کا نکلنا اوسی مقام سے ممکن ہو ۔ ہم اوسی جگہہ سے پھوڑے کو چاک کرینگے نہ کہ اوس مقام کی شکل مستدیر

اور اگر ایسی شکل ہو کہ ایک ہی مرتبہ کے چاک کرنے سے ساری آلایش پھوڑے کی نکل نہ جاوے گی اوس مقام کے پھوڑے کو نیچے سے دیکھ
خواہ تین جگہ سے چاک کرین جلیبی تجویز اوسکی آلایش نکلنے کے واسطے مفید نظر آوے۔ اوسی حکیم نے کہا ہے کہ اگر پھوڑا کسی مفصل مین
خواہ کسی عضو شریف مین ہو خواہ کسی ایسے مقام مین جو ہڈی سے قریب ہی خواہ شا کی نزدیک واقع ہو اوسکے چاک کرنے مین جلدی کرنی
چاہیے قبل اسکے کہ تقیح اس پھوڑے کا مستحکم ہو جاوے تا کہ ریم پڑنے سے اعضا اور اشیا مذکورہ بالا مین کسی طرح کا فساد واقع نہو۔
مین کہتا ہون کہ یہ سب تدبیرات جو بیان ہوئین اوسوقت کی ہین جب سوای چاک کرنے کے اور کوئی تدبیر نہ بن پڑے اور اگر ایسی امید
ہو کہ یہ پھوڑا خود بخود پھوٹ جاویگا اور جنانزانہ اسکے پھوٹ جانے مین درکار ہے اوسمین کسی عضو کا فساد وغیرہ پیدا نہوگا بہتر ہرگز چاک کرنا بہ
جسارت کرنی مناسب نہین ہے۔ اسیطرح اگر ادویہ منفجرہ کے استعمال سے امید ٹوٹ جانے کی ہو جب بھی چاک کرنے پر جرأت
کرین۔ کبھی بعض ادویہ منفجرہ ایسی ہوتی ہین کہ اونکا استعمال قایم مقام چاک کرنے کے ہوتا ہے اور اکثر وہ دوائین جلد کو بقدر چاک کرکے
پھر دوبارہ جب اونکا استعمال ہوتا ہے زیادہ گہرا اثر پیدا کرتی ہین اور اندر کیطرف خوب درآئین **پھوڑون کی شگافتہ کرنیوالی**
دوا جو پھوڑے سلیم اور بے خطر ہون اور زیادہ روایت اوسمین نہو آب گرم سے اونکی تقیح ہو جاتی ہے اور فقط گرم پانی سے اونکا انفجار
بھی ہو جاتا ہے اور جنمین عفونت ہوتی ہے اونکو آب گرم سے ضرر شدید پہونچتا ہے اسلیے کہ آب گرم کی جہت سے مادہ اونکی طرف کھنچا ہے
۔ اگر کسی پھوڑے کی کیفیت آب گرم کے استعمال سے اچھی ہوتی نظر آوے اور روز بروز اصلاح پذیر ہوتا جاوے اوس پھوڑے کے جید ہونے پر
اعتماد کرنا چاہیے اور معلوم کرنا چاہیے کہ یہ پھوڑا خبیث المادہ نہین ہے۔ **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ ہیچ نرجس کے ضماد کرنے سے
ہر ایک ورم سخت اور پھوڑا سخت پھوٹ جاتا ہے خصوصاً اگر پانی اور شہد کے ہمراہ مرد غن سوسن مین پختہ کرین یا بیخ نے قرقانہ ہمراہ شہد
اور زفت یابس اور ہمراہ چرک اور میل کے جو شہد مکھی کے چھتے مین ہوتا ہے۔ یا مرہم ابو سلسوس خواہ موم اور راتینج اور مسکہ ہر واحد اکیر مثل
اور زفت یابس اور شہد نصف رطل اور زنگار مین ادویہ اور زیت بقدر کفایت ملا کر استعمال کرین اور دوائے قوم بہت عمدہ اور خوب
مفید ہے یا یکہ اشق ۲ اوقیہ موم چار اوقیہ بطم چار اوقیہ کبریت زرد تین اوقیہ نطرون تین اوقیہ ان سب اجزا سے مرہم طیار کرین ہمارے
تجربہ مین یہ دوا اچھی ہے۔ لب حب القطن اور جزر خ جوشاندہ سیب کا پھل ہر ایک اور حمیر یعنے قفر الیہود اور کبریت مطبوخ جو دودہ وغیرہ مین
جوش دیا گیا ہو اور بصل مطبوخ اور خردل پنجال کبوتران سب کا ضماد ناکہ استعمال کرین بہت جلد توڑ دیگا ایضاً داخلیون کو لعاب دل
اور صابون کو تین تین ملا کر ضماد کرین۔ منجملہ ان ادویہ کے جو قائم مقام بط لینے چاک کرنے کے ہین ایک یہ دوا ہے کہ زفت رطب اور
عسل بلادر کو ہموزن لیکر آگ پر پکائین بعد ازان نصف یوم تک پھوڑے پر اوسے لگا رہنے دین یقین ہے کہ ٹوٹ جاوے۔ اس سے
زیادہ قوی یہ ہے کہ بجی اور چونا جو ہنوز بجھایا نہ گیا ہو ان دونون کو دیڑھ گونے پانی مین بھگوئین اور نتھارین اور پھر کر چرا اور بھی اوسی
پانی مین ڈالتے رہین اور صاف کرتے جائین تا کہ اثر شوریت کا اس پانی مین اچھی طرح پیدا ہو جاوے بعد ازان تانبے کے تین آتش زدہ
اس پانی کو جلا دین کہ بسنہ ہو کر نمک ہو جاوے۔ ایک حصہ اس نمک سے اور چار حصہ نوشادر لعاب بالم مین گھولین اور کسیتہ در عسل طیار
بھی اوسمین شریک کرین اور استعمال کرین۔ خواہ فراریج کو پیسکر تھوڑا زیت کہنہ اوسمین داخل کرکے کوئلے کی آنچ پر جوزم ہو رکھین تا انکہ
سب ایکذات ہو جاوے بعد ازان مثل مرہم کے چھین اور ضماد طیار کرین۔ خصوصاً اگر اسمین باز کی بیٹ داخل ہو یا کبوتر یا گنجشک یا
بلدی اور بعض اطبا نے کبیکج لینے کی دوسری کو واسطے توڑنے پھوڑے کے ذکر کیا ہے۔ جو دوای محلل ون ہر ہین کسی عضو پر دو مرتبہ

لگائی جاے بشرطیکہ پہلے اوس عضو کی تسخیف اور تخلخل کی تدبیر ہو مثلاً ہو بذریعہ ایسے کمادات کے جو یہی اثر پیدا کرتے ہین اور اونمین ملوحت حارہ موجود ہے ۔ الغرض ایسی دوا کے مکرر استعمال کرنے سے اثرین ظاہر ہوگا اور جسقدر تحلل پیدا ہوا باقی ماندہ کیواسطے پھر چند مرتبہ دوا کا استعمال اور تکمید کرنی چاہیے اور جو تدبیر کہ بیان ہوئی اوسمین ادویہ ملینہ کی شرکت ضرور رہے کہ پھوڑے کی صلابت نرم ہوتی جاے اور مادہ منجمد ہونے پاے پھر اگر مادہ کا زوال ہوجاے اور متحلل ہوجاے اور صلابت کسیقدر پھوڑے مین باقی ہو اوسوقت فقط ادویہ ملینہ کا استعمال واجب ہے اور ادویہ ملینہ اور محلل مدہ کی یہ ہین جیسے بورہ ارمنی خردل بچھال کبوتر نورہ زرنیخ قرطاما اور آمیزش انکی کندر علک البطم مصطگی اور دلق یعنے لاسے سی ہوتی ہے اور جمیع ان اجزا کا سرکہ اور زیت کہنہ سے کیا جاتا ہے ۔ جو دوا بذریعہ لمس کے طیار ہوتی ہے ۔ خواہ افیون سے بنائی جاتی ہے یا عاقرقرحا اور بیوزج اور بورق سے شہد ملاکر طیار کرتے ہین یہ سب دوائین ایسی ہین کہ انکے استعمال سی پہلے موضع خراج کو اچھی طرح گرم سے دھوکر پاک اور صاف کرنا ضرور ہے اور دوای مارقیشیا اوسکا نسخہ یہ ہے مارقیشیا بارہ درہم اشق بارہ درہم دقیق باقلا چھ درہم ان سبکو پیس کر تازہ ملاکر جلد پر لگاتین اور جہان پر مدہ ہو وہان اتنی دیر تک مکھین کہ خود بخود سوکھکر چھٹ جاے اور گر پڑے اور جسوقت یہ دوا طیار ہو تب اوسکا استعمال کرین کہ بہت جلد سوکھ جاتی ہے ۔ ایک دوا نوشادر سے بناتی ہین اوسکا نسخہ یہ ہے نوشادر ایک جزو بارزد ربع جزو مرمک ایک جزو اور ثلث جزو زیت کہنہ ایک جزو اور دو ثلث ان سب اجزا سے نطوخ طیار کرین اور جب دوا ئون سے کچھ فائدہ مترتب نہو پھر بموجب بیان بالا چاک کرنے کی طرف حاجت ہوگی خواہ داغ لگانے کی تدبیر کرینگے **اندرونی پھوڑون کی تدبیر** باطنی دخیلات کی تدبیر بذریعہ استفراغ کے کرنی چاہیے اور اگر مرار براہ براز خارج ہوتا ہو یا براہ بول خروج مرار کا ہوتا ہو اوسوقت تدبیر استفراغ کی ضرور ہے اسلیے کہ خروج مرار دلیل ہے اس بات پر کہ سب خون مین رداءت پیدا ہوئی ہے جب بول و براز کی اصلاح ہوجاے اور طبیب بحدس صناعی دریافت کرے خون جید ہوچکا اور فاسد کا اخراج خواہ اصلاح ہوگئی اور آب فاسد خون اوسیقدر باقی ہے جو بطرف خراج کے رجوع کرکے دفع طبیعت سی آیا ہے پس بعد استفراغ کے تنقیح مادہ خراج کا ادویہ منقیہ سے جو معتدل ہین جیسے شراب دقیق لطیف اگر تھوڑی تھوڑی پلائی جاے ۔ اور زیادہ اعتماد تنقیح دینے پر اوس مادہ کے جو اس سے تنقیح نہ پاے ایسی ادویہ پر ہے جو لطیف اور مجفف ہون جیسے مرو اور دار چینی اور تمام افاویہ کہ بعد خراب رقیق مائل بیاض کے استعمال کرنا چاہیے اور ادویہ مرکبہ مین سے تریاق اور متروذیطوس اور امرو سیا کا استعمال کرین **دمامیل کا بیان** دمامیل جمع دمل کی ہے ۔ دمل بھی پھوڑے کی قسم سے ہے اور اکثر دمل کا پیدا ہونا رداءت ہضم سے ہے خواہ امتلا پر حرکات کرنے سے خواہ ازین قبیل اور امور جو واقع ہون ۔ بدترین دمل وہی ہین جو اندر کیطرف زیادہ غائر ہون **علاج دمامیل کا** جب دمل ظاہر ہوجاے اوسکا علاج قریب تین دن کے مثل علاج اورام حارہ کے ہے اور بعد تین کے تحلیل اور انضاج کیطرف متوجہ ہونا چاہیے کبھی متحلل ہوجاتا ہے مگر اثر کمتر پیدا ہوتا ہے اور پیشتر بھی ہے کہ اوسمین تنقیح پیدا ہوتا ہے ۔ مگر دمل کے علاج سے غافل نہ رہنا چاہیے کہ اکثر اسکا انجام کار مین اسکے بڑا پھوڑا پیدا ہوتا ہے اور اس ضرر سے اطمینان کا طریقہ یہی ہے کہ استفراغ بقدر واجب بذریعہ فصد اور اسہال کے کرلین ۔ اور اگر دمل مین ضربان ہو اور جڑ بھی پکڑ چکا ہو اور بدون تنقیح کے چارہ نہو اوسپر توجہ کرنی چاہیے ۔ جلد کی کثرت خروج دمامیل مین مبتلا ہو بعد اسہال کے اس سے نجات پاتا ہے ۔ اور حمام کے ذریعہ سے آدمی کی جلد مین تسخیف پیدا کرنی چاہیے اور ریاضت سی بھی سخافت جلد کی پیدا کرین ۔ منجملہ مفتحات دمامیل کے تخم مرو دودھ مین کوٹ کر یا ہمراہ انجیر اور شہد خواہ فقط انجیر اور شہد کی استعمال کرین ۔ گیہون جبلے ہوے انضاج مادہ دمل کیواسطے بہت

مفید ہین ۔ اسیطرح زبیب کو بورہ اور انجیر ہین گوندہ کر خواہ ہمراہ انجیر اور شہد کے روغن سوسن مین ملاکر استعمال کرین ۔ اور دل کی جو دوائین مشہور ہین اون مین سے ایک دوا یہہ بھی مفید ہے کہ بآسانی نفخ پیدا کرتی ہے مسکہ دیڑہ اوقیہ تخم مرو کوفتہ بزرقطونا یکدانگ دیڑہ اوقیہ مغز انجیر تین اوقیہ حلبہ تخم کتان یکدرہم پانچ درہم دودہ ہین جوش دیکر استعمال کرین کہ دوا معتدل ہے اگر دل بہت سخت کہ اوسمین ریم کا پڑنا بہت دشوار ہو اور حرارت اوسکی ٹھہری ہوئی ہو اور ثقل اوسمین زیادہ ہو چاہیے جس رگ سے اوسمین مادہ آتا ہے اوسی کی فصد کھولین بعد ازان مقام دل کی حجامت کرین اور بہ تدبیر ابتدای ورم مین نہ کرنی چاہیے ورنہ خون صدیدی نکل جائیگا اور خون غلیظ باقی رہے گا اور اوس مقام مین قرحہ صلب اور سخت پیدا ہوگا اور جب دل مین نفخ پیدا ہو جاے اور از خود مونہہ نکرے چاک کرنا چاہیے خواہ اودیہ حادہ سے یا لوہے کے ذریعہ سے جیسا اوپر مذکور ہو چکا ہے خراجات کے بیان مین ۔ دل کی توڑنے والی بہت عمدہ یہ دوا ہے کہ تخم کتان اور پنجال کبوتر اور خمیر کا استعمال کرین **توثہ کا بیان** یہ ورم قروحی ہے گوشت زاید سے ایسے گوشت مین جو سخیف اور کم زور ہو پیدا ہوتا ہے اور اکثر مقعد اور فرج مین عارض ہوتا ہے ۔ کبھی یہ ورم سلیم ہوتا ہے اور کبھی خبیث اور مولم ہوتا ہے **علاج توثہ کا** جو توثہ بہت اونچا اور بلند ہو اوسے لوہے سے کاٹ ڈالنا چاہیے بعد اوسکے استعمال مراہم مدملہ کا کرین اور کبھی جو توثہ کہ اوسکی جڑ باریک ہوتی ہے اوسکی جڑ ریشم خواہ گھوڑے کے بال کے منگے مہنے سے کٹ جاتی ہے ۔ اور کبھی دبک بروبک اوبلیدیز وغیرہ سے بقدر تحمل اور برداشت بدن کی استعمال ادویہ کا کیا جاتا ہے بعد ازان اصلاح زخم کی مرہم سے کرتے ہین **مقالہ دوسرا ادرام بارده کا بیان** اخلاط بارده خواہ اوچیزین جو بدن مین قایمقام اخلاط بارد کی ہین وہ بلغم اور سودا اور جو یح ان دونون سے مرکب ہو اور ان سب چیزونکا بیان فن کلیات مین بخوبی ہو چکا ۔ بہرحال ادرام بارده بلغمی ہوتے ہین یا سوداوی یا ریحی خواہ مرکب ریح اور مادہ سے جو ورم فقط بلغم خالص سے پیدا ہو اوسکو ورم رخو یعنے ڈہیلا کہتے ہین ۔ خواہ ورم مائی ہو جیسے کسی عضو مین بہت سا پانی جمع ہو جاے جیسے استسقای مائی مین یہی کیفیت ہوتی ہین خواہ دملات لینہ پیدا ہون جیسے سلع لینہ یعنے ٹہوری جو نہایت نرم ہو خواہ ایسے ادرام جنکے اوپر کی جلد سخت ہو جیسے خازیر اور سخت ٹہوری ۔ خواہ اور سوداوی ورم مثل سقیروس اور سرطان کے اور سقیروس اور سرطان مین جو فرق ہے اوسے ہم آیندہ ذکر کرینگے یا ادرام ریحی ہون اونکی دو قسمین ہین تہیج اور نفخہ تہیج اوسوقت پیدا ہوتا ہے جب ریح منتشر ہو اور ریح مین مخالطت بخارات کی ہو اور نفخہ کی پیدایش اوس ریح سے ہوتی ہے جو مقام واحد مین مجتمع اور گرہی ہوئی ہو کبھی یہ اقسام ادرام باہم مرکب ہو جاتے ہین اور کبھی انکی ترکیب ادرام حارہ سے بھی ہوتی ہے **ورم رخو بلغمی جسکا نام اوذیما ہے** یہ ورم سپید اور مسترخی ہوتا ہے اور اوسمین حرارت نہین ہوتی اور جسقدر مادہ رقیق زیادہ تر ہوتا ہے اوتنا ہی زیادہ ڈہیلا ہوتا ہے اور اوسقدر اونگلی سے زیادہ دبتا ہے اور باوجود دب جانے کے کسیقدر مخالفت اوسمین اسقدر ہوتی ہے جو تہیج مین نہین ہوتی اور جسقدر مادہ زیادہ غلیظ ہوتا ہے اوسیقدر سخت اور مائل بہ برودت زیادہ ہوتا ہے ۔ اکثر یہ قسم اوذیما کے بخار بلغم سے پیدا ہوتی ہے اوسوقت یہ ورم اقبیل تہیج ہوتا ہے اوذیما اور ورم سوداوی مین فرق یہ ہے کہ اوذیما کی سختی اور کمودات یعنی تیرگی کم ہوتی ہے اور اگر کسی چوٹ وغیرہ کے لگ جانے سے اوذیما پیدا ہوتا ہو سواے مادہ بلغمی کے اپنے موضع خاص کیطرف اور کسی مادہ کو جذب نہین کرتا ہے اور اسی وجہ سے سواے ورم بلغمی کے اور کسی قسم کا ورم پیدا نہین کرتا مگر یہ تخلخل اور نرمی درد سے خالی نہین ہوتی **علاج ورم رخو کا** استفراغ مادہ کا بذریعہ اسہال کے اور باہر نکال ڈالنا اوس شے کا جو مولد بلغم ہے بہ تدبیر پرہیز

جب اس تدبیر سے فراغ حاصل ہو چکے پس ابتدا مین اس ورم کا رد ع البسی دوا سے جسمین تخفیف اور تحلیل دونون ہون واجب ہے اور ضرور ہے کہ ابتدا مین مکان ورم کو رومال وغیرہ سے خوب لبخی مالش کرین اسکے بعد استعمال محفقات کا کرین اور پانی کا چھوا نا ابتدا ہی مین ہرگز جائز نہین ہے اور عمدہ تدبیر یہ ہے کہ ابتدا مین جدید اسفنج کو خل ممزوج مین خواہ مارہ بورق مین ڈبو کر ورم پر پھیرین اسلیے کہ جو ہر اسفنج مین تخفیف اور تحلیل دونون موجود ہین اور جون جون مرض بڑہتا جاے سرکہ اسفنج کے ڈبونے کے واسطے پرانا اور ترشی مین کمتر اختیار کرنا چاہیے اور منتہی کے وقت زیادہ ترش جو نہایت درجہ حموضت کو پہونچا ہوا ور تنہا سرکہ اسفنج کے ذریعہ سے استعمال کرین گے اور اسمین وہ روغن جو لبوت شدیدہ مشتمل ہین ملا دین ۔ اسی منتہی کے زمانہ مین اسفنج کو آب خاکستر انجیر اور انگور و بلوط وغیرہ مین ڈبو کر استعمال کرین اور ضرور ہے کہ اسفنج مذکور جملہ اطراف ورم مین باندھا جاے کوئی جگہ چھوٹ بچاے ایسا نہو کہ مادہ کسی طرف خاص مین ریزش کرے ۔ کبھی بروقت ملنے اسفنج کے خرقہ ہاے پیچیدہ کی دو گدیان تلے اوپر آب خاکستر ہاے مذکورہ مین ڈبو کر استعمال کرتے ہین اور اگر ورم پر ایک ہی خرقہ اس طرح مستعمل ہوا کثر کافی ہوتا ہے ۔ اب آبکے جیسا اوپر بیان ہو چکا زیادہ قوی ہے روغن گل اور سرکہ اور نمک اور کبریت سوختہ بھی نہایت درجہ مفید ہے اور خود کبریت تنہا بھی سودمند ہے اور بخود آب کبریت کے ہمراہ بہت اچھا ہے اور نفع عجیب پیدا کرتا ہے تامیثا ابتدا ورم مین تنہا خواہ ہمراہ بعض محفقات حارہ کے جیسے ہے اور رباط کو باندھ بشرطیکہ مادہ ورم کا غلیظ نہو بہت نفع کرتا ہے اور رباط کی مالش مین اسفل سے شروع کرین اور بطرف فوق کے ملتے چلے آئین ۔ عصارۂ اس کا استعمال زمانہ ابتدا مین خوب ہے اور بعد زمانہ ابتدا کے اس عصارہ مین اور ادویہ ملا کر استعمال کرین ۔ اگر یہ ورم کسی عضو عصبی لکیف مین پیدا ہو خواہ کسی رباط یا وتر مین عارض ہوا و سوقت دوا مین ایسی چیزین ملانی چاہئین کہ جنمین تقطیع کے ہمراہ تلئین بھی ہو اور اگر بالفرض کہ ورم ایسے مقامات مین پیدا ہو جو بوجہات مذکورۂ بالا اوسمین درد بھی ہو پہلے تسکین وجع کی زدوائے رطب اور اسفنج اور قیروطی سے جو زیت سے بنائی جاتین کرنی لازم ہے اور نطول شراب سیاہ قابض کا کر کے اوسکے بعد استعمال مارالرماد وغیرہ کا کرین ۔ بہت عمدہ ایک طلایہ ہے کہ مرادحضض اور سعد اور صبر اور زعفران اور اقاقیا اور گل ارمنی تھوڑی سی لیکر سرکہ اور آب کرنب مین گوندہین ایضاً برگ جھاؤ اور زیت اور نمک اور گل ارمنی سے سرکہ ملا کر ضماد طیار کرین ایضاً جس ورم کہنہ مین درد ہو دونون سے ہو پیخال کبوتر کو جوش دین اور چونہ مین قوام درست کرین یعنے اسقدر چونہ اوسمین ڈالین جیسے نرم خمیر کو گوندتے ہین اور بعد ازان طلا کرین ۔ ایضاً ایسے ورم کے موضع پر زیت کو طلا کرین اور اسفنج خواہ صوف کو سرکہ مین بھگو کر اندہین دوا ی خمیر بھی نافع ہے ۔ زیادہ نافع یہ دوا ہے کہ برگ سوسن کو نرم نرم آنچ مین بریان کرین اور رطوبت اوسکی نچوڑ کر ورم پر لگائین یہ عجیب النفع ہے ۔ اسیطرح شبت اور حضض دونون کو سرکہ مین پیسکر خواہ مارالرماد مین پیسکر طلا کرین ۔ منجملہ قوی طلا کے یہ ہے کہ سرگین گاو اور کندر اور مسیعہ اور شمنہ اور قصب الذریرہ اور سنبل اور انسنتین یہ سب نافع ہین اور جمیع ادویہ جو ادرام کے واسطے مفردات ادویہ مین مذکور ہین خواہ جو قرابادین مین کو بھی اونکا استعمال کرین اور کبھی زنان حوامل کے پاؤن پر جو ترہل عارض ہوتا ہے اوسے زیرہ سفید کا جسکی جھاڑو بناتے ہین سرکہ مین پیسکر ضماد کرنا بہت مفید ہوتا ہے اور بہتر وہی زیرہ ہے جو کوٹنے کے بعد برامد ہوا ور قیمولیا سرکہ اور پھٹکری مین ملا کر بھی مفید ہے ۔ نطولات مین آب کرنب اور شبت اور طبیخ پوست انار کا استعمال کرین ۔ جو ترہل تابع استسقا کی ہے خواہ اور امراض کے تابع ہے اوسکا بطلان اور زوال اوسی علاج سے مناسب ہے جو مرتفع

اوس مرض کے ہے **سلع کا بیان** بٹوری دنبہ بلغمی کو کہتے ہین کہ اوسمین اخلاط بھرے ہوے ہوتے ہین وہ اخلاط بلغمی ہوتے ہوتے ہین خواہ بلغم سے کوئی اور شے پیدا ہوکر بٹوڑی مین بہر جاتی ہے جیسے گوشت بلغمی خواہ کوئی گرہ پیدا رخواہ کوئی شے غلیظ مثل شہد کے خواہ اور کسی قسم کی کوئی شے پیدا ہوتی ہے خصوصًا وہ بٹوڑی جو سفاصل اور جوڑ کے اندر پیدا ہوتی ہے خواہ کوئی چیز سخت ایسی جسکا الحاق مادہ سوداوی سے بعید نہین ہے مگر ہمنے اوسے بلغمی اسیواسطے تجویز کیا ہے کہ اوسکی اصل بلغم ہوتی ہے اور بوجہ غلیظ ہونے بیوست کے غلیظ ہوگئی ہے اور کبھی پٹھے کو بستہ کرکے مشابہ سلع کے کردیتی ہے اگرچہ واقع مین وہ سلع نہین ہوتی اوسمین اور سلع مین فقط اسیقدر فرق ہوتا ہے کہ ہرطرف سے زائل نہین ہوتی اور سرکتی نہین ہے۔ بلکہ یمین اور یسار مین سرکتی ہے اکثر بوجہ چوٹ لگنے کے سلعہ پیدا ہوتی ہے اگر ابتدا مین بندش کے ذریعہ سے علاج کیا جاے زائل ہوجاے گی اور متحلل ہوجاتی ہے **سلع کا علاج** جو سلع غددی ہو اوسکا علاج کاٹنے اور چاک کرنے سے کرنا چاہیے فقط اسیطرح خشکوار علاج اوس بٹوڑی کا جو عسلی ہو یا مثل اوسکے اور اقسام کی بٹوڑی جو مذکور ہوچکے ہین۔ انطلس حکیم نے کہا ہے سلع کا علاج اسطرح کرین کہ پہلے اوس جلد کو کہنچین جو بٹوڑی کے اوپر ہے باتین ہاتہ سے اور جسطرح پر اوسکا کہنچنا ممکن ہو اوسیطرح اوسے کہنچتی رہین اسلیے کہ اوسمین احتیاج اس امر کی ضرور ہے کہ بٹوڑی کا ظرف جو بطور کیسہ کے ہے شق نہونے پاے گر اگر پھٹ جاویگا چلنے کی آسانی کو روکے گا جب جلد اوپر والی بہ نرمی کہنچتے کہنچتے جدا ہوجاے اور اوسوقت بٹوڑی کو بہ نرمی چاک کرنا چاہیے اسلیے کہ اکثر یہی ہوتا ہے کہ جراب سلعہ کا اوسکے ہمراہ کہچ جاتا ہے۔ لہذا اتنی دیر کرنا چاہیے کہ جراب مذکور بخوبی ظاہر ہوجاے۔ بعد ازان جلد کو دونون طرف سے کہنچین موچنے وغیرہ سے اور کیسہ سلع کو چھیلنا شروع کرین پہنے گوشت سے اوسکو جدا کرین اسلیے کہ اکثر اوسکا چھیلنا ممکن ہوتا ہے اور اکثر بوجہ زیادہ متصل ہونی کیسہ کے گوشت سے چھیلنا دشوار ہوتا ہے اوسوقت اوسکو قماد بن پہنے رائی وغیرہ سے اوہیٹر لینا چاہیے تاکہ بٹوڑی کی تھیلی مین جو شے ہے صحیح اور پوری نکل آئی پس یہ تدبیر نہایت استوار اور درست ہے۔ جب اخراج اسکا ہوچکے اور جلد وہان کی زیادہ موضع خراج سے نہو بوجہ ہونے مقدار سلعہ کے پس خون کو پوچھ کر زخم کو بماء العسل سے دھوڈالین اور ٹانکے لگاکر بلا دین اور اگر جلد اوس مقام کی زائد ہو تو بوجہ بٹوڑی کے عظیم ہونے کے جلد بڑہ گئی ہو جتنی زیادہ ہو اوسے کاٹ ڈالین بعد ازان علاج کرین اور اگر بٹوڑی پٹھہ خواہ رگ سے تجاوز کرگئی ہے مگر چھیل جانا اوسکا آسان ہے اوسکی چھیل ڈالنی مین کچھ حرج نہین اور اگر محتاج اودہیٹر کا بذریعہ قمادین کے ہو اور بوجہ شدت اتصال عصب وغیرہ کے خوف یہ ہو کہ سواے سلعہ کے اور بھی کوئی چیز کٹ جائیگی پس جسقدر نکل سکے اوسکو نکال لین اور جسقدر باقی رہے اوسپر دواے حاد چھڑکنا اتنا انتظار کرین اور زخم کو کھلا رہنے دین کہ باقیماندہ کیسہ سب کا سب گر جاے اور کسیقدر بھلی اس سے باقی نرہے کہ پھر عود کرنے کا خوف ہو اگر بڑی مقدار کی بٹوڑی نکال لینے سے گڑہا مقام سلع مین پڑگیا ہے اوسدن اوسمین روئی بھر دینی چاہیے اور بذریعہ دواے اندمال اوسکا گڑہا بھر جاویگا اور اگر چاک کیا ہے اوسوقت واجب ہے کہ سارا کیسہ جسمین بٹوڑی ہے نکال لینا چاہیے کو بذریعہ موچنے کے نکل سکے اسلیے کہ اگر بٹوڑی سی مقدار بھی باقی رہ جاے گی پھر عود کرے گی اور اگر اودہیٹر اوسکا ممکن ہو اور بٹوڑی تھیلی سمیت نکل سکے نہایت عمدہ ہے اور اگر کیسہ کی کسیقدر مقدار باقی رہ جاے دواے حاد اوسمین لگاکر باقیماندہ کو بھی گرا دینا چاہیے ۔ جو سلع موذی اوشکل سل کی ہے اوسکا حق علاج یہ ہے کہ کوشش کرین کہ اوسکا کیسہ پھٹنے نہ پاے اور بوجہ ممکن ہو ایسا ہی لحاظ رکھین [illegible] مع کیسہ کے نکل آے اسلیے کہ ایسی بٹوڑی کا کیسہ اگر پھٹ جاویگا پھر اوسکا اخراج بہت دشوار ہوگا پھر شاید

بوجہ سوء تدبیری کے پھٹ جاوے اوسکے واسطے تدبیر صائب یہ ہے کہ اوسمین جو باقیماندہ ہے اوس ہمیت مانکے لگا دین تاکہ کچا اور مجتمع ہوجاوے۔ اور مضبوط اور مستحکم ہوجاوے اور اوسی رباطات کے ذریعہ سے باندہ دین اگر اوسمین سے رطوبت زیادہ بہا کرے اور روان ہو مریض کی قوت کی تدبیر بذریعہ مقویات کے کرنی چاہیے۔ اور سوتے وقت اوسکی نگرانی زیادہ کرنی چاہیے کہ اکثر ایسے وقت اوسپر غشی طاری ہوجاتی ہے۔ واجب ہے کہ جس شخص پر غشی عارض ہونے کا خوف ہو اوسکا علاج مناسب حال کیا جاوے۔ اکثر جو لوگ نازک مزاج ہوتے ہین اونہین تحمل سلخ اور اودیہ کے نہین ہوتا اور نہ ادویہ حادہ کا استعمال اونکی مناسب ہوتا ہے اور کبھی بوجہ زیادتی مرض کی بھی اونکی یہی کیفیت ہوتی ہے کہ اس تدبیر کی ایذا پہونچانی اونہین مناسب نہین ہوتی اور سوائے چاک کرنیکر اور کوئی تدبیر اوسکی حسب حال نہین ہوتی پس واجب ہے کہ ایسی بیمارون کے پھوڑے چاک کر ڈالین اور جو کچھ اوسمین سے نکل سکے اوسے خارج کر ڈالین اور کیسہ سلع سے متعرض نہون بلکہ ہر روز کیسہ مین جو کچھ مجتمع ہوجاوے اوسے نکال کر نیکرم روغن زرد ڈالا کرین کہ اسی تدبیر سے کیسہ منعفن ہوکر خود بخود گر پڑیگا سلع عسلی اور شہد یکا علاج عمدہ یہ ہے کہ پہلے کسی گرم چیز سے تکمید اوسکی شروع کرین بعد ازان زبیب خستہ برادردہ کا ضماد کرین اور اولی یہ ہے کہ پہلے جلد کو چھیل ڈالین بعد اوسکے اوسپر مرہم وغیرہ رکھین کبھی بعض ادویہ حادہ ایسی ہی طرح سے جلد کو چھیلتے ہین کہ جو مقدار مطلوب ہو اوسیقدر چھیل ڈالتے ہین۔ جیسے چونا اور صابون اور خاکستر غیرہ کہ جسکا ذکر اوپر ہوچکا ہے پھوڑے کی توڑنے والی دواؤن مین ایضاً چار حصہ چونہ اور ڈیڑھ شراب سوختہ دو درہم اور نطرون دو درہم گیرو ایکدرہم چند بار بار الماد مین جوش دین اور سیسہ کے ڈبہ مین بھر رکھین اور مقام سلع پر پکایا کرین تاکہ تر رہے خشک نہونے پائے۔ یہ دوا تالیل یعنے مسون اور غدد کے واسطے بکار آمد ہے۔ خربق زرنیخ احمر حصہ قشور نحاس یعنے تانبے کا چھیلن جو خراطی سے پیدا ہوتا ہے چار حصہ روغنگل مین ملا کر نطوخ طیار کرین باتخم اونگن اور قشور نحاس اور زرنیخ سے روغنگل مین ملا کر طیار کرین۔ سلع عسلی کے واسطے یہ ضماد بہت جید ہے اور سب پھوڑون اور ادرام حارہ کو مفید ہے اور اوسمین کوئی غلط بین نہین ہے۔ لادن فنہ یعنے شورہ اشق مقل شہد مکھی کے چتے کی بیٹ علک البطم سب اجزا ہموزن لیکر ضماد طیار کرین۔ پھلائی ہوئی ادویہ مین ایک دوا یہ ایسی ہے کہ اسمین زیادہ لذع اور سوزش نہین ہے بورہ ارمنی اور اوسکا نصف حصہ خربق لیکر روغنگل اور موم کے ذریعہ سے موم روغن طیار کرین ایضاً بورہ ایک جزء قلقطار ایک جزء زرنیخ ایک جزء سب کو یکجا کر کے استعمال کرین۔ جو غدد کہ مشابہ سلع کے ہین اور یہ ایک قسم کی تعقد اور بستگی سے پیدا ہوتے ہین اگر اونکا اخراج ممکن ہو اور مثل ہڈی کے نکل سکین اور اونکے اخراج سے پٹھے وغیرہ کو کچھ ضرر نہ پہونچے خواہ کسی اور عضو قریب کو گزند نہ پہونچے بلا تامل اونکا اخراج کر دینا چاہیے اور اگر غدد ہاتھ پانون مین خواہ ایسے مقام مین جو پٹھے کے قریب ہی پیدا ہون خواہ اوتار کا قرب غدد سے ہو اوسکے نکالنے کے درپے نہونا چاہیے اسلیے کہ ایسے مقام کے غدد کے نکالنے سے مریض تشنج مین مبتلا ہوجاتا ہے بلکہ اوس غدد کو پارہ پارہ کر کے کوئی وزنی شے اوسپر باندہ دینی چاہیے کہ اوسکو ہضم کر دے اور نابود ہوجاوے ایسے غدد کی علامت یہ ہے کہ اگر اوسے دباتین عضو مین غدد پیدا ہوتا ہے **غدد کا بیان** کبھی بعض اعضا مین ورم غددی پیدا ہوتا ہے مدور جیسے ریٹھہ کا پھل یا مثل جوزہ کے اور کبھی مقدار مین کم بھی ہوتا ہے اور اکثر یہ ورم غددی کفدست اور پیشانی پر ظاہر ہوتا ہے اور ابتدا مین یہ ورم ایسا ہوتا ہے کہ اگر دباتین جدا ہوجاتا ہے اور پھر مل جاتا ہے اور کبھی بعد منفرق ہونے کے پھر نہین ملتا ہے **علاج غدد کا** اسکا علاج

مثل سلع کے ہے اور کبھی یہی تدبیر کافی ہوتی ہے کہ اوسی قوت مین اور ریزہ ریزہ کرڈالین بعدازان اسقدر حرکت دین کہ یہ مین سا مادہ اوسکا پھول جاوے اوسکے بعد اسرب وزنی اور لنگوار چیز سے اوسے اوپچا کرین لیکن اس شے کو اوسپر باندہ دین تاکہ منہضم ہوجاوے خصوصاً اگر اسرب کے نیچے کوئی طلای یا ضم لگاکر باندہین جو اوپر مذکور ہوچکے ہین اور بعد منہضم اور مٹ جانے کے بھی بہت دنون تک بندش اوسپر چلی جاوے کہ اسکی وجہ سے دوبارہ خود نہین کرتا ہے **ثبور غدہ یہ کا بیان** کبھی چھوٹے چھوٹے ثبور غدی پیدا ہوتے ہین **علاج** اونکا سراقوڑکر جو رطوبت اونمین ہو نکالڈالین اور خوب سا پچوڑین اور اسکے بعد اسرب کی بندش بطور بیان بالا اوسپر کرین **فوخیلا کا بیان** فوخیلا بھی ایک ورم غدی ہے اور شاید جو الیساورم پس گوش ہوا وسی کو فوخیلا کہتے ہین ہم نے بیان عام بہ نسبت ایسی اورام کے کردیا ہے اور اب مکرر بیان کی کچھ ضرورت نہین ہے **علاج** فوخیلا کا علاج بھی مثل علاج اورام غدی کے ہے اور مثل علاج اون اورام کے جو پس گوش پیدا ہوتے ہین ۔ اور خاص دوا اس ورم کے واسطے خاکستر خرمہرہ کلان یعنے سنکلہ کی راکھ پرانی جو نکہ اگودہ نہو ملاکر استعمال کرین یہ دوا بے نظیر ہے ۔ ایضاً ہنولے کی راکھ روغن سوسن مین ملاکر پرانی کرین یعنے زمانہ دراز تک رہنے دین اور جب کہنہ ہوجاوے استعمال کرین **خنازیر کا بیان** خنازیر بھی سلع کی مشابہ ہوتا ہے اور فرق یہ ہے کہ خنازیر جلد سے الگ اور جدا مثل ثبوری کے نہین ہوتا بلکہ خنازیر گوشت سے متعلق ہوتا ہے ۔ اور اکثر جب عارض ہوتا ہے گوشت نرم مین عارض ہوتا ہے اور ایک حجاب عصبی اسکے واسطے ہوتا ہے ۔ اور کمتر خنازیر ایسا پیدا ہوتا ہے جو زیادہ عظیم ہو اور اکثر ایک غدہ خنازیر سے بہت سے خنازیر پیدا ہوجاتے ہین ۔ اس مادہ مین خنازیر اور تالیل یکسان ہین ۔ اور کبھی گرہین سی پڑکر مثل گردن بند خواہ گٹھلی کی ہوجاتی ہین جیسے انگور کسی ڈورے مین گوندھے ہوئے ہون خلاصہ یہ ہے کہ خنازیر غدد سقیروسی ہوتے ہین اور بعض خنازیر کے ہمراہ درد بھی ہوتا ہے اور اسی خنازیر کے ہمراہ ورم گرم بھی ہوتا ہے اور بعض خنازیر کے ہمراہ درد نہین ہوتا ہے اوسکا علاج نہایت دشوار ہے اور بیشتر اسی خنازیر کے علاج مین چاک کرنی کی احتیاج ہوتی ہے جیسے ابھی مذکور ہوچکا ہے ۔ اکثر جو لوگ پتلی گردن کے اور مرطوب المزاج ہوتے ہین اونمین استعداد عروض خنازیر کے زیادہ ہوتی ہے اور اکثر مقام عروض خنازیر کا قبہ اور زیرذقن ہے ۔ کیا عجب ہے کہ نام خنازیر کا اسی وجہ سے خنازیر رکھا گیا ہے کہ مشابہ خنازیر کے ہوتا ہے شکل مین ۔ خواہ نشہ اور فساد مین مشابہ خنازیر کے ہوتا ہے خواہ ہیاں خنازیر کے گردن کی شکل مشابہ خنازیر کے ہوتی ہے ۔ خنازیر کی قسم نہایت اسلم ہے جو لڑکون کو عارض ہوتی ہے ۔ اور زیادہ شدید اور پرخطر وہ قسم ہے جو شبان اور جوانون کو عارض ہوتی ہے علاج قاعدہ اصلی جس پر اعتماد کامل خنازیر کے معالجہ مین ہے استفراغ اور تلطیف تدبیر ہے اور استفراغ مین عمدہ طریقہ قے کا ہے ۔ اور جب مسہل سے بلغم غلیظ کا اسہال کرانا بھی ضرور ہے خصوصاً جو جب بنام واصل معروف ہے ۔ ایضاً تربد بنجبیل شکر ہمونزان لیکر قریب دو درہم کے استعمال کرین یہ سفوف باوصفیکہ مخرج بلغم غلیظ ہے تسخین پیدا کرتا ہے اور نہ خراش امعا پیدا ہوتی ہے قصد بھی خنازیر مین نافع ہوتی لیکن قیفال کی فصد کھولنی چاہیے اور تلطیف تدبیر یہ ہے کہ غذاہاے غلیظ سے اور اونکے بعد پانی کے پینے سے اجتناب کرین اسیطرح تخمہ اور امتلا اور گرسنگی زائد سے تاامکان احتراز کرین اور جو چیزین کہ اسکے استعمال سے مادہ سرمین پیدا ہوتا ہے سب کو چھوڑ دین اور جتنی حرکات ایسی ہین کہ اونکے سبب سے سر کیطرف میلان مواد کا ہوتا ہے جیسے سجدہ مین دیر تک سر کو رکھنا خواہ رکوع مین دیر تک سر جھکائے رہنا خواہ نیچا کیے اور بچھونا جس سے سر پست

زمین کے مائل ہوا و سپرسر رکھنا ان سب امور سے احتراز کریں خواہ جن افعال سے مواد بہ طرف سر کے منجذب ہوتے ہیں جیسے کلام کثیر اور چلانا اور دل تنگ ہونا اونہیں بھی ترک کریں حجامت اصحاب خنازیر کو موافق نہیں ہوتی اور اکثر مضر ہوتی ہے وجہ اوسکی یہ ہے کہ حجامت میں اسقدر قوت نہیں ہے کہ استفراغ مادہ خنازیر کا کرے خواہ جو مادہ مثل خنازیر کے روی اور قوی ہو اوسکا اخراج کرے بلکہ مادہ کو جذب کرکے غلیظ کردیتی ہے اسواسطے کہ خون رقیق کا اخراج بوجہ حجامت کے ہوجاتا ہے اور غلیظ باقی رہ جاتا ہے اور جو خنازیر ذبول اور تحلل خود بخود پیدا کرچکے ہوں اوسکی کیفیت اور حالت اولی پھر اعادہ کرتی ہے خلاصہ تدبیر خنازیر کی بنظر نفس مرض کے مشابہ سفیروس کے ہے۔ اگر خنازیر بڑے بڑے ہوں اکثر جراح اونکا علاج لوہے کے ذریعہ سے خواہ دوائے حادسے نہیں کرتے ہیں بلکہ حتی الوسع ایسے خنازیر کے علاج میں لوہے وغیرہ سے اجتناب کرتے ہیں باین نظر کہ ایسی تدابیر موجب فساد اور تقرح خنازیر کی ہوتی ہیں۔ پس ضرور ہے کہ ایسی قسم میں خنازیر کے استفراغ اور تنقیہ اور تلطیف غذا اور استعمال ادویہ محللہ موضعیہ بہ نرمی کریں۔ ہم نے مرہم رسل جسکا موجد شلفین حکیم ہے اور اوسکا نسخہ قرابادین میں مذکور ہے۔ خنازیر قادحہ منقرحہ میں بہت موثر اور نہایت درجہ مفید پایا ہے لیکن اس مرہم کا استعمال برفق اور نرمی کرنا چاہیے۔ جن مراہم سے تسخین خنازیر میں پیدا ہوتی ہے جیسے مرہم داخلیون اور کبھی اس مرہم میں ایک اور دوا شریک کرتے ہیں کہ اوسکی شرکت سے عمل اس مرہم کا زیادہ ہوتا ہے جیسے بیخ سوسن خصوصاً بنظر اوس خاصیت کے جو بیخ مذکور میں ہے خواہ بکری کی مینگنی خواہ بھیڑ کی مینگنی خواہ حرف بابلی اور کریلے کی جڑ اور زبیب کو ہی اور جوانجیر قبل پختگی کے ٹوٹ کر گر پڑے اور سپید اور خشک ہوجاوے اور آرد باقلا اور بادام تلخ اور مقل یہ دوائیں اوس مرہم پر اضافہ کرنے کے لائق ہیں۔ ایک اور مرہم بہت ہی عمدہ اوسکی صفت یہ ہے۔ آرد باقلا آرد جو بلوط کی چربی کہنہ کمجز و بیخ بنفشہ شب یمانی اصل السوسن فت رطب نصف خبز مجموع اجزا کو زیت کہنہ میں بطریقہ معلوم سحق کریں اور چربی اوز رفت کو زیت میں گداختہ کرلیں۔ ایک اور مرہم ہے۔ جو خنازیر سخت کو ایکہفتہ خواہ ہفتہ سے کم تین دن میں تحلیل کردیتا ہے اس مرہم کا موجد جالینوس ہے کہ اوسنے قاطا حانس میں تجویز کیا ہے۔ رائی اور تخم اوشنگن کربت اور سمندر بحری زراوند مقل اشق زیت کہنہ موم مجموع ادویہ مرہم درست کریں منجملہ ادویہ کے جو خنازیر پر رکھی جاتی ہیں یہ ہے کہ زفت کو آرد جو خواہ غربال میں آمیختہ کرکے استعمال کریں خواہ بیخ کرنب مسحوق اور بیخ کبر ہمراہ مقل اور ترمس ہمراہ سرکہ اور شہد کے خواہ ہمراہ سکنجبین کے خواہ سرگین گاو یکجا یہ سب اجزا کرکے خواہ سرکہ میں جوش دیکر ان سب اجزا پر شحم خنزیر خواہ زیت کو اضافہ کرکے استعمال کریں۔ یہ دوا بہی بہت عمدہ ہے حلبہ چار جزو بورہ نطرون ایک جزو شہد میں پکا کر کے استعمال کریں ایضاً بیخ کریلا ورق غار ہمراہ علک البطم کے کوٹ کر خون دونوں کے خالستہ لیکر استعمال کریں ایضاً آرد کرسنہ اور بکری کی مینگنی اور بھیڑ کی خصوصاً پہاڑی لڑکر پیشاب میں پیسکر نطوح طیار کریں۔ ایضاً یہ دوا ہے مرکبی دس جزو اشق سات جزو قبق بلوط پانچ جزو قنہ جسکو بارزد بھی کہتے ہیں اور شہد مکھی کے چھتے کا فضلہ ہر ایک ایک جزو سب کو کوٹ کر استعمال کریں۔ ایضاً کسی ہاون وغیرہ میں دبق ممضوغ بامضوغ اور ریتا بیخ ہر واحد ایکطل قنہ تین اوقیہ سب کو یکجا کرکے استعمال کریں یہ نطوح بہت نافع اور جید ہے۔ منجملہ ادویہ جیدہ کے صمغ صنوبر شحم خنزیر جسمین نمک کی آمیزش نہو ذرا سیوں زنجار سب اجزا ہم وزن لیکر نطوح کریں ایضاً راتینج ایک جزو فشور نحاس دو جزو شب یمانی اوزنجبار ہر واحد چار جزو ان ادویہ سے نطوح طیار کریں۔ منجملہ ادویہ جیدہ کے دوائے قطران اور دوائے قشار الحمار اور دوائے کندش اور یہ دوا ہے جسکا نام اسندوس ہے

جو دواحیات یعنے سانپ سے بنائی جاتی ہے اوسمین سے سادہ یہ دوا ہے کہ مارمہوا سانپ لیکر کسی دیگ کو گل حکمت کرکے اوسمین رکھکر شدوصل کرکے تنور وغیرہ مین رکھین جب خاکستر ہوجاے سرکہ اور نصف وزن اوسکے شہد ملاکر استعمال کرین سنجمارہ ادویہ جدیدہ کے وہ دوا ہے جو قرو ناسے اور حرف اور پنجال کبوتر ہمراہ زیت کے بنائی جاتی ہے ۔ اور یہ سب ادویہ جدا جدا بھی نافع ہوتی ہین اسطرح آردکرکے ہمراہ ان ادویہ کے اور تنہا دقیق کرکے ہمراہ سرکہ اور شہد کے اور ہمراہ زفت اور موم کے ایضاً زبیب حبلی اور نظرون اور راتینج اور دقیق کرکے شہد اور سرکہ مین آمیختہ کرکے استعمال کرین ۔ بابنج سوسن اور تخم کتان کو شراب مین جوش دین اور بعد جوش کے پنجال کبوتر بحسب حال اور مناسب وقت اور مرض کے ملاکر استعمال کرنا چاہیے کہ اوس سے بطور ضماد کے بنالین عجیب النفع ہے پیشاب اونٹنی کا اور اوسکو بستہ کرکے لگانا بھی اس مرض کے علاج مین مجرب ہوچکا ہے خواہ بطور مرہم کے اسی پیشاب مین سوکھی جڑی وغیرہ ملاکر استعمال کرین ۔ مغات یعنے میدہ لکڑی بھی ضماد عجیب النفع خنازیر کی چربی وغیرہ کی مثل ہی ۔ حکیم کندی کا قول ہے گوسپند کے سینگ کی نرم نرم ٹکرے جو اوسکے سرے پر ہوتے ہین وہ بھی اسطرح مفید ہین کہ اونکو سوختہ کرکے ہفتہ تک ہر روز دو درہم پلاتین خالیًا خنازیر بیچ وبن سے جاتا رہے گا ۔ واجب ہی کہ ہر مہینے مین ایک ہفتہ پلاتین ۔ تا اینکہ زائل ہوجاے ۔ **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ بعض خنازیر ایسے ہوتے ہین کہ اونمین سرطانیت بھی ہوتی ہی ایسی ہی سرطان کے علاج مین واجب ہے کہ ادویہ حارہ مذکورہ بالا روغن گل مین ملاکر چند روز تامل کرکے استعمال کرین تاکہ حدت ادویہ حارہ کی گھٹ جاے اور جو خنازیر زیادہ گرم مزاج ہین اونکے علاج مین بافراط استعمال ادویہ حارہ کا نہ کرین ۔ بلکہ فقط آرد گندم ہمراہ آب کشنیز کے اور اس سے قوی تر یہ ہے کہ مرکی ہمراہ دو چند وزن اوسکے حضض جو آب کشنیز مین ترکی ہو اوسکا استعمال کرین ۔ اور آب کشنیز جزو لاینفک رہے خواہ کوئی اور جزو بحسب مشاہدہ حال کے زیادہ رہے یعنی ایسی دوا جو بنظر التہاب خواہ قلت التہاب اوسکی کمی بیشی مناسب ہو اوسکا لحاظ رکھین خستہ شقتا لوسوختہ کا روغن بھی ایسے وقت نافع ہے ۔ اگر خنازیر کے علاج مین احتیاج عمل جراحی کے بذریعہ نشتر ہوجاے کہ جو خنازیر قریب قریب بڑی رگون کے ہین اونمین پہلے باحتیاط تمام چاک کرین خواہ جو خنازیر قریب اعضاے کے ہین اونکو نہایت ہوشیاری سے درست کرین اور حتی الوسع اگر اونکے چاک وغیرہ سے کسی طرح کا صدمہ عروق شریفہ اور اعصاب کو پہونچتا ہو بچاکر چاک کرین ۔ ایک جراح نے بعض خنازیر متصل عصب کو چاک کیا اور براہ خطا آلہ جدید عصب راجع یعنے جو پہونچکر دبنین بنام راجع باب تشریح مین موسوم ہوچکا ہے اوسپر جا پڑا مریض کی آواز باطل ہوگی ۔ کبھی باوجود یکہ احتیاط کامل کی وجہ سے عضو تک جراحت نہین پہونچی لیکن پٹھہ کسیقدر زخمایان اور ظاہر ہوجاتا ہے بوجہ برودت کے اور اسی جہت سے اوسکا مزاج نادرست ہوکر فعل خاص عصب کو باطل کردیتا ہے تا اینکہ پھر جب اوسکی تسخین کما ینبغی کرتے ہین اور اپنے مزاج اصلی پر عود کرتا ہے جب اوسکا فعل پورا اور درست ہوتا ہے ۔ کبھی جراح کی خطا سے نشتر دواج پر پہونچ جاتا ہے اور زیادہ برائی جب ہوتی ہے کہ دواج خائرنک نشتر کا صدمہ پہونچاے اسواسطے ضرور ہے کہ جب ارادہ کسط اور چیلنے کا جانب صحیح سے کرین چاہیے کہ جو مقدار متصل خنازیر کے ہے اوسی کو چیلے اور باقی کو بذریعہ دواے حاد کے ساقط کردے اور جانب ماووف کے چیلنے پر متوجہ نہو مترجم کے مجربات مین سے ایک نبات ہندی ہے جسے بھیہی کہتے ہین اور وہ بیل اکثر ٹیلا اور اونچی زمین پر ہوتی ہے اور جس کو چوناپالی کہتے ہین اوسکے سواے اس مرض کے واسطے حکم اکسیر کا رکھتی ہے حتا کہ اگر خنازیر مین سرطانیت بھی اور ناصور کی نوبت پہونچے اور تاکل پیدا ہوا ہو جب بھی

اسکا فائدہ کم نہین ہوتا بارہا تحریر کیا ہے اور کتب مفردات مین اسکا ذکر نہین ہے **اورام صلبہ کا بیان** درم صلب وہ ہے جسکا سقیروس نام ہے سقیروس خالص وہ ہے جسکے ہمراہ حس ہو اور الم نہو اور اگر تھوڑی سی بھی حس باقی رہ جاے اوسکو سقیروس خالص نہین کہنا چاہیے اور سقیروس غیر خالص اوس درم کو کہتے ہین جسکے ہمراہ حس نہ ہو پہر درد مین اوسکو حس نہ ہوگا یہ ورم سقیروس کبھی سنوداوی کے اخلاط سے پیدا ہوتا ہے یا سوداراصلی سے پیدا ہوتا ہے اور اسکا رنگ آبادی لیئے نیلگون سرب سوختہ کے ہوتا ہے اور کبھی سقیروس کا مادہ سوداوی مخلوط بلغم سے ہوتا ہے اسکا رنگ بدن کے رنگ کیطرف مائل ہوتا ہے اور کبھی محض بلغم سے سقیروس پیدا ہوتا ہے یعنے جس بلغم مین کسیطرح کی صلابت عارض نہوئی ہو سقیروس خالص کا رنگ اکثر مثل اسرب کے ہوتا ہے اور اوسمین تمدد شدید اور صلابت زیادہ ہوتی ہے۔ اور کبھی اوسمین جفتے سے پڑتے ہین اور کھرا کھرا ہو جاتا ہے اور ایسے ورم سقیروس سے نجات اور صحت ممکن نہین ہے کبھی وہ سقیروس جسکا رنگ مثل لون بدن کے ہے منتقل ایک عضو سے دوسرے عضو کیطرف ہوتا ہے اوسکا نام فونوس رکھا جاتا ہے اور کبھی جسد کے ہمرنگ سخت اور عظیم ہوتا ہے نہ اوسمین بلندی ہوتی ہے اور نہ کسی طرف منتقل ہوتا ہے۔ جو سقیروس ہے یا بلندی ہوتا ہے یا مستحیل سقیروس بلندی تھوڑا تھوڑا ظاہر ہوتا ہے اور بڑھتا جاتا ہے اور سقیروس مستحیل فلغمونی موجرہ سے پیدا ہوتا ہے خواہ کسی خالی مقام کے پھوڑے سے پیدا ہوتا ہے اکثر احشا مین جو صلابت عارض ہوتی ہے بعد ورم حار کے ہوتی ہے اور اگر سقیروس کا علاج مبردات بالذوجت سے کرین سرطان کیطرف منتقل ہو جاتا ہے سقیروس اور سرطان کا قرب و بعد بموجب کثرت اور قلت التہاب اور قلت ظہور ضربان اور خفار ضربان کے اور ظہور رگون کا واگر دورم کا رگون ظاہر نہونا اس سے دریافت ہوتا ہے **علاج** جو ورم سقیروس ایسا ہو کہ اوسمین حس ہو اوسکا علاج کرنا چاہیے بعد ازانکہ پہلے بدن کا تنقیہ اوس خلط سے جس سے مرض پیدا ہوا ہے کرین اور اکثر یہ تنقیہ بذریعہ فصد کے کرتے ہین اگر خون مین کثرت سودا کی ہو اوسکے علاج مین اعتماد ایسی دواؤن پر کرنا چاہیے جو تحلیل اور تلئین ساتھ ہی پیدا کرین اور جو دو تحلیل اور تخفیف پیدا کرے اوس سے اسکا علاج نہ کرنا چاہیے کہ اس سے بشدت تحجر پیدا ہوتا ہے اسلیے کہ مادہ غلیظ مین تخفیف پیدا ہوتی ہے اور لطیف کی تحلیل ہو جاتی ہے۔ اور واجب ہے کہ اوسکے علاج کی دو دورے کیے جاوین ایک دورہ مین تحلیل ایسی دوا سے جسمین زیادہ تخفیف کی قوت نہو اسواسطے کہ دواے محلل اکثر مجفف بھی ہوتی ہے اور جس دوا مین ترطیب کا اثر ہو اوس سے تحلیل کمتر پیدا ہوتی ہے اور دواے محلل کا درجہ حرارت دوسرے درجہ سے لیکر تیسرے درجہ تک ہو اور تخفیف کا درجہ اول سے زیادہ نہ ہو اور دوسرا دورہ معالجہ کا تلئین کا کرنا چاہیے اور یہ دورے دونون متعاقب ہون اور ایک کی اعانت دوسرا دورہ کرتا ہے اور تحلیل کے دورہ مین عضو متورم کو اوسکی غذاے خاص سے باز رکھنا چاہیے اور اوسی عضو کی جانب مقابل کیطرف جذب غذا کرنا چاہیے اسطرح پر کہ عضو مقابل مین حرکت پیدا کرے اور اوسمین ریاضت ایسی پیدا کرین کہ اپنی غذاے خاص سے زیادہ غذا کا طالب ہو اور عضو مقابل جو متورم ہے اوسکی غذا کو بھی جذب کرلے اور جب دورہ تلئین کا آئے غذا سے عضو متورم کو پرکرین اور اسکی تدبیر یہ ہے کہ عضو متورم کو دلک وغیرہ سے قابل جذب غذا کا کرین اور زرفت کا طلا کرین ادویہ محللہ اور ملینہ کی قوت اور ضعف بمقدار تحمل اور تکاثف تجویز کرنی چاہیے ایضاً شدت صلابت اور ضعف صلابت کا بھی قوت ادویہ مین لحاظ رہے اور ترکیب ادویہ کی ایسی ہو کہ اوسمین دونو قوتین مجتمع ہون حمام مین بکثرت ٹھہرنا ایسے بیمار کو نہ چاہیے اسلیے کہ مادہ لطیف کی تحلیل ہوتی ہے اور مادہ کثیف مجتمع اور فراہم ہو کر سختی

ہیضہ سقیروس کی تحقیق حال کرو

زیادہ پیدا کرتا ہے اور اتنی قوت حمام مین نہین ہے کہ مادہ کثیف کی تحلیل پیدا کرے۔ جن محللات مین کسیقدر تحلیل ہے وہ یہی ہین جیسے شحوم دجاجی اور مرغابی اور بط کی چربی اور بچہ گاو اور نر گاو ان اور ابابیل خصوصاً بچہ ہاے ابابیل کی چربی اور بکرے کی چربی اور گدہے کی چربی یہی بہت عمدہ ہے اور چربی درندہ جانورون کی جیسے شیر اور بھیڑیا اور چیتا اور ریچھ وغیرہ کی از قسم لومڑی اور سوسمار کی خواہ چربی شکاری طائرون کی جیسے باز اور باشہ جرّہ ۔ واجب ہے کہ ان چربیون مین مثل شیح بنیِ اشق اور مصطگی اور مسیعہ اور مصطگی کی بروقت آماد گی تحلیل کے ملایین اور تنہا یہ دواین بروقت آمادگی تلیین کے مستعمل ہون سب سے بہتر شحوم مذکورہ بالا مین شیر کی چربی اور ریچھ کی چربی اور ثعالب علبہ اور کتان ہے کہ انمین تحلیل اور تلیین دونون کی قوت ہے ۔ واجب ہے کہ ان چربیون مین اور یہی دیگر ملینات مین نمک کی شرکت نہو اسلیے کہ نمک سے تجفیف پیدا ہوتی ہے اور صلابت زیادہ مرتبی ہے بلکہ ان ادویہ کا اثر مثل آفتاب کا اور دھوپ کے ہو کہ جسطرح دھوپ مین موم پگھل بھی جاتا ہے اور نرم بھی ہوتا ہے اوسی طرح ان دواؤن مین بھی یہی قوت ہو کہ تلیین اور تذویب دونون پیدا کرے اور درجہ تجفیف تک نہ پہونچین ۔ منجملہ اون ادویہ محللہ کے جنمین تلیین بھی ہے مقل صفلبی اور زبد کمنہ اور روغن حنا اور روغن سوسن اور شورہ ہے اور لاذن اور میعہ سائلہ اور زوفای رطب ہے اور بہتر یہ ہے کہ کہنگی مین زیادہ نہو اور رطوبت مین اشد ہو مصطگی بھی قریب قریب ادویہ مذکورہ کے ہے اور روغن حنا و روغن سوسن اور انجرہ ابلی اور روغن بید انجر مین تحلیل اور تلیین سانہ ہی اسقدر ہے کہ قدر کفایت سے زیادہ ہے منجملہ ملینات کے تل چنبٹ روغن برزاور تل چنبٹ روغن کنجد غیر مقشر کے روغنون کو جوش دیکر اور بعد خوب جوش دینے کے اس مین سپستان اور مقل کو پکا کر کے پیسین اور روغن بلسان اور روغن سوسن ملا کر اور نہور اسا لعاب علبہ اور لعاب کتان داخل کر کے جب مثل مرہم کے ہو جاے اوسوقت استعمال کرین چرک حمام ہی اس بارہ مین زیادہ نافع ہے اگر ادرام صلبہ کے مراہم کو داخل کرین اور اگر چہ حمام دستیاب نہ ہو اوسکے عوض مین خطمی اور نطرون داخل کرین ۔ اضمدہ جیدہ بروقت تحلیل کے وہی مناسب ہین جو خشانہ زیر کی تحلیل کے واسطے بیان ہو چکے اور ضماد نارنج اور قیاوان بھی مفید ہے اگر ورم مین غلاظت زیادہ ہو اوسوقت سرکہ کا استعمال ضرور ہے کہ تقطیع پیدا کرے قوت مین عضو کے سستی پیدا کرتا ہے خصوصاً اگر عضو منورم عصبانی ہو کہ ایسا عضو بوجہ استعمال سرکہ کے مادہ کو زیادہ پھوڑ دیتا ہے اور زیادہ تحلیل مادہ کا اوس سے ہو جاتا ہے اور جو سبب خارجی مادہ کے تحلیل وغیرہ مین اثر کرنے والا ہے اوسکی اطاعت کرنے پر مادہ عضو عصبانی کو زیادہ آمادہ کر دیتا ہے بعد استعمال سرکہ کے لیکن استعمال کثیر کا اور شرکت اوسکی ادویہ مذکور مین آخر زمانہ ورم مین ہونی چاہیے اول زمانہ مین اسکا استعمال مناسب نہین ہے اور جسوقت تلیین مین مبالغہ واقع ہونے کا احتمال ہو یا دوران تلیین مین تحلیل کی فترات ہو چکے ہون اوسوقت بہ نرمی استعمال سرکہ کا کرنا چاہیے ۔ اگر سرکہ کے استعمال مین نرمی کا لحاظ نہ رہے گا ضرور ہے کہ مضر ہو گا اور تحمر پیدا کر بگاڑ زیادہ تر جرات طبیعت کو استعمال مین سرکہ کے اوسوقت مناسب ہے کہ ورم مذکور کسی عضو لحمی مین پیدا ہوا ہو مثلاً جیسے طحال مرغبہ بین ورم سفروس ہو یہی

کبھی محل منورم پر سرکہ طلا کرتے ہین اور تبخیر موضع کی سرکہ سے کرتے ہین بعد اوسکے جاوشیر کو طلا کرتے ہین بعد ازان اشق کو طلا کرتے ہین ۔ لیکن ابتدا مین بہت کم اور بلکا لیپ کرتے ہین اوسکے بعد قوت زیادہ کرتے ہین بعد اوسکے رفتہ رفتہ ثلثین تک پہونچتے ہین ۔ واجب ہے کہ ورم پر السا روغن لگاتین جسمین قبض مطلق نہ ہو السا روغن بنسبت پانی کے بہت مناسب ہے خصوصاً روغن شبت جو تر و تازہ سوکھی طیار کیا جاے اور اگر اوتار مین صلابت پیدا ہوتی ہو اور اس صلابت کی وجہ سے ورم سقروس پیدا ہوا ہو اوسکا علاج منقطعات سے کرنا چاہیے ۔ ایک علاج عمدہ اسکا یہ بھی ہے کہ حجارہ نفتیدہ سے تبخیر کرین خصوصاً حجارہ نفتی سنگ آسیا سے بہت بہتر یہ ہے کہ سرکہ سے تبخیر کرین اوس سے بہتر یہ ہے کہ مارقشیشا پیس کر سرکہ مین ملا کر تبخیر کرین اور واجب ہے کہ تبخیر اور تدہین مین اسقدر مبالغہ اور اہتمام کرین کہ عرق نمودار ہو جاے اور بتبخیر مارقشیشا پیکر ہمراہ سرکہ کے ملاتے ہین وہ بھی نفع کرتی ہے ۔ اور سرکہ کے استعمال مین رفق اور نرمی کا لحاظ ضرور ہے ایسا نہ ہو کہ ترفیق مادہ لطیف کی اور تصلیب مادہ کثیف کی پیدا ہو اور ایسا نہو کہ قوت عصب کی باطل ہو جاے ۔ اور حد افراط پر استعمال سرکہ کا ابتدا مین ردی ہے لہذا مناسب ہے کہ اوسکے استعمال کے واسطے فترات مقرر کرین اور زمانہ فترہ مین ایسی چیز کا استعمال کرین جسمین ثلثین کی قوت ہو جب منتہی کو پہونچے تبخیر عضو کی ایسی دوا سے کرین جو اوپر مذکور ہوی اور طلا ادویہ مناسبہ سے کرین اور یہ ترکیب عضو لحمی کے ورم مین انشاء اللہ تعالے بہت اسلم ہے **صلابت مفاصل کا بیان** کبھی مفاصل مین صلابت ایسی عارض ہوتی ہے کہ اوسکی تحریک کو منع کرتی ہے اور بآسانی حرکت مفاصل مین پیدا نہین ہو سکتی ہے اور جس باطل نہین ہوتی اور کبھی یہ صلابت عصبانی ہوتی ہے اور کبھی لحمی ہوتی ہے اور علاج سب کا وہی ہے جو معلوم ہو چکا **مسامیر کا مسمار** ایک گرہ گول اور سپید ایسی پیدا ہوتی جیسے کیل کے سرے پر گرہ ہوتی ہے اور اکثر یہ گرہ بوجہ خراش کے خواہ بعد خراجات کے پیدا ہوتی ہے خواہ خراجات کو علاج کرنے کے بعد مسمار پیدا ہوتی ہے بعد ازان تمام جسم مین مسامیر کی کثرت ہوتی ہے اور اکثر اسکے حدوث کا مقام ہاتھ اور پاؤن کی انگلیان اور اسافل بدن ہے کہ چلنے پھرنے سے منافع ہوتے ہین واجب ہے کہ اوسے چاک کر کے نکال لین خواہ آہی سے تراشی کرتے رہین اور اسرب کو جو زنی ہو لگاتین اوس مقام کو مسمار مین جہان اخراج ممکن نہو اور اکثر مسمار کا جب علاج نہین کرتے ہین بطرف سرطان کے رجوع کرتا ہے **سرطان کا بیان** سرطان ورم سوداوی ہے اوسکا تولد اوس سودا سے احتراقی سے ہوتا ہے جو مادہ صفراوی کے احتراق سے پیدا ہو خواہ اوس مادہ کے احتراق سے جسمین مادہ صفراوی ملا ہوا ہو اور بلکہ احتراق عارض پیدا ہوا ہو اور فقط سوداے عکری سے یعنے جو سوداے عکر دم ہے ۔ سقیروس مین اور سرطان مین یہ فرق ہے کہ سرطان مین درد اور حدت اور غلیان زیادہ ہوتا ہے اور بہت جلد بڑھتا جاتا ہے بوجہ کثرت مادہ کے اور انتفاخ بھی اسمین زیادہ ہوتا ہے اسلیے کہ اس مادہ مین جوش اور غلیان زیادہ پیدا ہوتا ہے جسوقت یہ مادہ سرطانی منفصل ہو کر کسی عضو پر گرتا ہے ایک فرق سرطان اور سقیروس مین یہ بھی ہے کہ سرطان اپنے گرد چند ریشہ اور رگین ایسی چھوڑتا ہے جیسے کینکڑے کے پاؤن ہوان اور یہ رگین ویسی سرخ نہین ہوتی ہین جس طرح فلغمونی مین پہلتی ہین بلکہ سرطان کے پانون خواہ رگین یا کل یا سودا اور کمودت اور سبزی ہوتی ہین ۔ کبھی سقیروس اور سرطان مین یہ بھی فرق ہوتا ہے کہ اکثر سرطان کا حدوث ابتدائی ہوتا ہے اور ورم صلب یعنے سقیروس کا حدوث بوجہ انتقال

کے ورم حار سے ہوتا ہے۔ اور سرطان مین حس باطل نہین ہوتی اور سقیروس غالص مین حس باطل ہوتی ہے اکثر عروض سرطان کا اعضاے متخلخلہ مین ہوتا ہے اور اسی جہت سے عورات مین یہ مرض بکثرت ہوتا ہے اور اعضاے عصبیہ مین بھی اکثر پیدا ہوتا ہے۔ اول ظہور اسکا بہت خفی اور پوشیدہ ہوتا ہے اور جب ظاہر ہوتا ہے پھر بڑی دشواری واقع ہوتی ہے اور پہلے ورم سرطانی ظاہر ہولیتا ہے اور اسکے بعد اوسکے علامات نمودار ہوتے ہین ابتدا مین ایک دانہ باجرے کی شکل کا چھوٹا اور سخت پیدا ہوتا ہے گول گول اور تیرہ گون اوسمین بعد حرارت بھی ہوتی ہے بعض اقسام مین سرطان کے درد شدید ہوتی ہے اور بعض اقسام مین درد کم اور ساکن بعض اقسام اوسکے تا بتفرح پہونچ جاتے ہین یہ وہی قسم ہے جو حرارت سے صفراوی خالص کے عارض ہوتی ہے اور بعض قسم سرطان کی ثابت رہتی ہے اور متفرح نہین ہوتی ہے اور کبھی انتقال قسم متفرح کا بطرف غیر متفرح کے ہوتا ہے اور کبھی علاج بذریعہ آہن کے سرطان مین تفرح پیدا کرتا ہے اور اوسکی تاثیر مولی اور سخت بوجہ استعمال حدید کے پیدا ہوجاتی ہین۔ اس ورم کا نام سرطان شاید دو وجہ سے رکھا گیا ہے اول یہ کہ عضو مین انتشار ورم کا تشبث اور رنگ کرنا مثل تشبث اور پھیلنے سرطان کے اوس آلہ سے ہوتا ہے جسکے ذریعہ سے سرطان کو شکار کرین جیسے شست اور جال وغیرہ۔ یا وجہ تسمیہ یہ ہے کہ اوسکی صورت استدارت وغیرہ مین اور رنگ مین اور پاؤن وغیرہ مین جو گرد اس ورم کے ہوتے ہین مثل سرطان کے ہوتی ہے علاج جو علاج کارگر اور جسکے نفع کی امید اس ورم کی ابتدا مین ہوسکتی ہے اور جس سے سرطانی مادے کی روک اور ٹھہرا دینا اوسکا جسقدر ابتدا مین نمودار ہو کہ اوس سے زیادہ بڑھنے نہ پائے خواہ متفرح نہ ہونے پائے اور اکثر ایسی ادویہ اگر ابتدا مین استعمال کیجاتین شاید صحت بھی ہوجاتی ہے۔ مگر جب مستحکم ہوجاے پھر امید صحت کی نہین ہوتی اور اکثر عروض سرطان کا باطن مین پوشیدہ ہوتا ہے الغرض اسکے علاج مین درست تدبیر یہی ہے کہ قول بقراط پر عمل کرین اور سنے کہا ہے کہ ہرگز اوسکی تحریک نہ کرنی چاہیے اسلیے کہ اوسکی تحریک کرین کے منجر ہلاک ہوگا اور اگر بحال خود اوسے چھوڑ دین گے اور کچھ علاج نہ کرین اکثر زمانہ دراز تک سلامت جان مریض کی رہتی ہے خصوصاً اگر غذاے صالحہ کا استعمال کرتا رہے اور وہ غذا ایسی ہو کہ تبرید اور ترطیب پیدا کرے اور مادہ یا وہ کو بعضے جسم مادہ مین نرمی حرارت کی ہو پیدا کرے اور وہ مادہ سالم آفات سے بھی ہو جیسے مار الشعیر اور سمک رضراضی اور زردی بیضہ نیمبرشت وغیرہ اور اگر ایسے سرطان باطنی مین حرارت بھی ہو مخبض نفر جسطرح چاہا جاتا ہے یعنے اوسکا مسکہ وغیرہ نہ نکالا ہو۔ اور اسیطرح جو غذا بقول مرطبہ سے طیار ہوتی ہے جو کہ ترکاری کدو کی بھی یہی فائدہ دیتی ہے۔ کبھی چھوٹے قسم کے سرطان قابل اسکے ہوتے ہین کہ قطع کئے جائین۔ اگر کسی طرح سے ممکن ہو کہ سرطان کی بنا اور جڑ مٹ جاے اور کچھ اوسکا اثر باقی نہ رہے اوسکی تدبیر یہی ہے کہ جو سرطان شدید الاتصال ہو اوسکو ایسی طرح قطع کرین کہ جو چیزین گرد ورم کے از قسم غدد اور عروق ہین وہ بھی کٹ جائین اور جن چیزون سے سرطان کو مدد مادہ وغیرہ کی ملتی ہے اونکا بھی اثر اور نشان باقی نہ رہے اور بخوبی اطمینان فنا مادہ سرطانی کا گرد و پیش کے عروق وغیرہ سے ہوجاے اور بعد قطع کرنے کے خون کثیر اوس سے جاری ہو کہ رہا سہا باقی مادہ ہمراہ اس خون کے بہ جاے اور اس کاٹنے سے پہلے تنقیہ مادہ کا بتدبیر اسہال اور فصد کے ہوچکا ہو بعد اس قطع اور تنقیہ کے حفظ قوت کے واسطے غذاے جید کمیت اور کیفیت مین دینی چاہیے اور نہ قوت عضو کی کرنی چاہیے۔ اگرچہ کاٹنا سرطان کا اکثر شر اور فساد زیادہ کرتا ہے اور کبھی بعد کاٹنے کے داغ کرنے کی بھی حاجت ہوتی ہے اور مشہور داغ کرنے مین خطرہ عظیم ہوتا ہے جسوقت سرطان قریب اعضاے رئیسہ کے ہو۔ بعض اوایل نے حکایت کی ہے کہ ایک طبیب نے ایک پستان جو مشورم بورم سرطانی تھی جڑ سے کاٹ ڈالی بعد کاٹنے کے دوسری پستان مین پھر ورم سرطانی پیدا ہوا۔ میرا

گمان یہ ہے کہ اسکا سبب یہ نہین ہے کہ بوجہ قطع کے دوسری پستان مین سرطان پیدا ہوا بلکہ دوسری پستان مین پہلے سے مادہ سرطانی جمع ہوتا جاتا تھا اور حسب اتفاق اس مرض کا ظہور اوس پستان مین اوسوقت ہوا جب تدبیر قطع کی اس پستان مین کی گئی اور کبھی یہ بھی ممکن ہوتا ہے کہ مرض سرطان کا بوجہ انتقال کے ایک مقام سے دوسرے مقام مین پیدا ہو چنانچہ اظہر احتمال پستان کے ورم سرطانی کا یہی ہے تدبیر اسہال کی ورم سرطان مین یہ ہے کہ چند مرتبہ چند دنون تک تھوڑے دنون کا فاصلہ دے کر چار منقا افتیمون ہمراہ مار الجبن کے اور مار العسل کے پلاوین خواہ طبخ افتیمون ہمراہ سکنجبین کے اور جو لوگ قوی مزاج ہین اونکے واسطے ایارج خرلز کا استعمال کرین بیان ادویہ موضعیہ کا خاص ورم سرطان پر لگانے والی دواؤن سے چار قسم کے اغراض متعلق ہوتی ہین ابطال سرطان کا اصل سے اور بیخ اوسکی مٹانی اور اس غرض کا حاصل ہونا دشوار ہے ۲ دوسری غرض یہ ہے کہ زیادہ بڑھنے نپائے تیسری یہ کہ متفرح نہونے پائے چوتھے اگر متفرح ہوگیا ہے اوسکا علاج کرنا۔ جس دوا سے ابطال سرطان کا کیا جاے چاہیے کہ اوسمین قوت تحلیل کی ہو بہ نسبت اوس مادہ ردی کے جو بالفعل سرطان مین حاصل ہوگیا ہے اور قوت دفع کی ہو بہ نسبت اوس مادہ کے جو مستعد اور آمادہ ہے سرطان مین حاصل ہونے اور آنے پر اور یہ بھی واجب ہے کہ ایسی دوا مین قوت شدید نہو اور نہ تحریک شدید پیدا کرے اسلیے کہ قوی دوائین جتنی ہین سرطان مین شر و فساد زیادہ پیدا کرتی ہین۔ اس وجہ سے واجب ہے کہ ادویہ لذاعہ سے اجتناب کرین اور بنظر اسی فائدہ کے ادویہ معدنیہ مغسولہ کا اختیار کرنا اولی ہے جیسے توتیاے مغسول کہ اوسمین روغنہاے معلومہ بھی ملائی جائین جیسے روغن گل یا روغن خیری۔ جس دوا سے مادہ کا روکنا مطلوب ہو اوسمین قوت قطع مادہ کی چاہیے اور غذاے مریض خواہ عضو خاص کے غذا کی اصلاح بموجب بیان بالا کے اور تقویت اوسی عضو کی بذریعہ ادویہ رائحہ مشہورہ کے اور استعمال لطوخات معدنیہ جیسے لطوخ برادہ سنگ آسیا اور برادہ حجر المس یعنے جس پتھر سے تلوار وغیرہ پر باڑہ رکھتے ہین جسے سان کہتے ہین اوسکا استعمال کرین خواہ کھرل کے رگڑنے سے کف سنگ اور اسرب کا کسی رطوبت کے ذریعہ سے مثلاً روغن گل خواہ آب کشنیز وغیرہ کی پیدا کرین جیسے صیقل گر کھرکن وغیرہ پر تیل ٹپکا کر رگڑنے کے ذریعہ سے پیدا کرتے ہین اور اوسکا استعمال کرین ایضاً انگور کو پیسکر ضماد کرنا بھی نہایت درجہ نافع ہے۔ جس دوا سے منع تفرح مطلوب ہو اوسکے واسطے وہی لطوخات مذکور کافی ہین جو واسطے منع زیادتی مادہ کے مذکور ہوے اور جن لطوخ مین لذع نہو وہ سب اس غرض کو پورا کرینگے اور نافع بھی ہونگے۔ خصوصاً اگر ایسے لطوخ مین کھرل وغیرہ کا پیسن اور کف بھی اوسمین داخل کیا جاے اور اگر ان سب دواؤن مین گل مختوم اور گل ارمنی اور زیت اقاقیا اور اب حی العالم سپیدہ کاشغری عصارہ برگ کا ہو لعاب اسپغول سپیدہ تلعی بھی داخل کرین یہ ترکیب بہت ہی جید ہے۔ منجملہ اون دواؤن کے جو زیادہ نافع ہین اور اوسکا نفع بیحد ہے یہ ہی کہ سرطان بہی تازہ کا ضماد لگاتین خصوصاً اگر اوسمین اقلیمیا بھی شریک کرین زیادہ مفید ہوگا۔ جو سرطان متفرح ہوگیا ہو اوسکا علاج عمدہ یہ ہے کہ ہر وقت اوسپر پارچہ کتان آب عنب الثعلب مین ڈبو کر رکھا رہے اور جب خشک ہونے لگے پھر وہی پانی اوسپر ٹپکاتے رہین خواہ آب قمح یعنے گندم اور لبان اور سپیدہ تلعی مکمد ایکدرہم گل مختوم گل ارمنی صبر مغسول دو دو درہم سب کو یکجا کر کے اگر سرطان مین رطوبت ہو بطور ذرور کے استعمال کرین اور خشکی سرطان مین ہو تو بطور مرہم کے استعمال کرین روغنگل کی شرکت سے اونکا مرہم طیار کرین کبھی خاکستر سرطان اور روغنگل کے قیروطی کا استعمال اس ورم کو نافع ہوتا ہے اور اجود یہ ہے کہ ہمہوزن یا زیادہ سرطان کے اقلیمیا بھی داخل کرین کبھی دو دا

توتیا اور توتیای مغسول آب خرفہ اور لعاب اسپغول ملاکر نافع ہوتی ہے مترجم کو بذریعہ بعض مجربین کے مرہم اکسیر سکا نسخہ اگر لکھ چکا ہون ایسا عمدہ دستیاب ہوا ہے کہ پیرشتاد سال کا سرطان اور اتنی مقدار عظیم کا جسکا بیان میانوسی خالی نہین ہے فقط اوسی مرہم کے ذریعہ سے اچھا ہوتا ہے اور اوقات اربعہ مین اوسکا استعمال افعال اور آثار لائقہ اوقات اربعہ کے کرتا ہے اور تجربات مکررہ سے یہ دریافت ہوا کہ اب اس ورم کی صحت مین کسی طرحکا تردد نہین ہوتا الحمد للہ علی منہ وکرمہ

عضل کا بیان

اور ادرام ریحی اور نفاخات بعض بخار نرم سے پیدا ہوتے ہین اور وہ اورام مشابہ تہیج اور تمام مقام تہیج کے ہوتے ہین اور بعض اورام بخار ریحی سے پیدا ہوتے ہین اوسکا نام نفجہ ہی اور اوسمین مدافعت اور چمک بھی ہوتی ہے اور کبھی اگر بانہ کی ضربت اونپر پڑے آواز بھی پیدا ہوتی ہے خصوصًا اگر تمام جگہ جسقدر متورم ہے سب پر صدمہ بانہ کا نہ پہونچے اور عضو متورم مین کسیقدر فضا اور خلا بھی ہو جیسے سعدہ اور اسما اور درمیانی جگہ اون جسلیون کی جو گرہ بندیون کے ہین خواہ گرہ بڑی اور عضل کے جو غشا محیط ہے اسیطرح جو پردہ اور جھلی گرداوتار کے ہے اور کبھی یہ ورم اندر فضا کے نہین پیدا ہوتا ہے بلکہ اعضاے متصلہ کو پھاڑ کر اسمین جدری پیدا کرتا ہے اور بعد تفرق اتصال کے ورم بیچ مین آجاتا ہے خواہ بیچ مین پیدا ہو کر اون اعضاے متصلہ کو باضطرار شگافتہ کردیتا ہے بیچ کا قاعدہ ہے کہ باقی رہتی ہے اور بوجہ کثافت کی محتبس بھی ہوجاتی ہے اور غلاظت بیچ مین بوجہ کثافت اوس عضو کے ہوتی ہے جسمین بیچ محیط ہوتی ہے اور اوس عضو کے مسامات بند ہوتے ہین کبھی کسی عضو مین جیسے زانو وغیرہ ایک ورم سا محسوس ہوتا ہے جب اوسے چاک کرتے ہین فقط ایک قسم کی بیچ نکل جاتی ہے اور پھر کچھ اثر باقی نہین رہتا ہے

علاج جو ورم ریحی مشابہ تہیج کے ہو اوسکا علاج مثل علاج تہیج کے ہے اور نفخہ کا علاج یا محتاج تخلخل جلد کا ہوتا ہے اور تخلل اوس شے کا جو کہ جلد مین موجود ہے اور شاید قیام اوسکا موضع مذکور مین زمانہ دراز تک رہتا ہے مگر علاج کو چاہیے کہ بدرجہ غایت لطیف ہو تاکہ وہ دوا بوجہ لطافت اپنی اجزا کے بخوبی خواص ہو کر اندر اثر کرے اور کبھی حاجت وضع محاجم بلا شرط کی بھی ہوتی ہے اور یہ ضرورت نفس نفخہ کی ہے اور منجملہ ادویہ موضعیہ کے روغن ہاے گرم مثل زیت لطیف الاجزا کہ اوسمین سداب اور کمون اور بزر بطفہ مثل تخم کرفس و رانیسون اور ناخواہ وغیرہ کے مطبوخ ہون اور مراہم محللہ بھی استعمال کرنی چاہیے خصوصًا اگر یہ ورم ریحی اعضاے وتریہ مین پیدا ہو خواہ اعضاے عضلیہ مین لازم ہے کہ چرک کبوتر کی کسی طشت مین رکھکر ایک آب نارسیدہ اوسپر اسقدر ڈالین کہ اوسکا قوام مثل گوندھی مٹی کے پیدا ہو اور استعمال کرین کبھی نمیر اور نورہ وغیرہ مرہم طیار کرکے استعمال کرتے ہین ایک مرہم معتدل مزاج بہت عمدہ یہ ہے جسکا تجربہ ایسے ورم کی نسبت ہوا ہے — زوفاے خشک پیس کر ایک رطل جو موم اور روغن سی بنائی ہوا وسپر زوفاے سابیدہ کو چھڑکین اور اوسکا مرہم طیار کرین خواہ نطوخ بنائین — جو ورم ریحی بوجہ نفخہ کے عضل مین کسی کوفتگی اور شکستگی کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے واجب ہے کہ اوس ورم مین ادویہ مارہ اور حرارت کے استعمال سے اجتناب کرین تاکہ اعضا مین وحشت بوجہ ان ادویہ کے پیدا نہو اور نہ استمرار لینے ناگواری اور زبون حالی پیدا ہو تاکہ اگر ایسے ورم کا علاج بتدبیر محللات کے کرین اوس دوا مین مسکنات وجع کو بھی شریک کرنا ضرور ہے جیسے مغیث زیت ملاکر ف زوفا اوسمین ڈبوکر استعمال کرین اور باوجود ورم کے کسیقدر حرارت بھی ہو روغن گل مین صوف زوفا ڈبوکر خواہ زوفاے مذکور روغن گل مین محلول کرکے استعمال کرین اور یہ سب ادویہ نیگرم مائل بہ حرارت مستعمل کرنی چاہیے اور اتنی دیر نہونے پائے کہ دوا سرد ہوجاے

اسلیے کہ بروئت ایسے ورم کو مضر ہے اگر ایسے ورم مین ابتدا سے درد بھی عارض ہو موضع ورم پر وہ ادویہ مستعمل ہون جنمین تسکین وجع کی قوت ہو اور مادہ ابتدائی کو منع فساد اور اجتماع سے بھی کرتے ہین جیسے روغن بنفشہ اور روغن گل جسمین کسیقدر روغن شبت بھی شریک ہو جب کسیقدر خفت پیدا ہو دوا مین محللات زیادہ شریک کرین جیسے نطرون اور سرکہ اوسکے بعد مارالرماد اوسکے بعد مراہم محللہ جیسے اوپر مذکور ہو چکے **عرق مدنی کا بیان** ہندی زبان مین اسکو نارو کہتے ہین اوسکی ابتدا اسطرح سے ہوتی ہے کہ بدن کے کسی مقام پر پہلے ایک دانہ سا پیدا ہو کر پھول جاتا ہے اوسکے بعد آبلہ ہو جاتا ہے پھر آبلہ ٹوٹ کر ایک سوراخ پڑتا ہے اوس سوراخ سے ایک چیز سرخ مائل بہ سیاہی نکل کر وقتاً فوقتاً بڑھتی جاتی ہے اور کبھی وہی شے مثل کیڑے کے متحرک بھی ہوتی ہے جلد کے نیچے جیسے کوئی زندہ چیز حرکت کرے گویا کیڑا ہے کہ حرکت کر رہا ہے اور شاید کہ نارو در حقیقت کیڑا ہی پیدا ہوتا ہے تا اینکہ بعض اطبا نے گمان کیا ہے کہ نارو ایک حیوان ہے جو بدن انسان مین پیدا ہوتا ہے اور بعض کا قول یہ ہے کہ لیف کا شعبہ جو فاسد ہو کر غلیظ اور سخت ہو گیا ہے اکثر نارو کے نکلنے کا مقام دونون ساق پر دیکھا گیا ہے اور مین نے دونون ہاتھ اور پہلو مین بھی نکلتے ہوئے دیکھا ہے اور صبیان کے بدنمین اکثر جسمین پر نارو نکلتا ہے جب نارو کو اسقدر کھینچین کہ پورا نکلے اور ٹوٹ کر رہجاوے بڑی مصیبت پیدا ہوتی ہے اور درد بھی زیادہ پیدا ہوتا ہے بلکہ فقط اوسکا کھینچنا درد پیدا کرتا ہے گو ٹوٹ نہ جاوے۔ جالینوس کہتا ہے کہ مجھے اب تک اوسکی کوئی بات صحیح معلوم نہین ہوئی اور نہ اوسکی حقیقت پوری دریافت ہوئی اور کوئی ایسی واضح چیز دریافت کہ اوسپر اعتماد کرون اور وجہ یہ ہے کہ جالینوس نے کبھی نارو نکلتے ہوئے آنکھ سے نہین دیکھا۔ مین کہتا ہون کہ سب نارو کے حدوث کا خون گرم اور ردی اور سوداوی خواہ ملغم محترق غیر جید مع شدت یبس مزاج کے ہوتا ہے اور کبھی بعض شہرون کے پانی مین ایک خاصیت ایسی ہوتی ہے کہ اوسسے نارو پیدا ہوتا ہے اور اسی طرح بعض اقسام بقول اور ترکاریون کی براہ خاصیت نارو پیدا کرتی ہین اکثر جن غذاؤن سے نارو پیدا ہوتا ہے وہ گرم خشک ہوتی ہین اور جسقدر مادہ مولدہ نارو اور تیز ہوتا ہے اوسیقدر درد کی شدت ہوتی ہے اور کبھی ایک ہی شخص کے بدن مین چالیس و پچاس نارو مختلف مقامات پر پیدا ہوتے ہین اور باینہمہ مریض کو صحت ہو جاتی ہے اور اس مرض سے نجات پاتا ہے جو بدن مرطوب ہین اونمین تولد نارو کا بہت کم ہوتا ہے اسی طرح جو لوگ استحمام اور اغذیہ رطب کا استعمال کرتے ہین خواہ جو لوگ استعمال شراب کا بمقدار مناسب کرتے ہین اوسکے ابدان مین بھی نارو کمتر نکلتا ہے اور یا کثر نارو مدینہ منورہ زادہا اللہ شرفاً کے باشندون کے ابدانمین زیادہ نکلتا ہے اسی وجہ سے اسکا نام عرق مدنی منسوب بطرف مدینہ کے رکھا گیا ہے اور بلاد خوزستان وغیرہ مین بھی نارو نکلتا ہے اور بلاد مصر وغیرہ دیگر بلاد مین بھی پیدا ہوتا ہے **مترجم** کہتا ہے ہندوستان مین زیادہ کثرت اس مرض کی بڑودہ گجرات اور کوہ ابو جودھپور ملک مارواڑ اور جو جو ایسے بلاد ہین کہ قرب سمندر کے آباد ہین ہمنے لوگون سے سنی جاتی ہے **علاج** اول تو نارو کے نکلنے سے حفاظت اور حراست کی تدبیر کرنی چاہیے اون بلاد مین جہان بکثرت نکلتا ہے اور یہ تدبیر منحصر ہے اسی بات مین کہ مخالفت سبب اور مادہ کے کیجاوے مثلاً خون فاسد کا استفراغ بتدبیر فصد یا سلیق یا مسافر کے جہان کی فصد مناسب ہو کرین اور تنقیہ اور تصفیہ خون کا شربت بلیلہ زرد اور سیاہ سے اور طلیخ افیمون خواہ استعمال حب قوما سے بالخصوص اور استعمال اطریفل کا جو سنا اور شاہترہ سے مرکب ہو کیا جاوے اور ترطیب بدن کی اغذیہ مرطبہ سے اور استحمام سے خواہ اوندہا

جو مقامات گذشتہ مین مفصل مذکور ہوچکی ہین اونکا استعمال کرین ۔ جب اثنار وکا پہلے پہل ظاہر ہو تدبیر صائب یہ ہی کہ اوس عضو کی تبرید صناوات سبردہ مرطبہ سے جیسے عصارات باردہ معروفہ مع صندلین اور کافور کے بعد تنقیہ بدن کے ایضاً خاص موضع ماوف پر جونک لگاکر بھی کسیقدر اخراج مادہ پر مدد دلین ۔ منجملہ طلاہای جیدہ کے یہ طلا ہے صبر اور صندل اور کافور اور مرد اور برزقطونا شیر تازہ مین پیس کر لیپ کرین اگر آبلہ پلٹ نہ جای اور دانہ خواہ آبلہ نمودار ہونے لگے ایسے وقت اگر مانع ظہور اور زیادتی مرض اور پھیرنی والی مادہ کو بطرف دوسری جہت کی اور موجب تخفیف ایذا اور تکلیف کی یہ تدبیر ہوتی ہے کہ مریض پیے در پیے تین روز برابر ایک درہم شربا صبر کو استعمال کرے خواہ ایک وزنصف درہم اور دوسرے روز پورا درہم اور تیسرے روز ڈیڑھ درہم استعمال کرے اور خاص مقام پر صبر کو طلا بھی کرے خواہ نارو کے مونہہ پر گھیکوار کے لعاب اوسلز وجت کو لگائے اور اسیطرح ابتدای ظہور مین نارو کی یہی تدبیر درکار ہے اگر کارگر نہو اور نارو نکل آئے اوسوقت تدبیر صائب یہ ہی کہ اوسکی بندش اور پیچیدہ کرنے کی درپے ہو اور کسی چیز سے برفق اور نرمی اوسے تھوڑا باندھے اور یہان تک صبر کرے کہ تمام وکمال نارو اندر سے باہر نکل آئے اور ٹوٹ کر رہ نہ جاے بہت اچھی تدبیر یہ ہے کہ ایک ٹکڑا رصاص کا ایسی طرح سے لپیٹا جاے کہ اوسی کی بوجھ پر اقتصار کرین اور وہی وزن اوسکو اندر سے باہر کیطرف جذب کرنے مین کافی ہوگا اور بآسانی جذب کرے گا ٹوٹ رہنے کا احتمال اس تدبیر مین نہین ہے اور بآسانی نکل آنے مین نارو کے زیادہ کوشش کرنی چاہیے ۔ اسیطرح پر کہ ہمیشہ عضو ماؤف کی تسخیف اور اوسکا ڈھیلا کرنا بذریعہ بطول آب گرم کے اور رطبات مبردہ کے اور اوہان کے جو بارد ہون اور حرارت لطیف بھی اونمین ہو خواہ اور تدبیرات جو ازین قبیل ہون کہ اونکے ذریعہ سے نارو کا اخراج بآسانی ہوجائے کرنی چاہیے کبھی ایسی تدبیرات سے خروج نارو کا بآسانی نہین ہوتا بلکہ احتیاج اسکی ہوتی کہ روغن خیر وخواہ روغن زیتی بلکہ روغن بان کی ملطخ کرین اگرچہ کسی مرہم خواہ زفت کا استعمال نکرنا پڑے یعنے اگرچہ اسقدر زیادہ رسوبی نہ پیدا ہو کہ مرہم وغیرہ لگانے کی ضرورت ہو ۔ اگر حاذق طبیب مقتضی اسکا نہو کہ چاک کرنے سے تمام وکمال نارو کا اخراج ہوجائیگا اور کوئی اور مانع چاک کرنے سے نہو بلا تردد چاک کرنا چاہیے اور چاک کرکے نارو کو نکالڈالین ۔ اور اگر اخراج نارو کا بذریعہ جذب مذکور آسان ہو اور نہ چاک کرنے سے بھی پورا نکلنا اوسکا آسان نظر آئے اوسوقت نارو کے تخفین اور سڑانے کی تدبیر بذریعہ سمن یعنے روغن زرد کے کرنی چاہیے جیسے اوپر بعض اورام کی باب مین مندرج ہوچکی ہے سڑنے کے بعد تمام اور کمال نکل آئیگا ۔ ہمیشہ طبیب کو احتیاط کرنی چاہیے کہ استعمال ادویہ حادہ کا ہرگز نکرے اسلیے کہ ایسے ادویہ کا مال کار اکثر بطرف آکلہ کے ہوتا ہے ۔ اگر ادا خر مین اسکے تھوڑی تھوڑی نمک کی بجانب خلاف کی پاشش کرین اور ہمیشہ بہ لطف اور نرمی اسیطرح ملاکرین تمام وکمال نکل آئے گا خصوصاً اگر بجانب پشت کے ٹھوری دور اوہنکو چاک کرین اور ایک سلائی کو اوسی مقام پر داخل کرین اور اوسمین سے لیجا کرین اور ہمیشہ ملتے رہین اور نمک لگاکر تھوڑا تھوڑا کالین کہ اسطرح اگر تدبیر کرتے رہین پورا نارو نکل آئیگا ۔ اگر ٹوٹ کر اندر کیطرف رہجای اور پوشیدہ ہو پھر بدون چاک کرنے کے کوئی چارہ نہو کا چاک کرکے اوسکا پتا جب لگ جای اور پھر اسر نو اوسکا مونہہ نظر آئے پھر وہی تدبیر کرین گے اور اسیطرح نکالین گے اور موضع چاک شدہ کا علاج مثل علاج جراحات کے کیا جاے ۔ فقط

تیسرا مقالہ جذام کے بیان مین ماہیت جذام کا بیان اور اسکے سبب کا

جذام ایک مرض ردی اسکا ہے وقت بوجہ انتشار مرہ سودا کے تمام بدن مین ہوتا ہے یعنے مرہ سودا تمام بدن مین پھیل کر تمام اعضا کے مزاج کو فاسد کر دیتا ہے اور ہیئت اور شکل اعضا کی بھی بگڑ جاتی ہے اور بیشتر اسکا فساد اسقدر زیادہ بڑھ جاتا ہے کہ اعضا کا اتصال جو اسلوب خاص پر ہے وہ بھی باطل کر دیتا ہے تا اینکہ سڑ سڑ کے اعضا گرنے لگتے ہین اور قرحہ پڑتا جاتا ہے

جذام کے مثال ایسی ہے گویا سرطان عام تمام بدن مین پیدا ہوا ہے یعنے کبھی منفرح ہوتا ہے اور کبھی تقرح نہین بھی ہوتا ہے۔ کبھی جذام کی کوئی قسم ایسی ہوتی ہے کہ مجذوم زمانہ دراز تک زندہ رہتا ہے۔ خلط سوداوی بھی ایک ہی عضو خاص کیطرف دفع ہوتی ہے اوس وقت صلابت خواہ سیقروس یا سرطان بحسب احوال مذکورہ بالا پیدا ہوتا ہے۔ اور اگر خلط مذکور رقیق ہوتی ہے آکلہ پیدا ہوتا ہے اور اگر بطرف جلد کے دفع ہوئی برش پیدا ہوتا ہے خواہ بہق اسود اور قوبا یعنے داد وغیرہ پیدا ہوتا ہے۔ کبھی خلط سوداوی تمام بدن مین منتشر ہوتی ہے اگر اسوقت عفونت بھی اس خلط مین پیدا ہو تو می سوداوی عارض ہو گی اور اگر منتشر ہو کر ٹھہر جاوے اور متعفن نہ ہو جذام پیدا ہوتا ہے۔ جذام کا سبب فاعلی جو مقدم مرض پر ہو سوداوی مزاج کبد کا یعنے جگر کا مزاج مائل بہ حرارت اور یبوست ہوتا ہے اور خون میں احتراق پیدا ہو کر سوداوی ہو جاتا ہے۔ خواہ سبب فاعلی جذام کا تمام بدن کا سوداوی مزاج خواہ دونون ملکر سبب جذام کے ہوتے ہین اسطرح کہ خون بسبب ان دونون سوداوی مزاج کے کثیف اور بردوت پیدا کرتا ہے۔ سبب مادی جذام کا استعمال ایسی غذاؤنکا جو مولد سودا ہین اور جن اغذیہ سے ملغم پیدا ہوتا ہے وہ بھی سبب حدوث جذام کا سوقت ہوتی ہین جب پے در پے تخمے بعد استعمال اون اغذیہ کے پیدا ہون اور حرارت اونپر عمل کر کے لطیف کی تحلیل کرے اور کثیف باقی ماندہ کو سودا بنا دے۔ اسیطرح باوجود شکم سیر ہونے کے کھانے سے احتراز نہ کرے اور بیدھڑک بھوک ہو یا نہ ہو مثل بہائم کے کھاتا رہے یہ اغذیہ اور خورش بیجا بھی سبب مادی جذام کی ہوتی ہے۔ اسباب معین اوپر حدوث جذام کے یہ ہین کہ مسامات کا انسداد ہو جاوے اور بوجہ انسداد مسام کے حرارت غریزی اندرون جسم کے متعفن ہوتی ہے اسیوجہ سے خون مین بردوت پیدا ہو کر غلیظ ہوتا ہے خصوصاً اگر طحال یعنے مرض طحال کا بوجہ سدے کے عارض ہوا ہو اور خاص طحال مین ضعف پیدا ہو کہ جذب سودا بخوبی نکر سکے اور نہ خون کا منقیہ خلط سوداوی سے اچھی طرحسے ہو سکے خواہ قوت دافعہ احشا مین ضعیف ہو اور اس درجہ ضعیف ہو کہ چونکہ خلط سوداوی کو طحال نے جدا کر دیا ہے اوسکا دفع عروق مقعدہ اور رحم کیطرف نہ کر سکے خواہ مسامات راہ اندفاع کی بند ہون۔ کبھی ان سب معینون کی اعانت فساد ہوا بھی کرتا ہے اور مجذومین کے قریب اور متصل رہنا اور اون سے اختلاط کرنا بھی معین ہوتا ہے اسلیے کہ یہ مرض بھی منجملہ امراض متوارثہ کے ہے اور کبھی بوجہ وراثت اور خرابی مزاج نطفہ کے جس سے مولود پیدا ہوا ہے خواہ بوجہ فساد اوس رحم کے جہان اس نطفہ نے قرار پایا ہے یہی جذام پیدا ہوتا ہے اور وہ فساد اوس رحم کا یہ ہے کہ مثلاً انعقاد نطفہ کا ایام حیض مین ہو۔ جسوقت حرارت ہوا غذا کی روارت کے ہمراہ جمع ہو جاوے مثلاً غذا از قسم محلی اور گوشت بریان اور خشک کے خواہ اور طعام غلیظہ یا گوشت خوک کا ہو خواہ سوء غذا اختیار کی ہو لائق یہی ہے کہ جذام پیدا ہو گا جسطرح کہ اسکندریہ مین چونکہ اجتماع ایسے امور کا زیادہ ہوتا ہے جذام بھی زیادہ پیدا ہوتا ہے۔ خلط سوداوی جب خون سے ملتی ہے اگر تھوڑی سی ہو تی زیادہ سودا پیدا کرتی ہے اسلیے کہ خون مین اسکے ملنے سے دو وجہ سے غلاظت پیدا ہوتی ہے اول تو بوجہ خلط سوداوی کا غلیظ ہے دوسری قوت تجمید کی اس خلط مین بوجہ بردوت مزاج کے ہے اور جب خون کی تغلیظ ہوتی ہے اوسکی رطوبت کم ہو جاتی ہے پھر حرارت بدنی سے اوس خون کی تجفیف بآسانی ہو سکتی ہے۔ کبھی مجذومین کی خونکی غلاظت اسقدر بڑھ جاتی ہے کہ اگر فصد اونکی کھولی جاوے خونکی عوض ایک شے مثل زیت اور بالو کے سیاہ سیاہ نکلتی ہے۔ جذام کو دار الاسد بھی کہتے ہین وجہ اسکی بعض اطبا یہ بیان کرتے ہین کہ اگر شیر کو مرض عارض ہوتا ہے بعض کا یہ قول کہ چونکہ مجذوم کا چہرہ اور کلہ مثل شیر کے چہرے کے ہو جاتا ہے اور

شحمہ چہرے کا مشابہ سحنۃ اسد کے ہوتا ہے اس جہت سے اسے داء الاسد کہتے ہین اور بعض لوگ یہ سب بیان کرتے ہین کہ چونکہ مجذوم کو جو شخص پکڑے اوسپر مثل شیر درندہ کے حملہ آور ہوتا ہے اسوجہ سے اسکا نام داء الاسد رکھا ہے۔ اگر جذام مرض ضعیف اور خفیف ہو علاج دشوار ہے اور قوی جذام کا علاج بنظر قواعد متعارفہ طبیہ کے ممکن نہین ہے۔ جب یہ مرض شروع اور زمانہ ابتدا مین ہو اوسوقت زیادہ قبول علاج اور تدبیر کرتا ہے اور بعد رسوخ کے ہرگز قابل علاج نہین رہتا ہے۔ جو قسم جذام کی سوداے صفراوی سے پیدا ہوا اسمین ہیجان اور اذیت زیادہ اور اعراض اوسکی نہایت سخت اور سوزش مین شدت اور تقرح بہت پیدا ہوتا ہے لیکن علاج کے قابل ہوتا ہے۔ اور جس جذام کا مادہ سوداے بلغمی خون ہے وہ نہایت اسلم اور اوسکے اعراض مین سکون زیادہ ہوتا ہے اور تقرح نہین ہوتا ہے جو قسم جذام کی سوداے محترقہ سے پیدا ہو مشابہ سوداے صفراوی کے اعراض مین ہوتی ہے لیکن قبول علاج دیر مین کرتی ہے۔ اس مرض کا خاصہ ہے کہ ہمیشہ اعضا کے مزاج کو فاسد کرتا جاتا ہے اسلیے کہ اس مرض کی کیفیت یعنے برودت اور یبوست خلاف کیفیت مابہ الحیوۃ یعنے روح کی ہے کہ وہ حار رطب ہے تاکہ اینکہ جب اس مادہ کا اثر اعضاے رئیسہ تک پہونچتا ہے ہلاکت واقع ہوتی ہے۔ جذام کی ابتدا اطراف اور اعضاے نرم سے ہوتی ہے کہ اوس مقام کے بال پراگندہ ہوکر ابرونکا اور اون مقامات کا رنگ متغیر ہوجاتا ہے اور بتدریج تقرح کی بھی پہونچتی ہے۔ پھر تھوڑا تھوڑا تمام بدن مین پھیلتا اور اثر کرتا ہے۔ یہان تک کہ اگرچہ اول تولد اس مادہ کا احشا مین ہو جب بھی اول اثر اسکا اطراف ہی مین ظاہر ہوتا ہے کیونکہ اطراف زیادہ ضعیف ہین اور مادہ کی اثر قبول کرنے مین زیادہ مستعد ہین بلکہ مجذوم اکثر جاتا ہے اور اثر مرض کا احشا تک پہونچتی بھی نہین پاتا یعنے باوجودیکہ ظہور مرض اور زیادتی کا درجہ یہان تک ہوتا ہے اور پھر احشا محفوظ ہوتے ہین اور اسیطرح اعضاے رئیسہ بھی سالم ہوتے ہین مگر اطراف سب خواہ اکثر اوقت ہوتی ہین اور موت ایسی مریض کی بوجہ جذام اور سوء مزاج کے واقع ہوتی ہے۔ اور چونکہ سرطان ایک عضو خاص کے جذام کو کہتے ہین اور جس عضو مین سرطان پیدا ہوا اوسکی صحت اور اوسکا عود حالت اصلی پر متعقب نہین ہوتا پھر جذام کہ سرطان عام ہے اور تمام بدن کو فاسد کردیتا ہے اوس سے نجات کی امید کیونکر ہوگی۔ ہان اتنا فرق ضرور ہے کہ جذام مین ایک ہی چیز تمام بدن مین ہوتی ہے یعنے مرض ظاہر ہوتا ہے اگر استعمال علاج قوی کا کرین استیغال دفع مرض مین ہوگا اور جو اعضاے سادجہ ہین یعنے سوداوی خلط سے سالم ہین اونمین بار نہ ڈالین گے اور سرطان مین یہ بات نہین ہوتی ہے **علامات** جذام جب ہوتا ہے رنگ کی سرخی مایل بہ سیاہی ابتدا کرتی ہے اور آنکھ مین تیرگی مائل بہ سرخی پیدا ہوتی ہے سانس مین تنگی آواز بیٹھتی جاتی ہے اسلیے کہ ریہ اور قصبہ یہ کو ایذا پہونچتی ہے۔ اور چھینکین زیادہ آتی ہین۔ آواز مین غنہ پیدا ہوتا ہے جسے عوام لوگ ناک مین بولنا کہتے ہین اور بتدریج ان مین سدہ پڑجاتا ہے اور خشم یعنے فقدان قوت شامہ پیدا ہوتا ہے اور بالونمین کمی اور وقت یعنے باریکی پیدا ہوتی ہے۔ سینہ اور چہرے کے اطراف مین پسینا زیادہ نکلتا ہے بوی بدن خصوصاً پسینا اور سانس کی بو منتن یعنے بدبو ہوتی ہے اور جو اخلاق اور عادات افراط خلط سوداوی کے ہین سب نمودار ہوتے ہین مثلاً نیت فاسد اور حقد یعنے کینہ کشی۔ سوتے وقت بکثرت ایسے خواب دیکھتا ہے جو سوداوی مادہ پر دلیل ہون اور سوتے وقت اوسے ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے تمام بدن پر بار عظیم پڑا ہوا ہے اور اوسکے بالونمین انتشار شروع ہوتا ہے اور سیدھے ہوجاتے ہین خصوصاً جو بال

چہرے پر ہوتے ہین خواہ چہرے کے گرد جسقدر بال ہین کہ وہ ضرور سیدھے ہو جاتے ہین اور کبھی بالون کی جڑ ونمین شگاف پیدا ہوتا ہے اور ناخن پھٹ جاتے ہین صورت بُری اور خشن ہو جاتی ہے اور چہرہ بوجہ بھدی اور بھیج کے بدنما اور بھیانک ہو جاتا ہے اور رنگ سیاہ ہونے لگتا ہے اور تمام مفاصل بدنی سے خون مین انجماد پیدا ہوتا ہے اور بدن پر گلٹی گلٹی (جو صورت مین شبیہ اوس حیوان کی ہون جسے یونانی زبان مین طاؤس کہتے ہین) پیدا ہوتی ہین دونون ہونٹھ موٹے اور سیاہ ہو جاتے ہین ضیق نفس کی اسقدر بیوتی ہے کہ نوبت عسر النفس کی پہونچتی ہے اور بہر حوالیک دمہ کی قسم خاص ہی نمودار ہوتی ہے آواز بالکل بیٹھ جاتی ہے۔ اوسکے بعد بدن مین قرحے پیدا ہوتے ہین۔ اگر جذام ساکن نہو یعنے مادہ جذام کا متحرک ہو تو ناک کا غضروف سڑنے لگتا ہے اور اسیطرح جو غضروف اطراف اور جوڑون پر واقع ہین اونمین بھی ناکل پیدا ہوتا ہے اور صدید نتن یعنے رطوبت بدبو بہنے لگتی ہے آواز پست اور مخفی ہو جاتی ہے اور تمام بدن مین کوئی بال باقی نہین رہتا جو گر نہ جاے اور رنگ بہت ہی سیاہ ہو جاتا ہے۔ نبض مجذوم کی ضعیف ہوتی ہے اسلیے کہ قوت مین اسکے ضعف پیدا ہوتا ہے اور حاجت تروح کی تو بدرجہ مرض کے کمتر ہے اسی جہت سے بطی ہوتی ہے مگر لازم ضرور ہوتا ہے اسی واسطے کہ جب سرعت اور عظم نہو تو اثر کا ہونا ضرور ہے جیسا کہ فن کلیات مین ثابت ہو چکا ہے علماے واجب ہے کہ جذام کے مرض مین مبادرت اور جلدی استفراغ مادہ کے کرین اور تنقیہ عام اتنا جلد کر ڈالین کہ مرض کا استقرار نہونے پاے اگر دریافت ہو کہ بدن مین خون فاسد کی کثرت ہے بہت جلد فصد کرنی چاہیے اور خوب گہری فصد کر کے اخراج اوس خون کا کرین اگرچہ دونون ہاتہ کی فصد کیون نہو اور اگر یہ بات یعنے کثرت خون فاسد کی دریافت نہ ہو پھر فصد ہرگز نہ کرنی چاہیے اسلیے کہ فصد بڑی رگون کی اکثر مجذوم کو زیادہ مضر ہوتی ہے اور اوسکی مضرت بہ نسبت منفعت کے بہت زیادہ ہوتی ہے لیکن ایسے مرض مین فصد کی اجازت متفرق اوقات مین دینی چاہیے کہ چھوٹے رگون کی فصد کھولی جاے جیسے عرق جبہہ اور دواحین اور ناک کی رگ وغیرہ اگر بڑی رگون کی فصد کرنے مین خوف مضرت کا ہو اور خون سوداوی بارد ظاہر بدن مین دریافت ہو کہ یہ فصد بہ نسبت حجامت کے زیادہ نافع ہوگی اسیطرح جونک لگانے سے بھی زیادہ نافع ہے۔ لیکن اکثر اوقات تو ایسا ہی ہوتا ہے کہ اس مرض مین فصد کی ضرورت زیادہ ہوتی ہے ایک بھی ضرورت فصد کی ہے کہ ضیق نفس خواہ عسر نفس کو فصد زیادہ مفید ہے اور کبھی وداج کی فصد کی بھی ضرورت ہوتی ہے جب کہ بحہ الصوت کی شدت ہو اور خوف اسکا ہو کہ اختناق پیدا نہو جاے۔ جب مجذوم کی فصد کھل جاے پھر اوسے ایک ہفتہ تک احت دینی چاہیے بعد ازان استفراغ دوسرے قسم کا کرین اور مسہلات مین ایارج لوغاذیا اور ایارج فیقرا خصوصاً کرین اور اون مطبوخات اور حبوب سے استفراغ کرین جو افتیمون اور اسطوخودوس لبسفایج ہلیلہ سیاہ ہلیلہ کابلی خربق سیاہ لاجورد حجر ارمنی سے مرکب ہون اور اگر شحم حنظل اور ستمونیا کو ان اجزا کے ہمراہ مرکب کرین کچھ خطر نہین خصوصاً اگر خلط صفراوی بھی ہمراہ خلط سوداے کے ہو ضرور ہے کہ اخلیجہ مذکورہ بالا بصبر اور فتارالحمار کو اضافہ کرین اور بادرلیطوس ان بیمارون کے واسطے بہت عمدہ ہے اور ایارج فیقرا خصوصاً اگر ستمونیا سے اوسکی تقویت کرین مجذوم کا عدہ مسہل ہے خصوصاً اگر کسیقدر خربق بھی داخل کرین خواہ حجر ارمنی کو شریک کرین گرمی کی فصل مین واجب ہے کہ ادویہ مین تخفیف کا لحاظ رہے اور بطیخ مین کوئی دوا قوی الاثر نہ دین تاکہ مادہ کو تورات اور جوش مین لاے اور بعد اسکے تعدیل بدن خلط کے اسی طرح اخراج خلط کے واسطے ایسی دوا منتخب کرین جو

توران خلط کا پیدا نہ کرے مطبوخ مجذر مین کیواسطے ہلیلہ زرد بلیلہ سیاہ کمدوش درہم ناخواہ پانچ درہم ہیرا ہینگ نصف درہم زنجبیل خشک برادہ نصف درہم تین ابریشم پانی مین جوش دین اور جب ثلث باقی رہجاے نچوڑ کے صاف کرین اور آٹھ درہم شہد خالص داخل کرکے استعمال کرین ۔ بدن پر مجذوم کی تمریخ روغن زرد کی کرنی چاہیے اور بعد مالش کے دھوپ مین پھیلا کر روغن پھیل جاے خواہ ستر قدم ٹہلے اور دلسنے یا تین اولٹے پلٹے اور پیٹ اور پٹھیہ کے بھل لیٹے اور روٹی شہد کے ساتھ کھاے اور یہ دوا جو ابھی مذکور ہوئی سات روز پلانی چاہیے اور ہر روز طبخ جدید درکار ہے ۔ جن لوگون کا مرض مستحکم نہین ہوا ہے فقط ایک ہی استفراغ اونکو کافی نہین ہے بلکہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ایک مہینے مین دو مرتبہ خواہ ہر مہینے مین ایک ہی مرتبہ استفراغ کی ضرورت ہوتی ہے جیسا مشاہدہ حال مریض پر حکم کرے اور استفراغ بذریعہ ادویہ معتدل کے کرنا چاہیے ۔ کبھی ایسی ایک دو ہر روز پلاتے ہین کہ ایک دست خواہ دو تین آجایا کرین وہ دوا ایسی قسم کی ہے کہ چالیس ن تک مقدار شربت ہین کم کرکے دیجاتی ہے اور یہی ادویہ مسہلہ جو اوپر مذکور ہوئین انہین مین سے کوئی نہ کوئی دوا اس کام کے واسطے تجویز کیجاتی ہے ۔ جو دوا زیادہ قوی ہے جیسے خربق وغیرہ خواہ دوا غیر قوی بمقدار کثیر اوسکا استعمال سال بھر مین ایک مرتبہ فصل ربیع مین اور دوبارہ فصل خریف خواہ اس سے بھی زیادہ اور دو دفعہ سے زیادہ استعمال کرتے ہین ۔ مجذوم کے دماغ کا تنقیہ بھی بذریعہ اون غرغرون کے جو امراض سر کے ابواب مین مذکور ہوچکے ہین ضرور ہے اسیطرح جو سعوط امراض سر کے ابواب مین مذکور ہوچکے ہین اونکا بھی استعمال کرنا چاہیے نسخہ سعوط دافع فلغل ہامیران شیطرج جوز بوج کمد ایکدرہم عصارہ بیخ کست تین قطرہ پانچین جوش دین تاکہ سب پانی جل جاے اور کسی ظرف آبگینہ مین بحفاظت رکھین اور جب تک کافی ہو دونون نتھنون مین ناس لیا کرین اور جب بکثرت ایسی ناس کا استعمال ہوچکے جسسے خشکی پیدا ہوتی ہے تو سعوط مرطب ایسا استعمال کرین جو سعوط سابق کی تعدیل کرے ۔ یہ بھی واجب ہے کہ مجذومین استعمال سے ایسی دوا کی جو مجفف اور محلل رطوبت غریزی ہو باز رہین اور تعب اور غم سے بھی اونکو بچانا چاہیے ۔ اور ایک ہوا سے دوسری ہوا کیطرف جو مخالف اثر ہوا اول کے ہو اونکو لیجانا چاہیے اور ہر ایک تنقیہ کے بعد اونہان کا استعمال شراب کرانا چاہیے جیسے روغن بادام ہمراہ روشاب انگور لیکن یہ ضرور ہے کہ چند مرتبہ تنقیہ ہوچکا ہو اور بس کے پیدا ہوجانے کا خوف ہو ۔ اور صبح کو بعد قضاے حاجت اور رفع فضول امعا کی ریاضت اونسے کرانی چاہیے اور آواز بلند سے پڑھنا خواہ کوئی اور شغل آوازی کرنا اونہین ضرور ہے اور اوازلگا کر اوسی پر تھہرے رہنا چاہیے اور کود پھاند کی مشق کرین اور کشتی لڑین ۔ اور بعد کشتی لڑنے کے مالش اور دلک اونکے بدن کا کیا جاے جب پسینا نکلے پوچھ ڈالین اوسکے بعد گرمابہ مین اوہان معتدل سے نہ ہین کرین اور جاڑہ مین اوہان مرطب سے اور اکثر اوقات مقویات اوہان کا استعمال مناسب ہے اسلیے کہ اوایل مین انکو مقویات کی حاجت زیادہ ہوتی ہے جیسے ہلیلہ اور نارد ہمراہ سرکہ کہ اوسمین تمریخ روغن کے ہمراہ عورت کر دودھ کے مناسب ہوتی ہے اور اسیواسطے جب بس زیادہ بڑہ جاے اسی کا سعوط بھی کرایا جاتا ہے ۔ اگر تیلی کا ہیجان ہوتے کرانی چاہیے ۔ بہتر یہ ہے کہ پہلے استحمام کرین اوسکے بعد تمریخ کیجاے جب استحمام کرین اور تھکے بعد تمریخ روغن آس اور روغن بمصطگی اور روغن قفاح گرم یعنے شکوفہ انگور سے اور روغن ورد شیشمان اور روغن قسط سے اطراف پر کرنی چاہیے اوسکے بعد معالج کو چاہیے کہ آدھے گھنٹے تک اونہین راحت دے اور پھر بذریعہ ادویہ غیرہ کے تے کرائے بعد ازان کسیقدر [illegible] افشنین پلاے اور اکثر اسکے بدن کی تمریخ مین حاجت لطاق کے جنہین نظرون اور کریت پڑتی ہے اور جب الغار

اور سریش جو بخار بذریعہ اوسکے زندہ خواہ آبی وغیرہ سکے براہ نکالتے ہیں بلکہ رائی اور صعتر اور فلفل اور دار فلفل عاقرقرحا سونٹھ زنجبیل اور خردل اور صبر اور فوتنج کے ہوتی ہے اور انہیں ادویہ سے ضماد کرنی کی اجازت ان لوگوں کو دیتے ہیں جنکے بدن کے اوصال پر دینی چاہیے بلکہ بشتر احتیاج فرفیون تک کی ہوتی ہے اور تدبیر اوسوقت کرنی چاہیے جب بتکلف اوسے استعمال کرایا جاسکے مگر اوسکے فضول کی تحلیل ہو اور پسینا اوسکے بدن سے برابر ہو اسلیے کہ پسینا مجذوم کے بدن سے نکلنا فائدہ جسیم ہے مجذوم کے علاج میں کبھی اوسکے بدن کی تمریخ سریا اور سلیتا اور قفار غان لینے قنطار غان سے بھی کیجاتی ہے اور کبھی ایسی ادویہ سے تمریخ اوسکے بدن کی تیز دھوپ میں ضرور ہوتی ہے بہت عمدہ اوسکے حمام میں نہانے کے واسطے وہ پانی ہے جسمیں حلبہ اور صابون سپید کو جوش دیا ہو۔ مجذوم پر واجب ہو کہ جماع سے پرہیز کرے جو دوائیں اوسکے پینے کے لائق ہیں سب سے بڑھکر تریاق فاروق ہے جو لشکرت سانپ کی پوست کو طیار ہوئے اور قفار غان اور تریاق اربعہ اور دیگ بردیگ چنانچہ اوسکا بیان آگر ہم کرینگے اور کبھی انہیں ادویہ سے سعوط بھی کراتی ہیں اور تنہا اقراص افاعی بھی استعمال کرتے ہیں بوزن ایک مثقال کے ایک اوقیہ شراب میں جو غلیظ ہو خواہ انہیں اقراص کو طلاءً استعمال کرتے ہیں اور اقراص عنصل بھی مفید ہیں۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ سانپ کا گوشت خواہ جس چیز میں پکے اور اشربہ ایسے گوشت کا ہو بہت عمدہ دوا ہے مجذوم کے واسطے۔ مگر مناسب نہیں ہے کہ سانپ زمین شورہ زار کا ہو خواہ آبستان سراب نما کا یا زمین نرم خواہ کنارہ دریا کا ہو کہ ان مقامات کے سانپ میں زہر کم ہوتا ہے اور منفعت بھی کم ہوتی اور ایسا سانپ زہردار ہو کہ جس سے ضرر یاس پیدا کرنے کا خواہ ہلاک کر ڈالنے کا بہت مظنون ہو جیسے اکثر اقسام سانپ کے مشہور ہیں جو پرانے ٹیکرے پر ہوتے ہیں نعوذ باللہ من شرورہا بلکہ پہاڑی سانپ خصوصاً سپید رنگ کو اختیار کرنا چاہیے اور سر اور دم اوسکی سانہی کاٹ کر ملاحظہ کریں اگر سیلان خون کا بکثرت ہو اور دیرنگ تر پڑتا ہے وہی مطلوب ہے ورنہ اوسے ترک کریں اوسمیں یہ صفت نہ پائی جائی اوسکو اختیار نہ کریں کہ موافق اس مرض کے وہی سانپ ہے جو سر اور دم کاٹنے کے بعد دیرنگ تڑپے اور خون اوسکے بدن سے بکثرت جاری ہو پھر بعد ازانکہ اوسکا تڑپنا بر طرف ہو آلائش سے پاک کرکے اوسی طرح پختہ کریں جیسا ہم اگے بیان کرینگے اور پختہ کرکے خود گوشت کو اور شوربا بھی کھلانا چاہیے۔ جس شراب میں سانپ مرجاے خواہ پھپھوند پیدا ہوا ہو اوسکے استعمال سے ایک قوم نے محض براہ اتفاق [illegible] کہ ایک مجذوم کو پلایا اگر وہ مرجاے اور اوسکے گزند سے راحت پاوے تو بقیہ سر سے غرض مجذوم کو [illegible] خواہ شراب سرکہ وغیرہ میں پیدا کرنے سے مرگ مفاجات کے پلانے کی یا اوس سانپ کو نقطہ براہ علامت کبھی خواب اور روپ سے کھلانا یا تنہا اوسکا بھی بہت مفید ہے مجذوم کو اور شوربا افاعی کے ساختگی بہتر ہے کہ سانپ کا سر اور دم کاٹ کر اندر ہی قی الائش سے کثرت اور شبت اور مصطگی اور تھوڑی نمک کی شرکت کرکے پکائیں بہت ہی پانی تاکہ بہرا ہو جاے اوسکے بعد اوسکا سیلان جس کو الگ کریں اور گوشت رہنے دیں پہلے گوشت کھلائیں اوسکے اوپر شوربا پلا دیں اسطرح سے کہ میدہ کے روٹی کا ٹکڑا کھلا کھلا کر تھوڑا تھوڑا شوربا پلائیں خواہ ایک ٹکڑا روٹی کا کھلا کر پی جاے۔ کبھی ہمراہ سانپ کے کبوتر بچہ بھی پختہ کرتے ہیں تاکہ خوش ذائقہ ہو جاے۔ اس کا نفع کبھی ابتدا میں کچھ بھی ظاہر نہیں ہوتا اور تھوڑے دنوں بعد دفعۃً اسکا فائدہ بخوبی ظاہر ہو جاتا ہے۔ اور کبھی صحت اور عافیت مریض سے پہلے چند روز زوال عقل مریض کا ہو جاتا ہے۔ علامت ظہور

فائدہ کے اس مرض مین بعد معالجہ مذکور کے اور نیز علامت بہوبجنی او سوقت کی جب اس معالجہ کو بوجہ استغنا کی کرین یہ ہوکہ مجذوم کا بدن پھولنے لگے پھر اکثر ایسا ہوتا ہے کہ بعد انتقاح کے عقل او سکی زائل ہوجاتی ہے او سکی بعد پوست بدن کے گر پڑتی ہے پھر اچھا ہوجاتا ہے۔ اگر مجذوم کو سدر یعنی زوال عقل نہو اور نہ بدن او سکا پھول جاے مگر بھی تدبیر کرنی چاہیے جب تک اثر مذکور پیدا ہوجاے۔ اطبا نے مجذوم کے علاج مین ایک بھی دوا بیان کی ہے کہ سود سالح یعنے کالا جو کنپچل دُکل چکا ہو ذبح کرکے دفن کرین یہان تک کہ اوسمین کیڑے پڑجاتین اور کیڑون سمیت نکال کر خشک کرین اور جسکو جذام باخراط عارض ہوا ہے تین دن ہر روز بوزن ایکدرہم کے کھلاتین او سکے اوپر شراب عسل پلاتین۔ جس چیز مین قوت سانپ کی ہے او سکی مالش بھی مجذوم کے بدن پر مفید ہے جیسے اگر روغن زیت مین سانپ کو پختہ کرکے مالش کرین۔ اسیطرح کی یہ بھی دوا ہے۔ کالا سانپ جو کنپچل دال چکا ہے او سے لیکر ایک دیگ مین رکھین اور پرانا سرکہ اُتھا وقیہ اور پانی ایک اُقیہ شیطرج نرونازہ بیج لوف یعنے اَرزی مکدد اوقیہ داخل کرکے آتش نرم مین پختہ کرین تا اینکہ سانپ خوب مہرا ہوجاے بعد ازان او سکی ہڈی نکالکر بدن کے بال تراشکر مالش کرین اور آٹھ دن تک بھی تدبیر کرتے رہین یہ امر تجربہ مین آچکا ہے کہ ادویہ مفوہ کے استعمال سے مجذوبین کے بدن کی کھال گرجاتی ہے جلد جو فاسد ہوتی ہے کرتی ہے اور او سکے بدنی جلد اور گوشت صحیح پیدا ہوتا ہے علاوہ یہ ہے کہ تمریخ جسم مجذوم کے اوقات مرطبہ معتدل سے جسمین حرارت باعتدال ہو بعض اوقات مین جب بہت زیادہ ہو بہت مفید ہے اسیطرح ان ادویہ سے سعوط کرانا جیسے روغن بنفشہ کہ اوسمین تھوڑا سا روغن خیری داخل کرین۔ ایضاً چربی درندہ جانور دنگی اور چربی گدِ سیاہ اور سپید کی اور چربی طیور کی اور اسیطرح روغن قسط اور دارشیشعان اور روغن سوسن کی مالش بعد تنقیہ کے اطراف کے ضرر کو بچاتی ہے اور قبل تنقیہ کے ہرگز تمریخ جائز نہین ہے ورنہ انسداد مسام پیدا کرکے مضر ہوگی۔ مشروبات جیدہ مین سے نبرجلی اور دواو سلاحۃ دودہ کے ذریعہ سے بھی علاج اس مرض کا بہت عمدہ علاج ہے خصوصاً صاحب ضیق النفس یا عسر نفس خواہ بجہۃ الصوت پیدا ہوا ہو اور جو زمانہ فتر اور آرام وہی دوا استفراغ کے درمیان مین ہوتا ہے او سوقت بھی دودہ کا استعمال مناسب ہے۔ لیکن واجب ہے کہ دودہ کا استعمال دوہنے کے بعد فوراً کرین کہ ابھی او سکی گرمی باقی ہو بھڑکا دودہ زیادہ مفید ہے اور او سپر پانی پلانا چاہیے کہ ہضم ہوجاے اور اگر نہانا اسی پر اکتفا کرین بشرطیکہ یہ بات ممکن بھی ہو یعنے کوئی ضرر اور ادویہ کے ترک سے پیدا نہو وہ بھی جائز ہے اور اگر پلانا دوسری چیز کا ضرور ہے اور بے آمیزش کے چارہ نہو سواے خبز فتی یعنے صاف اور پاکیزہ روٹی کے نشر ممکان اور کوئی چیز نہ داخل کرین خواہ شوربا گوشت حملان وغیرہ کا ملاتین جو آیندہ ہم بیان کرینگے اور جب سانس کسیقدر درست ہونے لگے لازم ہے کہ دودہ کو ترک کرین اور ایسے حریف اور تیز چیزون کا استعمال مین لاتین کہ تے ہوجایا کرے فقط اونہین اشیا کی جہت سے تا کہ کسی اور مقی کی ضرورت نہو اور استفراغ اون چیزون سے کرایتین جو اوپر مذکور ہوچکی ہین پھر دوبارہ اگر حاجت ہو دودہ کا استعمال پھر کرین اوسی حد تک جسکا ابھی ذکر ہوچکا ہے اور واجب ہے کہ یہ تدبیر سال بھر مین چند مرتبہ کرین۔ جن بیمار دنکا مرض مستحکم ہوچکا ہے اونکی فصد کرنی کچھ ضرور نہین ہے اور نہ اونہین مسہلات قویہ دینے کی ضرورت ہے اسلیے کہ مقصود اونکے معالجہ مین گو ازالہ مرض نہین ہے اور چونکہ اونکے فضول مین حرکت پیدا ہوتی ہے اور اون فضول کا انفصال بدن سے نہین ہوتا اور نہ اونکا اخراج ممکن ہے فقط ترقیق اونکے مواد کی بواسطے کیجاتی ہے تا کہ بطرف امعا کے

اماله ہو لہذا مسہلات خفیفہ اس غرض کو پورا کر سکتے ہین اور خارج بدن سے وہ دوا استعمال کیجائیگی جو انتعاش اور تحلل پیدا کرے ۔ مشروبات صالحہ مین سے اونکے واسطے ایک یہ دوا ہے ۔ سرکہ دیڑہ اوقیہ قطران دیڑہ اوقیہ عصارہ کرنب بری تین اوقیہ سب ملاکر صبحکو استعمال کرین اور شام کو بھی یا برادہ دندان فیل دس قیراط ہمراہ تین اوقیہ شراب اور روغن زرد کے استعمال کرین خواہ بقدر ایک جوزہ کے ہمراہ شہد کے خواہ عسل لوزن دس قیراط ہمراہ خراب عسل کے جسکا قوام مثل لعوق کے ہو خواہ مثوخ یہ پانچ درہم ہمراہ شہد بقدر کفایت کے مثل لعوق کے استعمال کرین ۔ عصارہ فودنج تین قوانوس سے چھ قوانوس تک اونکے واسطے مفید ہے اور نمکین مچھلی کا بھی کبھی کبھی بطور دوا کے استعمال کرین اور کل حریف اور تیز چیزون سے اجتناب کرین مگر دوا سطے کرنے کو اونکا استعمال جائز ہے خواہ بطور اپازہر کے تھوڑی مقدار کا کہ مضایقہ نہین مگر وہ چیزین جو مصالحہ گرم مین پڑتی ہین اور تیز بھی ہین جیسے فلفل سیاہ وغیرہ ۔ کبھی بذریعہ کی اور داغ دینے اعضای مخصوصہ پر بھی اونکا علاج کیا جاتا ہے جیسے باقوخ اور درزین سر کے اور بیخ نجرہ صدغین اور قفا اور دونون ہانہ کے مفاصل اور پادن کے جوڑ بند بعض اطبا کہتے ہین ۔ کہ ابتداء عرض جذام مین مقدم سر پر جو افوخ سے اوپر ہے ایک داغ لگانا چاہیے اور دوسرا داغ اوس سے نیچے قصاص کے نزدیک یعنی جہان بال سر کے بطرف پیشانی نہین اوگتے ہین ابرو کے اوپر اور ایک داغ سر کے داہنی اور ایک باہنی طرف اور ایک سر کے پیچھے نقرہ یعنے گوریا کے اوپر اور دو داغ نزدیک دو درزون کے جنکا قشرتین نام ہے اور ایک داغ طحال پر اور یہ سب داغ ایک آلہ سبک و باریک سے لگائے جاتین اور سر پر اگر داغ لگایا جاے چاہیے کہ ہڈی تک پہونچے تاکہ ہڈی بھلجاے گویہ بات چند بار مین پیدا ہوگی اسکا خیال بھی ضرور ہے کہ صدمہ داغ لگانے کا داغ تک نہ پہونچے کہ اوسکے مزاج کو فاسد کر دے اسلیے کہ اکثر جہال جنکا ہاتہ سبک نہین ہوتا اکثر دنکو ہلاک کر ڈالتے **مرکب ادویہ جو مجذوم کو نافع ہین** بزر جلی اور بنفسی جو قابہ مقام لحم اناعی کے ہے اس مرض مین اور منجملہ اونہین ادویہ کے دوا السلاحۃ ہے بزر جلی کے السنے بہت سی البسی ہین کہ اونکو حکمای ہند نے ذکر کیا ہے اور تجربہ بھی اونکا فائدہ پورا پایا ہے ایک مشہور نسخہ یہ ہے ۔ ہلیلہ سیاہ شیطرج ہندی کمدد دس درہم دار فلفل پانچ درہم بیخ سپیداڑ ہائی درہم کوٹکر روغن گاو مین لت کرکے بذریعہ شہد کے معجون کرین مقدار شربت ایک مثقال سے دو درہم تک بعد تنقیہ بدن کے اگر اسکے ہمراہ ہموزن دوای المسک بھی شریک کر لین تو اسکی مضرت کا خوف بالکل جاتا ہے کہ دوا المسک بزر جلی کے واسطے بمنزلہ فاذزہر کے ہے **صفت ایک معجون** کی جسکا نام بزر جلی اکبر ہے اور اوسکو جوامدران دارو کہتے ہین جو نافع ہے جذام کو اور برص اور بہق اور قوبا اور باہ اصفر اور حکہ اور جرب کہنہ کو بھی نافع ہے اور عقل مین ثبات پیدا کرکے نسیان کو دور کرتی ہے اور حافظہ کیواسطے بھی مفید ہے اور عشی کو نافع ہے اور یہ دوا ہے جسے علماء ہند و سنان نے اپنے بادشاہونکے واسطے ایجاد کیا ہے **اخلاط اوسکی** ہلیلہ بلیلہ آملہ شیطرج ہندی ہر ایک بیودہ درہم جوزبوا قشور کندر اور منور تو ۔ اور فلفل دار فلفل وفلفلمویہ تار قیصر یعنے ناگیسر اور نار مشک اور کندس اور عصارہ اسفیل سانوج ہندی ہر واحد آٹھ مثقال بیش کبود بہت عمدہ چار مثقال یہ سب دوائین کوٹ پیسکر چھانی جائین اور بیشن کو جداگانہ پیسنا چاہیے اور پیسنے والے کو ضرور ہے کہ اپنا مونہہ اور ناک کے نتھنے بند کرکے اور قبل بند کرنے کے روغن گاو سے ان مقامات کو چکنے کرے اور پھر اوسکو پیسے اوسکے بعد قند جائنی بہت عمدہ خواہ قند سفید بوزن اوہائی من بغدادی لیکر ٹکڑے ٹکڑے کرکے ایک نئی دیگ مین رکھے اور اسقدر پانی ڈالے جسمین قند گھل جاے اور اسقدر

فائدہ سے اس مرض مین بعد معالجہ مذکورسے اور نیز علامت پہونچتی اوسوقت کی جب اس معالجہ کو بوجہ استغنا کی کرین یہ ہی کہ مجذوم کا بدن پھولنے لگے پھر اکثر ایسا ہوتا ہے کہ بعد انتفاع کے عقل اوسکی زائل ہوجاتی ہے اوسکی بعد پوست بدن کے گر پڑتی ہو پھر اچھا ہوجاتا ہے ۔ اگر مجذوم کو سدر یعنی زوال عقل نہو اور نہ بدن اوسکا پھول جاوے مگر بھی تدبیر کرنی چاہیے جب تک اثر مذکور پیدا ہوجاوے ۔ اطبا نے مجذوم کے علاج مین ایک بھی دوا بیان کی ہے کہ سود سالح یعنے کالا جو کنچیل دار چکا ہو ذبح کرکے دفن کرین یہان تک کہ اوسمین کیڑے پڑجاوین اور کیڑون سمیت نکال کر خشک کرین اور جسکو جذام باخراط عارض ہوا ہے تین دن ہر روز بوزن ایکدرہم کے کھلاوین اوسکے اوپر شراب عسل پلاوین ۔ جس چیز مین قوت سانپ کی ہے اوسکی مالش بھی مجذوم کے بدن پر مفید ہے جیسے اگر روغن زیت مین سانپ کو پختہ کرکے مالش کرین ۔ اسیطرح کی یہ بھی دوا ہے ۔ کالا سانپ جو کنچیل ڈال چکا ہے اوسے لیکر ایک دیگ مین رکھین اور پرانا سرکہ اٹھ اوقیہ اور پانی ایک قدیہ شیطرح تر نو مازہ بیخ لوف یعنے ارزی کہ بدو اوقیہ داخل کرکے آتش نرم مین پختہ کرین تا اینکہ سانپ خوب بہرا ہوجاوے بعد ازان اوسکی ہڈی پسلی نکالکر بدن کے بال تر شوا کر مالش کرین اور آٹھ دن تک بھی تدبیر کرتے رہین یہ امر تجربہ مین آچکا ہے کہ ادویہ افعوز کے استعمال سے مجذومین کے بدن کی کھال گر جاتی ہے جلد جو فاسد ہوتی ہے گرتی ہے اور اوسکے بدنی جلد اور گوشت صحیح پیدا ہوتا ہے علاوہ یہ ہے کہ تمریخ جسم مجذوم کے ادویہ مرطبہ معتدل سے جسمین حرارت باعتدال ہو بعض اوقات مین جب بہت زیادہ ہو بہت مفید ہے اسیطرح ان ادویہ سے سقوط کرانا جیسے روغن بنفشہ کہ اوسمین تھوڑا سا روغن خیری داخل کرین ۔ ایضاً چربی درندہ جانور دنگی اور چربی گدہ سیاہ اور سپید کی اور چربی طیور کی اور اسیطرح روغن قسط اور دار شیشعان اور روغن سوسن کی مالش بعد تنقیہ کے اطراف کے ضرر کو بچاتی ہے اور قبل تنقیہ کے ہرگز تمریخ جائز نہین ہے ورنہ انسداد مسام پیدا کرکے مضر ہوگی ۔ مشروبات جیدہ مین سے بزر جلی اور دواو سلاحہ دودہ کے ذریعہ سے بھی علاج اس مرض کا بہت عمدہ علاج ہے خصوصاً صاحب ضیق النفس یا عسر النفس خواہ بخہ الصوت پیدا ہوا اور جو زمانہ فتر اور آرام وہی دوا استفراغ کے درمیان مین ہوتا ہے اوسوقت بھی دودہ کا استعمال مناسب ہے ۔ لیکن واجب ہے کہ دودہ کا استعمال دوہنے کے بعد فوراً کرین کہ ابھی اوسکی گرمی باقی ہو بھیڑ کا دودہ زیادہ مفید ہے اور اوسقدر پلانا چاہیے کہ ہضم ہوجاوے اور اکثر انہا اسی پر اکتفا کرین بشرطیکہ یہ بات ممکن بھی ہو یعنے کوئی ضرر اور ادویہ کے ترک سے پیدا نہو وہ بھی جائز ہے اور اگر پلانا دوسری چیز کا ضرور ہے اور بے آمیزش کے چارہ نہو سوای خبز فتی یعنے صاف اور پاکیزہ روٹی کے تنبر امکان اور کوئی چیز نہ داخل کرین خواہ شوربا گوشت حلان وغیرہ کا ملاوین جو آیندہ ہم بیان کرینگے اور جب سالش کسقدر درست ہونے لگے لازم ہے کہ دودہ کو ترک کرین اور ایسے حریف اور تیز چیزین استعمال مین لاوین کہ قے ہوجایا کرے فقط اونہین اشیا کی جہت سے نا کہ کسی اور مقی کی ضرورت نہو اور استفراغ اون چیزون سے کرائین جو اوپر مذکور ہوچکی ہین پھر دوبارہ اگر حاجت ہو دودہ کا استعمال پھر کرین اوسی حد تک جسکا ابھی ذکر ہوچکا ہے اور واجب ہے کہ یہ تدبیر سال بھر مین چند مرتبہ کرین ۔ جن بیمارونکا مرض مستحکم ہوچکا ہے اونکی فصد کرنی کچھ ضرور نہین ہے اور نہ اونہین مسہلات قویہ دینی کی ضرورت ہے ۔ اسلیے کہ مقصود اونکے معالجہ مین کچھ ازالہ مرض نہین ہے اور چونکہ اونکے فضول مین حرکت پیدا ہوتی ہے اور اون فضول کا انفصال بدن سے نہین ہوتا اور نہ اونکا اخراج ممکن ہے فقط ترقیق اونکے مواد کی اسواسطے کیجاتی ہے تاکہ بطرف امعا کے

اماله ہو انہذا مسہلات خفیفہ اس غرض کو پورا کر سکتے ہین اور خارج بدن سے وہ دوا استعمال کیجائیگی جو انتعاش اور تحلل پیدا کرے
مشروبات صالحہ مین سے اونکے واسطے ایک یہ دوا ہے۔ سرکہ دیڑہ اوقیہ قطران دیڑہ اوقیہ عصارہ کرنب بری تین اوقیہ سب
ملاکر صبحکو استعمال کرین اور شام کو بھی بارادہ دندان فیل دس قیراط ہمراہ تین اوقیہ شراب اور روغن زرد کے استعمال کرین خواہ
بقدر ایک جوزہ کے ہمراہ شہد کے خواہ عسل بوزن دس قیراط ہمراہ خراب عسل کے جسکا قوام مثل لعوق کے ہو خواہ مُوثِیخ یہ پانچ
درہم ہمراہ شہد بقدر کفایت کے مثل لعوق کے استعمال کرین۔ عصارہ فودنج تین قوانوس سے چھ قوانوس تک انکے واسطے مفید
ہے اور نمکین مچھلی کا بھی کبھی کبھی بطور دوا کے استعمال کرین اور کل حریف اور تیز چیزون سے اجتناب کرین مگر واسطے تے کرنے
کے اونکا استعمال جائز ہے خواہ بطور اباز یر کے تھوڑی مقدار کا کچہ مضایقہ نہین مگر وہ چیزین جو مصالحہ گرم مین پڑتی ہین اور تیز بھی
ہین جیسے فلفل سیاہ وغیرہ۔ کبھی بذریعہ کی اور داغ دینے اعضای مخصوصہ پر بھی اونکا علاج کیا جاتا ہے جیسے باقوخ اور روزین
سر کے اوپر بیخ بنجوہ صدغین اور قفا اور دونون ہانہ کے مفاصل اور پادن کے جوڑ بندیعنی اطبا کہتے ہین۔ کہ ابتداء عروض جذام
مین مقدم سر پر جو افوخ سے اوپر ہے ایک داغ لگانا چاہیے اور دوسرا داغ اوس سے پیچے قصاص کے نزدیک یعنی جہان بال سر کے
بطرف پیشانی نہین اوگتے ہین ابرو کے اوپر اور ایک داغ سر کے داہنی اور ایک بائین طرف اور ایک سر کے پیچھے نقرہ یعنے گوریا کے
اوپر اور دو داغ نزدیک دودرز ونکے جنکا قشر تین نام ہے اور ایک داغ طحال پر اور یہ سب داغ ایک آلہ سبک اور باریک
سے لگائے جائین اور سر پر اگر داغ لگایا جاے چاہیے کہ ہڈی تک پہونچے تاکہ ہڈی کھلجاے گویہ بات چند بار مین پیدا ہوگی اسکا
خیال بھی ضرور ہے کہ صدمہ داغ لگانے کا داغ تک نہ پہونچے کہ اوسکے مزاج کو فاسد کردے اسلیے کہ اکثر جہال جنکا ہاتہ سبک نہین
ہوتا اکثر دنکو ہلاک کر ڈالتے **مرکب ادویہ جو مجذوم کو نافع ہین** بزر جلی اور بنفشی جو قابمقام لحم انافی کے ہے اس مرض
مین اور منجملہ اونہین ادویہ کے دوا السلاحۃ ہے بزر جلی کے لئے بہت سی ایسی ہین کہ اونکو حکمای ہند نے ذکر کیا ہے اور تجربہ میں
اونکا فائدہ پورا پایا ہے ایک مشہور نسخہ یہ ہے۔ ہلیلہ سیاہ شیطرج ہندی کمدس درہم دار فلفل پانچدرہم بنفش سپید اڈہائی درہم
کرکر روغن گاو مین لت کرکے بذریعہ شہد کے معجون کرین مقدار شربت ایک مثقال سے دو درہم تک بعد تنقیہ بدن کے اگر اسکے
ہمراہ ہموزن دوای المسک بھی شریک کرین اسکی مضرت کا خوف بالکل جاتا ہے کہ دوا المسک بزر جلی کے واسطے بمنزلہ فاذزہر کے
ہے **صفت** ایک معجون کی جسکا نام بزر جلی اکبر ہے اور اوسکو جوانمردان دارو کہتے ہین جو نافع ہے جذام کو اور برص اور بہق
اور قوبا اور مار اصفر اور حکہ اور جرب کہنہ کو بھی نافع ہے اور عقل مین ثبات پیدا کرکے نسیان کو دور کرتی ہے اور حافظہ کیواسطے
بھی مفید ہے اور عرش کو نافع ہے اور یہ دوا ہے جسے حلماء ہند وسنان نے اپنے بادشاہونکے واسطے ایجاد کیا ہے **اخلاط اوسکی**
ہلیلہ بلیلہ آملہ شیطرج ہندی ہر ایک چودہ درہم جوزبوا قشور کندر اور مصطگی تو۔ اور فلفل دار فلفل وفلفلمونیا قاقیصر یعنے ناگیسر اور
نارمشک اور کندش اور عصارہ اسفیل سانوج ہندی ہر واحد آٹھ مثقال بنفش کبود بہت عمدہ چار مثقال یہ سب دوائین
کوٹ پیسکر چھانی جائین اور بنفشہ کو جداگانہ پیسنا چاہیے اور پیسنے والے کو ضرور ہے کہ اپنا مونہہ اور ناک کے نتھنے بند کرکے
اور قبل بند کرنے کے روغن گاو سے ان مقامات کو چکنے کرے اور پھر اوسکو پیسے اوسکے بعد شہد جو اتنی بہت عمدہ خواہ قند سنجری
بوزن اوہائی من بغدادی لیکر ٹکڑے ٹکڑے کرکے ایک تتی دیگ مین رکھے اور اسقدر پانی ڈالے جسمین قند گھل جاے اور بقدر

قوام بھی پیدا ہوا و سکے بعد آگ پر سے اوتارے اور خوب طرح سفوف اودویہ مذکور چھڑکے اور اچھی طرح ملائے اور بعد خوب ملجانے اودیہ گولیان بوزن ایک مثقال کے طیار کرین اور نہار مونہہ ایک گولی ہمراہ آب گرم خواہ نہیدے کے تناول کرے **صفت معجون سلاحہ کہ وہ بھی دوا ہندی ہے از قسم برز جلی کی اور یہ دوا بھی نافع ہے** کہ بالوں پراگندہ ہونے کو اور بال کے سپید ہوجانے کو اور بھربنے دمہ کو اور خفقان کو نفع کرتی ہے اور خواہش طعام مین اگر فتور پیدا ہو خواہ اسہال صفرا اور اسہال بلغم اور برقان عارض ہوا قلت زرع اور ناسور کو مفید ہے اور پیری مین لطف جوانی پیدا کرتی ہے اور حکہ اور فرح کو بھی سود مند ہے **صفت اوسکی** سلاحہ یعنی بول برز کوہی جو پاکیزہ اور مغسول ہو دو سو ساٹھ مثقال اس دوا کا نام سلاحہ اسواسطے رکھا گیا ہے کہ پہاڑی بکرا جن دنون مست ہوتا ہے ایک پتھر پر اوس پہاڑ کے پیشاب کرتا ہے جسکا سلاحہ نام ہے اسکے پیشاب کی تاثیر سے وہ پتھر سیاہ ہوجاتا ہے اور مثل فلفل چکنا اور رقیق ہوجاتا ہے الغرض دو سو ساٹھ مثقال سلاحہ اور ہلیلہ بلیلہ آملہ اور دہمشت یعنی خارا اور قرفہ جوز بوا بسباسہ اور عود اور الہ اور رنگار اور طباشیر اور کہنجوہ اور کنج اور باقلیٰ ارنار قیسر یعنی ناگیسر کمد چار مثقال اور مثل یعنی گوگل دو سو ساٹھ مثقال شکر طبرزد ایک سو چالیس خواہ ۱۴۴ مثقال زرسرخ چاندی خالص نحاس احمر لوہا اور سیسا اور فولاد ہر واحد آٹھ مثقال اجساد فلزات کو جلا کر کشتہ کرین اور کوٹ چھان کر ہمراہ اودیہ کے پھر دوبارہ چھانین اور سب دواؤنکو شہد کے ذریعہ سے پلائین اور کسی سبز رنگ کی برتن مین رکھین اور ایک مثقال اسکے مقدار شربت ہی شیر کو سپند کرسانہ خواہ ہمراہ آب گرم کے اگر اوسمین شہد کف گرفتہ چھ سو مثقال اور روغن زرد چونتیس مثقال داخل کرین بہتر ہے اور اگر بعد ملائین شہد وغیرہ کسیقدر آنچ بھی دکھادین نہایت عمدہ ہوگا اسلیے کہ پکانے سے کیہ مقدار بھی بڑھے گی اور اکیس دن مین بوجہ اعانت حرارت خارجی کے مزاج پکڑ لائے گی **صفت احراق فولاد کی** لوہے کے تیر بنائین اور بعد ازان ہلیلہ بلیلہ آملہ پانچین جوش دین اور بعد جوش دینے کے پانی کو صاف کرین اور تانبے کی دیگ مین رکھین اور اوسکو نرم آنچ کرین اور فولاد کے تیرونکو اوسمین گرم کرین جب سرخ ہوجائین اوسی پانچین بجھائین پھر دوبارہ آگ مین سرخ کرین اور پھر بجھائین اسطرح اکیس مرتبہ بجھاکر اس پانی کو نتھارین جو کچھ ثفل اسمین رہ جائے وہی فولاد کا کشتہ ہے۔ بعد ازان اوس دیگ کو پھر آگ پر چپیاں مادہ گاو کے چڑھائین اور فولاد کے ٹکڑے گرم کرکے اوسمین بجھائین اکیس مرتبہ اور اوسکا بھی ثفل جو کچھ موجود ہو اکرین تا کہ آٹھ مثقال اسکا ثفل وآٹھ مثقال فولاد کا جو پہلے پانچین رہا ہو مجموع سولہ مثقال ہوجاے اسیطرح نحاس کو بھی بجھائین کہ اوسکا ثفل بھی آٹھ مثقال کہ پہنچے اور چاندی کی احراق کی تدبیر یہ ہے کہ پہلے بندریہ سومہن کے ایسا باریک برادہ کرین جیسے مٹی پسی ہوئی ہوتی ہے بعد اوسکے مارالملح خواہ نمک محلول مین کسی لوہے کے برتن مین پکائین تا کہ بخوبی جل جاے اور فقط نمک کی پانچین پکانے سے احراق نہو کسیقدر زرد گندھک اوسمین شریک کرکے کہ اب ضرور سوختہ ہوجائیگی اور آٹھ مثقال اسمین سے بھی لینا چاہیے اور سونا بھی اسی طرح پہلے برادہ کرکے ایک مثقال سیسا بھی سومہن سے برادہ کرین اوسکے بعد کسی ظرف آہنی مین دونون کو رکھکر مارالملح ڈال کر جوش دین تا کہ سب پانی جلجاے اور سونا اور سیسا باقی رہ جاے اوسکے بعد ہاون دستہ مین اس قدر پیسین جب باریک ہوجاے اور بعد ازان اودیہ مین آمیختہ کرین تصفیہ سلاحہ کی تدبیر یہ ہے کہ آب خشک اور بول بقر دونون کو سلاحہ پر سی ایسی جدید برتن مین رکھکر ڈالین کہ سلاحہ کی اوپر تک پانی آجاے اور دھوپ مین تمازت کی رکھین پورے ایک گھنٹے تک بعد ازان خوب ساملین اور پانی اوس سے جدا کرکے کسی نئے برتن مین رکھین اور تین دن تک اس پانی کو دھوپ مین رہنے دین اور جو کچھ ثفل اس پانچین ٹھہر جائے اوسکو الگ کرلین پھر بار دیگر

اسی طرح آب خشک اور ربول بقراو سپرژالین اور وہی تدبیر جو اوپر گذری کرین حتی کہ تین مرتبہ اسیطرح تدبیر کرین اور بعد ازان اکیس روز دھوپ مین رکھین تاکہ غلیظ ہوجاے اور مشابہ شہد کے ہوجاے قوام مین اور سیاہ مثل قار کہ ہو **صفت سلاحہ صغرے** اور اوسکے منافع بھی مثل منافع سلاحہ کبرے کے ہین ۔ سلاحہ مصفی ایک جزو اور کزبرہ یعنی مثل چار جزو لیکر دونون کے ہموزن شہد خالص اور سب کے برابر شکر اور نصف وزن شہد کے روغن گاو ملا کر کسی شیشہ کے برتن مین رکھ چھوڑین اور ایک مثقال شیرادہ گاو نیگرم کے ہمراہ استعمال کرین **صفت دوا کی جو نافع ہے جذام کو** ہلیلہ سیاہ خستہ برادہ ہلیلہ زرد ایفگا خستہ برادہ زنجبیل کمدوس درہم نانخواہ ۵ درہم ہر ایہینگ تین درہم زبیب خستہ برادہ نصف ملوک بارہ رطل بغدادی مین، جو ہموزن تین دوا ریق کے ہے جوش دین اور جب ثلث یعنی آٹھ رطل پانی جلجاے اور چار رطل باقی رہجاے اوتارین اوصاف کرین اور غوغا نخ ڑین اوصاف کرکے شہد بقدر ضرورت ڈالین اور بقدر ایک طل کے مقدار شربت ہو ۔ اور جس طرح مریض بیٹھا ہے بدون تحریک اوسکے بدن کی مالش روغن گاو سی کرکے اوسے دھوپ مین بٹھائین اور اتنی دیر تک بٹھائین کہ پسینا برامد ہو اور اگر طاقت و مذاکرے سترقدم ٹہلنے کی تکلیف اوسکو دین اور تھوڑی دیر تک اوسے داہنی کروٹ اور تھوڑی دیر تک بائین کروٹ لٹائین اور کسیقدر پیٹ کی بھل اور اسیطرح پیٹھ کے بھل لٹائین اور روٹی اور شہد بقدر میانہ اور معتدل ایک ہفتہ غذا دیتے رہین اور ہر روز دوا کو خوشبو کرکے استعمال کرین **صفت طلا کی واسطے جذام کے** کالا سانپ جو کینچل گرا چکا ہو لیکر ذبح کرین اور کسی دیگ مین اوسے رکھکر اوس پر پرانا سرکہ آٹھ اوقیہ اور پانی ایک اوقیہ اور شیطرج ہندی تروتازہ اور بیخ لوف کمدو دوا وقیہ سب کو آتش نرم مین پختہ کرین تاکہ سانپ بالکل مہرا ہوجاے بعد ازان کپڑے وغیرہ سے ایسا صاف کرین کہ ہڈی اور پسلی وغیرہ جدا ہوجائین اور بعد ازان ثفل کو کسی شیشہ کی ظرف مین رکھدین جب ارادہ استعمال کا ہو کپاسگی دونون ابرو اور سر کے بال بنوا کر اسی دوا کو تین دن تک طلا کرین **دوسرا طلا** صونچ اور ہلیلہ اور آملہ ہر واحد ہموزن لیکر زیت الفاق مین پختہ کرین ۔ اور بمقام مناسب پر لگائین ۔ لیکن اس دوا کے لگانے سے پہلے جوشاندہ عصیج اور گلنار سے اوس مقام کو دھو لینے کی ضرورت ہے **غذا مجذومین کی** وہی چیز ہے جو سریع الہضم جید الکیموس ہو جیسے گوشت اون طائرونکا جو معروف اور مشہور ہین اور اونکا شوربا طیار کرکے استعمال کرین اور مچھلی تروتازہ جو خشک نہوئی ہو اور اوسکا گوشت سبک ہو اور اوسمین ابازہر کی بھی شرکت کرین جو ضروری ہین جیسے اوپر اونکا بیان ہوچکا بہتر غذا مجذوم کی جو تو شہر کی روٹی اور خندروس نخی جوار کی روٹی اور حریری جو ان دونون سے بنائے جاتین اور بقبول رطب اور کبھی حاجت اسکی بھی ہوتی ہے کہ اوس غذا مین چقندر خواہ معلی اور گندنا بھی ملائین ۔ مقطعات کے استعمال سے غفلت کبھی نہ چاہیے خصوصاً قبل تنقیہ کے جیسے کبر اور رازیانج اور گزر وغیرہ اسلیے کہ ان دواؤن سے اوتکی غذا کا امر خوب درست ہوتا ہے اور فضول غذائی تنقیہ ہوجاتا ہے اور فضول کو اماد گی اندفاع پر بخوبی ہوتی ہے اور جب ادویہ محمودہ کا استعمال ہو جب بھی اس تدبیر کا استعمال کرنا چاہیے مچھلی نمکین اس مرض مین غذاے جیدہ ہے ۔ اور ہم مریض کو زیادہ امادہ کرتے ہین مچھلی کے استعمال پر جسوقت اوسے تے کرانے کی حاجت ہوتی ہے خواہ جسوقت اوسے مسہل دینے کا ارادہ ہوتا ہے کرنب کا استعمال بھی مریض جذام کے واسطے نہایت درجہ مفید ہے اور یہ فائدہ محض براہ خاصیت کے ہے ۔ اور روئی ہمراہ دودھ اور شہد کے بھی نافع ہے اور انجیر اور انگور تازہ خشک اور بادام بریان اور قرطم اور جب صنوبر اور جو چیزان ادویہ سے بنائی جاے وہ بھی نافع ہے ۔ اگر ہضم ہوجائے

دن بھر میں دو مرتبہ غذا دینی چاہیے اسلیے ایک مرتبہ کی غذا انکو مضر ہے اور شراب کا استعمال بروقت ہیجان مرض کے مناسب نہیں ان تھوڑی سی شراب کا مضایقہ نہیں ہے اور جب ہیجان مرض میں سکون ہو اوسوقت اگر شراب رقیق سے جو بہت کہنہ نہو مقدار معتدل تناول کرے جائز ہے جو بال بھون اور بلگون وغیرہ کے گرپڑے ہیں اونکا علاج دار الثعلب یعنی بال خورہ کا کرنا چاہیے اور جملہ وہ چیزیں جو باب زینت میں ہم بیان کرینگے اونکے علاج کے واسطے مفید ہیں **فن چوتھا تفرق الاتصال کا بیان** سوای اون چیزوں کے جو متعلق جراحت کسر کے ہیں اور اس فن میں چار مقالہ ہیں **مقالہ پہلا** جراحات اور زخموں کا بیان **بیان عام تفرق اتصال کا** ہم نے کتاب اول فن کلیات میں بیان تفرق اتصال کا جسقدر اوس مقام کے مناسب تھا کر دیا اور باقی ماندہ کا حوالہ اس مقام پر کیا تھا اور اب پہلے ہم مجملا چند احوال ایسے بیان کرتے ہیں جنکا معلوم ہونا قبل از بیان تفرق کے ضرور ہے سو اب ہم کہتے کہ ہمکو اکثر بعض ایسے اعضا جنکا اتصال جاتا رہا ہے اور انمیں تفرق اتصال پیدا ہوا ہے انمیں اس امر کی خواہش ہوتی ہے کہ پھر اسر نو اونکا اتصال بر طرف شدہ عود کرے اور جیسا حال اتصال کا پہلے تھا اوسطرح پھر ہو جاوے اور یہ بات لحم زاید میں مقصود ہوتی ہے اور بعض مقامات کی تفرق اتصال میں اس امر کا خیال ہوتا ہے کہ ان اعضا کا ایک دوسرے سے تماس اور تلیزش بدستور محفوظ رہے مگر اتصال اور وصل سابق عود نہ کرے اور یہ بات ہڈی کے تفرق اتصال میں مقصود ہوتی ہے ہاں لگوکی ہڈیاں چونکہ بدرجہ نرم ہوتی ہیں اونمیں کبھی حالت سابقہ پر عود کرنی کا خیال اور اصلاح کامل کی امید ہوتی ہے پٹھے اور رگوں کا یہ حال ہے کہ بعض اطبا اونکا بھی دوبارہ جڑنا اور مثل سابق کے ہونا محال جانتے ہیں بلکہ وہ کہتے ہیں کہ اونکی اصلاح اسقدر ہو سکتی ہے کہ تماس التصاقی محفوظ رہے یعنے دونوں ٹکڑے ایسمیں متصل ہو کر لمجایتین اور بیچمیں کچھ فاصلہ باقی نہ رہے یہ نہیں کہ جوڑ کر شے واحد مثل حالت سابقہ کے ہو جایئں۔ اور ایک قوم کی یہ رائے ہے کہ دوبارہ جوڑ کر اعضائے شرایئن بن ناممکن ہے پٹھے میں چندان دشواری نہیں ہے۔ جالینوس نے براہ تجربہ اور قیاس اس رائے کو باطل سمجھ کر انکار کیا ہے اور کہا ہے کہ شرایئن کا التیام اور ایک ذات ہونا مشاہدہ اور تجویز عقلی دونوں کی مخالف نہیں ہے مشاہدہ کی یہ کیفیت ہے کہ باسلیق کے نیچے جو شریان ہے اوکٹیٹی کی شریان اور ساق کو خود جالینوس نے جڑتے دیکھا ہے اور قیاس یہ ہے کہ ہڈی البتہ بوجہ زیادتی صلابت کی ایسا عضو ہے کہ بدن میں اوس سے زیادہ کوئی عضو سخت مخلوق نہیں ہوا ہے گویا اخیر درجہ صلابت پر واقع ہے کہ سوائے اطفال کے وہ بھی بقلت التیام نہیں قبول کرتی ہے اور گوشت آخر درجہ نرمی میں واقع ہے کہ زیادہ ملتئم ہوتا ہے اور جیسا ہڈی کا اتصال محال خواہ نادر ہے اوسطرح گوشت کا عدم التیام بعید از قیاس ہے اور عروق اور شرایئن نرمی اور سختی میں ہڈی اور گوشت کے درمیانی ہیں قیاس مقتضی اسکا ہے کہ اس صفت میں بھی بین بین رہیں یعنے بہ نسبت گوشت کے قبول التیام میں کم ہو اور بہ نسبت ہڈی کے التیام سہل اور اسان ہو پس مناسب یہ ہے کہ اگر مقدار فضیل کا شق عروق اور شرایئن میں ہو اور بدن بھی نرم اور تر ہو جوڑ جاوے اور اگر ایسا نہو التیام نہو سکے۔ مگر یہ قیاس جالینوس کا بڑہانی نہیں ہے بلکہ خطابی کی ایک قسم معلوم ہوتی ہے لہذا چندان اعتماد کے قابل نہیں ہے اعتماد اس مقام پر فقط اوس تجربہ پر ہے جو کہ مشاہدہ جالینوس میں آچکا ہے **بیان مجملی بیان جراحات کا** بعض اعضا ایسے ہیں کہ اونمیں اگر جراحت واقع ہو ضرر عظیم پیدا ہوتا ہے اور اگر نوبت ہلاکت کی پہونچتی ہے اور شاذ و نادر کوئی بچ بھی جاتا ہے جیسے شانہ اور گردہ اور دماغ اور امعاء دقاق اور جگر اگرچہ سلامت موت سے بھی

ممکن ہے بشرطیکہ زخم خفیف ہو مگر قلب مین کیسی ہی خفیف جراحت کیون نہ پہونچاوے اوسکے بعد جانبر ہونے کی امید نہین ہوتی اکثر شخص کو جراحت بطن کی پہونچتی ہے جب اوسکو اوکالی اور ہچکی یا روانی شکم عارض ہو مرجائیگا اگر جراحت چند مقام پر ہوگی تو اور ورم کی شدت ضرر ہوگی جیسے پروس غشل خواہ عضلات کی تمامی کے مقامات جو عصبانی ہین اور جب تک ورم پیدا نہو یہی معلوم کرنا چاہیے کہ زخم اندرونی جانب مین ہے کہ انصراف مواد کا بطرف اوسکے ہوا پس جراحت کے واسطے کسیقدر مادہ نہین پہونچتا ہے جو ورم پیدا کرے ۔ جو احکام اور قواعد باب قروح مین مذکور ہین اونکا تامل بھی جراحات کی تدبیر مین درکار ہے اسلیے کہ اکثر امور قروح اور جروح کے مشترک ہین اور وہان تک اون احکام مشترکہ کا ذکر ہمنے فقط باین غرض کیا کہ مناسبت اور موافقت دونون مین تھی **بیان عام جراحات لحمیہ کا** گوشت کا زخم یا سیدھی شکل پر اور بسیط ہوتا ہے یا گول اور ذو اضلاع ہوتا ہے خواہ ایسا زخم ہو کہ مقدار گوشت کی کسیقدر گھٹ گئی ہو اور کبھی زخم ایسا گہرا ہوتا ہے کہ اندر کیطرف زیادہ اور باہر سے کم نظر آتا ہے اور کبھی کھلا ہوا کہ بخوبی باہر سے نظر آتا ہے یہ جملہ اقسام جراحات کو خون کے بند کرنے مین یکسان ہین اور یہ تدبیر سبکے واسطے مشترک ہے اور اس خاص تدبیر کے بیان کیواسطے ہم نے ایک باب جداگانہ تجویز کیا ہے کبھی سیلان خون کا بقدر معتدل ہوتا ہے کہ اوتنی مقدار پر خون کا نکلنا زخم کے واسطے مفید ہے کہ ورم کو مانع ہوتا ہے اور تغیر یعنے پھنسی پھوڑا ہونا اور تب بھی ہونے نہین پاتی اسلیے کہ عمدہ تدبیرات جراحات کی یہی ہین کہ زخم مین ورم پیدا نہونے پائے اور جب ورم پیدا نہوگا ہر طرحکا علاج اور ہر ایک طرحکی تدبیر ہوسکے گی ۔ پھر اگر زخم کی جگہ مین ورم ہو خواہ رض اور فسخ عارض ہوا ہو زخم کو درز دینے سے کسیقدر خون ایسا جمع ہوگا جسے آماوگی ورم پیدا کرنے کی خواہ قیح بن جانے کی ہوگی ایسے زخم کا علاج بدون اصلاح اور تدبیر اس خون کی ممکن نہوگا پھر اسکا علاج بطور ورم کے کرنا چاہیے ۔ اگر مقام رض مین کسیقدر خون مجتمع ہوا ہو اور مقدار اوسکی مقدبہ بھی ہو بہت بلد اوسکے تحلیل کی تدبیر کرنی واجب ہے اسطرح پر کرین کہ اوسکا احالہ قیح کیطرف ہوجاے اور تحلیل بھی اوسکی کرنی چاہیے اور یہ غرض ہر ایک شی حار اور نرم سے پوری ہوتی ہے اور اون اشیا کا بیان اوپر ہوچکا ہے اور اسواسطے واجب ہے کہ سیلان خون کی اعانت کرین اگر نکلنے مین خون کے کسیقدر نقصان پیدا ہوا ہو ۔ پھر اگر زخم بسیط اور مستقیم ہوا اور کسیقدر گوشت سالم نہوا ہو اوسکی تدبیر فقط بندش سے ہوسکتی ہے اور چکنائی اور رطوبت کو استعمال سے بچانا چاہیے اور حفاظت اس امر کی ضرور ہے کہ دونون لبون کے بیچمین کوئی شے از قسم غبار اور بال وغیرہ کے نہ پہونچ جاے جو مانع التیام کی ہوا اور مزاج اور عضو کا جو زخم رسیدہ ہے بھی بخوبی درست کرنا چاہیے اور خوب کوشش کرنی چاہیے کہ سواے خون طبعی کے کسیطرح کا خون غیر طبعی کا جذب اوس مقام تک نہونے پاے ۔ اگر زخم کی مقدار بڑی ہو اور کنارے آپسمین نہ مل سکین اسوجہ سے کہ [illegible] سے اور ورم دور بوجہ پھیلنے کے ہوگئے ہین یا اوسکی شکل مختلف ہے خواہ کسیقدر جو ہر لحم کا اوس جگہ سے کٹ گیا ہے اوسکا علاج ٹانکے لگانے سے کرنا چاہیے اور بعد ٹانکے لگانے کے ایسی تدبیر جدید کا ہے کہ اوسمین کشتی کی [illegible] جمع نہ ہونے پاے استعمال ادویات مخدہ کا اور استعمال ملصقات کا جو آیندہ مذکور ہوتے ہین اس غرض کو اور اگر لگا ۔ اگر زخم گہرا ہو اوسکی بندش کبھی کافی ہوتی ہے اوسکے الصاق مین اور کچھ کھولنے کی ضرورت نہین ہوتی ہے اور کبھی [illegible] امکان ہوتی ہے کبھی اور بہ ضرورت اوسوقت ہوتی ہے جب بندش باستواری سے کچھ زخم کو فائدہ نہوچنانچہ آیندہ ہم بتفصیل بیان کرینگے خصوصاً جا بیرد رست بندش اصل عمدہ یعنے

یعنے خاص مقام پر گرہے کی درست بندش نہو سکے پس لوچہ تنگی پیدا نہ ہونے کی انصباب مواد کا اوسکی طرف ہوتا ہے اور ضعف عضو کا معین انصباب مواد پر ہوتا ہے خواہ وجع اور درد کی وجہ سے جذب مواد ہوتا ہے خواہ اور وجوہ جذب مواد کے ہوتے ہین جنکا ذکر ہم باب قروح مین کرینگے۔ جب کسی زخم کو کھولنے کی ضرورت ہوا و سوقت روئی وغیرہ اوسکے مونہہ پر واسطے جذب رطوبت خواہ زخم پونچھنے کی ضرور رکھنی چاہیے خصوصًا اگر بندش ٹھیک مقام ضرور پر درست نہ ہوئی ہو جیسا ابھی مذکور ہوچکا خواہ زخم کی جگہ ایسی ہو کہ مادہ ردی کا خارج ہونا اوس زخم سے بدون لوچنے اور صاف کرنے کی ممکن نہ ہو خواہ زخم مین کوئی ہڈی واقع ہو خواہ زخم پھٹ کر ناصور ہوگیا ہو خواہ اوسمین رطوبت ردی بہت زیادہ پہونچی ہو کہ اوسوقت وہ زخم قروح کے حکم مین ہے جراحات کے اقسام سے نکل گیا۔

عالم فن جالینوس نے کہا ہے کہ زخم محتاج ایسی بندش کا جس سے دونون سرے یکجا ہوجائین اوسی وقت ہوتا ہے جب ارادہ الصاق اور التیام کا کیا جاے لیکن اگر ارادہ یہ ہو کہ اوسمین از سر نو گوشت پیدا ہو اوسوقت کچہ بندش کی ضرورت نہین ہے مگر ایک مرتبہ محتاج بندش کا ہوتا ہے تاکہ جو چرک وغیرہ اوسکے مونہہ پر ہے نکل جاے اور پھر ایکمرتبہ حاجت بندش کی اوسواسطے ہوتی ہے تاکہ دوای ٹھیک اوس مقام پر ٹھہری رہے اوسی حکیم کا قول ہے کہ اگر کسی زخم کا چرک وغیرہ دفع ہونے کے واسطے جو مکان ایسا ہو کہ ادھر سے گمان چرک دفع ہو سکنے کا ہے اوسے کسقدر چاک کردین اگر یہ چاک ٹھیک اوسی جگہہ پر واقع ہو جو مکان غائط خروج وسخ اور ریم کی رکھتا ہے سبحان اللہ اس سے بہتر کیا ہے ورنہ اوسکو اس شکل پر چاک کردین کہ بآسانی ادھر سے مادہ نکل کر اوسی مکان تک پہونچ جاے۔ وہی حکیم کہتا ہے مین نے بہت سے زخم ایسے اچھے کردئے ہین کہ اونکا گڑہا زانو مین تھا اور مونہہ بطرف ران خواہ ران مین اونکا مونہہ تھا ایسے زخم کے علاج مین کچہ مجھے اوسکی حاجت نہ ہوئی کہ اونکے واسطے کوئی اور مونہہ پیدا کرتا جو زانو سے نیچے ہوتا بلکہ مین نے ران کو اسطور پر نصب کیا کہ گڑہا زخم کا اوپر ہوگیا اور مونہہ زخم کا نیچے ہوا اور بندش کی کچہ ضرورت نہوئی۔ اسی طرح کبھی ساعد اور کف کو مین نے اسطرح پر لٹکا دیا ہے کہ زخم کا مونہہ ہمیشہ نیچے رہا اور ریم وغیرہ سب اوسی مونہہ کیطرف سے نکل جایا کیا۔ یہ قول جالینوس کا تھا۔ مین کہتا ہون کبھی جراحت ایسے مقام پر واقع ہوتی ہے کہ بدون بالکل کاٹ ڈالنے کے اور عضو مجروح کو جدا کرنے کے کچہ چارہ نہین ہوتا ہے۔ اگر زخم سے بہت سا گوشت کٹکر نکل گیا ہوا و سوقت حاجت ایسی ادویہ کی ہوتی ہے جو بنا گوشت پیدا کرین اور فقط وہی دراجو مجفف رطوبات اور دافع جذب مواد ہو کافی نہین ہوتی بلکہ اکثر ایسی دوا مضر بھی ہوتی ہے جو مجفف اور دافع ہو اسواسطے کہ جسمادہ سے انبات لحم ہوتا ہے اوسکو روک کرتی ہے۔ کبھی غور اور نقصان ہڈی کا ہوتا ہے کہ وہ گڑہا تمامہ بھر نہین سکتا ہے بلکہ وہ گڑہا باقی رہجاتا ہے جیسے کبھی یہ بھی اتفاق ہوتا ہے کہ دوا کے استعمال سے کہ گوشت زیادہ از مقدار مطلوب پیدا ہوتا ہے۔ جس مریض کے زخم مین گوشت جدید پیدا کرنا منظور ہو واجب ہے کہ غذاے محمود حید الکیموس اوسکے واسطے تجویز کرین۔ کبھی دوا جو منبت لحم ہوتی ہے اوسمین یہ طاقت نہین ہوتی کہ نئی جلد بھی پیدا کردے بشرطیکہ جلد بالکل کٹ گئی ہو بلکہ اوس جلد کی جگہہ سخت گوشت ایسا پیدا کرتی ہے کہ اوسپر بال نہین اوگتے۔ رگون کا حال یہ ہے کہ اکثر اونکے شعبے جدید پیدا ہوتے ہین اور مثل گوشت کے اونمین انبات از سر نو ہوتا ہے۔ بعض اقسام جراحات کے ایسے ہین کہ اونمین خطرہ زیادہ ہوتا ہے جیسے وہ زخم جو اعصاب اور اطراف عضل مین واقع ہون اونکا بیان ہم احوال عصب کے ہمراہ کرینگے اور اکثر ایسے جراحات کو تابع اعراض بداور ردی ہوتے ہین جسطرح کہ اکثر زخم کنارہ عضل کا تغیر لون اور سقوط نبض پیدا کرتا ہے اور سقوط نبض بعد تواتر اور صغر کے عارض ہوتا ہے اور نوبت غشی کی

پہونچی ہے اور قوت ساقط ہوجاتی ہے اور کبھی ایسے زخم کے بعد تشنج بھی پیدا ہوتا ہے اور اسیطرح وہ زخم جو زانو کے نزدیک صفینہ اوس ہڈی کے جو بطور دھکنی کے واقع ہے پہونچکر اسکے بعد بھی اعراض ہولناک پیدا ہوتے ہین اور وہ اعراض مہلک ہین کہ اوسے جان بری ہوتی ہے اگر ایسے جراحات مین جو عضل پر واقع ہون تشنج واقع ہو اور قبول علاج کا نہو سکے اوس عضلہ کو عرض مین قطع کردینا چاہیے اور اوسکے فعل کے بطلان پر راضی ہونا چاہیے لیکن جب تک اصلاح تشنج کی ہوسکے اس تدبیر مین تاخیر کرنی چاہیے خواہ اگر اختلاط عقل کی تدبیر کسی اور ذریعہ سے ممکن ہو جو عضلہ کو قطع نکرسکے یہی حال رکبہ یعنے زانو کی جراحت کا ہے اور یہی قدر اوس سے بھی متوقع ہوتا ہے اور کبھی احتیاج شق عضلی کی ہوتی ہے جیسے اس شکل کا + چاک اور احتیاط مقتضی اسکی ہوتی ہے کہ اوسکے اور ام اور قروح مین فصد اور اسہال سے مدد چاہیے اور التحام کو منع کرین تا اینکہ دونون سرے بخوبی مل جائین اور پھر تدبیر التحام کی کرین

ادویہ منبت لحم اور ادویہ خاتمہ اور اگالہ کا بیان وہ ادویہ منبت لحم وہی ہے جو خون صحیح کو بستہ کرکے گوشت بنادے اگر ایسی دوا مین تجفیف زیادہ ہو خون کے ورد کو موضع جراحت مین رد کے پس مادہ گوشت بننے کا پیدا نہوگا اور اگر دوا مین قوت جلا کی زیادہ ہو کی خون کو رقیق اور سائل کرکے جو مادہ موجبہ لحم ہے اوسے منفود کردے کی لہذا واجب ہے کہ اس دوا مین نہ جلا ہی شدید ہو اور نہ زیادہ تجفیف ہو بلکہ ایک حد معین پر تجفیف بھی ہو اور کسیقدر جلا بھی کہ ریم وغیرہ کو پاک کردے اور زیادہ قبض معتدبہ کی ضرورت نہین ہے اور حرارت اور برودت مین یہ دوا بقدر احتیاج جراحت اور قرحہ کی محتاج ہے اگر حرارت زائل ہونے والی ہو علاج بالضد کرین کہ زوال ہوجاے اور اگر جراحت غیر زائلہ ہو یعنے اوسکا زوال بقدر معتدبہ نہوتا ہو تاکہ کسیقدر رطوبی رہی ہو اوسکا علاج بالمثل اور بالمشاکل کرنا چاہیے کہ حار کا حار سے اور بارد کا بارد سے اور تاثیر دوا کی مراعات بھی واجب ہی یعنے جس مقام پر اور جس موضع پر دوا لگائی گئی ہے اوسکا حال بھی ہر وقت ملحوظ رہے اسلیے کہ اگر بافراط استعمال ہوگا خرابی مزاج عضو کی زیادہ ہوجاے گی ۔ اور وہ ملحمہ وہی ہین جو زخم کی دونون باڑھون کو اگر پھیلی ہون ملادین اور اوس دوا کو زیادہ احتیاج تصرف اور عمل کی زخم مین نہین ہوتی فقط زخم کے سطح مین اثر کرے بوجہ اوسی مداوت اور تری کے جو کہ جوہر سطح مین اور دونون سرون مین زخم کے ہے وصل پیدا کردیتی ہے اور اگر کسیقدر خون موجود ہو وہ دوا ملحم خون کی تجفیف کرکے اسقدر خون جو الصاق زخم کے واسطے کافی ہو چھوڑ دیتی ہے اور تجفیف خون کی اتنی جلد کرتی ہے کہ قیح نہین پڑنے پاتی اور یہ بات اس دوا سے جب ہی ممکن ہوتی ہے کہ قوت تجفیف کی اوسمین زیادہ ہو لیکن ضرور ہے کہ اوسمین قوت جلا کی نہو اسلیے کہ جلا اور التحام مین ضد ہی وجہ یہ ہے کہ غرض اس دوا کی استعمال سے یہ ہے کہ جو خون موجود اور حاصل ہے اوسمین لس اور چپک پیدا کرے اور جلا کی دوا سے یہ خون رقیق ہوکر بہ جاے گا اور جس مادہ کی پیدا ہوتی سے امید چسپیدگی کی ہے وہ مادہ کم ہوجائیگا اور وہ خون جس سے وہ مادہ پیدا ہوتا وہ بھی کم ہوجائیگا یہ دوا تجفیف کی نقصان کے محتاج نہین ہے جیسی کہ منبت لحم کو اسکی حاجت ہو اسلیے کہ منبت لحم کو حاجت یہ ہے کہ مادہ سیلان کرکے اسکی طرف آئے اور تجفیف اس سیلان کو منع کرتی ہے اور دوای ملحمہ محتاج مادہ کی نہین ہے بلکہ جو مادہ موجود ہے اوسی مین اثر کرتی ہے لہذا اسکو تجفیف قوی اور قبض اندک کی حاجت ہے ۔ جو دوا مدمل اور التام [illegible] یعنے زخم مین پیری [illegible] مستعمل ہوتی ہے اوسی احتیاج قبض کی ان دونون سے بھی زیادہ ہے اسلیے کہ اس دوا کو حاجت خشک کرنے کی جو بالطبع خشک ہو یعنے جلد مین جو رطوبت زخم کی ہے اوسکے خشک کرنے کی [illegible] جب خشکی ہو [illegible]

تک اس دوا کو فعل تجفیف کرنا پڑتا ہے اور رطوبت غریبہ اور رطوبت اصلیہ دونوں کو فنا کرنا اس دوا کو لازم ہوتا ہے اور وہ تینوں اقسام فقط رطوبت غریبہ کو خشک کرتے ہیں اور رطوبت اصلی میں استیفدر خشکی پیدا کرنے کی اونکو ضرورت ہے کہ چپیدگی پیدا ہو اور قوام غلیظ ہو جاوے اور جوہر اصلی رطوبت میں کمی نہونے پائے۔ جو دوا اکال ہے اور گوشت گرادینے کے واسطے خواہ کم کرنے کی غرض سے مستعمل ہوتی ہے اوسمیں جلا کی زیادہ ضرورت ہے **زخم وغیرہ کا چاک کرنا کونسی کیواسطے** جالینوس کا قول یہ ہے کہ زخم کا جو مقام زیادہ بلند ہو اوسی جگہ سے چاک کرنا چاہیے اور جو مقام رکنک خواہ رقیق اور پتلا ہو نہیں چاک کرنا چاہیے اور قلنگاوف کا مونہہ اوسطرف ہو جدہر زیادہ فیح وغیرہ جاری ہو کر نکل جاوے اور اوسکی نکاس اسفل کی طرف ہونی چاہیے جیسا اوپر بیان بھی ہو چکا ہے اور چاک کرنیمیں استرہ کا خیال رہے کہ جو شکن اور چین اوس عضو میں ہو اونکو بچا کر اور اونکے اور سیدھی تو یب کا بچاو جیسا اوپر تفصیل بیان کر دیا ہے سب اچھی طرح نگاہ میں اور خراجات اور پھوڑی چاک کرنے میں جو خوبیاں اور قواعد لکھے گئے اونکو دوبارہ لکھنے کی کیا ضرورت ہے سوا اوان مقامات کے جنکو ہمنے مستثنے کر دیا ہے کہ وہاں ضرورت اس حفاظت کی نہیں ہے اور سب جگہ یہ ضرور ہے کہ ان قواعد کا لحاظ رکھیں۔ ہاں البتہ ارنبہ یعنے کش ران اور زیر بغل میں چاک اسطرح نہ کریں کہ جلد کے ہمراہ کسیقدر اندر والی چاک کا اثر پہونچ جاوے بعد ازاں اوسپر مجففات ایسے رکھیں جنمیں لذع نہو اور وہ مجففات جدول اودیہ مفردہ میں بخوبی اور تفصیل تمام لکھدئی ہیں۔ دقاق کندر ایسے دقت کندر سے افضل ہے ایسلیے کہ دقاق کندر میں قبض بہت زیادہ ہے۔ جراحات اور زخم کا علاج اگر چاک کرنے کے ذریعہ سے کریں افضل یہ ہے کہ پانی اوس مقام پر نہ لگنے پائے اور اگر مریض کو بے استحمام کئے ہوئے چارہ نہو جیسے ہنود وغیرہ پس واجب ہے کہ زخم کو مرہم وغیرہ سے چھپا لیں تاکہ اثر پانی کا زخم تک نہ پہونچے خواہ تبل میں کپڑا ڈبو کر زخم کے اوپر رکھ لیں جو اب حمام اور رطوبات حمام میں اور پانی میں حائل ہو خواہ کوئی اور حیلہ اور تدبیر جسطرح ممکن ہو اوسے کریں **تدبیر اون زخموں کی جنمیں ورم اور درد ہو** ایسے جراحات اور زخم محتاج نرمی اور رقت کے ہوتے ہیں اور اسکا اعتقاد بالجزم کرنا چاہیے کہ اندمال جراحت کا بدون تسکین ورم کے نہیں ہو سکتا ہے اور ورم کی تسکین اوسی چیز سے ہوتی ہے جو تسکین اول تبرید اور تنفیف ہو اور اس اثر کے بعد دوسرا اثر ارخا کا بھی اوس دوا میں موجود ہو۔ اور یہ بھی جاننا چاہیے کہ ایسے جراحات کا علاج نمایاں وہی ہے کہ اورام کا علاج جسطرح ہوتا ہے۔ اور خاص علاج ایسے زخموں کا از سر تا پا ایسا ہے کہ اسکا نفع عام ہے اور جملہ اعضا میں فائدہ اوسکا تیقن سے یہ ہے کہ ایک انار شیریں لیکر شراب عفص میں اوسے پختہ کریں اور وہ مرہم مجروح کے اوپر بضماد کرنیں واجب ہے کہ حال ورم کا بغور تامل دیکھیں کہ انجام کار اسکا کسطرف ہونے والا ہے مثلاً اگر ورم سیاہ کا استعمال کریں اور اوسکے استعمال سے سرخی اوسکی بڑھتی جاوے اور چھالے پیدا ہونے لگیں اوسوقت مبردات کی طرف زیادہ مائل ہو جاوے اور مرہم ابیض کا استعمال مناسب ہوگا اور اگر پہلے خواہ بعد استعمال مرہم اسود کے استعمال مرہم ابیض کا کیا ہو اور تہل خواہ صلابت زخم کی طرف ہتی ہو پھر استعمال مرہم اسود کا کریں **جراحات احشا ظاہری اور باطنی کی تدبیر کلی کا بیان** باطن میں کسی عضو کے شق ہونے کا خواہ کٹ جانے کا اگر احتمال ہو اوسکے علاج کی غرض یہ ہے کہ پھر سے التحام ہو جاوے اور اندر کیطرف خون منجمد ہونے نہ پائے اور بکثرت خون بطرف خارج کے بھی نہ ہونے پائے پہلی دو غرض کے پورا کرنے کے واسطے اگر بالبس یعنے خشخاش زبدی کو سرکہ میں پختہ

کرکے استعمال کرین برابر کار ہو جاتا ہے بطور یون کبیر ایک درہم خوراک اختیار کرین جب بھی مراد حاصل ہوگی اور گل مختوم ایسی شے ہے کہ اوسکے استعمال کے بعد پھر دوسری دوا کی احتیاج باقی نہین رہتی ۔ اور تیسری غرض یعنے منع نزف الدم کے واسطے دیرہ دقاق بزر الفج ناد العسل سکے ہمراہ استعمال کرین خواہ جملہ ادویہ جو باب نزف الدم مین مذکور ہوچکین اونمین سے جسے چاہین اختیار کرین جو زخم اور شگاف ظاہر بین ہو اوسکے واسطے قول اقراط عالم لکھا ہے اگر مراق بطن کو پھاڑ کے بغیر امعا باہر نکل آئی ہو اوسوقت پہلے اس بات کو جاننا چاہیے کہ امعا کیونکر اندر لیجائین گی اور اونکے انضمام کی کیا تدبیر ہے اور اونکے اندر لیجانے کی کیا صورت اچھی پیدا ہوسکتی ہے اور اگر ثقب یعنے پردہ خاص باہر نکل آئی ہے اوسوقت اسکی تدبیر بین خیال واجب یہ ہے دیکھین کہ استوار بندش سے اوسکی بندش مناسب ہے یا نہین اور اس بندش سے جراحت مین اتصال ہوگا یا نہوگا اور ٹانکے لگانے کی گنجایش ہے یا نہین جالینوس نے تشریح مراق کو ذکر کیا ہے اور ہم نے بھی تشریح مین اوسکا بیان کردیا ہے جالینوس کا قول یہ ہے کہ موجب بیان مذکر تشریح کو مناسب یہی ہے کہ اگر موضع بہرہ یعنے وسط بدن مین خرق اور شگاف حارض ہوا ہے موضع فصد تین انگشت کے لگانا خواہ اور تدبیر کرنا کہ خطرناک ہے اور خصران دونو جانب داہنے اور بائین طرف مین بمقدار چار انگشت کو بہرہ یعنے درمیان ہم سے واقع ہین ۔ جالینوس کہتا ہے اگر شق موضع بہرہ مین واقع ہوگا ضرور امعا بھی نکل آئین گی اور امعا کا پھر اندر کی طرف پھیرنا ضرور دشوار ہوگا اسلیے کہ امعا کو جو نیز روکے ہوئے تھی وہی دو عضلے تھی جو طول بدن مین اوتری ہین سینہ سے استوان عانہ اور ہم پیوستہ ہین جب ایک عضلہ بھی ان دونوان مین سے منحرف اور کج ہوجاتا ہے بعض امعا بطرف خارج سکے ضرور نکل آئین گی اور امعا کے باہر نکل آنے سے شگاف اور زخم مین تو اور بلندی پیدا ہوگی ۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ جو عضلہ فصد مین ہے اوسکی تنگ گیری سے یہ بڑی ہوئی تھی اور وسط مین کوئی اور عضلہ قوی ایسا نہین ہے جو اسے روک رکھے پھر اگر ایسے اسباب آمادہ اور مہیا ہون کہ جراحت عظیم ہوجاوے چنانچہ امعا باہر نکل آئین گی اوسوقت اونکا اندر داخل کرنا اور اپنی اصلی جگہ پر واپس کرنا بہت دشوار کام ہے ۔ اور چھوٹے چھوٹے زخم مین بھی اگر ادخال امعا کا بہت جلد نکیا جاوے پھولکر غلیظ ہوجاتے ہین اسکی وجہ یہ ہے کہ جسقدر ریح پیدا ہوتی ہے اوسی کی وجہ پیدا ہوتی ہے اوسی کی وجہ سے زخم پھول جاتا ہے اور اسیوجہ خرق اور شگاف اندر داخل نہین ہوتا اسی وجہ سے اسلیے جراحات وہی ہے کہ باوجود یکہ مراق کو اوسنے پھاڑ ڈالا ہو مگر مقدار اوسکی عظیم اور اور صفر مین معتدل ہو ۔ پھر جالینوس نے کہا ہے کہ ایسے زخم کا علاج محتاج چند اشیا کا ہے پہلے تو امعا کو اندر کیطرف پھیر لیجانا اور جو آنت باہر کیطرف نکل آئی ہے اوسے اپنی خاص جگہ پر پہنچا دینا چاہیے ۔ دوسرے یہ ہے کہ بعد اسکے کہ اوسے اپنے اصلی مقام پر پہنچا دین ٹانکے لگادین ۔ تیسرے یہ کہ بعد ٹانکے لگانے کے اوپر دوا سے موافق اور مناسب لگا چھوڑ اس امر کا خیال رہے کہ پوری کوشش کیجاے کہ اعضاے شریف کو ان تدبیرات کیوجہ سے کسی طرح کا ضرر خواہ ایذا نہ پہونچے ۔ اب بین کہتا ہون کہ اگر زخم پھولے ہوسے کے ایسا ہو کہ جو آنت باہر نکل آئی ہے وہ اندر بیٹھ نہ سکے اوسوقت معالج پر واجب ہے کہ تحلیل اورنس ریح کی کرے جس سے انتفاخ پیدا ہوا ہے یا اس شگاف کو بڑھا دی اور ریح کا تحلل کردیتا زخم کے بڑھانے سے بہتر ہے اگر قدرت تحلیل پر ہو ۔ آنت کے پھول جانے کا سبب برودت ہوا کی ہے اس وجہ سے واجب ہے کہ اسفنج کا ٹکڑا آب گرم مین ڈبوئین اور نچوڑ کر سینک کرین ۔ شراب خالص کے ذریعہ سے اگر تکمید کرینگے ایسے موضع پر وہ بھی نافع

ہو گی سوا سطے کہ شراب مین تسخین پانی کی تسخین سے زیادہ ہے اور امعا کو قوت بھی دیتی ہے ۔ پھر اگر مقاتل نہو اور یہ علاج کیا تو تکرار
او سوقت زخم کے بڑہانے کی تدبیر کرنی چاہیے اور بہت مناسب آلہ جس سے زخم کو بڑہاتین وہ آلہ ہے جو تمام میطنوا صیر معروف ہے
اور وہ چھریان اور چاقو جو چاک کرنے کے واسطے جراح لوگ بہت تیز بناتے ہین اور اسیطرح جنکے دونون سرے بہت تیز ہوتے ہین اونسے
حذر کرنا چاہیے ۔ بہت مناسب شکل مریض کی کھڑی کرنے کی بشرطیکہ جراحت پنجے کے دھڑ مین ہے یہ شکل ہے کہ اوسے اولٹا کھڑا کرین اور
اگر زخم اوپر کے دھڑ مین ہے اوسکے ٹھہرانے کی شکل سیدھا کھڑا رہنا اور دونون صورتون مین غرض اصلی مریض کی ٹھہرانے کی یہی ہے
کہ جوانت باہر نکل آئی ہے اوسپر اور امعا کا لوٹنا نہ پڑنے پائے جب اس غرض پر اطلاع حاصل ہوئی واضح ہوا کہ اگر زخم داہنی جانب ہوگا
مریض کو بائین جانب میلان ضرور کرنا چاہیے اور اگر زخم بائین جانب ہو داہنے شق کی میلان ضرور چاہیے یعنے جانب زخم کے اوپر
اور خلاف جہہ مرکز ثقل مین ہونی چاہیے اور یہ قاعدہ جمیع اقسام جراحات مین عام ہے اور عظیم النفع ہے ۔ اور آنت کا اوسی مقام پر
محفوظ رہنا جس مواضع سے اوسے خصوصیت ہو بعد ازانکہ وہ اندر کی طرف داخل کردی جاے بشرطیکہ جراحت عظیم ہو اس بات کو
پورے ہونے کے واسطے ایک چوڑی رسن خواہ تسمہ چمڑے کا درکار ہوگا اور اس سے غرض یہ ہے کہ مقام اس جراحت کا باہر سے ہاتھ
مین گرفت کرکے دونون سرے زخم کے ملا دینے چاہیے اور دونون کو یکجا کرکے جسقدر ضرورت ہو تھوڑا تھوڑا کھولتی جائین اور انت کو
اندر داخل کرتے جائین خواہ ٹانکے لگاتے ہین اور جہان ٹانکے لگا چکے ہین اوسے بھی زور سے گرفت کیے رہین ایسا نہو کہ ٹانکا ٹوٹ
جاے خواہ ڈھیلا ہو جاے تا انکہ تمام زخم کے ٹانکے لگ جائین اور باستواری ضمانت سے فراغ حاصل ہو اگر قسمیہ وغیرہ سے بندش نہوگی
یہ صفائی اور درستی نہ حاصل ہوگی سناب مین اندر کے ٹانکے لگانے کی ترکیب عمدہ بیان کرتا ہون کہ اوسطور سے زخم اندرونی
کا سینا اور ٹانکے لگانا بہت عمدہ اور بے خطر ہے ۔ پس کہتا ہون کہ چونکہ غرض اصلی ضمانت اور ٹانکے لگانے سے یہی ہے کہ مابین
صفاق اور مراق کے وصل پیدا ہو لہذا واجب ہے کہ ابتدا دوخت اور ٹانکے لگانے کی اسطرح پر کرنی چاہیے کہ باہر سے سوئی اندر کیطرف
دائین اور ہر ایک ڈوب کی ابتدا باہر کیطرف سے کرین جب سوئی ڈوب جاے اور اوس عضلہ تک پہونچے جو طول بدنین سیدھا پہونچا ہو
او سوقت کہ پردہ کا وہ سرا جو اسی بارہ کیطرف واقع ہے اوسمین سوئی کو زیادہ نافذ نہ کرین بلکہ اوس سے نکالکر دوسرا سر اصفاق کا اندر
سے لیکر سوئی کو اوسمین پیوست کرین کہ اندر ہی پھر دوسری بارہ مین مران کی سوئی کی نوک داخل ہو اور باہر نکل آئے اور جسطرف
زخم ہے اودھر پورا ڈوب لگانا ضرور ہے یعنے جدھر زخم مائل ہے اودھر کا سرا وار پار ٹانکے مین داخل ہو جائے ایسا نہو کہ اودھر اوچھا
ڈوب رہے کہ اوسکے کھل جانے کا زیادہ خوف ہے اور پورا ڈوب صفاق کے اوس جانب مین لگا کر باہر اطرف جلد کے سوئی کو نکال
لائین اور دونون سرے کو مع اوس جلد بیرونی کے وصل کردین جدھر زخم کا میلان ہے پھر سوئی کو اندر کیطرف لیجائین اور دوسرا سر اصفاق
کا جو جانب مخالف میلان زخم کے ہے اوسے دوخت کرین اور اسیطرح ہر ایک ٹانکے کو پورا کرین کہ جسطرف زخم مائل ہے اودھر کا
سر اصفاق کا اور جلد بہ نسبت دوسری جانب کے زیادہ ملاتے رہین اور اوسکی دوخت مین استحکام زیادہ ملحوظ رہے اور ٹانکے لگانے والی
اس ترکیب کو اپنی محاورہ مین کہتے کہ ایک طرف زیادہ دباوے کہ ٹانکا گہرا لگے اور دوسری طرف اوچھا ٹانکا لگانا چاہیے ۔ دو ٹانکے کے
درمیان مین فاصلہ مین دو ری کی تعداد یہ ہے کہ زیادہ فاصلہ نہونا چاہیے بلکہ جسقدر رکھنے اور قریب قریب ٹانکے بطور بخیہ کے ہون
وہی بہتر ہے ۔ پھر زیادہ اتصال مین یہ ضرر ہے کہ چونکہ سوراخ سوزن کے متصل ہونگے ۔ احتمال ہے کہ سب روزن ملکر ایک بیضاوی

اور چاک سا پیدا ہو کر فائدہ دوخت کا برطرف ہو جاوے یعنے سب ٹانکے کھل جاوین اور دونون باڑھین الگ الگ ہو جاوین جیسے بہت دور ٹانکے لگانے مین خوف یہ ہے کہ بخوبی وصل پیدا نہوگا لہذا واجب ہے کہ فاصلہ بمناسب چھوڑ کر ٹانکے لگاوین ۔ جس دوڑے سے ٹانکے لگاتے ہین اگر سخت اور مفتول ہوگا تو قرار اور دندانہ دوخت کے بھاڑ ڈالنے پر معین ہوگا اور اگر کم زور مثل کچے تاگے کے ہوگا خود ہی ٹوٹ جاویگا لہذا ایسا دوڑا اختیار کرنا چاہیے کہ درمیان بٹے ہوئے اور بدون بٹے ہوئے کے ہو یعنے کسیقدر ملیز کہ اوسمین استحکام بھی پیدا ہو اور محض کچا دھاگا بھی نہو اسیطرح اگر پوری جلد مین سوئی کو داخل کرینگے اگرچہ چھی جانے سے امن ہوگی لیکن زخم کے اندر خواہ باہر بہت سے اجزا ایسی رہ جاوین گی کہ اونکا التیام درست نہوگا اور بہت سے اجزا چھوٹ جاوینگے کہ اونمین وصل پیدا نہوگا لہذا اسمین بھی جانب اعتدال ملحوظ رہے ۔ جالینوس نے یہ بھی کہا ہے کہ زخم شکم کے ٹانکے لگانے مین غرض یہ ہے کہ صفاق مراق سے پیوند ہو جاوے اسلیے کہ اسکے التصاق اور پیوند ہونے مین دشواری ہوتی ہے اور وجہ اسکی یہ ہے کہ صفاق عضو عصبانی ہے ۔ بعض لوگ اسطرح ٹانکے لگاتے ہین کہ جو بارہ مراق کے خارج کیطرف ہے اوسمین سوئی گذرے کے اندر دونی بارہ مین اوسے داخل کرتے ہین اور دونون کنارے صفاق کو چھوڑتے ہین اور پھر جب ڈوب پورا ہو گیا دہرا ٹانکا لگاتے ہین اور کسی ٹانکے مین صفاق کا کسیقدر جزر شامل نہین رکھتے اور بعد ازان دوسری طرف سے صفاق مین بھی ایک ٹانکا جداگانہ اسطرح لگاتے ہین یعنے مراق کے ٹانکے الگ اور صفاق کے الگ رہتے ہین ایسا نہین کرتے کہ جارون نہ صفاق اور مراق کی یکجا کرکے ایکہی ٹانکے مین داخل کرتے ہون اور اسطرح کی خیاطت اگرچہ ایک قسم کی ایذا پیدا کرتی ہے اور جب تک خیاطت سے فراغ نہین ہوتا ہے زخمی کو تکلیف زیادہ اوٹھانی پڑتی ہے لیکن نہایت درجہ کا استحکام پیدا ہوتا ہے اور عوام جراح جو کہ جارون نہ کو یکجا کرکے ایکہی ٹانکا لگاتے ہین گودہ جلد لگا دیتے ہین مگر اوسطرح کی خیاطت مین وہی ضرر تقرر اور رہی جانے کا جو ہمنے بہت مفصل بخیہ کا حال بیان کیا ہے اسمین بھی مظنون ہے جیسے بعض درزی کپڑا چونکہ ایک ہی ثوب مین سی دیتے ہین کہ اوس دوخت کا بھی وہی حال خراب نظر آتا ہے اور صفاق اور مراق کے الگ الگ سینے مین کبھی یہ فائدہ ہوتا ہے کہ صفاق مراق کے پیچھے چھپ کر التصاق مستحکم پیدا کرتی ہے ۔ پھر اوسی حکیم نے کہا ہے کہ بعد ٹانکے لگانے کے ادویہ ملہمہ کا استعمال کرنا چاہیے ۔ بندش کی حاجت ایسے جراحت مین زیادہ ہے اور صوف کو سرکہ اور روغن زیت مین بھگو کر الطین اور حالبین پر اسطرح لپیٹین کہ جارون طرف سے لپٹ جاوین اور بعض ادویہ ملینہ سے جیسے ادہان اور لعابات زخمی کو حقنہ دینے کی بھی ضرورت ہے ۔ اگر جراحت امعاء تک پہونچی ہو اور آنت کل کر باہر پہونچ گئی ہو اوسکی بھی تدبیر وہی ہے جو ہم نے اوپر بیان کی ہے ۔ مگر اوسوقت حقنہ شراب اسود اور قابض سے کرنا چاہیے جو نیکرم ہو خصوصاً اگر جراحت نافذ ہو کر معاء صائم تک پہونچی ہو اوسکے اچھے ہو جانے کا یقین نہین ہو سکتا اسلیے کہ جرم اوسکا رقیق ہے اور رگونکی اوس معاء مین کثرت ہے اور طبیعت معاء صائم کی قریب طبیعت عصب کے ہے اور کثرت اعصاب مرار کا اوسپر ہوتا ہے اور حرارت اوسکی شدید ہے اسلیے کہ معاء صائم بہ نسبت اوراعلے کے جگر سے زیادہ قریب ہے اسکا زخم کیونکر اچھا ہو سکتا ہے ۔ اور اسافل بطن کی جراحت مین ہمکو دوا کرنے اور تدبیرات کی حسارت اس جہت سے ہوتی ہے کہ ان مقامات کی طبیعت لحمی ہے اور لحم کا التصاق اور پیوند زیادہ ممکن ہے بہ نسبت عصب کے جالینوس نے کتاب حیلۃ البرء مین کہا ہے کہ غرض معالج کے یہ وقت پھٹ جانے مراق بطنی مع صفاق کے یہ ہونی چاہیے کہ اوسمین ایسے ٹانکے لگائے جاوین تاکہ

صفاق اور مراق مین باہم اتصال پیدا ہوجاے اسلیے کہ یہ عضو عصبانی ہے اور التحام زیر مین قبول کرتا ہے اور یہ غرض اوسے طرحکی ٹانکے سے پوری ہوسکتی ہے کہ ویسے ٹانکے درست اور مضبوط لگاے جائین جو ہمنے بیان کردیے ہین کہ اون ٹانکونمین جمع اور چسپیدگی پیدا ہوتی ہے اور ہر ایک دوب مین واجب ہے کہ مراق کے سانہ صفاق کی بھی دو دخت ہوتی رہے وہ اسطرح کہ جب کوئی آنت باہر نکل آے شراب اسود قوی لاکر گرم کرین اور اوسمین صوف کو ڈبو کے آنت پر رکھین تاکہ اوسکا انتفاخ کم ہوجاے اور سمٹ جاے اور اگر شراب مذکور دستیاب نہو تو بعض اور سیاہ قابضہ جو بقوت قبض پیدا کرتے ہین اونمین استعمال کرین اگر وہ بھی نہ ملین فقط آب گرم سے تکمید کرنی چاہیے تاکہ انتفاخ امعا کا برطرف ہوجاے اگر اسقدر نہ ہوسکے کہ اندر داخل ہوسکے زخم کو زیادہ چاک کردینا چاہیے بقراط نے کہا ہے کہ اگر سرب بطن بوجہ کسی جراحت کے باہر نکل آئے اگرچہ تھوڑی دیر باہر رہیگی مگر عفونت ضرور پیدا ہوگی اور سرب مین یہ بات بہ نسبت اور امعا کے زیادہ ہے اور نیز بہ نسبت جگر کے اسلیے کہ امعا اور اطراف کبد اگر دیر تک خارج مین ٹھہرین گے تا اینکہ برودت خارج بھی اونمین اثر کرکے اونمین سرد کردے پھر بھی جب اونمین اندر کی طرف داخل کرینگے اور زخم پورا جائیگا امعا اور اطراف جگر اپنی طبیعت اصلی کیطرف عود کرینگی اور سرد کا حال ایسا نہین ہے اگر تھوڑی دیر بھی خارج مین ٹھہرے گی اور پھر جب اوسے اندر رد کرینگی جو مقدار باہر آئی ہے وہ ضرور متعفن ہوجائیگی اسواسطے اطبا نے یہ تجویز کیا کہ جسقدر باہر نکلتی ہے اوسے فوراً کاٹ ڈالتے ہین اور جو مقدار باہر نکل آئی ہو اوسکو ہرگز اندر کیطرف واپس نہین لیجاتے اگر کسی کے سرب مین اس خاصیت کی خلاف عدم تعفن بعد ادخال اندرون کے پایا جاے بہت قلیل اور نادر ہوگا اور غالب یہی ہے کہ ایسی خاصیت نہ پائی جائے اگر سرب سے کوئی مقدار باہر نکل آئے اوسوقت معلوم کرنا چاہیے کہ قابل کاٹنے کے ہے یا نہین اور اوسکا زخم قابل ٹانکے لگانے کے ہے یا نہین اور اگر سیا جاے تو کینکر دوخت کرین پھر اگر زخم بھرین بیچ وسط بطن مین ہو وہ زیادہ خطرناک ہے اسواسطے کہ اوسی جگہ اطراف اون عضلات کے ہین جو شکم پر پوشیدہ پُرسے ہین اور شکم اوسے منڈھا ہوا ہے اور اگر زخم خصرین مین ہو اور خصرین دونون جانب مین وسط بدن کے داہنے اور بائین بقدر چار انگشت کے واقع ہین یہ زخم اسلم ہے کہ اوس مقام مین اطراف عضل عصبیہ مین کوئی شے نہین ہوتی ہے لیکن موضع بھرکے ٹانکے لگانے بھی نہایت دشوار ہین اسلیے کہ اکثر مارا اونچا ہوجاتی ہے یا باہر نکل آتی ہے اس مقام کے پھٹ جانے سے اور اوسکا اندر کیطرف رد کرنا دشوار ہوتا ہے وجہ دشواری کی یہ ہے کہ معا کو جو چیز لائے اور گرفت کیے ہوئی تھی وہ بھی دو عضلہ تھے جو طول بطن مین دراز ہورہے ہین اور خود طحی ہین اور سینے سے رگ تک یعنی استخوان عانہ تک اوترتے ہین اسواسطے جب اس مقام مین جراحت واقع ہوتی ہے ان عضلات کو قطع کردیتی ہے اور اونچا ہونا معا کا اشد ہوتا ہے اسلیے کہ جو عضلہ خصر مین اسی معا کو گرفت کرتا ہے وہ یہی ہے اور جب یہ کٹ گیا پھر کوئی عضلہ کہ جو بقوت امساک عضلہ کو نیچے باقی نہین رہتا پھر اگر بادجود کٹ جانے اس عضلہ کے جراحت بھی عظیم ہو ضرور ہے کہ چند امعا باہر نکل آئین اور اونچا بھی ہوجائین اون کا اندر کیطرف داخل کرنا بہت ہی دشوار ہوگا **کیفیت جراحت کی بندش کی** اب زخم ظاہری اور شگاف کی بندش کا بیان ہم کرتے ہین اگر ارادہ یہ ہو کہ زخم اور شگاف مین التحام پیدا ہو وہ ترکیب کرنی چاہیے جو ایک عالم نے اس صنعت کی بیان کی ہے اوسی عالم کا یہ قول ہے کہ اگر کسیکو خواہش ہو کہ ایسا زخم اور شگاف ملتحم ہوجاے بشرطیکہ زخم پرانا ہو اور شگاف بھی زیادہ واقع نہوا ہو ایک پٹی اوسکے

گرداگرد لیپٹ دینی چاہیے اور اگر زخم اور شگاف عظیم نہو تو اسکی بندش کے واسطے رفادہ شلث درکار ہے پھر اگر مقام زخم کا تسلی ہو اور خالی جگہ نہو باوجود بندش شلثی کے خیاطت اور ٹانکے لگانا بھی ضرور ہے۔ اور بندش بطور شلث کے نہایت عمدہ ہے بہ نسبت بندش مربع کے تمام اقسام میں جراحت اور شگاف کے اسلیے کہ بندش بطور شلث کی فقط چاک اور شگاف کو سمیٹتی ہے اور ایسی بندش اس صورت پر ہوتی ہے ✕ اور ▽ اور بندش بطور مربع فقط شگاف اور چاک کو یکجا کرتی ہے چاہیے کہ چاک کا خط مستقیم درمیان دونوں مثلثوں کے ہو اور دونوں رفادہ بشکل مثلث کر اونمیں سے فرض کرو ایک ب ہے اور دوسرا ج ہے اور یہ دونوں درست باندھے جاتے ہیں اوسی شکل پر جو اوپر لکھی ہوئی ہے۔ پھر جسوقت بندش اس موضع کی درست ہوجاے اور دونوں سروں سے ربا طکی استواری ہو اوس صورت میں گرفت ربا طکے موضع شگافتہ کی بہت مستحکم ہوگی بہ نسبت اسکے کہ بندش مربع ہوتی اسواسطے زخم کے ملانے کے واسطے سوائے دوسرے والے ربا طکے اکثر اجائز نہیں ہے اور انمیں رفادہ مثلثہ کہتے ہیں اور شکل بندش کی یہ ہے جالینوس نے کتاب حیلۃ البرء میں لکھا ہے کہ ایک شخص کے ایسا زخم کاری لگا تھا کہ اوسکا غار قریب ارنبہ کے پہونچا تھا اور زخم کا مونہہ قریب رکبہ کے تھا جالینوس کہتا ہے کہ ہمنے اوس زخم کو بدون چاک کرنے کے اچھا کیا ہے اس تدبیر سے کہ اوسکے رکبہ کے نیچے مخادیں اور آلہ انہی کہ جس سے زمین کو پھاڑتے ہیں جیسے قلبہ خواہ پھاڑدار رکھکر رکبہ کو اونچا کر دیا اور اتنا سیدھا کیا کہ اوس زخم کا مونہہ اونچا ہوگیا اور بسہولت یہ تدبیر واقع ہوئی اسطرح ہم نے بہت سے زخم جو ساق اور ساعد میں تھے اونکو بھی بآسانی اچھا کر دیا پھر جالینوس کہتا ہے جو تجربہ اور مشاہدہ کریگا اوسے بیشک معلوم ہوجائیگا کہ جو زخم ایسے لگتے ہیں کہ اونکا خون مدہ ہونیکا محتاج ہوتا ہے یعنے اونکی صحت موقوف اس بات پر ہے کہ مدہ پڑے تب صحت پیدا ہوگی پس اوس خون کا اندر زخم کے ٹھہرا رہنا تاکہ کل رطوبت جسقدر اوس مقام پر ہے بطرف مدہ متغیر ہوجائے بہت عمدہ ہے اور بغیر حالت زخم کی واسطے بسرعت موثر ہے اور جو زخم زیادہ پھیلے ہوئے اور پکنے ہوئے ہیں پہلے اونکی ایسی بندش کرنی چاہیے کہ دونوں سرے آپسمیں مل جائیں ہاں اگر سروں کے ملانے سے وجع شدید پیدا ہوا سو بیشک البتہ یہ تدبیر مناسب نہیں ہوتی خواہ اگر زخم میں ورم پیدا ہوا ہو کہ وہ بھی بندش سے بہت وجع پیدا کریگا اگرچہ بندش نرمی سے بھی کیجاے پھر بھی وجع ضرور پیدا ہوگی یا کوئی عضلہ عرض میں ٹوٹ پھوٹ گیا ہو کہ وہ بھی جمع نہوسکے گا بلکہ اوسکے اندر ایک فتیلہ رکھیں گے اس خوف سے کہ ایسا نہو قبل زخم کے بھرنے کے جلد میں التیام اور وصل پیدا ہو یعنے عضلہ کا زخم ہنوز بھرنے نپائے اور جلد متدمل ہوجاے اور اندر چور رہجاے جیسا جالینوس کہتا ہے کہ یہی حال ہے کہ جسوقت ہم جلد سر کو چاک کرین اور بیچمیں دونوں سروں کے کوئی شے ایسی رکھیں جو اوس چاک کو بھر دے کبھی زخم کے دونو سروں کی جلد بطرف اندر دن قرحہ کے شق ہوتی ہے اوسوقت ایسی بندش کی حاجت ہوتی ہے جو اوسکو باہر کیطرف کھینچ لائے۔ اگر جراحت طول میں واقع ہو اوسوقت اکہری بندش کافی ہوتی ہے اور زخم کو بہت استحکام کے ساتھ جمع کر دیتی ہے اور اگر جراحت عرض میں ہو احتیاج ٹانکے لگانے کی اور سینے کی ہوگی اور جسقدر زخم گہرا ہو اوتنا ہی ٹانکا گہرا لگانا چاہیے اور ٹانکے کا گہرا لگانا بہ نسبت زخم کی بڑہانے کی بہت اچھا ہے۔ پھر جالینوس کہتا ہے کہ ہم کبھی باضطرار زخم کے بڑھانے کی طرف محتاج ہوتے ہیں جبکہ وہ جراحت بیچ کیطرف ہو اور ہمکو خوف ہو اگر اوسکو کھول نہ دینگے تو اوپر کی جانب اس زخم کی بھر جائیگی اور اندر کیطرف چور باقی رہجاے گا خواہ

بروقت زخم رسیدہ ہونے کے عضو پر جو ج کی ایسی شکل ہو کہ اگر اپنی اصلی ہیئت پر عود کرے گا اوس سے نکلنا اور روان ہونا مادہ کا ممکن نہوگا اور نہ اوسکے اندر کوئی دوا داخل ہوسکے گی اور اگر اوس شکل پر اسکو رہنے دیں جس شکل پر زخمی ہوا ہے درد کا ہیجان ہوگا یا ان لحاظ ہم مضطر اوسکے چاک کرنے کیطرف ہوتے ہیں اور بطور مناسب زیادہ چاک کرتے ہیں اگر مجملاً اسقدر ضرور یاد رہے کہ جو زخم عضلہ کی عرض میں واقع ہوا اسکی دونوں باڑھوں میں بُعد اور فاصلہ زیادہ ہوتا ہے اور اسی وجہ سے دونوں سروں کے ملانے اور وصل کرنے کی حاجت زیادہ ہوتی ہے اور اہتمام شدید درکار ہے ایسے زخم کی تدبیر میں اور بیشتر بدون خیاطت اور ٹانکے لگانے چارہ نہیں ہوتا ہے اور بدون استعمال رفادہ مثلث کے جو اوپر مذکور ہو چکا اسکی درستی ممکن نہیں ہوتی ہے۔ خصوصاً اگر ایسے زخم کا وقوع موجب نقصان لحم کے ہوا اور جو زخم طول میں واقع ہوا اسی قدر حاجت شدید بطرف اہتمام کے نہیں ہوتی ہے **ادویہ ملحمہ خراج کے** ایسی دواؤں کا بیان سمجھنے بخوبی کر دیا ہے اور اونکی قوت اور موضع الصاق کو بھی بیان کر دیا ہے اسمیں کچھ شک نہیں ہے کہ جو دواے لحم خشک چھڑکی جاتی ہے بطور ذرور کے اوسکا زیادہ قوی ہونا درکار نہیں ہے بہ نسبت ادویان اور قیروطی کے اور ادویان اور قیروطی کیطرف حاجت اس جہت سے ہے کہ خشک دواتین خصوصاً جیسے مردار سنگ خواہ اور ادویہ معتدل قعر زخم میں در نہیں آتی ہیں اور نہ مسامات میں در آتی ہیں جب انہیں ادویہ سے قیروطی بنائیں اب اونکا اثر باسانی اندر تک پہونچ جائیگا اور سیلان ذہن کا جہان تک اس دوا کو پہونچانا ضرور ہے وہاں تک پہونچا دیگا۔ یہ ادویہ ملحمہ کبھی از قسم معدنیات کے ہوتی ہیں اور کبھی نباتات کے قسم سے ہوتی ہیں اور کبھی از قسم حیوانات کے ہوتی ہیں اور ہر قسم میں سے ہر طرحکی دوا ہوتی ہے یعنے نباتات میں شاخ اور برگ اور بیج اور تخم اور حیوانات میں سے عضو خواہ تمام اعضاء علی ہذا القیاس معدنیات میں سے جیسے سفیدہ کو روغن آسمین اور موم میں داخل کریں اور نبات میں اوراق بیخ برگ بلوط الذکر کا ضماد کریں خواہ ورق بید سادہ کو اور ورق کرنب اور برگ منوبر بزاد اور پوست ریشہاے باریک اور برگ سرو اور اوسکی شاخیں اور برگ قنطافلون ہمراہ شہد کے مجموع میں علک البطم بالتخصیص جب زخم قریب اعصاب کے ہو ثمرات اور حبوب میں جو زنانہ یا تخم میسکا اور نمک یا تراب کو برگ حماض اور برگ چقندر یا کاہو کی پتی خواہ امرود جنگلی کی پتی میں جوش دیں اور اوسمیں اتنا فائدہ زیادہ ہے کہ آماس نزلہ بھی ہے اور جوز السرو اور توم جالکر اور غبار آسیا اور بوی سوختہ خصوصاً مشائخ کے واسطے ہمراہ موم اور روغن گل کے پھولونمیں جیسی بندھی ہوئی کلی زعفران اور گیاہ ذنب الخیل خصوصاً اگر قریب بہ جسکو کسی عضو کے جراحت واقع ہو خواہ نزدیک لحم کے ہو یا عضلات کے سروں کے قریب زخم پڑ گیا ہو حیوانات میں جسکا دودھ ترش ہے الصاق زخم اور جراحات عظیمہ کا کرتا ہے مرکبات میں دوا رمادفس اور دواے ذہبی اور دواے سقولاوس اور دوا انخلاف ہمراہ مشک اور مشیع کے اور مرہم کنان **ادویہ مدملہ اور خاتمہ جراحت وغیرہ کے** ان دواؤں کے طبایع اور اوصاف کا بیان بخوبی ہو چکا ہے اور یہ بھی معلوم ہو چکا ہے کہ زرورین اتنی قوت درکار نہیں ہے جسقدر مرہم میں ہونی چاہیے اب اتنا اور جاننا چاہیے کہ اسطرحکی دواتین اوسوقت استعمال نہ کیجاتین جب سطح گوشت سخت کی جلد سے بخوبی برابر ہو جاے۔ جو گوشت نرم ہے کبھی برابر ہوتا ہے اور کبھی زیادہ بھی ہو جاتا ہے لیکن جب اوسمیں خشکی پیدا ہوتی ہے بھر بڑھنے کی طرف اور نہیں جاتا ہے اور جلد کو چھوڑ دیتا ہے۔ بلکہ ایسی ادویہ کو اوس گوشت میں استعمال کرنا چاہیے جسکی نسبت گمان غالب اور اطمینان الیہا ہو کہ اگر خشکی پکڑ لائیگا جلد کے برابر ہو جائیگا اور اس بات کی شناخت بذریعہ حدس اور تجربہ کے ہوتی ہے اور تجارب کامل کو زیادہ وقت اسکی شناخت میں نہیں ہوتی۔ لہذا واجب ہے کہ دواے مدمل کا استعمال قبل ایسے وقت کی کریں کہ زخم میں گوشت نا پیدا نہوا ہو اور اتنا پیدا نہوا ہو کہ

انمال

کہ اندمال زخم کا خود بخود ہوجاے ۔ اس واسطے کہ دواے مدمّل کلیہ ہی اثر ہے کہ لحم کے حجم مین زیادتی پیدا کرتی ہے تا اینکہ مندمل ہوجاے اور قوت طبعیہ مین بھی زیادتی کرتی ہے اور اسی زیادتی کے ذریعہ سے درجہ اندمال تک گوشت کو پہونچاتی ہے ۔ بلکہ اس دوا کے استعمال مین یہ شرط الحفوظ رہے اور ایسے وقت اتنی قوت کی استعمال کیجاے کہ جب یہ دواخشکی پیدا کرکے اپنا فعل خاص کرنے لگے اوسوقت طبیعت اسقدر گوشت پیدا کرے جو مقدار ضروری ہو اور خشکی پیدا ہوتی ہے دواے مدمل اپنی انتہاے فعل کو پہونچ جاے تاکہ جلد اور گوشت دونو ساتھ ہی اس کیفیت پر درست ہون کہ دونون برابر اور ساتھ ہی سطح عضو مجروح کو درست کردین اور تاہم مقدار مناسب پر بڑہکر لمباتین اور محکوتی جراح اسوقت اوصفت کی رعایت نہ کریگا یقین ہے کہ اثر زخم کا اور نشان قرحہ کا جلد کے اوپر پیدا ہوجائیگا دواے خام استعمال پہلی تری اور رطوبت کو سانہ کرنا چاہیے اوسکے بعد خشک دواجب زمانہ پپڑی پپڑنیکا قریب پہونچے مناسب اور ایسے وقت اوس دوا کو سلائی وغیرہ کی نوک سے زخم پہونچانا چاہیے ۔ ادویہ خاتمہ جیسے ریشہ باریک اور تنگ دہنہ قشور بکا کہ اوسکی قیروطی روغن گل اور روغن آس مین بنائی جاے اور بتاریخ یا بس یسوم بریان قسوریخاس دقاق کندر مرداسنج قنطوریون صغیر اور عروق یعنے ہلدی خصوصاً آنہا ہلدی بہت عمدہ ہے اسی طرح استخوان سوختہ اور زراوند سوختہ مین قوت جاذبی کی زیادہ ہے اور پھٹکری مازوی خام اور برگ انجیر بھی اسی طرح ہے بقراط نے اس دوا سی کنایۃً رجل عنقق کرکے تعبیر کی ہے جیسا بعض شراح کلام بقراط نے سمجھا ہے اور میرا یہ خیال ہے کہ مراد بقراط کی رجل عنقعق سے وہ گھاس ہے جسکو رجل الغراب کہتے ہین اور جو کنا ڈیان کھاتا ہو اوسکی پلیدی اور سوسمار کی مینگنی کہ اسمین بہ نسبت کتے کے پلیدی کے قوت جلا زیادہ ہے پس ضرور ہے کہ ایسکا المسار بشرکت اودیہ قابضہ اور اصل السوس آسمانگونی ۔ اور پوست باریک اصل جاوشیر اور توتیا سے کیا جاے ۔ قروح پاک کرنی والی دوا جسکا فعل عجیب ہے بلکہ طبیکہ قروح کا مزاج حار ہو اور ورم بھی اونمین پیدا ہو منجملہ اوسی دوا کے صندل ورنیاوزاد برہے خصوصاً اطراف مقعد اور مذاکیر مین اور کبھی ادویہ مین زاج اور قلقطار بھی داخل کیجاتی ہے اگرچہ یہ دونون از قسم ادویہ اکالہ کی ہین اور مقدار گوشت کی کم کردیتے ہین لیکن اگر زخم مین رطوبت شدید ہو اول یہی کرتے ہین خصوصاً اگر پھٹکری کو جلاکر استعمال کرین اوسوقت قوت مدملہ قوت اکالہ سے کم نہوتی اور اگر بعد جلانے کے دھوڈالین پھر تو قوت اندمال کی زیادہ ہوجاتی ہے ۔ زنگار اور حجر دوایمن قوت اکل کی زیادہ رکھتی ہین اونکا استعمال کئے بدون اصلاح اور تدبیر قوی بغرض اندمال درست نہین اور اگر بعد ایسی تدبیر کامل کے استعمال جائز ہے تو انہین جراحات مین جائز ہے جنمین رطوبت زیادہ ہو نحاس محرق اگر بعد جلانے کے دھو دیا جاے اندمال کیواسطے بہت عمدہ ہے قلقطار سوختہ اور مرتک اے رسفیدہ بھی مفید ہے ان دواونکی ساخت کی کیفیت یہ ہے کہ مرداسنگ اور سفیدہ سرکہ مین گھول کر استعمال کیا جاے اور اقلیمیا کو پیس کر اور عمدہ یہ ہے کہ اقلیمیا کو جلاکر اوسمین داخل کرین اور قلقطار بھی شریک کرلین اور روغن آس اور سرکہ اور شراب قابض مین ترکرین کہ جذب ہوجاے اور بعد خشک زاج سوختہ بھی دوبرابر زیادہ کرتے ہین اور گلنار اور مازو بھی شریک کرتے ہین اگر براحت اور قرحہ مین رطوبت زیادہ ہو مرہم کستان اور اوسکا نفع عجیب ہے بارچہ کتان دھویا ہوا اور پاکیزہ لیکر پہلے اوسے کوٹین اور ایسا باریک کرین کہ مثل غبار اور سرمہ کے ہوجاے اوسکے بعد زیت جو قوی القبض یا روغن آس کو لیکر اوسمین تھوڑا سا شورہ ڈالکر گھلاتین اور گھلانے کے بعد کتان سائیدہ اوسمین ملاکر اس مرہم کو طیار کرین اور استعمال کرین ۔ یہ مرہم عجیب النفع ہے اور مرہم اسود بھی کبھی انبات لحم کرتا ہے اور اگر مرہم اسود کی قوت انبات کا زیادہ کرنا منظور ہو اوسمین تھوڑی سی کندر اور جاوشیر کہ سب کا وزن برابر وزن اودیہ اربعہ مرہم اسود کے ملاضافہ کردین ۔

ذرور خفیف سپیدہ اور مرداسنگ ملکدایک حصہ خبث رصاص اور مرادرنا زدہر واحد نصف جزو پیس کر ذرور کریں **ذرور دوسرا** صدف سوختہ بارہ عدد انار کوچک جو درخت سے سوکھکر خود بخود گرے پڑیں سولہ عدد فلفل پیس ہموزن انار کے بارہ سنگھا جلا ہوا قیسور اقلیمیا را بتانج بخ سوسن ہر واحد چار جزو دقاق کندر پوست باریک درخت صنوبر کا ہر واحد چھ حصہ پوست انگبیدہ شب یمانی ہر واحد آٹھ جزو مازو بلدر ہم **دوسرا ذرور** رفوہ استخوان سوختہ مرداسنگ ہر واحد دو درہم کندر صبر ہر واحد تین درہم مرزنجوش ماشیا ایک درہم **ذرور کی صفت** ورد سفید اچ رصاص تخم گل شب یمانی ہموزن پیسکر **ایضاً** اصل السوس جاوشیر ہموزن زراوند دو مثقال دقاق کندر ایک مثقال **صفت مرہم کے جو مشائخ کے واسطے مفید ہے** جو کو جلا کر روغن گل اور روغن آس اور سپیدہ قلعی مین مخلوط کرکے قیروطی بنائین **ادویہ منبتہ لحم خراج اور قروح کے اوپر کے ابواب مین صفت اور** منبت لحم کی مفصلاً بیان ہوچکی اور یہ بھی مذکور ہوچکا ہے کہ ادویہ منبتہ لحم کا مزاج کیسا ہونا چاہیے۔ یہان پر یہ بھی جاننا چاہیے کہ ادویہ منبتہ لحم کا استعمال اوسوقت کرنا مناسب ہے کہ موضع جراحت چرک وغیرہ سے اچھی طرح پاک اور صاف ہوچکا ہو اور قاعدہ جراحت استخوان واقع ہو یعنے زخم کا مقام انہابڈی ہو اور کوئی چیز مجروح نہ ہوئی ہو لازم ہے کہ اس ہڈی کو خوب پاک کرین اوسیطرح کی کمبوت خواہ کسی طرح کا فساد ہڈی مین سوای کرچون کے اور سوائے رطوبت خاص کی جڑی مین ہوتی ہے اور کچھ باقی نرہے مگر یہ کہ اوسکی تجفیف کرچکے ہون خصوصاً اگر یہ ہڈی سر مین ہو اسکے صاف کرنے کا اہتمام زیادہ کرین اسواسطے کہ ہڈی ملاست اور اوسکی رطوبت منجملہ اون اسباب کے ہے جو مانع انبات لحم کی ہڈی پر ہوتی ہین اور جب ہڈی کو چھیلین اوسمین سپید اکرین جو ادہ اوسکی طرف ایسا آئیگا کہ تازہ گوشت پیدا کرے بوجہ خشونت کے زیادہ ثابت رہے اور بچہ جلنے نہ ہونے کے پھسل کر بہ جائیگا یہ بھی **جاننا ضرور** ہے کہ بعض دوائین یہ خاصیت ہوتی ہے کہ کسی بدن خاص مین انبات لحم کرتی ہے اور دوسرے بدنمین نہین کرتی ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ کسی بدنمین زیادہ تجفیف پیدا ہوتی ہے اسیوجہ سے انبات لحم نہین کرتی ہے اور یہ بات موافق مزاج دونون بدنکی پیدا ہوتی ہے خواہ اور وجہ جو بخوبی مذکور ہوچکا ہے اور مقوی اس دا کی قوت انبات نہ ہوتی ہین اور کبھی کوئی دوا بعض ابدان مین باذراط جلا پیدا کرتی ہے اور کسی بدن مین افراط جلا نہین پیدا کرتی ہے خواہ طلق جلا کا اثر اوس سے ظاہر نہین ہوتا ہے لگر اس دوا حاجت کسیقدر تجفیف کی ہوتی ہے خواہ ایک مقدار معین جلا کی حاجت ہوتی ہے اور دونون تجفیف اور جلا محتاج الیہا کا اندازہ بسبب مزاج بدن کے ہوتا ہے نہ کہ علی الاطلاق بہ نسبت ہر بدن کے ایک ہی درجہ کی احتیاج تجفیف اور جلا کے اس دوا کو ہو پھر چونکہ جو چیز ایسی ہو کہ اوسکی مقدار بہ نسبت بعض امور کے مختلف ہو بالضرور اوسکی تاثیر بھی ایسی چیز مین کیسان نہوگی چنانچہ فوت الفعال کی مختلف ہے یعنے یہ دوا بھی اثر مختلف دو مختلف بدن مین پیدا کرے گی۔ اور جو دوای مجفف ایسی ہو کہ اوسکا اجفاف بہ نسبت اوس بدن کی خشکی کے کم ہو جس بدنکا علاج اوسی دوا سے کرنا منظور ہے بیشک بدن مذکور کے ابنات لحم مین یہ دوا قاصر رہے گی بلکہ ضرور ہے کہ دوای منبت لحم کا بیس زیادہ ہو بہ نسبت خشکی اوس بدن کے جسکا معالجہ اس دوا سے کرنا مرکوز ہے اور اسی وجہ سے کندر انبات لحم نہین کرتی جسکی یہ وجہ ہے درجہ اعتدال سے بڑھی ہوئی ہے۔ تجربہ ایسی شے ہے جسکے ذریعہ سے جفاف اور خشکی کا پہچانا یا انبات لحم کا مستمر رہنا خواہ چرک اور وسخ کا پڑنا دریافت ہوسکتا ہے۔ اگر دریافت ہو کہ اثر تجفیف کا اسقدر پیدا ہوتا ہے کہ اوتنی تجفیف مین انبات لحم کا ہونا دشوار ہے اوسوقت کسیقدر ترطیب ضرور کرنی چاہیے اور اگر چرک زیادہ پیدا ہونا ہو تو دوا

یا بس کی زیادتی درکار ہے اور جس زخم مین انبات لحم نا لاستمرار ہوتا ہے اوسے بحال خود اور بر قوت خود چھوڑ دینا چاہیے کبھی بعض ابدان کو مناسبت بعض ادویہ خاص سے ایسی ہوتی ہے کہ اوسکی علت بخوبی بیان نہین ہو سکتی لہذا واجب ہی کہ دوا مین چند قسم کی ادویہ ضعیف اور قوی شامل کرکے استعمال کرین مرہم کا بنانا اور جو حاجت مرہم کی استعمال کی ہے اوسکا بیان بخوبی ہو چکا ہی کیسی دوا مین فقط ترطیب پر اختصار کرنا جائز نہین ہے اور نہ فقط تجفیف پر کبی کرنی چاہیے بلکہ دونون فاعلی کیفیون کی رعایت ضرور ہے جسطرح پہلے ہم ذکر کر چکے ہین اور نہ ترطیب اور تجفیف پر اکتفا کرنا بعد لحاظ دونون فاعلی کیفیون کی ضرور ہے بلکہ باینہمہ رعایت حال قرحہ اور حالت مزاج کی بھی ضرور ہے اسلیے کہ بدن کبھی رطب اور تر ہوتا ہے اور قرحہ مین یبوست ہوتی ہے اور کبھی بدن اور قرحہ دونون مین رطوبت ہوتی ہے اور کبھی دونون یابس ہین پہلی صورت مین واجب ہی کہ دوای ضعیف کا استعمال کرین جیسے دقیق کندر اور آرد باقلا اور آرد جو وغیرہ ۔ اور اگر بدن یابس ہو اور قرحہ مین رطوبت ہو اوسوقت احتیاج البتہ اسی کی ہے جسمین قوت تجفیف کی زیادہ ہو بہ نسبت اون ادویہ کے جو منبت لحم ہین یعنے جسقدر تجفیف ادویہ منبتہ کرتی ہین اوس سے زیادہ قوت تجفیف کی اوس دوا مین ہونی چاہیے جیسے زراوند اور اصل جاوشیر اور زاج سوختہ اور باقی جو صورت منجملہ صور مذکورۂ بالا کے رہی اوسمین متوسط درجہ کی دوا کا استعمال کرنا لازم ہے جیسے ابرسا یعنے بیخ سوسن اور دقیق ترمس کبھی بعض ادویہ مین ایسے اوصاف ہوتے ہین کہ اون اوصاف کی حاجت ادویہ منبتہ لحم کو ہوتی ہے جیسے تجفیف اور جلا وغیرہ لیکن چونکہ یہ اوصاف ان ادویہ مین بافراط ہوتے ہین اسی جہت سے یہی ادویہ بنظر شدت تجفیف کے اوس چرک کو حبس کرتی ہین جو زخم مین پڑتا ہے اور اوس مادہ کو جو سیلان مین مانع ہوتی ہین اور بوجہ زیادہ جلا کے نوبت اسکی پہونچتی ہے کہ وہ دوا اکال ہو جاتی ہے جب یہ دوا کسی دوسری دوا سے آمیز ش کے بعد مستعمل ہو ۔ اور دوسری دوا جو مضاد کیفیت ہین اس دوا کی ہو اسکی قوت مضرت کو توڑ دیتی ہے اور تعدیل پیدا ہوتی ہے اوسوقت اسی مجموع مرکب مین خاصیت ادمال کی پیدا ہوتی ہے واجب ہے کہ زنگار جس قیروطی خواہ مرہم مین شریک کیا جاے بقدر دسوین حصہ مجموع اوزان ادویہ مرہم کے ہوا اور یہ وزن زنگار کا اوسوقت درکار ہے جب ایسی ابدان کے علاج مین مستعمل ہو جسکی یبوست زیادہ ہے اور بارہوان حصہ کل کا زنگار اوس بدن کے واسطے مفید ہے جو مرطوب ہو اور جو طریقہ امتحان کا صفحہ گذشتہ مین بیان ہو چکا ہے اوسکی بھی رعایت کرنی ضرور ہے بہ تشنج کو حاجت ایسے ادویہ کی ہوتی ہے جنمین حرارت قوی ہو اور جذب کی قوت زیادہ ہو جیسے زفت اور کندر اور آرد جو آرد باقلا آرد گندم یعنے سُرکا آٹا اصل السوس زراوند قلیمیا جوب جاوشیر اور جسوقت کوئی دوا اپنے فائدہ سے ممتنع ہو جاے یعنے کسیطرح کا فائدہ اوس سے ظاہر نہو دوسری دوا تجویز کرنی چاہیے اور جب اوس سے بھی کچھ فائدہ ظاہر نہ ہو جو خاص علاج قروح کا ہی اوسکا استعمال کرنا چاہیے

جراحت سماج کا بیان ہڈی کے شبہ کی تدبیر اور جو اعراض اوس سے پیدا ہوتے ہین اور خوفناک ہوتے اونکی تفصیل اور اصلاح کی طریقے باب استخوان مین مذکور ہین وہان دیکھنا چاہیے اور جو قروح ہڈی سے خارج ہون اونکے انجام کو بسبب فقط وہی چیز کافی ہے جسمین تھوڑی سی تجفیف ہو فقط دوا سے اسی کا چھڑکنا کافی ہے اور دوای راسی کی ترکیب صبر اور مرار کندر اور دم الاخوین سے ہوتی ہی اسیطرح دیگر ادویہ خفیفہ جو پھوڑونکی علاج مین مذکور ہوے چکین اگر اوس زخم سے خونکا سیلان ہوتا ہو تو وہ مذکور در باب نزف الدم سے خونکو بند کردین ۔ خدا بن ایسے شخص کو دماغ مربع بیان کرکے استعمال کرنا چاہیے اور تا امکان اسکی استعمال ضرور ہی کیونکہ بنا بر مشاہدہ اور تجربہ یہ ایک قوم کے مزاج کا

بھیجا بھنا ہوا سقوی دماغ بھی ہے اور حابس نزف الدم کاہے اگرچہ بعض لوگ اسکی نسبت برُاتی بھی تجویز کرتے ہین اسیطرح آب انار مخلوط کا استعمال غذا مین کرنا چاہیے اور ضماد عصی الراعی کا لگانا چاہیے ایک دواہی جید کہ جراحت اور نزف الدم دونون کو مفید ہو یہ ہے کہ خمیر ترش اور خشک کو پیسکر زخم پر چھڑکین اور اوسے تر نکرین۔ اور ورم پیدا ہونے کی تدبیر ہو کہ آرد جو جوشیدہ زوفای تر مین ملاکر استعمال کرین خواہ آرد جو اور فوتنج کے ہمراہ استعمال کرین جسکی رض کو مفید ہے اور باقیماندہ تدبیر باب عظام مین بتفصیل مذکور ہے **دوسرا مقال سحج اور رض اور فسخ اور وثی اور سقطہ اور حرق اور صدمہ اور نزف الدم وغیرہ کے بیان مین** کتاب اول مین مذکور ہو چکا ہے کہ فسخ اور ہتک کے کیا معنی ہین اور وثی کے معنے یہ ہین کہ کوئی عضو اپنے مفصل سے کسیقدر ہٹ جاے لیکن بتمامہ جدا نہو اور اوسکا اوترا خواہ زایل ہو جانا بخوبی ظاہر نہو ورنہ خلع کا اطلاق اوسپر ہوگا اور وہن بنسبت وثی کے بھی کمتر ہے کہتے ہین شاید وہن اوس اذیت کو کہتے ہین کہ رباطات مفصلیہ مین کسیقدر تمدد پیدا ہونے سے ایذا ہو بخلاف اوراگر یہی تمدد گرد مفصل کے جو لحم ہے اوسمین پیدا ہو جو اذیت زوال تفصل مین ہوتی ہے اوتنی ایذا پیدا ہوا وسکا نام وثی ہے بعض اطبا وہن کو اور اوس شی کو جس سے ہٹنے وثی مراد لی ہے باسم عام موسوم کرتے ہین اور بعض لوگ وثی کو بمعنی زوال ایک جانب مفصل کے اطلاق کرتے ہین جیسے ایک جانب کعب کی پیدا ہو جاے خواہ وسع یعنے باریکی ہو پیوند دست و پا کے کوئی جانب منفصل ہو اگرچہ بالفصال بخوبی ظاہر ہو اب ہم جس چیز کو پہلے بیان کرنا ضروری جانتے ہین اوسمین کلام کیا چاہتے ہین وہ فسخ ہے جو عضل کے وسط مین عارض ہو خواہ ہتک جو اطراف مین عضل کے عارض ہو **فسخ اور ہتک کا بیان** جسوقت کسی عضلہ مین فسخ عارض ہوتا ہے اوسکے اجزا مین چند طرح کا تفرق اتصال پیدا ہونا ہے اور خون کا انصباب چونکہ اوسکی طرف بکثرت ہوتا ہے لہذا ورم بھی بالضرور پیدا ہونا ہے اور کمتر ضرر اوسکے احوال مین یہ ہے کہ خون مجتمع ہو کر متعفن ہو جاے اسلیے کہ اکثر امید اوسکی تحلل کی منافس سے ہوتی ہے اور خصوصاً وہ را مین جو صدمہ فاسخ سے تنگ ہو گئی ہین خواہ وہ تنگی بموجب حدوث ورم کے داخل کیطرف پیدا ہوئی ہے اور یہی وجہ ہے کہ اگر اوسکا تدارک بخوبی نہ کیا جاے فساد اوس عضو کا پیدا ہوتا ہے اور بیشتر بوجہ فسخ اور سقطہ اور صدمہ یعنے کوفت کے چند امور پیدا ہوتے ہین چاہیے کہ اوسکے علاج مین مبادرت کرین ایسا نہو کہ بطرف سرطان کے مائل ہو جاے اور ہتک کے علاج مین دوبارہ اتصال اوس لیف کا جو منقطع ہو گئی ہے کرنا اور اوسکے درپے ہونا کچھ ضرور نہین ہے بلکہ فقط تسکین وجع کی تدبیر کرنی چاہیے **علاج** کبھی اس مرض مین سوای فصد کے کوئی اور چارہ نہین ہوتا بلکہ اصحاب صناعت بطرف فصد کے مبادرت کرتے ہین اور اگرچہ بدن کا تنقیہ بھی ہوا ہو لیکن پھر بھی فصد ضرور کھول دیتے ہین اگر فصد کے بعد فوراً استعمال اضمدہ نافعہ اور مشددہ کا کیا جاے پھر وہ خرابی پیدا نہوگی جو محتاج علاج مخوف اور گرد اندہ کے ہو اور منع مادہ کی تدبیر بذریعہ تبرید اور قبض کے کیجاتی ہے خواہ فقط تبرید سے یا فقط قبض سے اور اگر اس تدبیر مین تاخیر ہوئی اور خون کی آمد تفرق کی شگاف اور خلل مین شروع ہو جاے اور آفات مذکورہ بالا کے عروض کا خوف پیدا ہو پھر اوسکے علاج مین اس خون کا اخراج پہلے ضرور ہے تاکہ یہ خون نافع عود اتصال کا اپنے حال اصلی پر نہ ہوگا ممکن ہو تو یہ خون بذریعہ غلولات میاہ حارہ کے تحلیل کر دیا جاے بشرطیکہ مسامات مین تسخیف پیدا ہو جاے یا خود ہی قبل از تدبیر بذا اسکے تسخیف ہو ان چوٹ کی مقام پر جو چیزین لگائی جاتی ہین اونکا بہان بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ القصا جو ادویہ خون بردہ کے قشاف ہین اور اوس خون کو فنا کر دیتے ہین اونکا بھی استعمال کرنا چاہیے اور جو ادویہ ان محللہ اعیار اور ماندگی کے زوال مین بکار آمد ہین وہ بھی مفید ہین لیکن

دوا بھی جو اندرون جسم سے موثر ہو اور تحلیل پر معین ہو ادسکا بھی استعمال ضرور ہے اور اوسپر اقتصار بھی ہوسکتا ہے - جوشاندہ وغیرہ معین تحلیل پر ہین جیسے فنفسہ البہوہ اور قسط اور فنطوریون غلیظ ہمراہ سکنجبین کے اور سکنجبین کی ضرورت اس نظر سے ہے تاکہ بذریعہ تقطیع کے تحلیل پر معین ہو جو ادویہ مرد ار خون کو نشف کرتی ہین جیسے آرد جو اور زوفای رطب اور سیدہ پانچین گوندہ کر اور اس سے زیادہ قوی جیسے فودنج کوہی ہمراہ آرد جو کے خصوصاً اگر یہ صدیہ سر مین واقع ہوا ہے اور خلاصہ یہ ہے کہ جس چیز مین ارخاء اور حرارت لطیف ہو وہ بکار آمد ہے کہ تحلیل لطیف کرتی ہے اور تجفیف لطیف بھی اوس سے پیدا ہوگی اس لیے کہ جس چیز مین تحلیل اور تجفیف شدید ہو اوسکی تاثیر بعجلت ہوتی ہے اور لطیف کی تحلیل کرکے کثیف کا جس کرتی ہے اور مسامات کو بند کر دیتی ہے بوجہ تجفیف کے پس مضر ہوگی - لہذا وہی سبک دوا اوس مقام پر اکثر کافی ہوجاتی ہے جہان تفرق اتصال قریب جلد کے عارض ہوا اور اندر کیطرف خارج نہوا اور اگر تفرق اتصال قریب جلد کے نہو خواہ چند طرحکا تفرق اتصال پیدا ہوا ہو اور اندر کیطرف خارج ہوا اور ظاہر جلد سے دور ہوا اور بدون شرط کے چارہ نہو اور حال مریض کا ایسا ہو جیسا کہ اورام اور قروح روی مین ہوتا ہے اور چوٹ لگنے کیسی اوسکی کیفیت نہ ہو اسلیے کہ مضروب کا مادہ کبھی بطرف جلد کے جذب پاتا ہے اور جلد مین تقرح پڑنے کی نوبت پہونچتی ہے اور یہ تفرق اتصال جس سے ہم بحث کر رہے ہین خالص اور خارج ہوتا ہے اسی وجہ سے مطبع اور بہ خفیفہ کا نہین ہوتا ایسے وقت مین استعمال ادویہ قوی کا ضرور ہے کہ مجمع باشرط لگائین اور کبھی اس سے بھی زیادہ شوای اور خرابی پیدا ہوتی ہے اور عضو ائف متورم ہوجاتا ہے اور خارج ورم نمایان ہوجاتا ہے ایسے وقت مین واجب ہے کہ بہت جلد تدبیر ایسی کرین کہ ورم منتفج ہوجاوے اور ریم پڑجاوے اور جسقدر مادہ مجتمع ہوچکا ہے اوسکا مدہ بن جاوے تاکہ درد مین بعد مدہ پیدا ہونے کے سکون پیدا ہوگا اور تحلل مادہ کا بوجہ تقیح کے ہوجائیگا اسلیے کہ یہ ورم بہرحال کبھی نہ کبھی منتفج ضرور ہوتا پھر اگر بذریعہ علاج اور اختیار طبیب کے منتفج ہو بہت اچھا ہے بہ نسبت اسکے کہ خود بہ خود بعد امتداد زمانہ کے منتفج ہو کبھی تحلیل ورم کی ادویہ مفتحہ سے بدون تقیح کے بھی ہوجاتی ہے خصوصاً اگر ان ادویہ مفتحہ کی اعانت حرارت غریزی بھی کرے اور مسامات مین وسعت پیدا ہو بعد اس تدبیر کے ادویہ مقطعہ اور صعوبہ مین سے جو دوا مناسب وقت ہو اختیار کرلی جاتی ہے اور جو بندش اور پیمان فسخ کیواسطے درکار ہین اونکی نسبت اسطرح بیان کیا ہے کہ اگر عرض یا فسخ پیدا ہوا اوسکی بندش کرنی چاہیے کہ باطن نفس موضع فسخ اور رض پر استوار اور محکم ہو اور پٹی وغیرہ کا سرا اوپر کیطرف دور تک پہنچانا چاہیے اور نیچے کیطرف بہت کم مناسب ہے اور زیادہ چیرہ اور زفادہ کی یہان کچھ حاجت نہین ہے اور نہ اوسپر زیادہ گرم چیز طلا کرنے کی ضرورت ہے اسلیے کہ ہر عضو محتاج اسکا ہے کہ خون مردار کی تحلیل ہوجاوے اور اوپر کیطرف رباط کا زیادہ لیجانے کا محتاج اسواسطے ہے تاکہ اسکی طرف انصباب کسی رطوبت کا نہو اور جو سرا اوپر کیطرف پٹی کا لیجاتین لازم ہے کہ اوسے ڈھیلا رہنے دین اور چاہیے کہ وہ گرہ یا ریگ وغیرہ خواہ مضبوط ہو تاکہ بندش سے چھٹ نہ جاوے اور بہت جلد اتصال بطول کا اوس سے ہوجایا کرے اور عضو مائف کو اوپر کیطرف اونچا کر دے تاکہ انصباب رطوبت سے امان حاصل ہو جسطرح نزف الدم مین بھی یہی تدبیر کرتی ہین اور اوس علاج یعنے بندش کا وقت قبل ورم کے ہی اسلیے کہ جب عضو مین ورم پیدا ہوا پھر سوای بندش معتدل کی کسی طرح کی سخت بندش کا تحمل نہین کرسکتا ہے چہ جائکہ اوسی بذریعہ بندش کے وبا دین کہ اوسوقت زیادہ ضرر پیدا ہوگا اسیواسطے ایسے وقت مین بذریعہ ضمادات اور گرم پانی پہونچانے کے علاج کرتے ہین - جو عدد تابع فسخ کے ہون اونکا علاج بذریعہ آویزان کرنے اسرب کے کرتے ہین اور اسرب کو اوسپر کھولتے

ہین تاکہ خدوین زیادتی پیدا نہو اور اس تدبیر کو ہندوستان مین زیادہ استعمال کرتے اور چپٹا کرکے سیسہ کو دور دنسی باندھتی ہین) کبھی یہ غدد سے بڑھ جاتے ہین اور اونمین فسخ پیدا ہوجاتا ہے **پتھر لگنے خواہ دیوار گرنے کا صدمہ سقطہ اور کوفت** کا الم اور اونکی ایذا بوجہ فسخ اور رض کے پہونچتی ہے اور اوسمین خطرہ اور اندیشہ بسبب تفرق اتصال استخوان کے ہونا ہے خواہ اوس تفرق اتصال کا اندیشہ ہوتا ہے جو احشا کی جھلی یا عصب یا عروق کبار مین واقع ہو ایضاً اسمین خطرہ شدت الم کا بھی ہوتا ہے اور جسقدر رقبہ آدمی کا بڑا ہو کا اندیشہ اس صدمہ کا زیادہ ہوگا اسیواسطے اطفال اگرچہ دن بھر مین بارہا گرتے ہین مگر انمین زیادہ اذیت نہین ہوتی جیسکہ جوان اور سن آدمی کو گرنے سے ایذا پہونچتی ہے ۔ اور گرنے اور کوفت اور ضرب پہونچنے سے غدد بھی پیدا ہوتے ہین اور اونکے تدارک مین بھی احتیاج اونمین تدبیرات کی ہوتی ہے جو ہمنے اوپر بیان کیے ہین کبھی صدمہ اور سقطہ سے آفات عظیم پیدا ہوتے ہین کہ قلب کی کوئی جانب منقطع ہوجاتی ہے خواہ معدہ کی کوئی شق قطع ہوجاتی اور آدمی فی الفور مرجاتا ہے مہلت تدارک اور علاج کی بھی نہین ملتی ہے کبھی ایسا صدمہ پہونچتا ہے کہ بول و براز بند ہوجاتا ہے خواہ بلا ارادہ بول یا براز جاری ہوجاتا ہے اور کبھی قے الدم اور رعاف شدید بسبب انقطاع کسی رگ کے جو بدن مین ہو عارض ہوتا ہے خواہ جورگ جگر مین اور طحال مین ہے اوسکی انقطاع سے رعاف شدید بھی عارض ہوتا ہے اور کبھی نفخ شکم اور سدہ نفس اور انقطاع صوت اور بند ہوجانا کلام کا پیدا ہوتا ہے جس شخص کو کوئی صدمہ یا سقطہ پہونچے اور کلام کرنا بند ہوجائے اور اوسکا سر نیچے جھک جاوے اور سانس اوکھڑ جاوے اور پیشانی کی رگین پھول جائین خواہ گوشت پیشانی کا ہڈی سے جدا ہوجاوے اور چہرہ زرد خواہ سبز ہوجاوے ایسا شخص گویا مردہ مثل زندہ ہی اور تھوڑی دیر مین مرا چاہتا ہے ۔ لکڑی کی چوٹ جسکے لگی ہو خواہ اور کسی قسم کی ضرب اور صدمہ کھلا ہوا جسے پہونچے اور فوراً قے الدم خواہ اسہال عارض ہو وہ بھی مریگا اسلم حال اوس شخص کا ہے جسے قے خون کی ہو اور خون کے ہمراہ غذا بھی برامد ہو خصوصاً اگر ظاہر جسم مین ورم بھی پیدا ہوا ہو پھر اگر یہی ورم باطن مین بھی پہونچ جاوے اور ٹھہر جاوے اور بعد سکون کے تے مین اوسکے مدہ برامد ہو وہ بھی اوسی جگہ مریگا جہان تے کی ہے یعنے جس اندرونی جگہ سے مہلت اور کسی کی نہ پائیگا جس شخص کے سوراخ گوش یا دہکان مین چوٹ کا صدمہ پہونچا اور خون کثیر جاری ہوا بلا بہ ہو کہ ورم پیدا ہوا اور بعد ورم کے ہلاک ہوجائیگا جس شخص کے سر پر سقطہ کا صدمہ پہونچا اگر اوسکا کلام کرنا بند ہوجاتا ہے اگر تیسرے روز تک اوسکا یہی حال رہا اور کسی طرح کی کمی بیشی نہوئی لازم ہے کہ تیسرے روز سے اوسکی احتقان کی تدبیر کرین اور سات روز تک انتظار کرین یعنے کسی قسم کی تحریک دوائی وغیرہ نکرین جس شخص کو صدمہ سقطہ کا پہونچا ہوا ور موضع سقطہ سرخ نہوجاوے معلوم کرنا چاہیے کہ وہ عضو عصبی ہے **علاج** اگر کسر اور خلع عارض نہوا ہوا اور نہ نزف الدم پیدا ہوا واجب ہو کہ عضو مصدوم یعنے کوفتہ کی خواہ جس عضو پر صدمہ سقطہ کا پہونچا ہے اوسکی تدبیر بعجلت کرین اور کوئی ایسی چیز اوسپر رکھین جو عضو کو مضبوط کرے اور بانیمہ معالج کو خوردہ ہے کہ بخوبی شناخت کرے اور شہات جاسن اور باطمینان خاطر پہلے ادراک اس امر کا کرے کہ اندر جسم کے کوئی سبب ایسا تو نہین ہے جس سے اتلاف اور ضیاع فوری پیدا ہوگا پھر اگر احتیاط زیادہ مطلوب ہو اور مقتضای حال کے نظر سے فصد واجب ہو لازم ہے کہ فصد کھولنے مین جلدی کرے ۔ اور قنہ لینہ رقبہ کا استعمال کرین اوسکے بعد اگر ممکن ہو کہ استواری موضع کی کرسکے اور بندش بھی ہوسکے شاید کہ شفا حاصل ہوجاوے بشرطیکہ اوس طور سے تدبیر واقع ہو جو ہم آگے بیان کرینگے بقدر احتمال امکان

بہت جلد ایسی تدابیر کا استعمال کرے۔ جو اوپر ایسی جگہ اونکی حاجت ہوتی ہے وہ ہین کہ مشدد ہون اور مشدد اور مغری بھی ہون اور تحلیل مادہ کی نرمی اور ارخاسے کرین جیسے کہ فسخ مین درکار ہوتی ہین اور دواے ملحمہ اور الصاق پیدا کرنیوالی فاہم ہین اور دواخل مین بھی درکار ہین جو دوائین پینے اور کھانے کی لایق اوس شخص کے ہین جسے فسخ خواہ کوفت یا سقطہ ہوپہنچا ہے اور ان مین عمدہ موصیائی خالص ہمراہ شراب کے اور اوس روغن کے جو بنام رسنج کے مشہور ہے غذا مومنگ اور چنے سے بہتر کوئی چیز نہین کبھی موصیائی کا استعمال بعد استعمال حقنہ کے خواہ پلانے زرا وند چینی کے مع ایک مثقال فوہ الصبغ جسے مجیٹھ کہتے ہین شراب اور گل مختوم کے ہمراہ کیا جاتا ہے اور سکے بعد لائی جو خاص مئی ہی اور ارمنی اور سماق اور عنزروت زیادہ نافع ہوتا ہے کہ التیام پیدا کرتا ہے شب یمانی بھی بوجہ تشدید کے نافع ہے اور نفع اوسکا زیادہ ہے۔ زرنیخ مین قوت عجیب ہے کہ جسقدر فوایدہ درکار ہین سب کو تنہا کافی ہے کہ التیام بھی پیدا کرتی ہے اور تحلیل خون مردار اور منع ورم اور منع آفت آیندہ سب کو پیدا ہوتی ہے بشرطیکہ اکلا استعمال کیجاے۔ عصارہ قطور یون کبیر اور ربوند اور قسط اور مقل جب ہمراہ سکنجبین کے یہ سب جدا جدا استعمال ہون نافع ہوتے ہین۔ اطلاق طبیعت کیواسطے الماس اور روغن بادام کو استعمال کرتے ہین قرص جید ربوند جنبی تین جزو لک مغسول فوہ چار جزو سرکل مختوم تین جزو ان سب کی قرص طیار کرین۔ اودیہ موضعہ مین سے زیرہ اور مرہی اور مصطگی اور مغات سی جسوقت نماد کرین خواہ پلائین اوسکی بھی خاصیت عجیب ہی اور قلع اور کبیر اور دنی اور فسخ اور خرز اور سقط اور صدمہ کے معالجے مین مفید ہے اور صحت کامل پیدا ہوتی ہے اور التیام بسرعت اور درد مین تسکین حاصل ہوتی ہے اور اگر بوجہ آفت کسر اور ٹوٹنے کے کوئی چیز کمزور اور نرم ہوگئی ہو سخت اور قوی کردیتی ہے ادویہ مسدودہ سی افانیا بھی عجیب النفع ہے اور دنی الجسنہ بہت عمدہ ہے اور صبر اور گل ارمنی اولائی اور گل مختوم اور مومنگ اور سماق اور کہ اور اور چونا بجھا ہوا اور گندم سائیدہ بھی مفید ہے ملصقات سے انزروت ہی اور کمادات سے برگ سرو بانی مین پختہ کرکے اور پوز کرنبق ملاکر اسیطرح برگ انل یعنے جھاڑ اور یہی فائدہ ہے اور اوسمین شب یمانی داخل کرین صفت دواے مرکب مغات تین جزو خطمی ابیض عنبروت ایک ایک جزو زعفران تھوڑی سی سب کو ملاکر ضماد کرین یہ ضماد عجیب النفع ہے کہ اسکی قوت اندر تک پہونچتی ہے۔ پھر اگر چوٹ لگنے سے سوای درد شدید کے اور کوئی ضرر پیدا نہوا ہو اور خوف ایسی ورم عظیم پیدا ہونے کا نہ ہو جسکی اصلاح کیواسطے تنقیہ بدن کا بعجلت ضرور ہوتا ہے اور نہ خوف تقرح کا ہو اور نہ اوس چوٹ کے مقام پر کوئی عضو مخوف اور نہی شکم ہو اوسوقت واجب ہی کہ بہت جلد تدبیر ارخای بذریعہ زیت گرم وغیرہ سے کرین اور انگزیر کے لائق وہ مریض ہے جسکے پشت پر خواہ جسکے ہاتھ یا ران پر چوٹ لگی ہو کہ بتدبیر ایسے شخص کی نسبت تسکین دہ اور بدرجہ غایت مفید ہوتی ہے بیان صدمہ اور ضربہ کا جو شکم اور احشا مین پہونچے بہت سی امور اور اقسام اسکے کتاب سوم مین ہم اسقدر بیان کرچکے ہین کہ اب یہان کچھ بیان کرنیکی حاجت نہین ہے بلکہ اوسپر عمل کرنا چاہیے اور غذا ایسی تجویز کیجاے جو ملین اور مبرد ہو جیسے لعاب اسپغول اور سرس مغسولہ اور خبازی اور مغزیات سے بارنگ بہتر ہے اور ابتدا مین عصارہ مبرد مغین کوئی جزو مین بھی داخل ہو جیسے فشردہ عنب الثعلب خواہ بارتنگ اور کاسنی ہمراہ الماس کے استعمال کریں عوارات سی اس مقام پر یہ بھی ہے کہ برگ اسپغول ایک جزو لیکر کوٹین اور لک اور کہربا ہر واحد نصف جزو اور ربع جزو زعفران

ساتوان حصہ ایک جزو کا مقدار شربت اس مجموع سے دو درہم ہمراہ آب گرم کے استعمال کرین خواہ اجزای مذکورہ ذیل سے باین ترکیب قرص طیار کرین نسخہ کہربا دس جزو گل سرخ پانچ جزو اقاقیای مغسول ایک اوقیہ سنبل ہندی چھ جزو اکلیل الملک دس مصطگی چار جزو قشور کندر چار جزو گل ارمنی سات جزو زعفران سات جزو جوز السرو آئمہ جزو ان سب اجزا سے آب بارتنگ مین قرص طیار کرین گہ یہ قرص بالخصوص بعد بحران مرض کے زمانہ ابتدا سے مفید ہوتا ہے اور ضماد اس قسم کا مفید ہوتا ہے **دیگر** تفاح شامی کو مطبوخ ریحانی مین جوش دین تاکہ پانی جذب کرسکے نرم ہوجای اور بآسانی پس سکے اور اوسمین سے بمقدار ایک درہم کے لین اور لاذن سی بیس جزو گلسرخ سولہ جزو سنبل مصطگی اقاقیای مغسول ہر واحد سے چودہ جزو سب کو آب سرد افشردہ اور آب بارتنگ اور آب گریہ مجھو پسند زیادہ ہم اوسمین گوندہ کر ضماد کرین اور یہ بھی جایز ہے کہ روغن سوسن ملا کر ضماد کرین **بیان حال اوس شخص کا جو کوڑی اور زہریلا سی مارا جاے** جو کوئی شخص کوڑے اور رسن وغیرہ سے مارا جاے اوسی پانی کے عوض آب نخود بلانا چاہیے اسطرح کہ پہنے بھگو دین اور اوسکا پانی تمہارکر پلائین اور جوادویہ مصدوم اور ساقط کو تجویز کیجای خصوصاً گل ارمنی بہت مفید ہے۔ ایضاً روغن چینی زنجبیل آس مجموع وزن درہم ہمراہ آب گرم کے پلائین چوٹ کے مقام پر لگانے کی عمدہ دوا یہ ہے کہ پوست گوسپند کہ بعد ذبح کے فوراً اودھیڑی ہو اور ہنوز اوسکی گرمی اور رطوبت کم نہوئی ہو سی زخم پر لگائین تاکہ چسپیدہ ہوجای اور اوس سے جدا نہوسکے کہ اکثر ایک ہی دفعہ اچھا کردیتی ہے اور دوسرے روز نشان زخم کا باقی نہین رہتا اور ورم کی بھی تحلیل ہوجاتی ہے اور عفونت موضع سے بھی مانع ہوتی ہے خصوصاً اگر اوس پوست کے نیچے تھوڑا سا نمک پیسکر اور بہت باریک کرکے چھڑکین کبھی وہ مٹی جو بھٹی اور چولہے سے زرد ہوکر چھوڑائی جاتی ہے اور اوسمین بھی کسیقدر شوریت ہوتی ہے اس کمال پر چھڑکتے ہین نسخہ مروا سنج اور سفیدہ ہموزن لیکر دونون سے ضماد طیار کرین گا ماذیوطی بذریعہ روغن گل اور موم کے بناتین **ایضاً** کتیرا اور زعفران برابر لیکر طلا طیار کرین اور بعد استعمال ان ادویہ کے کچھ نشان باقی رہجاے زنبور کے لگانے سے اوسکا بطلان اور زوال ہوسکتا ہے کہ ہر تال کو ہمراہ حجر فلفل کے استعمال کرین بعض لوگ اس مقام پر خود مردار کا علاج بھی بیان کرتے ہین ہم نے اوسکا بیان کتاب زینت مین کیا ہے **وتی کا بیان** بہتر علاج وتی کا جو مفاصل من واقع ہوا ہے کہ آلیہ اور تمر کو اوس پر بطور ضماد کے استعمال کرین اور لگا رہنے دین کہ وہ درست اور صحیح ہوجاے۔ ہم نے بدیون کے ڈسنے کے بیان مین اور چند ایسی کہی ہین کہ وہ سبکے سب وتی کو علاج مین بکار آمد ہین ناظر کتاب ہذا وہان ملاحظہ کرے لیکن اس مقام پر دو باتی رہجای بعد درستی وتی کے اوسکی رعایت بذریعہ بندش کے کرنی چاہیے ورنہ کچھ پروا نکرنی چاہیے **موزی وغیرہ کی رگ لگنے کا بیان** سجح کے معنی خراش جلد کے ہین اور سطح جلد مین انفشار اور چھل جانا کسی درشت شے کے چھونے سے واقع ہوا اور اصطلاح مین سجح کہتے ہین کبھی سجح کے ہمراہ ورم پیدا ہوتا ہے اور کبھی بدون ورم کے بھی سجح عارض ہوتا ہے کبھی تمام جلد مین سجح پیدا ہوتا ہے اور کبھی ٹکڑے چھل جاتی ہے اور چھلکر منقطع ہوتی ہے خواہ لٹک جاتی ہے اور اوسکے التصاق اور ملانے کی حاجت پڑتی ہے اوسکا علاج ایسی چیزون سے کرنا لازم ہے جو باب جراحات مین مذکور ہوچکی ہین اور نا امکان واجب ہے کہ جلد کو قطع نہ کرین بلکہ جلد پھیلاتے رہین گو چند مرتبہ کے پھیلانے سے یہ فائدہ حاصل ہوگا کہ آخر مین التصاق پیدا ہوگا اور اگر اس تدبیر سے التصاق پیدا نہوسکا بذریعہ مراہم کے ملائی جاوے گی یعنے جو مراہم خاص اسی غرض کے واسطے بنائے جاتے ہین۔ کھلی ہوئی جلد مین اگر سجح کھلا ہوا واقع ہوا وسپر التصاق دوا کا بدون بندش کے درکار ہے ہان اگر بدون بندش کے ممکن نہ ہو اوسکی تخفیف

بذریعہ دوا یہ بمعونیت ہوا کے کرنی چاہیے اور بہتر یہی ہے کہ ہوا کی اعانت سے دوا مخفف کا اثر اوسپر ہو پچھے پتے کھلی ہوئی رہے خفیف سیج جیسے موزی وغیرہ خواہ کفش پا کی وجہ سے جو سیج پیدا ہوا ہو اوسکا علاج یہ ہے کہ ریبتے پھیپڑا کسی حیوان کا خصوصاً بچہ بزکا پھیپڑا لیکر اوسپر لگاوین وہی اچھا کردیگا اور اگر ورم پیدا نہوا ہو پرانی چمڑہ کو جلا کر خواہ روغن گل اور ہرتال سرخ کا استعمال کرین اور کدو کی مغز عجیب النفع ہے اور قابل اعتماد ہے موزہ کی رگڑ کے واسطے منجملہ ادویہ خاکمولہ اور بلعمہ اور مرمکی کے کل ادویات ہین جنمین تھوڑا سا قبض ہو جیسے افاقیا اور بازد خصوصاً مازدی سوختہ کہ اگر اسکا استعمال خفیف سی رگڑ مین کرین شاید نہی کافی ہوگا خواہ سیج مشبیہ بقتے جو اگر بوجہ سیج کے عارض ہوئی ہوا وسمین بھی ہو اور کافی مفید ہے اور اکثر اوقات مین فقط مرہم ابیض کا استعمال کافی ہوتا ہے ایک قوی دوا یہ ہے کہ سپیدہ اور اشق اور روغن گل اور روغن آس وغن بید انجیر اور روغن سوسن کو لیکر اشق کو پانی خواہ شراب مین محلول کرین اوران دونون سے مرہم طیار کرین اور کبھی تنہا مرداسنگ شراب اور سماق کے ساتھ مخفف ہوتا ہے اور سیج اور شبیہ خفیف کو مرہم کرتا ہے منجملہ لطوبات کے خصوصاً اگر شقاق بوجہ سیج کے پیدا ہوا ہو یہی کہ آب عدس کو اور طبیخ کشنیز یعنے اور آب دریا نیگرم استعمال کرین اور تضمید دردی خشک کی کرین لیکن تمام جلد اور کتی ہوا وسوقت منع ورم کی نظر سے ایسی دوا کی حاجت ہوگی جسمین تخفیف ہی اور خشونت قوت ہو اور اوسکا علاج بھی صعوبت سے خالی نہین ہے **بیان ذحر اور خرق اور کاٹنے کا کہ یا خواہ پیکان یا رھدی کا کہ یا چھپنا** ذحر یعنے نیزہ وغیرہ سے جلد کا پھٹنا اور خرق مطلق شگاف کا پیدا ہونا یہ دونون قریب قریب ہین اسلیے کہ دونون صورتون مین ایک جسم نیز اور نوک دار سخت اندر جلد کے نفوذ کرتا ہے اور اوسی وجہ سے شگاف اور جلد کا پھٹنا پیدا ہوتا ہے فرق اتنا ہی کہ کوئی شے باریک چبھوگی اوسوقت شگاف باریک پیدا ہوتا ہے اور کبھی کوئی چیز موٹی چبھتی ہی اوسوقت شگاف موٹا پیدا ہوتا ہے پس ذحر اصطلاح اطبا وہی صدمہ ہے جو باریک شگاف پیدا ہوا اور چھوٹا ہوا اور خرق بڑا جمعہ وہ ہے جو عظیم ہوا اور جسکا حجم بڑا ہوا اور شاید ذحر باوجود نکی اور چھوٹے ہونے چبھنے والی شے کی مقدار طول مین چھوٹے ہونے پر بھی دلالت کرتا ہے نیز چھوٹا اسقدر ہو کہ شاید جلد بڑہ کر گوشت تک نہ پہونچے اور ایسا وخز ہر کم رکھتا ہی اگر اوسکے درپے نہ ہون اور چھیڑ چھیڑ کر زہر باتین کرے اگر اوسی حال خود چھوڑ دین گے خود بخود درست ہو جائیگا اگرچہ گوشت فاسد مین واقع ہو ہان اگر وہ گوشت شدید الرداوت ہو کہ اوسمین قوت البتہ ورم اوس مقام پر پیدا ہوتا ہی اور ضربان بھی عارض ہوتا ہی خصوصاً اگر غرز اور وخز شدید ہون اور بطور چبھنے کے ایسی واقع ہو کہ اوسکا وصول گوشت تک ہوا ہو ایسی صورت مین بڑا علاج ازدی فائدہ کے یہ ہے کہ پہلے تسکین درم اور وجع کی کیجاے اور تدبیر جراحت کی جیدان حاجت نہین ہوتی خرق کا حال یہ ہے کہ وہ محتاج تدبیر جراحت کا ہوتا ہی اور جراحت کی تدبیر کے ہمراہ تدبیر وجع اور ورم کی بھی ضرور ہوتی ہے اور جراحت کی تدبیر مناسب جو تھی وہ اپنے مقام پر بخوبی مذکور ہو چکی اور مسبقدر کافی تدبیر ہے سبب کا ذکر باب جراحات مین تفصیلاً ہو چکا ہے اب اس مقام پر جسکا ذکر ضرور ہے تدبیر وخز اور خرق سے وہ یہی بات ہے کہ بدن مین جو چیز چبھ کر پھنس ہی ہے کانٹا ہو خواہ نوک کسی چاقو یا سوی وغیرہ کے اوسکا پہلے اخراج ضرور ہے اس لوک کا نکالنا کبھی بذریعہ آلات کے ہوتا ہے وہ آلات کسی ایسے چیز کے ہون جو ان نوک وغیرہ کو باہر کھینچ لین جیسے اخراج نصل کا یعنے تیر وغیرہ کی گانسی کا بذریعہ کلابتین کے ہوتا ہی جسکے سرے پر دو کانٹے سے ہوتے ہین تاکہ اچھی طرح گڑ جاے اور قاعدہ عام یہ جس آلہ سے نوک وغیرہ کو لگانی ہین اوسکی نوک ٹوٹ کر رہجانے کا خوف نہو اور جس چیز کا نکالنا مکروہ خاطر ہے وہان تک راہ اوس

اگر کک پہونچنی کی وسیع ہو کاسکے بخوبی ٹھہرنے اور گرفت کرنے کی جگہ ہو اور چاہیے کہ انی کا پیٹ تو پہلی نہ بن کو اختیار کریں اور اگر دونوں طرف سے نا فند ہوتی ہے اوس جانب کی توسیع کرنی چاہیے جدہر سے اوسکا نکلنا اولی ہے اور بقدر حاجت اوسکو پھیلانا چاہیے اس لئے کہ اگر خواہ موجز کا ٹوٹ کر نیزہ جانا اوسکا حیلہ ہو کر دفعۃً اسکو حرکت قوی نہ دینی چاہیے بلکہ پھانس اور نوک وغیرہ کو پکڑ کے جسقدر اوس نوک کا چبھنا اندر کی طرف ثابت ہوا وسی قدر ہلانے کی تدبیر کرنی چاہیے تاکہ وہ نوک اپنی جگہ چھوڑ دے اور جنبش میں آکر سیدھی نکل آئے۔ اور اکثر یہ تدبیر بھی مناسب معلوم ہوتی ہے کہ چند روز تک اوسی چیز میں تاکہ خود اپنے مقام میں جنبش پیدا کرے اور بعد ازاں نکل آئے اس صناعت کے بعض علما نے اس بارہ میں جو کچھ کہا ہے۔ ہم اوسی بعینہ بیان کرتے ہیں وہ یہ ہے کہ تیر وغیرہ کی نوک کا نکالنا محتاج اسکا ہے کہ پہلے اقسام سہام کو دریافت کریں اسلیے کہ بعض اقسام کی ساخت لکڑی ہی ہوتی ہے اور بعض کی ساخت ذی اور بانس وغیرہ سی ہوتی ہے اور کانسی تیر کی خواہ نیزہ کی انی لوہے اور تانبے اور قلعی اور شاخ کی خواہ اور ہڈیوں کی خواہ کسی قسم کے پتھر کی خواہ لکڑی اور نے وغیرہ کی ہوتی ہے بعض کی انی خواہ کانسی گول ہوتی ہے اور کسی کی سہ پہلو خواہ چار پہل کی ہوتی ہے اور کسی میں ایک ہی انی خواہ دو تین ہوتی ہیں اور کسی میں ایک سی انی نوک دار ہوتی ہے اور کسی کی انی میں نوک نہیں ہوتی اور نہ کانسی میں نوک ہوتی جیسے تعلیم تیر اندازی خواہ تعلیم نیزہ بازی میں خواہ ہاتک سکھا کی ——— کہ اوسکی نوک نیچے کیطرف مائل ہوتی ہے اور بعض کی نوک خمدار ایسی ہوتی ہے کہ اگر بعد درآنے کے جسم میں اوسے کھینچیں چربی تک نکل آئے اور بعض کی نوک اگر کیطرف مائل ہوتی ہے تاکہ بخوبی اندفاع اوسکا ہو سکے اور بعض کی انی مشابہ لولب کے ہوتی ہے جب اوسے باہر کیطرف کھینچیں انبساط پیدا ہوگا اور تیر کا نکلنا دشوار ہوگا بعض کی انی بہت بڑی ہوتی ہے اور اوسکا کنارہ بقدر تین انگل کے ہوتا ہے جیسے وہ تیر جو دستی کہلاتے ہیں اور بعض کی بقدر ایک انگل کے ہوتی ہے اور اوسکا نام زبانیہ یعنے دندالہ دار ہے اور بعض کی انی خواہ کانسی اکہری ہوتی ہے اور کسی انی پر چند نوکیں باریک باریک بنائی جاتی ہیں کہ اگر تیر کے سرے خواہ نیزہ کی دانڈ نکال لیں یہ کچھ لوہے کا اندر جسم کے رہجاتا ہے جیسے کوئیں میں گری ہوئی برتن اور ڈول وغیرہ کے نکالنے کے واسطے کانٹا بناتے ہیں اوس شکل کی یہ کانسی وغیرہ بھی ہوتی ہے بعض تیر کی کانسی خواہ نیزہ کی انہیں سری خواہ دانڈ پیوست کیجاتی ہے اور بعض کی انی خواہ کانسی سری اور دانڈ میں پیوست ہوتی ہے بعض کی ساخت میں استواری اور مضبوطی کیجاتی ہے اور بعض کی انی وغیرہ میں استواری نہیں ہوتی اوس سے غرض یہ ہوتی ہے کہ جب بدن میں گر جاوے اور باہر کھینچیں سری اور دانڈ نکل آئے اور انی وغیرہ پیوست رہجاوے بعض انی اور کانسی کو زہر میں بجھاتے ہیں اور بعض مسموم نہیں ہوتے الغرض جب اختلاف ساخت نیزہ و تیر کا اسدرجہ تفاوت پر ہوا مجملاً اوسکے نکالنے کے دو طریقہ مقرر ہیں ایک ریعہ جذب اور کشش کرنا دوسرا ریعہ دفع کے اسلیے کہ اگر تیر وغیرہ خارج میں جسد کے چبھا ہو اوسکا نکالنا بذریعہ جذب کے ہوتا ہے اسطرح جذب کا استعمال کیا جاتا ہے جب تیر عمق جسم میں درائے اور جس مواضع میں تیر کی پیکان ہو اگر نکالی جاوے مزلف الدم مہلک عارض ہوگا خواہ اذیت شدید ایسی لاحق ہوگی کہ تحمل دشوار ہوگا۔ دفع کے ذریعہ سے تیر وغیرہ اوسوقت نکالتے ہیں جب کہ شت میں پیوست ہوا اور جن اجسام میں اسکی گرانی پیدا اسوی مقدار میں کم ہوں اور اوس جگہ چاک کرنے سے کوئی مانع مثل عصب اور رباط وغیرہ کے نہو پھر اگر بڑی مجروح ہوئی ہو اوسوقت ہم جذب کا استعمال کرینگے اور سہم ظاہر میں نظر آتا ہو جب بھی جذب کا استعمال کرینگے اور اگر پوشیدہ ہو اور نظر نہ آتا ہو اوسوقت وہ طریقہ اختیار کرینگے جو بقراط نے تجویز کیا ہے۔ کہ اگر زخمی کو اوس شکل پہانی رہنما و شوار نہو جس شکل کا زخمی ہوا تھا اور اوسی صورت پر صبر کرسکے جسوقت انی خواہ کانسی وغیرہ نکلنے کی یعنے بروقت نکلنے کے بوجہ شدت اذیت اور درد کی طاقت

پانون سیمنا اور ٹرپنا وغیرہ اوس سے صادر نہو پس مناسب ہے کہ تیر کے موضع سے اسکی تحقیق کرین اگر صبر کرنا مجروح کا دشوار معلوم ہو چاہیے کہ اوسی چیت کرین اور جہان تک ممکن ہو اوسکی شکل ایسی درست رکھین کہ نکالنے مین حرج اور دقت نہو جدا وسکے کاٹنے نکالنے کی ترکیب خواہ بنانے اور بچوڑنے کی تدبیر کرین اور اگر گوشت مین پیوست ہوگئی ہو چاہیے کہ ہاتھون سے خواہ لکڑی سے جذب کرین بشرطیکہ وہ لکڑی یعنے نرسی خواہ دانڈ اگلٹ ہو گئی ہو خصوصاً اگر دانڈ اور نرسی کی نوک بھر اگر لکڑی کر پڑے چاہیے کہ بذریعہ موچنے یا نسی خواہ کسی اور آلہ کے جس سے ای اور گرفتی نکالتے ہین نکال لین اور بعض مقامات گوشت کو پھاڑنا بھی درکار ہوتا ہے اور دوبارا زیادہ چاک لگانا چاہیے اگر ایک مرتبہ چاک کرنے سے نکلنا ممکن نہ ہو اور اگر پیکان تیر عضو مجروح کے آگے نکل گیا ہو اور جدہر سے پیوست ہوا ہی اوس طرف سے نکلنا ممکن نہ ہو واجب ہی کہ وہ مقامات چاک کرین جدھر کو توڑ کر نکلا ہے اور اسی طرف سے نکالین بذریعہ جذب کی خواہ بذریعہ دفع کے اگر لکڑی سمیت پیکان رہ گئی ہو اور اگر لکڑی الگ ہو گئی ہو پس اوسکی اور چیز سے دفع کرنا چاہیے اور پیکان وغیرہ کو بطرف خارج کے نکالین اور مناسب یہ ہی کہ اوسکے دفع کرنے مین کسی عصب خواہ شریان کو قطع نہ کرین اگر پیکان دوسرا ہو اور ٹٹولنے سے اسکا پتہ لگ جاتا ہے ایسی پیکان کو اوس آلہ کے انبوبہ مین داخل کرین جس سے کہ نامرکوز ہے اسلیے کہ اگر پیکان نکلے اور ہم اوسے دیکھین کہ اوسمین چند مواضع محفور ہین یعنے گڑھی گڑھے پڑتے ہین اور اسلیے اس سے زیادہ ہارا اور نوکین اوسمین دو باریک باریک ہون جو نظر نہ آتی ہون اوسوقت زیادہ تفتیش کرنی چاہیے اور خوب تلاش کرکے اوسے نکالنا چاہیے۔ اگر ان نوکون مین سے کوئی اور نوک خواہ کانٹا خواہ کگر نظر آئے اوسے بھی نکالنا چاہیے اونہین چیزون اور تدبیرون سے جو اوپر مذکور ہو چکے ہین۔ پھر اگر پیکان وغیرہ کے چند نوکین ہون اور نکلنا اوسکا سخت دشوار ہو لازم ہے کہ چاک زیادہ بڑھائین بشرطیکہ قریب اوسکے کوئی ایسا عضو نہو جس سے سیلان خون کا خوف ہو نا کہ جب خوب منہ کھلجاے بآسانی ہم اوسے نکال لین بعض آدمی اس چاک کو ایک نلی مین داخل کر دیتے ہین تاکہ گوشت اسکے ہمراہ نکل نہ آئے۔ پھر اگر زخم مین سکون اور تورم نہ ہو گیا ہو اور ورم گرم نہ ہو پہلے ٹانکے لگانا چاہیے پھر ایسا علاج کرنا چاہیے کہ جو گوشت کو اوگاڑے اور اگر جراحت مین ورم گرم عارض ہوا ہو مناسب ہے کہ اوسکا علاج نطول اور ضمادات سے کرین زہر مین بجھائے ہوے تیرون کی تدبیر اولی ہے۔ کہ جہانتک گوشت مین اثر زہر کا پہونچا ہے اور جدھر سے تیر گذر کر اندر گیا ہے سب کو جدا کر ڈالین اور کاٹ ڈالین اور شناخت اوسکی یہ ہے کہ گوشت مسموم کا رنگ پھیکا گوشت کی رنگ سے متغیر ہوتا ہے اور تیرہ گون ہوتا ہے جیسے مردہ کا گوشت پھر اگر تیر زہر کا بجھا ہوا کسی ہڈی تک پہنچ گیا ہو اوسکو کسی آلہ کے ذریعہ سے ہم نکال لین گے اور اگر اوس تیر کے نکالنے سے کوئی چیز از قسم گوشت وغیرہ کے باقی رہ گئی ہو اوسی تراش لین اور شق کرکے کسی آلہ کے ذریعہ سے نکالین اور شناخت اس بات کی کہ وہ تیر ہڈی تک پہونچ گیا ہے یہ ہے کہ وہ تیر سبد ھا ہوتا ہے اور جنبش نہین کرتا ہی اور جب ہم اوسے ملائین کسیطرف کو نہین چھکتا ہے لہذا ہمپر واجب ہی کہ پہلے ہم اوتنی ہڈی کو قطع کرین جہانتک تیر وغیرہ پیوست ہو گیا ہے بعد اوسکے گرداگرد اوسکے کسی برمہ وغیرہ سے ایسا سوراخ کرین کہ تیر کا نکلنا دشوار نہ رہے اور یہ ترکیب اوسی ہڈی مین کرنی پڑتی ہے جو ہڈی ثخین اور گندہ ہو۔ اگر پیکان تیر کا کسی عضو رئیس مین در آے جیسے دماغ خواہ قلب اور ریہ یا امعا اور رحم یا جگر مین پیوست ہوا ہو اور علامات موت نمودار ہون لازم ہے کہ جذب پیکان سے منع کرین اسلیے کہ اوسوقت جذب پیکان سے قلق کثیر اور اضطراب زائد پیدا ہوتا ہے اور ہم محل سلامت جہان کی نہون اور بالفعل کچھ نفع بین بہ نسبت مریض کے بھی جذب پیکان کا اوسوقت ظاہر نہین ہوتا اور اگر علامات روی ظاہر نہون ایسی تدبیر اختیار کرین گے کہ جس امر مخوف کا ہم کو

از قسم سیلان خون وغیرہ کے خوف ہے اوس سے الگ ہو اور پہلے ہم اوسکا ذکر گذشتہ سطور مین کر چکے ہین اور جو امور مہلک اور ایذا دہندہ عارض ہوتے ہین اون سبکا بیان مفصلاً ہم کر چکے ہین اوسکے بعد ہم علاج شروع کرتے ہین اور اگرچہ زخم اعضاے رئیسہ مین ہو لیکن اکثر لوگ ایسے زخم کھا کر اچھے بھی ہو جاتے ہین اور جانبر ہوتے ہین اگرچہ بہ سلامت نہین ہوتی ہے اور نہایت تعجب ہوتا ہے اور اکثر اوقات کوئی ٹکڑا جگر کا نکل آتا ہے اور کسقدر صفاق اور پردہ بھی باہر نکل آتا ہے جو شکم پر اور شرب اور رحم پر واقع ہو اور اوسکی وجہ سے موت واقع نہین ہوتی ہے علاوہ یہ ہے کہ اگر ہم پیکان کو ان اعضا مین بعینہ چھوڑ دین فقط اوسکی باقی رہنے سے بھی پر موت بہر حال طاری ہوتی ہے اور اگر نکالنے کی تدبیر کرتے ہین عوام اور جہال بیرحمی سے منسوب کرتے ہین اور اگر اسکا خیال نکریں اور پیکان کو جس طرح ہو سکے نکال لین اکثر بیمار صحیح اور سالم رہتا ہے **ادویہ جاذبہ** واجب ہے کہ جس مقام پر تیر چبھ گیا ہے وہان جلبہ پر اشق کو رکھین کہ وہ جاذب قوی ہو خواہ سرکہ کہنہ کی جڑ پیسکر ضماد کرین اور کبھی روئی اور تہمد مین گوندھکر استعمال کرین - ایضاً برگ خشخاش سیاہ اور برگ درخت انجیر ہمراہ آرد جو اور بزر الفنج خصوصاً ہمراہ فلفدیس کے اور ہمطرح بنگ کا پسل مسلم اور ہمطرح خیری کے جمیع اصناف اور زراوند اور فصل الزرس **ادویہ حیوانیہ** بہت سی ہین مثلاً سیدک کہ اوسکی کھال اتار لی ہو ہڈی مین چبھ ہوئی پیکان کو لیے عجیب النفع ہے اسطرح داڑہ کے اوگیرنے مین نہایت سود مند ہے اسطرح سرطان کو پیسکر استعمال کرین اور دونون قسم کے ارنب اور جمیع حیوانات کی الفثہ بعض کی رای یہ ہے عصابہ جو ایک جانور مشہور ہے اور شاید بدش بھی جبھی ہوئی چیز کی جذب مین بہت موثر ہے **ادویہ مرکبہ** مین عصابہ کا سر اور زراوند طویل اور سرکنڈہ کی جڑ بفصل بزر آپس مین ترکیب دے کر استعمال کرین اور خاص فاسد ہڈیون کے نکالنے والی دوا فروج منذلہ کے بیچ سے جسقدر مین اونکا ذکر ہڈیون کے بیان مین آتا ہے **قانون علاج آگ کے جلنے کا** آگ کے جلنے کے علاج مین دو غرضین متعلق ہوتی ہین اول تو یہ ہے کہ آبلہ اور چھالا نہ پڑنے پائے دوسرے جسقدر جل گیا ہے اوسکی اصلاح ہوتی رہے آبلہ پڑنے کے مانع دوا وہی ہے جو تبرید کرے اور لذع پیدا نکرے اور خاص جلے ہوئے مقام کا علاج ایسی ادویہ سے ہوتا ہے جنمین جلا بھی کسقدر ہو اور اوسکے ہمراہ تجفیف بھی لیکن زیادہ تجفیف کچھ ضرور نہین ہے اور نہ اوس دوا مین لذع کسقدر ہونی چاہیے اور بایں ہمہ حرارت اور برودت مین معتدل ہونا ضرور ہے اور جب احتیاج دونون قسم کے علاج کی ہو جسے چولھہ کی مٹی اور عدس مطبوخ اور سیاہی جسے روشنائی جو ہندوستان مین طیار ہوتی ہے اور اون قبیل ادویہ کا استعمال کرین اور کبھی خواہ ملک البطم وغیرہ اس غرض کی واسطے صلاحیت نہین رکھتے اسلیے کہ بعض ان ادویہ مین سے نہایت گرم ہین اور توت لذع سے خالی نہین ہین اور بعض مین رطوبت جدید مناسب سے زیادہ ہے **ادویہ حرقیہ بحسب غرض اول** سکے صندل اور نوشادر اور خشت سپید جدید خواہ ٹھیکری کو پیسکر آب برگ عنب الثعلب اور گلاب مین مخلوط کر کے ضماد کرین یا زردی بیضہ اور روغن گل سمہ ہم طیار کرین ایضاً کاسنی اور آرد جو مغسول اور زردہ بیضہ اور روغن گل ایضاً عدس مسلوق ہمراہ روغن گل کے ایضاً گل ارمنی اور سرکہ ایضاً روغن گل اور موم بقدر مناسب اوسکے بعد چونے کو خوب ساد ہو کر سپیدہ اور

افیون اور سپیدی انڈے کی اور کسیقدر دودھ بھی تر کیب کرین البصابرگ خبازی لیکر میٹھے پانی مین او بالین اوسکے بعد جو چربی اوسمین لرقسم دردہ نشین ہین اوسے پاک کرین اوسکے بعد مرداسنگ پر دردہ اور سپیدہ قلمی مکدار ہلی خبز اور روغن گل چار خبز آب برگ کمو او آب برگ کشنیز ایک جزو داخل کرکے استعمال کرین **ادویہ حرقیہ موافق غرض دوم** کے عمدہ اشیا اس غرض کے واسطے مرہم چونے کا ہے اوسکے بنانی کی ترکیب یہ ہی کہ چونہ کو لیکر سات مرتبہ دھوین تاکہ اوسکی تیزی اور حدت دور ہوجاہی اوسکے بعد روغنگل اور زیت مین گھسین اور تھوڑا سا موم بھی ملا دین اگر اوسکی حاجت ہو اور کبھی طین قیموليا بھی ان اجزا پر اضافہ کرتے ہین اور سپیدی بیضہ اور تھوڑا سا سرکہ شراب بھی داخل کرتے ہین **دوسرا نسخہ مرہم نورہ کا** چونے کو بدستور مذکور خوب دھوڈالین اور آب برگ چقندر اور آب برگ کرنب اور روغن گل اور موم ملاکر طیار کرین اسمقام کے مناسب خواہ جہان جلنے اور تنفط کا خوف نہو ایک دوا یہ بھی ہے کہ جھاؤ کی تپی اور جسقدر نوب جلاکر چھر کین اور گوبر سوکھا ہوا اور پوست درخت تین منشکطرا مشبع کمدرس درہم مرداسنگ تین درہم خبث رصاص چار درہم خبث قصعہ چار درہم آبکے غسول آب سرد سے چند بار پانچ درہم قیموليا پانچ درہم طین قبرسی اور ارمنی اور سپیدہ قلمی مکدر سات درہم عصا الراعی کوفتہ دس درہم مداد فارسی خواہ مداد چینی چھ درہم توتیا سبز سات درہم بھیڑ کی مینگنی دانہ لبلاب خواہ برگ لبلاب دس درہم خبث الحدید عصارہ برگ خطمی اور خبازی ہر دو اسد دس درہم سوسن آزاد اور بصل سوسن اسمالموفی زعفران کمد پانچ درہم کافور چار درہم روغنگل اور حرام مغز بارہ سنگھا اور اوسکی چربی بقدر حاجت ملاکر مرہم طیار کرین ایک اور نسخہ جو زیادہ قوی ہی اور قلیل الحرارت ہین اوسکا استعمال کرنا چاہیے یہ ہی کہ برادہ نحاس اور برادہ آہن کو طین خرخواہ طین احمر سے کل حکمت کرکے کسی نور خواہ بھٹی مین جلاتین اور قرص بناکر رکھ چھوڑین اور جسوقت تجفیف کی حاجت ہو بطور ذرور کے چھڑکین خواہ روغن گل ملاکر طلا کرین ۔ ازین قبل یہ دوا ہے پنجال کبوتر پارچہ کتان مین لپیٹ کر جلاتین تاکہ جل کر خاک ہوجاہی اور روغنگل ملاکر طلا کرین عجیب النفع ہی جن مقامات مین بعد جل جانے کے قرحہ پڑجاتے اونپر کراث یعنی گندنا اور بالا ہوا خواہ بقلۃ الحمقا ہمراہ سولین اور درق آس کو پیسکر ذرور کرنا بہت نافع ہوتا ہی اگر اسکا نفع ظاہر نہو جھاؤ کی تپی خواہ خرنوب نبطی کی تپی جلاکر استعمال کرین درالراس سے کچھ فائدہ ظاہر نہو سو ادویہ مدملہ قروح خبیثہ کا استعمال کرنا واجب ہی **پانی سے جل جانا** کبھی کھولتے ہوئے پانی کے دیگ خواہ اور کوئی برتن کسی آدمی کے عضو پر گر پڑتا ہے اور وہ عضو متاثر ہوتا ہے جو آگ سے پیدا ہوتا ہے ۔ تدبیر صائب یہ ہی کہ اسکے علاج مین عجلت کرین قبل ازانکہ ورم آبلہ پڑجاے اور صندل اور گلاب اور کافور کو طلا کرین اور دوا کو خشک نہ ہونے دین بلکہ ہر لحظہ دوا پر ایک کپڑا آب سرد اور برف مین بھگوئے ہوئے کو پھیرتے رہین کہ تدبیر آبلہ پڑنے سے مانع ہوگی ۔ بعض اطبا مبادرت کرکے اوس مقام پر آب زیتون خواہ آب رماد کو چھڑکتے ہین اور بہتر یہ ہے کہ ان دونون پانی مین سے کسی ایک کو مرد جوین ہمیشہ استعمال کرین اور مرہم نورہ بھی مفید ہے ۔ اور جو دوا پنجال کبوتر سے بنائی جاتی ہے اور نسخہ اوسکا ابھی ابھی مذکور ہوچکا ہی عجیب النفع ہی اور ایسے جلنے سے جو قرحہ پڑجاتے ہین اونکا علاج کراث مسلوق خواہ کراث مجفف سے کرتے ہین اور یہ سب سے بہتر دوا ہے اور اسیطرح جتنی ادویہ آگ سے جلنے کی اوپر کے باب مین بیان ہوئے ہین وہ سب بکار آمد ہین **نزف الدم اور حبس دم کا بیان** فن کلیات مین بیان ہوچکا ہے کہ خون کا نکلنا عروق سے ہوتا ہے خواہ کسی رگ کا مونہہ کھل جاے بسبب ضعف اوس رگ کے خواہ اوس رگ مین

امتلا ہو خون زیادہ معین سے ہو جاوے خواہ کوئی حرکت قوی سے کہ جنبانا اور چلانا اور کودنا پس اندازا کہ اس سے ہی رگ کا مونہہ کھل جاتا ہے اور خون نکل آتا ہے خواہ کوئی چیز گرم خارج سے الیسی متصل ہو جو برودت اندرونی کو جذب کرے خواہ رگ کسی صدمہ کی وجہ سے پھٹ جاوے اور وہ سبب بادی قاطع ہو یا قساخ خواہ کسی طرح کی سرایان اندرونی خواہ بیرونی اعضا میں پڑے یا کوئی حرکت شدید بیمارہ امتلا کے حادث ہو یا رگ سے خون الطور تشیج کے ٹپکے بوجہ اسکے حرم اوس رگ کا ڈھیلا ہو جاوے اور صفاق جو اوس رگ پر ہے اوسمین تہلیل پیدا ہو نہایت اول اور اقدم واسطے سیلان خلط کی بترا ملنے راہ کی رگون مین سے شریان ہے کہ اوس سے خون کا سیلان بہت جلد ہوتا ہے اسوجہ سے کہ اوسکا جرم متحرک ہے اور جو کچھ شریان مین سے کبھی ہمکتا ہے اور کبھی منتشر ہوتا ہے اور جب مکان مین شریان کی تنگی واقع نہو بعد تفرق اتصال کے اور خلا پیدا ہوا بخام کار بور سما کیطرف ہوتا ہے جسکا نام ام الدم ہے اور شریان اگرچہ اوس قسم مین ہے جو ملتحم ہوتی ہے لیکن بہت دشواری سے اوسکا التحام ہوتا ہے اور اکثر یہ ہے کہ شریان ملتحم نہین ہوتی ہے اور جو چیز کہ وہ شریان کی ہے اوسمین التحام پیدا ہوتا ہے اور جب گرد کی چیز مین بوجہ التحام کے تنگی پیدا ہوتی ہے اسی جہت سے شریان مین تنگی پیدا کرکے جریان خون کو مانع ہوتی ہے اور زیادہ اور تقوت سیلان خون کا نہین ہونے پاتا ہے بلکہ بطور تشیج کے خواہ نہایت تہلی دھار جسقدر رسانس باقی رہجاتی ہے اور ملتحم نہین ہوتی ہے اوسقدر آہستہ آہستہ خون نکلتا ہے جیسے سکی بہ نرمی بذریعہ عمز اور دبانی کی کہ بین پھر خون کا سیلان رک جاتا ہے اور جہان کا تہان ٹھہر جاتا ہے جیسے عنق کا اکثر یہی حال ہوتا ہے اور مشتبہ وہ رگ تنہا زیر جلد ٹھہر جاتی ہے اور بذریعہ بعض کے اوسکا خمش کے معلوم ہوتا ہے اور اکثر یہ ہے کہ شریان کو اندر کیطرف سے یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ اندر ہی اندر پھٹ جاتی ہے اور جلد بدستور مسلم رہتی ہے اوسوقت جلد کے نیچے ورم سما پیدا ہوتا ہے اور ورم لین کا حدوث بوجہ خون اور ریح کے ہوتا ہے اور اوس ورم کا سکون بوجہ عمز اور دبانے کے ہوتا ہے اور یہ کیفیت اکثر عنق اور ارنبہ یعنے کشش ران مین عارض ہوتی ہے اور بابض مین بھی خود بخود بھی کیفیت ہوتی ہے اور اکثر اسکا عارض بسبب کسی امر خارج کے ہوتا ہے اور فصد سے بھی یہی صورت پیدا ہوتی ہے اکثر اطبا نے گمان کیا ہے کہ ہر ایک نفق شریان سے ام الدم پیدا ہوتا ہے اسلیے کہ شریان کا شگاف کبھی ملتحم نہین ہوتا ہے بلکہ جو عضو شریان کا گردے اوسمین التحام پیدا ہوتا ہے اور ورم مشہور بہ الورسما پیدا ہو جاتا ہے اور خود شریان بعد شق ہونے کے کبھی نہین جوڑتی ہے حالانکہ ایسا واقع مین نہین ہے کہ شریان کبھی ملتحم نہو بلکہ جوڑ سکتی ہے۔ جو لوگ شریان کے جوڑنے سے مانع ہین اونکی دلیل قیاسی یہی ہے اور تجربہ سے استدلال کرتے ہین قیاسی دلیل یہ ہے کہ شریان کا ایک طبقہ منجملہ طبقون کے عنصری ہے اور عنصروف کا التحام نہین ہوتا ہے پس بحکم ضرب دوم شکل اول کے نتیجہ یہ ہوا کہ پوری شریان ملتحم نہین ہو سکتی اور تجربہ کا بیان اس طرح پر کرتے ہین کہ ہمنے کبھی کسی شریان کو جوڑتے نہین دیکھا جالینوس نے ان لوگونکا مقابلہ قیاس اور تجربہ دونون طرحسے کیا ہے قیاس جو اس مقام پر جالینوس نے کیا ہے خطالی ہے یعنے اوسکا صغری ازقسم مظنونات خواہ مقبولات کہ ہے صورت اوس قیاس کی یہ ہے کہ شریان مین مین ہے گوشتا اور بدی کے اور گوشت ملتحم ہوتا ہے اور بدی مطلق نہین جوڑتی ہے پس چاہیے کہ شریان جوڑنے اور نہ جوڑنے مین بین بین کی کیفیت حاصل کرے وہ کیفیت یہی ہے کہ بہت دشواری سے ملتحم ہو اور تجربہ اپنا جالینوس نے یہ نقل کیا ہے کہ اکثر لوگونکا علاج کیا کہ اونکی شریان کا التحام ہو گیا اور شاید یہ بحث الیسی ہے کہ ہم اسکے بیان سے فارغ ہو چکے اور اوپر کے ابواب مین اسکو ذکر کر چکے ہین لیکن پھر ہم کہتے ہین کہ اعضا کا حال بروقت اصابت جراحت کے مختلف ہوتا ہے کسی عضو سے خون بکثرت نکلتا ہے اور جب وہ عضو شگافتہ ہو جاوے خون بکثرت جاری ہو جیسے جگر اور ریہ اور بعض اعضا ایسے

ہین کہ اونسے کم نکلتا ہے اور ان دونون قسمون مین بعض سے خون نکلنا پرخطر ہے اور بعض عضو سے ایسا پرخطر نہین ہے جیسے پھیپھڑے سے خون کا نکلنا بہت کثرت سے ہوتا ہے خواہ ناک سے بھی خون بکثرت برامد ہوتا ہے پھیپھڑے کا خون نکلنا پرخطر ہے اور ناک کا کسیقدر خون برامد ایسا ہو خطرناک نہین ہے اور جیسے برامد ہونا خون کا شانہ اور رحم اور گردہ سے کہ بہت ہی قلیل برامد ہوتا ہے بلکہ بشیر تھوڑا تھوڑا خون نکلتے نکلتے انجام بدکیطرف پہونچتا ہے رگون سے بھی خون کے نکلنے کی مختلف صورتین ہین کسی شریان کے خون برامد ہونے کی صعوبت زیادہ ہوتی ہے اور خطرہ بھی زیادہ ہے جیسے ہاتھ اور پاؤن کے بڑے بڑے شرایین کہ انسے اگر خون جاری ہوا کثر نوبت بہ ہلاکت پہونچتی ہے اور ہندہین ہوتا ہے اور بعض شرایین کا خون ایسا پرخطر نہین ہوتا جیسے شریان قحف یعنی جو استخوان سر کے پاس ہے کہ اوسکے خون کا بند کرنا سہل ہے اور فقط باندہ دینا اوسکا کافی ہے اور اکثر بچھ چھوٹے شرایین سے خون جاری ہوتا ہے اور خود بخود بند ہوجاتا ہے کبھی درمیان شریان کے خون اور غیر شریان کے یہ فرق بیان کرتے ہین کہ شریان کا خون ضربانی اور رقیق اور اچھا رغوانی بہ نسبت غیر شریانی کے ہوتا ہے اور مائل بہ سواد مثل خون وریدکے نہین ہوتا ہے اور نہ اقتم ہوتا ہے۔ **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ جس شخص کو استفراغ دموی ہو خصوصًا استفراغ دموی شریانی اور استفراغ حد افراط کو پہونچ جاوے اور نوبت تشنج کی پہونچ نہایت ردی ہے اسیطرح اگر ہچکی آنے لگے ایسا استفراغ مہلک ہوتا ہے اور ہچکی کے ہمراہ بوجہ استفراغ مذکور کے غشی بھی پیدا ہو بہت جلد موت واقع ہوگی اور ہذیان اور اختلاط عقل بعد استفراغ خون کے مہلک اور ردی ہے اور اگر ہذیان اور اختلاط عقل کے قریب تشنج پیدا ہوا کثر قاتل ہوتا ہے **قانون علاج نزف الدم** کانزف الدم کے علاج مین ابتدا حبس خون کی تدبیر کرنی چاہیے بعد ازان اگر قرحہ پر گیا ہے اوسکا علاج کرین اور جس نزف الدم کا سبب برقرار ہے اوسکا بند کرنا ممکن نہین ہے جیسے کوئی مادہ اکال وغیرہ باعث اجرای خون کا ہے کہ جب تک ازالہ اوس سبب کا نہ کرین گے کیونکر بند ہوگا پھر اگر بوجہ ضعف مفرط خواہ کسی اور وجہ کے اتنی مہلت نہو کہ پہلے ازالہ سبب کا کرلین بعد ازان حبس خون کرین جو حبس خون کی ذریعہ سے ناچار اوسے بند کرینگے اور حابسات خون کا بیان تفصیلی اگرچہ کتاب اول مین ہوچکا ہے۔ تاہم اس مقام پر بطور مدد کے کسقدر ذکر کرینگے۔ واضح ہو کہ اسباب حبس خون کے بعض وہ ہین کہ جہت خروج کو بدل دیتے ہین خواہ ایسے ہین کہ جسطرف سے خون جاری ہے اوسی طرف آنے کو روکتے ہین اور مقام جریان تک پہونچنے نہین دیتے اور بعض حابسات ایسے ہین کہ خاص مقام جریان خون سے اوسکو نکلنے نہین دیتے اور بعض حوالبس کا اثر مرکب دونون اثرون سے ہوتا ہے کہ مانع وصول بطرف مخرج کے بھی ہوتے ہین اور خود موضع جریان سے بھی روک دیتے ہین خواہ تینون فایدون کو جامع ہوتے ہین پہلی صورت یعنے جو چیز خون نکلنے کی جہت بدل دے اور خلاف جہت کیطرف مائل کرے اوسکی بھی یہ کیفیت ہے کہ فقط جذب بہ طرف خلاف جہت کو کرے اور کوئی دوسری راہ برامد خون کی جہت مخالف مین جدید پیدا نکرے جیسے جگر پر وضع محاجم اگر واسطے حبس نزف الدم کے کرین دانستہ تخفے سے رعاف پیدا ہوگا اور یہ کوئی نیا سوراخ بوجہ اس ترکیب کے پیدا نہین ہوتا اور کبھی ایک نیا مخرج بذریعہ جذب خلاف کے پیدا ہوتا ہے جیسے صاحب رعاف کی اوس ہاتھ کی فصد کھولی جاوے جو محاذی اوسکے تخفے کی ہو بشرطیکہ فصد ضیق ہو اور زیادہ کشادہ نہو دوسری قسم یعنے روکنے والی شے ایسی کہ مجری نزف تک آنے نہ دے وہی ہوگی جو مانع حرکت خون کی اور اوسکے نفوذ کی ہو اور یہ صفت اوسمین یا بہ سبب احتراق کے ہوتی ہے یا بوجہ تحدید کے ہوتی ہے اور محذر یا دو ا ہوتا ہے خواہ کیفیت اور حالت خاص کسی بدنکی جیسے

غشی کا واقع ہونا کہ اکثر بوجہ غشی واقع ہونے کے حبس نزف الدم کا پیدا ہونا ہو تیسری قسم یعنے جو خاص موضع نزف دم پر خون کو روسکے وہ ایسی ہی چیز ہوگی جو خارج کو بند کردے خواہ بندریعہ بندش سخت کے یا بذریعہ رخنہ بندی اور کوئی چیز سوراخ جس سے بھر دینے کی جیسے کوئی دوا خواہ کپڑا وغیرہ بھر دین یا فقط رخنہ بندی کہ بین اور سوراخ مین کچھ نہ بھرین خواہ موضع نزف الدم خشک کرنے سے پیدا کرین داغ دینے سے یا کوئی دوا ایسی لگائین جس سے پپڑی پڑجاے خواہ جمود اور بستگی ایسی پیدا کرین کہ خون رکجاے خواہ کوئی دوا معتری اور چسپندہ لگائین خواہ تجفیف پیدا کرین خواہ ادویہ ملحمہ کا استعمال کرین خواہ اوس گوشت کو جو گرد رک کے ہو اوسمین تنگی پیدا کرین تاکہ اوسے بند کرسکے تہ برتہ مسدود کردے ضروری یہ بات جاننے کے قابل ہے کہ اگر جراحت کے ہمراہ ورم بھی ہو اکثر یہ تدبیرات اور اعمال جو اوپر بیان ہوچکے ہین اونکا کرنا دشوار ہوگا اسلیے کہ اوسوقت نہ بندش بذریعہ ڈورونکے ممکن ہوگی اور نہ فتیلہ وغیرہ کا داخل کرنا بن پڑیگا اور نہ استواری سے بندش ہوسکے گی ہان اوسوقت استعمال ادویہ مغریہ کا ضرور ہوسکتا ہے اور قبض اور تخدیر کا پیدا کرنا اور خون کا قوام کسیقدر غلیظ اور خاثر کرنا اور اگر علاج بذریعہ بندش کے خواہ بذریعہ چاک کرنے کے خواہ کسی دوا کے لگانے سے بشرطیکہ زخم مین درد زیادہ ہو کیا جاے وہ نہایت ردی ہے اور جو زشت برخاست ایسی واقع ہو جسکی جہت سے درد پیدا ہو وہ بھی ردی ہے اور ٹھانا عضو مجروح کا لازم ہے کہ جامع دو باتونکا ہو اول تو درد نہونے پائے دوسرے جسطرف خون کا میلان ہے اوسکی جہت مخالف مین لیجا کرین پس اعانت خروج دم کی بذریعہ تدلیہ اور تعلیق کے نہ کرنی چاہیے یعنے ایسی طرح اوس عضو کو جھکانا اور لٹکانا درست نہین ہے کہ اخراج خون کا بآسانی ہوجایا کرے اگر ان دونون غرض کو حاصل نہ کرسکے یعنے درد کی زیادتی کا موقوف ہونا اوسی شکل پر اوٹھانے مین منحصر ہو کہ جس شکل مین خون بآسانی نکلنے کا گمان ہے خواہ برعکس اوسوقت مشاہدہ حال مریض کے جو غرض زیادہ مناسب ہو اوسی اختیار کرین اور جسکا تحمل مریض پر آسان ہو اور سرعت دست جو مفید زیادہ ہو اوسی کا لحاظ زیادہ کرین ۔ اب اسوقت ہمکو احتیاج ایک اور بات بیان کرنے کی ہے بعد ازان کہ ناظر کتاب ہذا اس امر کا لحاظ بخوبی کرلے کہ جس رگ سے خون جاری ہے شریان ہے یا شریان نہین ہے بلکہ ورید ہے اور وہی خصوصیات جو اوپر جہندگی خون اور رنگ وغیرہ کے بیان ہوچکی اوسکے ذریعہ سے اطمینان کرلے تاکہ اگر شریان سے اخراج خون کا احتمال خواہ یقین ہو اوسکی تدبیر مین توجہ زاید درکار ہے اور ورید کی نزف الدم مین چندان اہتمام زائد نہین ہے بعد اسکے ہم کہتے ہین کہ جذب بطرف خلاف جو بطرف مخرج دم نہو اوسکی تدبیرات مختلفہ مین سے ایک تدبیر یہ بھی ہے کہ عضو مخروج کو الم اور ایذا بذریعہ دلک اور بندش کے پہونچانی چاہیے خواہ بذریعہ مجاجم کے ایذا دینی چاہیے اور جس عضو کیطرف جذب کرنا ہی واجب ہو کہ وہ عضو عضو ماؤف کا مشارک اور دونون ایک ہی خط مستقیم طولا خواہ عرضا واقع ہون اور دونون جہت عرض اور طول مین جو دور تر ہو بہ نسبت عضو ماؤف کے اوسکی طرف جذب کرنا چاہیے اور قریب کیطرف مناسب نہین ہے جیسے اگر جذب مخالف سر کے دونون اطراف کا کسی ایک جانب سر کے خواہ ہاتھ کے جانب مخالف کا جذب اوسی ہاتھ کے دوسری جانب مین کہ دونون جذب قریب مین انکا چندان فائدہ ظاہر نہوگا اور پورا انصراف اور جذب نہوگا اور یہ قواعد ایسے ہین کہ بروقت انکے سمجھنے کے ناظر کتاب ہذا کو وہ اصول یاد کرنے کی ضرورت ہے جنہین ہم نے کتاب اول فن کلیات مین ذکر کیا ہے جہان پر قوانین استفراغ کے بیان کیے ہین ۔ بندش خواہ دلک وغیرہ جو کچھ کرین واجب کہ اوس عضو کے قریب ہو جس سے واقع ہوا ہے

خون کی روانی ہو رہی ہے پھر اوس سے اوتر کر دوسرے مقام پر کہ ان اور شرائین کے شگافتہ ہونے مین ان تدابیر سے اسکی امید قطعی نہ رکھنی چاہیے کہ بس یہی تدبیرات کافی ہین اور حبس خون فقط انہین تدبیرات سے ہو جائیگا بلکہ ان تدبیرات کو معین ٹھہرا کر استعمال کرین اور یہی حال فسد جانب مخالف کا ہے جو البعد فطرین مین کھولی جاوے دوسری قسم کی ایک صورت لینے خون کے غلیظ اور جامد کرنے کی صورت تو نہین ایک صورت یہ ہے کہ مثلاً اگر کسی شخص کو رعاف وغیرہ بکثرت جاری ہو اوسی اغذیہ غلیظۃ الکیموس کھلاتین جو خون کو خاثر اور غلیظ کرین جیسے عدس اور عناب وغیرہ اور دوسری صورت یہ ہے کہ مخدرات اور اب سرد کا استعمال کرین اور بدن پر اور بہ پر سرد رکھین اور کبھی کبھی خود بخود واقع ہو خواہ کسی تدبیر سے پیدا کیجاے ایسی مفید ہوتی ہے کہ تنزف الدم کو بند کر دیتی ہے۔ قسم اخیر کی صورت یہ ہے کہ اوسمین فقط ایک ہی فاعدہ کی رعایت درکار ہے یعنے مثلاً کبھی کوئی شریان متصل قلب کا ایک ہی جانب سے ہوتی ہے اور دونون جانب اوسکی متصل نہین ہوتی اگر اسکی بندش فقط ایک ہی جانب سے کرین روانی خون سے امان اور اطمینان ہو جاے بلکہ بمنزلہ دوسری جانب سے ایک شعبہ متصل ہوتا ہے دوسرے شریان کا کہ اسمین ڈوب جاتا ہے اور خون اوسکی طرف پہونچتا ہے اور جس راہ کو بند کیا ہے اوسکی دوسری جانب سے خون اوسمین پہونچتا ہے اوسوقت دوسری بندش کرنی پڑے کی اور قبل انبندش اوس جانب کی شناخت کرنا چاہیے جدہر اس رگ کا سیدا ہے اور جہان سے یہ رگ پیدا ہوئی ہے بعض مواضع مین مبدا اوسکا اسفل کیطرف ہوتا ہے جیسے عرق مین اور بعض مقامات مین مبدا شریان کا اوپر کیطرف ہوتا ہے جیسے ران اور پانون مین جب یہ مقام اچھی طرح معلوم ہو جاے اوسوقت نسد اور ربط کا استعمال کرنا چاہیے ایک تدبیر اسکی یہ بھی ہے کہ موچنے وغیرہ سے رگ کو باہر نکالین اگرچہ اوسکا نکالنا بدون چاک کرنے تھوڑے سے گوشت ممکن نہ ہو اور گوشت سے مراد وہ گوشت ہے جو محیط اوسی رگ سے ہے اور اوس رگ کو چھیلے ہوئے ہے۔ اوسکے بعد اون ادویہ کو جنکا ذکر ہم کرتے ہین استعمال کرو۔ اگر یہ رگ ضارب ہو یعنے مثل نبض کی چلتی ہو اور خوب اوسکی حرکت محسوس ہو مناسب ہے یہ ہے کہ خرقہ کتان سے اوسکی بندش کرین اسیطرح اگر ضارب نہ ہو لیکن اتنی بڑی ہو کہ اوسمین سے خون بکثرت نکلتا ہو اور بند ہوتا ہو اور جب تدبیر کے فراغت حاصل ہو بعد ازان استعمال واذنکا کرین اون ٹین ٹی نہ کھولین خواہ چار روز تک اور اس اثنا مین اگر دوسری کوئی رگ کھین کہ خوب چسپان ہو گئی اور اچھی طرح گرفت کر لی ہے پھر اوسے ہرگز چھوڑنا مناسب نہین ہے بلکہ اور زیادہ اہتمام کرکے اوسکو گرفت اوسی قسم کی دوا لگا دین جو کسقدر پہلے دوا کے خشکی کی وجہ اپنی رطوبت کو کم کر دے۔ اور اگر دوا کے اوپر پٹی خواہ کپڑے اور کاغذ وغیرہ کی چھوڑانے سے وہ دوا بھی اوکھڑ جاے موضع دوا کو انگلی کے نیچے دبا کر ایسی تدبیر کرین کہ خون کا اوچھلکر نکلنا رک جاے اور جسقدر دوا اچھوٹ کر الگ ہو گئی ہے باقی ماندہ بھی جو الگ ہو چکی ہے اوسے جدا کر دین اور اوسی جگہ پر اوس دوا کو ہ ٹکڑی کرکے کر اوپر اور دوسری دوا اوسکی جگہ پر بدلکر رکھین اور ہر وقت دوا اچھوڑانے کے تعضو مجروح کو اسی طرح اوٹھانا چاہیے جیسا اوسکی نسبت مناسب ہو اور وہی شرطین جنکا اوپر بیان ہو چکا ہے اور عمدہ طریقہ اوسکا یہ ہے کہ زخم کا منہ مونہہ مبدا رگ سے اونچا ہو مثلاً اگر زخم کے اصابعین ہو خواہ رحم مین ہو ایسا فرش بچھایا جاے کہ اوپنچا کر اعضا کو اونچا کر دے اور اوپر کے اعضا پست کر دی اور باینہمہ اس شکل کی پیدا کرنے سے درد پیدا نہو جیسا عنوان اوسکی لیٹنے خواہ بیٹھنے کا درست ہو جاے پھر تین روز تک مریض کو اوسی انداز پر رہنے دو تاکہ خون بند ہو جاے۔ گودڑ وغیرہ بھر کے خواہ اور کوئی چیز زخم کے اندر

داخل کرکے جو تدبیر ہو اوسی وقت چلگی جب کہ شریان عظیم ہو اوسکی ترکیب یہ ہو کہ پشم ارنب خواہ مکڑی کا جالا یا باریک روئی یا پورانا کپڑا کتان کا لیکر اوسپر ادویہ مغیرہ اور ادویہ مانع خروج کو چھڑکین اور فتیلہ یعنے بتی سی بنا کر شریان کے اندر داخل کرین اور اوسکے اوپر پٹی باندھین اور کبھی فقط پشم خرگوش کی بتی تنہا کام دیجاتی ہے اور کسی اور چیز کے ملانے کی ضرورت نہین رہتی لیکن بندش ایسی درست اور صفائی کے ساتھ کرنی چاہیے کہ جبکہ التیام پیدا نہو کھل نہ جاے اور جو فتیلہ رگ کے اندر داخل کیا گیا ہے اوسکے خارج کرنے کی تدبیر طبیعت آپ ہی خود کر لیتی ہے اور جتنا جتنا زخم پورتا جاتا ہے بتی باہر نکلتی آتی ہے خواہ اندر ہی اندر وہ بتی سمٹتی جاتی ہے اور پتلی ہوتی جاتی ہے اور دب دب کر ایسی باریک ہوتی جاتی ہے کہ بعض کے زخم سے مثل رشتہ باریک کے نکلتی ہے۔ ردم بلا التیام یعنے زخم کا مونہہ بند کرنا اور اوسکے اندر کوئی بتی وغیرہ نہ رکھنا اوسکی صورت یہ ہو کہ بتی کی شکل کی کوئی شے زخم کے مونہہ پر رکھین اور اندر رگ کے داخل نہ کرین اوسکے اوپر گدی رکھکر باندھین خصوصاً اسفنج کی گدی اور پٹی ایسی درست باندھین اور خوب کسکر کہ احتمال کھلجانے اور ڈھیلے ہونے کا نہو۔ اور جب کہ واسطے بندش کے ڈھیلے اور نادرست ہونی چاہیے اسلیے کہ پہلی بندش سے غرض یہ ہوتی ہے کہ زخم کا مونہہ بہم ملجائے اور پہلا پیچ پٹی کا خوب تنگ کسا ہوا اور دوسرا تیسرا پیچ بہ نسبت پہلے کے اور ہر ایک پیچ بہ نسبت اپنے ماقبل کے ڈھیلا ہونا مناسب ہے اور یہان پر یعنے جذب کیواسطے برعکس اوسکے بندش چاہیے۔ **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ بہت سی گدی اور پٹی کا باندھنا بشرطیکہ ضعیف ہون اکثر اوسے ضرر شدید یعنے جذب کا پیدا ہوتا ہے اور منفعت سد کی یعنے جمود اور ردم کی حاصل نہین ہوتی اور شد خواہ بند کرنا اوس سے غرض اصلی یہی ہوتی ہے کہ خون کی آمد بند ہوجاے نہ انبکہ الم اور ایذا پہونچے ہان اگر بیحد ضرورت ایلام کی ہو کچھ مضائقہ نہین ہے کہ سختی سے بندش کرین بعد ازان تھوڑا تھوڑا ڈھیلا کرتے جائین۔ اکثر احتیاج اوسکی بھی ہوتی ہے کہ گوشت کو ٹانکے وغیرہ سے سیین اور دونون باندھین لیکجا کرکے اوسکے بعد پٹی وغیرہ باندھین اور بیشتر فقط دونون باندھونکا ملا دینا اور ایسی گادی اور پٹی وغیرہ جو زخم کے ملے رہنے کی حافظ ہون جسکا ذکر اوپر ہو چکا ہے کافی ہوتا ہے۔ بعد اوسکے ایسی ادویہ کو چھڑکنا چاہیے جو ملحمہ ہین اگر کوئی رگ مثل وراج کے پھٹ جاے واجب ہے کہ اوسے ابتدا مین ایک بانہ کی انگلیون سے ملاکر ادویہ اور پٹی وغیرہ اوسپر دوسرے بانہ سے چڑھائین اور لگائین۔ ردم بذریعہ علقہ کے کبھی بودجہ استواری علقہ یعنے لٹکنے والی چیز کے جو مونہہ پر شگاف کی لٹکی ہو اور ہر دو اوس مونہہ کو سیمٹتی رہے حاصل ہوتا ہے کہ وہی علقہ اسقدر سیمٹتا ہے کہ آخر کار مین خون کو بسنہ کر دیتا ہے اور فائدہ ردم کا پیدا ہوتا ہے خواہ کوئی شے زیادہ تر پیدا کرے اور خون کو منجمد کر دے اوسی مقام مین گوشت پیدا کر شگاف مین تنگی پیدا کر دینگا طریقہ ایکیت بھی ہے کہ شلار کو عرض مین قطع کرین پس دونون طرف سے وہ سمٹکر پہلے ہی مرتبہ اسقدر تنگی پیدا کر دینگی کہ اوسپر گوشت دوڑ جاے گا اوس طرف جدھر سے سیلان خون کا ہوتا ہے اور یہ تدبیر اوسی مقام مین درست پڑیگی جو موضع لحمی ہو اکثر حاجت قطع ایک شعبہ رگ کو کنارہ سے ہوتی ہے تاکہ دخول اوسکا اندر کیطرف باستواری ہو بعد ازان اوسپر دوا لگائی جاتی ہے۔ اکثر التیام مجری کا بدون ام الدم کے ہوتا ہے پیڑی پڑنے کیوجہ سے استواری زخم کی فقط رگ کے ذریعہ سے بھی ہو سکتی ہے اگر سیلان خون کے وجہ سے کوئی ضرر عظیم پیدا ہوا ہے اور زیادہ مہلت استعمال ادویہ کی نہو اور کبھی بذریعہ استعمال ادویہ کاویشل چونہ وغیرہ کی بھی ہوتی ہے خواہ زنگار اور پھٹکری کی اقسام اور اقسام زرنیخ کے اور کمون وغیرہ کی جو ضعیف العمل ہین کہ ان ادویہ کو مقام شگافندہ پر چھڑکتے ہین اسیطرح زبد البحر سے بھی فائدہ حاصل ہوتا ہے اکثر یہ دوائین چھڑک کر موضع ماؤف کی بندش کر دیتے ہین۔ پس خون بند ہو جاتا ہے مگر اسمین خطرہ یہ ہے

کہ اس تدبیر سے جو خشکر یشہ پیدا ہوتا ہے بآسانی الگ ہوجاتا ہے اور فقط پانی لگنے سے خواہ اور نے تفاوت سو کسی جسم کی پپڑی اوھڑ جاتی ہے۔ بلکہ اندر کا خون جسوقت روانی پر آکر پپڑی کی مدافعت کرتا ہے فقط اوسی خون کی روانی کے صدمہ سے یہ پپڑی الگ ہوجاتی ہے اور تھوڑی تھوڑی سبب سے بھی اس خشکر یشہ کا زوال ہوجاتا ہے اور اسکے گر جانے کی بعد پھر وہی دشواری پیدا ہوتی ہے اسواسطے اطبا نے تجویز کی ہے کہ آگ کی سینکنے سے جو پپڑی ڈالنی مطلوب ہو چاہیکہ کسی لوہے کے ٹکڑے سے جسکی گرمی بہت زیادہ ہو اوس سے دفع دی دیکر سینکیں تاکہ خشکر یشہا ایسا پیدا ہو جو گہرا ہو اور اوچھا اور کم زور نہو اور بآسانی گر نہ سکے اور بہت دنوں نہیں گرے اور ایسا مستحکم ہو جیسے گوشت اوسپر ثابت ہوگیا ہے اسلیے کہ اگر داغ ضعیف لگاتے ہیں اوس سے جو خشکر یشہ پیدا ہوتا ہے اور توضیعف کہ اوسے سب سے گر جاتا ہے اور بااینہمہ مادہ کثیر کو جذب کرتا ہے اور تسخین شدید پیدا کرتا ہے۔ اور جو داغ بقوت لگاتے ہیں اوسکا دم اور رخنہ بندی خشکر یشہ قوی سے ہوتی ہے اور شگاف کو زائل کردیتی ہے اور اگر شگاف وسیع ہو پوسکو چھوٹا کرتی ہے اور سمیٹ دیتی ہے منجملہ داغ لگانے کے تدابیر سے ایک عمدہ اور معتدل تدبیر یہ ہے کہ سپیدی بیضہ کی آبک آب نارسیدہ سی ملاکر پشم خرگوش وغیرہ اوسمیں آلودہ کریں اور مقام شگاف پر رکھیں اور باندہ دیں اس تدبیر سے بہتر یہ تدبیر ہے۔ کہ زیرہ اور چونا بیس کر مقام شگافتہ پر رکھیں اور اون دونوں پر ملفطار بھی اضافہ کرتے ہیں زاجیات یعنی جملہ اقسام پھٹکا یوں کی بھی ازیں قبیل ہیں کہ اونمیں قبض اور کی دونوں کی قوت ہی اور چونہ میں فقط گی کی قوت ہی اور قبض کی قوت چونہ میں بہت کم اور معتدبہ نہیں ہے۔ جو خشکر یشہ ایسی دوا کی خواہ محض گی ذریعہ سے پیدا ہوا ہو اور اوس دوا میں قبض بھی ہو ایسا خشکر یشہ بہت دیرتک ٹھہرتا ہے اور عمیق بھی ہوتا ہے گندھک کے غلیظ کا عرق نچوڑا ہوا اور خود وہی غلیظ باوجود کی بحدت کے تغریہ کی بھی قوت رکھتا ہے۔ سوراخ کے بند کرنے والی دوائیں جیسے حبس مغسول اور علک مطبوخ اور نشاستہ اور گرد آسیا اور صمغ اور کندر اور مقابیخ ایضاً زیبب عنب اور ضفدع یعنے میڈک بھی اسی قبیل سے ہے جیسا کہ کتب میں ایضاً کولب سیاہوس بھی یہی خاصیت رکھتا ہے جو دوائیں بذریعہ تجفیف اور الحام کے جسم خون پیدا کرتی جیسے صبر اور قشار کندر اور خستہ زیبب جو خوب باریک پسا ہوا اور مازو ہمراہ اور روغن کے کہ اوسمیں جلایا ہو جب شعلہ دینا موقوف ہوجاوے بجھا ڈالیں اسطرح ہر دی سوختہ اور مقابیخ اور صدالحدید یعنے پرک آہن اور گھوڑے کی لید اور گدھے کی لید دونوں جلی ہوئی خواہ بدون جلی ہوئی اور بڑیوں کی راکھ اور سیپی کی راکھ بشرطیکہ دھوکر انکا نمک جدا نہ کیا ہو اسلیے کہ دھونی کے بعد یہ خاکستر از قسم مغری ادویہ کے ہوجاتی ہے اسیطرح تازہ اسفنج جسکو رفت خواہ غراب میں کوٹا ہو اور کوٹکر بعد اوسے جلا ڈالیں اسیطرح باتو گو جلا کر استعمال کریں۔

بیان ادویہ بسیطہ اور مرکبہ کا جو بقوت حبس نزف الدم کرتی ہیں اور جالینوس نے اونمیں ذکر کیا ہے اور بہت مبالغہ اونکے وصف میں کیا ہے اور جالینوس کے بعد اور لوگوں نے اونکا تجربہ کیا درحقیقت اونکا نفع زیادہ پایا ہے منجملہ اون ادویہ کے ایک یہ نسخہ ہے فلفطار بیس جزء کندر سولہ جزء صبر خلک الجم خشک اور فلفل اور علک یا بس کمد آٹھ جزء تربخ چار جزء جیسے بک بیسکر چھانیں اوبیس جزء داخل کریں اور کل ادویہ سے زور طیار کرکے فتیلہ پر چھڑک کر استعمال کریں خواہ موضع نزف پر چھڑکیں عجیب النفع ہے۔ یا عنزروت اور صبر اور مصطگی اور دم الاخوین کو پیسکر فتیلہ پر چھڑکیں اور باستواری باندھیں۔ یا صبر اور کندر فقط ہمراہ بسم ارنب وغیرہ کے جیسا اوپر مذکور ہوچکا ہے استعمال کریں۔ خواہ اسفنج کو جلا کر جیسا اوپر بیان ہوچکا ہے استعمال کریں۔ اور خشت سوختہ سائیدہ اور چرک قلعی اور توتیا اور صبر

خواہ صبر اور کبریت یا کندر اور کبریت سہ زور طیار کرین - یا استعمال فتیلہ کا سپیدی بیضہ کے ذریعہ سے کرین - خواہ فلفطار مین مُر اور کندر اور دقاق کندر آٹھ جزو یا تنجبین آٹھ جزو جسمین محرق آٹھ جزو خواہ فلفطار اور نحاس محرق اور قلقدیس اور پھٹکری بریان ہموزن استعمال کرین - عمدہ علاج نزف دموی کا خصوصاً اگر سر سے خون جاری ہوتا ہی یہ ہے کہ صبر ایک جزو اوس مدبّن جو رطوبت کو زیادہ جذب کرتا ہو اور نصف جزو صبر کا اوس شخص کے واسطے جسکا بدن نرم ہو اور رطوبت کو کم جذب کرتا ہو اور قشار کندر بدین خشک مین ایک جزو اور خود کندر چوب بدن لبنّ مین ایک جزو اور اونمین دونون یا اقتصار کیا جاہی خواہ انکی ہمراہ دم الاخوین اور انزروت بھی شریک کرین اور سب کو سپیدہ بیضہ مین گوندہ کر لیپم ارنب کی ہمراہ خواہ موضع نزف پر بطور ذرور کے استعمال کرین

مقالہ تیسرا قروح کے بیانمین

بیان عام قروح کا قرحہ جسے ہندی مین گھاؤ خواہ زخم کہا کہتے ہین اوسکی پیدائش زخم سے ہوتی ہے اور پھوڑون کے پھوٹنے سے خواہ بثور اور پھنسیون کے پھوٹنے سے اسلیے کہ تفرق اتصال گوشت کا جب دیر تک ٹھہرے خواہ زیادہ بڑھ جاہی اور اوسمین قیح پیدا ہو اوسوقت اوسکا نام قرحہ رکھتے ہین - قیح پڑنے کیوجہ یہی ہے کہ جو غذا اوس مقام تک پہونچتی ہے فاسد ہوجاتی ہے وجہ فساد کی یہ ہوتی ہے کہ عضو مأوف ضعیف ہوجاتا ہے اور اوسکے ضعف کی وجہ سے جو غذا اوس تک پہونچتی ہے فاسد ہوجاتی ہے اور پھر چونکہ وہ عضو ضعیف قطع نظر افساد غذا کے اوسکی طرف فضول اعضای مجاورہ یعنی قریب کی منجذب ہوتی ہین اور متحمل ہوکر اوس عضو کیطرف آتے ہین - خواہ علاج اوسکے تفرق اتصال کا ایسے مرہمون سے کیا گیا ہی کہ اون مراہم نے عضو کو ڈھیلا اور متبلد کر دیا ہے اور اون مرہمون کی رطوبت اور چکنائی نے اسقدر اثر کیا کہ قوت عضو مأوف کی ضعیف ہوگئی ہے اسوجہ سے قرحہ پیدا ہوگیا ہے - قیح کی جو قسم رقیق ہو اوسکو صدید کہتے ہین اور جو قسم غلیظ اوسکو وسخ کہتے ہین اور وسخ ایک چیز خاثر یعنی نرم مثل سپیدہ کے اور خشک سپید رنگ خواہ مائل بہ سواد ہوتی ہے یا مثل دردی کی ہوتی ہے - صدید کی پیدائش رقیق اخلاط سے ہوتی ہے اور اخلاط کی مائیت سہ اور اخلاط حادہ سے اور وسخ کی پیدائش اخلاط غلیظہ سے ہوتی ہے - صدید کی زیادتی تولید خون سے ہے اور محتاج مجفف کا ہوتا ہی اور وسخ کو حاجت بطرف دواے جالی کے ہوتی ہے - قروح کبھی ظاہر مین زیادہ اور بھری ہوتی ہین اور اندر کیطرف زیادہ نہین غائر ہوتی ہین اور کبھی اندر تک گڑھا پڑجاتا ہے - جو قروح غائر ہوتے ہین اگر اونکے گرد کا گوشت سخت ہوگیا ہے اونکا نام ناصور ہے اور ناصور کی شکل یہ ہے کہ جیسے چھوٹے مثل عضو کے اندر سما گئی ہے اور اگر اونکے گرد کا گوشت سخت نہوا ہو اوسکا نام مجنی اور کہف یعنے غار رکھا جاتا ہے اور بعض اطبا اوسکا نام مجن اسواسطے رکھتے ہین کہ زیر جلد اونکا نفوذ ہوگیا ہے اور جلد اوس سے جدا ہوگئی ہے اور کہف اسواسطے کہتے ہین کہ بدن کی ہڈی کے بیچ خواہ زیر لحم وہ قرحہ پیچیدہ ہوگیا ہے اور اوسکی وسعت بڑھ گئی ہے - اور بعض اطبا نے کہا ہے کہ قرحہ واسع کو کہف کہتے ہین اور جو قرحہ تنگ اور عمیق ہو اوسکا نام ناصور ہے اور نام رکھنے مین کچھ نزاع نہین ہے بعضوقت صلابت اور سختی گوشت وغیرہ کے قرحہ ظاہری مین ہو اوسکا نام قرحہ خرقیہ ہے - ناصور بُرا وہی ہے جو نظر نہ آئے اور جسقدر جس بصر سے دور ہے اور اوسکو چور کہتے ہین اوتنا ہی زیادہ برا ہے - ناصور کی بعض قسم مستوی اور سیدھی ہوتی ہی اور بعض قسم ناصور کی ترچھی ہوتی ہے - اور جو ناصور عصب تک پہونچ جاتا ہے درد زیادہ پیدا کرتا ہے خصوصاً اگر جانب اسفل اوس ناصور کے سلائی وغیرہ سے چھوکین اوسوقت درد بہت زیادہ پیدا ہوگا - کبھی جس عضو مین ایسا ناصور درد پیدا کرنیوالا پڑتا ہے اوس عضو کے فعل مین دشواری

پیدا ہوتی ہے اور اوسکی رطوبت رقیق اور لطیف ہوتی ہے جیسے اوس ناصور کی رطوبت جو بڈی تک پہونچا ہو یا کہ بڈی مین پیدا ہوا ہو۔ جب ناصور کسی رباط تک پہونچا ہے اوس سے بھی جو رطوبت نکلتی ہے ایسی ہی رطوبت ہوتی یعنے رقیق اور لطیف مگر بڈی اور رباط کے ناصور مین درد زیادہ نہین ہوتا ہے۔ جو رطوبت اوس ناصور سے نکلتی ہے کہ بڈی تک پہونچا ہے رقیق اور مائل بہ زردی ہوتی ہے۔ اور جو ناصور ریدا اور شریان تک پہونچا ہے اکثر اوسکی رطوبت دردی ہوتی ہے اور کبھی جو ناصور ورید تک پہونچا ہو اوس سے خون کثیر اور صاف بھی نکلتا ہے اور جو ناصور شریان تک پہونچا ہے اوس سے خون اشقر بطور نزف کے برامد ہوتا ہے خواہ بطور نزا اور دوڑنے کے یعنے اوچلتا ہوا۔ اور جو ناصور گوشت تک پہونچتا ہے اوس سے رطوبت چسپندہ اور غلیظ باکدورت اور خام برامد ہوتی ہے۔ کبھی ایک ناصور کی بہت مونہہ پیدا ہوتے ہین اوسکے علاج مین تساوی زیادہ پیدا ہوتی ہے اور یہ نہین دریافت کہ یہ ایک ناصور ہے یا چند ناصور کیجا ہوگئے ہین اور کسی مونہہ سے اوس ناصور کی رطوبت رنگین برامد ہوتی ہے۔ اسکی شناخت اسی طرح کرنی چاہیے کہ اگر ناصور واحد ہے سب سوراخون سے ایک ہی رنگ کی رطوبت نکلے گی اور اگر چند ناصور مجتمع ہین رطوبت بھی چند اقسام کی نکلے گی **مترجم کہتا ہے** اگر ناصور مختلف سے رطوبت واحدہ نکلے اوسکا ذکر شیخ نے اسلیے ترک کیا کہ تدبیر واحد اون سب کیواسطے کافی ہے **امین** ناصور کا رنگ بھی مختلف ہوتا ہے کوئی سپید رنگ اور کوئی تیرہ گون اور کوئی سرخ اور کوئی ناصورا اور رنگ کا ہوتا ہے۔ قروح کے بھی اقسام بہت سی ہین بعض قرحہ مین درد ہوتا ہے اور بعض قرحہ مین درد مطلق نہین ہوتا ہے کسی مین ورم ہوتا ہے اور کسی مین ورم نہین ہوتا ہے کوئی قرحہ آلایش سے پاک رہتا ہے اور کوئی گندہ اور چرک آلودہ ہوتا ہے اور غیر نقی قرحہ کی وہی قسم ہے جو **پیلی** اور پیلی ہوا اور دم خلط کثیر اور رطوبت زیادہ ہو اگرچہ وہ رطوبت ردی نہو۔ بعضے قرحہ مین وسخ ہوتا ہے اور بعض مین صدید بعض قرحہ متعفن ہوتا ہے اور ایسے قروح عفنہ کو باد جنوب سے زیادہ کوئی چیز مضر نہین ہے اور رطوبت ہوا کی بشرطیکہ وہ ہوا گرم مزاج ہو یہی نہایت مضر ہے (جیسے ہمارے بلاد ہندوستان مین پوروا چلنے سے کسقدر زخم اور قرحہ مین خرابی پیدا ہوتی ہے اور مزاجون کو کسقدر تحمت اوسوقت عارض ہوتی ہے) بعض قروح مناکل ہوتے ہین یعنے سڑجاتے ہین اور بعض نرم اور ڈھیلے ہوتے ہین سر و ہون خواہ گرم ایسے نرم قروح مین جو بال اونکے متصل ہوتے ہین اونکے التقاط اور چن لینے کی ضرورت ہوتی ہے۔ کبھی بعض قروح رشاحہ ہوتی ہین یعنے اونسے صدید زرد گرم گرم ٹپکتا رہتا ہے اور کبھی ایسے قروح سے آب گرم کی شکل پر ایک رطوبت نکلتی ہے اور اسقدر گرمی اوس رطوبت مین ہوتی ہے کہ اوس قرحہ کے گرد کے گوشت اور کھال وغیرہ جل جاتی ہے۔ یہ قرحہ مہلک اور ردی ہے۔ بعض قروح کا اندمال دشوار ہوتا ہے جو قرحہ متعفن ہے مناکل نہین ہوتا اگرچہ دونون پہلو مین ہین اور اوس جگہ کو خراب کردیتی ہین اور کبھی کوئی قرحہ ایسا اکال ہوتا ہے کہ اپنے متصل اعضا کو وغیرہ کو بوجہ حدت کے سڑا دیتا ہے اور عفونت اوسمین نہین ہوتی اور نہ گرمی اوسمین یقینًا ظاہر ہوتی ہے۔ لیکن جو قرحہ متعفن اور پھیلتا ہوا ہو اوسکے ہمراہ گرمی خواہ تپ ہوتے ہے اور یہ حرارت اوس سے جدا نہین ہوتی **جالینوس** مثل قروح نار فارسی اور نملہ ساعیہ کو قروح مناکا نام رکھا ہے اور قرحہ متعفنہ کو مرکب قرحہ اور مرض عفنی سے مجوبز کرتا ہے اور ہر ایک ان قروح مذکورہ کے واسطے ایک حال خاص ہے جسکا بیان کرینگے۔ جو قروح صلب و سخت ہون اور بطرف سپیدی کے اونکی رنگت مائل ہو خواہ سیاہی مائل ہون اور اسیطرح

— اور جو قروح نرم اور ڈھیلے اور سرد اور سپید رنگ ہون اونکی راحت اوپر سخنہ سے پیدا ہوتی ہے اور ایسے قروح جو سخن اور حار بالفعل ہون اور ان قروح کی رنگت سرخ مائل ہوجاتی ہے اور یہ بارودہ سے اور ہوائے بارد سے انمین راحت پیدا ہوتی ہے۔ قروح رویہ کے ہمراہ اگر بدن کا رنگ بھی ردی ہوجاے مثلاً سپید خواہ رصاصی خواہ زرد ہوجاے فساد مزاج کبد اور فساد پر اوس خون کی دلیل ہوگا جو قرحہ کے طرف آتا ہے اور اسی وجہ سے انذال ایسے قروح کا دشوار ہوگا۔ جس قروح کی جڑین باریک اور تیز ہون اور اونمین کھجلی بھی ہو وہ فصل حر مین پیدا ہوتے ہین اور جنکی جڑین چوڑی اور سپید رنگ اور کھجلی اونمین کم ہو اونکا مزاج سرد ہوتا ہے۔ جو قروح بعد امراض کے پیدا ہون وہ بھی ردی ہوتے ہین اسلیے کہ طبیعت کی بقیہ مواد فضول فاسدہ کا بطرف اون قروح کے دفع کیا ہے۔ جو قروح اپنی کثرت کی بالون کو پریشان کردین وہ بھی ردی ہین **علامات موت کی جو سریع ہونے والی ہے** اونمین سے بعض اطبا نے یہ علامت بھی ذکر کی ہے کہ اگر کسی آدمی کے بدن مین اورام اور قروح لبتہ ہون اور اوسوقت اوسکی عقل زائل ہوجاے فوراً مرجاتا ہے۔

— قروح خبیثہ کا سبب کبھی ایسی جراحت ہوتی ہے جو فضول خبیثہ کو جانی ہے بدنمین خواہ کوئی تدبیر مفسد اوس بدن مین ہوئی ہو بعد اوسکی جراحت پیدا ہوئی ہو کبھی قروح خبیثہ تابع ثور ردی کی ہوتی ہے اونمین کوئی قرحہ بہت جلد متقرح ہوجاتا ہے بعد بشر کے لینے بعد بھنسی خواہ دانے پھوٹنے کے۔ خباثت پر قرحہ کی تعفن قرحہ اور اوسکا دوڑنا اور گرد کی جلد وغیرہ کو فاسد کرنا اور بدشوارئی اچھا ہونا باوجودیکہ علاج مین خطا نہ ہو یہ سب امور دلالت کرتے ہین **افضل دلائل** جو سلامت قرحہ پر دلیل ہون خواہ تھوڑے کے اچھے ہونے پر دلالت کرین انجام کار مین مدہ کا پڑجانا ہے چاہیے وہ مدہ بذریعہ استعمال دوائی منضج کے پیدا ہوا ہو یا کہ طبیعت نے خود بخود اوسکو پیدا کیا ہو۔ اسلیے کہ مدہ پیدا کرنا فعل طبیعت کا مقتضاے مجری طبعی کے ہے اور بدون نضج طبعی کے مدہ ہرگز پیدا نہین ہوتا ہے اور مدہ کے ہمراہ بری اعراض قروح رویہ کے پیدا نہین ہوتے خصوصاً اگر مدہ محمودہ سپید رنگ اور چکنا مستوی القوام ایسا ہو کہ اوسکا نضج تمام ہوچکا ہو اور اوسمین بو بدنہو اسلیے کہ عفونت اوسمین نہین ہے اور کبھی کسیقدر بو بھی ہوتی ہے مگر بہت کم اسلیے کہ مدہ کی پیدائش حرارت غریزی کی معاونت سے ہوتی ہے اور حرارت غریزیہ سے بھی مدہ پیدا ہوتا ہے اور اوسکا بیان ہم نے اور مقام پر کیا ہے۔ جو قرحہ تشنج پیدا کرتا ہے اور قرحہ متعفنہ خواہ قرحہ سرطانیہ اور قرحہ حیوانیہ اور قرحہ متاکلہ نہیں ازین قبیل اور قروح ہین کہ اونمین مدہ پیدا نہین ہوتا ہے۔ بلکہ جس وقت قرحہ مین مدہ خواہ ورم ظاہر ہو علامت بہتری کی ہے اور اب اوسکی نسبت خوف تشنج اور اختلاط عقل وغیرہ کا نکلنا چاہیے اگرچہ وہ قرحہ ایسے اعضا مین ہو جہان سے قرحہ مین خوف تشنج وغیرہ کا ہوتا ہے جیسے اگلے پچھلے اعضا۔ ہان باوجود ظہور ورم اور مدہ کے پھر تشنج کا خوف اوسیوقت ہوتا ہے کہ جب کوئی امر عظیم پیدا ہوا اور حد اعتدال سے تجاوز کرجاے کہ اوسکا تحمل بہ نظر حرارت کا نہ ہو۔ اگر کسی قرحہ کا ورم دفعتہً غائب ہوجاے اور بوجہ قیح نکلنے کے متحمل نہوا ہو اور بھی قرحہ خواہ ورم قریب عضاے عصبیہ کے ہو جیسے پشت کے قروح کہ وہ قرب مین صلب اور نخاع کے ہوتے ہین خواہ جو قروح ران کی جانب مقدم مین پیدا ہوتے ہین یا مقدم رکبہ یعنے انوثیز حادث ہوتے ہین کہ یہ قروح بھی اوس عضو عصبیہ پر ہوتے ہین جو ان اعضا مین واقع ہو لہذا ان قروح کا انجام کار بطرف تشنج کے ہوتا ہے اور اختلاط عقل بھی عارض ہوتا ہے۔ اور اگر قروح رگ دار اعضا مین واقع ہون اور اکثر یہ قروح مقدم ظہر بدن مین ہوتی ہین ان قروح سے خوف اسہال خون کا ہوتا ہے اگر نصف اسفل بدن کے واقع ہون اور اختلاط عقل خواہ ذات الجنب خواہ تقیح کا خوف بعد ذات الجنب کے خواہ نفث الدم کا خوف اول قروح سے ہوتا ہے اگر اوپر والے نصف ظہر بدن مین واقع ہون تشنج

کے منے ابتدائے کتاب سوم یعنے فن اول کتاب معلومات مین بخوبی بیان ہوچکے اور اسی قسم مین اغلاً مفصل کا بھی ہوتا ہے **منجملہ علامات جیدہ قروح کی** یہ ہے کہ اونکے گرد کے جو بال مستر اور پوشیدہ ہوگئے ہون وہ بال اوگ آئین بہت نازک اور افضل بدن باسطہ مزاج قروح کے وہی مین جنکا مزاج اچھا ہوا ور جنمین رطوبت فضلیہ کم ہو باوجودیکہ خون جید بھی اول ابدا نمین موجود ہوا ور بدن زیادہ رطوبت ناک ہو خواہ اوس مین بیوست زیادہ ہو اسکا قرحہ علاج کو بہ پذیر قبول کرتا ہے - علاوہ یہ ہے کہ جس بدن مین رطوبت زیادہ ہے جیسے لڑکون کے بدن اوسمین قابلیت اثر پذیری ہونی علاج کی بہت کم ہے بہ نسبت اوس بدن کے جسمین بیوست زیادہ ہو جیسے شیوخ کے بدن خصوصاً اگر مزاج اصلی بھی خشک ہوا ور اوسمین خون پاکیزہ اور عرضی نہ ہوا ور بالا نہمہ وہ بدن دھیلا ہوا ور اس جہت سے جو لوگ مرض استسقا مین مبتلا ہون اونکے قروح کا علاج نہایت دشوار ہوتا ہی اور حاملہ کے قروح بھی دیر مین اچھے ہوتے ہین اسلیے کہ اونکے فضول لوجہ بند ہونے خون حیض کے مختبس اور رُکے ہوتے ہین اور مشایخ کے قروح بھی اسی وجہ سے اور بھی بوجہ قلت خون جید کے قبول نہین ہوتی - اور کبھی ایسا بھی اتفاق ہوتا ہے کہ قرحہ اچھا اور درست ہوکر پھر اوسمین کسیقدر نقصان یا کوئی آفت پیدا ہوجاتی ہے اسلیے کہ اوسمین چونکہ گوشت قبل از نقیہ کے پیدا ہوتا ہے اور جب احتباس ایسے فضلہ کا جو صاف اور پاکیزہ نہین ہے ہوا خرور ہے کہ جو اتصال نیا پیدا ہوا ہے اوسمین دوبارہ کوئی نہ کوئی فساد پیدا ہوجاوے - کبھی نواصر کی نسبت ایسا گمان ہوتا ہے کہ اچھی ہوگئی اور ایک خشکی سے پیدا ہونے کی وجہ سے خواہ ایک مساک اور کرختگی ظاہر ہونے سے ایسا معلوم ہوتا ہی اور نفس کو طبیب معالج کی ایک قناعت سی پیدا ہوتی ہے اور گمان کرتا ہے کہ اب یہ صحیح اور درست ہوگیا اسلیے کہ اوسوقت اوس نواصر کیحالت بالکل ایسی ہوتی ہے جو شبا صحت کی ہو جیسا ہم آیندہ اوس حالت بیان کرین گے لیکن بعد پیدا ہونے اسحالت کے بیمارگی تھوڑی سی حرکت کے عارض ہونی سے خواہ تھوڑے سے ملنے سے یا فقط کھانسی پیدا ہونی کیوجہ سے خواہ تھوڑا صدمہ پہونچنے سے خواہ بڑی طرح پر لیٹنے سے پھر اوس نواصر کا حال دگرگون ہوتا ہے اور دوبارہ وہی پچھلی کیفیت خود کرتی ہے جسمین گمان صحت کرتے تھے یا اوس سے بدتر کوئی کیفیت عارض ہوتی ہے - جس قروح مین گوشت پیدا ہوتا ہے کبھی زیادہ حاجت پیدا ہوتا ہے اور کبھی زیادہ نہین پیدا ہوتا ہے - اور شاید جس قروح مین گوشت زائد پیدا ہوتا ہو وہی قروح ہین کہ بدون تنقیہ کے استعمال ادویہ مدملہ کا اونمین کیا جاوے - اور جن قروح مین گوشت زائد پیدا نہین ہوتا ہے غالباً وہی قروح ہین کہ اونکا تنقیہ کرکے استعمال مدملات کا کیا جاوے - جب کسی قرحہ کے بقا کا زمانہ دراز ہوجاوے اور سڑجاتین اور متعفن ہوجاتین اور جوہر اصلی سے عضو کے بہت کچھ جاتا رہے اوس قرحہ کا اندمال متوقع نہین ہوتا ہی - ہان اگر جوہر اصلی موضع متقرح کا بطرف خور اور عمق بدن کے کم ہوگیا ہو یعنے وہ قرحہ گہرا زیادہ ہوا ہو اور طول و عرض مین زیادہ نہوا ہو اوسکے اندمال کی امید البتہ ہوسکتی ہے خصوصاً تازہ امید نسبت اندمال قروح کے اوسیوقت زیادہ ہوگی کہ قرحہ کہنہ ہوجاوے اور سال بھر تک باقی رہا ہو خواہ قریب سال کے رہے یا اینکہ وہ قرحہ منحرف ہونے اوسمین ناصور پڑنے لگے اور جو قرحہ قدیم ہوجاتا ہے خرور اوسکی بزرگی اوس ہڈی سے بچاوز کرجاتی ہے جو گرداگرد قرحہ کے ہے - قروح سوداویہ کا اچھا ہونا دشوار ہے ہان اگر ایسے قروح سوداویہ مین جسقدر شے فاسد مجتمع ہے سب کی سب نکالدالی جاوے اور جو فساد انکا گوشت تک پہونچا ہے وہ بھی دور کرڈالا جاوے اور گوشت اور ہڈی دونو صحیح اور آفت سے بچی ہوئی ہوں

اوسوقت اوسکے صحت کی امید ہوسکتی ہے جو اسباب ایسے ہین کہ اونکے عروض سے قروح مین فساد پیدا ہوتا ہے اونمین اسباب سے
ایک تو ضعف عضو متقرح کا ہے دوسرے برا ہونا اوس خون کا جو اس عضو کی طرف بطور غذا کے آتا ہے اور برائی اس خون کی
باکیفیت مین ہو یا کمیت اور مقدار مین کیفیت مین خون کی رداوت بجہت خراب ہونی مزاج کبد کے سے اور اس وقت خون
کا رنگ سپیدی مائل مدصامی خواہ زردی مائل ہوتا ہے ۔ خواہ رداوت کیفیت خون کی بوجہ خرابی مزاج کھال کے ہوتی ہو
اوسوقت رنگ خون کا سیاہی مائل یا کہین سپید اور کہین سیاہ ہوتا ہو یعنے نقطہ ہاے سپید اور سیاہ قطرات خون مین نمودار ہوتے
ہین اور ایسے وقت مین خرابی تمام اخلاط بدنی کے پیدا ہوتی ہے ۔ اور ایسا خون ردی کہ جس سے گوشت نہین بن سکتا ہے
اور اوسکا استحالہ بطرف لحم کے نہین ہوسکتا ہے اسکے علاوہ کبھی ایک اور قسم کا ضرر بھی اوس سے پیدا ہوتا ہے کہ اوسکی وجہ سے
جرک زیادہ پیدا ہوتا ہے ۔ کمیت خون کی رداوت یہ ہے کہ مقدار محتاج الیہ سے کم ہو یا زیادہ ہو ۔ کم ہونمین یہ نقصان ہوگا کہ وہ چیز پیدا
نہ ہوگی جس سے قرحہ مین گوشت پیدا ہو اور قرحہ اسقدر صاف اور پاک رہیگا کہ قبل از وقت مناسب کے ایسی پپڑی پڑ گئی
اوس سے فشکاری حاصل نہوگی اور جب تک غم پورا بھر نہ جاے یہ خشکر لیتہ ٹھہر نہ سکے گا بلکہ اکھڑ جاے گا اور یہ ضرر اسوقت پیدا ہوگا
جب ان مین مواد ردی کی زیادتی نہ ہو اور خون بھی اوسمین بہ قلت پیدا ہوتا ہو ۔ تیسرا سبب موجب فساد قروح وہ تحرف ہے یعنے
قرحہ کے کنارے اور گرد کی جلد اور گوشت وغیرہ مین عارض ہو ۔ چوتھا سبب اون رگونکا انسداع اور پھیلا ہونا جو اسمین واقع ہین
اور منتشر ہین اون بدبون کا ہے جو متصل قرحہ کے واقع ہین خواہ فساد قروح کا اسطور پر کہ اونکا رنگ تیرگی یا سبزی مائل ہو
یا زردی مائل ہو یا ۔ خواہ کوئی عضو جو قریب اوس قرحہ کے ہے اوسکا مزاج فاسد ہو ۔ ایسے قروح جنکا علاج دشوار ہے اور
اونکی صحت مین دشواری ہوتی ہے جیسے قروح مستدیرہ خواہ اور قسم کے قروح جو اوپر مذکور ہو چکی اگر لڑکون کے بدنمین پیدا ہو
قاتل ہوتی ہین اسلیے کہ لڑکے بوجہ نزاکت مزاج کے متحمل شدت وجع کی نہین ہوتی اور نہ علاج دشوار کا تحمل کر سکتے اور نہ صعوبت
قرحہ کی اونمین برداشت ہوسکتی ہے **قانون علاج قروح** کا پہلے یہ جاننا چاہیے کہ جمیع قروح تجفیف کے محتاج ہین
سواے اوس قرحہ کے جو عرض عضلہ سے خواہ عضلہ کے فسخ سے پیدا ہوا ہو کہ ایسا قرحہ پہلے محتاج ارخا اور ترطیب کا ہوتا ہے
اور باوجود یکہ قروح اولا محتاج تجفیف کے اکثر احوال مین ہوتے ہین پھر بھی کبھی اور احوال کیطرف بھی اونکو حاجت ہوتی ہے جیسے تنقیہ
خواہ جلاب اور ان احوال کی ضرورت ایسی وجوہ سے ہوتی ہے جو قروح کو لاحق اور عارض ہوجاے اور سیر وفی عوارض کیوجہ سے
یہ اسباب پیدا ہوتی ہے نفس قرحہ کو ان احوال کا محتاج نہین ہوتا ہے ۔ جسقدر قرحہ بڑا ہو اور گہرا ہوگا حاجت تجفیف کی اوسمین
زیادہ ہوگی اور اوسکے اجزا آشنہ کا جمع کرنا زیادہ درکار ہوگا اور پورا جفاف اور نہایت درجہ پر تجفیف دوا مین ہوگی اوسی سے
جرامکا منضوطے اور اونکے لگانے کی بھی ضرورت ہوگی مگر مقدار حاجت کا لحاظ کرکے مبالغہ تجفیف اور جمع اجزا کی تدبیر مین
کوشش کرنا چاہیے اور اونمین قواعد کی رعایت جو باب جراحات مین بیان ہو چکے ہین یہان بھی کرنی چاہیے ۔ **یہ بھی**
جاننا ضرور ہے کہ قروح اپنے علاج مین کبھی محتاج ادویہ سبالنا فذہ کے ہوتے ہین جو بذریعہ تو خواہ پچکاری کے پہونچائی
جاتی ہین اور مگر راست بھی ہون ایسے وقت مین ان ادویہ کو بشکل مرہم اور قرص دلی کے ہونا ضرور ہے ۔ پھر چاہیے کہ ظاہر ہین
وہ دوائین مجففہ کامل ہون یعنے اثر خشکی کا پیدا کرین خصوصاً جو دوا قرح ناصور یہ کے علاج مین مستعمل ہو

اونکے پیوست کی قوت رطوبت جرم پر زیادہ غالب ہونی چاہیے ۔ کبھی ان قروح کی دوا مین حاجت آمیزش ایسی چیز کی ہوتی ہے جو کسی دوسرے سبب سے سیلان پیدا کرے اور وہ اس غرض سے ہوتی ہے تاکہ رطوبت لزج اور الصاق پیدا کرنے والی پیدا کرے اسکا بھی خیال ضرور رکھنا چاہیے ۔ قروح تمام پٹی اور بندش کے تین وجہ سے ہوتے ہین ۱ اول چرک کو بہانا ہے اور روان کرنا لہذا واجب ہے کہ استواری بندش کی انتہا اور لطافت اندرون قرحہ کے بہ سختی ہو اور بیرون کے قریب کی بندش ڈھیلی ہو تاکہ پچھلی ہوا اور رطوبت اور نشستہ ہوا چرک کا آسان ہو ۲ دوسرا سبب انکی بندش کا یہ ہے کہ دوا کے مستعمل کرنے اور الگ ہونے سے محفوظ رہے اور جو دوا کی الحام اور گوشت پیدا کرنے کی دوا مین ہے بوجہ الزام محل کے اوسمین کسی طرح کا فرق نہ پڑے اس غرض کا حصول فتح آمیزی بندش کا نہین ہے ۳ بسرا فائدہ بندش سے یہ ملحوظ ہوتا ہے کہ قرحہ کے دونون سرے آپسمین ملکر کھا ہو جائین اس فائدہ کے وجہ سے لازم ہے کہ دونون باڑھون کے پاس بندش ڈھیلی نہ ہو بلکہ ایسی ہو کہ دونون سرے بخوبی ملجائین اور بہت اچھی طرح اتصال پیدا رہے مگر ایسی بھی سخت بندش کچھ مفید نہین ہے کہ اوسکی وجہ سے درد اور ایذا پیدا ہو اور ورم عارض ہو معالج کو واجب ہے کہ ایسی تدبیر کرے کہ قرحہ متورم نہونے پاوے اور جو چیزین مانع ورم ہین اونسے طبیعت کی اعانت کرنا ہے اسلیے کہ بعد ورم کے تنزل ورم قرحہ کا علاج نہین ممکن ہے پھر اگر ادویہ نہ ورم کا استعمال ممکن نہ ہو اور ورم ظاہر ہو جاوے اوسوقت مانع ورم کرنا چاہیے مگر مراعات قرحہ کی بھی چلی جاوے تاانکہ علاج سے ورم کی فراغ ہو پھر خاص قرحہ کا علاج کرنا چاہیے اسطرح اگر رطوبت کی چیزین فاسد ہو جائین مثلاً سبز ہو جائین خواہ سیاہ ہو جائین اوسکا علاج بذریعہ پچھنے کے کرنا چاہیے اور جون کا کونکال ڈالنا ضرور ہے بعد ازان اسفنج خشک اور سبز چیپان کرینگے اوسکے بعد ادویہ مجففہ کو استعمال کرین ۔ جب قرحہ خالی رہے یا قرحہ سافج بلا مادہ ہو پہلے نامل کرنا چاہیے کہ بدن سے کوئی شے بطرف قرحہ کی ریزش کرتی ہے یا نہین کرتی ہے بلکہ جو طریقہ قرحہ کے کرتی تھی اب اوسکا انصباب بند ہو گیا ہے اگر ادویہ مجففہ قوی ہو گیا تو خاص قرحہ کا علاج کرنا چاہیے اور اگر ابھی انصباب کسی رطوبت وغیرہ کا بطرف قرحہ کے ہو رہا ہے پہلے اوس ریزش کو منع کرنے کی تدبیر ضرور ہے بذریعہ فصد کے خواہ اسہال اور قے کے ۔ اسلیے کہ قے اسوقت کبھی مفید بھی ہوتی ہے اور بقراط نے اسکے مفید ہونے کی شہادت دی ہے اگر قروح کے اندر کی کریہہ ہڈی کی خواہ ٹکڑی جھلی وغیرہ کے ہون خواہ اور کچھ پڑ گیا ہو اوسکے نکالنے مین عجلت نہ کرنی چاہیے بان وجہ تدبیر کرنی چاہیے جو عظام مین بیان ہو چکی ہے ۔ پہلے جو تدبیر قرحہ کے واجب ہے وہ یہی ہے کہ اوسمین قبح پیدا ہو جاوے بذریعہ استعمال دوا کے پھر اوس قبح کا تنقیہ بھی ادویہ سے کرنا بعد ازان انبات لحم کی تدبیر اور انمال قرحہ کا اگر قرحہ چرک وغیرہ سے پاک وصاف ہو جاوے اور جلاج بھی اور ناہمواری اوسمین نہ ہو اور زیادہ گہرا بھی نہ ہو فقط اوسکا ادمال کافی ہے مگر ایسی ہو [illegible] نہ ہو ۔ اور جو قرحہ چرک آلود ہے دوای جالی اور لاذع کا استعمال اوسمین ضرور ہے اور پہلے جو علاج اوسکا کیا جاوے لاذع کا محتاج ہوگا اسلیے کہ حس اوسکا اور اک بخوبی نہین کر سکتی ہے پھر رفتہ رفتہ لذع مین کمی کرنی چاہیے جون جون حس اوسکا ادراک کرتا جاوے ۔ اسیطرح جب انبات لحم کی دوا کی نوبت پہونچے ایسی دوا مستعمل ہو جسمین کسیقدر لذع ہو اور ہر وقت اسکا استعمال ہو اور خیال اور اہتمام اسکا ضرور ہے خصوصاً اگر قرحہ مین حرارت خواہ التہاب ہو کہ ورم پیدا ہونے کے تو ہر خواہ اسباب ہو التہاب و ورم کے ہین اونکا دفع کرنا ہر وقت ملحوظ رہے اور یہ وہی اسباب ہین جنہین ہم نے بیان کیا اور ایک ایک کو جداگانہ ذکر کیا

کہ وہ سب قرحہ کو مائل بہ روابت کرتے ہین اسلیے کہ اگر ان اسباب کی اصلاح نہ کرینگے خاص علاج قرحہ کا ممکن نہ ہوگا اور اگر کارگر ہوگا
۔ اکثر جو چیز مزاج عضو کی مصلح ہوتی ہی وہی اصلاح قرحہ کی بھی کردیتی ہے اور اکثر جب قرحہ مندمل اور ڈھیلا ہوتا ہے اوسپر گوشت ردی
پیدا ہوتا ہے اور وہ گوشت مائل بہ سرخی اور سخونت ہوتا ہی اوسکا علاج اوہ پیرہ ہے جو گرد قرحہ کے ہے کرنا چاہیے جیسے آب برگ
گل رانجی اور سرکہ اور طلای صندل خواہ وہ طلا مین ہین فورکی شرکت ہی اور برف سے ٹھنڈا کرکے استعمال کرنا چاہیے کہ قرحہ مندمل ہوتا
جاہی اور چھوٹا ہوتا رہے ۔ جو قروح ایسے ہون کہ اونمین درد شدید ہو اوسکے علاج مین پہلے استعمال اوہ توجہ تسکین درد مین کرنا ضرور ہے
اور درد کی تسکین اونمین ادویہ سے کرنی چاہیے جنکو بخوبی ہم بیان کرینگے مین اگرچہ وہ ادویہ نفس قروح کی اصلاح کی اضداد بھی ہون
اسواسطے کہ اگر ہم تسکین درد کی پیدا نہ کرینگے علاج قروح کے اسباب ہمارے پاس مجتمع نہ ہون گے اور جب درد مین سکون پیدا ہوجائے
تدارک اوس ضرر کا بھی کرلین گے جو ان ادویہ مسکنہ کے استعمال سے پیدا ہوا ہو ۔ ہر مرک آلودہ قروح محتاج صاف کرنے کے ہوتے ہین ۔
وہی قروح ہین جنمین رطوبت زیادہ ہوتی ہے اور بہا کرتی ہے اور بکثرت سیلان رطوبت کا اونمین رہتا ہی ۔ کبھی شہد کے ورید سی
ایسی قروح کی صفائی پیدا ہوجاتی ہی اور کبھی ذرورات کے استعمال سے خواہ مراہم کے استعمال سے جبتک قروح چرک سے پاک نہ ہون
کوئی دوا اونکی خاص جرم تک پہونچ نہ سکے گی خصوصًا جو ادویہ بطور ذرور کے مستعمل ہوتے ہین کہ اونکی رسائی بہت دشوار ہی لہذا ذرور
ہمیشہ پہلے تنقیہ اور صفائی اونکی کرنی چاہی پھر انبات لحم یعنے گوشت اوگانے کی دوا کا استعمال کیا جاوے ۔ جو دواعتقی ہے یعنے رطوبت
کو پاک کرتی ہے اوسمین جلاز یادہ ہوتی ہے اور جو دوا گوشت پیدا کرتی ہے بالضرور اوسمین جلاہت کم ہوتی ہے اور کبھی گوشت خراب
اور ردی بھی پیدا کرتی ہی لہذا واجب ہی کہ کھانے کی دواحاد اور تیز اختیار کیجاہی اور باطن کی دوا خارج بدن مین مبردات ادویہ مین سے انتخاب کرکے
پھر اس علاکو اونمین تدبیر دن سے چھوڑا ہین جن سے خشکی یا شبہ درپیری کو چھوڑاتے ہین بعد ازان علاج مناسب کرتے ہین اور یہی طریقہ
ہمارا تواصیر کے علاج کا بھی ہے اسلیے کہ ہم کو احتیاج پہلے اونکے صاف کرنے کی ہوتی ہے اور بعد ازان علاج خاص کو اختیار کرتے ہین
۔ ایک ہی دوا بہ نسبت بعض بدان کے بہت لحم ہوتی ہے اور بہ نسبت دوسرے بدن کے اکال اور شدید الجلا ہوتی ہے بشرطیکہ وہ
بدن نرم اور زیادہ ڈھیلا ہو اور بہ نسبت تیسرے بدن کے وہی دوا نہ جالی ہوتی ہے اور بہ نسبت لحم اسی واسطے دوا کی قوت کا توڑنا
خواہ زیادہ کرنا اور بڑھانا خواہ اوسکا وزن کم وبیش کرنا خواہ کسی اور ترکیب کی ذریعہ سے اوسکی قوت کم اور تیز کیجاہی خواہ کسی دوا کی تعداد
گھٹانین خواہ اوسپر کوئی دوا زیادہ کرین کہ اوسمین ضعیف یا جاز یادہ پیدا ہوا ور کسی اور بدن کی نسبت بھی دولا کال ہوجاہی یہان تک
کہ اوسکا وزن کم ہوجاہی خواہ اوسکی دہنیت زیادہ ہوجاہی خواہ اور بعض ادویہ قابضہ کا اوسی دوا پر اضافہ کرین ۔ زیادہ تر لائق دوای قوی
کی وہی قروح ہین جنکا اندمال متعسر ہوا واجب ہی کہ دوا کو تین دن تک قرحہ پر لگی رہنے دین بعد ازان اوسکو چھوڑا دالین اسلیے کہ اب اگر
یہ دوا پھر استعمال کرینگے کچھ اثر نکریگی ۔ روغن کو قروح سے متصل نہ کرین اور اگر بدون استعمال روغن کے کچھ چارہ نہ ہو روغن بید انجیر اور روغن
اس اور روغن بصطگی کو اختیار کرین اگر قرحہ مین اور کسی طرحکی خرابی نہ ہو لازم ہے کہ جو عضو زیادہ حس رکھتا ہے اور اوتین قرحہ پڑگیا ہی
بہ رفق اور نرمی علاج اوسکا کرنا چاہیے اور دوای قوی سے اوسکو اذیت نہ پہونچاوین ۔ اور جس عضو کی حس بلند ہو اوسکے معالجہ مین مو
واجب سی درگذر نہ کرنا چاہیے ۔ جو قرحہ کسی عضو باطنی مین پڑی خواہ کسی عضو شریف بدن واقع ہو جسکی وجہ سی خطرہ مجمد پیدا ہو خواہ
وہ عضو کثیر النفع ہو یا کہ قبول آفات کو جلد کرتا ہو یہ سب قسمین عضو کی الحس کے علم مین داخل ہین اور انکے اضداد کا حکم بلید الحس مین

داخل ہے خواہ ضعیف الحس ہین اور اسی وجہ سے قروح بالمعنی متحمل دوای سخت کے نہین ہوتے جیسے زنگار وغیرہ خصوصًا جو دوا تیز زیادہ جذب ہوجاتی ہین اور بدن کی اندر ڈوب جاتے ہین ۔ اور یہ قروح بالمعنہ مغریات ادویہ کے زیادہ محتاج ہین جیسے کتیرا اور ضمع عربی وہ دوائین جو اندر محتقن زیادہ ہوتی ہین خواہ جسکی ناصیت درمیانی ہے ۔ اسواب علاج قروح ہین یہ ہے کہ اعضای متقرح سالک پر تیز اور حرکت نہونے پائے اور حرکت دسنے پائین اگر پہلے زمانہ مین حرکت ملائم اور خفیف دیجای اوسکی مضرت بہت کم ہے بہ نسبت اسکے کہ بعد زمانہ ابتدا کے حرکات قوی کا تحمل اونسے کرایا جاے خصوصًا اوس بدن مین جسکے اخلاط ردی ہون ۔ واجب ہے کہ علاج قروح تیز اسکا خیال رہے کہ قریب کو اعضا مین التیام پیدا نہو جیسے مقعد جو ایک قسم کے قردنی زائد درمیان آنکھہ اور پلک کے پیدا ہوجاتا ہے خواہ دوا انگلیونکی مابین جو گوشت کھال پیدا ہوکر انگلیونکو متصل کردیتی ہے ۔ کہف یعنے غار کا قرحہ اور چور قرحہ اطراف اعضو کے زیادہ مستحیل ہوتا ہے اور جو قروح خراشین اور اوردہ سے بتجاوز کرگئے ہین اونکی مہت سی قریب کی گوشت نرم وغیرہ مین ورم پیدا ہوتا ہے جیسے کش ران مین ورم اسی وجہ سے پیدا ہوتا ہے اور پس گوشش بھی جیسے خارش کا اثر دہان تک پہونچ جاتا ہے اور بعینہ یہی علت اسکی موجب ہوتی ہے خصوصًا اگر بدن مین رطوبات ہون اور فضول سے بھرا ہوا ہو اوسوقت درد مین شدت ہوتی ہے اور نوبت قرحہ کی پہونچتی ہے ۔ لہذا واجب ہے کہ علاج بدنکا بذریعہ تنقیہ کے کرین اور جو مدبر اپنے مقام خاص مین مذکور ہوچکی ہے اوسکو استعمال کرین اور جب تک ورم کا تنقیہ نہو گا اوسکے علاج کی امید نہین ہوسکتی ہے اور اس علاج مین اسکی بھی حاجت ہے کہ باسلیقون وغیرہ کے استعمال سے قرحہ کی تکلیف کو دور کرنے رہین اگر تنقیہ بدن کا ہوچکا ہو اور تنقیہ کردی وقت بھی ایسی تدبیر کرین کہ ایذا قرحہ کو نہ پہونچنے پاے **ایک وصیت جامع الفوائد** کا سننا بھی ضرور ہے وہ یہ ہے کہ جس دوا وغیرہ سے علاج قرحہ کا کیا جاتا ہے یا تو موافق ہوگی یا غیر موافق اور دوای موافق اگر فی الحال اوس سے کوئی فاسد ظاہر نہ ہو لازم ہے کہ اوس سے کسیطرح کی مضرت بھی پیدا نہو ۔ اور غیر موافق یا اس وجہ سے کہ اوسکا عمل ضعیف ہے اسکی پہچان اسطرح سے کرتے ہین کہ غرض سے استعمال دوا کا ہوا ہے اثر اوسکے ضد کا ظاہر ہو مثلًا اگر بغرض تخفیف یا تنقیہ کے استعمال کیا ہے افزونی مادہ کی اور خلط زیادہ ہوتی جاے خواہ کوئی اور فساد سوای ان دو فساد مذکور کے پیدا ہو لہذا واجب ہے کہ اوس دوا کی قوت بڑھائی جاے ۔ یا مخالفت اس دوا کی اور وجوہ سے ہو مثلًا اوس سے گرمی زیادہ از حد محتاج الیہ پیدا ہوتی ہے اسکی جہت سے حمرت اور التہاب پیدا ہوا ہے اوسوقت احتیاج اسکی ہوگی کہ اس دوا کی قوت کم کی جاے اور اوسکے التہاب کو فورًا بجھا دینا چاہیے کسی مرہم سرد کے ذریعہ سے خواہ اس دوای ناموافق کی استعمال سے رنگ قرحہ کا بطرف سیاہی خواہ کمودت کو مائل ہوجاتا ہے اوسوقت معلوم ہوگا کہ دوا قرحہ مین تبرید پیدا کرتی ہے اور بقدر محتاج الیہ اسی دوا سے تسخین پیدا نہین ہوتی پس لازم ہے کہ اوسکی تسخین کی قوت زیادہ کیجاے ۔ خواہ وہ دوای ناموافق تر بل اور ڈھیلا پن قرحہ کا زیادہ کرتی ہو اوسوقت واجب ہوگا کہ اوسکی قوت قابضہ زیادہ کیجاے جیسے گلنار اور مازو وغیرہ خواہ اوس دوا سے تجفیف بیش از حد پیدا ہوتی ہو لازم ہے کہ اوسکا تدارک ایسی دوای کرین جو ہم آن ذکر کرینگے خواہ دوای ناموافق قرحہ مین ناکل پیدا کرتی ہے اور جس اوس قرحہ کا زیادہ کرتی ہے جیسے آیندہ سطور مین اوسکا ذکر آتا ہی لازم ہے کہ ایسی دوا کی قوت بلانور دالی جاے اکثر دوا سوء سے ناموافق ہوتی ہے کہ مزاج عضو متقرح کا کسی کیفیت خاص مین حد افراط کو پہونچا ہوا ہے اوسوقت لازم ہوتا ہے کہ جو دوا مقام پر مستعمل ہو اوس کیفیت کی ضد مقابل ہو نا کہ مزاج اوسکا معتدل

ہو جاوے اور کیفیت موافق اس دوا کا مزاج ضعیف ہو **علاج قروح صدیدیہ کا** یہ قروح محتاج استعمال ادویہ محففہ کے ہوتے ہین کہ صدید سے قرحہ پاک ہو جاوے اوسکے بعد دوبارہ استعمال ادویہ بنیۃ لحم کا کرنا چاہیے اگر یہ قروح ڈھیلے ہون اور گوشت اوگا نیوالی دوا کا استعمال کیا جاوے زیادہ زخم غائر ہو جاوے گا اور عفونت بڑہ جاوے گی اسلیے کہ احسام ان قروح کے ضعیف ہوتے ہیں بلکہ واجب ہو کہ پہلے انکی تجفیف کرنی چاہیے تاکہ اندکے سخی پیدا ہو اور بعد اوسکے بعد وہ دوا گوشت پیدا کرنیوالی لگائی جاوے اگر یہی دوا کا استعمال ہو اور رطوبت قرحہ کی کم نہ ہو خواہ روز بروز زیادہ ہوتی جاوے اور سوقت یہ دریافت ہوگا کہ اس دوا مین اتنی قوت نہین ہے کہ اس بدن مین جذب رطوبت پیدا کرے پس ضرور اوسکی قوت محففہ زیادہ کرنی چاہیے اور تھوڑی سی جلا کی قوت بھی اوسمین بڑہانی چاہیے مثلاً شہد کی آمیزش کرکے اودیہ قابضہ جیسے گلنار اور پھٹکری وغیرہ اور شرکت روغن کی بہت کرنی چاہیے اور اگر کوئی روغن اوسمین پڑے تو ایسا ہو جسمین قوت تجفیف کی ہوتی ہے اسطرح اگر قرحہ کی خشکی حد افراط کر گئی ہو اور یہ تجفیف کی قوت گھٹا دینی چاہیے اور جلا اور قبض کی قوت مین کمی کرنی لازم ہے اور اس صورت کو جلا اور بہ بنیۃ لحم مین یاد رکھنا چاہیے۔ اور ایک ہی دوا کے استعمال مین شدت اور تعلیظ نہ کرنی چاہیے خواہ باوجود ظہور غلط اور دھوکے کی ایک ہی دوا کو یا اوسیکی مثل اثر پیدا کرنے والی دوا بار بار استعمال نہ کرنا چاہیے مثلاً دوا مین قدر حاجت سے زیادہ جلانیہ ہو اور اگر ہو بھی تو مفرح کو کھلا جاوے کی اور اوسکی کمیت کو ایسی رطوبت کی طرف مائل کرنی چاہیے جو مثل اوس صدید کے ہے جو قرحہ مین پیدا ہو رہا ہے اور یاد رہے کہ اوس ضرر کے بھرنے معالج قوت جلا کی بڑہاتا ہے یہی غلطی مراد ہے کہ جو ابھی مذکور ہوئی۔ اور اس کیفیت کی دوا کو جو زیادہ گلنار اور زیادہ گرم اور متشابہ درم کے اور متشابہ پھٹے ہوئے خواہ ترچھے ہونے کی کرنی ہے اور طبیل کو اس دوا کے استعمال سے ایک لذیذ طعام سا محسوس ہوتی ہے یہ بھی واضح ہو کہ ادویہ جو قروح کو خشک کرتی ہین اونمین سے بعض ادویہ مین تبرید زیادہ ہوتی ہے جیسے بید اور انیسون اور بیخ تفاح اور بعض ایسی دواؤنمین تسخین زیادہ ہوتی ہے جیسے ریتا بج اور زفت پس معالج کو لازم ہے کہ ایک قسم کی اعانت دوسرے قسم سے کرے اور بحسب مقابلہ مزاج جزوی مرض اور دوا کی کیفیت مرکب کرے۔ جو دوائین مدیہ خواہ ریم کا تنفیہ کرتے ہین وہی دوائین ہین جو خشکی پیدا کرسکین جیسے پھٹکری اور بازو اور لوز اور قشا کندر اور مر دا سنگ آرد جو خواہ سویق جو اور سقاقیل نعناع اور برگ درخت شجرۃ البعوض یعنے دردار اگر برگ خوزنارہ خواہ خوزنارہ کا صمغ لیکر کہ سلم ہو کو پیکر لگاتین خواہ اوسے شراب مین جوش دیکر استعمال کرین بہت مفید ہوگا اور رطوبات کو خشک کرنیکا بدون کسیقدر ایذا کے مرہم مجد مردا سنگ کبھی ہمراہ سرکہ کے اور کبھی ہمراہ زنبت کے صاف کرین تاکہ سپید ہو جاوے بعد اوسکے سرمہ اور سومہ سفوف اور بلادی اور بازو اور گلنار اور دم الاخوین اور پھٹکری اور اقلیمیای فضہ سب کو ہموزن لیکر خوب کوٹین اور باریک پیسکر مرد اسنگ کے چھٹے حصہ پر مرد اسنگ مذکور ملا کر سب کو استعمال کرین۔ وہ ادویہ جو قرابادین مین ذکر کیے ہین اونکا استعمال کرنا چاہیے۔ اگر ریم وغیرہ رطوبی کی حاجت سیال چیزون سے ہوتی ہے چنانچہ اوسکا بیان قروح خائرہ کے علاج مین ہم کرینگے۔ مثلاً اون سیال اور روان چیزون کے آب دریا اس کام کے واسطے عمدہ چیز ہے پھٹکری کا پانی بھی جیرک اور دوا الدا ہے اور مرہم اور مخفف بھی پیدا کرنا ہے یہ سب ادویہ جو ابھی مذکور ہوئے ہین بروقت درم کے مفرد ہوتی ہین اگر کرنا ہو کہ ایک چیز کی دھونی مین استعمال کرین تجفیف اچھی طرح پیدا کرتا ہے جو شاندہ ملیلہ بلیلہ آملکا اور

جوشاندہ آزاد درخت اور برگ سدر کا بھی اس غرض کو بخوبی پورا کرتا ہے **علاج قروح وسخہ کا** وسخ کے معنے اوپر مذکور ہوچکے ایسے قروح کے علاج مین ادویہ جالیہ کو استعمال کرنا چاہیے اور ابتدا علاج کی ایسی دوا سے کرین جو قوی زیادہ ہو اور لذع بھی زیادہ پیدا کرے جسطرح قانون علم مین ہمنے بیان کیا ہے بعد ازان رفتہ رفتہ قوت گھٹاتی چاہیے مثلاً شیطرج ہندی اور زراوند ہمراہ شہد کے اور تھوڑا سا سرکہ ایضاً علک البطم اور اوسکے مثل روغن گاو ایضاً اصل السوس ہمراہ شہد کے ایضاً آرد کرسنہ اور گیاہ جاوشیر مرکبات مین سے مرہم ہندی اور سبز رنگ کو مرہم خواہ فقط زنگار سے بنے ہون یا ادویہ اشق وغیرہ داخل کیجاے اور مراہم قیسوریہ اور جومرہم دقیق کرسنہ سے خواہ مرہم نمک اور قرص اسود اور قرص اخضر یعنے سبز جو بنام قرص حالس مشہور ہے خفیف ادویہ مین سے ایک یہ دواہی وردی زیت اور شہد اور پھٹکری برابر بہموزن لیکر استعمال کرین خواہ سپیدا اور جعدہ یعنے عنبر بید بہموزن اور جب وسخ زیادہ پڑنے لگے اوسوقت فراسیون ہمراہ شہد کے مفید ہوتی ہے منجملہ ادویہ جیدہ کے زیتون ملح یعنے نمک ملا ہوا اوسی ترکیب خاص سے جو ادویہ مفردہ مین مذکور ہے مفید ہے کبھی اس مقام پر حاجت استعمال ایسے دوای سیال کی پڑتی ہے جو وسخ کو دھوڈالے جیسا قروح غائرہ کے مقام پر ہم بیان کرینگے اور یہ سب دوائین بروقت ورم قرحہ کے مفرہین **علاج قروح غائرہ اور کھوف اور مخابی کا** قروح غائرہ سے مراد گہری قروح اور کھوف بمعنے غار کے ہے اور مخابی یعنے چور زخم جو نظر نہ آئے یہ تینون اقسام محتاج گوشت بھرنے کے ہین اور گوشت بھرنا بدون زیادتی غذا کی ممکن نہین ہے اور بدون زیادہ پیدا ہونے خون کے دشوار ہے اور اسکے بعد احتیاج اون دواؤنکی ہوتی ہے جنمین تجفیف زیادہ ہو اور تثقیہ بھی کرین اور رکھنا ان ادویہ کا اس طرز سے چاہیے کہ ریم اور چرک وغیرہ رک نہ جائے بلکہ بدستور جاری رہے اگر ایسا مقام بہ حسب اتفاق بہم پہونچے اور قرحہ کی جر عضو کے اوپر کیطرف ہو اور مونہہ قرحہ کا نیچے کی جانب مین یہی مطلوب ہے اور اگر اسکے برعکس اور اولٹا ہوا ور مریض کو تبدیل وضع بہ تکلف ممکن ہو کہ زخم کو اونچا نیچا کرنے سے وہی صورت پیدا ہوجاے جب بھی وہی فائدہ حاصل ہوگا گو اوٹھانا اور بٹھلانا خلاف وضع طبعی کے ہو اور اگر اس ترکیب کے بعد بھی وہ صورت پیدا نہو اوسوقت قرحہ کو چاک کرنا ضرور ہوگا اسطرح کہ اوسکی جر تمک چاک کرین یا چاک پیدا کرین تاکہ کہف یا غار پھر کسیقدر ایسا باقی نرہے کہ اوسکی رطوبت کا نکلنا دشوار ہو یا کوئی راہ اور مجری چرک اور ریم کا دوسرا پیدا کرین اوسکی جر مین اور جو مونہہ اوسکا پہلے سے ہے اوسکے علاوہ دوسرا مونہہ پیدا کرین بعمل جراحی اور دوشکاری کے اور اس جدید مونہہ کے پیدا کرنے وقت حالت مین عضو کے تامل کرین کہ اسیلیے مونہہ کے پیدا کرنے سے کوئی خطرہ جدید تو پیدا نہین ہوتا ہے جب یہ مونہہ بنا چکین قرحہ کی بندش پٹی وغیرہ سے اسطرح کرین کہ مونہہ کی طرف سے شروع کرین اور جڑ کیطرف پہونچین یعنے وہ مقام جو نیا کھولا ہے اور پہلے صورت کی قرحہ کی بندش اسکے برعکس ہے یعنے جو قرحہ دوسرے چاک کا محتاج نہین ہے اوسکی بندش جڑ کی طرف سے شروع کرکے مونہہ تک باندھتے جائین اور زیادہ استواری بندش کی دونون صورتون مین اوپر کیطرف درکار ہے اور اتنے زور سے بھی نہ باندھین کہ درد پیدا ہو اور مریض عاجز ہوجاے اور شکوہ کرے اور اگر چاک کرنا اور دوسرا مونہہ لگانا ممکن نہ ہو تو قرحہ کا ریم وغیرہ دھویا کرین اور وہ فتیلے جو بنست لحم ہین اونکو اندر داخل کیا کرین اور جو فتیلہ باوجود قوت انبات کے چرک وغیرہ کو بھی پاک کردیتے ہین اونکا استعمال کرتے رہین تاکہ بوجہ زیادہ اجتماع چرک وغیرہ کے اونکی قوت انبات باطل نہوجاے

اسلیے کہ دونون قوتونکا اجتماع اونکی قوت کو روکے رہیگا ہم نے خود تجربہ کیا ہے کہ مرہم رسل ایسے موقع پر خوب کام دیتا ہے اور بہ نرمی اور آہستگی قرحہ کو اچھا کرتا ہے اور قنطوریون اگر قرحہ مین بھردی جاے عجیب النفع ہے اگر اوسکے بعد سوفوطون بعد اوسکے ابرسا اوسکے بعد آرد کرسنہ اگر مجانی کا تنقیہ کامل اور اچھی طرح دفع چرک وغیرہ نکیا جاے کبھی اونکی جلد مین التصاق پیدا نہین ہوتا لیکن اتنا ہوسکتا ہے کہ جلد مین خشکی پیدا کرکے اس حالت پر کردین کہ وہ مثل صحیح جلد کے باہم چسپیدہ ہوجاے مگر بے قروح اور چورزخم اور کسوف کا تنقیہ کامل دواون سے نہین ہوسکتا ہے اور نہ اونمین گوشت پیدا ہوسکتا ہے ہان اگر تر چیزون کے ذریعہ سے پچکاری وغیرہ مین بھر کر دھویا کرین خواہ اونمین ہر وقت فتیلہ اور تی رکھی رہے خصوصاً اگر انکی شکل ایسی نہو کہ فقط اونچا کرنے سے اونکی چرک اور ریم وغیرہ نکل جاے خواہ بچورنے سے وہ ریم اور چرک بچورجاے خواہ دھونے کیوجہ سے اونمین صفائی پیدا ہوا کرے خصوصاً جب اونمین شراب ملائین خاکستر کا پانی بھی بہت قوت سے چرک کو دھوتا ہے مگر جو زخم چرک بہت کم رکھتا ہو وہ متحمل سکا نہین ہوسکتا ہے آب دریا بھی اسی کے قریب ہے کہ چرک کو بھی دھوتا ہے اور تجفیف بھی پیدا کرتا ہے پھٹکری کا پانی غسال بھی ہے اور بالجملہ جو مادہ فاسد بطرف عضو کے آتا ہو اوسکا دافع بھی ہے۔ اگر ورم ہوگا اونمین سے کوئی چیز قابل استعمال کے نہین ہے اور خراب بھی ایسے وقت کچھ مفید نہوگی بلکہ ضرر پیدا کریگی۔ ان سب قروح کی دوا کو مناسب یہ ہے کہ پٹی کے اوپر پھاہے ڈبو کر رکھی جاین ایسی دوا ڈبو کر رکھی جاین ایسی دوا ڈبو کر رکھی جاین ایسی دوا

اور گرد اوسکے مرہم لگائین اور شراب خصوصاً شراب قابض و دواے جید جمیع قروح کی جمل دوبہ سے دھونا قرحہ کا اور پاک کرنا اوسکے اور غیرہ اور تقویت پیدا کرنا سب فائدے اوس سے ہوتے ہین اونکو ہمنے باب جراحات مین اور دیہ نبتہ لحم کے ذکر کردیا ہے اور اب مناسب ہے کہ اونمین سے جو جواد دیہ اچھی اور اس مقام کے لایق ہین اونکو بیان کرین سو سرمہ سوختہ اور انزروت اور سرب شیم ماہی اور حلزون صائد اور قوال سار بوران اور الابان محرق اور ابار سوختہ اور زاج اور برنجاسف اولوف اور سعد خصوصاً واسطے چرک کے نا کہ میوٹھا اور جعدہ بہت قوی ہے اور قنطوریون سے بڑھکر کوئی دوا نہین ہے اور آبگینہ سوختہ بھی عجیب النفع ہے کہ تجفیف اور اندمال کا فائدہ اوس سے حاصل ہوتا ہے **علاج قروح متاکلہ غیر متعفنہ کا قاعدہ کلی علاج جمیع قروح متاکل** اور شبشہ کا یہ ہے کہ پہلے بدن کا تنقیہ کرین یا اوس عضو خاص کا تنقیہ جسمین قرحہ ہے بشرطیکہ تمام بدن ردی اخلاط اور مواد فاسد سے پاک ہو اور عضو خاص کا تنقیہ اسطرح پر کہ اوسمین سقید پچھنے لگائین اور جونک لگائین اور اوس عضو کا مزاج بذریعہ طلا وغیرہ کے بدل دین اور غذاے صالح اوسکی تجویز کرین اور اوسمین سقید تاخیر اور مداخت کو دخل نہ دین اسلیے کہ تاخیر اور مداخت سے قروح مین فساد زیادہ بڑھتا ہے کبھی تاکل قرحہ کا اسقدر پھیلتا ہے کہ قطع کرنے عضو کی ضرورت ہوتی ہے۔ جس قرحہ مین تاکل اور عفونت نہ ہو اوسکو آب سرد کی تطیل خواہ آب آس اور گلاب کا نطول خواہ آب عصلی لرای کا نطول اور شراب قابض کا بشرطیکہ قرحہ مین حرارت نہ ہو اور سر کہ پانی ملا ہوا خواہ گلاب ملا ہوا بردت حرارت قرحہ کی اسیطرح اوسمین سیاہ بارہ کا نطول ایسے وقت مین سودمند ہوتا ہے بشرطیکہ ان نطولات مین قوت تجفیف کی بھی ہو۔ اگر قرحہ مین عفونت ہو آب دریا وغیرہ سے نطول کرنا چاہیے اور اور چیزین جنکا ذکر ہم کرین گے قروح متعفنہ کے بیان مین اونسے نطول وغیرہ کرین پھر باینہمہ عمدہ علاجات ایسے قروح کا استعمال قوابض محففہ کا ہی جو تبخیر بھی پیدا کرین جیسے پوست انار اور عدس اور برگ مصطگی اور تخم گل اور شوکہ مقر اور حب آس اور وہ نطولات جنمین یہ اودیہ داخل ہون اور انکی تقویت بقدر شب اور زاج وغیرہ سے کی ہو اسیطرح ضماد برگ حماض اور حماض کی شاخون کا شراب مین جوش دیکر خواہ ضماد طین رومی سرکہ خواہ سکنجبین مین گوندھکر یا کدوی خشک سختہ اور بازنگ وغیرہ ہمراہ سویق کے خواہ ورق زیتون تازہ کا ضماد سرکہ وغیرہ مین **علاج قروح متعفنہ ردی کا** ان قروح ردی کا علاج اصلی یہی ہے کہ بدنکا تنقیہ کرین اور اوسکے بعد خاص عضو متقرح کا بھی تنقیہ کرین اوسکی تنقیہ خاص سے جواز قسم محجمہ وغیرہ ممکن ہو اور پھر استعمال طلا کا واسطے اصلاح مزاج کے بموجب بیان بالا کے کرین اور غذاے جید کا استعمال کرین اور اسکے علاج مین سستی نہ کرنی چاہیے چنانچہ قرحہ کہنہ ہوگا اور سیقد سمین فساد اور شر زیادہ بڑھیگا اور ایسی تدبیر سے جو رطوبت گرم پیدا کرنے والی ہے اس قرحہ کو محفوظ رکھین تسکین ایسی قرحہ کی بنگ اور سویق وغیرہ سے بھی اچھی طرح ہوسکتی ہے اور ایسی قسم کے قروح مین جب فساد باقی اور پیدا ہوجاے کبھی اونکا استیصال اور بیخ دین سے دور کرنا بذریعہ آگ کے داغ دینے سے ضرور ہوجاتا ہے خواہ کسی دواے حاد سے یا کاٹ ڈالنا کہ سواے گوشت صحیح کے اور کچھ باقی نہ رہے واجب ہوتا ہے سواے اوس عمدہ لحم کے جو خون جید رکھتا ہے اور رنگ بھی اوسکا گوشت صحیح کا ہے اور سواے استخوان صحیح سپید رنگ کے جو اور خرابیون سے پاکیزہ ہے کچھ باقی نہ رہے۔ دواے حاد جمیع خرف یعنی گوشت متقرح کو کھا جاتی ہے اور نکال کر باہر پھینک دیتی ہے اور اس دواے حاد سے جو الم اور ریذ پیدا ہو اوسکا تدارک روغن زرد زرد کھنی سے کیا جاتا ہے کہ وقتاً فوقتاً لگتے ہین اور بہتے ہین ایسے قروح اگرچہ کہ نواصیر نہ ہو پہنچے ہون اور کیسے ہوئے ہون جب بھی ردی اور خبیث ہوتے ہین اور کبھی محتاج اسکے ہوتے ہین کہ عضو متقرح کو کاٹ ڈالین تا کہ عفونت سے محفوظ رہے۔ جو نطولات ابھی مذکور ہوچکے اونمین سے آب ریا اور جو باب نواصیر مین مذکور ہین ان قروح کے واسطے بکار آمد ہین یہ قروح وغیر

اور اقسام قروح کے سب مین یہی قاعدہ ضروری ہے کہ بعد استعمال دوا کے چندروز بحال خود چھوڑ دین تاکہ فائدہ دوا کا دریافت ہو اور بار بار اسکا کھولنا اور باندھنا نہ چاہیے جو ادویہ خاص قروح متعفنہ کی ہین جیسے وقیق کرسنہ یعنے سڑکا آٹا اور سمین کسیقدر پھٹکری یا گوشت مچھلی نمکین کا جو مقدد ہو یعنے نمک سودا اور خشک کی ہوئی اور کسیقدر لُبّ خبز اور زراوند اور بیخ کرنب بیخ چقندر بیخ قثاء الحمار تخم کتان جو ہمراہ قلقدیس یعنے سبز پھٹکری اور حاشا کہ پیسی جاوے خواہ زبیب یا انجیر یا برگ انجیر یا نطرون اور زبدہ اور آرد جو ہمراہ شہد کے اور ضماد بصل اثفار یعنے پیاز کی جڑ شہد مین اور کرنب تنہا شہد مین خواہ کدری خشک اور برگ زیتون تازہ **دوای مرکب** زراوند عصاء شفنا لو ایک ایک جزو زنگار نصف درہم ان دواؤن سے نطوخ پانی کے ذریعہ سے مثل قوام شہد کے طیار کرین کبھی احتیاج اسکی تقویت کی عصارہ قثاء الحمار اور سودی یعنے سرخ پھٹکری سی ہوتی ہے اور خشک خرد اوپر ڈالتے ہین ایضاً زراوند اور مازو اور زیت برابر لیکر لطوخ اسطرح طیار کرین کہ اوسکو پورا نی سرکہ مین پونون نصف قوطولی کے پختہ کرین تاکہ تمام سرکہ جل جاوے بعد اوسکے اوسکی سلائی سی بنا کر قروح پر لگائین ایضاً قلقطار اور زاج ہر ایک سے بیس جزو افیون جدید سولہ جزو مازو جسمین سوراخ نہ کیا ہو آٹھ جزو خواہ نمک حرشف یعنے کنکر سوختہ کا نمک ایک جزو پھٹکری بھنی ہوئی اور برادہ نحاس اور قیسور سوختہ نصف جزو **مرہم جدا نزروت** اور زبدہ اور مازو اور زنگار اور زراوند کسیقدر علک البطم کے ہمراہ طلا کرنا چاہین تاکہ اوسمین لزوجت اور چمک پیدا ہو اور بعد پاک کرنے قروح کے استعمال کرین **یہ دوا نہایت مجرب ہے** زاج مرمج چوبیس جزو نورہ حیہ یعنے آہک آب نارسیدہ سولہ جزو پھٹکری سولہ جزو پوست انار سولہ جزو کندر اور مازو ایک سی تیس جزو موم ایکسو بیس جزو ایک قدح طولی زیت کہنہ **دوسری دوا** یہ بھی بہت عمدہ ہے مثلی سوختہ جسکو گندنا کے ذریعہ سے خاک کیا ہو تانبا جلا ہوا سپید مثلی کندر مردار سنگ مرمر کی اقلیمیا اشق جاوشیر مصطگی ہر واحد دو دو درہم گردہ گاو کی چربی ریتاج علک الاتا بناطر روغن آس ہر واحد تین درہم مچھلی والی چیز نکو بمقدار مناسب سرکہ مین پگھلا کے اور جو پسنے والی دوائین ہین اونمین ملیکر طیار کرین جراحین الینوس وغیرہ نے اس **دوای مفید** کے اجزا جمع کیے ہین توبال نحاس ایک اوقیہ زنگار محلول ایک اوقیہ موم نصف رطل صمغ لارکس ڈیڑھ اوقیہ بطور مرسوم مرہم طیار کرین یعنے پیسنے والی چیز نکو ملیکر اور مچھلی والی چیز کو پگھلا کر اور موم کی زیادتی اور کمی جیسا مناسب ہو اور جیسا وقت ہو اوسی طرح کرین۔ اس جگہ اطبای پسند کیا ہے کہ روغن دعا بس کو مخلوط کرین اور رجالینوس نے اسپر اپنے کلام طولانی سے اعتراض کیا ہے۔ اگر یہ قروح مثلا مقام ذکر پر واقع ہون اوپر دوای کاغذ سوختہ اور دوای اندرون اور کدوی خشک جلا کر اور صوف مرخ جلا کر یا ضماد برگ سدہ خواہ برگ ولب بنفسج چار سوختہ کا استعمال کرین **علاج قروح عسیرۃ الاندمال اور قروح حرونیہ کا** پہلے واضح ہو کہ عمدہ جو قروح بشواری مندمل ہوتی ہین وہی قروح ہین کہ متاکل و متعفن نہون جیسے ہر ایک عام چیزہ دون خاص کے متصور ہوتی ہے اسلیے کہ قروح متاکلہ اور متعفنہ پہلے ہین اوپر یہ قروح عسیرۃ الاندمال پہلے نہین ہین اور ایک ہی حال پر مدت تک رہتی ہین اسطرح پر یہ قروح تو اصیری بھی لگے ہین لیکن یہ قروح ضرور کہنے ہوئی ہوتی ہین اور خلاصہ یہ کہ جو قروح متعفن خواہ متاکل خواہ بطور ناصور کے ہو عسیرۃ الاندمال ضرور ہوگا اور کچھ ضرور نہین ہے کہ جو عسیرۃ الاندمال ہو وہ متعفن اور ناصور بھی ہو قرح حرونیہ وہی قروح ہین جنکا فساد درجہ غایت کو پہونچ جاوے اور جنکا اندمال بہت بعید از قیاس معلوم ہو اسلیے قروح کے علاج کا قاعدہ یہ ہے کہ اگر سبب قرحہ کا رداءت مزاج کی ہو پہلے اصلاح مزاج کی کرنی چاہیے اور اگر فساد خون کی وجہ سے یہ قروح پیدا ہوئے ہین پس غذا ایسی تجویز کرنی چاہیے جو خون صالح پیدا کرے اور اس خرابی کے مخالف ہو کیفیت مین اور اگر قلت خون کی موجب ان قروح کی ہو غذا

کرنی چاہیے اور غذاے جید دینی چاہیے۔ پھر اگر سبب قرحہ کا ترہل اور ڈھیلاپن ہو خواہ زیادہ چرک پیدا ہونیکی وجہ سے یہ قروح پیدا ہوئے ہون جو علاج خاص ترہل اور رطوبت کا وہی کرنا چاہیے اور اگر سبب ہیوست زائدہ کے قرحہ پیدا ہوا ہے اور ابھی تک مادہ ناصور کو نہین پہونچا ہے بذریعہ ترطیب معتدل کے علاج کرنا چاہیے اور ترطیب کا عمدہ طریقہ یہ ہے کہ آب گرم کے بخارات عضو متقرح مین پسینا پیدا کرین اور اوسکی تحمیر اور سرخ رنگ کرنا اور انتفاخ یعنے پہلا دینا عضو کا پیدا کرنا چاہیے اوسکے بعد پھر اور کوئی تدبیر نہ کرنی چاہیے اور اس سے زیادہ کسی تدبیر کی ضرورت نہین ہے اور نہ مناسب ہے کہ اگر اس سے زیادہ تدبیر کرین گے تو مادہ کثیر لطرف عضو کے کھچ آئیگا اور آفت عظیم پیدا ہوگی اور بعد اس تدبیر کی دوا ایسی لگائین جسمین تجفیف کم ہو کبھی فقط نیگرم یا نہین ترکیا ہوا کپڑا رکھنا کافی ہوتا ہے اور کبھی احتیاج قرحہ کی کھلانے کی ہوتی ہے اور خون نکالنا اوس عضو سے اور اوسی عضو کی مالش اور استعمال مراہم جاذبہ جسمین رقت یعنی رال پڑی ہو۔ اور اگر سبب قرحہ کا خرابی کسی گرد پیش کے گوشت وغیرہ کی ہو اور اوسکا علاج بذریعہ چیرنے وغیرہ کے جیسا کہ معلوم ہوا اور خون فاسد اوس مقام کا سب نکال ڈالین اور بذریعہ مجففات کے تدارک کرین اور اگر قرحہ بڑنے کا از قسم دوانی کی ہو اوس قرحہ کو قطع کر ڈالین اور خون اوس سے روان کرین اور طول مین چاک کرین کہ اکثر اسی تدبیر سے راحت پیدا ہوتی ہے اور امتلاء بدنی ہو ابتدا فصد سے کرین اور غلظ سوداوی کا استفراغ کرین اگر غلظ سوداوی موجود ہو بعد ازان لطرف دوالی کے متوجہ ہون اور اگر سبب سے بھی خون بقدر امکان نکالین تاکہ ایسا نہ ہو کہ دوالیہ سے تعرض کرنے مین قبل تدبیر مذکور کے وہ ضرر پیدا ہو جو قرحہ سے بہت زیادہ ہے بعد اوسکے جراحت کا علاج کرین جو دوالیہ کی وجہ سے عارض ہوئی ہے اوسکے بعد علاج قرحہ عسیرۃ الاندمال کا کرنا چاہیے اگر سبب اس قرحہ کا ضعف عضو متقرح واقع ہوا ہے اور یہ ضعف بوجہ سوء مزاج کے پیدا ہوتا ہے لیکن ہر قسم کا سوء مزاج اسکا باعث نہین ہوسکتا ہے بلکہ وہی سوء مزاج بوجہ افراط ہوا اور اوس اعتدال سے بہت بعید ہو جو مناسب اوس عضو کے ہے حرارت خواہ برودت سے جو چیرین تابع مزاج کی ہوتی ہین تحامل مفرط یا تکاثف زائد از حد اور پہلی صورت یعنے تحامل اکثر تابع حرارت اور رطوبت یا فقط رطوبت کے ہوتا ہے اور تکاثف بقیہ تابع برودت اور ہیوست خواہ فقط ہیوست کے ہوتا ہے لہذا واجب ہے کہ موجب اور سبب کا علاج کیا جاے اور ضد موجب خواہ جو چیز ضد موجب کو پیدا کرے اوسکا استعمال کرین اگر سبب قرحہ کا وہ حرارت ہوتی ہے جو مادہ کو جذب کرے خواہ مادہ کو کسی طرف روانہ ہونے کی معین مواد ایسی حرارت کو علاج مین احتیاج مبردات قابضہ کی ہوتی ہے اور اگر سبب قرحہ کا ناصور ہو اوسوقت خاص ناصور کا علاج کرنا لازم ہے اور اگر سبب قرحہ کا اوس ہڈی کا فساد ہو جو متصل قرحہ کے ہے ہڈی کو بعلت اور نمودار کرکے دیکھین اگر کوئی چیز قابل دور کرنے اور الگ کرنے کی ہڈی پر لگی ہے اور وہی باعث دوارت قرحہ کا ہوا اوسکو جمیل ڈالنا چاہیے اور پوری مقدار اوسکی الگ کردین گے اور اگر کوئی شے جدا گانہ اسکا سبب ہو خود ہڈی کو کاٹ ڈالین گے اور اور وہی تدبیر کرین جو باب استخوان مین بیان ہوگی جالینوس نے ایک حکایت عجیب نقل کی ہے کہتا ہے ایک لڑکے کے سینے مین ناصور پڑ گیا تھا اور وہ ناصور بڑھتے بڑھتے استخوان قنہ تک یعنے وہ ہڈی جو وسط مین واقع ہے پہونچ گیا تھا مین نے استخوان سر سینے کو کھولا اور جمیع اشیا از قسم جلد و رباط وغیرہ جو گرد اوسکے ہین سب کو چاک کرکے دیکھا تو اس ہڈی مین فساد آگیا تھا اب ضرورت ہوئی کہ اوس ہڈی کو کاٹ ڈالنا چاہیے اور جو مقام اوس ہڈی کے فساد پر شامل تھا وہ وہی جگہ تھی کہ علاقہ قلب اور پھیپھڑے تھا اس بات کو دیکھنے سے نہایت درجہ رقت قلب عارض ہوئی اور اوس فاسد ہڈی کے دور کرنے اور کاٹ ڈالنے کو

کو بہ نظر خیر قلب کے ہر گز جی نہ چاہا اور مرد والے نے اجازت نہ دی اور جو جھلی اوس ہڈی کو ڈھانپے ہوئے تھی اندر کی طرف سے مجھ اوسکے بھی باقی رکھنے کا خیال زیادہ یہی تھا اور مجکو مرکوز خاطر تھا کہ جس طرح ممکن ہو یہ جھلی محفوظ اور مجاق خود سلامت رکھی جائے حالانکہ جو چیز اس ہڈی سے بطرف استخوان سر سینے کے ملی تھی وہ بھی سڑ گئی تھی پھر جالینوس کہتا ہے کہ جب میں قلب کیطرف دیکھتا تھا اوسکا بھی یہی حال تھا جو بہ نظر ہری استخوان سر سینہ کا دیکھا گیا تھا آخر بہ ناچاری میں نے اوس ہڈی مع متعفن چیزوں کے کاٹ کر جدا کر ڈالا اس اثنا سے اگرچہ گمان غالب بھی ہوا تھا کہ وہ لڑکا زندہ نہ بچیگا لیکن وہ بچ گیا اور جس مقام سے استخوان مذکور کو کاٹ ڈالا تھا وہاں پر تھوڑا سا گوشت صحیح پیدا ہوا اور ایک دوسرے سے متصل ہو کر قلب کو بھی اوسنے ڈھانپ لیا اور جسطرح پہلے سر خلاف قلب کا دل کے چھپانے اور پوشیدہ کرنے میں کام دیتا تھا اسی گوشت نو وہ سب کام دیا پھر جالینوس نے بعد بیان اس حکایت کے یہ بھی کہا کہ ناصور اور زخم کچھ اون جراحات بڑا اور خوفناک زیادہ نہ تھا جن زخموں سے سینے میں سوراخ پڑ جاتے ہے (مراد اوسکی شاید یہ ہوگی کہ اون زخموں کے بیمار بھی اکثر بچ جاتے ہیں) **اور میں کہتا ہوں** جب قروح متعفن ہو جائیں اور گہنہ ہو جائیں راہی نہایت یہی ہے کہ پہنچنے کے ذریعہ سے خون اونکا بہا دیا جاے جسقدر مناسب اور لایق اونکے ہو جو دوائیں مختص واسطے عسر اندمال کے ہیں اور اکثر حالات میں بکار آمد ہوتے ہیں وہ یہ ہیں توبال نحاس اور زنگار سوختہ یا غیر سوختہ اور توبال سالبورقان اور توبال سائر الحدید یعنے لچھن اور قصاق ذہب یعنے سونے کا مرہم جو زخم کے اچھے ہونے تک نہ چھوٹے کہ ان ادویہ سے قیروطی بنائیں اور قلقطار اور زاج اور چنیر بن اسکے مشابہ ہیں مع اون چیزوں کے جو نافع کہنہ اوہ کے طرف عضو منفرح کے ہیں اگر مادہ کچھ گیا ہو جیسے پھٹکری اور بازد ایک جو دوا ایسی ہے کہ اوس سے قروح عسیرۃ الاندمال کا علاج کرتے ہیں اقلیمیا اور لزاق ذہب یعنی سونے کا وہ مرہم جو زخم کو اچھا کر کے چھوٹے اور شب بانی ہر ایک سے آئمہ جزو زنگار قشور نحاس ہر واحد ایک ایک جزو صمغ سرو چار جزو دموم او روغن جسقدر مناسب حال اور وقت کو ہو ایضاً قلقطار اور اقلیمیا کو آب دریای شور میں پرورده کر کے خواہ آب انگور میں یا جس پانچ میں سجی اور چونا جوش دیا ہو مگر خفیف جوش دیا ہو بحسب مزاج عضو منقرح کے اور بعد جوش دینے کے قلقطار اور اقلیمیا کو اس پانی میں ڈالیں اور دھوپ میں رکھیں گرمیوں کے دنوں میں اور چند روز کے بعد صاف کر کے جدا کریں مگر اسکا خیال رہے آب دریا خواہ سجی کے پانی کا نمک پرچم نہ جاوے ورنہ شوریت سب جدا ہو جاویگی ایضاً نحاس محرق اور ربتاج اور ملح اندرانی ہر ایک سے دو اوقیہ موم اور روغن آنکہ بقدر کفایت کہ ان قروح کو ادویہ ناصورہ بھی مفید ہوتی ہیں جسوقت وہ ادویہ خشک ہو کر بیں ڈالی جائیں ازانجملہ مرکبا اڑنا اور اسا زراوند سوختہ اور نحاس محرق اور کندر کی مٹی ماوران مختلف جیسا ہر ایک بدیں جس وزن کے لائق ہو **دوای جدید** برادہ مس اور برادہ آہن بھٹکی کے پانی میں ڈالیں اور سرخ مٹی جیسے گیرو وغیرہ کے گل حکمت کر کے تنور میں جلائیں اور بعد جلانے کے نکال کر خوب سا پیسیں اور بلور زرور کے استعمال کریں یا مرداسنگ ملا کر مرہم طیار کریں **صفت مرہم دوسری** اور یہ مرہم بھی جید ہے مرداسنگ فہی ایک من اور موم اور بیج نارزبون چھبیس مثقال زنگار سولہ مثقال اور برادہ چالیس مثقال برادہ سول فی کا خرب سا رائحہ مرداسنگ ذکر چالیس مثقال (دیکھو مفردات اور قرابادین کو اوسمیں مفصل بیان ہو چکے ہیں) روغن کہنہ تین رطل پہلے مرداسنگ اور ذہب ورنہ زنگار کو ڈالیں بعد ازاں بافتہ مذکورہ ادویہ کو داخل کریں۔ ایضاً تنور کی مٹھکری اور خاکستر شبہ لے روئی کی خاک اور قلعی سوختہ مغسول اس سے مرہم طیار کریں روغن آس ملا کر اور ضرور اس مرہم کو مرداسنگ سے قوام دینا چاہیے۔

اوسکا علاج یہ ہے کہ مرداسنگ مثلاً ایک اوقیہ اور سرکہ تند تین اوقیہ اور زیت اور روغن آس خواہ کوئی اور روغن دو اوقیہ بہ نرمی ملاکر استدر حرکت دین کہ مرداسنگ اسمین آمیختہ ہوجاے اور گاڑھا ہوکر ملجاے اور قروح جرب نبہ کے واسطے یہ دوا ہے قشور نحاس زنگار ایک مثقال جراحچی طرح دھویا گیا ہو ان سب سے دو درم طیار کرین خواہ شب یمانی سے پیسکر دو درم طیار کرین بازو فاچار جزر نطرون و دو جزو اس سے کندر زنگار پوست انار ہر ایک سے دو جزو تورد ایک جزو موم دس جزو اور دو ثلث روغن آس بقدر کفایت کے ایضاً مرداسنگ بیت ایک ایک اوقیہ نمد واندازہ بے سوراخ کیا ہوا ایک ایک وقیہ اقیح ایک وقیہ دقاق کندر دو اوقیہ آگ پر چڑھاکر نطوخ طیار کرین اور سرکنڈہ کی جڑ سے ملاتے جائین **علاج نواصیر کا اور اون جلدونکا جو سپیدہ نہون** نواصیر کی ماہیت اور اوسکے احکام جو مقام صدد مین مناسب تھے وہ سب بیان ہوچکا اب بتہ بیان اوسکے علاج مین درکار ہے اور اوسکے صدید مادہ ریم کا نکی تدبیر کرنی چاہیے اور جو رطوبات فاسدہ نواصیر سے نکلتے ہین اونمین بطور تقیہ لیعنی اونکا نکلنے خواہ پاک کرکے اوجسطرح بآسانی اونکا اخراج ہوسکے اوسکا ذکر کیا بقدر اوپر کے بیانات مین کیا گیا ہے۔ اب علاج خاص نواصیر کا بیان کرتے ہین نواصیر کا علاج بھی مختلف طور سے کیا جاتا ہے اسلیے کہ نواصیر کے بعض قسام تازہ اور نرم ہوتے ہین اور بعض کہنہ اور سخت ایسی ہوتے ہین کہ اونکے دار اور خسگاف کو شست تک پہونچ جاتے ہین اور زیادہ تر اونکا فساد گوشت تک اثر کرتا ہے یہ اقسام نواصیر کے بدشواری قبول علاج کرتے ہین ایسے نواصیر کا ضروری علاج بھی ہے کہ جسقدر خارا اور بوسیدگی اکی جہت سے واقع ہوئے ہین پہلے اوسکو بذریعہ قطع برید کے اطراف اور جوانب سے دور کرڈالین چھری وغیرہ سے خواہ آگ مین جلاکر اور داغ دیکر خواہ کسی دوا تیز کے ذریعہ سے اور یہ طریقہ سخت دشوار ہے خصوصاً اگر صور قریب پٹھہ کے واقع ہو خواہ کسی اور عضو شریف کے قریب ہو اور بشیتہ مریض کا میلان خاطر اسی طرف ہوتا ہے تاہنکہ یہ علاج کیا جاے اور جسقدر ایذا اور تعب پہونچتی ہے اوسکی برداشت کرتا ہے اور کبھی یہ بھی ممکن ہوتا ہے کہ تخفیف کرین اور جسقدر چربی جرے گوشت کی ہے اوسی کو اندر کیطرف دور کردین اور گوشت کو باقی رکھین اور خشکی اوس مردار گوشت مین پیدا کرکے اندمال کی تدبیر کرین اور تھوڑی دیر تک سے بحال خود ساکن رہنے دین اور اس زمانہ مین اگرچہ اندمال تام ظاہر نہ ہو لیکن کوئی اور قسم کی تدبیر نہ کرین جس شخص کا ارادہ ایسی تدبیر کرنے کا ہو چاہیے کہ پہلے ناصور کو گوشت فاسد سے پاک کرین اور جو جزو اوسمین بطور حرارش کے فاسد نظر آتی ہے اوسے الگ کرکے اوسکے اندر خشک دواؤن کو بھرے اور تھوڑے دنون تک اوسیطرح چھوڑ دیکہ وہ خشکی باقی رہیگا بشرطیکہ پھر کوئی سوء تدبیر اور خطا از قسم املا اور رطوبت مزاج خواہ رطوبت پانی کی خارج سے اوس تک نہ پہونچ خواہ نواصیر کی شکل ایسی بڑی نہ پیدا ہو جو الم اور صدمہ پہونچائے خواہ کوئی صدمہ اور چوٹ وغیرہ ایسی نہ لگے جسکی وجہ سے جذب طوبت بطرف زخم کو ہوجاے خواہ کھانسی بیقراری سے طور پر اوٹھے یا تہنش مین مین ایسی پیدا ہو کہ مفرت پہونچانے نواصیر کے قلع اور استیصال کا علاج یہ ہے کہ اگر نواصیر کہنہ اور نسبت ہو اوسکی دوا سوای قطع بدگوشت وغیرہ کے خواہ داغ دینے کے آگ کے ذریعہ سے اور کچھ نہین ہے چنانچہ ہم آیندہ بیان کرتے ہین اور جو ناصیر تر چھی اور سیدھی سوراخ اور منافذ پیچیدہ اور کج ہین اوسے چاک کردینا چاہیے اور داغ لگانے مین شناخت اسکی بھی ضرور ہے کہ یہ داغ کہان تک پہونچیگا اور اوسمین احتیاط اور جذر بھی ضرور ہے اور اسکا خیال واجب ہے کہ اتنا داغ لگایا جاے کہ جڑ سے یہ ناصیر جاتی رہے اور داغ لگانا بذریعہ ادویہ حادہ کے جیسے نورہ اور توشادر اور زرنیخ اور کریت اور زنجار

کشتہ پارہ بھی ہین ادویہ مین داخل ہے اور انہین ادویہ مین داخل کیا جاتا ہے اور برادہ آہن اور نصف وزن اوسکی صبتی اور اوسکی نصف چونا ایکہ قدر الاتال مین تصعید کرتے ہین اور اس تصعید سے پارہ اوڑ کر قریب گردن اوس دیگ کی جو شد وصل کرکے آگ پر چڑہائی گئی ہے جمع ہوتا ہے اور بارہ ریخ خواہ پارہ تصعید ونہین جب ادویہ محففہ مذکور ملاکر تصعید کرین خاک ہوجاتا ہے جیسے ارباب اکسیر کی کتب مین مفصلا اسکا بیان ہے اور متر جم نے بارہا تجربہ کیا ہے خصوصًا نواصیر کے علاج مین کشتہ سیماب کو مرہم اکسیر جو خاص نسخہ مترجم کا ہے داخل کرکے ایسے فوائد اور منافع دیکھے ہین کہ اونکا ذکر مبالغہ سے خالی نہین بہرحال اجزای مذکورہ بالا مین یہ خاک سیماب کی بھی داخل کرکے جیا استعمال کرتے ہین ایک التہاب سا پیدا ہوتا ہے اور گوشت فاسد کو بیان کرکے خصوصًا وہ چیز جو مثل چربی کے سڑی اور فاسد گرد گوشت کی ہوتی ہے اوسے جلا دیتا ہے اور گوشت سے جدا کر دیتا ہے پھر اوس فاسد چیز کو کلتین کے ذریعہ سے پکڑ کر نکال ڈالین اور ہمیشہ اسی دوا کو زخم پر چھڑکتے رہین جب تک کہ سب فاسد چیز نکلجاے اور فقط گوشت مردار باقی رہجاے اور ہمیشہ روغن زرد اس عضو پر چھڑکتے رہین تاکہ درین تسکین پیدا ہوا ور بعد ازان قروح کا ایسا علاج کرین جو ناصور تر و تازہ ہو چاہیے کہ پہلے اونکو ادویہ قویہ سے دھو ڈالین اور قطران سے بہتر کوئی دوا دھونے مین مستعمل نہین ہے اور اب خاکستر اور آب دریای شور اور آب صابون جسمین زریخ اور نوشادر ملا ہو اور چوبانی روسنجح اور نوشادر سے بذریعہ تصعید کیا جای بوقت خشک ہونی دونون کے خواہ دونون کو فنہ اور تر کرکے ہون مگر نہ اسقدر کہ سیلان مین آجائین اور روان ہونے کی نوبت پہونچی اسیطرح جسمین سجی اور چونہ پوست ہیضہ کا اور نورہ لیتے چونا کہ اس سے بھی تنقیہ ناصور کا کیا جاتا ہے جب دھونے کے بعد چھک وغیرہ سے ناصور پاک ہوجای اوسپر دوای خروعی یعنے جسمین مغز ارنڈ شریک ہو اور مرہم زریخ مورد غرب یعنی ناصور چشم کو بہت نافع ہے اور دوای جالینوس جسمین کاغذ پڑتا ہے اور جو ادویہ مرکب اج اور قلقدیس اور نحاس محرق سوختہ اور زنگار اور سوا اسکے قنطوریون اور دقیق کرسنہ اور ایرسا اور سومو سفوطون ۔ تجربہ مین اسقولوقندریون کی جڑ بھی مفید ہوئی ہے کہ جب ناصور کو اس سے بھرین فورًا بھر جاتا ہے اسیطرح اگر خرلق سے ناصور کو بھرین اچھا کر دیتی ہے لیکن طبیعت ہر روز تک دوا کو اسیطرح بھری رہنے دین اسیطرح سوری اور اسیطرح عصارہ قثاء الحمار ہمراہ ملک الطعم یا عصارہ بیخ محروث یعنی بیخ الحذر اور زنگار اور اشق ہمراہ خل خواہ اشنج اور قلقدیس کے اور زاج اور قلقطار اور صمغ ہمراہ سرکہ کے خواہ اگر گوند کابول جو سن صبی کہ پہونچی ہوئی یاسن طفولیت کو پہونچے ہین اور ایک کھرل مین پیستے پیستے قلمی کے دستہ تا اینکہ گاڑھا ہو کر سوکھ جاے ایک دو کو اول اسکندر استعمال کرتے ہین بیخ جاوشیر پھٹکری بریان اور قلقطار اور زنگار اور تسب یمانی ہر ایک سے ایک جزو ذاریخ نصف جزو اس سے دو رطیار کرین خواہ مرہم بنائین یا ہمراہ خل یعنے سرکہ کے جسمین ذاریخ کو لگایا ہوا و بعض نسخون سے ذاریخ کو حذف کر دیا ہے اور داخل نہین کرتے اور کبھی اوسکے ہمراہ شہد ملاتے ہین ایضا صبر اور مر داسنگ اور زنگار اور بیضہ اگر اسکو جلا کر خاکستر کر لیا ہو وہ زیادہ نوی ہوگا اور آبسیمین مخلوط کرکے استعمال کرین ایضا اور یہی ادویہ قوی ہین جنکو ہمنے قروح عسیرۃ الاندمال کے باب مین ذکر کیا ہے جب گوشت جسیم اور اچھا نمودار ہوجاے اب وہ ادویہ مستعمل ہونگی جو پیدا کرین اور گوشت نیا اوگاتین اور اگر اوسکے قریب ہڈی ہو اور فاسد ہوگئی ہو واجب ہوگا اوسکی اصلاح کرکے علاج کرین اور جب طوبات صدیدیہ کم ہوجائین اور بطور بدہ کے رطوبت برامد ہونے لگے شاید کہ علاج کا فائدہ ظاہر ہوگا **جراحات پر گوشت زائد کا بیان** جو گوشت زخمون پر زائد ہوتا ہے اوسکا علاج مفاجع اوہ بالیہ محففہ کا ہوتا ہے اور جسقدر ان دوا مین لذع کم ہوگا اوسیقدر خوب ہی واجب ہے کہ اس گوشت کم کرتے مین طبیعت

بدنی سے معاونت طلب کی جاے جسقدر سنے گوشت کو پیدا کرنے مین طبیعت کو اعانت درکار ہوتی ہے اسلیے کہ نیا گوشت پیدا کرنا خود فعل طبعی ہے اور اوسکا گھٹانا اور گرانا ایک فعل خلاف طبیعت ہی فقط دواے اکال سے یہ فعل پیدا ہوتا ہے خواہ بدون گوشت دوا کے مخالف فعل طبیعت کے صادر ہوتا ہی اسپواسطے واجب ہی کہ ایسے وقت زیادہ اعانت پر معتمد علیہ فعل دوا کا رہے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جو قرص اس غرض سے طیار کیے جاتی ہین جب تک پورانی نہون اور تازہ رہین جب ہی تک اونکا اثر باقی رہتا ہی اور اگر ایسی ہی ضرورت ہو اور تازہ نہ ہسکین چاہیے کہ اونکی حفاظت بذریعہ تسطیر یعنی اور بذریعہ دفن کے کسی موضع محفوظ مین کی جاے۔ اکثر اطبا اس حفاظت کیواسطے سرکہ کا ڈالنا ممدوح اور پسندیدہ جانتے ہین اور میرے نزدیک کچھ چندان ممدوح نہین ہے اور نہ مین اس راے کو صحیح جانتا ہون بلکہ اوس دوا کو بطور قرص کے بنانا خواہ گولیان اوسکی طیار کرنی حفظ قوت کیواسطے کافی اور وافی ہے۔ اور جو بعض آدمی کہتے ہین کہ بقاے قوت کے واسطے حاجت چھڑکنے تیزاب زرنیخ خواہ لسن کے پانی یا عرق سرکہ کی ہوتی ہے یہ بجواز اوالی ہے کہ اسکی وجہ سے دوا کی قوت مختل ہوجاتی ہے اور ہواے مفسد ادویہ کو افساد قوت پر تعین ہوتی ہے۔ جو دوا زیادہ غلیظ ہے اور زیادہ ثابت اور برقرار رہتی ہے اور اپنے حال کو ایک ہی طرح پر باقی رکھتی ہے۔ وہی دوا اس کام مین زیادہ مفید ہی اور یہ فائدہ کو بنظر قوت اوس دوا کے نہین ہے بلکہ اسلیے کہ قوت مین کبھی دواے لطیف زیادہ ہوتی ہے مگر دواے غلیظ چونکہ ہوا اور اخلاط مزاج سے منفعل کم ہوتی ہے اور اسمین تغیر کم پیدا ہوتا ہے اسوجہ سے اوسکا اثر زیادہ باقی رہتا ہے یہ ادویہ جیسے قشور نحاس اور صدف سوختہ اور دونون قسمین قفذ یعنے خارپشت کی جلی ہوئی مع گوشت کے مگر قفذ کی کیفیت یہ ہے کہ باقی کم رہتی ہے اور گوشت کو مقدار مناسب سے مسمّی زیادہ ہے مخملا اور یہ معدودہ کی زہرۃ الحجر مسمی بہ اسپاسپاہ اوس سے زیادہ قوی سرخ خٹیکری اور غرلدیت اور قلقطار اور زاج اور جلانے سے دوا کی قوت اور لذع دونون کم ہوجاتی ہین اور لطافت زیادہ ہوجاتی ہے اور زہرۂ نحاس بھی اس عمل مین قوی ہی لیکن پھر بھی اسکی قوت زنگار سے کم ہے خصوصاً جو زنگار قشور نحاس سے بنایا جاے سبجی بھی گوشت زائد کو بخوبی فنا کردیتی ہے اور زنگار کا بھی حال ایسا ہے اکثر اوقات آب دریاے شور مین کپڑے کو ڈبولکر گوشت زائد پر رکھنے سے گوشت زایدکٹ جاتا ہے اور جس پانی مین کڑوا نمک گھولا ہو وہ بھی اسقید رمفید ہے کبھی سبجی اور آہک بنارسیدہ کو سات کونا پانی ملاکر دھوپ مین سات دن برابر رکھتے ہین اور ہر روز کسی وقت خاص مین اوسکو ہلا دیتے ہین تا اینکہ غلیظ ہوجاے اور مثل کیچڑ کے گاڑھا ہو پھر اوسکی قرص طیار کرکے رکھ چھوڑتے ہین اور بروقت حاجت اونمین اقراص کو استعمال کرتے ہین اسیطرح سے قرص بنفلقیوس اور مرہم سبز عجیب النفع ہی اور سبز مرہم جو ملح اندرانی کی شرکت سے بنا ہوا و جس مرہم کا نام اسقریطا طی ہی وہ بھی گوشت زائد کو وبجلد لذع اور گزند کے اوڑا دیتا ہے اور دواے دریا اور جود و اپست نحاس سے بنائی جاتی ہی اور دواے فقاق کندر اوس گوشت کی اصلاح کرتی ہے جو زیادہ بڑھ گیا ہو اور مثل دھنی ہوئی روئی کے پھول گیا ہو۔ اسیطرح وہ سب ادویہ جو دونون پرہ بنپی کے پھول جانے اور برگ مورد کی اصلاح مین مستعمل ہین وہ بھی اس غرض کو پورا کرتی ہین **تدبیر اون قروح کی جو بعد اندمال کے پھول جاتے ہین** جو قروح بعد اندمال کے پھول جائین اونکا علاج یہ ہی کہ جسقدر گوشت بڑا ہی اور جسقدر ہڈی بڑی متصل اون قروح کی ہی پہلے اوسی دوا سے جو اوپر قروح کے خشک کرنے کی تدبیر کرین جیسی اوپر بیان ہوچکی ہڈی نکالنے والی چیزین کبھی ادویہ جاذبہ ہوتی ہین جیسے برگ خشخاش سیاہ کو جسوقت ورق سرو اور سویی بزرالنبج کے ہمراہ ضماد کرین اور ہموزن ہر دو اکے قلقدیس بھی داخل ضماد نمودہ کرین بعد قروح

اچھے ہونے کے جو نشانات باقی ہون بعد قروح کے اچھے ہونے کے جو نشان باقی رہ جاتے ہین خواہ زخم کی صحت کے بعد جو نشان رہ جاتا ہے اوسکو دور کرنے مین حاجت ادویہ جالیہ کی ہوتی ہے کہ جنمین قوۃ تجلا کی زیادہ ہو اور تنقیہ کی بھی قوت اونمین زیادہ ہو اور اونکی قوت کو قابل قوت اوس چیز کے ہونا چاہیے جسکی جلا کے واسطے اونکا استعمال کیا جاے۔ اور جس دوا مین قوت جلا کی کم ہو اوس نشان کے رفع کرنے مین مستعمل ہوگی جو بہ نسبت اون کے کم ہو اور ادویہ منقیہ جو قوی ہون وہ بھی قوی نشان کے واسطے درکار ہوتی ہین اور اونکی مثال ایسی ہے جیسے سمالہ آہن ہمراہ لک کے اور اطریفل کے اور اسکا طلا نشان باقی ماندہ پر کیا جاتا ہے۔ اور میرے نزدیک مناسب یہ ہے کہ لوہے کا زنگ اوس سے بہتر ہے اسیطرح زنگار کسی سوئی وغیرہ کے ذریعہ سے سوراخ کر کے اندر پہونچا ہین اور اوسکے اوپر چونا اور شہد کو طلا کرین اور خواہ مویز خ اور شہد کو خواہ عصارہ فوتنج اور سپیدی انڈے کی اور جو نشان زخم کا دور تک پیوست ہو اوسکے مٹانے کے واسطے ہرتال اور مجر بلقل کو استعمال کرو جو ادویہ خفیف اور سبک ہین اونکے واسطے نشان خفیف تجویز کرنا چاہیے پس باقلا اور آرد نخود اور تخم ترب اور ریہ یعنے پھپھڑا اور طین رخو یعنے چکنی مٹی جو نخشی اور بوری ہو اور پوست نربوزگدہ ہے کی جربی بہت عمدہ ہے خصوصاً جب وسمین بعض ادویہ مذکورہ بالا جو قوی ہین شریک کرین خواہ انہین ضعیف ادویہ کو اس جربی کے ہمراہ استعمال کرین سارنے سے جو نشان پڑجاتا ہے اوسکے واسطے روغن سوسن کا ملنا کافی ہے اور بالکل وہ نشان دور کر دیتا ہے اور بہت جلد اس دوا کا فائدہ ظاہر ہوتا ہے۔ بعد ان ادویہ کے اب ادویہ جو اب زینت مین مذکور ہونگی اونمین بھی دیکھنا چاہیے **چوتھا مقالہ** پٹھہ کے تفرق اتصال کی بیانمین اور پٹھون کا تفرق اتصال جو در نہین ہوسکتا ہے **فصل بیانمین جراحات اوراجسام عصبانی کے اور قروح اونمین اجسام کے** پٹھہ مین چونکہ حس زیادہ ہے اور دماغ سے متصل بھی زیادہ ہے لہذا اسکو جراحات سے دردہاے شدید عارض ہوتے ہین اور آلام عظیم پیدا ہوتے ہین جیسے تشنج اور انشلاط عقل اور اکثر نوبت تشنج کی ہو بیچ جاتی ہے اور اوس سے پہلے کوئی الم صعب اور تکلیف را محسوس نہین ہوتی اور اسکی جراحت مین خطر رہے کہ ورم عظیم بدون وجع اور درد کی عارض ہو آسان تر احوال اور اعراض جو پٹھہ کے زخم سے عارض ہون یہی ہین کہ حمیات پیدا ہون اور اورام کثیرہ جو ایسے مواضع مین عارض ہون جہان زیادتی حرارت نہین ہوتی اور پیاس اور سہر یعنے بیداری مفرطا اور خشکی زبان اور خصوصاً جب اوس جگہ ورم پیدا ہو جاے ایسا ہی حال اوتار عضلہ کا ہے خصوصاً جب عضلہ کے سرے پر زخم لگے جسوقت پٹھہ خواہ اور کوئی عضو عصبانی مضروم ہو جاے اور اوس مقام پر برودت کا اثر پہونچ کر تشنج پیدا ہوگا اور اگر اوس جگہ عفونت پہونچے وہ عضو فاسد ہو جائیگا بوجہ ورم کے اور عفونت اسی عضو کیطرف بہت جلد پہونچ جاتی ہے اسلیے کہ یہ عضلہ خواہ پٹھہ رطوبت سے منجمد ہو کر پیدا ہوا ہے اور برودت نے اوسے متعفن کیا ہے اور ایسی چیز کیطرف عفونت بہت جلد بوجہ حرارت رطبہ اور رطوبت کی ہو پہنچتی ہے اور اوسمین پختہ ہو جاتی ہے اس جہت سے آب سرد پٹھہ کو بوجہ برودت کے مضر ہوتا ہے کہ تشنج پیدا کرتا ہے اور آب گرم اسواسطے مضر ہوتا ہے کہ عفونت پیدا کرتا ہے اور یہی حال روغن کا بہ نسبت پٹھہ کے ہے لیکن روغن گرم کی کبھی بوجہ تسکین درد کی ضرورت ہوتی ہے خواہ ادویہ کے رقیق اور سیال کرنے کے واسطے اور کیفیت مرطبہ کی مقاومت وہ ادویہ کے اثر سے پیدا ہوتی ہے یعنے روغن کی ترطیب کو ضرر سے حفاظت دہی ادویہ جنمین روغن کی شرکت ہوتی ہے کر لیتی ہین اور ادویہ پختہ یعنے جسکے استعمال سے بدنہین کانٹے سے چبھین وہ تنہا اس کام کو کر لیتے ہین کبھی مجروح بہ جراحت

عصب کے بدن مین ظہور ورم کا دیر مین ہوتا ہے اور اسیطرح اوس ورم کا تنفیج اور قبول کرنا علاج کا بھی دیر مین پیدا ہوتا ہے اور کبھی قروح عصب کے التہام اور تنفیج دیر مین قبول کرتے ہین جو زخم پٹھہ مین لگے یا بطور نخس کے ہو گیا یا بطور شق کے اور شق ہو جانا کبھی اسطرح پر ہوتا ہے کہ پٹھہ کھل جاے اور نظر آوے اور کبھی پٹھہ کمل نہین جاتا ہے اور یہ سب زخم یا طول عصب مین واقع ہون یا عرض مین جو زخم پٹھہ کے طول مین واقع ہو وہ زیادہ اسلم ہے بہ نسبت اوسکے جو عرض مین لگا اسلیے کہ زخم عرضی کی اذیت لیف مجمع مین پہونچکر بوجہ اتصال عصب کو ایذا دیتی ہے اور یہ ایذا دماغ تک پہونچتی ہے اور دماغ مین پہونچنے سے خوف تشنج اور امراض عظیمہ کا ہوتا ہے بہ نظر اضطرار کے عصب مجروح خواہ منحوس یعنی جو ریزہ ریزہ ہو گیا ہے اوسکے کاٹ ڈالنے کی ضرورت ہوتی ہے اور کاٹ ڈالنے کے بعد پھر اوسکی ایذا سے راحت حاصل ہوتی ہے اور جتنے اعراض روی ہوتے ہین خواہ جنکے پیدا ہونے کی امید ہو سب دور ہو جاتے ہین جھلی کے زخم بہت خفیف ہین بہ نسبت اوتار کے زخم کے پھر پٹھے کی جراحت سے اغشیہ کے زخم کو کیا نسبت ہے یعنی نہایت خفیف ہونگی جھلی کا زخم بلکہ شخص آنکھ سے دیکھ سکتا ہے اور باب تشریح مین جو امور متعلق جھلی کے بیان ہوئے اونسے بھی جھلی کا حال بخوبی عیان ہے اور چونکہ جھلی پتلی ہوئی ہے اور اوسمین طولا مسالک لیف کے دکھائی نہین دیتے ہین اس سے اور بھی جھلی کے زخم مین چندان ضرر نہین ہے اور قرنیہ شائی مین مسالک لیف کے طولا نظر آتے ہین اور قرنیہ شائی سخی مین زیادہ ہے اور جھلی اسقدر سخت نہین جھلی کو تحمل خیاطت اور ٹانکے لگانے کا ہے لہذا اوسکی جراحت اور بھی آسان ہے جو زخم خواہ پھٹ جانا اون رباطات کو پہونچے جو ایک ہڈی سے دوسری ہڈی تک پہونچتے ہین اوسمین چندان قباحت نہین ہے اور سخت سی سخت علاج کا تحمل اوس جراحت کو ہو سکتا ہے۔ جو تفرق اتصال عصب کا بطور تبر کے یعنے عرض کا تفرق اتصال بہ نسبت شق یعنے طولی تفرق اتصال کے اوسمین زیادہ خوف نہین ہے اور اسیطرح پر انقطاع بعض اعصاب کا بعض سے جو عرض مین واقع ہو اوسکی بہ نسبت بھی ہر مین خوف کم ہے اگرچہ عضو مجروح بوجہ تبر کے انکار رفتہ ہو جاتا ہے مگر اور اعراض مہلک پیدا نہین ہوتے **قانون علاج تفرق اتصال عصب کا** دو اپٹھون کی جرم کی گرم خشک ہونی چاہیے کہ لطیف الاجزا اور معتدل حرارت مین اسقدر ہو جو کہ لذع پیدا نہ کرے اور تجفیف زیادہ پیدا کرے اور اوسمین جذب ہو اور قبض کی قوت ہرگز نہ ہو۔ جس چیز مین حرارت لطیف اور تجفیف شدید بوجہ لطافت جوہر کے ہوتی ہے وہ شے قوت جذب سے خالی نہوگی اور قبض کے اثر سے جراحات عصب کے علاج مین پرحذر رہنا چاہیے خصوصًا ابتدا کے زمانہ مین ہان اگر قبض ہمراہ جلا کے پایا جاے جیسے روسنجت اور توبال نحاس وغیرہ مین ہے اوسکی تلطیف بذریعہ پیسنے کے اسلیے سرکہ مین جو زیادہ قابض نہو پیدا کر کے استعمال کرنا کچھ مضائقہ نہین ہو اور کبھی بوجہ سرکہ کے اور اوسکی تلطیف خاص سے کسی دواے کثیف حرارت کامنہ کا اظہار متقرب ہو جاتا ہے اگر کبھی دواے قوی الحرارت کی حاجت علاج عصب مین ہوتی ہے اوسوقت سرکہ کا ملایا جانا بوجہ غائص کرنے دوا کے ضرور ہوتا ہے مگر سرکہ چونکہ حرارت کو توڑ ڈالتا ہے اوسکا ایسی چیز کے ملانے سے کرنا چاہیے جو معتدل کر دے بس سخونت بڑھاے بقدر کے اور تجفیف پیدا کرے بنظر قوت کو اگر عصب مجروح مکمل گیا ہو اوسے احتمال اور برداشت ایسی دوا کی ہو گی جو حدت پیدا کرے اس دوا کا ضرر اوس سے زیادہ پہونچے گا اور سطح جو دوا تک لگی رہتی ہے وہ بھی مضر ہو گی جو کپڑے اور پٹی وغیرہ پٹھہ کی جراحت پر استعمال کیے جاتے ہین اور بارد بالفعل ہوتی ہین اونکا ضرر بھی عصب زیادہ پہونچتا ہے۔ جب زخمی کی پٹھہ مین کسی قسم کی جراحت پیدا ہو جاوے اوسکے التیام مین جلدی مناسب نہین ہے مگر ابتدا مین تکمیز وجمع مین البتہ کرنی چاہیے یعنے کرم کپڑون سے سینک کرنی چاہیے خواہ روغنہاے گرم سے یا زیت القاق سے تکمید کرین کہ اوسمین کسیقدر قبض بھی ہے اور قبض کے ہمراہ سخونت بھی بلکہ اوسکی سخونت نیگرم کی سخونت سے زیادہ ہے اسلیے کہ آب نیگرم قسم بارد مین داخل ہی

اسپطرح کرسنہ یعنے مٹر اور بخود اور نرمس تلخ اور سویق شعیر وغیرہ بلکہ یہ دوائین بھی قبل ازانکہ ورم پیدا ہو استعمال کرنی چاہیین اور کبھی کبھی بوجہ استعمال دوائے خفیف کے بھی غائدہ اور نفع پیدا ہوتا ہی جب یہ تدبیر جراحت عصب کی ہوچکی اور نیز اعصاب فضول کیطرف سے بوجہ کھولنے فصد اور کرنے استفراغ کے اطمینان حاصل ہوجاوے اوسوقت تدبیر الحام کی کرنی چاہیے۔ ان نرخمون کے درد کی تسکین کسی گرم دوا سے قطعاً جائز نہین ہے بلکہ ایسے روغن کے استعمال سے تسکین درد کی پیدا کرین جو لطیف الاجزا ہو اور اوسمین کسیقدر قبض نہو اور وہ روغن گرم بحد افراط نہو اسلیے کہ جو چیز بافراط گرم ہے خواہ بارد بحد افراط ہی یہ دونون چیزین مضرہین اکثر ہم مچھ کا قریب بصورت ہوتا ہی اور کسیطرح برودت کی مضرت اوسی پہونچتی ہے پس اوسمین درد پیدا ہوتا ہے اور پھر اسمین نرمی اور ایذا جو پہلے تھی عود کرتی ہے اسوقت فی الفور محتاج اسکا ہوتا ہی کہ تدارک اس اذیت کا بہت جلد کرین اور تسکین درد کی تدبیر مذکورہ بالا کرین اور بندریوا دہان گرم تبطیل کرین۔ پھر یہ پٹھا کھل گیا ہو اور قطع جانب طول مین واقع ہوا ہو اوسکے چھپانیکی تدبیر گرشتہ کے ذریعہ سے کرین اور وہی دوائین اوسپر رکھین جنکو ہم اوپر بیان کرچکے اور چوڑی پٹی سے اوسکو خوب مستحکم باندھین کہ دونون سری زخم کے مل جاوین اور بندش کے وقت کسیقدر صحیح موضع جو زخم مجروح کے ہے اوسمین بھی بقدر ضرورت شامل کرلین اگر زخم مذکور عرض مین ہو اوسمین ٹانکے لگانی کی بہت ضرورت ہوگی اور ٹانکے دینے مین درد خرد پیدا ہوتا ہے۔ جب ورم عظیم اور کار دشوار واقع ہوا اور عرض مین عفونت پیدا ہونے کا خوف ہوا اوسوقت اوسکا کالنا عرض مین ضرور ہے اور جہانتک ہوسکے ورم سے اوسکو بچانا چاہیے اور عفونت سے بھی اوسکا محفوظ رکھنا ضرور ہے اسلیے کہ ورم اور برودت کا پہونچنا تشنج پیدا کرتا ہے اور عفونت پیدا ہونے سے عضو بیکار ہوجاتا ہی اسواسطے واجب ہے کہ زخم کا سر پہلے پہل جوڑنا اور درست کردینا اچھا نہین ہوتا ہی جب تک کہ اندر سے زخم بالکل اچھا ہوکر بھر نہ جاوے اگر زخم مین تنگی ہو اور اوسکا کشادہ نہ ہو پھیلا دینا چاہیے اور کشادہ کردینا ضرور ہے اسواسطے کہ زخم کا کشادہ نہونا موجب عفونت جراحت کا ہوتا ہی چونکہ اوسمین اجتماع صدید کا ہوکر ایک مقدار زائد یکجا ہوجاتی ہے لہذا مستعفن ہوجاتا ہی اور باوجود مستعفن ہوجانیکے درد بھی اوسمین بشدت پیدا ہوتا ہے کہ وہ موجب جذب ہے اوطرف زخم کی ہوکر تعفن زیادہ پیدا کرتی ہے پس چاہیے کہ تدبیر الحام کی بدون کسیقدر مستحکم خشکی پیدا ہونے کی نہ کرین کہ اوس خشکی کی وجہ سے اطمینان ورم اور عفونت دونون سے ہوجائے باین نظر پٹی کو دوا کے اوپر سے بہت جلد کھولدیا کرین گو دوا کی جگہ کی پٹی اسقدر جلد کھولنا کچھ ضرور نہین اور رات دون مین دو مرتبہ خواہ تین مرتبہ پٹی کو دوا کے اوپر سے کھولنا ضرور ہے اور کبھی حاجت اسکی بھی ہوتی ہے کہ اوسی دن کی رات مین خواہ اوسی رات کی دنمین پٹی کھول دین جسوقت شبانہ روزی مین پٹی باندھی گئی ہے بشرطیکہ بارہ گھنٹے سے شب و روز زیادہ ہون مراد یہ ہے کہ بارہ گھنٹے کے اندر پٹی کا کھولنا ضرور ہے۔ خصوصاً اگر اس مقام پر لذع بھی ہو اور اگر حاجت پٹی کھولنے کی جو بیان ہوئی ویسی نہو پھر اسکی چندان ضرورت نہین ہے اور فقط دو مرتبہ صبح اور شام پٹی کا کھولنا کافی ہوگا واجب ہی کہ اوسکی دوائین رعایت اسکی رکھین کہ نہ حاجت سے زیادہ تسمین کرنے پائے اور نہ تسخین مین اوسکی کمی درجہ ضرورت سے ہو اور اسیطرح جلا اور تخفیف اوران دونون کی ضد مین اعتدال اور بقدر حاجت کا لحاظ رہے۔ اگر کسی دوا کے استعمال سے حرارت زیادہ پیدا ہوجاوے فوراً تدبیر سے اوسکی اصلاح کردینی چاہیے اسقدر کہ زیادتی تسخین کی گھٹ جاوے اور بقدر ضرورت باقی رہجاوے۔ کبھی فیروطیات فزیونی کا تجربہ ساق انسان پر لگاکر کرتے ہین بشرطیکہ وہ آدمی صحیح ہو اور اوسکا اور مریض مجروح کا مزاج یکسان ہو اور سخنہ بدن بھی قریب قریب ہو پھر اگر یہ فیروطی اچھے بھلے آدمی کے ساق پر لگانے سے زیادہ تسخین پیدا کرے

یا مطلق گرمی پیدا نکرے خواہ تسخین معتدل پیدا کرے اسی اثر کو خیال کرکے اور ایک اندازہ مناسب پر مریض کے بدن مین استعمال کرنا چاہیے۔ اور پھر دوبارہ مریض کے بدن پر لگاکے تجربہ کرین سو گرمی بہتر یہی ہے کہ پہلے صحیح آدمی جو ہم مزاج مریض کے ہو اوسپر تجربہ کرکے اثر دوا کا ایک تخمینہ سا حاصل کرلین اور سکے بعد مریض پر تجربہ کرین اسلیے کہ صحیح آدمی پر تجربہ کرکے پھر استعمال مریض پر کرنے مین زیادہ تفحص اور اصلاح کی حاجت باقی نرہے گی۔ باایں ہمہ پھر بھی اگر پھنسی کھل گیا ہو اور زخم چوڑا اور وسیع ہو اشیاء حارہ قویہ مثل افسنتین وغیرہ کے مستعمل نہوگا بلکہ مثل توتیا وغیرہ کے ایسی ادویہ کا محتاج ہوگا اسطرح جو آنک مغسول سے فوراً طیار کیجاے اور دیر مین چونا دھوبا نہ گیا ہو اسلیے کہ دیر کے دھونے سے حدت زیادہ بڑھتی ہے اور اچھی طرح خوب سا دھویا ہو۔ واجب ہے کہ جو روغن قروطیات مین عصب کے خواہ لطوخات مین مستعمل ہو مثل روغن گل اور روغن آس کے ہو اور نمک کا لگاؤ اوسمین نہ ہوا ہو اور علک یعنی گوند وغیرہ چسپندہ اشیا کا اوسمین استعمال کیا جاے وہ بھی مسغول ہون اور توتیا کو مغسول کرکے استعمال کرین اور بسیطر حکا لذع اور سیقدر حدت باقی نرہے اور کھلے پھنسی کے علاج مین اگر سیقدر قبض ہو اسکا مضائقہ نہین ہے بشرطیکہ اوسکے ہمراہ قوت مطلا بھی ہو اور لذع نہو خصوصاً اگر مریض ضعیف المزاج ہو۔ سرد چیزون اور پانی وغیرہ کی تری اور چکنائی وغیرہ سے زیادہ اوسی پھنسی کو بچانا واجب ہے جو کھل گیا ہو اسلیے کہ ان اشیا کی مضرت اوس پھنسی مین بہت کم ہے جو اثر ان اشیا کا بواسطہ پہونچے۔ بخلاف اوس عصب کے جسپر بلا واسطہ یہ اشیا پہونچ جاین اور گردوپیش کی چیزون کے ذریعہ کوئی کچھ ان مضرات کے پہونچنے مین دخل نہو لیکن اگر ایسے کھلے ہوئے پھنسی پر بدون پہونچاے برودت وغیرہ کے کچھ چارہ نہو پھر وہی تدبیرات جو اوپر مذکور ہو چکی ہین کرنی چاہیے۔ اور اگر کسی شخص کی اعصاب خلقت اصلی مین قوی ہون بے خط اقراص بولید اسل و اقراص تلفطا اور اقراص انذرون اور اقراص فراسیون ہمراہ مبغنج خواہ کسی روغن کے استعمال کرنی چاہئین جاذر نہین تو ہمراہ زیت لطیف کے اور گرمیون مین روغن گل اور کندر اور علک البلم اور بازرد لیکن مقدار مین بہ نسبت کھلے پھنسون کی دوا کے بہت کم اختیار کرنا چاہیے۔ کسی قسم کی جراحت کیون نہو تدبیر صائب یہی ہے کہ پہلے دوا لگاین اور اوسکے اوپر نرم سریش زیت مین ڈبوکر لتھیڑ دین جسطرح سے کھلا ہوا پھنسا لائق بحال اوسکے بھی ہے کہ دوا مین نرمی کیجاے اور سخت قسم کی دوا اوسپر نہ پہونچے۔ اسیطرح رباطات جوڈیون کے درمیان مین اوگتے ہین لائق بہ حال اونکے یہی ہے کہ اوپر دواے قوی کا تحمل کرایا جاے اور جو رباطات متصل بہ عضل ہین اونکا حال بین بین ہے اسیطرح پانی سے بچانے کے لائق زیادہ وہی جراحت ہے جو عصب مین پہونچاے اور اسیطرح سردی اور گو بہت کم سردی کیون نہو پھنسی کی جراحت کو بہت مضر ہوتی ہے اور زیت بھی نہایت درجہ مضر ہے اور اوسکے استعمال کی کچھ ضرورت بھی نہین بجز تسکین درد کہ اوسوقت گرم کرکے لگانا جائز ہے۔ پھنسی کے زخم کو پانی خواہ روغن سے دھونا بھی ضرور نہین ہے بلکہ اکثر کسی قسم کی رطوبت خواہ چرک وغیرہ ہو اوسی کپڑے سے پوچھ ڈالنا کافی ہے خواہ صوف ہی جو نہایت درجہ نرم ہو صاف کرڈالین اور مبغنج سے بھی اوس زخم کو دھونا ضرور نہین ہے ہان اگر طبیب کے خاطر سے اطمینان ہوجاے اوسوقت کیا مضایقہ۔ اگر کوئی سبب قوی مقتضی زخم پر روغن لگانے کا ہو خصوصاً کھلا ہوا زخم پھنسی کے اوپر پہلے مبغنج لگاکر پھر زیت کا استعمال کرین جالینوس نے حکایت کی ہے کہ ایک شخص کو صدمہ رض اور کوفت کا ایک لوہے کے ٹکڑے سے جسکا سرا باریک تھا پہونچا اور جلد پھٹ کر کسی قدر پٹھہ تک بانہ کے گوشت پہونچا اور ایک طبیب فراپنا ہم مجرب جس سے چند زخمونکا التیام اور پورنا زخم کا مشاہدہ کرچکا تھا اوسپر رکھا اور بڑے بڑے زخم گوشت کی اوس مرہم سے درست کرچکا تھا پس اس مرہم کے رکھنے ہی مقام زخم مین ورم پیدا ہوا پھر اوس طبیب نے ادویہ مرخیہ جیسے آرد گندم اور پانی اور زیت وغیرہ کا

استعمال شروع کیا اس واسطے انجام کار مریض کا یہ ہوا کہ اوسکا ہاتھ سڑگیا اور مرگیا یہ تجربہ قابل یاد کرنے کے ہے۔ اگر یہ قروح کو تشنج عارض ہو بستر طبکہ جلد مین شکاف ہوگیا ہو اوسے زیادہ کھولدینا چاہیے اور جو دوا اون قروح کو بالخصوص نافع ہون کہ اونمین تخفیف پیدا کرین اور لطافت زیادہ کرتی ہون اونمین کا استعمال کرنا چاہیے اور تا امکان یہی کوشش رہے کہ اثر دوا کا اندر تک پہونچ جاہے اور اگر جراحت بطور چبھنے نیزہ وغیرہ کے ہو اور اوسمین تشنج بھی پیدا ہوا ورم نہ ہوا سبوقت عمدہ علاج یہی ہے کہ موضع علاج کو گرین اور حرارت اور تجفیف مین قوی ہونا چاہیے بہ نسبت اوس زخم کے جو بطور شق اور پھٹ جانے کے ہو اسلیے کہ ایسی جراحت اندر کیطرف بآسانی پیوست ہوتی ہے۔ واجب ہے کہ تدبیر عصب مجروح کی لطیف اور درجہ غایت پر لطافت کی ہو۔ اور اگر ورم یا درد پیدا ہو پھر طعام وغیرہ اقسام اغذیہ سے بتدبیر ایسے وقت کوئی چیز نہین ہے خصوصاً اگر جراحت عرض مین ہو کہ اسوقت فصد رگ کی بلا خوف اور بدون توقف ضرور ہوتی ہے۔ اگرچہ غشی کی نوبت پہونچے۔ اور واجب ہے کہ بستر خواب اوسکا شیر کی کھال ہو اور جو اعضا قریب جراحت کے ہون اونکی غایت مذامین وغیرہ سے مضرر کرنی چاہیے۔ اسیطرح سر و گردن اور زیر بغل کی بھی تدہین کرنی چاہیے خصوصاً اگر زخم اوپر کے دھڑ مین ہو۔ اسیطرح پیڑو اور کش ران کی تدہین واجب ہے خصوصاً اگر جراحت نیچے کے دھڑ مین ہو اور اطراف ساق مین واقع ہو اور جراح

عصب اور قروح عصب کو علک البطم نہایت اچھی دوا ہے مُہ کی جراحت کی واسطے لڑکے اور عورتین خواہ جنکا مزاج مرطوب ہو اور بشدت رطوبت مزاج کی اونمین موجود ہو ایسے لوگونکو فقط علک البطم کا ذرور کافی ہوتا ہے کہ اوسمین تھوڑا سا زیت اسقدر ملائین جو اوسی نرم کردی اور بقدر چسپیدگی اجزاے دوا مین پیدا کردی اگر خشک زیادہ ہو اور بدلہ اس دوا کے راتینج بھی بکار آمد ہے لیکن جس شخص کا مزاج سبک ہے اور اوسکا گوشت زیادہ سخت ہے اور سکے علاج مین تھوڑی سی فربیون بھی ہمراہ راتینج کے داخل کرنی ضرور ہے خواہ مثل فربیون کوئی اور دوا کہنہ ہو یا تازہ تھوڑی ہو خواہ زیادہ جیسا مزاج بدن کا ہو اور بقدر لائق سخنہ بدن کے ہو اور قوی دوا جو تازہ ہو اوسکی مقدار بار ہوان حصہ قیروطی کا ڈالنی چاہیے یعنے اگر ۱۲ اجزو قیروطی ہو ایک جزو یہ دوا ہی قوی اور تازہ اوس قیروطی مین ڈالی جاے جسکا استعمال کرنا مکروز ہے خواہ علک البطم وغیرہ اور کوئی دوا اور یہ مقدار کمی کی انتہا کی ہے اور زیادہ سے زیادہ بمقدار ثلث قیروطی کے جائز ہے خواہ اور مرہم وغیرہ جسمین دوا مذکور کی آمیزش کرین۔ کبھی ایسی قیروطی یا مرہم مین سوے فربیون کے اور شیر دار ادویہ بمیہ بنا تیہ بھی شریک کرتے ہین اوسکا فائدہ بھی زیادہ ہوتا ہی اور جلتیت اور کھینچ اور جاذبیت بھی مفید ہوتی ہی۔ ضعیف الاثر دوا ایسے وقت مین جیسے بورہ ارمنی اور اوسکا کاف اور کبریت ذبیت مین گرم کیا ہوا اور چرک حمام اور زہرہ جو سوے اور جو چیز جذاب طوبات ہو کہ بطرف خارج کو جذب کرلائے اور اسیطرح زاج اور خاکستر جس سے نابا جدا کرتے ہین اور اسفرنج اور لصاق ذہب اور کبھی ابتداے جراحات مین سواے خمیر کے اور کچھ اختیار نہین کرتے ہین اور اسکا استعمال نافع ہوتا ہی اور اندر سے بہت اچھی طرح جذب کرکے باہر کیطرف لاتا ہے۔ اور اکثر شہد مکھی کے چھتے کی بیٹ بشرطیکہ فربیون ہم نہ پہونچے استعمال کرتے ہین اور مفید ہوتا ہے۔ خواہ شلیم لیے چھتے جو گیہون مین برآمد ہوتا ہے اوسکا استعمال بکار آمد ہوتا ہے اسطرح کہ راکھہ کے پانی مین ہمیشہ منہاد کرتے ہین۔ استعمال علک البطم کا علاج اولی ہے کہ اسی سے ابتداے علاج کی کرتے ہین اوسکے بعد مرہم باسلیقون کو اور یہ محتاج الیہا سے قوی کرکے خواہ اوسی سے اوپر کی دواؤن کو قوی کرکے استعمال کرتے ہین۔ اور کبھی قیروطی وغیرہ مین بغرض تسمین کے چونہ بھی ملا دیتے ہین۔ لیکن واجب ہے کہ چونا دھویا ہوا ہو اور بہتر یہ ہے کہ آب دریا سے اوسکو دھویا ہوا اور خوب گرم اور تیز دھوپ مین

دھوکر خشک کیا ہوا ور جسقدر زیادہ دھوئین گے اوسی قدر نفع اوسکا بڑھتا جائے گا۔ منجملہ ادویہ جیدہ کے ایک یہ دوا ہے جسکو جالینوس نے ذکر کیا ہے کہ وہ مرکب موم اور راتینج اور فربیون اور رفث لیفرال اور زیت غلیظ کہ ہر ایک اودویہ مذکورہ بقدر نصف جزو اور زیت ایک جزو ۔ روغن بلسان باوجودیکہ لطیف ہے مگر زیادہ گرمی پیدا نہین کرتا ہے **مین کہتا ہون** اسکی وجہ یہ ہے کہ روغن بلسان چونکہ بسرعت متحلل ہوجاتا ہے اسیوجہ سے زیادہ اسخان پیدا نہین کرتا ہے۔ اگر زخم لطور چھیلنے اور کھرچنے کے پیدا ہوا ہے اور اوسمین ورم یا عفونت نہین ہے اوسوقت مرہم فربیون اور بنجال کبوتر کا استعمال کرنا چاہیے۔ اور جو بدن لطیف ہے اوسکے واسطے فربیون اور کثیف بدن کے واسطے بنجال کبوتر کو اختیار کرنا چاہیے اور زیادتی اور کمی بحسب حال بدن کے ہوتی رہیگی اور بموجب سحنہ اور مزاج کے ان تغیرات مین اختیار رہے اور بانیمہ زخم کھرچتے اور چھیلنے کا مونہہ بند ہونے نہ پائے اور پر گوشت ہونا مونہہ کا قبل صحت اندرون زخم کے ہرگز نہ ہونے پائے اور اگر مونہہ تنگ ہو بڑھا دیا جاے۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ ایسے زخم کی دوا مین حاجت قوی ہونے کی زیادہ ہے بہ نسبت اوس زخم کے جو ہرطوبت جانی کے پیدا ہوا ہے اور اگر زخمون مین عفونت پیدا ہوا وسوقت سکبنج اور آردکرسنہ کا استعمال کرنا چاہیے اور اگر ورم پیدا ہوا وسوقت آردجو کا استعمال لازم ہے اور آرد باقلا اور آردکرسنہ کو ملکر سرکے استعمال کرین اور جسوقت ورم پیدا ہوا آرد جو اور آردکرسنہ اور آرد باقلا بھی آب خاکستر مین پختہ کرکے خواہ آب خالص مین جسمین تھوڑی سی سکبنج ملی ہو اور جب زخم رو بصحت ہو پھر استعمال منفجع کا اوسپر موقوف کرنا چاہیے اور دوا کو اوسی مین بھگو کر گرم کرکے ایک نرم کپڑے مین لگا کر زخم کے اوپر رکھین **بیان اون اورام کا جو عصب کو بحالت جراحت عارض ہوتے ہین** اوپر معلوم ہوچکا ہے کہ قاعدہ جراحت عصب کا علاج کا کیا ہے اور اگر اوسمین ورم پیدا ہو اوسکا بھی علاج کسیقدر بیان ہوچکا ہے لیکن اب ہمکو منظور ہے کہ بشرح وبسط اس معالجہ کو بیان کرین اور جو طریقہ جالینوس نے کتاب فاطاجالس مین لکھا ہے اوسے ہم ذکر کرین جالینوس کہتا ہے کہ اگرچہ جراحات عصب مین ہون خواہ اعضاے عصبیہ مین ورم ظلمونی پیدا ہو اور اوسمین التہاب زیادہ ہو مناسب ہے کہ اوسکے علاج مین وہ ادویہ استعمال کرین جنمین سرکہ اور اجزا معدنی داخل ہون اور وہ اجزا اوپر کے ابواب مین مذکور ہوچکے ہین اور اگر یہ ادویہ مقالہ دوم مین اسی کتاب کے مذکور ہین لیکن کتاب فاطاجالس کے دوسرے مقالہ مین اونمین ادویہ مین سے ایک دوا یہ بھی ہے۔ قلقدیس ایکدرہم اور ربع درہم زاج پونے دس درہم توبال نحاس دو اوقیہ اور اوہائی درہم فشار کندر دیڑھ اوقیہ بارزد ایک اوقیہ موم سات اوقیہ سرکہ کہنہ سوا دو طل خشک دوائین پیسکر سرکہ مین دس دن تک بھگوتین اور گھلانے والی چیزونکو گھلاکے سرد کرین اور کسی دیگ وغیرہ مین سب کو ملاکر ملائین اور خوب ہلاکر جب سب اجزا کیذات ہوجائین اوتار لین عضو مجروح اور متورم پر دن بھر مین دو مرتبہ خواہ تین مرتبہ زیت کو چپکائین اور جسوقت یہ دوا ہو مذکور اوسپر لگانے کا قصد ہو چاہیے کہ خارج سے صوف کو سرکہ اور زیت مین تر کرکے گرا گرم رکھین بشرطیکہ اوسکی گرمی معتدل ہو اور زیادہ سخت نہو اسلیے کہ بچے کے حقمین خصوصاً جو مجروح اور علیل ہو بردت سی بڑھکر کوئی چیز مضر نہین ہے۔ پھر اگر کسی حال مین ایسے اعضا پر ضماد لگانے کی حاجت ہو کہ اوسمین سرکہ اور شہد اور خاکستر داخل ہو پس مناسب ہے کہ لب کو پکاکر استعمال کرین اور آٹا اوسمین مکر کا داخل کرین اور اگر آردکرسنہ میسر نہو آرد باقلا اوسکی جگہہ داخل کرین خواہ آردجو کو ملائین **مجھہ کا کوفتہ ہونا اور پکھ جانا اور بیکار ہوجانا** کوفتہ ہونا عصب کا اگر بدون جراحت کے ہوا اور ورم بھی پیدا نہ ہوا اوسکا علاج مشکین وجع سے کرنا چاہیے اور اسیطرح اگر ورم پیدا ہوگیا ایسی دوا سے جو تشنگا نہ کرتی ہے اوس سے علاج نہ کرنا چاہیے بلکہ مسکنات وجع سے اوسکا

بھی علاج کرو اسی طرح واجب ہے کہ تعلیل کرین اوس عضو پر روغن گرم کی اور پیہم نطول کرتے رہین اور جس روغن سے نطول کرین چاہیے کہ اوسمین قوت ارخا اور تحلیل کی ہو بہت عمدہ روغن اس کام کے واسطے روغن شبت اور روغن اقحوان اور روغن سداب ہے اسیطرح جو ضادات اس عضو کے موافق ہون ۔ اور مرہم کا فائدہ عجیب ہے اگر کوٹ کر عصب کو فتہ پر رکھین اور صدف کا گوشت بھی عجیب النفع ہے اکثر ملبوس مہرا سے بھی اسکا علاج کرتے ہین ۔ پھر اگر ورم پیدا ہو گیا ہے اوسکے تسکین درد کی آسان تدبیر یہ ہے کہ شیر و انگور ہمراہ شراب کی خواہ تھوڑا سرکہ اور زیت بمقدار پیمانہ استعمال کرین اور معتدل گرمی بھی اوس عضو کو پہونچاتین اور سہیلا صوف اسی دوا مین ڈبو کر خصوصاً صوف زوفا کا اوس پر رکھین اور اگر یہ صدمہ اور الم ہو اضع مفاصل مین پہونچا ہو وہان کے درد کی تسکین نہایت بہتر ہے اور دوا قوی تر ہونی چاہیے اور ایسے اجزا سے مرکب ہونی چاہیے جنمین قوت تحلیل اور نفع درد نو کی ہو لیکن اسقدر قبض بھی اوسمین ضرور ہو کہ مقابل ورم کا کر سکے اور ورم کو زیادہ نہ ہونے دے ۔ پھر درد کا بھی ملاحظہ چاہیے اور ورم کا خیال کرنا ضرور ہے ان دونون مین جسکا دفع کرنا پہلے ضرور ہو اوسی کی تدبیر مقدم کرنی چاہیے ۔ اور اگر درد مطلق نہ ہو تب بھی استعمال ادویہ قوی کا کرنا چاہیے آب خاکستر اور سرکہ اور خراب ایضاً اگر ورم مین طول ہوا ہو دوا سے نوکی علاج کرین اور قوت تحلیل کی دوا مین زیادہ ہو اور ایسی دوا ہرگز نہ لگاتین کہ اوسمین قبض کی قوت ہو جیسے وہ دوا جو آب رادہ سے بنائی جاتی ہے ۔ خواہ جودوا چرک کبتر صحرائی سے بنتی ہے ۔ اور اگر جلد مین زخم بھی ہو اوسوقت ایسے دوا کی حاجت زیادہ ہے جسمین قوت تجفیف اور جمع اجزا متفرقہ کے اوسے استوار کرنا اور ملانا اجزای کوفتہ کا بھی ہو اور جراحت کو بھی فائدہ بخشے ۔ پھر اگر جلد تک کچھ صدمہ رض اور کوفت کا نہ پہونچا ہو اور زخم کا بھی اثر جلد مین نہ ہوا ہو اوسوقت وہی ضمادات جو آرد باقلا اور سرکہ اور شہد سے بنائے جاتین اونکا استعمال کرنا لازم ہے اور یہی دوا یعنے ضماد ایسے وقت بہت اچھی ہے ۔ اور اگر ارادہ یہ ہو کہ قوت تجفیف کی زیادہ ہو آرد کرسنہ اوسمین زیادہ داخل کرنا چاہیے اور اگر اس سے بھی زیادہ تجفیف پیدا کرنیکا ارادہ ہو بیخ سوسن کوبڑ حادرین اور اگر ایسا خفیف ہو کہ اوسکی طرف التفات کی کچھ ضرورت ہی بلکہ وہ خود بخود اچھا ہو جاوے گا فقط پٹھ کا علاج ایسی قسم کا کرو جو اوسکے ورم کو نافع ہو اور جسم کے علاج کی طرف ہرگز التفات کرنا چاہیے ۔ اس فائدہ کو واسطے گوشت صدف کا عجیب النفع ہے ۔ اور اکثر علاج ایسے وقت اوس قیروطی سے کرتی ہین جسمین نمک کی شرکت ہو اور کندر اور مر کا ضماد بھی دونون حالت مین عموماً نفع کرتے ہین اور اگر ان دونون صورتون کے ہمراہ درد شدید بھی ہو تو واجب ہے کہ دوا کو رفت سے ملا کر ضماد کرین اور گرم ضماد کرنا چاہیے واجب ہے کہ ٹیچہ کے جمیع اقسام وقتی ہین پانیکا کسیقدر لگاتار نہونے دین گرم پانی ہو یا سرد بلکہ اوہان قویہ کا استعمال کرین جنمین پھول خوشبو اور لطیف اور فائض پڑے ہون اور جسکے مزاج مین سخونت ہی زیادہ ہو تو انمین گرم اور خوشبو نہین گرم مصالحہ کہتے ہین کہ اونکا یہی حال ہے حکم عصب فاسد کا کبھی عصب کی نوک مین ایک قسم کا فساد عارض ہوتا ہے اور اس فساد کیوجہ سے حاجت اس بات کی ہوتی ہے کہ اوس نوک کو نکال ڈالین جیسے بازو کو نکال ڈالتے ہین عصب کا سخت ہونا اور پیچیدہ ہو جانا یہ ضرر اکثر شہر چوٹ لگنے سے ہوا کرتا ہے پیدا ہوتا ہے اور اگر زور سے دبانین سن سا معلوم ہوگا علاج صلابت عصب کا قریب ہی علاج اورام سخت کی ہے درد شدید کی ہم نے جدول ادویہ مفردہ مین اور قرابادین مین خاص ادویہ مفردہ اور مرکبہ اسکی بہ تفصیل لکھی ہین اور اس مقام پر صبغدرد واتین ہم مذکور کرتے ہین وہ سبب مجرب اور خفیف المؤنت ہین جیسے مقل الیہود بوزن دس درہم کے پانچین گھونکر خواہ گھول کر استعمال

کرین یا گومذہ کہ استعمال کرین مثل اسی کے حطمی کی جڑ پیس کر ضماد کرین یہ بھی بہت خوب ہی اسیطرح بیخ سوسن کو دو شاب گومذ میں معجون کرکے اور اسیطرح انیسون اور شورہ اور فرہیون اس سب کو زردی زیت کے ہمراہ جمع کرین ایضاً تخم مرجمرا تینجنج کے ضماد کرین الفیا داخلیون اور لوسکی نصف زن بکری مینگنی یہ دوا نہایت درجہ مفید ہے ریح شوکہ اور فساد استخوان کا بیان ریح شوکہ کا سبب اقلاط حادہ ہوتے ہین جو بدبو پیدا کرتے ہین اور ہڈی کو سڑا دیتے ہین کیفیت ریح شوکہ کی مثل وجع مفاصل کے ہے فرق یہ ہے کہ مادہ وجع مفاصل کا گوشت مین ہوتا ہے اور ریح شوکہ کا مادہ استخوان مین پیوست ہوجاتا ہے اور اوسکے پیوست ہونے سے ہڈی تھوڑی فاسد ہوکر سڑتی جاتی ہے بعض لوگ ایسا گمان کرتے ہین کہ شوکہ تمام بدن مین تشنج پیدا کرتا ہے بسبب قرب کے اور اس قول کی کچھ اصل نہین ہے علامات فساد استخوان کے جسوقت کسی ہڈی مین فساد عارض ہوتا ہی اوسکے اوپر کی ہڈی مین ترہل اور بودابن پیدا ہوتا ہی اور مسترخی ہوجاتی ہے اور بدبو آنے لگی ہے اور صدید پیدا ہوجاتی ہے اور نفوذ آہن بآسانی ہونے لگتا ہے اور اکثر اوسکی بندش بھی اوسکے فساد پر دلالت کرتی ہے اسطرح کہ اگر ایک سلائی ڈالکر اوسکی گرد پھیرین دریافت ہوگا کہ کوئی چیز ایسی باقی نہین ہے جو چلتی ہو کہ اوس سے پھسلنا ممکن ہو بلکہ اوس سے کسیقدر چمٹ جاتی ہے اور گویا ایک چیز غیر ثابت سی معلوم ہوتی ہے کہ دانہ سا پڑ گیا ہے اور متغفن ہوگیا ہی اور کبھی الکل بدی اور نرم ہوجاتی ہی خصوصاً اگر فساد کا زمانہ ابتدائی نہ ہوا سلیے کہ ابتدا مین بندیہ موچنے وغیرہ کے بخوبی ظاہر نہین ہوتا ہے بلکہ بیشتر افراط ریق سے اوسکا فساد دریافت کیا جاتا ہے اسطرح کہ سلائی ہر طرف سے پھسلتی ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ جھلی اوپر سے الگ ہوگئی ہے اور یہ بات فقط ابتدائی فساد کی جہت سے عارض ہوتی ہے خواہ اوپر کا گوشت جب فاسد ہونے لگتا ہے اوسوقت یہ بات پیدا ہوتی ہے اور اوسکو کھول دین اوسکا رنگ اصلی رنگ سے متغیر نظر آئے گا اور اکثر اس سے پہلے ورم اور بنساد گوشت بھی پیدا ہوتا ہے اور فساد عضو اور موت اوسکی پہلے سے ہوجاتی ہے بعد ازان ہڈی کا فساد دوڑتا ہے علاج ہڈی کے فساد کا علاج یہی ہے کہ اوسے کھجلا تین اور چھیل ڈالین اور جسقدر فاسد ہوچکی ہے اوسکو دور کردین اور کاٹ ڈالین اور پراگندہ کردین ناصور پڑ گیا ہو خواہ نہ پڑا ہو اسلیے کہ چھیلنا اوسکا خواہ تراشنا اور داغ دینا بسبب کہ مقدار فاسد پوست ہوکر گرپڑے ضرور ہے اور صحیح غیر فاسد باقی رہجاے اور کبھی ہڈیون کے پوست بذریعہ چندادویہ کے بھی گرائی جاتی ہے جیسے سرکی ہڈیون کے پوست گرانے مین خواہ اور مقامات کی ہڈیونکی بھی تدبیر ہے اور وہ دوا یہ ہے زراوند مدابر سا مرصر ریشہ برگ جاوشیر قبلیل سوختہ توبال نحاس قشور صنوبران سب اجزا کو یکجا کرکے استعمال کرین عجیب النفع ہے کہ پوست ہڈیون کا گرادیتی ہے اور اچھا گوشت ہڈی پر پیدا کرتی ہے اور اگر فساد ہڈی کا اس سے زیادہ اندر کی طرف سرایت کرگیا ہو پھر اوسکا کاٹ ڈالنا ضرور ہے اور اگر جرام مغز تک فساد پہونچ گیا ہو اوسے بھی بذریعہ کسی آلہ کے نکال ڈالنا چاہیے اور اگر فساد مذکور سوای قطع اور نشر کے تمام ہڈی خواہ بعض استخوان عضو مذکور کے زائل نہوسکے اوسوقت موضع اور اوس مقام کو پہلے پہچان لینا چاہیے جہان تک کاٹنا دشوار ہے اور اوسکی شناخت اسطرح کرین کہ چاقو وغیرہ کو اندر ہی اندر پھیرین تا اینکہ جہان پر ہڈی گوشت سے ملی ہوے وہان پہونچکر بس ہی حد انتہائی فساد کی ہے اور اوسی جگہ تک کاٹنا چاہیے پھر اگر ہڈی سران خواہ راس یک کی خواہ مہرہ پشت کی ہو اوسکے علاج سے مستغنی اور دست کش ہونا بہتر ہے اسلیے کہ نخاع کی وجہ سے علاج پر جرات نہین ہوسکتی ہے اور اگر ہڈی کی فساد سے اوس گوشت کا فساد منظہر اس امر کا ہو کہ تابع اوس گوشت کی فساد کی ہے جہان یہ ہڈی واقع ہے اوس گوشت کا

جدا کرد بنا پس یہی اوسکا علاج ہے ۔ واجب ہی کہ تبرید عضو صحیح کو جو متصل استخوان فاسد کے ہے اونہین طلاؤن سی جو اوپر مذکور ہوچکے ہین کرتے ہین جہان فساد استخوان کا بیان ہوا ہے اور سیطرح جو گوشت کھلا ہوا ہے اوسکی تبرید بھی برابر کرنی چاہیے

صفت نشتر عظم فاسد کی حکیم نے کہا کہ ہڈی کو اونچی کرین اور گوشت سی اوپر اوٹھائین اسطرح کہ ہڈی کے کنارے پر ایک ڈورا باندھکر اوپر کیطرف اوسی کھینچین اور ایک پٹی کے ذریعہ سے اوس عضو کو کھینچین پیچ کیطرف تاکہ آری وغیرہ کے دانت اوس عضو مین نہ لگین بعد ازان نراشتا شروع کرین اور اگر احتیاج کسی ایسی پسلی خواہ ہڈی کے تراشنے کے ہو جسکے بیچ کوئی پردہ خواہ عضو شریف ہی جیسے صفاق اضلاع خواہ نخاع اوسوقت آری کے ایک پٹری وغیرہ ایسی رکھہ لین تاکہ دندان ارہ کا گزند اوس شریف تک کسی طرح نہ پہونچے اور اگر گوشت اپنی پوری شکل مستدیر کھلا ہوا ہو اوسے بھی سب کاسب کاٹ ڈالین اسواسطے کہ ہڈی تمام جوانب سی کھل جاتی ہے پر اوسپر گوشت نیا نہین اوگتا ہے اور اگر اجزاے گوشت فاسد کسی مفصل اور جوڑ کے قریب ہون بمفصل سے اونکو نکال ڈالنا چاہیے اور دماغ کی ساری ہڈی یا ساق کی ہڈی ساری فاسد ہوگئی ہو پوری نکالڈالنی چاہیے اور ران کے سر کی ہڈی اور مہوشت کی ہڈی اگر فاسد ہوجاے اوسکا علاج نہین ہوسکتا ہے بلحاظ نخاع کے ہڈی کی کرچین اور ریزے جو فروح مندملہ مین رہ جاتی ہین بہتر یہ ہے کہ اونکے اخراج مین عجلت نہ کرین بلکہ طبیعت پر حوالہ کرین اور طبیعت کی اعانت تھوڑی سی جذب کے ذریعہ سے کرین جو بہت جلد اخراج نہ کردے اور بذریعہ ادویہ خواہ عمل جراحی کے اس کرچ کی تحریک نہ کرین اسلیے کہ کرچ باستکراہ طبیعت اور جلد نکالی جاتی ہے ضرور اوسکے نکلنے سے قرحہ ناصوری پڑجاتا ہی اور جب طبیعت اوسکو خود بخود بطرف جلد کے متحرک کرے اور جلد نک پہونچادے اور نکلنا اوسکا شروع ہوا اور کسیقدر جدا ہوئی معلوم ہوا سوقت گوشت کسیقدر جدا کردین اور جب سب نکل چکے پھر گوشت کے زخم کا التیام کرین اور یہی قاعدہ ہڈی کے نوک وغیرہ کا ہے خواہ جھلی ہڈی کی جو قرحہ مین رہجاے کہ اوسکے بھی ایسی تدبیر ہے اور تاخیر کرنا اسقدر کہ خود بخود نکل آوے بہتر ہے بہ نسبت تعجیل اخراج کے اگر جلدی باستکراہ طبیعت نکالین گے خطرہ تشنج کا رہے گا اور اختلاط عقل اور حمیات پیدا ہونے کا بھی اندیشہ رہے گا اور اگر خود ہی پھٹکر نکل آوے تو اسمین چندان مضرت نہین ہے ایسی باقیماندہ چیزون کی نکالنے والی دوا کو اوسکا استعمال بہ عجلت منع ہے اگر اوسکا بیان ہم کرتے ہین کہ شاید بوقت ضرورت بکار آمد ہو ۔ زیت کہنہ موم زرد دھات ڈھالنے کی گھریونکا سیل اور چرک اور یہ دونون برابر زیت کے وزن مین ہون اور پھر سبکو گھلا کے ایک جزو مین اور ایک جزو شیر بنوع اور تین حصہ زراوند ان سب اجزا سے مثل قرص طی کے طیار کرین ۔ ایضاً اشق اور مقل کے دو قبلیان ہمراہ روغن سوسن کے لیکر سب کو پیس کر مرہم درست کرین اور اوسی جگہ پر رکھین جہان کرچ وغیرہ رکھی ہے کہ اسکے رکھنے سے نکل آتی ہے اور بہت جلد باہر آجاتی ہے

ہڈی کا ٹوٹ جانا بذریعہ عمل جراحی کے جو علاج اسکا ہے اوسے ہم آیندہ سطور مین لکھین گے اور اور دواے کے ذریعہ سے جو علاج ہو اوسی ہم یہان بیان کرتے ہین کہ وہ دوا ہڈی کے ٹوٹنے اور بیکار ہوجانے کے واسطے مفید ہے طلاے جو ہڈی کے ٹوٹنے اور بیکار ہونے کو مفید ہے مغاث یعنے مینڈک مونگ مقشر ہر واحد دس جزو صبر خطمی سپیدا قاقیا ہر واحد پانچ جزو گل ارمنی بیس جزو مرہم سپیدہ بیضہ کے ذریعہ سے طلا کرین اگر درم گرم ہو ۔ ایضاً برگ طرفا یعنی جھاؤ کی پتی اور برگ سرو [illegible] اس برگ بید سب تازی اور ہری ہون اوسبکو کوٹ کر عرق پنجہ رین اور مشک اور ورد اور بصل نرجس اور مر

اور بافیلون اور صندل سرخ گل ارمنی لاذن اوزفو فل برادہ چوب طرفا خطمی مونگ قاقیا اکلیل الملک مسے نرنجبوش اور ورد ہر ایک مین زیادہ کرین اور اگر حاجت تسخین کی ہو مرزنجوش اور آس اور مرد کو اضافہ کرین اگر ہمراہ کسر اور دق کے ورم حار مو یہ دوا ہی ۔ مونگ بیس درہم مغاث جلنار قاقیا انہین کا ضماد کرین کہ یہ زیادہ قوی ہی منجملہ ادویہ کے ایسے وقت مین برگ آس اور لاذن اور سنگ دسے زعفران اوطین ارمنی ہے ایضاً دق اور رض دونون کے واسطے مفید ہے اور ہن یعنے مستی کو بھی مفید ہے اور کسر اور دق کو نافع ہے اور خلع یعنے ہڈی اوتر جانے کو مفید ہی مغاث ماش افاقیا خطمی گل ارمنی صبر مرآب آس کے ذریعہ سے طلا کرین **فن پانچوان** جبر کے بیان مین اور اسمین تین مقالہ ہین **مقالہ پہلا خلع کا بیان** **بیان عام خلع** خلع کے معنی یہ ہین کہ ہڈی اپنے مقام سے نکل آئے خواہ وضع اصلی الگ ہو جاہی اون چیزون سے جو ہڈی کے قرب اور گرد پیش کی چیزین ہین اور نکلنا اوس ہڈی کا پورا ہو یعنے کسیقدر اپنی اصلی موضع اور وضع طبعی پر باقی نرہے اور اگر تمام وکمال نہ نکلے گی اوسے زوال مفصل یعنے جوڑ کا سرک جانا خواہ مکمل جانا کہین گے خواہ اندر کی طرف ہو یا باہر کیطرف اور بندریجہ جس کے یہ زوال دریافت ہوگا اور زوال پورا نہوگا اور بعض لوگ اس کیفیت کا نام وتی رکھتے ہین اور وتی کے معنے بیکار ہو جانی کے ہین اور اگر فقط ایذا ہو اور ہڈی نکل آئی ہو لیکن اوسکے گرد کی چیزین کو فتد ہو جائین اور سستی حرکات مین پیدا ہوا وسکا نام وہن اور وہن قسم مین وتی کے داخل نہین ہے کبھی مفصل مین ایک تیسری قسم کی بات پیدا ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ مفصل اوسکا زیادہ ہو جاتا ہی اور ابھی تک خلع کے درجہ تک نہین پہونچتا ہی لیکن اوسکا انخلاع آسان ہو جاتا ہے اور اکثر یہ کیفیت عضد اور فخذ مین پیدا ہوتی ہے بعض آدمی براہ خلقت کی خلع مفاصل کے مستعد ہوتے ہین اسلیے کہ گڑہے اونکے ہڈیون کے خوب گہرے نہین ہوتے بلکہ اوتھلے ہوتی ہین اور گرفت جوڑونکی بخوبی اونکے مفاصل مین نہین ہوتی اور جو لقم یعنے جوڑون کے پاس کے غدود اور رباطات وغیرہ جنکے اندر جانے سے وصل اور جوڑ کی بنا ہے وہ بخوبی اندر نہین جا سکتے اور نہ گنجایش اونکو جانے کی ملتی ہے ۔ اسیطرح رباط وغیرہ کی بندش اونکی مستحکم نہین ہوتی بلکہ خلقت اصلی مین ضعیف اور نا استوار ہوتی ہے اور بدیک اور رطب قابل تمدد اور کشش کے ہوتی ہے اونہین مقامات کی طرف رطوبات لزجہ فریقہ گرا کرتے ہین اور نوکین گڑہیون کی ٹوٹ ٹوٹ جاتی ہین اور کمزور ہونے کی وجہ سے جو مقام ہڈی کے پیوست ہوتی اور گرفت کا ہی وہان پر بخوبی گرفت پیدا نہین ہوتی اور وہ مقام روزن دار اور سوراخ دار ہو جاتے ہین اور جو چیزین مانع اوتر جانے مفاصل کی ہین اونکے جوڑ وہان نہین ہوتے ہین اسوجہ سے اکثر اوسکے جوڑا وتر جایا کرتے ہین مفاصل کا اپنی اصلی خلقت مین حال تین طرح کے ہی ایک تو ابھی بیان ہو چکا کہ اونکا انخلاع اور اوتر جانا آسان ہوتا ہے دوسری قسم مفاصل کی اسکے برعکس ہوتی ہے کہ اونکا اوتر جانا بہت دشوار ہوتا ہے اور تیسری قسم درمیانی ہے جو مفاصل بآسانی اوتر جاتے ہین اونکی مثال ایسی ہی جیسے زانو کا مفصل کہ اسکے رباط چونکہ نرم پیدا کیے ہین اور نرم ہونے کے منافع وہی ہین جو کہ باب تشریح فن کلیات مین بیان ہو چکے اسوجہ سے زانو کا مفصل بآسانی اوتر جاتا ہے اور اسی سبب سے معین فلکا ہوا اور جسطرح سے یہ جوڑ بآسانی اوتر جاتا ہے پھر ویسی ہی آسانی سے اپنی اصلی شکل پر پلٹ بھی آتا ہی ۔ اسلیے کہ بآسانی اپنی جگہ پر آجانا مثل بآسانی اوتر جانے کے ہے یعنے جو شے ایک کو قبول کرے دوسرے کو بھی بآسانی قبول کرے گی اور جسقدر دشواری ایذا دیتی ہوگی اور جس شکل اصلی سے کے واپس آنے مین پڑے گی اوتنی ہی اصلی ہیئت سے پھر جاتے مین ہوتی ہے مفصل مونڈھے کا بھی مثل زانو کے جوڑ کے لاغر اندام مین ہوتا ہے اور جو لوگ فربہ اور طیار ہین اونکے مونڈھے کا جوڑ ایسا نرم اور نازک نہین ہوتا ہے جو مفاصل دشواری سے اوترتے ہین اونکی مثال ایسی ہے جیسے اونگلیون کے جوڑ کہ یہ اوترتے ہی نہین

بلکہ ٹوٹ جاتے ہین اوترنے کے بعد اور سیطرح مفصل مرفق کا حال ہے اور یہی وجہ ہے کہ بعد اوترنے کے پھر اونکا اصلی حالت پر واپس لانا نہایت دشوار ہوتا ہے۔ جو فاصل انخلاع اور اوترجانے مین متوسط ہین اونکی مثال ایسی ہے جیسے مفصل ورک کبھی جو مفصل آسانی سے نہین اوترتا ہے کسی مرخارج کیوجہ سے اوسمین یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ باسانی اوترجاتا ہے اور درست بھی آسانی سے ہوجاتا ہی جسطرح حق الورک یعنی ڈھکنی ورک کی رطوبت زائدہ سے بھرجاتی ہے اور اسیوجہ سے اونکا اوترجانا آسان ہوجاتا ہے اور پھر چڑھانا بھی اوسکا آسان ہوتا ہے اور مرض عرق النسا مین اس عضو کا یہی حال ہوجاتا ہے کہ ہروقت اوسکا ورک اوترتا اور چڑھتا رہتا ہی اور تھوڑی سی حرکت خواہ دوڑنے سے یہی کیفیت اوسپر طاری ہوتی ہے اور یہ مفصل فقط داغ لگانے کا محتاج ہے کہ بعد اس ترکیب کے پھر یہ کیفیت زائل ہوجاتی ہے بہت دشوار خلع کی وہی قسم ہے جسمین کونے ٹھیے کے جو متصل ہڈی کے ہین اور اوسکے سرے منقطع ہوجائین اور ایسے خلع کے بعد منفصل پھر اپنی حالت اصلی پر نہین آتا ہے اور اکثر یہ قسم راس ورک مین پیدا ہوتی ہے اوسکے بعد راس عضد مین اور دونون پاؤن کے گھٹنون کعبین کے نزدیک اوترجانا ٹوٹ جانے کی نسبت زیادہ برا ہے کہ اوترنے کے بعد پھر اصلیت پہ عود نہ کرے اور شکستہ کا جبر نہوسکے **علامات خلع کلی** کے جو مفصل اپنی جگہ سے اوترجاے اوس جگہ پستی اور گڑھا سا پیدا ہے اور وہ گڑھا غیر معہود ہوتا ہی جیسے کہ شانہ کی ہڈی اوترنے سے ظاہر ہین یہ بات نمودار ہوتی ہے خواہ پاؤن کے جوڑ مین یہی صورت نظر آتی ہے اور اس سب سے زیادہ مفصل مرفق کے اوترنے مین یہ بات ظاہر ہوتی ہے اور قیاس اور مقابلہ سے اسطرح پر ہوتا ہی کہ جو مفصل اوسکے مقابل ہی اوسی اور اوس طرح ہوا کو ایک ہی حالت پر رکھکر دیکھین تب فرق صحیح اور علیل کا بخوبی دریافت ہوگا اگر کسی جوڑ کی حرکت موقوف ہوجاے اور حرکت نہ کرسکے اوسوقت ضرور تعین کرنی چاہیے کہ یہ جوڑ اوتر گیا ہے جیسے اگر پوری حرکت جمیع جہات مین جیسی ہمیشہ کرتا ہوا وسی طرح کرے اور کسی طرف حرکت مین کسی قسم کا زیادہ زور وغیرہ کرنے سے کمی نہ کرے یقین کامل ہوگا کہ زوال اور اوترجانے کا مرض نہین **علامات میل** یعنے جھک جانے کی علامات وہ یہ ہے کہ تغیر اور گڑھا ہمراہ کسی قدر بلندی کے دوسری جانب مین نظر آئے اور جس لامسہ سے جو بلندی اندازا مثل اس بیرونی بلندی کے پہلے سے موجود تھی اب مفقود ہو اور بعض حرکات بھی عضو زائل سے صادر ہوسکین **مفصل کا طول زیادہ ہوجانا بدون خلع کے** اوسکی علامت یہ ہے کہ عضو مفصلی لٹکا ہوا سا معلوم ہو جب اوسی مقام طبعی کی طرف بلا تکلف اپنی اصلی جگہ پر چلا جاے پھر جب دباو کے زور کو برطرف کرین اوسیطرح نادرست ہوجاے اور جو شکل بالعرض حاصل ہوئی ہے وہی پھر پلٹ آئی اور ایک گڑھا سا پیدا ہوجاے کبھی اوسمین اونگلی سما جاتی ہے جہان گوشت زیادہ سخت نہ ہو جیسے مونڈھے کا یہی حال ہے **علاج میل اور خلع کا** خلع کبھی مفرد ہوتا ہے اور کبھی اوسکے ہمراہ دوسرا مرض بھی ہوتا ہی مثل قرحہ اور جراحت اور ورم کے اگر خلع کے ہمراہ کوئی اور مرض بھی ہے اوسوقت خیال کرو کہ خلع اتنا خفیف ہی کہ تھوڑی سے دبانے سے اوترا ہوا مفصل اپنی اصلی شکل کیطرف پلٹ جاتا ہے اور قرحہ وغیرہ مین درد بوجہ خلع کے درست کرنے کے نہین ہوتا اور اگر ہوتا ہے اتنا زیادہ نہین ہوتا کہ حرم غیر متحمل اسکی وجہ سے پیدا ہوا وسوقت خلع کی درستی پہلے سے کرلینی چاہیے اور اگر زیادہ درد جو منتہی ورم تک ہو درستی سے خلع کے پیدا ہونے کا خوف ہو واجب ہی کہ پہلے علاج قرحہ اور زخم کا کرین اور بعد اسکے درستی خلع کی کرین خصوصاً اگر یہ مرض مفاصل مین پیدا ہوا ہو یعنے جوڑ بڑے بڑے جوڑ ہین اونمین یہ مرض لاحق ہو کہ اگر بدون علاج قرحہ وغیرہ کے ہم پہلے ارادہ اصلاح خلع کا کرین بیشتر تشنج عظیم تک نوبت پہونچتی ہے خصوصاً اگر ایسے ایضاً

کے مفاصل مین ہو جو قریب اعضاے شریفہ کے واقع ہین اور یہی حال اورام کا ہے اگر ہمراہ خلع کے جمع ہون - انحصار تدبیر اسپر موقوف اسی مین ہے کہ ہم تجربہ کرین اگر امر آسان ہو یا اوس سے درد وغیرہ کا ہیجان نہوتا ہو اور بردباری رد کرنا خلع کا نہ ہوتا ہو جبر اور سستی خلع کی ہم پہلے کرینگے اور کچھ تدبیر دوسرے مرض کی نکرینگے اور اگر درد پیدا ہوتا ہے پھر اصلاح خلع کی اولا دریغ نہ ہوگی اور اگر ہم تدبیر کریں بعین ابطال رطوبت بشرطیکہ موجع ہو اور درد پیدا کرتا ہو ضرور کرینگے اور اگر بآسانی داخل ہوتا ہو ورم کا بھی علاج ساتھی کرینگے اور قرحہ کا بھی اور اگر کسر اور خلع ساتھی عارض ہون اوشش ایک ہی جہت مین ہو اور دونون کی تدبیر ساتھ ہی ہو سکے دونون تدبیر ساتھ ہی کرینگے

عالم صناعت نے حکایت کی ہے کہ ایک تیھر کسی دکمنکب پر ایسا لگا کہ جلد اور گوشت دونون جدا ہو کر کنارہ عضد کا جدا ہو کر گوشت اور جلد سے نظر آنے لگا اور اوسکے نیچے سے چنبر گردن کا سرا اوتر گیا اور بعض جہال نے جو کہ جبری اور بیباک زیادہ تھا ہڈی کو درست اور برابر کرکے گوشت اور جلد وغیرہ اوسیطرح ہموار رکھکر اور ملا کر بندش کر دی اوسوقت تو کچھ معلوم نہوا آخر اوسکا حال یہ ہوا کہ گوشت مین سڑاینڈھ پیدا ہوئی اور فاسد ہو گیا اور اوسکا قرب کی وجہ سے ہڈی بھی فاسد ہو گئی اور رنگت ہڈی کی سبز ہو گئی اوس جاہل بے تمیز کو یہ بات دریافت نہوئی کہ ایسا گوشت جس پر اس قسم کا صدمہ پہونچے اوسکا کاٹ ڈالنا ضرور تھا اور مقام مأوف کو زیت کہنہ سے داغ دینا چاہیے تھا - اسیطرح اگر ہمراہ خلع کے ورم عظیم ہو پہلے ورم کا علاج کرلین اوسکے بعد درستی خلع کی کرین اگر خلع مفرد اور شارح لیئے کھلا ہوا ہو اوسکی تدبیر یہ ہے کہ جس طرف اوتر گیا ہے اور جدھر سے زایل ہوا ہے اوسکے برعکس دوسری جانب کھینچین تاکہ برابر دوسرے کنارے ہڈی کے اجزاے بعد ازان اوس مقام تک پھیرین جہان سے نکل گیا ہے پس اسی تدبیر سے چڑھ جائیگا اور اصلی حالت پر عود کریگا اکثر چڑھ جانیکے بعد ایک آواز جو پیدا ہوتی ہے اوسکو بھی دلالت ہوتی ہے اور جب چڑھ جاے پھر بندش رباط سے کرین اسلیے کہ پٹی کی بندش سے ورم سے امان حاصل ہوتی ہے خواہ ورم کے پیدا ہونے پر مین ہوتی ہو اور احتیاج منع ورم غلیف اور درشت کی زیادہ ہے اسلیے کہ درستی اوتری ہوئی چنبر گردن کی خواہ اور کسی عضو کی اپنی اصلی صورت پر بدون علاج ورم اور تسکین درد ورم کی ممکن نہین ہے - خشک کپڑا قریب اوترے ہوئے عضو کے لپیٹنا مکروہ اور ناپسند ہے اسلیے کہ تسخین پیدا کرتا ہے اور ورم کو برانگیختہ کرتا ہے بلکہ جو کپڑا اسکی اصلاح اور درستی مین مستعمل ہو واجب ہے کہ قریطی سرکہ تر کیا ہوا ہو خواہ شراب مازو سے بھگویا ہو - علاوہ یہ ہے کہ بقراط کی وصیت مین یہ امر ہے کہ اوتری ہوئے عضو کا چڑھانا اور کھینچنا تین دن خواہ چار دن تک جائز نہین ہے اگرچہ بعض اعضا مین کہ اونہین مستثنی کرتا ہے - میل اور جھکنا بھی مثل خلع کے ہوتا ہے لیکن اوسمین بھی تاخیر استصدر درکار ہے اوسکے بعد پھر پٹی کی بندش کرنی چاہیے - جب کوئی عضو ہر ایک حرکت مین اوترجاتا ہو اور جب اوسکی چڑھائین اور درست کرین پھر نہ ٹھہرے اور اوترجاے یہ بات بوجہ استرخا اور رطوبت کے پیدا ہوتی ہے ضرور ہے کہ داغ لگانے کی تدبیر کرین - اگر چڑھانے اور درست کرنے کے بعد کسیقدر صلابت اور سختی باقی رہجاے اور مثل ورم کے محسوس ہو چاہیے کہ ضماد اور نطول وغیرہ کا استعمال کرین جو لین ہون اور ابتدا مین حاجت ضماد اور نطول قوی کی ہوتی ہے - اور بہتر یہی ہے کہ بندش پر نطول ضرور کرین اور عورات کو علاج مین روغن گرم کی مالش جو مقوی ہون اور ماء العسل ہمراہ آب سرد کے کرنی چاہیے - غذا مخلوع کی ایسی چیز سے ہو جو مقوی ہے اور یہ وہی دوا ہے جو مفصل کو قوی کرتی ہے اور جس طرح جوڑ کو پیوستہ اور ٹھہرنا واجب ہے اوسی صفت کے بوجہ تقویت کے کر دیتی ہے **علاج طول مفصل کا** واجب ہے کہ استخوان بسترخی کو اندر کیطرف پھیرین اور جس جگہ سے بسترخی

ہوکر طولانی ہوگئی ہے اوسیطرف پھیرلیجاتین اور ایسی دوا دین جو ضماد کرین جنمین قوت قابضہ کے ہمراہ قوت مسخنہ بھی ہو مثلاً مازو اور گلنار اور قیقا
موغیرہ کو ملاکر استعمال کرین کہ اونمین کسیقدر بید بستر اور قسط اور شنہ بھی داخل ہو ایضاً جوزالسرو اور ابہل پر اقتصار کرین اسیطرح وہ سب دوا
جو ضماد عمق مین پڑتی ہین بعد اوسکے بندش ایسی کرین جیسے مرکی بندش ہوتی ہے جبرد کا اوترجانا کبھی نیچے کا جڑو اسنے رقبہ سے
اوترجاتا ہے اوسوقت مونہہ کھلا ہوا رہجاتا ہے اور اگر یہ صورت بہت کم واقع ہوتی ہے اور اگر شاذونادر واقع بھی ہوتی ہے پوری
واقع نہین ہوتی ہے لیکن اوترجاتے وقت آگے کی طرف جھک جاتا ہے بخلاف اوس استرخا کے جو اکثر جمائی لینے سے عارض ہوتا ہے
اور نیچے کا جڑو اوترجانے کے بعد اوپر کے جڑے سے بدشواری ملتا ہے پھر بھی جو حرکت جڑے کی بوجہ اون عضلات کے ہے جنسے
جڑے مین آئے ہین وہ حرکت معدوم نہین ہوتی اور کبھی جڑا ایک ہی طرف سے اوترجاتا ہو اوسوقت اوسکی شکل اور ہیئت اسپر دلالت
کرتی ہے یا جھکاو جڑے کا آگے کی طرف ترچھا ہوتا ہے علاج سب قسم کا ایک ہی لینے اوسے اپنی حالت اصلی کیطرف بہت جلد پھیرلانا چاہیے
ورنہ بہت سے امراض اور آفات پیدا ہونگے اور دیر کرنے مین ایک یہ بھی دشواری ہوتی ہے کہ پھر اپنی شکل کیطرف بدشواری عود کرتا ہے
اگر بآسانی اپنی شکل کیطرف واپس آجاے یہی تدبیر جلد کرنی چاہیے اور اوسکے تنقیتین اور پوری تدبیر نہ کرین سخت ہوجائیگا اور ورم بھی پیدا ہوگا
اور عضلات کھچ جائین گے اور حمیات لازم اور صداع مستحکم پیدا ہوگا اسلیے کہ شدت تمدد عضل کے ہمراہ یہ سب عوارض فنزیر حادث
ہوتے ہین اور بیشتر ایسی دشواری پیدا ہوتی ہے کہ دسوین روز موت واقع ہوتی ہے اور کبھی ایسے ہی شخص کو اسہال بھی عارض ہوتا ہے
اور محض فضول صفراوی دستون مین دفع ہوتے ہین اور تے صفراوی بھی عارض ہوتی ہے اسیواسطے علاج مین مبادرت واجب
ہے اسکے جڑھانے کی تدبیر یہ ہے کہ ایک شخص مریض کے سر کو تھامے اور درست کرنے والا اپنا انگوٹھا اوسکے مونہہ مین ڈالے
اور مریض سے کہے کہ وہ اپنے جڑے کو ہر طرف ڈھیلا رکھے اور کسی طرف سخت نہ کرے اسلیے کہ اس جگہہ بہت سی عضلات واقع ہین
کہ اگرچہ جڑا اوترگیا ہے جب بھی اونمین تعوض بہ شدت باقی رہتا ہے بہرحال جب سب طرف سے جڑے کو مریض ڈھیلا کردیا چاہیے کہ اوسکو
مونہہ کو داہنے باہنے حرکت دین پھر فتہ اوسکے مونہہ کو کھینچین بعد ازان جڑے کو اصلی شکل کے برابر دین یہ جڑا جس مقام سے جدا ہوگیا ہے
اور اوترگیا ہے اوس مقام پر دوبارہ نیچے کی طرف سے داخل ہوتا ہے لہذا اسکے چڑھانے والے کو خیال رکھنا چاہیے کہ بروقت درست کرنے
کے ایسی طرح اوسے اونچا کرے کہ جب بٹھلانے لگین نیچے کی طرف آکر بیٹھ جاے جڑے کے چڑھ جانے خواہ درست بیٹھ جانے کی نشانی اور
شناخت یہ ہے کہ دباعیات یعنے چار دانت جسمین چار چار بیڑ نظر آتے ہین وہ برابر اور سیدھے ہوجاتین اور مونہہ بھی سیدھا ہوکر بند ہوجاے
اسکے بعد مٹی سے بندش کردین اور قیروطی موم اور روغن گل لگادین پھر بہت جلد درست ہوجاے گا اگر بسبب اتفاق جلد اسکے چڑھانے
کی تدبیر نہ کی ہو اور سختی پیدا ہوجاے اب اسوقت واجب ہے کہ پہلے اوسکے نرم کرنے کی تدبیر کرین اور نطولات ملینہ سے جیسے آب گرم
اور روغن سے نطول حمام مین کرین اور نطول بھی بہت زیادہ کرین تاکہ تمیع پیدا ہوجاے پھر چڑھانے والا مریض کی پشت پر بیٹھے اور
جڑے کو پیچھے کی طرف کھینچے تاکہ درست ہوکر چڑھ جاے اور استوار ہوجاے اور اوسکے بعد مریض کو چت لٹا دین کسی لیسے
بچھونے پر جو نرم روئی سے بھرا ہو اور کوئی آدمی اوسکا سر تھامے رہے تاکہ سر ہلنے نہ پاوے کہ ہلنے سے پھر وہی
خرابی پیدا ہوگی اور یہ تدبیر اوسوقت تک کرنی چاہیے کہ عافیت اور تندرستی پوری حاصل ہوجاے اور اسیطرح
کا نقصان اور فتور باقی نہ رہے **چنبر گردن کے اوترجانے کا بیان** اوسی حکیم نے کہا ہے کہ ترقوہ

اندر کی طرف سے جدا نہین ہوسکتا ہے اسلیے کہ سینہ سے متصل ہے اور اوس سے جدا نہین ہے اور یہی وجہ ہے کہ اوس طرف اوسکو حرکت بھی نہین ہوتی ہے اور اگر باہر کی طرف سے ترقوہ کو چوٹ لگے اور کچھ جر کچھ پہونچے اور نادرست ہوجاے اوسکی درستی ہوسکتی ہے اور وہی علاج اوسکا کرنا چاہیے جو بروقت ٹوٹ جانے کے کیا جاتا ہے ہان وہ کنارہ ترقوہ کا جو منکب کے قریب ہے اور اوس سے جدا بھی ہوتا ہے وہ زیادہ تر نہین اوترتا ہے اسلیے کہ جو عضلہ کہ اوسکے دوسرے ہین اوسکو اوترجانے سے منع کرتا ہے اور راس کتف بھی اوسے اوترنے سے منع کرتا ہے ۔ ترقوہ کو حرکت شدید بھی عارض نہین ہوتی ہے اسلیے کہ ترقوہ کی خلقت فقط اسی واسطے ہے تاکہ سینہ مین تفریق اضلاع پیدا ہو اور سینہ کشادہ ہوجاے اور اسی واسطے سواے انسان کے اور کسی حیوان مین ترقوہ پیدا نہین کیا گیا اور اگر ترقوہ کو خلع عارض ہو بوجہ خمگافتہ ہونے کے اور خواہ اور کسی طرحسے پھر اوسے درست کر دینا اور اپنی اصلی موضع پر رد کر دینا کچھ دشوار نہین ہوتا اور ہاتھ کے ذریعہ سے درستی ہوجاتی ہے خواہ گدی اور پٹی سے بندش کرکے درست کرتے ہین اور جیسی بندش اوسکے واسطے لائق ہے اوسی بندش سے باندھتے ہین یہی علاج اطراف منکب کے بھی لائق ہے اگر اپنی جگہ سے زائل ہو اور اسی طرحسے اپنے اصلی موضع کیطرف پھیرلایا جاتا ہے جس چیز سے ترقوہ اور منکب مین ربط پیدا ہوتا ہے وہ ایک ہڈی غضروفی ہے کہ وہ بلے بدن مین موٹی ہوتی ہے اور جب وہ ہٹ جاتی ہے تاجربہ کار کو گمان ہوتا ہے کہ سرا بازو کا جدا ہوگیا اور اپنی جگہ سے الگ ہوگیا اسلیے کہ سرا شانہ کا اوسوقت بہت باریک نظر آتا ہے اور جس جگہ سے انتقال اوسکا واقع ہوتا ہے وہان گہراؤ سا نظر آتا ہے مگر واقف کار ہوشیار کو چاہیے کہ بطرف علامات کے رجوع کرے محل علامات کے ایک علامت یہ بھی ہے کہ ہاتھ سر تک نہین پہونچتا ہے اور اسیطرح منکب کا بھی حال ہے **منکب کے اوترجانے کا بیان** کبھی مونڈھا اوترجاتا ہے اور شانے کے اوترنے مین بیشتر کسیقدر شک ہے اور بظاہر ایک امر عظیم اور دشوار سا معلوم ہوتا ہے کہ شانہ اوترجاے ہان کبھی عضل منکب کے زیادہ تر عارض ہوتی ہے کہ بسہولت اوترجاتے ہین اسلیے کہ لفز اور رسغاک ان عضل کا زیادہ گہرا نہین ہے اور رباط اوسکے موثق نہین ہوتے ہین بلکہ سلس اور نرم مخلوق ہوئے ہین اور ایسی خلقت نرم اونکی فقط لغرض آسانی حرکات کے ہوئی ہے اور اس عضلہ کا اوترجانا جسقدر کہ معلوم ہوتا ہے فقط ایک ہی جہت مین دریافت ہوتا ہے اور اوسی طرف خروج بظاہر زیادہ نظر آتا ہے اسلیے کہ اوپر کیطرف اسکا انخلع نہین ہوتا ہے اسلیے کہ بلندی ہاڑھ منکب کی اوسے مانع ہوتی ہے اور نیچے کیطرف خلع عارض ہوتا ہے اسلیے کہ اودھر کتف اور شانہ اسکو روکتا ہے اور نہ بطرف جانب بطن کے اسلیے کہ عضلہ دوسرے دالاگی کی طرف سے اسکو مانع ہوتا ہے اوسی طرحسے جیسے راس منکب مانع ہوتا ہے عضو فقط بطرف جانب اندرونی اور بیرونی کے زائل ہوتا ہے اور تھوڑا سا زوال اوسکو عارض ہوتا ہے اور جانب اسفل مین خروج کثیر خصوصاً جو لوگ بہت لاغر اور نحیف ہین کہ ان لوگونکے عضد مین خلع بھی سانی پیدا ہوتا ہے اور اپنی جگہ پر عود بھی آسانی سے پیدا ہوتا ہے اور مرد آدمیون مین دونون باتین دشوار ہوتی ہین اگر عضد مین انخلاع عارض ہو بروقت دلالت کرینی جو دلالت دشواری سے ہوتی ہے جیسے کہ معلوم ہو خواہ بروقت چال کرنے چیخنے کے اور پھٹ پڑنے کے اور پھر بعد اس صدمہ کے شور و غماس عضد کا طول مین نہین ہوتا اور مرفق پتلا اور دقیق باقی رہجاتا ہے اگرچہ صلاح بھی اوسکی کر دیا ہو کبھی بعض لوگ نہین قبول اصلاح کی نہین کرتے بلکہ قصیر اور دقیق باقی رہجاتا ہے اور عضد اور ساعد دونون بارکیک رہجاتے ہین اور اکثر اوقات نہین قبول اصلاح کرلیتا ہے اور اچھا خوشنما ہوجاتا ہے لیکن یہ ایک نقصت کتاہ اور شبابہ نامہ ابن العرس یعنی نیولا کہ ہوتا ہے ران کی کیفیت ہے کہ سب طرحکی نہین خالی از نقصان نہین ہوتی ہے اور جس وقت عضد مین

بجانب عرض کے منکس پیدا ہوا ہو اسکے بعد درست کیا جاے پھر بطرف خلقت اصلی کے رو کرنا بدون ٹوٹ جانے کے نہو سکیگا **علامت عضد کے اوتر جانے کی** یہ ہے کہ مونڈھے کے سرے کے پاس ایک گڑھا سا نظر آتا ہے اور تجویف بھر جاتی ہے اور ایک کھردرا سا واقع ہوتا ہے ۔ علاوہ یہ ہے کہ یہ بات کچھ عضد کے اوتر جانے سے بھی خاص نہین ہے بلکہ بسبب بدل جانے اور پلٹ جانے اوس کتف کے بھی یہی کیفیت پیدا ہوتی ہے اور دوسرا کنارہ سنگ کا اس کنارہ سے پتلا نظر آتا ہے بشرطیکہ اوس کنارہ کو زوال کسی طرف کا عارض نہوا ہو بلکہ وہ اپنی اصلی جگہ پر باقی ہو خواہ جوڑ ہی اسکے سرے پر ہے اوسے صدمہ کسی طرح کا نہ پہونچا ہو اور جب بذریعہ علاج کے اوس صدمے مین سکون پیدا ہوتا ہے پس گمان کیا جاتا ہے کہ اب کچھ خوف باقی نہین رہا اور جو عضد اوتر گیا ہے اوسکا سر المطور کرہ کے بلند ہو جاتا ہے بطرف ربط کے اور عضد کا التصاق بھی خوب نہین ہوتا ہے اور اوسکا پہلو بھی ٹھیک نہین بیٹھتا ہے جیسے کہ صحیح اور درست ہاتھ مین التصاق پیدا ہوتا ہے اور نہ اوسکے قریب ہوتا ہے بدون گردن کے سہارے کے اور بدون وضع شدید کے اور اگر ہاتھ اوٹھانے کا قصد کرین اوپر کیطرف خواہ کان کے داہنی طرف یہ بات اوسی میسر نہین ہوتی اور اسطرح اور قسم کی حرکات بھی ہم اوسکی واسطے تجویز کرکے ایک اندازہ شناخت کا مقرر کرتے ہین یہ سب علامتین کبھی بوجہ وقتی یعنے بیکار ہونے اور ورم سے یا بوجہ کھجلانے کے بھی پیدا ہوتے ہین **علاج** لڑکون کے بدن خواہ اور جو لوگ نرم بدن رکھتے ہین چونکہ اونکا علاج آسان ہے فقط ہاتھ سے کھینچنا اور زیر بغل قریب راس عضد کے ہاتھ رکھکر درست کر دینا چاہیے بلکہ اوس مقام کی گرفت کرکے خواہ اوسکے قریب بگڑے کے بجانب فوق کے ہاتھ کو دفع کرنا چاہیے اور دوسرے ہاتھ سے عضو کو نیچے کیطرف کھینچنا چاہیے اور بیشتر بعضل طفال کے یہ ضرورت ہوتی ہے کہ راس عضد کو بیچ کی اونگلی سے برابر کرکے اسی سے ہاتھ کو کھینچتے ہین پس فقط اسی طرحسے درست ہو جاتا ہے اور جو بدن سخت ہین اور خلع شدید انہین پیدا ہوتا ہے عمدہ طریقہ اونکے عضد کے چڑھانے کا یہ ہے کہ درست کرنے والا اپنا بدن پہلو مین علیل کے داخل کرے اور قریب راس عضد کے بڑے خواہ کوئی چکنا گولا مثل کرکے جسپر تیل لگا ہوا روغن کیا ہوا ٹبہ وغیرہ قریب راس عضد کے رکھے بشرطیکہ ورم پیدا ہوا ہو اور بیمار کو چت لٹا کر اوسے اپنی طرف اس طرح کھینچکر گویا اوسکو اوکھاڑنا چاہتا ہے کہ شانے پر سے اوکھڑ جاے اور اپنے ہاتھ کو تھوڑا سا اندر کیطرف جھکاکر ہمان پر عضد کے کھلنے کی جگہ ہے یہ طریقہ سب طریقون سے اصوب اور عمدہ ہے ۔ ایضاً ایک ایسا آدمی جو نسبت علیل کے قدآور ہو اور لانبا قد رکھتا ہو اپنے مونڈھے علیل کے بغل کے نیچے رکھکر اوسکو زمین سے اونچا کرے اور اوٹھاے اسطرح پر کہ اسکے مونڈھے پر تمام بدن کا مریض کے بوجھ پڑے اور اسے لٹکائے رہے پھر اوسکا ہاتھ پیٹ تک کھینچ لیا ہے اگر علیل کا بدن سبکے ہلکا بہ نسبت اوس اوٹھانے والے کے بدن کے ہے ۔ اسکے ہاتھ پر زیادہ بوجھ اور ثقل اوسکے بدن کا نہ پڑیگا اور ناگوار نہ ہوگا اور علیل اسکے ہاتھ کے سہارے پر لٹکا رہے گا اور کبھی اس آدمی طویل القامت کے قائم مقام ایک ستون اونچا تجویز کرتے ہین اور اوسکے سرے پر بہت سے کپڑے اور کمال وغیرہ لپیٹ دیتے ہین اور اوسی جگہ پر جو آدمی کے مونڈھے کے نرم اور گول بن جاتی ہے علیل کی بغل کو رکھکر لٹکا دیتے ہین اسیوقت مجبر اپنے جراح وغیرہ اپنے ہاتھ کو دوسری طرف سے کھینچتا ہے اور پانون کو ٹیک لگاتا ہے اگر بوجھ سنبھالنے کی ضرورت ہو یا خود بھی لٹک جاتا ہو اور جب عضد کا چڑھانا دشوار ہو خواہ اوترے ہوئے زمانہ دراز ہو چکا ہو اوسوقت تدبیرات قوی کی ضرورت ہوتی ہے اور پہلے نطول استعمام وغیرہ تدبیر بجوبی کرکے ایک ڈانڈا مثل ہراوہ کے بناتے ہین جسکا طول برابر طول عضد کے خواہ کم یا زیادہ ہوتا ہے اور اوسکے سرے پر گول گول

بناتے ہین اس شکل سے پر اور اسان یہ ہے کہ یہ گول مونہہ کپڑون وغیرہ سے بناتین کہ اوسمین نرمی بھی ہوگی اور اوسی آلہ کو جذبیہ سمجھ اور اس گول شے کو نیچے بغل کے رکھکر اس اوترے ہوے کو جڑ جاتے ہین جب اس آلہ کے ذریعہ سے عضد کا درست کرنا مطلوب ہو چاہیے کہ ایک آدمی قوی ہر اوہ کو پکڑکے اوسے اوپر کی طرف کھینچے خواہ اوسے اوپر کیطرف کھینچتا ہوا خواہ وہ آدمی مجریعنی درست کروانیوالے کے زور سے مقاومت کرین جسوقت کہ وہ ہاتھ کو کھینچ رہا ہو اور ایک آدمی اوسکے دوسرے مونڈھے کو پکڑے رہے تاکہ دفعتہً اوٹھ کھڑا نہو خواہ اس دوسری مونڈھی کو جو بغیر درست کرنے والا اوچکا کرے اسطرح پر کہ اوسکے ہاتھ کو اسطور پر کھینچے جیسے کسی کا ارادہ ہو کہ شانہ سے ہاتھ کو دوہرا کردے خواہ دوہرا کرکے اوکھاڑ دالے اور اندر کیطرف تھوڑا سا مائل رہے جب یہ فعل کرے اوسوقت عضد اپنے جوڑ مین آجائیگا پھر اوسوقت اوسی گول مونہہ کو ڈنڈے کے بغل سے خوب چسپان کرے اور اوپر کی طرف اوسے دبایا ہو یعنے راس عضد کیطرف یہ بھی واجب ہے کہ اعتماد خواہ ٹیک ڈنڈے کی اور گرہ مذکور کے متصل راس عضد کے ہو اور نیچے کیطرف نہو ورنہ عضد ٹوٹ جانے کا خوف ہے پھر بعد جبر اور درستی کے اوسکا اعادہ اپنے موضع خاص پر ممکن نہین ہوتا جیسا معلوم ہو چکا کبھی تسلم کے ذریعہ سے تدبیر کرتے ہین اور تسلم کی صورت یہ ہے کہ راس عضد کو عتبہ السلم یعنے چوکھٹ پر رکھتے ہین اور اوس چوکھٹ کو کپڑے وغیرہ سے خوب گدگدی اور نرم کرلیتے ہین اور بذریعہ لفافہ وغیرہ کے اوسکی صورت ایسی بنا لیتے ہین جو قابل کام کے ہوجاے اور آدمی دوسری جانب سے اوس سے لٹکتا ہے اور ہاتھ اپنا دراز کرکے راس عضد کو اپنے خاص موضع مین داخل کرتا ہے لیکن واجب ہے کہ لٹکنا اور عتبہ یعنے سوراخ بازو می سلم یعنے چوکھٹ کے بازو کا سوراخ کا قریب راس عضد کے ہو تاکہ ٹوٹ نہ جاے۔ اور کبھی بدلہ عتبہ اوسکے کرلیتے ہین ایک سی جو یہی کام دیتی ہو بنا لیتے ہین اور اسی مقام خاص سے اوسکا بھی استعمال کرتے ہین اور اس مقام سے اوترکے دوسری جگہ سے علاقہ نہین رکھتے ہین کہ اس سے خوف عضد کے ٹوٹ جانے کا ہے۔ اور کبھی اور وجوہ سے بھی اسکی درستی کیجاتی ہے لیکن اون طریقون مین تعب اور شقت زیادہ ہے اونہین طرق سے ایک طریقہ بھی ایسا سہل اور آسان نہین ہے جیسا کہ یہ طریقہ اوپر بیان کیا گیا ہے۔ جب عضد اوترا ہوا اپنی جگہ پر پہونچ جاے اور اچھی طرح بیٹھ جاے اوسوقت عمدہ بندش کا طریقہ یہ ہے کہ گولا مذکور مونڈھی کے ہمراہ باندھین اور چوڑی پٹی پیمان الیسی باندھین جس سے بیٹھا اور درست کیا ہوا عضو پھر اپنی جگہ سے زائل نہ ہوجاے اور واجب ہے کہ ایک چوڑی پٹی خواہ دہی جو لپٹی ہوئی ہے خواہ دوسری ابار کے دوسرے شانہ تک لیجاتین اور خوب سخت اور کھچی ہوئی رکھین اور اوسکی سختی خواہ کرہ اوس مونڈھے پر جو پہلے ماؤف تھا اور اب درست ہوا ہے بعد ازان عضد کو پہلو کے ہمراہ نیچے کیطرف کس دین اور جکڑ بند کرین اور مرفق کو اور ہاتھ کے کنارے کو اوپر کیطرف بہ جانب گردن کے خوب کھینچکر باندھین اور ایک ہفتہ تک اس بندش کو نہ کھولین اور غذائی مریض کی وہی تجویز کرین جو بیان ہو چکی ہے۔ اگرچہ باوجود چڑھانے اور درست کرنے کے بار بار اوکھڑ جاتا ہو اور اپنی جگہ کو پاستواری گرفت نہ کرسکے پھر ضرور داغ دینا چاہیے شانہ کا اوتر جانا اور اسکا بیان لوم ہو چکا ہے کہ ناممکن ہے اور جالینوس اور بقراط اسکے ذکر سے تعجب کرتے ہین چھوٹی ہڈی کا مونڈھی سے اوتر جانا بھی وہ چھوٹی ہڈی جو راس منکب ہو اپنی جگہ سے اوتر جاتی ہے پس ایک گڑھا سا پڑ جاتا ہے جیسے خلع مین اسی طرح کی تقعیر پیدا ہوتی ہے علاج اسکا یہ ہے بمقدار کھینچکر ٹوٹے ہوے کے اسے کھینچنا چاہیے گرتنگ کرسکے اور انگلیون سے مضبوط پکڑکے اپنی جگہ پر اسے لانا چاہیے اور جسطرح سے ترقوہ یعنے چنبر گردن پٹی اور گولے وغیرہ سے باندھا اور درست کیا جاتا ہے اوسی طرح اسے بھی

درست کرنا لازم ہے اسلیے فقط کہ خالی بندش بھی اکثر اس ہڈی کو اپنی جگہہ پر پھیر لاتی ہے اور وہ پھیر لانا بطور حرکت قسری کے ہوتا ہے مراد یہ ہے کہ ہڈی خود بخود اپنی جگہہ پر نہین آتی ہے بلکہ بندش کو زور سے اپنی جگہ پر عہد کرتی ہے اور بندش کیسی ہی سخت کیون نہو کہ خوف نکرنا چاہیے جیسے کہ قوہ کی بندش مین خوف ہوتا ہے **مرفق کا اوتر جانا** یہ جوڑ ایسا ہے کہ اسکا اوترنا بھی دشوار ہے اور بعد اوترنے کے پھر درست ہونا اور چڑھنا بھی مشکل ہے اسلیے کہ اسکے رباطات کی شدت ہے اور چھوٹے چھوٹے رباطات اسکے گرد واقع ہوئے ہین اور نقرہ یعنے گڑھا جو اسمین ہے وہ اسکے زوال اور عود کا معارضہ کرتا ہے اور کبھی مرفق مین زوال قلیل عارض ہوتا ہے اور کبھی انخلاع تام پیدا ہو ہے مگر یہ بعض اوقات مین ہوتا ہے اور جب اوتر جاتا ہے اسکے اوترنے پر ایک جانب کا محدب ہونا اور کاسہ کی شکل پر ہوجانا دوسری جانب کا دلالت کرتا ہے بہت بڑا وہی اوترتا ہے جو پشت کی طرف واقع ہو کہ وہ درست نہین ہوتا ہے اور اکثر جو پہونچا اوترتا ہے وہ زند اسفل مین صدمہ پہونچاتا ہے اور یہ اوترنا بہت ہی بدقوارہ اور بدشکل ہوتا ہے اسلیے کہ اسے تردد اور نکلنا بیٹھنا زیادہ عارض ہوتا ہے اور اوپر کا زند کہنی سے خلع عارض ہوتا ہے اور اگر ہوتا ہے اوتنا بدنما اور بدقطع نہین ہوتا ہے اسلیے کہ اوسے اتصال کف دست سے زیادہ ہے اور حرکت اوسکی بعید ہے اور یہ بھی غیر ممکن ہے کہ زند اعلی خواہ اسفل اوتر جاے اور بہ نسبت پہلے کے اوسی دوری اپنے مقابل کے زند سے ہو یعنے اوپر کا زند اگر اوترے گا نیچے والے زند سے دور ہوجائیگا اور اسیطرح نیچے کا زند بعد خلع کر اوپر کے زند سے دور ہوجائیگا **علاج** گئے کی خلگا بہت جلد کرنا چاہیے اسلیے کہ ورم حار اس جگہہ بہت جلد عارض ہوتا ہے اور بعد اس ورم کے پیدا ہونے کے پھر علاج دشوار ہوجاتا ہے اور اگر بعد ورم بغیر عنف چڑھانے اور درست کرنے کے تضمین اذیت بعید ہوتی ہے اور نوبت بہ ہلاکت پہونچتی ہے اور پھر درست بیٹھہ نہین سکتا ہے حیف تک ورم موجود ہے کبھی اپنی جگہہ اصلی پر عود نہین کرتا ہے اگر گیا تھوڑا سا ہٹ جاے اوسکے درست کرنے کو دو تین زور کرکے دبانا اوپر پہلی کی جڑ کی طرف بٹھانا کافی ہوتا ہے اور اگر بالکل اوکھڑ جاے اوسکی دو صورتین ہین یا تو اگر کیطرف ہٹ جاے اوسکی تدبیر اوپر ہے اور اگر پیچھے کی طرف اوکھڑے اوسکی دوسری تدبیر ہے جو گئہ آگے کی طرف اوترگیا ہو اوسکے درست کرنے اور بٹھانے کی تدبیر یہ ہے کہ اوسکے ساتھ مونڈھے پر چوٹین لگائین تھیر خواہ گھونسے وغیرہ سے خوب ضرب مونڈھے کو پہونچائین اور ہاتھ کو خوب دبا کرین اور اوپر کو اوٹھائین اور دوسرے ہاتھ سے اوٹھانے مین مدد چاہین اسی تدبیر سے اپنی جگہہ مین درست بیٹھہ جائیگا اور اگر گیا پیچھے کیطرف اوترجاے اوسکی تدبیر یہ ہے کہ پہلے خوب سا کھینچین بعد ازان پیچھے کیطرف چوٹ لگائین اگر یہ تدبیر کارگر نہوا اور درست نہ بیٹھے کلائی اور پہونچے کو چند آدمی جو قوی اور زور آور ہون خوب گرفت کرین اور جراح وغیرہ اپنے ہاتھ کو تیل چپڑ کے پہونچے کو ملنا شروع کرے اور ملتے ملتے چونکہ اتراس روغن کا اندر تک پہونچ جاتا ہے اور پٹھہ لون اور اعصاب وغیرہ مین نرمی پیدا ہوجاتی ہے گئہ درست بیٹھہ جاتا ہے اور اگرچہ یہ روغن خارج سے مستعمل ہے لیکن مالش کی حرارت چونکہ ارخاے لطیف کا فائدہ دیتی ہے اثر اسکا اندر تک پہونچ جاتا ہے اور جب گئہ درست اپنی جگہہ پر بیٹھہ جاے لازم ہے کہ بندش اوس مقام پر اچھی طرح کرین اور ایک ایسی بندش تجویز کرین جسمین ایک زاویہ پیدا کرے اور وقت بوقت اوس دوڑے وغیرہ کو تنگ کرتے جائین تاکہ زاویہ چھوٹا اور تنگ ہوتا جاے **مفصل رسغ کا اوتر جانا** رسغ مقام باریک جسم پر حیوانات کے ہے خواہ مقام جو ہاتھ اور پاون کے جوڑ پر ہے اونکا بعد خلع کے اپنی جگہہ پر رد کرنا اور درست بٹھانا چندان دشوار نہین ہے مگر بٹھانے کے بعد انکا بٹھہ نا دشوار ہے اسلیے کہ اگر ایک عضو کو کھینچ کر دوسرے کے سامنے لائین بآسانی آجاتا ہے مگر اسکا داخل ہونا دوسرے مین جسکے

دشوار ہے اور دشواری کی وجہ یہ ہے کہ قریب جو اجسادہ واقع ہیں اونمین بعد زوال اعضا فصل رسغ کے درم پیدا ہوجاتا ہے اور درم کی وجہ سے بخوبی درآنا ایک ہڈی کا دوسری مین دشوار ہوتا ہے اور جگہہ رک جاتی ہے۔ طریقہ کھینچنے کا یہ ہے کہ ایک آدمی گٹہ کو پیچھے کیطرف کھینچے اور بٹھاتے والا جراح وغیرہ کف دست کو خلاف مین اوس کشش کے کھینچے رہے آگے کی طرف کھینچے اور ایک ایک اونگلی کو اسیطرح کھینچنا اور انگوٹھے سے کھینچنا شروع کرے اور خنصر تک کھینچتا چلا جاے اسیطور سے کھینچے کھینچے درست ہوجاویگا بعد اوسکے ضماد مناسب کرکے بندش کردے **اونگلیون کا اوتر جانا اور اوسکی علامات کا بیان** جب کوئی اونگلی اوتر جاتی ہے باطن کف کی جھکتی ہے اور اوسی جگہہ اندر وار ایک بلندی سی پیدا ہوتی ہے اور بطرف مخالف لینے پشت دست کے گڑھا سا پڑجاتا ہے اسیطرح رسغ کی ہڈیون کا حال ہے بروقت اوتر جانے کے علاج اونگلی بعد اوتر جانے کے پھر اپنی جگہہ پر البتہ دشواری اور دقت سے درست بیٹھتی ہے اور واجب نہین ہے کہ برابر کھینچتے رہین اور بٹھایا کرین بلکہ چاہیے اوسکو پکڑکے اور سابہ کو اوپچا کرکے اوسی ہاتھ سے جو اوسکی جڑ کے نیچے اوسی جگہہ ہے جہان سے گرفت کیا ہے اور اوپر کیطرف اس طرح اوٹھاتین جیسے اونگلیون کو اوٹھارنا منظور ہے اسی ترکیب کے وقت اوتری ہوئی اپنی جگہہ پر درست بیٹھے گی اور چٹ سے ایک آواز پیدا ہوگی کہ اوس آواز سے شناخت اوسکی درست بیٹھنے کی کیجائے گی **انفکاک رسغ کی ہڈیون کا** واجب ہے کہ جہان تک ممکن ہے اونکے درست کرنے کی تدبیر کرین اور ہر ایک میل اور جھکاؤ کو اور ہر ایک اونچائی کو اوسکے خلاف جہت مین درست کرنا چاہیے اور پٹی جسے جبیرہ کہتے ہین اوپر رکھکر بندش کرنی چاہیے اور بندش کرکے چھوڑدین اور سیسہ کا لنگر جس سے ہمواری اور درستی پیدا ہو اور وضع خلقی پر اون ہڈیون کو محفوظ رکھے اور پھر دوبارہ اوترنے سے منع کرے لٹکانا چاہیے لیکن جبیرہ اور لنگر کے رکھنے سے پہلے واجب ہے کہ ضماد مقوی سے لیپ کرلین جسیاکہ اوسکا فائدہ اوپر کے ابحاث مین بخوبی بیان ہوچکا ہے اور کسی قسم کی حرکت نہ پہونچاتین **مہرہ گردن کا اوتر جانا اور نکل جانا** فقرہ پشت اور گردن کی اگر بالکل اوتر جاتین پھر ہلاکت مریض مین کچھ شبہہ باقی نہین رہتا اور اگر بالکل اوتر نہ جاتین مگر اپنی جگہہ سے زائل اور دور ہوجاتین اور زوال کثیر پیدا ہو جب بھی مہلک ہوتی ہین وجہ یہ ہے کہ نخاع مین انکے زوال سے تنگی ضرور پیدا ہوتی ہے اگرچہ کوئی شخص جوانمردی کرے اور اوسی حال پر رہنے دے پھر اگر فقرہ اولے گردن کا خواہ اوسکو متصل کا فقرہ اوتر جاے سانس کی آمد و رفت بند ہوجاویگی اور وہ ذی روح فوراً مرجاویگا اسلیے کہ عصب نفس مین اوسوقت تنگی پیدا ہوتی ہے اور اپنا فعل نہین کرسکتا اور اگر فقرہ پشت کا بطرف بطن کے اوتر گیا ہو اوسکا بھی علاج ممکن نہین ہے اور بہت جلد مہلک ہوتا ہے شاید اگر کسی جہ سے مہلت ملے اور سانس کی آمد و شد کا نفع ہونے لگے اور برابر ہوجاویگا اور اعضا رئیسہ بھی قتل کریگا پھر اعضا رئیسہ کا بھی تحمل ہوجاے اور نخاع مین زیادہ تنگی پیدا نہو خواہ تنگی تو ہو مگر ورم پیدا نہو خواہ ورم ہو مگر کسی قدر سکون ہوجاے اور زیادہ نہ بڑھے جب بھی کوئی نہ کوئی آفت نخاع مین اور بھی اوس مجموعہ اعضا مین واقع ہے ضرور ہوگی اور فضول بدنی بدون ارادہ کے خارج ہوا کرینگے اور اگر اس فقرہ کا انخلاع پشت کی طرف ہوا اوسکا ضرر نخاع کو بہت کم پہونچے گا لیکن کبھی قسم کا ضرر اس مین بھی ضرور پیدا ہوگا اور جو مجموعہ اسکی نیچے ہے اونمین ضعف ضرور پیدا ہوگا اور یا تو نمین ضعف عارض ہوگا اور یا فصل شانہ اور تشنج ضعف عارض ہوگا اور قوت قوی اور دفع شدید کیطرف اس فقرہ کی رد کرکے پھر نہین حاجت ہوگی اور ایسی زور سے جھٹکا لگاوے پڑینگے اور اتنا ٹھونکنا دکا ہوگا کہ شاید جو شاسان اس گرفت کا ہے اس فقرہ کی خبر نہ رکھے کہ فقرہ اپنی جگہہ پر بیٹھے یا نہ بیٹھے اوس سے پہلے ٹوٹ کر بکھر جائینگے اور پھر فائدہ اس تدبیر کا کیا ہوگا بلکہ ابھی

یہ فقرہ اپنی جگہ پر نہ پہونچیگا اور ان ٹھوکرون کے صدمہ سے سناسن وغیرہ ٹوٹ جاوینگے اور کبھی یہ فقرہ دونون طرف سے اوکھڑ جاتا ہے اور یہ امر عارض ایسا ہے جسکا بیان شاید ہمنے حدب اور کوزپشت کے مرض مین اچھی طرح کر دیا ہے اوسی مقام سے اسکی تفصیل دریافت کرنی چاہیے اور اسکا حکم تنگی عصب اور بدشواری رکدر نیکا ویسا ہی ہے جیسا اوس مقام پر مذکور ہوچکا علامت فقرات کے خلع کی یہ ہے کہ یا تو جو فقرہ اوکھڑ جاتا ہے اوس جگہ کسیقدر بلندی ظاہر ہوتی ہے خواہ تصفیح یعنے بطور پیالہ کے گڑھا سا پڑتا ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے سنسنہ کوئی ٹوٹ گیا ہے اسکے ٹوٹ جانے مین اتنا خوف نہین ہے مگر فقرہ کے اوتر جانے مین خوف ہلاک کا ہے

علاج اگر پشت کا فقرہ آگے کی طرف اوتر جاوے اوسوقت امید صحت بہت کم ہوتی ہے اور کمتر علاج اور تدبیر کارگر ہوتی ہے اور اگر پشت کی طرف اوتر جاوے اوسکی تدبیر یہ ہے کہ دونون گھٹنے جماکر اور خوب طاقت اور قوت کو کام مین لاکر درست کرین جس طرح حمامی مشت مال کرتے وقت زور کرتا ہے اوسیطرح اوسکے بٹھانے اور درست کرنے والے جراح وغیرہ کو کرنا چاہیے خواہ علیل کو پیٹکے بھل لٹکاکر اوسکے اوپر چڑھین اور مالش کرین سرسوی سے جس طرح نان پزانے کو زور زور سے گوندھتا ہو اور مشت زنی کرتا ہے اور اس تدبیر سے کشودگار کی امید نہ ہو اور اشکال زیادہ ہو **بقراط** کہتا ہے ایک تختہ لکڑی کا جسکا طول اور عرض علیل کی جسم کے برابر ہو تلاش کرین خواہ دوکانچہ ایسا ہی تلاش کرین جو قریب کسی دیوار کے واقع ہو اور عرض اور طول مین اوسیقدر ہو کہ علیل کے جسم سے نہ کھٹے نہ بڑھے اور طول اوسکا دیوار کیجانب ہو اور دیوار ایک قدم سے زیادہ بعید نہو اوس ایک پرچھونا برابر علیل کے قد کے بھائیر اور علیل کو حمام کراکے اوسی تختہ خواہ دوکانچہ پر پاؤن پھیلاکر مونہہ کے بھل لٹائین اور سینے پر اوسکے ایک نہالچہ وغیرہ لپیٹین اور اوسکو اطراف کو دونون بغل کے نیچے سے باہر نکال دین اور دونون قدم کو دونون کنف سے باندھین اور اطراف نہالچہ کو ایک لکڑی سے جسکی شکل مستطیل ہو اور مشابہ بستہ ہاون کے ہو باندھین اور اس لکڑی کو سیدھی زمین پر کھڑی کرین بطور عمود کے اوس تختہ کے کنارے جس پر علیل کو لٹایا ہے خواہ اوسی دوکانچہ کے کنارہ پر کھڑا کرین جو اسکے لیٹنے کا مقام ہے اور ایک خادم جو زبردست علیل کے کھڑا ہو اوسے پکڑا دین کہ مضبوطی سے اسکو تھامے رہے اور خوب گرفت کرے اور البتہ ہوشیاری سے وہ خادم لکڑی اسے لیکر کہ اسکا نیچے والا کنارہ کسی ایسی ٹیک پر مستند ہو اور اوپر کا کنارہ جو نزدیک علیل کے سر کے ہے اوسکو وہ خادم کھینچے رہے اور جسوقت ضرورت اور حاجت ہو اور جو وقت اوسکے کھینچنے کا آتا ہے اوسوقت فوراً اسے کھینچ لے اور دونون پاؤن علیل کے ساتھ ہی اور پورے پورے ایک نہالچہ سے باندھے جاوین اوپر رکھکے اور اوپر کپڑے اور اسی طرح جو موضع بلند ہے اوس مقام پر جہان انکا اجتماع ہوتا ہے کسی اور چیز سے اوس موضع کو باندھین اور ان سب رباطات اور بندش کی چیزون کے اطراف کھچا کر کے کسی اور لکڑی سے باندھ دی جو مشابہ دستہ ہاون کے ہو جیسے دستہ ابھی مذکور ہوچکا اور نزدیک کنارہ اوس لکڑی کے جو قریب علیل کے پاؤن کے ہے اس دستہ دوسری کو اوسیطرح کھڑا کرین جسطرح پہلے لکڑی قریب سر کے کھڑی کی تھی اوسکے اعوان اور انصار کو حکم کرین کہ اس لکڑی سے برخلاف جہت اوترنے فقرے کے کھینچین اور خوب زور لگاوین بعض آدمی اس کھینچنے والے کے ساتھ اور قسم کے آلات تجویز کرتے ہین اور یہ آلات بطور سہام کے اوسی لکڑی پر جڑتے ہین جو اس بڑی لکڑی کے قریب کھڑی ہے خواہ اوس دوکانچہ کے قریب لیجائے وہ دونون کنارے جو متصل اور دونون پاؤن کے ہین جب یہ سہام اور نوکین گھومتی ہوئی حرکت کرتی ہین اسی جہت سے رباطات بھی پیچیدہ ہوکر کھچ جاتے ہین۔ اور سزاوار ہے کہ کشش اس درجہ پر پہونچے جس درجہ پر پہونچنے سے

کوبڑ کا دبڑہے اصل کنفین سے دفع کیا جاوے اور اگر احتیاج اوسی کوبڑ اور مقام متحدب پر بیٹھنے کی ہو تو ہم اس فعل کو کرین گے اور کچھ خوف اوسپر نہیں سے نکر بیٹھے پھر اگر فقرے درست ہو کر اپنی جگہ پر نہ بیٹھین اور یہ تدبیرات مذکورہ بالا کچھ کارگر نہ ہون اور خلیل کو محل تنگ گیری اور ضغطہ کا بھی ہو مناسب ہو کہ ایک گڑھا کھودین کسی دیوار مین جسکا طول شبیہ پرالہ کے ہو سامنے اسی کوزپشت کے اور طول اوس گڑھے کا بقدر ایک ذراع کے ہو اور زیادہ اونچا اور بلند فقرات علیل سے نہ ہو اور نہ فقرات سے زیادہ نیچا اور پست ہو بلکہ چاہیے کہ گڑھا جیسا اور جیسا ہو چکا ہے ویسا ہی ہو اور بہنے اسی وجہ سے اوپر بھی کہا ہے کہ جو لکڑی دیوار کے قریب رکھی جاتی ہے وہ دیوار سے متصل ہو بعد ازان ایک لوح خواہ تختی جسکا طول وعرض معتدل ہو لیکر ایک کنارہ اوسکا اسی گڑھے مین داخل کرین جو دیوار مین بنایا گیا ہے اور اوسکے وسط مین رکھین خواہ جس مقام کی رسائی اس کوزپشت تک ہوتی ہے اور وہ سراسر اسی لکڑی کا نیچے کیطرف رکھین تا اینکہ فقرات سب برابر ہو کر معلوم ہو جاوے کہ درست ہو گئے اور خوب سیدھی ہو گئے ہین بقراط نے ذکر کیا ہے فقط کھینچنا بدون لوح اور تختہ وغیرہ کے اس ناہمواری کو درست کر دیتا ہے اور یہ بھی اوسکا مقولہ ہے کہ تختی کی بندش سے فقرہ اپنے ٹھکانے پر آجاتا ہے۔ اگر یہ قول بقراط کا صحیح ہے اور بدون زحمت اور زیادہ کلفت کے درستی ہو سکتی ہے پھر کیا حاجت ہے کہ ہم ویسی کشش جسے بیان کر چکے ہین ابتدا مین اوس قسم کی استعمال کرین جسکا نام زوال فقار ہے اور اسقدر استعمال اوس کشش کا جسمین تختہ بندی کی نہ ہو سکے کرین۔ اور بعد درست اور برابر کرنے کے ایک تختی لکڑی کی جسکا عرض بقدر انگشت کا ہو اور طول اوسکا اوسقدر ہو کہ کوزپشت پر برابر بیٹھ جاوے اور صحیح فقرات کو محیط ہو جاوے بنا مین اور اوسپر ایک پرگتان کا لپیٹ کر خواہ کوئی مشاقہ اور خواہ کتان کا لپیٹ کر باندھین تا اوس لکڑی کی رگڑ جلد مین خراش پیدا نہ کرے اور گردن پر اوسی تختی کو رکھا بھی وغیرہ سے باندھین اور خلیل کو غذائے لطیف کھلاتین اور اگر اس ترکیب کے بعد بھی بقیہ باقی رہجاوے اور کسی قدر حدبہ یعنے کوبڑ باقی رہے سزاوار یہی ہے کہ استعمال علاج کا ایسی آلہ سے کرین جو مرخی اور ملین ہون اور وہ تختی بھی باندھین رہین جسکا ذکر ابھی ہو چکا ہے کبھی بعض آدمی ایک تختہ شیشہ کا بھی استعمال کرتے ہین بجاے اس لکڑی کے تختہ کے اور اگر خلع ایک ہی جانب مین مع مذریعیہ ہونگے درست اور برابر کیجاوے گی ایک جبارہ ہوا کہ دو ہون اور جبارہ اوس جبیرہ کو کہتے ہین جو دو لکڑی مڈیون کی درست اور سیدھا کرنے کے واسطے بنائی جاتی ہین اور اوسے بندش کیجاتی ہے۔ جو خلع فقرہ کا عنق مین بطرف خلف کے ہو اور یہی قسم ایسی ہے جسکا علاج ممکن ہے۔ پس واجب ہو کہ مریض کو مستلقی کرین اور اسکے بعد سر کو اوپر کیطرف کھینچین اور ہر نرمی فقرہ متخلع کو برابر اور درست کر دین و باگر اور مالش کر کے جب برابر بیٹھ جاوے اوپر ضماد مقوی رکھین اور مذریعہ حرقون کے اونچا کر کے اوپر جبارہ مذکور باندھین اور مقدار جبارہ کے بقدر گردن کے ہو اور طول مین بھی گردن کے برابر ہو پھر اوسکے بعد سر اور سینہ تک بندش کرین مگر حلق کو بندش سے بچا دین اور بہت دنون بعد اس بندش کو کھولین اور جس دور و نسے اسکی بندش ہو مناسب ہو کہ وہ کپڑے کے کنارے اور حاشیہ سے نکالے ہوئے ہون جو گندی اور استری کرنے سے چھٹے ہو جاتے ہین اسلیے کہ کورا ڈورا اونپت زیادہ پیدا کرتا ہے

غصص کے اوتر جانے کا بیان غصص استخوان ہنسلی کو کہتے ہین جس پر زور دیکر آدمی بیٹھتا ہے یہ ہڈی جب اوتر جاتی ہے بذریعہ جس کے اسکا اوتر جانا دریافت ہوتا ہے اور ہڈی کا اوتر جانا کبھی بذریعہ جس بصر اور دریافت ہوتا ہے اور اسطرح بھی دریافت ہوتا ہے کہ علیل اپنا پاؤن پھیلا نہین سکتا ہے نہ موضع خلع مین اور نہ قریب رکبہ کے بلکہ دوبارا نانو کا اوسپر بہت ہی شاق اور گران ہوتا ہے تدبیر اسکے چڑھانے اور درست کرنے کی یہ ہے کہ بیچ کی انگلی مقعد مین داخل کر کے اسقدر درست اور ہموار کرین کہ سامنے مقام خلع کے انگلی پہونچ جاوے اور بعد ازان بقوت تمام اوپر کیطرف انگلی کو دبائین اور دوسرے ہاتھ سے غصص کو بھی سنبھالے

رہین اور دبائے جاتین تاکہ بڑی عضلص کی برابر ہوجاے۔ خواہ اوسپر ضماد لگائین اور بندش کرین اور غذاے علیل مین تقلیل کرین تاکہ برآمد بھی کم برآمد ہو مگر پھر بھی ایسی غذا فرد رکھلائین جس سے تینون طبیعت مین بنی رہے **ورک کا اوتر جانا** کبھی ران مین بھی وہی مادہ پہونچتا ہے جو صدمہ عضد کو پہونچتا ہے کہ نیچے کی طرف اوتر کر مثل مستر خی کے ڈھیلا ہوجاتا ہے اور جیب ران اوتر جاتی ہے پاؤن کا دراز ہونا اور بخوبی پھیلنا دشوار ہوتا ہے نہ اوس مقام کے قریب سے جہان خلع عارض ہوا ہے اور نہ زانو کے قریب سے بلکہ زانو کے قریب سے زیادہ دشوار ہوتا ہے اور ران اندر کیطرف بھی اوتر جاتی ہے اور باہر کیطرف بھی لیکن اکثر اسکا خلع باہر کیطرف ہوتا ہے اور اندر کیطرف کمتر واقع ہوتا ہے اور کبھی آگے اور پیچھے کیطرف بھی اوتر جاتی ہے اور اسباب وہی بعینہٖ ہوتے ہین جو اور اعضا کے خلع مین بیان ہوچکے ہین اگر ران بروقت ولادت مولود کے خواہ جنین کے چاک کرکے نکالتے وقت اوتر جاے اوس پاؤن کی خلقت کوتاہ ہوجاتی ہے اور اسلئے یعنے بندلی باریک ہوکر بدن کے بوجھ اوٹھانے سے عاجز اور ضعیف ہوتی ہے اور قادر برداشت قوائم جسم کی اور تحریک پر نہین ہوتی۔

علامات ورک کے اندر کیطرف خلع سے کبھی وہ پاؤن جسکا ورک اوتر گیا ہے بہ نسبت دوسرے پاؤن کے طولانی نظر آتا ہے اور زانو نرم ہوجاتا ہے کہ قادر دوہرا ہونے کے نزدیک کشش ران کی نہین ہوتا ہے اور اربہ یعنے کش ران منتفخ اور پھولا ہوا متورم نظر آتا ہے اسلیے کہ سرا ورک کا اوسمین دھسا ہوا ہوتا ہے اور اگر ورک بطرف خارج کے اوتر جاے پاؤن چھوٹا اور قصیر ہوجاتا ہے اور کش ران مین عمق اوسکے مقابل پیچھے کیطرف ایک بلندی اور انتفاخ سا نظر آتا ہے اور زانو کا حال یہ ہوتا ہے جیسے گرا پڑا ہوا ہے اندر کیطرف اور اگر آگے کی طرف اوتر جاے پاؤن اطول ہوجائیگا اور علیل کو یہ امر ممکن ہوتا ہے کہ ایک مسافت معین تک پاؤن کو دراز کرسکتا ہے مگر دوہرا کرنا پاؤن کا بدون الم شدید کے اوسے ممکن نہین ہوتا اور چلنا البتہ کسیقدر اوس سے نہین ہوسکتا ہے اور اگر بہ تکلف چلے پیچھے کی طرف پاؤن ہمیشہ ہموہوجاتا ہے اور کبھی اسی وجہ سے کش ران مین ورم بھی عارض ہوتا ہے اور بول مین احتباس پیدا ہوتا ہے اور اگر پیچھے کی طرف اوتر جاے پاؤن اوسکا قصیر ہوجاے گا اور پھیلانا اور سیدھا دونون متعذر اور دشوار ہوتے ہین لیکن کبھی ساق کا دوہرا کرنا ہمراہ دوسرے کرنے کش ران کے ممکن ہوتا ہے **مترجم** کہتا ہے مراد شیخ کی دوہرا کرنے اربہ سے بموجب تصریح شیخ اسی مقام کے حاشیہ پر یہ ہے کہ کہ ساق کا دوہرا کرنا بدون دوسرے کرنے ران کے ممکن نہین ہوتا بطرف کش ران کے ایسا تین ممکن ہے جس طرح صحیح لوگ خواہ جو لوگ ران کو آگے کیطرف دوہرا لیتے ہین جیسے سوتے وقت آدمی ران کو دوہرا کرلیتا ہے اور یہ بلقصان اس مریض کو لاحق ہوتا ہے اگر یہ صحیح اور اصلی خلقت پر ہوتا ساق کو بدون دوہرا کرنے ران کے دوہرا لیتا اور اب اسوقت اسی قدرت نہین ہے کہ ساق کو بدون دوہرانے ران کے دوہرا کرلے **متن** ران کی جڑ مین ایک قسم کا استرخا پیدا ہوتا ہے اور سرا فخذ کا کسیقدر کج ہوجاتا ہے **علاج** بہت جلد اسکی تدبیر کرنی چاہیے اسلیے کہ اگر جلدی سے درست نکرین گے اور وہ اپنی اصلی جگہ پر درست نہ بیٹھے تو اگر اوسکی رطوبات کا انصباب ہوتا ہے اور وہ رطوبات متعفن ہوکر فساد عضو تک نوبت پہونچاتے ہین اور تمام عضو کو فاسد کردیتے ہین اور اسکے تابع جو خطرہ ہے وہ کسی پر مخفی نہین ہے ران کے پیچھے کیطرف اوتر جانیکی درستی اسطرح پر کرنی چاہیے کہ پاؤن کو کھینچے کر اوسے اپنی جگہ پر رد کرنا چاہیے اور اس سے پہلے پاؤن کو داہنے اور بائین استقدر ہلائین اور حرکت دین تاکہ سامنے اوس مقام کے آجاے جہان پر اس کا بیٹھنا مطلوب ہے اور تنگ سب کیطرح ایک تسمہ خواہ دو تنگ کی پٹی یا نوار وغیرہ لیکر مثل رکاب کے ایک چیز بنائی جاے اور ساق کے اوپر استوار باندھی جاے اور پھر ران پر مضبوط کرکے بندش کرین اور چند پھیرے اسیطرح باستواری لگائین

اور ایسی طرح مضبوط بنا ئین کہ مشک ران کو لٹکا وین ایسی طرح کہ ساق کو دراز ہونا بعد اس تعلیق کے ممکن نہو اگر خلع ورک اندر کیطرف ہوا ہو اوسے رکوع کرنے کی اجازت دین گے اور ایک آدمی قوی اوسے تھامے رہے ایک طرف سے اور مجبر یعنے ران کا جھٹکا دالا اپنے دونون ہاتہ ران کے سرے پر نزدیک انو کے لائے اور اندر کیطرف اوسے کھینچے اسطرح پر کہ دوسرے کنارے کو اوپر کیطرف حاکم مین دفع کرے اور اگر اس شخص کی مدد کوئی دوسرا شخص دوسری طرف تحریک دہندہ بن کرے اور کسی پٹی خواہ ریسمان کی سہارے سے قادر اعانت پر ہوا ہو یہ بہت ہی خوب ہوگا اور بعد ازان کہ چرہ جانے کے بندش کر دی جاے اگر ران بطرف خارج کے اوتر گئی ہو درست کرنیوالی کو چاہیے کہ ران کے اوس کنارے سے گرفت کرے جو نزدیک انو کے ہے اور اوسے حرکت دے خلاف جہت خلع مین اور ایک دوسرا آدمی ران کے دوسرے کنارے کو اسی طرح خلاف جہت شغل دل کی حرکت دے اور سہارا اس دوسرے کو رسی اور عصابہ وغیرہ سے ملا جو ران اگر بطرف مقادیم بدن کے یعنے آگے کیطرف اوتر گئی ہے خواہ پیچھے کیطرف اوکھڑی ہے مجبر کو چاہیے کہ بیخ ران کو کسی نہالچہ وغیرہ سے مضبوط باندہ کر اور مونڈہے کو اوس جہت مین لے جدہر ران بوجہ خلع کے مائل ہوا اور پاون علیل کا دونون کنارے نہالچہ سے گرفت کرے اور پھر سب کے سب جنبی آدمی درستی پر لگے ہون اور ایک جنبی سنبھالے ہوے رہین کیبارگی کھینچین اور زور کرین اور علیل کو ہوا مین معلق اوپر اور اسی ترکیب سے اور صورتین خلع کی جو اوپر مذکور ہوچکی ہین اونمین بھی درستی پیدا ہوتی ہے اور کبھی بذریعہ برم کے ہوا ایک آلہ خاص ہے اوس سے بھی درستی انکے اوتر جانے کی کیجاتی ہے۔ برم کی کیفیت اور صورت بعض اطبا نے بہت ہی اچھی بیان کی ہے۔ اور کہا ہے اوسی حکیم نے کہ پہلے ایک گڑہا کھودے اور وہ گڑہا مستطیل ہو کسی لکڑی مین کھودا جاے اور وہ ساری لکڑی کا گڑہا مشابہ خندق کے ہوا اور عرض اور عمق اس گڑہے کا تین انگشت سے زیادہ نہوا اور جسقدر گڑہے اسی لکڑی مین کھودی جائین اونمین آلیسمیع دو ہی چار انگشت سے زیادہ نہو تا کہ برم ان مین گرہون مین سے کسی ایک گرہ مین رکھا جاے اور باندہ دیا جاے اور دفع ہونا اور ہٹ جانا جبرم کا اوسی طرف ہو جدہر اوسکا دفع کرنا مناسب ہے اور وسط مین اوس لکڑی کے خواہ کسی دو کانچہ کے بیچ مین ایک اور لکڑی نصب کیجاے اور عمود علی الاطلاق ہوا اوس لکڑی کا طول برابر طول قدم کے ہوا اور موٹائی اوسکی بقدر چوب دستی تبر کی ہو تا کہ جب علیل بیٹھے کے بھل لیٹے یہ لکڑی درمیان رودہاے معلومہ اور اس فخذ کے گھوم جائے اسلیے کہ یہ لکڑی جسد کو مانع اس بات سے ہوتی ہے کہ جو لوگ پاون کیطرف سے کھینچتے ہین اونمین جھکنے خواہ کرنے سے روکتی ہے اسلیے کہ اکثر حاجت اوپر کیطرف سے کھینچنے کی ہوتی ہے۔ اور بالفعل پھر جسد جسوقت نیچے کیطرف کھینچا جاتا ہے یہ لکڑی ران کے سرے کو بطرف خارج کے دفع کرتی ہے اور لایق اور سزاوار یہی ہے کہ نیچے کیطرف اوسی طور سے کھینچین جیسے اوپر بیان کر چکے ہین خصوصاً پاون کو اوسی خاص شکل سے کھینچنا بہت ہی مناسب ہے پھر اگر سر ران کا اس تدبیر سے اپنی جگہ مین داخل نہوا اور درست ہو کر بیٹھے مناسب ہے کہ وہ لکڑی جو عمود کی طور پر نصب کی ہے نکالکر دو اور لکڑیان دو طرف اسی لکڑی کے نصب کر ہر طرف ایک لکڑی مثل پشتیبان دروازے کے ہو اور طول ہر ایک کا ایک قدم سے زیادہ نہو اور سکے بعد اون دونون لکڑیون پر ایک اور تیسری لکڑی لگا ئین تا کہ صورت اس مجموعہ کی مثل ترکیب خشبہ سلم یعنے چوکھٹ اور بازو وغیرہ کے ہو اور تینون لکڑیون کے اجتماع سے ایک شکل شبیہ اوس حرف کی پیدا ہو جسے یونانی مین نبطا کہتے ہین اسلیے کہ یہ شکل اوسیوقت پیدا ہوگی جب تیسری لکڑی بیچمین دونون کنارے کی رکھی جاے گی بعد ازان علیل کو صحیح جانب کی کروٹ لٹائین اور جو ران صحیح اور بے جوڑ ہے

اوسے کھینچین انمین دونون پشتیبان کے درمیان مین جو نیچے اوس لکڑی کے ہین جو مشابہ پشتیبان سلم کے ہے اور جو ران علیل ہو اسی پشتیبان کے اوپر رہے تاکہ سرا ران کا پشتیبان کے اوپر سوار رہے لیکن پہلے پشتیبان پر ایک کپڑا لپیٹا ہوا اور خوب پیمیدہ کرکے بچھا دین تاکہ لکڑی کی رگڑ اور سختی سے گزند علیل کو نہ پہونچے اور ان کو چھلنے خواہ رگڑنے کا صدمہ نہ ہو اوسکے بعد ایک اور لکڑی جسکا عرض معتدل ہو اور طول اوسکا استدر کہ ران کے سرے سے کعب تک پہونچ جاوے طیار کرکے ساق کے نیچے طول مین رکھین تاکہ سرا ران کا کعب تک اس ڈنڈی کی گرفت مین آجاوے اور خوب طرح اس سے پاون کو باندہ دین اوسکے بعد ران کو کھینچنا شروع کرین خواہ اوس لکڑی سے جو مشابہ دستہ ہاون کے ہے جسکا استعمال کوٹنا اور حدبہ کے مقام مین لکھا گیا ہے خواہ اوسطرح کھینچین جو ہمنے خاص اپنی ترکیب کشش کی بیان کی ہے لیکن یہان پر مناسب ہے کہ ساق کو نیچے کیطرف مع اوس ڈنڈی کے جو ران سے کعب تک بندھا ہوا ہے کھینچین تاکہ سرا ران کا اپنے موضع اصلی پر اس مرشد بد کی وجہ سے آجاوے ایک اور بھی قسم درستی کی ہے کہ جس سے اس فخذ اپنی جگہ پر درست ہوکر بیٹھ جاتا ہے اور لکڑی یہ علیل کو کھینچنے کی کچھ حاجت نہین ہوتی اور وہ قسم تدبیر کی ایسی ہے جسکی مدح بقراط حکیم بھی کرتا ہے وہ یہ ہے کہ بقراط کہتا ہے کہ علیل کے دونون ہاتھہ کسی رسہانچہ وغیرہ سے باندھین اور دونون پاون بھی اوسکے خوب مضبوط کسی قماط یعنے رسہانچہ وغیرہ سے باندھین مگر یہ کپڑا کعبین اور رکبتین پر نہ پہونچے اور ہر ایک کو بعد بسبت دوسری ہاتہ یا پاون کے چار انگل سے زیادہ نہو اور جو ساق اوتری ہوئی ران سے ملی ہے یہ نسبت دوسرے پاون کی ساق سے پھیلی ہوئی ہو یعنے چار انگل اسکا پھیلاؤ زیادہ ہو اور اوسکا کم ہو اور زمین سے بقدر دو ذراع کے اونچی ہو اوسکے بعد ایک شخص ماہر اور تجربہ کار جوان قوی علیل کو گودین لے اور زور پہونچائے اوتری ہوئی ران مین اوس مقام پر جو نہایت موٹا ہے اور زمین سے ران کا سر ابھی ہے اور علیل کو دفعتہً نہ کاوے کہ اگر یہ حرکت بیمار سے کریگا بہت آسانی سے ران اپنے اصلی موضع مین درست ہوکر بیٹھ جائیگی اور داخل ہوجائیگی اور یہ ترکیب اور سب ترکیبون سے اچھی اور آسان ہے اسلیے کہ اسمین اور اعمال کی ضرورت نہین ہے جو جو باتین اوپر کی تراکیب مین درکار ہوتی تھین اسصورت مین کسی کی حاجت نہین ہے پھر بھی اگر علاج کرنے والے اس ترکیب کو اچھا نہین کرسکتے اور خوب مشاقی سے اسکا عمل درست اونسے نہین ہوسکتا ہے اسلیے کہ وہ سستی اور تہاون کی راہ سے اس ترکیب کو آسان سمجھکر اس سے باز رہتے رہتے لیکن اگر ران کی جدائی بطرف خارج کے واقع ہوئی ہو اور باہر کیطرف جدا ہوئی ہو پس مناسب ہے کہ ران، روف کو جسطرح کہ ہمنے کہا ہے دراز کرکے جدا اوسکے طبیب کو چاہیے کہ بندیہ بیرم کے خارج سے بطرف داخل کے دفع کرے پہلے بیرم کو سرے کو کسی گدے وغیرہ مین رکھدین تاکہ یکیہ اوس جگہ نہو سکے اور بعض لوگ مدوکار صحیح اور درست ران کیطرف سے ہون کہ اودہر سے بھی دفع کیا جاوے اور تھوڑا تھوڑا لین تاکہ زیادہ دفع نہو جاوے اور اگر خلع بہ طرف قدام کے ہو لازم ہے کہ جوان اوکھڑ گئی ہے اسی کو کھینچین اور بعد ازان ایک مرد قوی زور اور اپنے داہنے ہاتہ کی ہتھیلی کی جرکش ران علیل پر رکھکر اوسے خوب تنگی سے گرفت کرے دوسرے ہاتہ سے اور باوجود اس گرفت کے اسفل کی طرف بجانب زانو کے دراز کرے اور اگر خلع بطرف خلف کے ہو اوسوقت بیمار کی ران کو نیچے کی طرف دراز نہ کرے بلکہ وہ ران زمین سے مرتفع اور بلند ہو بلکہ اوسوقت چاہیے کہ وہ ران کسی سخت چیز پر رکھی ہوئی ہو جیسا کہ اگر ورک بطرف خارج کے اوکھڑا ہوا ہو اوسوقت بھی اسیطرح کسی سخت چیز پر رکھکر دراز کرے جیسے ہمنے حدبہ اور کوزپشت کو دفع کرنے مین بیان کیا ہے پس لازم ہے کہ عضو علیل کو کسی لکڑی کے تختہ خواہ دو کاخ وغیرہ پر رکھکر کھینچے اور رباطات خواہ ڈورے وغیرہ جس سے بند غ کرنی منظور ہو اونمین ایک پر باندھین ایکہ ساق پر باندھین جیسے ابھی ہمنے کہا ہے اور مناسب ہے کہ استعمال کیس بعنے خاک آلودہ ہونے اور لوٹنے کا اوسی تختہ پر متصل رودون کے ہو اور متصل اوس مقام کے ہو جہان پر متصل

نکل گیا ہے پس ہمکو اسیقدر اقسام خلع مین ورک کی بیان کرنا تھا جسے ہمنے ذکر کیا اور یہ خلع وہ ہے جو ورک کو کسی ایسی علت سے عارض ہوتی ہے جو اوسمین ہے اور پہلے ہوے لیکن کبھی بوجہ کثرت رطوبت کے بھی ورک اوتر جاتا ہے جیسے کتف بھی اسی وجہ سے اوتر جاتا ہے ایسے وقت مین لازم ہے کہ داغ دینے کا استعمال کرین جس طرح ہمنے مقام خاص مین بیان کیا ہے **خلع رکبہ کا** رکبہ یعنے زانو بہت جلد اوتر جاتا ہے اور کبھی بدون سبب قوی کے بھی اوتر جاتا ہے اور کبھی جلد چلنے سے بھی خواہ تھوڑی سے پھیلنے سے بھی اوتر جاتا ہے جیسے لمی بھی اکثر بلا سبب اوتر جاتا ہے بدون انگڑائی لینے کے اور کبھی زانو پر طرف سے اوتر جاتا ہے سواے آگے کی جانب کی بسبب فلکہ یعنے چرخہ کے اور اوسکی معاونت ہوتی ہے **علاج** یہ ہے کہ بیمار کو کسی کرسی وغیرہ پر بٹھا کر قریب زمین کے دونون پانون اوسکے تھوڑے سے اوٹھاوین اور بلند کرین بعد ازان اوسکے دونون ہاتھ اوپر کیطرف اور نیچے کیطرف اوٹھاوین اور دراز کرین اور خوب قوت سے کھینچین اور درست کرنیوالا تفصل رکبہ کو اپنی اصلی حالت کیطرف اوسے پھیرے جو اور اقسام کے خلع مین بحکم کلی بیان کیا ہے اور بعد ازان اوسپر بندش کردین **رفقہ کا خلع اور یہی زانو کا** وہ ہے جب اسمین اخلاع عارض ہوتا ہے واجب ہے کہ پانون کو دراز کرکے فلکہ کو اپنی جگہ پر پھیر لاوین اوسکے بعد ڈانو کے شکم کو خرقہ وغیرہ سے بھر دین جو دوسرے ہونے سے منع کرین اور اوسپر چیرے اور لکڑیان جو مانع میلان کو جہت میل ہین درست کرکے باندھ دین جب خوب درست اور ٹھیک سے اپنی جگہ پر ٹھہر جاوے اور اپنی جگہ کو خوب گرفت کرکے پھر زانو کو جلدی دوسرا نہ چاہیے بلکہ تھوڑا تھوڑا بہت دونون بعد اسمین خم دینا لازم ہے تاکہ ناگوار نہ ہو اور ایسا نہو کہ دوسرا نے سے پھر اوکھڑ جاوے **پاشنہ یا کا جوڑ کعب کی نزدیک کا اوتر جانا** کبھی کعب یعنے ٹخنا پانو کا بھی اوکھڑ جاتا ہے اوسوقت بقوت کھینچنے کی حاجت ہوتی ہے اور علاج شدید اور سخت کی حاجت ہوتی ہے اور بقوت ٹالنا پڑتا ہے تب جاکر وہ اپنی جگہ پر عود کرتا ہے پھر جب عود کرآئے چلنے پھرنے کو بالکل ترک کردینا چاہیے اور چالیس روز تک صاحب فراش ہوکر بیٹھنا چاہیے تاکہ پھر دوبارہ اوکھڑنہ جاوے اور اگر تھوڑا سا زائل ہوا ہے اوسکے واسطے تھوڑی سی کشش کافی ہوتی ہے اور اوسکے بعد اپنی جگہ پر رد کرنا چاہیے اور اگر تمام وکمال جدا ہو جاوے اور اوکھڑ جاوے۔ پس واجب ہے کہ اگر شدت ہو اور حرکت کو قبول نکرتا ہو اور مطیع بخوبی نہ ہو کہ اپنی جگہ پر واپس آئے جیسے حکما اوائل نے کہا ہے اوسی طرح تدبیر کرین اونکی تدبیر یہ ہے کہ تھوڑا سا پھیلا کر پٹھہ کے بھل زمین پر دراز ہو جاوین اور تکیہ لگاوین اوسپر چورمیان دونون ران کے اور رودون کے ہے اور وہ تکیہ بہت طولانی ہو اور زیادہ گرا ہوا ہو تاکہ اوسکے ہر دو قت آڑ لگانے کے حرکت اور جنبش نہ ہو اور جسوقت اوسکا پانون کھینچا جاوے یہ تکیہ جسم کو ہلنے سے روکے اور چاہیے کہ اس تکیہ پر اعتماد قبل از استلقاے علیل کے کرین اور کوئی بڑی لکڑی جیسی اوپر بیان ہو چکی ہے موجود ہو یعنے جسکے وسط مین دوسری لکڑی لگائی ہوئی ہوتی ہے جو اوسپر بطور ٹیک اور تکیہ کے لگی ہوتی ہے۔ پس چاہیے کہ اسی لکڑی پر کشش واقع ہو اور مناسب ہے کہ اور کوئی مددگار ران کو مضبوطی سے گرفت کرے اور کھینچے اور تیسرا اور ایک مددگار ہو جو پانون کو اپنے دونون ہاتھون سے کھینچے خواہ کسی تسمے وغیرہ مین باندھکر خلاف مددگار اول کے جہت کھینچے اور طبیب اپنے ہاتھ سے اوس اوکھڑے ہوئے مقام کو برابر کرے اور ایک معین اور ہو جو دوسری پانون کو نیچے سے گرفت کیے رہے اور بعد درست کرنے اور بٹھانے کے بہت مستحکم پٹی وغیرہ سے بندش کرین اور بعض پٹیون کی رسائی پشت قدم کی بڑیون تک ہونی چاہیے اور بعض کی کعب تک اور انہین دونون مقام پر انکی بندش کردینی لازم ہے اور جو بٹھہ پاشنہ پا پر واقع ہو بندش کیوقت اوسے بچانا چاہیے ایسا نہ ہو کہ اوسپر سخت بندش ہو اور کسی پٹی کے نیچے وہ بٹھہ آجاوے ورنہ ضرر عظیم پیدا ہوگا اور چالیس دن تک بیمار کو چلنے سے منع کرنا ضرور ہے اور اس زمانہ مین شب کو بھی چلنے پھرنے سے ممانعت ضرور ہے اسلیے کہ اگر

یہ لوگ قبل صحت تمام کے چلین پھیرین گے اچھی طرحسے عضو درست نہوگا اور علاج مین یا فساد پیدا ہوگا اگر ہڈی باشپلی کی بوجہ کودنے خواہ اوپر چڑھنے کے زائل ہوا اور یہ بات اکثر عارض ہوتی ہے اور اس ہڈی کے اوتر جانے سے درم گرم عارض ہونا لازم ہے کہ اس عضو کو اسطرح درست کرین کہ مریض کو موقعہ کے بعد لیکر اور عضو اوف کو کھینچین اور برابر کرین اور جو ظلمات اورام مین تسکین پیدا کرتے ہین اونکا استعمال کرین اور استوار اور مضبوط پٹیون سے بندش کرین اور آرام اور سکون مریض کو زیادہ دین اور جب تک عضو علیل بخوبی درست نہوجاے کسی قسم کی حرکت جسم پر مریض کے واقع نہونے پاے اور کعب کو خوب طرح سے باندہ دین اور اونگلیون کو بھی بندش کرین مگر پاشنہ کھلا رہے **قدم کی ہڈیون کا اوتر جانا** اسکی تدبیر بھی قریب شانہ کی ہڈیون کے اوتر جانے کے ہے اور کبھی اسکی درستی مین فقط اسقدر تدبیر کافی ہوتی ہے کہ طبیب خواہ جراح اپنے قدم سے اونکو روندے اور ہمیشہ کڑا حائل کرکے اسطرح بالمال کرتی تا درست ہوجاے مین بعد درست کرنے کے ضماد کرین اور بندش باستواری کرین جیسا کہ اوپر مذکور ہوچکا ہے والعلم **دوسرا مقالہ قواعد کلیہ کسر کے یعنے ٹوٹ جانے اعضا کے بیان مین بیان عام ٹوٹ جانے کا** کسر اوس تفرق اتصال خاص کو کہتے ہین جو ہڈیون مین پیدا ہوا اور کبھی شکست استخوان کی مقامات مین جدا جدا واقع ہوتی ہے اگر چھوٹی چھوٹی کرچین بوجہ اس کسر کی ہڈی مین ہوجاتی ہین اوسے رض کہتے ہین اور کبھی متفرق نہین واقع ہوتا اور جو کسر متفرق واقع نہین ہوتا اوسکی بھی دو قسمین ہین کبھی برابر ہوتا ہے اور کبھی مشعب اور مختلف ہوتا ہے اور کسر مستوی کبھی عرض مین واقع ہوتا ہے اور کبھی طول مین اور عرض مین جو واقع ہوتا ہے وہ بھی بھی کھلا ہوا ہوتا ہے اور کبھی کھلا ہوا نہین ہوتا ہے طول مین جو کسر واقع ہوا اوسکو صدع کہتے ہین اور قسم اوس کسر کو کہتے ہین جو بخوبی ظاہر نہ ہو ایک قوم نے اصناف کسر کے بہت سے نام بیدا گانہ تجویز کیے ہین پس جو کسر عظیم ہو اور عرض اور عمق مین دور تک پہونچا ہو اوسے شجلی اور مروئی کہتے ہین اور جو طول مین فقط دور تک پہونچا اوسی مشعب کہتی ہین اور جو کسر طول مین پیدا ہوا اور اوسمین استعراض بھی کسیقدر ہوا اوسے ہلالی اور قضوی کہتے ہین اور جس کسر مین ہڈی کے اجزا چھوٹے چھوٹے ہوجائین اوسے سویقی اور جریشی اور جرشی کہتے ہین جب کسی ہڈی مین فکسار پورا پیدا ہو پھر دونون ہڈیون مین ویسے مماسات جو اتصال طبعی کو باقی رکھی نہین رہ سکتے۔ بلکہ وہ دونون ہڈیان بالفرض جدا اور ایک ہوجانگی اور اونمین مماسات مذکورہ باقی نہ رہے کی اور اسی زوال اور جدائی کیوجہ سے جو گوشت اوپر اس ہڈی کو محیط ہین اونمین ایک کی خشونت فرور پیدا ہوتی ہے اس نخشن کیوجہ سے درد پیدا ہوتا ہے اور تابع اس درد کے ورم ہوتا ہے پھر اگر جدائی اور فصل مدور ہوا اور اوسمین کوئی شظیہ یعنے ٹوک وغیرہ پیدا نہ ہوا اوسوقت عضو کا پلٹ جانا اپنی وضع طبعی پر چندان دشوار نہین ہوتا بلکہ آسان ہوتا ہے۔ اگر کوئی عضو ٹوٹ جانے کے بعد بطرف ظاہر اور خارج جسم کے جھک جاے یہ بہت اچھا ہے بنسبت اوسکے کہ اندر کیطرف مائل ہو چنانچہ بقراط کا یہی قول ہے اور وجہ خیریت کی پہلی صورت مین یہ ہے کہ اندر کیطرف میلان کرنے سے عصب کی تاذی متصل ہوتا ہے اور اسیوجہ سے ایذا اور الم اور سوار کے میلان مین زیادہ ہوتی ہے اگر کسی قسم کا کسر کسی جوڑ کے قریب واقع ہوتا ہے جو جوڑ جنا یعنے روک کی چیزین اور حروف یعنی باریکی اور بارہ فقرہ عظام کے ہوتے ہین جنمین جوڑ کے سرے در آتے ہین اور جو گڑھے جوڑ پر ہوتے ہین جنمین مہرے اور کرتیان جوڑ کی بنائی ہوئی ہوتی ہین وہ سب پس جاتے ہین اور سب مین کسر واقع ہوتا ہے اور جوڑ مستعد انخلاع اور اوتر جانے کا ہوجاتا ہے اور جب کسر کسی جوڑ کے قریب واقع ہوا اور پھر درست ہوجاے اور جڑ جاے تاہم دشواری حرکت برطرف نہین ہوتا بسبب اوس صلابت اور سختی کی جو بعد درستی کے پیدا ہوتی ہے اور بسبب اوس کجی کے جو بعد وصل کے پیدا ہوتی ہے پھر اوس جڑ کو

کھینچنے کی اسقدر ضرورت ہوتی ہے تاکہ نرم ہوجائے سب سے زیادہ سخت اور دشوار وہی شکست ہے جو قریب چھوٹی ہڈیوں کے جوڑ کے واقع ہوتی ہے اور اسیطرح اگر جوڑ اصل خلقت مین تنگ ہو اوسکے اکسارین بھی ایسی ہی دقت اور دشواری واقع ہوتی ہے جیسے مفصل کعب کا اور زیادہ دشواری درستی اور التحام مین اوسی کسر کی ہوتی ہے جو بشکل تدویر واقع ہوا وسکے بعد جوڑ کے اور مائل ہوکر وہ بھی چسپیدہ تو ہوجاتا ہے لیکن بہت نون تک ایک بندش خوبصورت اور درست کی حاجت ہوتی جو بشکل عسیب ہو اور یہ بندش بہت دنون تک بدستور جب چلی جاے اوسوقت اوسکی درستی اور جوڑ جانے کی صورت پیدا ہوتی ہے اور اسیطرح بہت دنون تک وہ غذا مین اور ادویہ ایسی شخص کو دینی پڑتی ہین جنکا بیان ہم آیندہ سطور مین کرتے ہین تب کہین نوبت جوڑنے کی آتی ہے۔ بدترین شکست استخوان کی وہی ہے جو بطرف اندر کے ٹوٹ کھچ جاے اور باہر کیطرف مائل ہو جیسا اوپر ہمنے مقولہ بقراط مین ذکر کیا ہے اور یہ جو مشہور ہے کہ منخر مستحیل ان کا قطع ہوجانا مہلک ہے اس بات کے کچھ معنی مفصل ہماری سمجھ مین نہین آتے اسلیے کہ مغز ہڈی کا ایسی چیز ہے کہ کچھلی ہوئی اور نرم بالزوجت وہ کسی طرح قطع نہین ہوسکتا ہے کبھی بعضی اقسام کی شکست مین اعراض جراحت کے بھی عارض ہوتے ہین اور نزف دم یعنے خون کا جاری ہونا اور ورم اور رض یعنے پس جانا اوس گوشت کا جو قریب عضو شکستہ کے ہے ایسا عارض ہوتا ہے کہ اگر اوسکی تدبیر ایسی جو مانع عفونت ہو نہ کیجاے اور بچھو وغیرہ سے وہ خون نکالا نہ جاے اوس سے اکثر اوقات بڑھ جانا عضو باؤف کا پیدا ہوتا ہے بڑے آدمی اور سن رسیدہ کو بدن کا موضع کسر بدیہ درد کے اور نیز بدیہ واقع ہونے اوسی چیز کے جسمین پیدا کیا ہے کسی مقام خاص پر پہچانا جاتا ہے اور بچانہ کے چھوٹے سے بھی پہچان لیا جاتا ہے۔ اور چھوٹے لڑکے بی زبان کی بدنمین شکست اور کسر کے مقام کی شناخت اسطرح ہوتی ہے کہ اوس مقام مین درد اور ورم اور سرخی نمودار ہوتی ہے **احکام انجبار اور ضد انجبار** **احکام انجبار** کے معنے درست ہونا شکست کا اور ضد انجبار کی یہ ہے کہ درست نہ ہو جو ہڈی ٹوٹ جاے اور بعد ٹوٹ جانے کے اپنے وضع اصلی کیطرف اوسی درست کرکے پھر لایا جاے اور کونین خواہ ہڈی سن قریب سن طفولیت کی ہے ممکن ہے کہ پھر زندہ ہڈی جوڑ جائے اسلیے کہ ایسے سن مین ابھی قوت اولی یعنے وہ قوت جو اصل خلقت مین تولید اور تشکیل اعضا کی صانع بچون نے پیدا فرمائی ہے باقی ہوتی ہے اور چونکہ اوس قوت کا اثر تخلیق اور تشکیل ہے لہذا اس سن مین ہڈی اسطرح جوڑ جاتی ہے کہ جو اجزا السپین پیوند ہوتے ہین اوسکا وصل درپیوند اوسی قسم کی ہڈی کے پیدا کردیتا ہے اور بعد اس سن کے ایسی خوبی اور درستی سے ہڈی نہین جوڑتی ہے کہ ایک ذات ہوجاے بلکہ بیچمین ایک لحاظ عضوی ایسا پیدا ہوتا ہے جسکی لزوجت اور چسپیدگی کیوجہ سے شکستہ ہڈی جوڑ جاتی ہے جیسے دندین گرگ وغیرہ سے ٹوٹی ہوئی ناخنے کو جوڑ دیتے ہین اور بعد جوڑ جانے کے مآل دونون کا ایک ہی ہوتا ہے البتہ اوسقدر فرق ضرور ہے جو اصلی جوڑ اور مصنوعی مین ہے۔ سب سے زیادہ عضد کی ہڈی ایسی ہے جو انجبار کو نا قابل ہے اوسکے بعد ساعد کے ہڈی اور چنبر گردن کی اور ترقوہ اگر اندر کیطرف ٹوٹ جاے اوسکا علاج دشوار ہوجاتا ہے اور بہت قبیح اور بدنما وہی کسر ہے جو زندین مین بیچ کیطرف ہو اور دلیل وہی ہے جو خلع مین مذکور ہوئی۔ ران اور ساق کا حال یہ ہے کہ اوسکا کسر آسان ہے اور چندان دشواری انکی ٹوٹنے مین نہین ہوتی ہے اسلیے کہ ران اور ساق ٹوٹ جانے سے انکا انبساط موقوف نہین ہوتا اعضاے بدن کا حال مدت انجبار اور درست ہونے مین مختلف ہے کوئی بہت دیر مین درست ہوتا ہے اور کوئی جلد درست ہوتا ہے۔ مثلاً ناک دس دن مین درست ہوتی ہے اور پسلی بیس دن مین اور ذراع یا جو قریب اسکے نرمی اور سختی مین ہے وہ تیس دن مین جوڑتی ہے اور ران پچاس دن مین اور کبھی مدت زیادہ کھینچتی ہے کہ تین مہینے خواہ چار پانچ مہینے تک ران مین وصل پیدا ہوتا ہے۔ جوڑنے کی تدبیر مین اگر خطا ہوئی کیونکہ

سے کوئی عضو شکستہ اگر باطن کیطرف مائل ہو یہ اسقدر ہے بہ نسبت اسکے کہ بطرف پشت کے مائل ہو اور جھکا وا سکا تقبیل جانب مین ہو
اور اسباب ایسے ہین کہ اونکی جہت سے استخوان شکستہ درست نہین ہوتے منجملہ اونکے ایک سبب یہ ہے کہ بکثرت نطولات کا استعمال کیا
جاے یا بہ کثرت پٹی وغیرہ کھولا کرین اور پھر باربار باندھا کرین ۔ خواہ قبل بخوبی جوڑنے کے حرکت کرے یا خون بہت کم پیدا ہوا
خون لزج اور چسپندہ پیدا نہ ہوا اور اسی جہت سے صفراوی مزاج اور ناقہین کی ہڈی دیر مین جوڑتی ہے ۔ جوڑجانے پر دلیل ایک یہی ہے
کہ خون ایسا برامد ہوا اور اسقدر کم برامد ہو جیسے طبیعت نے کوئی فضلہ دفع کیا ہو بہ کثرت اوس چیز کے جسے کسر اور ٹوٹ جانا مستلزم ہے

قواعد کلیہ جبر اور ربط کے جبر کا قاعدہ کلیہ یہی ہے کہ عضو شکستہ کو بمقدار مناسب کھینچین اور دراز کرین اسلیے کہ اگر زیادہ مقدار مناسب
سے کھینچین ۔ تو تشنج پیدا ہوگا اور اسیوجہ سے حمیات پیدا ہوتے ہین اور کبھی اسیوجہ سے استرخا بھی پیدا ہوتا ہے اور یہ بات لینے
زیادہ کشش اون اعضا مین جو رطب ہین ضرر بہت کم پیدا کرتی ہے اسلیے کہ جو اعضا ان مرطوب ہین کشش کی قبول کی استعداد انمین زیادہ ہے
اور اگر زیادہ یہ کھینچین بلکہ بمقدار مناسب سے کم کھینچین اوس سے خرابی پیدا ہوگی کہ بخوبی درست نہوگا اور اچھی طرح نظم اور سلسلہ درست ہوگا یہ ضرر
کم کھینچنے کا خلع اور کسر مین برابر ہے اور جب وجہ مناسب پر بقدر ضرورت کشش کرین دونون بدلیون کے برابر اور سیدھی ہوجانے کی تدبیر
کرینگے اور پٹی اور گدی اور بندش کی چیزین جیسے چاہیین اوسی اسلوب پر سب درست رکھین گے اور رفادہ وغیرہ بذریعہ جبائر کے اور
جبائر کو بذریعہ رباطات کے اونچا اور بلند کرین ۔ واجب ہے کہ ٹوٹے عضو کی تسکین بقدر امکان کرین لینے اوسے اپنی جگہ سے جنبش نہونے
پائے ہان اگر کبھی کبھی بقدر تحمل کے کسی قسم کی حرکت پیدا ہوجاے اور کوئی آفت خواہ ورم موجود نہو اسکا مضایقہ نہین ہے بلکہ بہت
مناسب ہے کہ تھوڑی تھوڑی حرکت بھی دیتے رہین تاکہ طبیعت عضو کی باطل نہ ہوجاے اور واجب ہے کہ بروقت کھینچنے اور باندھنے
کے درد شدید پیدا کیا جاے خواہ کسر کیواسطے بندش ہو یا خلع کی درستی کیواسطے ہو اور اکثر زیادہ سخت بندش اور دیر مین کھولنے اور
اوسکی نگاہداشت مین کمی کرنے سے یہ ضرر پیدا ہوتا ہے کہ اس عضو مشدد کی قوت باطل ہوجاتی ہے اور گویا اوسکی حیات خاص فنا
ہوجاتی ہے اور متعفن ہوجاتا ہے اور احتیاج اسکی ہوتی ہے کہ اوس عضو کو کاٹ ڈالین ۔ غرض جبر سے اکثر یہی ہوتی ہے کہ درد شدید
حاصل ہو جسمین یہ وصف نہین ہے جیسے سر کی ہڈیان کہ انمین نہین پیدا ہوتا ہے واجب ہے ایسی تدبیر کرین کہ خشک اور تھوڑی مقدار
پیدا نہو اور زیادہ غلیظ بھی نہ ہو لینے جسقدر غلظ محتاج الیہ اور ضروری ہے اوس سے زیادہ غلیظ بھی نہونا چاہیے اور یہ بات معلوم ہے
کہ بڑا ہونا اوسکا بحسب عضو مکسور کے مختلف ہوتا ہے اور جتنے مقدار ٹوٹے ہوئے عضو کی بزرگی اور کوچکی کی ہو آیندہ جو تفصیل لکھی جاتی ہے
اوس سے بھی اکثر جزئیات اسکے دریافت ہوجاوینگی اور معلوم ہوجائیگا کہ کس جگہ کیا کرنا چاہیے اور یہ بات اوس جگہ سے دریافت ہوگی جہان
غذا دینے کا ہم ذکر کرینگے اور جہان پر بندش کا ذکر ہم کرینگے وہان سے بھی دریافت ہوجائیگا ۔ جسوقت لعاب پیدا ہونے لگے واجب ہے
کہ حرکات تعب انگیز قطعاً ترک کردین اور جماع اور غضب اور عریان رہنے کو بھی ترک کرین اوس سے خون رقیق ہوجاتا ہے اور مقام گرم
مین نہ ٹھہرے اور سرد مقام مین ٹھہرنا اختیار کرے اور ضمادات قوی جو زیادہ قابض ہین اور اونمین حرارت بھی کسیقدر ہو اور تخدیر بھی
ہے اونسے اعانت کرے پس ضمادات مین اہل اور جوز السرو اور کتیرا اور ادویہ قابضہ داخل کرین کہ کسی گوئی ہوئی ہڈی مین یہ بات
پیدا ہو کہ وہ کسی طرح نہ جوڑ سکے اور جو مستدیر اوسمین پیدا ہو اوسکی اصلاح مین وہی تدبیر چھیلنے کی کرنی چاہیے جو قروح مین بیان ہوچکی
ہے لیکن وہ قروح جو بدون چھیلنے کے اچھے نہین ہوتے ہین اور اوسکا طریقہ یہ ہے کہ دونون ہاتھ سے اسقدر مالش کرین کہ جو اذیت بری اوسپر

ہوئی ہے اور وہ ضعیف تھی وہ دور ہو جاتی گویا وہ رطوبت رقیق ایسی ہوتی ہے کہ معلوم نہیں ہوتی اور جب یہ لزوجت دفع ہو جائے
اور جگہ ٹوٹی ہوئی پاک صاف ہو گی خون جدید اور اچھا اوس مقام سے آئیگا اور اوسپر لعاب سا پیدا ہو کر دشید نکر پیدا ہو گی اور پھر
گرفت قوی ہو گی اور اکثر ہڈی کا رنگ اور اوس سے پوست پوست کی شکل پر چھلکوں کا دفع ہونا پھیلنے کی ضرورت کا محتاج ہوتا ہے
ایسی ٹوٹی ہوئی جگہ میں جبائر کا استعمال ہرگز جائز نہیں ہے اور اگر ضرور ہو اور بدون جبائر کے چارہ نہو فقط ایک رباط جدید پر اقتصار کرنگے
اگر ہمراہ کسر کے جراحت بھی مجتمع ہو اگر پہلے جراحت کو اچھا کرکے پھر جبر کی تدبیر کریں یہ بات ابھی نہیں ہے اسلیے کہ ہڈی سخت
ہو جاتی ہے اور بعد سختی کے پھر بہت دشواری سے جوڑتی ہے اور زیادہ کھینچنے اور دراز کرنے کی ضرورت ہو گی اور بہت سے احوال عظیم
اور کیفیات خطرناکیز پیدا ہونگے۔ اور باینہمہ جسوقت ہمراہ زخم کے درد اور ورم پیدا ہو گا اوسمین اور بھی خطرہ عظیم کا احتمال ہے اگر عضو
ترجعا ہو جاوے وہ بہتر ہے بہ نسبت اسکے کہ خطرہ عظیم پیدا ہو لہذا واجب ہے کہ ایسی شکست کی درستی مین زیادہ مبالغہ نہ کیا جاوے اور
اگر ہمراہ کسر کے رض بھی ہو اسمین اور بھی خطرہ ہے عضو کے سڑ جانے کا لہذا واجب ہے کہ مقام ورم شکست مین بھی لگا پٹن تاکہ
جو خون مقام ماوف پر سے سب نکلجاوے اور اگر یہ خون باقی رہے گا عضو کی فوت واقع ہونیکا خوف ہو گا اور اگر خون جاری ہو
بعد ٹوٹ جانیکے فوراً حبس کرنا چاہیے اور اکثر خوف ورم اور آفت جراحت کی محتاج اسکی طرف کرتی ہے کہ علاج واجب اگر کریں
تو فساد واقع ہو گا پس اسہال اور تلطیف غذا کرنے مین بھی بندش کرنیسے ایک قسم کی کھلی پیدا ہوتی ہے کہ احتیاج بندش کی
کھول ڈالنے کی ہوتی ہے خواہ اسکی حاجت ہوتی ہے کہ آب گرم سے نطول کریں تاکہ رطوبات کی تحلیل ہو جاوے اور بقراط کی رائے
یہ ہے کہ علیل بروقت اس کام کرنے کے تھوڑی سی خربق چوس لیا کرے اور غرض اوسکی یہ ہے کہ جس شخص کے بدن کا نو ماہو
عضو درست کیا جاتا ہے اگر بروقت جبر کے خربق کو چوس لیگا جذب سوداوی اندر کیطرف ہو گا اور جالینوس خربق کے استعمال کو
جائز نہیں رکھتا ہے بلکہ غاریقون پینے کو تجویز کرتا ہے اور کہتا ہے کہ ایسی ہی ضرورت شدید ہو تو سکنجبین جسمین کسیقدر اثر خربق
کا داخل کیا گیا ہو ملانی چاہیے مین کہتا ہون اگر جواز استعمال خربق کا مخصوص زمانہ بقراط تھا اور جالینوس کے زمانہ مین وہ کیفیت
قوی اور مزاج کی بدل گئی اور اس جہت سے جالینوس نے جائز کرتا ہے تو ایسا کسقدر فاصلہ زمانہ بقراط اور جالینوس مین تھا ملکہ مقام
تعجب ہے کہ ایسے قرب زمانہ مین کسقدر اختلاف کیونکر پیدا ہوا مترجم کہتا ہے غرض شیخ کی یہ ہے دونون تجویزون مین ایک کی
تجویز ضرور غلط ہے خواہ بقراط کی رائے غلط ہے یا جالینوس کی اور جو لوگ دونون تجویزون کو بلحاظ اختلاف زمانہ کے صحیح تجویز کرتے ہین
اون شیخ کا یہ اعتراض قوی ہے کہ ایسا کسقدر فاصلہ زمانہ بقراط اور جالینوس مین تھا جو یہ اختلاف جائز ہوا متن جب کسی ہڈی کو
درست کرین اوسکے بعد درد اور قلق پیدا ہو اوسوقت رائے صائب یہ ہے کہ اوسکی شکستگی کی تدبیر کو ترک کرین اور جسقدر درست
کر چکے ہون اوسے بھی الملک کر ڈالین کہ اکثر مریض دیسے نجات اور آرام پاتا ہے فقط اسی تدبیر اور ہر قسم کے اوجاع سے اوسکی تسکین
ہو جاتی ہے طول مین جو کسر رہے اوسکے واسطے فقط یہی تدبیر کافی ہے کہ خوب مضبوط بندش کرین اور بہت سخت اور شد بندش
بہ نسبت اور اقسام کسر کے اسمین درکار ہے اور عضو شکستہ کو اندر کیطرف دبانا چاہیئے اور جو شکست عرض مین واقع ہوئی ہے اوسکی
درستی مین لازم ہے کہ دونون ہڈیان بہت سیدھی کیجائین اور جہان تک ممکن ہے رعایت وضع اخرای سلیم کے کرنی چاہیے
یعنے جو اعضا اپنی اپنی جگہ پر درست ٹھہرے ہوئے ہین جسطرحکی وضع اونکی ہے اوسی طرح اس ٹوٹے ہوئے ہڈی کو بھی درست

کرکے رکھنا چاہیے اور یہ بھی دیکھین کہ یہ استخوان شکستہ کسی اور ہڈی کے محاذی اور سامنے واقع ہے یا نہین اگر ہو تو اوسی کی وضع اور محاذات پر اسے بجی دیکھین اور درست کرین اور اسکے درمیان مین اور بھی بہت سی چیزین نظر کرنی چاہیین از انجملہ شطایا یعنے ٹوکین اور سرے ہڈیون کے اور زوایدیعنے زیادتی جو ایک ہڈی کو دوسری کی بہ نسبت ہوتی ہے اور از انجملہ لم یعنے سوراخ جوڑ کے بھی مین شطایا کا حال یہ ہے کہ اگر بخوبی درست اپنی جگہہ بیٹھین گے درمیان ہڈی کے اور اوسکی درستی کے مانع ہونگی اور اگر یہی ٹوکین ٹوٹ جائین گی دونون بارہ برابر ہوجائین گی یعنے بچہ مین دونون سرون کے آجائین گے اور اس وجہ سے ایک سرا دوسرے سرے سے بخوبی مل نہین سکے گا اور اگر شطایا بھی جگہ سے ہٹ جائین گے ایک گڑہا سا پیدا کریگا جسمین ہمیشہ صدید متجمع ہوتا رہیگا اور اس صدید اور ریم سے بہ قباحت پیدا ہوگی کہ خود شطایا بھی متعفن ہونگے اور عضوا ؤن مین عفونت پیدا ہوجائیگی پھر چسپیدہ ہونا ہڈی کا بھی مضبوط اور استوار نہوگا اسلیے کہ استواری اوسوقت پیدا ہوتی ہے جب ٹوکین اور زوائد سب کے سب اپنے اپنے مقام خاص مین درست بیٹھین اور وہ مقامات وہی ہین جو ان کے سامنے دوسری استخوان مین بنے ہوے ہین اور جب اپنے اپنے گھرونمین یہ چیزین درست ہوکر بیٹھین گی ضرور ہے کہ وصل اور جوڑ مین استواری نہ پیدا ہوگی لہذا واجب ہے کہ جراح درستی کو خوب دریافت بذریعہ آلات یا بدون آلات کے کھینچین اور جہان تک عضو شکستہ کھینچنے سے دراز ہوسکے اوسیقدر اسے کھینچ کر پھر ہر ایک نوک اور زیادتی کو اپنے اپنے گھرونمین درست بٹھائین جب یہ تدبیر پوری اوترے گی دونون حصے ہڈی کے جو ٹوٹی ہوئی ہین وہ اپنی اپنی سیدہ مین آجائین گی اور زوائد وغیرہ بھی اپنی جگہہ مین پیوست ہوجائین گی اور جو جو مقامات محاذی ہر ایک نوک اور زوایہ کے تھے وہ بھی ہر ایک سامنے آجائین گے تب جاکر جبر اچھی طرح ہوگا جب اسقدر کھینچکر ہر ایک کو اوسکی محاذی کو بخوبی اور خوب یقین ہوجائے کہ اب ہر ایک شی اپنی محاذی ہوچکی ہے آہستہ آہستہ اس کشش کو ڈھیلا کرتے جائین اور جس وضع سے سامنا ہوا ہے اوسکی محافظت رکھین ایسا نہ ہو کہ دلاسے باتین آکے بیچ مین چالاکی پر محاذات اور سامنا باطل ہوجائے اور از سر نو پھر وہی زحمت کرنی پڑے جب ایسی ہشیاری اور ہوشیاری سے ہر ایک چیز اپنی جگہہ مین سما جاے اور بیٹھ جاے از سر نو حال ہر ایک درست بیٹھی ہوئی چیز کا ہاتھ سے دریافت کرنا چاہیے اگر کسی جگہہ بلندی خواہ نیچائی خلاف حالت صحت کی نظر آئے اوسے از سر نو ہاتھ سے درست کر دینا چاہیے پھر بعد جبر کے پٹی ایسی ضرور باندھنی چاہیے جو عضو شکستہ درست شدہ کو بخوبی حفاظت سکون پر کرے اور یہ پٹی سخت نہ ہو ورنہ زیادہ درد پیدا ہوگا اور نہ زیادہ ڈھیلی اور نرم ورنہ حرکت سے اور زوال سے عضو شکستہ درست شدہ کو کیا روک سکیگی وغیر الامور اوسطہا بہتر یہی ہے کہ سخت اور نرم اور تنگ اور ڈھیلے کے درمیان مین ہو۔ واجب ہے کہ بندش اوس جگہہ ہو جہان پر سیل اور جھکاو زیادہ ہے پھر اگر کسر تام ہو یعنے پورے دو ٹکڑے ہوگئے ہون ضرور ہے کہ جسطرف جھکا وہے اوسیطرف برابر کر دیا اور اگر شکست کسی طرف زیادہ ہو اور کسی طرف کم جدہر زیادہ ہے اودہر بندش بھی زیادہ ہونی چاہیے۔ اور ٹوٹی ہوئی جگہہ مین کوئی شظیہ یعنے نوک خواہ چھوٹی ہڈی بھی ہو اور اوسکے سب سے درد پیدا ہوتا ہو پہلے اوسکی اصلاح ضرور ہے جسطرح پر ہوسکے اور اگر اس کرچ وغیرہ سے کچھ ایذا اور درد نہین ہوتا ہو پھر اوسے چھیڑنا کچھ ضرور نہین اور اگر اوسکی گلہ گھڑ گھڑانے کی آواز سنائی دے امید ہے کہ اوسپر تبلی بھلی خواہ لعاب وغیرہ جم جائیگی اور درست بیٹھ جاویگی اور اگر کسی طرح کی آواز اوس کی اور نوک کی سنائی نہ دے اور نرمی درستی سے بنظر اسی قرینہ کے خواہ کسی اور قرینہ کے پاس ہو اوسوقت اوسکو بحال خود چھوڑ دینا مناسب نہین ہے بلکہ جو تدبیر مناسب بحال ہو اوس سے درگذر نہ کرنا چاہیے اگر بوجہ نوک یا کرچ وغیرہ کے گوشت مین خرق اور شگاف پیدا ہوا ہو مناسب نہین ہے کہ بغیر بحال کے اوس شگاف کو زیادہ بڑہائین مگر واجب ہے کہ دونون سرے ہڈی کے اسقدر درست

کھینچیں دونون طرف تاکہ مطلق کسی جانب کجی نہ ہو اسواسطے کہ اگر کسی طرف تھوڑی سی بھی کجی ہوگی فساد عظیم پیدا ہوگا جب دونون سرے خوب سی کھنچ جائین اوسکی شظیہ یعنے نوک خواہ کرچ کیطرف توجہ کرنا چاہیے کہ اوسے اپنی اصلی جگہ پر پھیر لاکر اوسکے بعد بندش کرنی چاہیے پھر اگر اس تدبیر سے بھی وہ نوک وغیرہ اپنی جگہ پر درست نہ بیٹھے جب بھی جسقدر گوشت پھٹ گیا ہے اب زیادہ شگاف بڑھانا جائز نہین ہے بلکہ ایک ٹکڑا ہڈی کا لیکر اوسمین اتنا بڑا سوراخ کرین کہ شظیہ اوسمین پھنس جاے اور اوس ٹکڑے پر ایک ٹکڑا کھال کا چسپیدہ کردی بشرطیکہ وہ چمڑا نرم ہو اور اس چمڑے مین بھی سوراخ ویسی ہی کرین جیسے ہڈی کے ٹکڑے مین سوراخ بنائے مین جیسے ہڈی اور چمڑا درست ہوجاے اسی مین نوک کو پھنسا کر ہڈی اور چمڑے دونون کو اسقدر دبائین کہ ہڈی کھل جاے اور وہ نوک خواہ کرچ ہڈی کی اس سوراخ مین بخوبی بیٹھ کر پھنس جاے اور جنبش نہ کرسکے اوسکو باریک آری سے اسی نوک کو تراش ڈالین اور یہ آری ایسی باریک اور نازک ہوتی ہے جیسے نگینی بنانے والے چھوٹی چھوٹی آری بناتے ہین ویسی ہی یہ بھی ہوتی ہے اور کبھی اصل اوسی شی مین سوراخ پے درپے بذریعہ برمے وغیرہ کے کرتے ہین جسکا نکالنا منظور ہوتا ہے یعنے شظیہ خواہ کرچ مین ہڈی کے سوراخ کرکے جب اوسکے چند ٹکڑے ریزہ ریزہ ہوجاتے ہین پھر اوسے نکال ڈالتے ہین لیکن یہ تدبیر خطرہ اور اندیشہ سے خالی نہین ہے کسلیے کہ شاید اوس نوک خواہ کرچ کے بیچ کوئی عضو کریم اور شریف ہو اگر اوسکو صدمہ برما کا پہونچا اور اوسمین سوراخ ہوگیا پھر کیسی خرابی برپا ہوگی تاہم یہ تدبیر سوراخ کرنے کی بہت سلیم ہے بہ نسبت اوس تدبیر کے جو ہلانے والے آلات سے کرتے ہین اور ہلا ہلا کر اوسے نوک خواہ کرچ وغیرہ چن لیتے ہین یا قطع کرتے ہین کہ اسکی تکلیف اور ایذا کی کچھ حد نہین ہے کبھی سوراخ کرنے مین بھی ایک ایسی عمدہ تدبیر کرتے ہین کہ اوسی برمے سے جسقدر سوراخ ہوتا ہی زائد بقدر حاجت نہین ہوتا ہے یعنے اوسمین ایک آرہ اور روک ایسی بنی ہوتی ہے کہ مقدار حجم اور دہنہ اوس کرچ کے سوراخ ہو کہ پھر وہ برما نیچے نہین اوترتا ہے یہ تدبیر زیادہ لطیف ہی بہ نسبت آلات ہزارہ یعنے ہلانے اور حرکت دینے والے آلات کے اگرچہ پہلی تدبیر ہڈی کے ٹکڑے کی لطافت اس سے زیادہ ہے لہذا واجب ہی کہ جو لوگ پیشہ جبر کا کرتے ہین اوہ نہین اس کام مین دستگاہ اچھی ہے اونکے پاس چند اقسام کی برمی وغیرہ طیار اور درست موجود رہین اور برمی نوک وغیرہ خوب درست ہوے اور صاف اور زنگ آلودہ نہون ۔ کبھی ٹٹولنے کے ذریعہ سے نوک خواہ کرچ وغیرہ ظاہر نہین ہوتی لیکن ریم اور صدید ضرور رہتی ہے اسی وجہ سے استدلال کیا جاتا ہے کہ شظیہ خواہ نوک ضرور ہے اور علاج اس صدید اور ریم کا بذریعہ تبخیف کے کیا جاتا ہو اور انہین دواون سے خشک اور بند کردیا جاتا ہے اوسکے بعد جو تدبیر مناسب وقت ہوتی ہے وہی کرتے ہین اگر شظیہ خواہ ٹکڑا ہڈی کا متمیز ہو اسطرح پر کہ عضل مین گڑا ہو اور بوجہ گڑنے کے درد پیدا کرے اوسوقت شگاف زیادہ کرکے تدبیر اوسکی نکالنے کی جسقدر نکل سکے خواہ آری سے تراشنے کی جسقدر تراشنا واجب ہو کرنی چاہیے اور اگر ٹوٹی ہوئی ہڈی زیادہ پارہ پارہ ہوگئی ہو خواہ زیادہ مقام سے ٹوٹ گئی ہو اور ریزہ ریزہ ہوگئی ہو اوسوقت سب ٹکڑون کا نکال ڈالنا ضرور ہے اور اگر ٹوٹی ہوئی ہڈی پارہ پارہ نہ ہو اور اوسکے کاٹنے خواہ پھاڑنے سے زیادہ جگہ پر صدمہ پہونچا ہو ایسے وقت جو مقام زیادہ مخدوش اور زیادہ مخوف ہوگیا ہے اوتنی ہی جگہ کی ہڈی کاٹ ڈالی جاے اور باقی ماندہ کو چھوڑ دین کہ اسمین کچھ زیادہ مضرت نہین ہے بلکہ سب ہڈی کے کاٹنے مین البتہ مضرت زیادہ ہے چند وصیتین مجبر کیواسطے مجبر وہ شخص ہے جو شکست وغیرہ کو بندش کرکے درست کرے ہندوستان مین یہ پیشہ اکثر کمان گر کرتے ہین الغرض واجب ہی کہ مجبر پہلے نظر کرے کہ ہڈی ٹوٹ گئی اوسکا میلان اور جھکاو کس طرف ہی اور

اس بات کی شناخت مجبر کو اسطرح ہوتی ہے کہ جو طرف میلان اور جھکاؤ کی ہے اودہر حد با اور کوبڑسا پیدا ہوتا ہے۔ مراد یہ ہے کہ جدہر سے میلان پیدا ہوا ہے اودہر بتدریج ضرور ہوتی ہے اور جس طرف کو جھکاؤ اور میلان واقع ہوا ہے اودھر تقعیر اور گڑھا پیدا ہوتا ہے اور اکثر اس امر کا احساس دراپنگاہی بذریعہ لمس اور ٹٹولنے کی ہوتی ہے۔ دوسری شناخت یہ ہے جس طرف میلان ہے اودھر درد زیادہ ہوتا ہے اور کھٹ کھٹ بولنے کی آواز بھی اوسیطرف زیادہ ہوتی ہے انہین علامات پر بناکر کے کارروائی کرے گا۔ الغرض مجبر پر واجب ہی کہ اپنا ہاتہ مقام شکست پر پھیرے اور بروقت بار بار پھیرتا رہے اور اوپر اور نیچے دونون طرف ہاتہ پھیرتا رہے اور بہت نرمی اور آہستہ آہستہ نیچے کیطرف ہاتہ پھیرا کرے تا اینکہ اوسکو ٹل جانا خواہ سرک جانا ہڈی یا اور کسی عضو کا خواہ کسی قسم کی بلندی اور پستی خواہ کسی قسم کا کونا اور سرا رگ وغیرہ کا دریافت ہوجاے تاکہ دوبارہ اوسے بہاکر بندش کرے اور جو بندش نامناسب ہو اوس سے اوس مقام کو محفوظ رکھے ورنہ تشنج اور ورد شدید پیدا ہوگا اور انگشت کے ذریعہ سے کسی قسم کی درستی محسوس اور رسید حاصل معلوم ہو اور بفریقہ نہوجاے اور ایسا نہ جانے کہ اب تدبیر انجام کو پہونچ گئی اور عضو کسور جبر کیا اور درست ہوگیا بلکہ جب تک صحت اور عافیت پوری پیدا نہ ہوا اور اوسکے سب آثار ظاہر نہوجائین ہرگز اطمینان نہ کرے اسلیے کبھی ورم کیوجہ سے امر صحت مخفی رہجاتا ہی اور موضع انکسار مین راستی بوجہ ورم کے دباؤ کے پیدا ہوتی ہے اور حس بصر اوسوقت خطا کرتی ہے اور قبح صورت اور کجی ورم کی وجہ سے مخفی رہجاتی ہے۔ اگر مجبر بتطر نامل اوس عضو کمسور کو دیکھے کہ اگر عضو شکستہ بالکل درست نہین کرتا ہے بدقوارہ اور بدشکل ہوجاتا ہے اور اگر بالکل درست کرتا ہے تشنج اور حمی سخت پیدا ہوتی ہے پس مناسب یہ ہی کہ اوسے بدشکل رہنے دی اور زیادہ اوسکی درستی کے پیچھے نہ پڑے اور اگر کسی عضو شکستہ کی درستی کرنے مین ہڈی ٹوٹی ہوئی درست ہونے سے باز رہے اور نہ درست ہو اور اپنی اصلی سرخی وغیرہ مین درنہ آئے مجبر کو چاہیے کہ بہت سختی اور درشتی اوسکی جوڑنے اور درست کرنے مین نہ کرے اور جس طرح ممکن ہو اوسے درست کرنیکی درپے نہوا سلیے کہ اس اہتمام سے اگر بالفرض وہ ہڈی درست بھی ہوگی تاہم مریض مین ایکایسی آفت عظیم پیدا ہوگی جسکا فرو نادرستی سے اس ہڈی کی بہت زیادہ ہے اور اس ضرر کی بہ نسبت ہڈی کا نادرست رہنا ہزار درجہ بہتر ہے۔ اگر کسی عضو کو اپنی اصلی جگہ پھیرنے اور درست بٹھانے سے درد بہت زیادہ پیدا ہو اور طبیب کو ممکن ہو کہ شکست کی حالت تک اوسے پھیر سکے اسمین بیمار کے واسطے رفاہ اور راحت زیادہ ہے خصوصاً جن ہڈیون کے بہت سے عضلی واقع ہین جیسے ران اور قصف یعنی کاسہ سر وغیرہ واجب ہی کہ درست ہوجانے پر عضو شکستہ کے سوا ہی عمل جراحی اور جبر کے اور قسم کی چیزون سے احاطت کرین اور وہ چیزین وہی ہین جو بیرین درستی پیدا ہونے کی ضد ہین اور سب کا ذکر خلع کے باب مین ہوچکا اور سب سے زیادہ خون بالزوجت کا پیدا کرنا معین کامل ہی اور بہت درستی پیدا کرتا ہے **فصل مجبور کا بیان** یعنے جس عضو کو درست کرین اوسکے اوٹھانے اور اونچا کرنیکا طریقہ کیا ہے۔ جس عضو کو بذریعہ جبر کے درست کرتے ہین اوسے اسی طرح اوٹھانا اور اونچا کرنا چاہیے جو اوسکے درست ہونے سے موافق ہو اور درد پیدا نہ کرے اور سب سے بہتر وہی شکل اونچا کرنے کی ہے جو بالطبع اوس عضو کی ہی اور جس طرح اپنی حالت صحت مین اوٹھا اور اونچا ہوتا تھا مثلاً ہاتہ کیواسطے وہ شکل جس سے کہنی کی جڑ مین زاویہ پیدا ہوتا ہی کہ یہ شکل بکلائی کے اونچا کرنے کے واسطے خلقی اور اصلی ہی اور پاون کے واسطے دراز کرنے مین جو اونچائی پیدا ہوتی ہے وہ بھی اوسکی خلقی ہے مگر پھر بھی عادت مریض کی اسمین دیکھنی چاہیے (کہ بعض آدمی خوگر فتہ ایسی ریاضات کی ہوتی ہین کہ اونکے اعضا کا نشیب و فراز غیر طبعی بمنزلہ طبعی کے ہوجاتا ہے

جیسے بعضے ارباب ریاضت کف پا کو گردن پر رکھتے اسقدر مشاق ہوجاتے ہین کہ دونون پاؤن گردن پر ڈالے ہاتھون کے بھل زمین پر چلتا اوتین دشوار نہین ہوتا ہے ایسے آدمیون کے واسطے پاؤن کو دراز کرنے سے جو فصد اور اوٹھا پیدا ہوتا ہے وہ کبھی مفید نہوگا اور جس طرح کسی علیل مین لگا ابرا بر شکل مستوی جانب ہوتا ہے اسطرح جس عضو کی حالت مقتضی اسکی ہے کہ اوسے نہ لگا ہین لازم ہے کہ اوسکے ٹیک کی جگہ کسی برابر شے پر ہو جو پیچیدہ اور لپیٹی ہوئی ہے تاکہ بعض اوس عضو کا معلق اور بعض کو ٹیک نہ لگے لیکن جو عضو شکستہ قابل لگنے کے نہین ہے اوسے ایسی ٹیک اور آڑ وغیرہ لگانی چاہیے جسمین خوب دبا ہوا اور سمٹا ہی ایسا ڈھیلا نکہ خواہ ایسی ٹیک نہ لگا مین کہ وہ عضو بخوبی نہ ٹکے بعضو شکستہ کے حق مین لگانا برا ہے جیسے ہر ایک ٹوٹے ہوئے عضو کیواسطے اوٹھانا اچھا ہے اور مناسب حال ہے جبتک کوئی مانع نہ ہو اگر کسی عضو کو حد واجب سے زیادہ اونچا کرین تاکہ سیدھا معلق رہے خواہ کسی عضو کو حد واجب سے کم اونچا کرین دونون صورتون مین عضو مذکور پیچیدہ ہوجائیگا اور اوسمین گرہ پڑجائیگی اور کبھی اوسمین اوسقدر پیدا ہوگی جسقدر اوٹھانے اور نیچا رہنے مین خطا ہوئی ہو اور جسقدر علاقہ یعنے وہ رسی اور پٹی وغیرہ جس کے ذریعہ سے وہ عضو اوٹھایا گیا اور اوسکے سہارے پر ٹھہرا ہے **رباطات اور زوائد کا بیان** رباطات پٹیان جن سے بندش کیجاتی ہے اور زوائد وہ چیزین جو بندش مین مستعمل ہین خواہ روئے اور تانت اور رسی وغیرہ پٹی کے پھیرے صاف اور پاکیزہ ہونی ضرور ہین اسلیے کہ میلے کپڑے مین سختی ہوتی ہے اور درد بھی پیدا کرتا ہے اور باریک اور پتلا کپڑا ہونا بہت خوب ہے بہ نسبت گاڑھے اور موٹے کپڑے کے اور فائدہ اسکا یہ ہے کہ جو چیز اوپر بطور ضماد کے لگائی جاے خواہ بطور طلا کے مستعمل ہو اوسکا نفوذ باریک بھی خواہ گدیدین بخوبی ہوجاتا ہے اور موٹے کپڑے سے یہ بات حاصل نہین ہوگی دوسری یہ ہے کہ باریک کپڑا ہلکا اور سبک بھی ہوتا ہے اور اوسکا بوجہ موضع ماؤف پر زیادہ نہین پڑتا ہے اور اوسکی نرمی سے خشونت بھی پیدا نہین ہوتی اور بندش کی جگہ موضع صحیح سے کسقدر تجویز کرنی چاہیے یعنے خاص مقام ماؤف پر تعلق بندش زور سے کیونکہ بوستی ہے لامحالہ بطرف صحیح اور درست مقام کے ہٹ کر بندش مین داخل کرلین کہ اسطور سے بندش کرنی مجبور یعنے عضو شکستہ کے حق مین زیادہ مفید ہے اور اوسے زوال اور ہٹ جانے سے باز رکھی ہے اور مضبوطی بھی زیادہ رہتی ہے پھر ایسی بندش مین افراط اور زیادتی بھی مناسب نہین ہے اسلیے کہ اوس عضو کو تنگ مونہہ پر کردیگی اور قابل تغذیہ کی نہ رکھنے کی مراد یہ ہے کہ اگر عضو صحیح زیادہ بندش مین کس جائیگا چونکہ غذا اوسی طرف سے آتی ہے اوسکے آمد کی راہ بند ہوجاوے گی لہذا بافراط سختی بندش مین نہ کرنی چاہیے — پھر بھی ایسی بندش کی جسمین کسقدر عضو صحیح بھی داخل رہے — عضو علیل کیطرف جو رطوبت گرتی ہے اوسے بھی نچوڑ ڈالتا ہے اور کسیقدر تو بھی ہے — چوڑی پٹی بہتر ہے بہ نسبت پتلی پٹی کے اسلیے کہ چوڑی پٹی مین گرفت زیادہ ہے اور جسقدر ضرورت ہو اوسے پھیلا سکتے ہین اور جتنا چاہین سمیٹ لین — لیکن چوڑائی اوسکی اوسی قدر مناسب ہے جسقدر عضو شکستہ مین گنجایش ہو مثلاً سینہ مین جسقدر چوڑی پٹی کی گنجایش ہے اوتنی ہاتھ کی بندش مین کہان ہے اور جو عضو زیادہ چوڑا نہین ہے اوسمین چوڑی پٹی کیونکر درست بندھے گی بلکہ ایسے عضو مین اگر چوڑی پٹی کا استعمال کرینگے اچھی طرح کا انتظام درست نہوگا اور نہ گرفت بخوبی ہوسکے گی اور جو خوبصورتی بعد بندش کے عضو مذکور مین آنی چاہیے ہرگز چوڑی پٹی سے نہ آئی گی — بلکہ ایک شکل قبیح اور بدنما پیدا ہوگی اسیواسطے واجب ہے کہ ایسے اعضا کے واسطے تین انگل سے زیادہ چوڑی پٹی اور حد سے زیادہ چار انگل کی نہو اور یہ حکم زمانہ حاضرہ کے کنارہ کلائی کا جو متصل کف دست کی ہے اور تر فوہ یعنے چنبر گردن وغیرہ مین جاری ہے — کہ اگر ان اعضا مین بندش بہ قرعہ نہ ہوگی ممکن نہوگا کہ بندش

کرین اسلیے کہ ترقوہ مین گنجایش عریض رباط کی نہین لیکن ایسے اعضا جنمین رباط عریض کی گنجایش نہو نمین بستے بیچ اور بہت سے پھیرے درکار ہین اور زیادہ پلیٹنا قایمقام جوڑی پٹی کے ہوجاے گا اور وہی مطلب حاصل ہوگا اور جو لفافہ پلیٹنے مین بکار آمد ہوتا ہے اوسکا عرض فقط تین انگل کافی ہی چوڑا چار انگل تک اور طول اوسکا بین بانہ کا ہونا چاہیے۔ رفائد یعنی گدیان جو پٹی کے نیچے رکھی جاتی ہین کبھی اونکے رکھنے سے غرض یہ ہوتی ہے کہ پٹی کی گرفت پر معین ہون اور خود پٹی کو سرک جانے سے منع کرین بلکہ زیادہ پلیٹنے گدی کی دو قسم ہین ایک قسم سے غرض یہ ہوتی ہے کہ عضو باوف مین جو گڑھا پڑگیا ہو وہ بھر جاے اور ایسی گدی کے رکھنے مین کوشش اتنی ضرور ہے کہ دونون سرون لوٹے ہڈی کے بیچمین خواہ پٹی اور گدی کے بیچمین فرجہ اور ڈھیلا پن نرہے اور نہ زیادہ استقدر تہ بر تہ ہوجاے کہ مثل تہ کے سخت اور درست ہوجاے اور جسقدر فرجہ بڑا ہو وہ پٹی کی بندش سے درست کردیا جاے اور دوسری قسم گدی کی اس غرض سے ہوتی ہے کہ بندش پٹی کی درستی اور ہمواری اور استحکام اوسکا ذریعہ سے ہوتی ہے اور کبھی گدی پر دوسری گدی ایسی درستی کو خیال سے رکھتے ہین تاکہ پٹی کا دوران اور پھیرے اچھی طرح سے بن پڑین اور برابر ہر جگہہ سے گرفت کرے اور کسی جگہہ پر سخت اور تنگ اور کسی جگہہ ڈھیلی نہو اور فرجین جو اوپر رکھی جاتی ہین اونکا لزوم اور اونکی گرفت بھی عمدہ طور پر ہوتی ہے۔ اول قسم کو رباطات اور عصابہ کہتے ہین اور دوسری کو جبیرہ اور تجبیر کے رباط کا فائدہ یہ ہے کہ مواد کو نافع ہوتی ہے اور دوسری پیچیدہ ہونے کو منع کرتی ہے۔ واجب ہی کہ پیچ اور پھیرے خواہ پرت اور تہ گدی کی اوسی جگہہ ہون جہان پر بندش پٹی کی قوی تر ہوتی ہے اور اگر جس طرحکا عضو مستدیر ہے اور جسقدر استدارت عضو مین ہے اوسیقدر استدارت پر گدی بھی چھوڑی جاے بہتر ہے اور اسیقدر عدد زوائد کے درکار ہین جسمین وہ شکل پیدا ہوجاے جس سے عضو کے استدارات کے مطابق ہو کبھی ضرورت ایسی گدی کی ہوتی ہے جو پرت پرت ہو اور پٹی اوسے بند کیے رہے اور طول ہر یہ گدی اتنی بڑی ہو جتنی پٹی موضع باوف پر واقع ہے۔ جو پٹی کہ اوسے دوہری اور دو موندہ کہتے ہین اوسکا استعمال اسطرح ہوتا ہے کہ وہ حدبہ اور کوز جس سے مقام مرض کے ہمواری کی حفاظت کیجاتی ہے بیچمین اور ٹھیک نصف مین پٹی کے خرقہ کی رکھکر دونون آدھی اور دونون حصہ بطرف مخالف ہر ایک کی لپیٹی جاتی ہین اور دونون بایہ سرا اوسے پلیٹتے ہین جسطرح پر مشہور ہے اور زیادہ محتاج تفسیر کی نہین ہے کہ ہر شخص اسے جانتا ہے **بندش کی کیفیت کی تفسیر اور تفصیل** دونون بندش مقام شکستہ کے شروع کرین اور اوسی مقام مین جہان پر ہڈی جھکی ہوئی اور مائل ہے اور اوسی جگہہ سب مقام سے زیادہ بندش مین استواری درکار ہے اور جہان زیادہ شکست کا صدمہ پہونچا ہے وہانپر بندش بھی قوی تر ہونی چاہیے۔ خلاصہ یہ ہے کہ مقام شکست اور جس مقام سے مواد کے ہٹا دینے کی حاجت ہو وہان بندش کا استوار ہونا ضرور ہے اور جو اوسکی وضع ہو اوسکی محافظت بالضرور کرنی چاہیے کہ اسی وجہ سے ورم کی حادث ہونے سے اطمینان حاصل ہوتا ہے اور ورم کی تحلیل بھی ہوجاتی ہی اور باوجودیکہ ورم اور نفخ استخوان سے امان ہوتی ہے پھر بھی اطمینان اوس صدید کے پیدا ہونے سے نہین ہوتا جو خاص ہڈی مین پیدا ہوکر مغز استخوان تک پہونچکر مخ کو فاسد کردیتا ہے لہذا احتیاج کسر اور تلیین کے بھی ہوتی ہے اور ایک راہ کے کھلے رکھنے کی تاکہ وہ ریم اور صدید نکلتا رہے۔ سب سے زیادہ تر لائق بچانے اور نگاہداشت کی وہ چیز ہے جو کسی اوپر کے عضو وغیرہ سے موضع باوف پر وارد ہوتی ہو علاوہ یہ ہے کبھی نیچے کا عضو بھی بطرف عضو بجالی کے ایک قسم کا فضلہ دفع کرتا ہے جسوقت عضو عالے بہ نسبت عضو سافل کے ضعیف ہو۔ پٹی اور گدی کی بندش مین اسقدر سختی مناسب نہین ہے کہ غذاے عضو کو آنے سے منع کرے

یا خون کی آمد کو مانع ہو کہ اس وجہ سے انجبار اور درست ہونے کو مانع ہوگی بقراط کا دستور ہے کہ جب کسی ورم کے دفع کرنے پر آیا وے ہوتا ہے قیروطیات یا وضع بندش کی اعانت کرتا ہے یعنے بندش بھی کرتا ہے اور قیروطی کا بھی استعمال کرتا ہے ہمراہ زیت انفاق اور موم کے کبھی رباطات کی جز ظاہری کی ضرورت ہوتی ہے کہ ہوا خواہ پانی سے اونکو سرد کرین تاکہ ورم جاریہ پیدا نہ ہو اور کبھی تسکین ورم کی روغن بابونہ اور شراب قابض سے کرتے ہین کہ اس سے ورم مین تحلیل پیدا ہوتی ہے اور عضو ماؤف کی تقویت بھی ہوتی ہے۔ اگر بندش کے مقام پر قرحہ پڑگیا ہو قیروطی کا استعمال جائز نہین ہے۔ اور کبھی احتیاج ایسی قوی دوا کی ہوتی ہے جسمین تحلیل بھی ہو جیسے زیت اور مصطگی اور اشق حاصل یہ ہے کہ جب بندش کا استعمال ہو اور چوٹ تازہ ہے اور ٹوٹ جانے کا زمانہ دراز نہین گذرا ہے ورم پیدا نہو گا اوسوقت مناسب ہے کہ رباطات کتان کے ہون اور کوئی چیز سرد اور رطوبت بھی اوسپر لگائی جاوے اور کبھی فقط سرکہ اور پانی سے پٹی کو لتیھڑنا کافی ہوتا ہے اور کبھی ضرورت قیروطی کی ہوتی ہے وہی قیروطی جسکو ہمنے ذکر کیا ہے اور اگر دوسری کی بندش بعد ورم کے ہوا ولی یہ ہے کہ اون اور پشمینہ کی پٹی وغیرہ مستعمل ہون اور کسی روغن محلل مین ڈبوکر جسمین تحلیل ورم کی بھی خاصیت ہو باندھین اور ہر وقت اسکا خیال رہے کہ جس پٹی مین قیروطی وغیرہ لگاتین وہ سب نیچے کی نہ اور پرت مین لگائی جاوے کہ اوس سے درد کی ہیجان کا امکان حاصل ہوتا ہے اور اگر اوس مقام پر قرحہ پڑگیا ہو پھر قیروطی کا استعمال جائز نہین کہ ایسے وقت مین اگر استعمال قیروطی کا کرین اکثر کسی قسم کی عفونت بطرف عضو کے کھینچ لاتی ہے بلکہ عوض قیروطی کے شراب سیاہ کہنہ لگاتے ہین اور چونکہ اکثر شکستہ عضو خالی قرحہ سے نہین ہوتا ہے اسیواسطے واجب ہے کہ قیروطی کا استعمال نہ کرین اور اوسکے عوض شراب مذکور کو استعمال مین لاتین اور وہ لاینحی جٹ گدی کے نیچے والی شراب سے تر کرکے دین سمجھو ایسا پسند معلوم ہوتا ہے کہ جو جو طلا وغیرہ لوگ موضع عضو پر لگاتے ہین اونکو ایک جدا گانہ فصل مین قرابادین کے ذکر کرین جب بندش کی ابتدا کرین چاہیئے کہ مقام واجب اور موضع مناسب سے شروع کرین زیادتی اور کمی پٹینی کی بقدر استخوان شکستہ کے خواہ بقدر ورم کے ہونی چاہیے بشرطیکہ ورم بظاہر محسوس ہو پھر اوسی لفافہ کو اوسی مقام پر دوسرے پیچین بندش کرین اور اسیطرح بندش کرتے ہوئے موضع صحیح تک پہونچین یہ پہلی بندش ہے پہلی پٹی سے بعد ازان دوسری لے کر مقام کسر پر دو خواہ تین پھیرے اوپیٹ کر نیچے کیطرف تھوڑا تھوڑا ڈھیلا کرتے ہوئے اوترین اوسکے بعد تیسری پٹی کو اوپر کیطرف اوسی طرحسے اوپر کیطرف ڈھیلا کرتے ہوئے لپیٹین اب یہ دونون پٹیان دفع فصول پر عضو کسور کے ایک دوسری کی معین ہونگے اور اوسکے قوام اصلی کے درست کرنے اور جوڑنے اس شکل بندش کی ہے اوسکے پورے کرنے پر دونون آلیسین مہین ہونگے۔ اور اوپر نیچے دونو جانب اور تک بھی بندش کرنی مناسب نہین ہے نہ قبل ورم کے اور نہ بعد ورم کے اسلیے کہ دو رنگ کی بندش سے عضو کی رنگین بند ہو جاتین گی اور عضو کسور کو غذا اوسکی نہ ملیگی اور بیشتر ایسی بندش سے فرط سے عفونت بھی اوس عضو مین پیدا ہو جاتی ہے کبھی ایسی بندش جو اوپر لکھی گئی ہے نہین کرتے ہین بلکہ اوپر کو چڑھتے ہوئے پٹی سے بندش کو شروع کرتے ہین پھر دوسری پٹی کو نیچے اوترتے ہوئے باندھتے ہین اور پھر تیسری پٹی کو نیچے اوترنے والی پٹی کے نیچے سے باندھنا شروع کرکے اوپر چڑھنے والے کہ اوپر تک پہونچاتے ہین گویا یہ تیسری پٹی دونون رباط صاعد اور نازل کے محافظ قرار دیجاتی ہے اور زیادہ تختی اور تنگی موضع ماوف پر بندش مین کرتے ہین ان دونون رباط صاعد اور نازل مین دو غرض مختلف ملحوظ ہین اور جس پٹی سے عذب مادہ کا بطرف عضو کے مطلوب ہوتا ہے اوسکی بندش مین سختی اوس مقام سے سیٹے نیچے کیطرف رکھی جاتی ہے اور جسقدر قریب عضو ماوف کے پہونچتی ہے ڈھیلی کی

جاتے ہین اسی کو رباط مخالف بھی کہتے ہین یہ وہ رباطات ہین کہ جبائر کے اوپر بھی ہوتی ہین سلور سب سے اوپر والی پٹی کی بندش ایسی ہونی چاہیے کہ عضو علیل کو سمیٹ کر اسقدر یکجا کرے جیسے قطعہ واحد بے حس و حرکت ہوجاتا ہے ایسا ہوجاے اور اوسی عضو کو پیچیدہ ہونے اور خم کھانے سے منع کرے اور اگر شکست جہت عرض مین ہو اور پوری ہوا سوقت جو پٹی باندھی جاے چاہیے کہ اوسکا احاطہ اور استواری بندش اور سختی ہر جگہہ سے برابر اور یکسان ہو اور اگر شکست کسی جانب مین زیادہ ہو اور ایسی کسر کو عمون کہتے ہین واجب ہے کہ اعتماد بندش کا اوسی طرف زیادہ سے جدھر کسر زیادہ ہو اور بندش کو ناگون بدل بدل کر اوسپر نہ کرنی چاہیے اور ایک شکل سے دوسری شکل بندش کی بتدیل مناسب نہین ہے اسلیے کہ اس فعل سے جو چیز شکست کو درست کرتی ہے فاسد ہوجاتی ہے یعنے وہ لعاب اور رشید جسکا اوپر ذکر ہوچکا ہے اور ایک قسم کا ورم ایسا پیدا ہوتا ہے جس سے پیچیدگی اور التواے عضو پیدا ہوتا ہے بہت بڑی بندش وہی ہے جس سے تشنج پیدا ہوا اسلیے کہ زیادہ تنگ و سخت بندش کیجاے گی درد پیدا ہوگا اور اگر ڈھیلی رہے گی کمی پیدا ہوگی اور تقراط کے نزدیک تدبیر صائب یہ ہے کہ ایک دن پٹی کھولین اور ایکدن نہ کھولین پس یہ تدبیر اولی اور انسب ہے اسمین مریض کو دل تنگی بھی نہین ہوتی اور نہ اوسے عبث اور بیکار کھلانے کی مشقت کرنی پڑتی ہے اور کھولنے کی ضرورت اس نظر سے ہے کہ بالضرور بطرف عضو کے ایک طرف رقیق موذی پہونچتی کہ اوسکو صدید اور ریم بنجانے کا خوف ہے اگر پٹی کھولکر اوسکا انزاج نکیا جاے بندش کی درستی اور اوسکی محافظت شرائط ضروری پر کرنیکا سب زیادہ زمانہ ہے جو بعد پنجم دن کے ہے اور قریب بیس دن کے اسلیے کہ اسی زمانہ مین رشید اور جوڑ کے ملانے والی رطوبت پیدا ہوتی ہے پھر ٹوٹا ہوا جوڑ ایک دوسرے کو گرفت کرلے بعد اوسکے سخت بندش نہ کرنی چاہیے اور مقام مین بندش کی سائنس رہنے دین تاکہ تنگ ہوکر رشید کی پیدائش اور اوسکے فعل الحام کو مانع نہ ہو اور سواے مادہ رقیق کے مادہ متحدر اور بکار آمدنی کو جذب کرے اسلیے کہ سخت بندش کا یہی دستور ہے تا ان جسوقت رشید پیدا ہوا کہ اسقدر بڑھنے لگے کہ اوسکی ..... کچھ ضرورت نہین ہے اور افراط اوسکی زیادہ حد سے ہو البتہ اوسوقت زیادتی کی روکنے کی ایک یہ بھی تدبیر ہے کہ بندش سخت کرین اور قوابض کا استعمال بھی مانع اوسکی زیادتی کا ہے اسلیے کہ قوابض کا اثر یہ ہے کہ غذاے ضروری کو مانع ہوتے ہین اور رشید کو مضبوط کرتے ہین کہ بعد اوسمین نفوذ غذا کا نہین ہوتا ہے یہ بھی ضرور ہے کہ راحت اور آرام بندش کے کھولنے سے غیر وقت مناسب مین نہ ملنا چاہیے ان قواعد کو خوب غور سے سمجھکر یاد رکھنا چاہیے **کیفیت بندش کا بیان** واجب ہے کہ جس چیز سے جبائر کی ساخت کرنی منظور ہے ایسے جوہر سے ہو جسمین سختی اور نرمی دونون ہون اور لذع ہے کہ قتے یعنے خوشہ خرما اور چوب وفلی اور چوب انار وغیرہ کو تامل کرین انمین سے جو لکڑی نرم ہو اوسی کو کھپاچین یعنے جبائر بنائین **مترجم کہتا ہے** ہندوستان مین چیڑ کی اور کٹھہ اور تن اور لوہان کی لکڑی اس کام مین بکار آمد ہین **متن** یہ جبائر خواہ کھپاچین زیادہ تر گندہ اور موٹی اوسی جگہہ پر ہونی چاہئین جہان پر عضو مین شکست واقع ہوئی ہے خواہ جس جگہہ سے شکست کو زیادہ استوای ہو اور کنارے اور پہلو جبائر کی پتلی اور باریک ہونی چاہئین اور اطراف ایسی چکنی اور نرم ہون کہ اونکے چبھونے مین کسی طرح کی دشواری اور خرابی پیدا نہو بلکہ بوجہ خوب چکنے ہونے کی گدی اور پٹی کو خوب دبالے اور کسی طرح سائنس وغیرہ باقی نہ رہے اگر جبائر کھپاچین چارون طرف سے کھی جائین اسمین احتیاط زیادہ ہے اور کوئی مقدار اونکی گدی اور پٹی سے زیادہ ہو اسمین کوئی خوف نہین ہے اور نہ اسمین مضرت ہے کہ جوڑ کے قریب سے تا مقام فصل اور جدا ہونے کے سب کا سب جبائر کے نیچے داخل کرلین اور خاص جوڑ کو پوشیدہ نہ کرین

کھپاچ کی طولانی جانب ہی ہے جدبر عضو کمسور مائل بہ حرکت ہو یعنے جدبر جبکہ حرکت کرے اوسطرف کھپاچ کو لاناچاہیے کہ اوسکے میلان کو منع کریگا پھر اسقدر بھی طولانی ہونا اچھا نہین ہے کہ اسکا باوجہ عضو شکستہ پر زیادہ ہو اور زیادہ تنگ کرنا بھی نہ چاہیے اوپٹی جبائر سے زیادہ چھوٹا ہونا بھی اچھا نہین ہے ورنہ جبائر مین اوسوقت مزاحمت اور دباؤ زیادہ پیدا ہوگا اور جب انمین کوئی نقصان نظر آئی فوراً اسقدر کمی کردینی چاہیے کہ اعتدال وضع کا حاصل ہو یہ ضرور نہین ہے کہ جبائر اور کھپاچین اوس مقام سے ملائی ہون جہان یعنے رگ دار سی اور اوسپر گوشت نہین ہے بلکہ ایسے مقام کا اتصال چاہیے جو عصبانی اور عظمی ہو **تفصیلی کیفیت استعمال جبائر کی اور تفسیر اوسکی** پانچ دن کے بعد جبائر کو باندھنا چاہیے خواہ پانچ دن سے زیادہ تا اینکہ اورآفات سے امان حاصل ہوجاے اور جتنا کسور بڑا ہوا وسیقدر جبائر کی بندش مین تاخیر مناسب ہی اور اکثر کھپاچ کی جلد باندھنے مین ایسے آفات پیدا ہوتے ہین کہ مثلاً ورم اور کھجلی اور نقاطات پیدا ہوتے ہین لیکن جب جبائر کے باندھنے مین تاخیر کیجاے اور نہ باندھی جائین قائم مقام جبائر کی ایسی بندش کرنی چاہیے جس سے بلند ہونا عضو کا اور درست شکل پر رہنا اچھی طرح پیدا ہوتا ہے اور اگر بدون جبائر کے یہ فوائد پیدا نہون پھر ضرور جبائر کو لگانا چاہیے گو اول ایام مین کیون نہ ہو واجب ہی کہ جبائر کے ہمراہ پٹی اور گدی اور قسمی وغیرہ اسقدر چسپان باندھی جائین کہ خوب طرح گرفت کرین اور سبک ہون اور خوب درست اپنی جگہ پر بیٹھین گندہ بگھ اوسکی نزدیک مقام شکستگی کے اور زیادہ دباؤ اوسپر نہ پڑے بلکہ زیادہ سختی بندش کی تھوڑی بڑھائی جاے کہ اوسمین علیل کی حال کا بجاے خود ہوتا رہے تدارک سادر اگر بار طات خواہ پٹیان اور گدی اونچی اور بلند ہون پھر اونمین زیادہ سختی نکرنی چاہیے اور بہت تنگ اور کس کر بندش نہ کرنی چاہیے آفات بندش سے ایک یہ بھی بات ہی کہ اگر زیادہ اونچی اور بلند ہو بندش ڈھیلی اور نرم ہوجاتی ہے اور جو بارطات اوپر والی پٹیون کے اوپر ہین اونہین اسطور سے نہ باندھنا چاہیے کہ جبائر یعنے کھپاچون کو بیچیدہ اور ترچھا کرکے اپنی جگہ سے ہٹادین اور دور کردین اور درستی وضع سے اونہین زائل کردین مناسب ہی کہ پٹی کھولنے مین ضرورت کا لحاظ کرین اور حالت اختیاری مین ہرگز نہ کھولین یعنے دوسرے دن اکیدن درمیان دو کرنے ضرورت کی پٹی کھولنی چاہیے اور یہ شرط ضرورت کی ابتداے علت مین ہو اور خصوصاً جسوقت کھجلی پیدا ہو اور اسوقت یعنی بعد پیدا ہونے خارش کے دہی تدبیر جو پہلے اوپر بیان کی ہے کرنی چاہیے اور جب بندش کو سات روز سے زیادہ گذر جائین پٹی کو دبرین رفتہ رفتہ کھولنا چاہیے اور ہر ایک چوتھے اور پانچوین دن کھولنے مین امان خارش اور ورم سے حاصل ہوتی ہے اور اوسوقت کسیقدر بندش کو ڈھیلا بھی کردینا چاہیے تاکہ مانع نفوذ غذا اور خون کو نہ ہو اور اگر ممکن ہو کہ جبائر اپنی جگہ پر درست بندھی رہین اور کھولی نہ جائین اگرچہ بیس روز تک نہ گذر جاے اور کچھ ضرر نہو پھر ہرگز اونہین کھولنا نہ چاہیے لیکن کبھی بعض اوقات مین جبائر کا کھولنا کسی سبب ظاہری کی وجہ سے نہین ہوتا لیکن محض بنظر احتیاط کے اور بزبان اطلاع اس امر کے کہ انتے دنون تک بندش سے کیا فائدہ ہوا کھولنا چاہیے اور یہ بھی غرض ہوتی ہے کہ جو مقدار گوشت کی کھل گئی ہے شاید اوسکا رنگ اور حال کسی قدر بدل گیا ہو اور یہ بات تو پہلے معلوم ہوچکی ہے کہ بندش اسقدر سخت نہ ہونی چاہیے کہ مانع وصول غذا کی بطرف عضو کمسور کے ہو اسلیے کہ شکستگی کی درستی بدون پہونچے خون صالح کی نہوگی اور جب تک وہ غذا جسمین چسپیدگی اور نشو ونما ہوتی ہے نہ پہونچیگی ہرگز اتصال اجزاے عضو کمسور مین پیدا نہوگا۔ جبائر کو اوٹھاؤ اور جدا کرنے مین عجلت نہ کرنی چاہیے اگر قرینہ سے کسیقدر اتصال اور پختگی جڑ کی دریافت ہو اسی وقت جبائر کو کھولنے اور اگر کوئی کسر خونکہ ابھی نسیج مین استحکام نہین ہوا تھا عضو کمسور تر جما ہوجاتا ہی۔ اور جبائر کا بعد درست ہوجانے عضو شکستہ کے بندھا رہنا اوسے بہ نسبت

اسکے کہ قبل از استسقا کے کھول دیوین پس جلدی کرنی نہ چاہیے اور تاخیر کرنے مین کچھ ضرر نہین ہے کسر کے ہمراہ جراحت کی تدبیر
جب کسی عضو کی ٹوٹ جانے کے ہمراہ زخم بھی پیدا ہو جاوے لازم ہے کہ مجبر لیجانے درست کرنے والا جراح خواہ کمان گریبند ش اور درست
کرنے مین نری کرے اور جبائر یعنے کھپاچون کو مقام زخم سے دور رکھے اور زخم پر جو مرہم مناسب ہو خصوصاً جس مرہم مین قشہ یعنی ال
شریک ہو اوسی رکھے ایک گروہ کی یہ رای ہے کہ بندش کو دونون جانب سی زخم کے شروع کرنا چاہیے اور زخم کو کھلا رکھنا چاہیے اور یہ تدبیر
اوسوقت اچھی معلوم ہوتی ہے جب کہ زخم خاص مقام کسر پر نہ ہو پھر یہ بھی ضرور ہے کہ اوسی کسی جرسے پوشیدہ رکھین تاکہ اوسکو ہوا
سی بچاوے اور پوشیدہ رکھے۔ اور اگر زخم خاص مقام کسر پر واقع ہو یعنے جہان سی ٹوٹ گیا ہی وہین پر زخم بھی اوسوقت ایک حیلہ بندش
کی تشبیک یعنی جالیدار ڈھیلا ہونیکا ایسا کرنا چاہیے کہ ہر گچھے سے مضبوط اور کھچی ہوئی بندش ہو اور مقام زخم مین کسیقدر ڈھیلی رہے
اور ایسی ڈھیلی اوس مقام پر ہو جیسا اوسکے لائق ہے اور گدی وغیرہ کو شراب سیاہ کھٹی مین ترکر کے رکھنا چاہیے اور ایسی بندش
کا طریقہ یہ ہی کہ سرا پٹی کا زخم کی باڑہ پر رکھکر بیچ کیطرف تو ربب کرنی چاہیے اور زنجیر کرنی چاہیے اور پھر دوسری پٹی دوسری باڑہ پر
زخم کے بیچ کیطرف تمام بندش کو ختم کرنا چاہیے اور جیسی بندش درست اور مناسب ہی اوسی طور سی پوری کر دینی چاہیے اور پھر ایسی
تو ربب پیدا کرنی چاہیے تاکہ خاص مقام زخم کا کھلا رہی اور سوای محل زخم کے سب جگہ استوار اور مستحکم بندش پاجاوی اور اوس مقام سے
پٹیان اوپر اوپر بیچ خوب جکڑی ہوئی ہون اور موضع شکستہ خوب مستحکم بندش پاجاوے اور مقام زخم ایسا کھلا ہوا ہو کہ اگر کسی غرض
سی اوسے کھول کر دیکھنا منظور ہو بدون سرکنے پٹی اور بندش کے فقط پٹی کے سرکانے سے کھل سکے اور جو کھپاچین اور جبائر مستعمل
ہوئے ہین اونمین چھوٹے چھوٹے سوراخ بھی کر دینی چاہئین ایسے زخم کے سامنے تاکہ دوا زخم کے انمین سوراخونکی راہ سے زخم تک
پہونچ اور صدید اور ریم وغیرہ اونمین کیطرف نکلا کرے اور پھر یہ سوراخ اور ڈھیلی بندش ایسی ہو کہ بعد درستی اور اچھی ہو جانے زخم کے
اگر چاہین سب کو بند کر دین اور پوشیدہ کر دین خواہ اثنای علاج مین جب بند کرنا مناسب ہو بند کر دین اور جب کھولنے کی ضرورت ہو
کھولین اسلیے کہ ہر وقت زخم کا کھلا رہنا بھی زبون ہی خصوصاً سردی کے وقت نہایت درجہ مضر ہے اسواسطے واجب ہی کہ زیادہ تنگ
بندش نہ ہو اور رات کیوقت اوسی چھپا دیا کرین جب زخم اچھا ہو جاوی اور کچہ اوسکی صحت مین کسر باقی نہ رہی اگر استعمال جبائر کا بوجہ
عدم امکان کی حالت جراحت مین نہ ہوا اب کرنا چاہیے اور کھپاچ چڑہا دینی ایسی مقام پر اگر گنجایش نہ ہو مثلاً مقام بندش کا قابل
جبائر کے نہ ہوا وسوقت رہنے دین اور ایسی تدبیر کرین کہ صبح اور شام جسوقت زخم کا کھولنا اوسکے علاج خاص کے واسطے ضرور ہو کھولنے
وقت بندش سی کچہ علاقہ باقی نرہے اور بے لگاو بندش کی کھل جایا کرین۔ بقراط کہتا ہے کہ زخم کی بندش پٹی کے وسط سے
کرنی چاہیے اگر زخم تر و تازہ ہو اور اگر زخم پورا ہو کر پیپ دیتا ہو اور یہ پیپ بعد نضج کے پیدا ہوئی ہو اوسوقت اوپر سے باندھنا چاہیے
تاکہ وسط تک پہونچے عمدہ یہ ہے جو مقدار پٹی کی متصل جرح کے ہو خصوصاً وہ پٹی جو اوپر کیطرف ہی زیادہ مستحکم اور سخت ہو تاکہ روانی ریم کی
اور سیلان مین کچہ کمی نہو اور اچھی طرح سے جاری رہی پھر بھی سختی بندش بقدر تحمل و برداشت کی ہونی چاہیے اور جسقدر بندش
زخم سے ہو اور جتنے پھیرے پٹی کے زخم سے الگ ہون بترتیب اونمین نرمی بڑھتی جاوی اور ڈھیلی ہوتی جاوین اور اگر زخم مین گڑہا
بڑا پیدا ہوا ہے مقام غور پر بندش زیادہ سخت ہونی چاہیے اگر ایسے گڑہے پر سخت بندش کرنے سے مقام شکستہ کی بھی بندش
سخت حاصل ہو جاوی فہو المطلوب ورنہ زخم سے تو وہی معاملہ کرینگے جو ہم اوپر بیان کر چکے اور اگر یہ گڑہا زخم کا مقام شکست تک

پہونچ گیا ہو اور سوقت بندش زیادہ سخت کرنی چاہیے عضو مجروح اونچا اور بلند کرنا اس شکل سے جسمین برامد کرنا یہ دغیرہ کا آسان رہے جو ریم کہ زخم مین مجتمع ہوتا ہی اور گرمیون مین اوس مین کا سرد کرنا ضرور ہے جو متصل اور گرد زخم کے ہے تاکہ ورم کی منع پر معین ہو اور اوس مقام پر قیروطی ہرگز نہ لگایا چاہیے بلکہ اوسکے پاس قیروطی کو نہ لیجانا چاہیے خصوصاً اگر میعن کہ پیشتر عضو ہاوف متعفن ہوجاتا ہے اگر احتیاج کسی راوغ کی استعمال کی ہو فقط شراب قابض جو مذکور ہوئی ہے کافی ہے ۔ اگر ہمراہ کسر کے رض یعنے کوفتگی بھی ہو اور عضو شکستہ کی حیات باقی نہ رہنے کا خوف ہو اوسوقت بچھنے لگانے چاہئین ۔ **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ زخم جسقدر کم مضبوط اور استوار بند ہوگا اوس بندش سے نوازل بطرف زخم کے کھنچین گے اور اگر بندش مین خطا واقع ہوگی ضرور ورم پیدا ہوگا خصوصاً اگر ڈھیلا رہیگا اور مقام زخم مین بند بخوبی نہوگی اور لوسکے سوا اور مقام مین سخت ہوگی ۔ اور اگر ایسی بندش زخم پر ہوگی کہ راہ جریان اور برامد ریم وغیرہ کی بند ہوجاوے نہ صدید کا اخراج ہوگا اور نہ دوا زخم کی اوس تک پہونچیگی اور اگر بالکل کھلا ہوا چھوڑ دین گے عفونت پیدا ہوگی اور سردی زیادہ پہونچیگی اس سے موت اوس عضو کی واقع ہوگی اور نوبت ایسی ایسے درد اور حمیات کی پہونچیگی جس سے ضرر بحد پہونچیگین ۔ لہذا طبیب کو لازم ہے کہ مین مدبر بندش کی کرے اور لحاظ رکھے کہ بندش سے کیا ضرر پیدا ہوگا اوسکی تلافی پہلے سے کردے کہ ابھی ضرر مستحکم نہونے پائے اور تدارک ہوجاوے کسر عظم بیان ہڈی کے ہوکر ٹوٹ جانا اور ترچھا ہوجانا اسلیے کہ بالکل ابھی ٹوٹ نہین گئی ہوا بسا اصد مہ ہڈی پر اکثر پہونچتا ہے کہ بخوبی ٹوٹ نہین جاتی مگر ترچھی ہوکر رہ جاتی ہے اوسوقت دوبارہ توڑنے کی حاجت ہوتی ہے ۔ ایسے وقت مجبر کو حال وشید کا ملاحظہ کرنا ضرور ہے یعنے جو رطوبت خواہ لعاب ترچھی ہڈی مین پڑتا ہی اگر زیادہ اور عظیم ہو اور قوی بھی ہو پھر دوبارہ توڑنے کی کچھ ضرورت نہین ہے اسلیے کہ دوبارہ توڑنے مین اکثر خرابی یہ بھی ہوتی ہے کہ جہان سے جھک گئی ہی وہان سے نہین ٹوٹتی ہی بلکہ اوس سے ہٹ کر ٹوٹتی ہی بوجہ شدت گرفت اوسی شدید کے جو پیدا ہورہا ہی اور اگر بدون دوبارہ توڑنے کے چارہ نہو پہلے اوسکی نرمی کی تدبیر کرے تاکہ وشید مذکور سستی ہوجاوے اور نرمی پیدا کرنیوالی وہی ادویہ مین جو باب صلابت مین مذکور ہوچکین اوسی مقام پر جیسی جلد البیہ والبیہ اور تمر اور دُرد روغن کو اور اہالات یعنے رجو ایک خاص قسم کا شوربا ہی اور مخ اور لبوب حب القطن غیرہا و جب نرم ہوجاوے تب توڑنا چاہیے اور بالجملہ ہر وقت فطول آب گرم کے اور دخول آبزن کی ایک دن مین چند مرتبہ مداومت رہے اور اگر یہ تدبیرات نافع نہوئین اور تجربہ اور ہلا اسی پر دلالت کرے کہ زیادہ مضبوط ہے پس لازم ہی کہ اوتنے مقام کا گوشت چاک کرکے کھولدین جتنی دور تک شدید خواہ صلبی اور لعاب دار شی سخت پیدا ہوتی ہی پھیلنے کی ضرورت ہی اور جتنی دور وہ گڑھا جسمین یہ رطوبت زجہ مجتمع ہوتی ہے اوسکے نکالنے کی ضرورت ہی بعد گوشت کے کھولنے اور چاک کرنے اور شید کے پھیلنے کی ہڈی کو دوبارہ توڑین اور پھر درست کرین اور زخم کا علاج کرین اکثر ایسی ترچھی ہڈی کا علاج بدون توڑنے کے اس طرح بھی ہوسکتا ہی کہ پہلے وشید کو نرمی کی تدبیر کرین بعد ازان بذریعہ کپاچ اور جبیرہ کے ایسی بندش اولی کریں جس سے ہڈی کی کجی جاتی رہے اور سیدھی ہوجاوے جب سیدھی ہوجاوے اور جسقدر شید پیدا ہوئی ہو وہ بھی درست اور سیدھی ہوجاوے اور جو بدن نرم مین جیسے لڑکے وغیرہ اونمین فقط توڑ ڈالنا دوبارہ کافی ہوتا ہے کسر کے واسطے طلا وغیرہ کون کون سی صفید پتیر یہ بیان بموجب عدہ سابقہ کے کیا جاتا ہے بعض اقسام کے طلا فقط واسطے منع ورم کے ہوتے ہین اور جو خارش مقام کسر مین پیدا ہوتی ہی اوسکے دفع کے واسطے اور بعض قسم کی طلا کا فائدہ یہ ہے کہ جو سختی مفاصل مین واقع ہوئی ہے اونکو دفع کرین **طلا مانع ورم اور دافع خارش** ہمنے باب لبط اور بندش مین چند اشارات [illegible] بارہ مین کردی ہین اور چند اقسام کی قیروطی اور نطولات ہمراہ خراب عضو کے مذکور ہوتے ہین اب ہم پھر اونمین چیزون کے بیان کیطرف عود کرتے ہین اور کہتے ہین واجب ہی جو قیروطی وغیرہ

ایسے وقت مستعمل ہو اور مین کسی طرح کی خشونت نہ ہو بلکہ جہانتک ممکن ہو نرم اور ملکنی ہو اور اگر خیال عفونت کا کسی وقت ہو ہرگز قیروطی کا استعمال جائز نہین ہی اور نیز اگر اجزا کسر کے جنہون جب بھی قیروطی کا استعمال نکرنا چاہیے اسلیے کہ اسطرح کی شکست اسے مواد پیدا کرتی ہے جو مورث عفونت کے ہوتے ہین اسلیے کہ اکثر ایسی شکستگی ہمراہ قروح کے ہوتی ہے۔ اور البارحارہ یعنے گوشت پستان اوسکی کیفیت تو ہم نے بیان کی ہے اور اوسکی صفت بھی درج کی ہے کہ اوسکا فائدہ تحلیل اول مواد کا ہے جو خارش اور جلی پیدا کرتے ہین اور اوس غذا کو جذب کرتے ہین جو اوس عضو کو واسطے آتی ہے جبکہ انکی احتیاج اوسوقت ہوتی ہے جسوقت عضو کی بندش ذا اوسمین خشکی پیدا کی ہو اور تجفیف ظاہر ہون اور مقدار اسکا معلوم ہے اوپر کے بیان سے **بیان اون طلاؤنکا جو شید مین صلابت پیدا کرین** اس بارہ مین جو چیزین نافع ہین وہ فطولات ہین جو قابض اور لطیف ہون اور وہ ضماد جو اسی خاصیت کی ہون جیسے طبیخ آس اور روغن آس اسطرح کہ احتیاج روغن کی ہو اور روغن حنا اور طلا برگ آس کی اور حب لاس کی اور طبیخ یعنے جوشاندہ درخت قرط کا جسے ہندی مین کیکر یعنے ببول کہتے ہین۔ اور جوشاندہ بیخ دروار اور اوسکے برگ کا جوشاندہ کہ یا دوبہ پر گوشت اور سخت کرتے ہین اور جو ضماد مونگ کو پیس کر پہانین خصوصاً جب اوسمین زعفران اور مر داخل کرکے شراب بجائی سرکہ اوسمین عمدہ قسم کو داخل کرین اور پوست بہار خربا یعنے جو شکوفہ ایام بہار مین ابتداً پیدا ہوتا ہی وہ بھی بہت عمدہ ہے **بیان تدبیر تعدیل جو شید کا** زمانہ ابتدا مین جب تک تازہ ہی قوابض مذکورہ کے ذریعہ سے اوسکی تعدیل کرنی چاہیے کہ یہ قوابض اوسکے اجزا کو جمع کرکے مضبوط کرین اور اوسکے حجم کو چھوٹا کرین گے اور اس زمانہ کے بعد خصوصاً جب زیادہ پیدا ہوسے علی الخصوص جو شید قریب مفصل کے ہو پھر اوسکو چاک کرنا اور چھیلنا ضرور ہے کہ اسی تدبیر سے اوسمین تعدیل پیدا ہوگی اور یہ سب تدبیرات اونہین ادویہ کے ذریعہ سے کرنی چاہئین جو لین صلابت ہون اور اور جنکی ساخت لعاب اور صمغ سے اور چربیون اور اوہان سے ہو اور اگر ادویہ مین سرکہ تازہ اور بنیاد داخل کرین زیادہ بہوست ہونگے اور اسکے قریب استعمال تمر اور ایہ کا ہی اور شبرج بھی اسیقدر مفید ہی کہ یہ سب ملاکر ضماد بنائین بہت عمدہ اور سبک ہونگا ایضاً تخم ارنڈ کو پیس کر نصف اوسکا روغن زرد اور چہارم حصہ شہد ملاکر استعمال کرین اور بشیر قیروطی روغن سوسن کی تنہا مفید ہوتی ہی اور کبھی ہمراہ انکے ہمراہ جمیع وہ ملینات جو اب سقیروس مین مذکور ہوئے مین وہ بھی داخل کیجاتی اور جسوقت مزاج مین کسقدر برودت محسوس ہو داخل کرین جند بیدستر اور سکبنج اور جاوشیر کو ٹبرہا چاہیے اور یہ دوا بھی مجرب ہی۔ روغن کتان اور رب سرنج کا اور منبی کو پکا کر دودھ مین اور اہالیہ ملاکر استعمال کرین۔ دوسرا نسخہ یہ ہے کہ بیخ خطمی و بزر قثار المحار اور مقل و راشق اور جاوشیر برابر لیکر سرکہ مین مطول کرکے ملا کرین مرہم حاجی بھی اسی وقت بہت عمدہ ہی لعاب ملبا اور لعاب بزر کتان اور لعاب قثار المحار اور راشق اور لاذن زوفای رطب روغن سوسن بطکی چربی مقل لین تبرزد خالص مع عجل یعنے بچہ گاؤ کسی روغن محلول کرکے استعمال کرین **صفت مرہم جیدکی** جو لین صلابت اسی مفاصل کی کرے۔ نسخہ اوسکا یہ ہے اشق ایک جزو مقل المہو و نصف جزو لاذن نصف جزو روغن حنا چربی بطکی ہر ایک سہ ربع جزو صمغ میعہ سائلہ ربع جزو موم زرد نصف رطل سب صمغ کو پگھلا کے اجزا کیجا کرین اور ملا دین **مرہم مجرب** اشق ۳۶ موم ۳۶ صمغ لطم مقل فتہ ہر ایک شی آٹھ اوقیہ روغن حنا چار اوقیہ صموغ کو پیس کر سرکہ مین تر کرین پھر ایک روغن مین جو روغن سوسن سے چکنی کرلی ہو اور اسطرح اوسکا دستہ بھی اسی روغن سے چکنا کرلین اوسمین جلا کرین بعد ازان مم بنا بین۔ اور جو چکنائی مثل عنددکی پیدا ہوتی ہے کہین کیون نہ پیدا ہو ریمان وہ خاص خاص مراہم جو اسکے واسطے درکار ہین ہم نے بیان کردئے ہین اور اور اگر اس سے فائدہ نہ ہو جند بیدستر اور قسط اور پیخال کبوتر اور خرول کا ضماد کرین کہ یہ دوا غایت درجہ کی فائدہ مین ہے **ملین جید تیل چھنٹ** روغن سوسن کی ایک اوقیہ نکالا البز ایک اوقیہ بیخ سایلا ورقہ اور جاوشیر اور راشق ہر ایک نصف اوقیہ مقل لین ایک قیدیچھ کی چربی

خواہ بط کی خواہ مرغی کی یا خرزیکی اوسکے واسطے جسکے لیئے شرع مین ریحہ اور سور حلال ہے نزدیک فقہاء اسلام کے بنظر ضرورت دوائی کی سہ ایک ان چیزون مین سے دوا وقیہ اس سے مرہم طیار کرین مترجم کہتا ہے لگانا ایسے مرہم کا ناجائز اسی غرض سے ہوگا کہ نجس شیٔ بروقت بدن پر مین سے گو خصوصاً شموم وغیرہ دہنیت کی چیزین پھر نماز کیونکر پڑھے گا اور حلال ہوا ان اشیا کا موہم اسکا ہے کہ اکلا استعمال اور ہوا وسکا قائل اہل اسلام شرط انحصار علاج کو خاص دوای حرام مین آنکھ بعض فقہا مین لیکن شرط زیادہ مشکل ہے اور مطلب شیخ کا یہی ہے جو لکھا گیا ہے **بیان ایسی چیزون کا جو استر خادر کرین** اعتماد اوسکے معالجہ مین قوابض لطیفہ پر کرنا چاہیے جیسے اہیل اور سرو وغیرہ اور قوابض کثیفہ کا استعمال دسوقت چاہیے کہ اوسمین مثل زعفران اور دارچینی اور مرکو ملا دین اور راسن بھی بہت عمدہ ہے خصوصاً جب اوسکی سانہ وجع کو جوش دیا ہوا ہو اور خاکستر درخت انگور ہمراہ جریی کہنہ اور پوست بہار خربا اور سب چیزین جو دشید کے تحت کر فی مین مذکور ہو چکین یہان بھی لگا سکتے ہین **استعمال آب گرم اور روغن کا** یہ بات معلوم ہو کہ آب گرم اور روغن یہ دونون بروقت حر کے قابل استعمال کے نہین ہین اسلیے کہ یہ حر اور دستی کو مانع ہوتے ہین ہان قبل از حر کے صلاحیت استعمال کی رکھتے ہین اسلیے کہ یہ دونو انجذاب پر اماوہ کرتے ہین اور بعد انحبار کے بھی انکا استعمال جائز ہے اسواسطے کہ بقیہ ورم کی تحلیل کرتے ہین اور جو صلابت پیدا ہوئی ہو اوسے دور کر دیتے ہین اور حس دشید کو رباطات پیدا کرتے ہین جو اعصاب مین ہین پس حرکت ہمراہ اوسکے آسان نہو اوسے بھی مفید ہین جو اور اگر استعمال آب گرم اور روغن اور چیزون کا اور نیز استعمال منع کا ہمگان آفات سے محفوظ بھی رکھے گا اور انکا تدارک بھی کریگا اور درمیان زمانہ ابتدا اور بعد حر کے پیدا ہونے کے جسقدر زمانہ ہے اوسمین آب گرم اور روغن التحام امر حر کا زیادہ مانع ہے کبھی اطفال کے بدن مین انکا استعمال کیا جاتا ہے خواہ جو لوک نرمی اندام مین تیر اب اطفال کی ہین اونکو ابدان مین استعمال کیا جاتا ہے مگر یہ استعمال اوسوقت کرتے ہین کہ ضماد اونکے بدن پر خشک ہو جاتی ہون اور جسوقت ضماد مین خشکی آجاوے پھر ضرور مقام ماؤف پر بشرطیکہ درد بھی ہو روغن لگانے کی ضرورت ہوتی ہے اوسکی پٹی باندھی جاتی ہے اور درست کیا جاتا ہے اور اگر درد مین سکون پیدا ہوا ہو اوسوقت پھر روغن اور آب گرم کے استعمال کی اجازت نہین ہے اطبا کبھی بروقت کھولنے پہلی بندش کے جو ایک ہفتہ کے بعد کھلتی ہے آب گرم کا نطول کرتے ہین اور اس نطول سے اونکی مراد ایک منفعت خاص ہوتی ہے اور وہ غرض یہ ہے کہ مقام ماؤف کیطرف مادہ کو جذب کرتے ہین لیکن اس نطول کو بالفعل ایسا ہونا چاہیے کہ سیل کی مقدار تک وہ حرارت مین معتدل ہو اور اوسکی برداشت کر سکے اسلیے کہ زیادہ گرم پانی کا نطول بہ نسبت جذب مادہ کے تحلیل زیادہ کرتا ہے اوس بدن مین جو مواد سے پاک ہو اور خصوصاً اگر نطول کا زمانہ زیادہ ہو اور دیر تک نطول کیا کرین اور جو بدن مادہ سے بھرا ہوا ہو اوس سے جذب مادہ پیش از حد واجب کرتا ہے خصوصاً اگر زمانہ نطول کا قصیر ہو لہذا واجب ہے کہ پانی کی حرارت مین اعتدال ہو اور تر پڑا بھی اتنی دیر تک کرین کہ عضو پھول کر اونچا ہو جاوے اور جب پھول کر سمٹنے لگے پھر نطول کرنے کا وقت باقی نہین رہتا ہے۔ نطول کرنے کے احکام ہم نے باب خلع مین مفصل بیان کر دئے ہین اون احکام کا خیال اس مقام پر کرنا چاہیے اور مجھ تو اس مقام پر پسند ہے کہ اگر درد نہو ہرگز روغن نزدیک نہ لاتین اور نہ گرم پانی کا استعمال کرین سوائے اوسقدر کی جسکی عادت واقع ہوئی ہے ابتدائے کسر مین بنظر احتیاط کے اور جو مفاصل بعد حر اور درست ہونے کے سخت ہو جاتین خواہ اونمین صدمہ دتی کا پہونچا تھا یا رض کا اونپر ضماد تمر اور الیہ کا کرنا بہت مفید ہے مجبور کے تغذیہ **کا بیان اور لقمہ کا** کھانے پینے کی چیزین جو مجبور کے واسطے استعمال کرنی چاہتین اونکا طریقہ یہ ہے کہ جس شخص کو کسی عضو کے انجبار کی تدبیر کرنی ہے اوسکی غذا ایسی ہو جس سے خون غلیظ پیدا ہو اور اوس مین لزوجت بھی ہو تاکہ اوس سے شدید ورم پیدا ہو اور بہت

ضعیف اور بودہ اکمزور نہو جیسے پائے اور سر سینہ اور احشا اور کلا اور اوپر کی کھال اور بچہ گاہ وجو پختہ کیا جاے اور ان قبیل اور چیزین جو خون غلیظ پیدا کرتے ہین اور مشروبات مین شراب غلیظ قابض دینی چاہیے اور تنقل مین شاہبلوط اور دوربوب جنمین حدت نہو اور جتنی چیزین خون رقیق پیدا کرتی ہین سب سے احتراز کرنا چاہیے اسیطرح جن چیزون سے خون مین گرمی پیدا ہوتی ہی خواہ ایسی چیزین جو خون کے بستہ ہونے کو منع کرتی ہین جیسے شراب رقیق اور جو چیزین کہ اونمین مصالح گرم پڑے ہون اور خلاصہ یہ ہے کہ انکی غذا اور شراب کی وہی تدبیر کرنی چاہیے جس سے خون غلیظ پیدا ہو ہان اگر اوس مقام پر کوئی مانع از قسم جراحت وغیرہ ہو کہ اوسکا اقتضا لطیف غذا کا ہی جسقدر اوسکے بڑے اور چھوٹے ہونے کا وصف ہی اور جسقدر جزء اوسکی ایذا کا ہی اوسی کے موافق غذا مین لطیف بھی جائز ہوگی اور جب اس جراحت وغیرہ کی اصلاح ہو جاے اور اوسکے ضرر سے امان اور اطمینان حاصل ہو پھر وہی غذا جو مولد خون غلیظ ہی دینی چاہیے اور مشروبات مین بھی ایسی ہی چیزین اختیار کرنی چاہئین - جو شخص تدبیرین احتیاط کا پابند ہی اوسکو لازم ہی کہ تدبیر لطیف سے شروع کرے تاکہ تدبیر غلیظ کے ضرر سے بخوف رہے اور اسکی صورت یہ ہی کہ جیسے کبھی حاجت فصد اور اسہال کے ہوتی ہی بعد چند روز کے پس استعمال اوسکا ضرور ہے اور کبھی حاجت اسکی ہوتی کہ تدبیر غلیظ کو ترک کرے جسوقت وشید زیادہ پیدا ہو جاے پھر اوسوقت غذاے غلیظ خواہ تدبیر غلیظ کے منع کی ضرور ہوتی ہے **صفت غذاے موافق کی جسکا استعمال بوقت افتہار کے کیا جاتا ہے** میدہ کی روٹی اور چاول کا آش جربی گاے کی اور دودہ ان سب کو لیکر سر سینہ ایسا طیار کرین جو قسم عمدہ کا ہو اور جو دوا کی قسم ایسی فربہ ہے کہ اوسکا فائدہ بعد اس غذا کے ہے جرار اور درست کرنے مین وہ دوا مومیائی ہی کہ ایسے لوگون کے واسطے عجیب النفع ہے اور جو امور تابع کسر اور جبر کے ہے اور اون سب کا مدار ک ضرور ہے ایسی فوائد مومیائی مین موجود ہین کبھی بوجہ کسر کے گوشت اسقدر جدا ہو جاتا ہی کہ پھر اوسکا ملنا دشوار ہوتا ہے اور اگر اوسے کاٹ نہ ڈالین خود بھی متعفن ہوتا ہے اور اپنی گرد کی چیزون کو بھی متعفن کر دیتا ہی مثل ہڈی وغیرہ کے لہذا اوسکی عفونت روکنی کی تدبیر ضرور کرنی چاہیے کبھی کسر کے ہمراہ قسخ اور رض بھی عارض ہوتا ہی اور بقوت رض شدید گوشت مین عارض ہوتا ہی کہ مثل قیمہ کے بن جاتا ہی اوسکا علاج بچھنے وغیرہ سے کرنا پڑتا ہی خواہ اول دوا ولسی جو عفونت کو مانع ہون اگر اس عفونت کی تدبیر نہ کیجاے انجام کار اکلہ اور سڑنے کی نوبت پہونچے گی - لہذا اسکی بھی رعایت واجب ہی کبھی ورم گرم ایسا پیدا ہوتا ہی کہ اوسکی تدبیر بھی ضروری ہوتی ہے اور کبھی جراحات عارض ہوتی ہین اونکی تدبیر جیسے بیان ہو چکی کرنی چاہیے کبھی وشید زیادہ حد اصتاح سے پیدا ہوتا ہی کہ انجبار کسر مین اوتنی مقدار کی ضرورت نہین اوسوقت تقلیل غذا کی ضرورت ہوتی ہے تاکہ اب زیادہ مقدار وشید کی پیدا نہو اور تبدل اوسیر کرنے مین اوسی قسم کی جو ذکور ہو چکے تاکہ مقدار متولد کم ہو جاے - کبھی بوجہ کھینچنے اور درست کرنے کی استرخاے مفاصل عارض ہوتا ہے اور کبھی سیلان ریم اور صدید کا مغز استخوان تک عارض ہوتا ہی اوسوقت حاجت اسکی ہوتی ہے کہ ہڈی کو نکال کر راہ صدید کی سیلان کی بند کردین **تیسرا مقالہ عضو کے ٹوٹ جانے کے بیان مین بیان عام قحف کی ٹوٹ جانے کا** کاسہ کبھی اسطرح ٹوٹ جاتا ہی کہ جلد نہین پھٹتی پانی ہان ورم جلد مین ضرور پیدا ہوتا ہے اور جب ورم کو علاج مین مشغول ہون اور کھوپڑی کے ٹوٹنے کا کچھ علاج نہ کرین اکثر یہ بات پیدا ہوتی ہی کہ ہڈی فاسد بھی ہو جاتی ہی اور قبل تزف خواہ بعد اوسکے چند امراض دماغی ایسے پیدا ہوتے ہین جیسے حیات اور عقل اور حواس اکثر امراض میں اوسوقت جلد کو چاک کرنے کی ضرورت ہوتی ہے - اکثر جس مقام سے استخوان شکستہ ہوتی ہے اوسکی شناخت یہ ہے کہ مریض اوسے بار بار چھوا کرتا ہے اور اوسی پر ہاتھ پھیرا کرتا ہے اوسوقت کچھ اسکی حاجت نہین ہے کہ پہلے ہڈی کو اپنی حالت پر پھیر لانا کچھ ضرور نہین ہے بلکہ جلد کو چاک کرنا چاہیے تاکہ اوسمین اجتماس صدید کا نہ ہونے پائے نہ اس ہڈی مین اور نہ کسی اور مقام مین اسلیے کہ پہلے تدبیر اسی کی ضروری ہے کہ ریم

اور صدیہ کا انضمام اندر نہ ہونے پائے ہاں اگر اطمینان زیادتی درم ہو جاوے اور ورم کم ہونے لگے اوسوقت چندان اہتمام نہ کرنا چاہیے چاک کرنا جلد کا ضرور ہے اگرچہ بہت تھوڑی مقدار بھی چاک کی کیون نہ ہو اور فقط ایک ہی مقام کسر کے محاذی ہو بلکہ استخوان مجوف اگرچہ متعدد مقامات سے ٹوٹی ہوتی ہے ایک ہی مقام کا چاک کرنا کافی ہے چند شگاف کی کچھ ضرورت نہین یا اینکہ ورم شگافتہ ہو کسی ایک مقام کسر کو ظاہر کر دی کہ ایسے وقت مین زیادہ غلطی پیدا ہوتی ہے گمان یہ ہوتا ہے کہ بس اسی جگہ پر ہڈی ٹوٹ گئی ہے اور کسی مقام پر صدمہ کا نہین پہونچا ہے ۔ اس بات کو خوب سوچ سمجھ کر دیکھنا چاہیے اور مقام شکست کو بخوبی نظر کرنا چاہیے ۔ بعض مدبرات جو حدس طبیب کو بالطرف صواب کو کرتی ہین اونمین سے ایک تدبیر یہ بھی ہے کہ سبب ٹوٹ جانے کا دریافت کرین کہ سبب سے کیا ٹوٹ گئی ہے اور کہان تک اور کسقدر ٹوٹی ہے اور توڑنے والی چیز کی قوت کسقدر تھی اور وہ شی کتنی بڑی ہے اور کسقدر قوت رکھتی ہے اسکی خیال کرنے سے بھی کیفیت کسر کی اور مقدار اوسکی دریافت ہو جاتی ہے کہ ایسی توڑنے والی چیز سے کتنی مقدار کسر کی ہونی چاہیے ۔ اسیطرح جو اعراض بعد کسر کے پیدا ہوتے ہین وہ بھی مقدار کسر پر دلالت کرتی ہین مثلاً سکتہ اور سدر اور ہذیان صوت وغیرہ اور کبھی جلد کے پھٹ جانے سے زیادتی مقدار کسر اور اوسکے اختلاف پر دلیل ہوتی ہے کہ ایک ہی جانب کسر واقع ہے یا چند جانب مین یعنے اگر جلد چند مقام سے پھٹ گئی ہے معلوم ہوگا کہ ہڈی بھی شاید چند مقام سے ٹوٹ گئی ہوگی اگرچہ دلیل کامل اور علامت یقینی نہین ہے اسلیے کہ اکثر جلد شق نہین ہوتی اور اگر ہوتی ہے تو بہت کم مگر ہڈی اندر کی طرف زیادہ ٹوٹ جاتی ہے اور جلد پر کسی طرح زیادہ شگاف پیدا نہین ہوتا خواہ تھوڑا سا شگاف پیدا ہوتا ہے اوسوقت بالضرورت احتیاج شناخت حال کی ہوتی ہے اور ایسے علامات کی تلاش ہوتی ہے کہ آنکھ سے مقام کسر خواہ عضو مکسور نظر آجاوے اور ایسے احوال مین جلد کے کھولنے کی ضرورت ہوتی ہے اور شکل صلیب جلد پر مین شگاف پیدا کیا جاتا ہے اور بعد شگاف کے جلد کو چھیل کر ہڈی کو ظاہر کر کے دیکھین کہ کیا چھوٹی ریزہ ریزہ ہو گئی ہے اوسکا حال مفصل دیکھین اور اگر جلد مین شگاف پیدا ہونے سے خون جاری ہو نور اً شگاف کو پر کر دینے سے روکھے ہوئے کپڑون سے اوسکے بعد فاقڈا و پیٹیان باندھین گے مگر اونکو شراب مین ڈبو کر اور دوسرے دن تک کھولین نہین بندھی رہنے دین اور نہ کھولین ۔ جو شجہ یعنے چوٹ حد موضحہ تک پہونچی اور اندرونی عضو کو کھولدی اور نمودار کر دی اوسکا علاج باب موضحہ مین مذکور ہو چکا اور اوس سے پہلے بھی اسکا ذکر ہو چکا ہے اور ہاشمہ اور منقلہ اور سب قسم کی چوٹون جکا بیان اوپر کے ابواب مین ہو چکا ہے اور یہان بھی اونکے علاج کا طریقہ مذکور ہوگا کہ ترحال ہڈی کے ٹوٹنے کا یہ ہے کہ جلد پھٹ جاوے اور شگافتہ ہو جاوے اور دوسری جانب جلد کی بطرف اندرون کے نافذ نہو بلکہ بعض ارباب تجربہ کی رای یہی ہے کہ اوپر کیطرف جلد مسک کر رہجاوے اور ایسی قسم شکست کی آنکھ سے پوشیدہ رہ نہین سکے بلکہ آنکھ سے ضرور نظر آتی ہے اور اسکی مثال ایسی ہے جیسے بال سا پڑ جاوے ایسی چوٹ خواہ صدمہ کی تدبیر یہی ہے کہ اوسے اسقدر چھیلین کہ جہان تک صدمہ چوٹ پہونچکر چھیل گیا ہے وہ اثر اور نشان مٹ جاوے اور اگر اس کا خیال ہو کہ کوئی طوبت سوداوی اوس مقام پر کر گئی اور مقام رنگ کا مغیر ہو اور مستحکم ہو کر سیاہ پڑ جاوے گا اوسوقت اسقدر چھیلنا چاہیے کہ بالکل اثر اور نشان باقی نرہے ۔ اور چھیلنے کے واسطے مختلف اقسام کی لہن گرد وغیرہ موجود ہونی چاہئین اور مقدار چھوٹی بڑی ہو کہ سب سے پہلے چوڑی اور اوسکے بعد اوس سے کم عریض اور اسیطرح تا انکہ بقدر مطلوب چھیل گیا ہو اور چھیلتے وقت دواہی راسی یعنے چھیلنے والے کا استعمال کرنا چاہیے اور یہی کافی ہوگا اور یہ راسیہ یہ ہین جیسے ایرسا اور مٹر کا آٹا اور دقاقر کندر زراوند پوست بیخ جاو شیر اور مرا اور انزروت دم الاخوین اور جو نحیف ہو اور اوسمین لذع نہو اوسکا علاج مثل فروح کے کرنا چاہیے لیکن اگر دریافت ہو کہ شگاف خواہ صدمہ جلد کا اندرونی جانب تک پہونچ گیا ہے اور چھیلنے کی جہت سے کچھ فائدہ معتدبہ نہوگا جب تک ساری جلد کو

نہ جاوے گی اوسوقت ہرگز جراحت تمام جلد کی رگڑ دالنے پر بدون خوب کھچ ہوئے نکرنی چاہیے بلکہ ٹھہر کر خیال کرو کہ کہان تک صدمہ پہونچا ہے اور حال محاب کا دریافت کرو کہ وہ حجاب محفوظ ہے یا نہین اور اپنی وضع اصلی پر باقی ہے یا کہ اوسسے کچھ تغیر ہوا ہے اگر تغیر نہین ہے اور سوزش آفت کم ہوگی اور بیخوفی اور امن ظاہر ہوگا اور ورم بھی کم عارض ہوگا اور سلامت حال جلیل زیادہ ہوگی اور سہ بھی مقدار مین چھوٹی ہوگی اور ظہور قیح نضج کا بہت جلد اور اکمل ہوگا اور جدا کرنا صدمہ کا استخوان سے جسمین خطرہ زیادہ ہی بہت ہوگا اور ظہور اوجاع اور حمیات کا بھی کم ہوگا اسی طرح اور اعراض جو ایسے صدمات کو عارض ہوتے ہین وہ بھی کمتر پیدا ہونگے اور ہڈی کا تغیرون بھی کم ہوگا یعنے جلدی ہڈی بغیرون کو قبول نہ کرینگی اور سیلان قیح صدیدی رقیق کا اوسمین زیادہ ہوگا اور حمیات اور تمدد اور غشی اور زوال عقل کا نسبت شامل ہونے علاج کے اوسمین زیادہ ہوگا اور دوار رقیق زیادہ ہوگی اوسمین اور بھی زیادہ ہوگا - ہوا وجاع ایسے اوقات مین عارض ہوتے ہین بلکہ جو ہر وقت عارض ہوتے ہین اون کے بروودت سی پچانا واجب ہی اگرچہ گرمیون مین بھی صدمہ پہونچ جب بھی سردی سے ہوا وغیرہ کے محفوظ رکھنا واجب ہی اسلیے کہ سردی سے صدمہ پہونچنے سے خطر عظیم پیدا ہوتا ہے - جو کسر صداع ہے یعنے اوسکا صدمہ فقط اسقدر ہے کہ جلد پھٹ گئی ہے اور کچھ نہین لیکن اکثر اس قسم کے چوٹ مین سمحاق یعنے پتلی جھلی سر کی کھل جاتی ہے - پس اگر ایسے صدمے مین فقط بندش کافی ہوتی ہے اور ضماد مبردات کا اور تدبیر ضمائت یہ ہی کہ پہلے روغنگل کو مقام شگاف پر پکاتین اور اوسکو نیگرم کرین پس اوسکے بعد دونون کنارہ زخم کے ملا کر ٹانکے دین اگر احتیاج دخت کے ہو اور ٹانکے لگانے کے بعد جو زور راسی یعنے چھپانیوالا ہو اوس پر چھڑکین اور اوسکے اوپر کتان کا کپڑا سپیدی بیضہ مرغ مین تر کرکے رکھین اور اوسکے اوپر گدی جو سراب قابض مین تر کردی ہی اور شراب قابض مین زہت بھی ملا ہوا ہے رکھین اوسکے اوپر پٹیون سے بندش کرین اور مسکین اور خوشوقتی اور ارام رہی خلیل کی تدبیر زیادہ کرین اور اسکی سوزانے کی فکر زیادہ رہے - اور اگر حاجت مجھے فصد بھی کھولے جاوے اور ہر ایک صدع اور کسر مین اسکی ضرورت نہین ہے کہ سب ہڈی پر بندش کیجاوے اسلیے کہ یہ بات ہر جگہ پر ممکن نہین ہی لیکن وہ ہیئت جسی ہمنے باب جبر اور کسر مین لکھا ہے اوسے بیان بھی ذکر کرتے ہین علاوہ یہ ہے کہ اکسر آدمی ہڈیون کو سرون سے کاٹ ڈالتے ہین اور اوپر گوشت اور کھال بھی نہین اوگتی ہے اور پھر زندہ رہتے ہین ہاشمہ اور اوسکے بعد حس کا ورجہ ہے پس یہ بات جاننی چاہیے کہ سر کی ہڈی تمام جسم کی ہڈیون سے مخالف ہی بروقت ٹوٹ جانے کے پس یہ ہڈی سر کی اگر ٹوٹ جاوے پھر درست نہین ہوتی ہے بنظر اینکہ طبیعت کو جو اوسپر غالب ہی اور اسپر وشید قوی پیدا ہوتی ہے جیسے کہ اور ہڈیون کو ٹوٹنے سے پیدا ہوتی ہے اور اوگتی ہے - بلکہ ایک شے ضعیف اور کمزور ایسی پیدا ہوتی ہے کہ اوسمین جوڑنے اور گرفت کرنے کی قوت نہین ہوتی ہے لیکن ریم کا انصباب اندر کیطرف ہونا نہ چاہیے بلکہ اوسسے باہر کیطرف نکالنا ضرور ہے اگر نتیجہ تمام ہو خواہ قطع کرنا چاہیے اگر تمام نہو اور ہڈی کے جبر کے درپے ہونا کچھ ضرور نہین - گرمیون مین سات دن سے زیادہ اسکی تدبیر مین تاخیر جائز نہین ہے اور جاڑون مین دس سے زیادہ درست نہین - اور جسقدر جلد تدبیر کرین اوتنا ہی بہتر ہے اور اوسیقدر آفات کو عروض سے دور رہی رہی گی اس اہتمام اور بسرعت درپے علاج کے ہونے کے اسباب مین سے ایک یہ بھی ہے کہ اور ہڈیون سے اسکی خاصیت نرالی ہے اور سر کی ہڈی اور شے ہے بہ نسبت تمام بدن کے ہڈیون کے اس لیے کہ اور مقامات کی ہڈیون کے مواد فقط بندش سے دور ہوجاتی ہین اور بہ جاتی ہین اور سر کی ہڈی پر بندش اوس قسم کی ممکن نہین ہی اسیواسطے جو شکست ایک مقعد پر ہووے اوسمین ہڈی کو اسطرح لینی کی ضرورت ہی کہ صدید بقدر حاجت نکلنا رہے یہ بھی ایک ضرر ہے کہ اگر صدید اندر استخوان شکستہ کے پیدا ہوگا تو بس پر بندش بطور ربط حاجز کے ہوئی ہے - یعنے وہ بندش ایسی ہے کہ مادہ کو نچوڑ کر دفع کرتی ہے پس اس مقام سے

ریم پیدا ہو کر مغز استخوان تک پہنچ گا پھر اوسوقت ہمکو کھولنے کی ضرورت ہوگی کہ اوسکے صدید کو کھول کر صاف اور پاک کرین پھر جب خاص سی عضو مین صدید پیدا ہوا اوسکا کیا حال ہوگا لہذا اوس ہڈی کو جس ڈالنا خواہ قطع کرنا ضرور ہوتا ہے اور اوسکے التھام اور بھانے کو روکنا ضرور ہوتا ہے تاکہ اس ضرر سے امان حاصل ہو۔ اور اگر خوف سیلان صدید کا اندر کیطرف نہ ہو ہم کبھی ہڈی کو قطع نہ کرینگے۔ لیکن واجب ہے کہ قطع استخوان کا ایک مقام مناسب سے کرین اور مناسب مقام وہی ہے جہان سے محاذات اور سامنا پیدا ہو صدید کے برامد ہونے کا اور گمان غالب ہو کہ ایسی جگہ سے ریم کا برامد ہونا بخوبی ہوگا اور قطع کرنے مین بھی سہولت ہوگی اور چیرا اور درستی کی حاجت بھی کم ہوگی اور امالہ کرنے اور ہموار کرنے کی بھی حاجت نہوگی اور نیز وہ مقام ایسا ہونا چاہیے کہ مقام عضب سی بعید ہو جیسے بافوخ اسلیے کہ اوسکا وسط بہت اعصاب سی ملاقی نہین ہی اور کوشش کرنی اس بات کی بھی ضرور ہے کہ جاب کو کسیقدر بربودت نہ پہونچنے پائے کیونکہ یہ بہت روہی ہے اور خطرہ اسمین زیادہ ہے اور تلطیف تدبیر کرنی چاہیے۔ اور بہتیرے نیگرم ادویہ ٹپکانا چاہیے۔ اور اگر جاب پر کسی طرح کی سیاہی پیدا ہوا ایسی سیاہی کبھی فقط ظاہر جاب مین ہوتی ہی اور اسمین چندان ضرر نہین ہے اور کبھی فقط بوجہ دواؤن کی سیاہی پیدا ہوتی ہے اوسکی تدبیر کرنی چاہیے اسطرح کہ شہد مین پیندا اوسکا روغن گل ملا کر اوس سیاہی کو دھوتین تا اینکہ سواد برطرف ہوجاوے اور بعد دھونے کے اوسی مقام پر دوای مذکور ہو چکی جو پہلے کہین اور اگر وہ سیاہی جاب کی خوب جم گئی ہو اور چھوڑانے خواہ دھونے سے نہ چھوٹتی ہو اوس کو ڈرنا چاہیے۔ جسوقت حاجت کسی چیز کی پریشان اور پراگندہ کرنے کی ہو خواہ اوسکے کاٹ ڈالنے کی ہو اور یہ امر کہ مضر ہو خواہ کاٹ کر نکال ڈالنے کی حاجت ہو پس بہت جلد کرنا چاہیے۔ اور اچھی طرح قیح اور ریم کے پیدا ہونے کا انتظار نہ کرنا چاہیے اسلیے کہ یہ انتظار اوسی مقام پر اچھا معلوم ہوتا ہے اور اوسیوقت پسندیدہ ہے جہان کہین وہ جھلی ہو سام اتم موسوم ہے اوسمین نمکی خواہ ضغطہ پیدا نہو یا اوسمین کچھ گرتا نہو اسلیے کہ اگر اس جھلی مین نخس پیدا ہوگا فی الحال ورم اجاوے گا اور تشنج بھی پیدا ہوگا اور کبھی متحجر بسکتہ ہوگا لہذا اس ہڈی کافی الحال اخراج کردین کہ سکتہ سے بچات ملے اور سکتہ کی بھی زائل ہو کہ جسکا حال خود پلٹ آئے اور اگر ہڈی مین سوراخ پڑ گئے ہون اسوقت عجلت کا زیادہ موقع ہے۔ اور اگر قحف یعنی سر کی کھوپڑی شکستہ ہوئی ہو اور جاب نمایان ہو اور ورم پیدا ہوا اسکا نام قطرہ ہے اوسمین بھی اسقدر عجلت کرنی چاہیے جو ابھی مذکور ہوئی ہے اور اگر انتظار کرنا ضرور ہو دو دن خواہ تین دن تک مضائقہ نہین ہے لیکن اگر اسکا علاج دوسرے دن سے کرتے ہین کانا ہڈی کا بار بار کیے سی سے ہوتا ہے جنکا ذکر اوپر ہو چکا ہے اور کبھی چھوٹے چھوٹے سوراخ کرکے قریب قریب ہڈی کو توڑتے ہین اور سوراخ ایسے متصل اور قریب قریب ہوتے ہین کہ ہڈی کو گویا توڑ کر ٹوٹ کر گرجاتے ہین اگرچہ سطر حیر ہڈی کو توڑنا خالی از ضرر نہین ہے۔ اسلیے کہ کبھی اگر تھوڑی سی غفلت ہوئی سوراخ کا اثر غشا تک پہنچ جاتا ہے یعنے وہ جھلی جسکا نام اُم رکھا ہے۔ ہان اگر وہ حیلہ جو اوپر ہمنے ذکر کیا ہے کہ لین پھر غشا کی ضرر سے امان ہوگی۔ اس علاج کی کیفیت یہ ہے کہ جیسا جو قدماء اطبا نے ذکر کیا ہے اوسے ہم بیان کرلین پھر اوسکے بعد خاص تدبیر کا ذکر کرین۔ قدما نے کہا ہے کہ پہلے سر کے بال تراش ڈالین اور سکے بعد دو چاک سر مین متقاطع دایانی نامہ پر کرین اور ایک چاک بشکل جلیپا یعنے صلیب کے کرین اور اس چاک کرنے مین ایک چاک نوک سی سے جو ضربت اور شج سی پہونچا ہے بعد ازان چاک کرنے کی جلد الگ کردی تاکہ ہڈی کھلی رہے یعنے وہ ہڈی جسکا خالی کرنا منظور ہے۔ پھر اگر اس پاک کرنے سے خون جاری ہو جاوے کسی خرقہ وغیرہ سے اوسکو بھر دی اور بند کردی اور رو[illegible] اور پانی مین تر دا ہوا ہو۔ اور اس سے بھی خون بند نہ ہو خشک کپڑے سی بھر دین اور اوس پر ایک گدی شراب مین تر دبی ہوئی اور زیت مین رکھین اور گدی کے اوپر پٹی جو اوس جگہ کے مناسب ہو اینکہ دوسرے روز تک اگر کوئی امر نازہ خلاف نہو از قسم اعراض ردیہ کے پس مناسب ہے کہ استخوان شکستہ کی تصویر کی

کرین اور تقویر اس طرح پر کرین کہ علیل کو بٹھاتین خواہ اوسے لیٹنی کا حکم کرین جسطرح پر لائق بحال رہے اوسکے ہوا و سکے بعد دونون کان اوسکے کسی صوف خواہ روئی سے بند کرین تاکہ چوٹ لگانے اور تقویر نے کی آواز کان تک نہ پہونچے اور زخم کی بندش کو کھولین اور جب چیتھڑے اور گدی وغیرہ جو جو بندھے ہین اونکو الگ کرین اور مقام ماؤف کو لپیٹین اوسکے دو خادم کو حکم کرین کہ چار کپڑون سے مضبوط اوسکو تھامین اور وہ کپڑے باریک اور نازک ہون اور جو جلد چاک ہوچکی زرہایا فائمہ پر اوسی اوپر کیطرف کھینچین میرا دہماری اوس جلد سے ہو جو ٹوٹی ہون ہڈی پر واقع ہی اگر یہ ہڈی رقیق اور ضعیف ہی اور براہ طبیعت اور خلقت کی لبودی اور کمزور ہے خواہ بوجہ ٹوٹنے کے ضعف اوسمین پیدا ہوا ہے اوسکے لیے مناسب یہی ہے کہ آلات قطع سے نکال ڈالی جاہی اسطرح پر کہ بعض آلات سامنی بعض کے رکھین اور جو آلہ سب سے زیادہ چوڑا ہے اوس سے شروع کرین اوسکے بعد باریک آلات کا استعمال کرین اوسکے بعد وہ موچنے باریک جنکو ہم نے شعر پر نام رکھا ہی اونسے کام لین اور ہڈی اوبھارنے اور چن لینے مین نہایت نرمی اور سبکی کو کام فرمائین تاکہ سر پر مین کوئی ایذا اور گزند نہ پہونچے اور اگر ہڈی قوی ہو لائق حال اوسکے ہے کہ پہلے برمہ وغیرہ سے سوراخ کرین بشرطیکہ وہ برما زیادہ لانبا نہو جو اندر کی جھلی تک پہونچے اور یہ برمے ایسے بنے ہوتے ہین کہ اونمین کسی مقام مین مناسب ایک بلندی اور گرہ سے بنی ہوتی ہی کہ اوس مقدار معین تک سوراخ کرکے خود بہ خود ٹھہر جاتے ہین اور وہی فرونی صفاق اور پردہ تک پہونچکر واقع ہوتی ہے پس ایسے ہی برمے سے استخوان شکستہ مین گڑہا پیدا کرین اور اوسے اوکھاڑلین اور ایک ہی مرتبہ نہ اوکھاڑین بلکہ تھوڑا تھوڑا پھر اگر ہوسکے ممکن ہو تو انگلیون سے اوس ہڈی کو اوکھیڑ لین اس سے بہتر کیا ہے اور اگر ہڈی موچنے سے اور چمٹے سے خواہ اور کسی آلہ سے اوکھیڑین ۔ مناسب یہی ہے کہ سوراخ بہت قریب قریب ہون اور اونمین فاصلہ بقدر سلائی جانی کے ہو تاکہ قرب استخوان داخلی سطح کے ہو اور یہ بھی مناسب ہے کہ سوراخ کی بیچ کسیقدر جگہ ایسی باقی نرہے جو پردہ سے ملی ہو اور اوسمین سوراخ نہ ہونے پائے اور اسیواسطے واجب اور ضرور ہے کہ اثر برمے کا کسیقدر صفاق تک پہونچ جاہی اور یہ بات بدون اسکے نہین ہوسکتی ہے کہ مقدار برمے کی بقدر حجم استخوان شکستہ کے ہو اور یہ بھی مناسب ہے کہ سوراخ کرنے مین چند قسم کے برمے کا استعمال کرین جہان جیسا موقع ہو اور اگر شکست اونہین مقامات مین ہو جو اثنائے استخوان ہین لیعنے جو مقامات ہڈی کی درمیانی مقامات کے ہین اوسوقت یہی مناسب ہے کہ سوراخ اثنائے استخوان مین ہون فقط تاکہ حس وقت ہڈی کو کھینچین مناسب ہے کہ خشونت استخوان سر کو برابر کرین مراد یہ ہے کہ جو خشونت بوجہ قطع اور تقویر کے پیدا ہوتی ہے اوسے درست کرین اور یہ گھرائن بذریعہ سوہن کے دور کرین خواہ کسی اور رانی وغیرہ آلات آہن سے جو اسکام مین مدد دیسکتے ہین لیکن اوسی آلہ کے نیچے پہلے کوئی ایسی چیز رکھ لین جو حجاب اور صفاق کو چھپادی اور اسکا اثر چھیلنے مین اوس پردہ وغیرہ تک پہونچنے نہ پاے اور اس کے ضرر سے پردہ وغیرہ محفوظ رہی اگر پھر کوئی ٹکڑہ خواہ کرچ ہڈی کی باقی رہ جاہی خواہ کیا اور شطیبہ اوسکا نکل نہ سکے لازم ہے کہ اوسے نرمی سے نکالین بعد ازان علاج بذریعہ فتیلہ لپیٹنے بتی اور مرہم کے کرین کہ یہ تدبیر سہل اور آسان اور جمیع اقسام علاج سے اسکی آسانی زیادہ ہے ۔ جالینوس نے کہا ہے جب کوئی شخص کسی سر کی ہڈی کو کسیقدر کھولا اور کوئی جزو استخوان سر کو مکشوف کردی چاہیے کہ اوس ہڈی کے نیچے وہ آلہ رکھی جسمین گھنڈی خواہ دانہ مثل سوہن کے ہوتا ہے اور وہ چکنا چکنا اور نرم ہے اور تر جانب اوسکی بطرف طول کے ہوتی ہی اور چوڑائی اوسکی جو بشکل دانہ سوہن کے گول ہے صفاق پر اوسکا زور ڈال کر چاک کرنا مناسب ہی اور اوسی گول مقام کے اوپر تھوڑی وغیرہ سے مارنا چاہیے لیکن ہتھوڑی ایسی ہو جس سے کام بآسانی برامد ہو اور اوپر سے ہڈی کے اس تھوڑی وغیرہ سے ٹھونکین اور سر کی ہڈی کو قطع کرین جب ہم یہ تدبیر کرین

چیزین ضروری ہماری کرنے والی ہین سب سے ہمکو فراغ حاصل ہوگا اور جو جو احتیاطین ہمکو پردہ کی بچاو مین ضروری ہین سب کا حصول ہوجائیگا اور یہ اطمینان اسوجہ سے ہوگا کہ پردہ اسوقت مجروح نہوگا اور نہ معالج کو اپنکی اور اوزگھہ آنے گی۔ اسلیے کہ پردہ بطرف چوڑی جانب آلہ کے جسے ہم بشکل مسنور کے کہہ چکے ہین سامنے پڑیگا۔ پھر اگر یہ آلات برطرف استخوان سر کے پڑین سب اپنا فعل کرینگے اور کسی طرحکی ایذا پیدا نہوگی اسکی وجہ یہ ہے کہ اخراشکل مستدیر عدہی کے ناخن گیر خواہ رکھانی وغیرہ سے پیچھے کیطرف ہونگی پس سر کی ہڈی کٹ جاویگی اور اس آلہ کے سوا اور قسم کا آلہ ایسا ممکن نہین ہو کہ جس سے بآسانی یہ ہڈی کٹ جاوے اور اوکھیڑے الگ ہوجاوے اور نہ کوئی آلہ اس سے زیادہ جلد اس کام کو کرسکتا ہے جو علاج بذریعہ آری اور جو بنفیدوش کی ہوتا ہے تازہ اور حال کے اطبا اوسکی مذمت کرتے ہین اور کہتے ہین کہ وہ ردی ہے اور قول اور رای ہماری استخوان سر کی ہڈی مین ہی جسوقت کہ وہ ہڈی شق ہوجاوے اور یہی علاج جمیع انواع کسر مین پسندیدہ ہے جو استخوان سر کو عارض ہوا اگرچہ بعضے اس علاج کو ذکر کرکے غیر شق کو واسطے اوسکے ذکر کیا ہے حکیم لوئس اور جالینوس نے بھی کہا ہے اور ہماری تعلیم وسنی اسی مرخاص مین کہی ہے اور دنیا بان کیا ہے کہ مقدار کی کسیقدر توڑنی مناسب ہی یہ ہے جسقدر ہڈی کی قطع کرنے کی مقدار مناسب ہے اوسکے تعین یا اسطرحسے ہوتی ہے کہ جتنی ہڈی شقوقت اور ریزہ ہوگئی ہو اوسکا نکالڈالنا ضرور ہوتا ہے۔ خواہ جتنی مقدار مین تمدد پیدا ہوتا ہو کہ یہ بھی اکثر عارض ہوتا ہے کہ موضع شقوق مین امتداد کثیر ہوتا ہے اوسوقت مناسب یہ ہے کہ شقوق کو آخر تک نکال ڈالین اور دور کرین اور یہ بھی معلوم کرنا چاہیے کہ اسکے سبب سے کچھ ضرر نہین ہوسکتا اگر اور سب افعال اپنے اپنے موقع پر درست اور مناسب واقع ہون پھر بعد علاج جدید اور استعمال آلات قطع اور نزع وغیرہ کے ایک پڑ اکتان کا اور مقدار مساوی مقدار زخم کی ہو شراب اور روغنگل مین بھگو کر زخم کو چیر کر زخم پر رکھین اور زخم کا منہ اوس کپڑے سے بند کردین۔ پھر ایک کپڑا دوتہ کا خواہ تین پرت کا نہایت درجہ سبک اور ہلکا اوسپر رکھین تاکہ صفاق اور پردہ دماغ پر کسی طرحکا ثقل اور بوجھ نہ پڑے اور اس دوہرے خواہ تہرے کپڑے پٹی کو ذریعہ سی بندش کرین لیکن بندش اوسیقدر کرین جسقدر گرفت کرلے اور جو خوف زخم پر رکھا ہے اوسے ملنے اور ہٹ جانے سے روکے اوسکے بعد جو تدبیر خارجی مسکن التہاب ہو اور صفاق پر ذرور ادویہ یا لبسہ کا جنکو ادویہ اساسی کہتے ہین استعمال کرین تاکہ انبات لحم جلد تر کرے اور تپ کو دور کردے اور حجاب کی ترتیب پیدا کرے اوسکا استعمال کرین شلاز روغنگل ہر وقت اوپر سے ٹپکایا کرین اور تیسرے روز اس بندش کو کھولین اور مقام ہائوف کو پونچھین اور جو علاج گوشت کے اوگانے مین جلد موثر ہو اوسکا استعمال کرین اور بعض اوقات مین ہڈی چھیلتے بھی ہین اگر اوسکی احتیاج ہو جسوقت کوئی ہڈی اوپنی ہوتی نظر آئے خواہ گوشت جلد پیدا ہونے کی نظر سے حک استخوان کرتے ہین اور جسقدر ادویہ جراحات کی علاج مین مذکور ہوتی ہین اون سب سے علاج کرسکتے ہین۔ حکیم لوئس نے یہ بھی کہا ہے کہ اکثر صفاق سر مین بعد علاج جدید کے ورم حار بھی عارض ہوتا ہے تا اینکہ تخمین استخوان سر کا بلند ہوجاتا ہے اور تخن جلد کا بھی اور باوجود اس ضرر کے ایک قسم کی ماندگی بھی پیدا ہوتی ہے جو حرکت طبعی کو مانع ہوتی ہے — اور اکثر ایسے لوگون کو استدا اور اعراض اور قسم کے بڑے بڑے عارض ہوتے ہین اور یہ اعراض آخر کو نوبت بمرگ مریض پہونچا دیتے ہین ورم گرم کا پیدا ہونا صفاق سر مین یا بوجہ اوپنے ہوجانے ہڈی کے ایک قسم کی چبھن پیدا ہوتی ہے یا بوجہ ثقل اور گرانی قبائل لینے آگے کیطرف زیادہ بوجھ اور گرانی کا صدمہ پہونچنے سے خواہ بوجہ بودت اور کثرت طعام خواہ کثرت شراب کی وجہ سے خواہ اور کسی وجہ سے جو خفیف ہو اور اگر ورم گرم بخوبی ظاہر ہوا اور اوسکا سبب بھی واضح ہوا وسوقت اس مرض کو قطع کرنا چاہیے اور جلد اوسکی تدبیر سے فارغ ہونا چاہیے اور اگر سبب اوسکا پوشیدہ ہو اوسکے ازالہ مین کوشش تام کرنی چاہیے اور اگر کوئی چیز

مانع نہ ہو فصد کسی رگ کی رکھاوے سر سے کہ بیٹھے اور طعام اور شراب مین کمی خواہ وہ تدبیرات جو ادرام حارہ کے لائق اور مناسب ہین جیسے منطیل روغنگل سے خواہ ایسی پانی سے جسمین خطمی اور حلبہ اور تخم کتان اور بابونہ وغیرہ جوش دیا ہوا اور ضماد جو دقیق شعیر اور آب گرم اور روغنگل اور تخم کتان وغیرہ اور کسی صوف مین چربی مرغ کی ملکر ترطیب سر کی اوس سے کرین اور گردن اور فقرات پشت کی ترطیب بھی اوسی سے کرنی چاہیے - اور کانونین کسیقدر ایسی روغن جو تسکین حرارت کرین پکانی چاہیئین اور خلیل کو آب گرم مین کسی محفوظ جگہ مین ٹھہرا بھی اور مالش کرین - اگر ورم گرم کو بہت دن گذر جاوین اور دواے مسہل کے پلانے سے کوئی مانع نہو مسہل کی تدبیر بھی کرنی چاہیے کہ بقراط نے اسکی اجازت دی ہے - حکیم فولس جو احتیاطی مشہور ہے اوسنے کہا ہے کہ اگر صفاق مین سیاہی پیدا ہوا اور وہ سیاہی فقط صفاق کے سطح مین ہو اور کسی دوا کی وجہ سے یہ سیاہی پیدا ہوئی ہو اوسے چھوڑا دالین خواہ کوئی رحیاء اور تدبیر کرین اسلیے کہ سیاہ رنگ کی دوا اکثر یہ اثر پیدا کرتی ہے - اوسکے واسطے فقط یہی کافی ہے کہ شہد ایک جزء اور روغن گل تین جزء دونون کو ایک کپڑے مین لگا کر صفاق پر رکھین اور اگر سیاہی صفاق بذات خود لینے آپ ہی آپ پیدا ہوا اور اندر تک پہونچ گئی ہو خصوصاً اگر اوسکے ہمراہ اور علامات ردی بھی ہون اوسوقت سلامت مریض سے یاس کرنی چاہیے - اسلیے کہ ایسی سیاہی فناء حرارت غریزی پر دلیل ہوتی ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ اب حرارت اصلی باقی نہین ہے - مین نے بعض ایسے لوگ دیکھے ہین جنکے سر ٹوٹ گئے تھے اور سال بھر کے بعد اوسکے سر کی ہڈی کڑی ہوئی نکالی گئی اور پھر صحیح رہے اور ہلاک نہوئے اور اوسکی وجہ یہ تھی کہ صدمہ کسر کا یا فوج مین چوٹ لگنے سے پہونچا تھا اور رطوبت صدیدی وغیرہ کے نکاس بھی بطرف خارج کے ایسی کہ اندر کی طرف ریم وغیرہ کا انصباب نہین ہوتا تھا اور نہ صفاق پر کچھ گذر پہونچا تھا بلکہ وہ فساد سے صحیح اور سالم رہے تھے - جالینوس بیان کرتا ہے کہ ایک شخص کی سر کی ہڈی ٹوٹ گئی اور کنپٹی کی ہڈی بھی ٹوٹ گئی اور شکست بھی شدید اور زیادہ تھی - مین نے اوس ٹوٹے ہوئی ہڈی کو بحال خود چھوڑ دیا مگر کسیقدر استخوان یا فوج کو البتہ کاٹ ڈالا تھا اوسی غرض سے جو اوپر کے بیانات سے معلوم ہو چکی ہے - بس یہی تدبیر کافی ہوئی اور وہ شخص صحیح اور تندرست ہو گیا **لحی کا ٹوٹ جانا** لحی جمع لحیہ کی ہے اور مراد اوس سے وہ ہڈی ہے جسپر داڑھی کے بال اوگتے ہین - عالم فن جالینوس کہتا ہے اگر اندر کیطرف نہین ٹوٹی ہے اور دو ٹکڑے نہین ہوئے ہین اوسوقت اگر داہنے کی طرف استخوان لحی ٹوٹ گئی ہے بائین ہاتھ کی سبابہ اور وسطی مونہہ مین خلیل کے داخل کرکے اور اگر بائین طرف کی لحی ٹوٹ گئی ہو داہنے ہاتھ کی دونون اونگلیان داخل کرکے ضمی اور تحدب کسوا باہر کیطرف اوٹھاوین - اور دوسرے ہاتھ سے اوسکو سیدھا کر دین اور برابر کرین اور برابر ہونے کے بعد شناخت اوسکی ہموار ی کی بون ہوتی ہے کہ جو دانت اوس ہڈی پر واقع ہین وہ سب درست اور برابر ہو جاتی ہین اور اگر لحی کے دو ٹکڑے ہو جاوین اوسکو درست کرنے کے واسطے دو خادم درکار ہین ایک تو مضبوط اور ایک کو ریش گرفت کیے رہے اور طبیب اپنی دیر تک صبر کرے کہ دونو ہڈیان درست ہو کر جاوین اور اپنی اپنی جگہ بیٹھ جاوین اور جتنے دانت ترچھے ہو گئے ہین خواہ اپنی جگہ سے ہٹ گئے ہین اونہین باندھنا لازم ہے - پھر اگر ہمراہ کسر کے زخم بھی پڑ گیا ہو خواہ ہڈی کا کونا اور نوک گڑی اور چبھتی ہوا اوسوقت چاک کرکے اور جگہ اوس نوک کی نکالنے کے بنا کر کرچ وغیرہ کو نکال لین گے اور ٹانکے وغیرہ سے پھر اوسے چاک کو درست کرکے سی دین گے اور گدی اوپر ہو ممکن ہو باندھین اور جو دوائین لحم اور جوڑ درست کرنے والی ہین بعد ہڈیون کے اپنی اپنی جگہ پر درست بیٹھ جانے کے استعمال کرین - اوسی حکیم نے کہا ہے کہ اس مقام کی بندش اسطرح سے کرنی چاہیے کہ پٹی کا بیچ نقرہ لحیہ پر رکھکر دونون کنارے پٹی کے دونون کانون پر لاکر لحی کے کنارہ پر لیجانا چاہیے اور لحی کے کنارہ سے لاکر پھر فقرہ ذنک واپس لائین اور پھر وہان سے

ملی کے نیچے رخسارون پر لاتی ہوئی بافرخ تک پہنچائین پھر لوہی نقرہ کے نیچے لیجائین اور ایک دوسری پٹی پیشانی اور سر کے پیچھے رکھین تاکہ سب پھیرے بندش کے خوب پڑے رہین اور کھسکنے نپائین اور ایک سبک جبیرہ بھی اوپر رکھنا چاہیے اور اگر دونون طرف کی ملی اسکی سب ٹوٹ جائین چاہیے کہ انہون ہاتھون سے خوب کھینچین اور جب دونون برابر ہو کر اپنی اپنی جگہ بیٹھ جائین اور باہم مل جائین اور دانت بھی دیکھنے کے ابھی جگہ پر درست بیٹھ گئے ہین یا نہین بیٹھے اور شنایا لینے جو دو ہرے دانت ہین اونکو سونے کے تارون سے باندھ دین تاکہ جس عمدگی سے بندش کی ہے اوجس طرح پر درست بیٹھنا چاہیے اوسمین لغزش نہونے پائے اور کوئی چیز اپنی جگہ سے ہٹ نہ جاے اور وسط ربالہ کا قصبہ پر رکھکر اوسکا سرا کنارہ ملی پر لائین اور علیل کو آرام اور سکون کا حکم دین اور بولنے اور کلام کرنے سے اوسے باز رکھین اور غذا اوسکی حریرہ تجویز کرین اور اگر اس بندش کی وجہ سے شکل مین کسی طرح کا تغیر واقع ہوا ہو بندش کو کھول ڈالین ہان اگر ورم گرم عارض ہوا وسوقت نطول اور ضماد سے غافل نہونا چاہیے وہی ضمادات جو صلاحیت اسکی رکھین کہ اونسے تسکین اور تحلیل باعتدال پیدا ہوا ستخوان فک یعنے ملی اکثر یہی ہے کہ قبل تین ہفتہ کے درست اور مضبوط ہو جاتی ہے اسلیے کہ یہ ہڈی نرم ہے اور اوسمین مخ اور مغز استخوان زیادہ ہے اسی وجہ سے بھر جاتی ہے کسر الف یعنے ناک کا ٹوٹ جانا ناک کی اوپر کیطرف ہڈی ہے اور نیچے کیطرف غضروف ہے اور اس غضروف مین کسر عارض نہین ہوتی ہے بلکہ اسی رض یعنے کوفتہ ہو جانا اور چپٹا ہو جانا جیسے مقرطس کی ناک بیٹھی ہوئی ہوتی ہے عارض ہوتا ہے اور ایک جانب سے دوسری جانب کو ہٹ جاتا ہے ۔ اور اوپر کی طرف کی ہڈی بھی کبھی ٹوٹ جاتی ہے ناک مین اگر صدمہ کسر کا پہونچے اور کچا اوسکی اصلاح نہ کیجاے آخر کو کبھی خشم بینے بطلان قوت شامہ لاحق ہوتا ہے اور کبھی ترچھی ہو کر سخت ہو جاتی ہے اور اوسی کجی اور سختی پر باقی رہتی ہے پھر درست بھی نہین ہو سکتی ہے لہذا واجب ہے کہ بروز اول اوسکے علاج اور درستی مین کوشش کرین اور دیر اوسے مہمل نہ چھوڑین ۔ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ شکست بینی اگر ناک کے اوپر کے مقامات تک پہونچ جاے خواہ اونہین نہ تباہات مین پہلے سے کسر واقع ہوئی ہو اوسکی عمدہ تدبیر یہی ہے کہ ایک میل یعنے سلائی درست اور خوش اسلوب چکنی لیکر بہ نرمی اور آہستگی ناک مین داخل کرین اور مقام انتہاے خیاشیم تک دسی پہونچائین اور ہاتھ میل اوسکو تھامے رہین اور دوسرے ہاتھ سے ناک برابر اور درست کرین تا اینکہ اپنی جگہ پر ہموار ہو کر بیٹھ جاے بعد ازان فتیلہ کے داخل کرنے مین بھی لطافت اور نرمی کو کام فرماتین اور وہ فتیلہ ایسا ہو جو شکل ہموار اور درست کرنے کے بعد کو محافظ ہو اور بہتر یہ ہے کہ وہ فتیلہ کتان کا ہو اور احتیاط یہ ہے کہ دونون نتھنون مین داخل کرین کو آفت اور صدمہ کسر کا فقط ایک ہی طرف پہونچا ہو اور کبھی فتیلہ کے اندر پر کی جڑ بھی رکھ دیتے ہین تاکہ خوب سیدھا اور درست ہو اوسکے بعد ضماد کرین ضماد کا بھاہا اچھی طرح چپکا دین اور فتیلہ کو جب تک خوب درستی نہ آجاے باہر نہ نکالین اور جب استحکام اور انجبار اچھی طرح پیدا نہو باہر نکرین ۔ ناک پر پٹی وغیرہ کی بندش کرنی نہ چاہیے ورنہ بیٹھ جاتی ہے ہان اگر اوس مقام پر ایک قسم کا کوزاور کوبڑ نکل آیا ہو خواہ کسی جگہ کچھ تھوڑی سی اور اونچائی ایسی پیدا ہوئی ہو کہ اوسکی بھادبنے سے شکل کی درستی پیدا ہوتی ہے اوسوقت بندش کرنی ضرور ہوتی ہے ۔ اور اگر شکست ناک کی اجزاے زیرین مین عارض ہوئی ہو دونون نکلیون سے اوسکا درست کرنا ممکن ہے مثلاً دونون ہاتھ کے سبابہ سے خواہ دونون کی خنصر سے اور اگر ایسے وقت مین ورم حار عارض ہو مرہم واغلیون کا استعمال بہت مفید ہے کہ اوس سے ورم مین تسکین بھی پیدا ہوتی ہے اور شکل کی برامدگی بھی محفوظ رہتی ہے اور بقوت درستی پر قائم رہتی ہے ۔ اسپلاج جو دو اسرکا اور زیت اور میدہ اور دقاق کندر سے بنا کر اوسپر چھڑکین خواہ بطور ضماد کے

اوسپر لگاتین اور اگر کسر بطور رض کے عارض ہوئی ہو اور پاس پاش کر دیا ہو اوسکے بعد ممکن نہین ہے کہ ناک پھر اپنی حال پر عود
کرے بدون اسکے کہ جسقدر ہڈی مثل بھوسے کے ہوگئی ہے اوسکو نکال ڈالین اور پراگندہ کردین اور بعد اخراج کے زور کا استعمال
کرین اور اگر غضروف مین زوال خواہ کجی پیدا ہوئی ہو بیجا اوسکو برابر کر دینا چاہیے اور بعد ازان پٹی وغیرہ سے باندہ کر درست کرین کہ
وہ اپنی اصلی شکل پر درست ہو جاوے اور پٹی باندھنے کا طریقہ یہ ہے کہ بندش صفو گردن سے اوسطرف جدھر کجی ہے باندھین آسانی
بندش کی اور عمدگی اسطور سے بھی ہوتی ہے کہ حاشیہ کا پٹڑا دو مضبوط ہو خواہ دو رومال جو ایک انگل چوڑی ہو لیکر اور اوسکے دونون
کنارے سر ریشم یا سی خواہ سر ریشم گاو سی یا گوند خواہ اور چیزون کا آلودہ کر کے ناک کے اوس کنارے پر جسپان کرین جدھر جھکی ہوئی
ہے اور جب لگ کر خشک ہو جاوے ناک کو جبرا قہرا اپنی اصلی وضع کی طرف پھیرین اور سیدھی کرین اوسکی اسی دوال خواہ نوار وغیرہ کو
کھینچکر ایسی طرح اسکا دوسرا سرا چپکا دین کہ وہ بھی سب جاتی رہے اور گردن ناک اوسکو کھینچ لاوین اور ایسی بندش کرین جو ناک کو اپنی
اصلی صورت کیطرف لاکر ٹھہرا دے پھر اوس ضماد وغیرہ کو لگا دین جنبر گردن کا ٹوٹ جانا جنبر کی شکستگی کبھی بوجہ کے اوٹھانے
سے ہوتی ہے اور کبھی کوئی سقطہ عظیم خواہ ضربت شدید پہونچنے اوس سے ترقوہ ٹوٹ جاتی ہے بانیہمہ پھر درستی اور جبر ترقوہ کا نہایت مشکل
اور صعب ہوتا ہے اور نہایت تدبیر لطیف کی حاجت ہوتی ہے۔ ترقوہ کی جبر اور درستی کی تدبیر بین قول اطبا کا یہ ہے کہ اگر ترقوہ تردد
استخوان سر سینہ کی کو فنہ ہوا ہو اوسکی شناخت یہ ہے کہ راس عضد پنجہ کیطرف کم اوترکا اور ترقوہ بیچ سے آدھا ہو جاوے گا جلیل کو ایک کرسی سے
باندہ کر ایک شخص اوس بازو کو پکڑے جس طرف ٹوٹا ہوا حصہ ترقوہ کا ہے اور اوسی طرف خارج کے کھینچے اور اوپر کیطرف بھی کھینچے
اور دوسرا آدمی گردن اور مونڈھے کو جانب مقابل کے کھینچے بقدر حاجت کر اور طبیب اپنی انگلیون سے درست کرتا رہے جہان جہان
اوبھرا ہوا ہو اوسے دباوے اور جہان نیچا ہو گیا ہے اوسکو اوٹھاوے اگر ایسی درستی مین احتیاج زیادہ کھینچنے کی ہو بغل کے نیچے ایک گدی رکھ کر
چھوٹے چھوٹے تکیے وغیرہ کا بنا ہو رکھکر مرفق کو اوس سے دفع کرے تا اینکہ لیلیون تک اوسی گول کو لائے کہ ایسی تدبیر جسقدر کھینچنا مطلوب ہی
حاصل ہو گا اور اگر کنارہ ترقوہ کا اندر کیطرف زیادہ جاتا رہا ہو اور طبیب کو کھینچنے سے اپنی جگہ پر نہ آئے اور نہ درست ہو اسلیے کہ وہ اندر
زیادہ دھس گیا ہے۔ اوسوقت بیمار کو برچھت لٹا کر اوسکے مونڈھے کو نیچے کیطرف ٹالین اور دباتین تا اینکہ استخوان ترقوہ اونچی ہو جاوے
پھر اوسکو برابر کرین اور انگلی سے اوسکو درست کرین پھر اگر بانہ پھیرنے سے کوئی شے بیمار کو چبھتی ہوئی نظر آئے صاف ظاہر ہوگا کہ
ترقوہ کی دونون نوکین اوس جگہ چبھتی ہین واجب ہے کہ اوس مقام کو چاک کر کے نوک خواہ کرچ کو نکال ڈالین لیکن اس کام
مین نرمی زیادہ ملحوظ رہے اگر وہ کرچ خواہ نوک نیچے زیادہ اوتر گئی ہے تا کہ سینہ کی جھلی پھٹ نہ جاوے اور پہلے وہ آلہ جو صفاق صدر کا حافظ
ہو ہڈی کے نیچے رکھدینا چاہیے بعد ازان ہڈی کو دبا خواہ ٹالنا چاہیے۔ پھر اگر درم گرم عارض نہ ہو چاک کے مقام پر بانکے لگانے
اور اوسکا الحام اور ملاد نیادر کار ہے اور اگر درم عارض ہو گیا ہو روغن مین تر کرنا چاہیے اور اگر ضرورت ہو کہ بار بار وقت ٹوٹنے کے
ہمراہ ایک کرے ترقوہ کے نیچے کیطرف اوترایا ہو لازم ہے کہ بازو کو کسی چوڑی پٹی سے لگا مین اور بطرف عنق کے اونچا کر دین
اور اگر قطعہ ترقوہ کا اوپر کیطرف مایل ہوا ہو اور یہ بات کمتر واقع ہوتی ہے اوسوقت بازو کی تعلیق نہ کرین جسکے ترقوہ مین صدمہ کر کا
پہونچ اوسے چت لیٹنا چاہیے بلکہ بیٹھے کے لیٹا کرے ایک مہینے مین خواہ مہینہ بھر سے کم مین ترقوہ درست ہو کر استواری پاتا ہے
جو بیان بندش کی مقرر ہین اونکے بیان مین اطبا نے کہا ہے کہ چونکہ ترقوہ اندر کیطرف سے جدا نہین ہوا ہے اسلیے کہ وہ سینہ سے

متصل ہے اور سینہ سے جدا نہین ہے اور اسپر جو سے اوسکو اسطرف سے حرکت نہین ہے اگرچہ بابر سے ضربت شدید پہونچے اور جدا ہو جاے پھر فوراً اوسی طرف برابر ہو جاتا ہے اور جو علاج ٹوٹ جانے کے وقت کیا جاتا ہے وہی علاج اوسوقت مفید ہوتا ہے۔ لیکن جو کنارا اوسکا بطرف شانہ کے ہے اور اوس سے جدا ہو جاتا ہے وہ کنارا زیادہ نہین اوترتا ہے اسلیے کہ وہ عضل جیسکے دوسرے ہین اس کنارہ کو اوترنے سے منع کرتا ہے۔ ایضاً سر اشانہ کا بھی اوترنے سے روکتا ہے۔ ایضاً ترقوہ حرکت شدید نہین کرتا ہے اسلیے کہ اسکی ساخت اسی واسطے ہوتی ہے تاکہ سینہ کو جدا کرے اور اوسکو پھیلا دے اور اسپر واسطے تمام حیوانات مین ترقوہ فقط انسان کے واسطے بنایا گیا ہے اور اگر ترقوہ اوترجاے بوجہ شگافتہ ہونے خواہ کسی اور وجہ سے جوڑ نہین قبیل ہوا اوسکو برابر کرکے اپنی جگہ داخل کرتے ہین اور پٹی باندھتے سی جوا وسپر باندھتے ہین وہی ہوتی ہین جو منکب کو علاج مین بھی مفید ہون کہ جسوقت کنارہ منکب کا اپنی جگہ سے ٹل جاے اور اوسے پھر ٹھکانا منظور ہو اس مراد کو بھی وہی بندش پوری کرے اور جس چیز سے ترقوہ کی بندش ہمراہ منکب کرتے ہین۔ چونکہ وہ استخوان غضروفی اور لاغر اندام ہے گندہ اور غلیظ ہو جاتی ہے اور جب اپنے مقام سے اوترجاتی ہے تاجربہ کار کو ایسا گمان ہوتا ہے کہ سر اعضد کا جدا ہو گیا ہے اور اپنے مقام سے نکل گیا ہے اور وجہ اسکی غلطی کی یہی ہوتی ہے کہ سر شانہ کا اسوقت بہت باریک اور تیز نظر آتا ہے اور جس جگہ سے متنقل ہوا ہے اور ہٹ گیا ہے وہ مقام مقعر نظر آتا ہے کہ اوسمین گڑھا پڑ گیا ہے۔ مگر طبیب ہوشیار کو چاہیے اونہین علامات اور دلائل پر بنا کرے جو آیندہ مذکور ہوتے ہین **کتف کا ٹوٹ جانا** شانہ مین جو مقام عریض اور چوڑا ہے وہ تو بہت کم ٹوٹتا ہے بیشتر وہی باریک نوکین اور کنارے اور کونے جو کمزور اور نازک ہین مورد آفت کسر کے رہتے ہین اور جب کوئی شے انمین سے ٹوٹ جاتی ہے بذریعہ لمس کے اسطرح دریافت ہوتی ہے کہ ہاتھ کے چھونے سے اوس جگہ کوئی شے گڑتی ہوئی معلوم ہوتی ہے مگر اکثر ان چیزون مین شکست ایسی قسم کی پیدا ہوتی ہے کہ بوجہ اوسکے خشونت اور کھڑاپن پیدا ہوتا ہے وہ خشونت بذریعہ لمس کے دریافت ہوتی ہے اور خاص جگہ کا درد اور چبھنا اور گڑنا کسی شے کا اگر یہان تک نوبت پہونچے بھی پیدا ہوتا ہے اور کبھی یہ کوئی علامت نہین ہوتی ہے کبھی یہی چیزین ٹوٹ کر اندر کیطرف مائل ہو جاتی ہین اوسکی علامت تقصع ہے کہ اوس جگہ شکل پیالہ کی پیدا ہوتی ہے اور حقیقت سے کھٹکی آواز بھی پیدا ہوتی ہے لیکن وہ کھٹکا اتنا کم ہوتا ہے جب خوب کان لگا کر سنین اور اوسی مقام خاص کو متصل کان کے لیجاتین جب سماعت کارگر ہوتی ہے اور جو ہاتھ اوس عضو مین داخل ہے یعنے جس ہاتھ کا وہ شانہ ہے اوسمین خدر پیدا ہوتا ہے اور درد بھی عارض ہوتا ہے علاج اسکا ملطیف بدہی اور درنگ اور تامل کرنا اس بات مین کہ آگے سے اوسکو جلدی نہ سہاتین اور برابر کرنے مین جلدی نکرین۔ اور کبھی محاجم یعنے پچھنون کے بھی حاجت ہوتی ہے میرے گمان مین یہ احتیاج اس نظر سے ہے تاکہ پچھنے کی طرف جذب کرکے برابر کردین اور اسکی احتیاط ضرور یہی ہو جاتی ہے کہ مادہ جمع نہونے پاے اور جو مضرت بوجہ اجتماع مادہ کے مظنون ہے اوسکا دفع ہو جاتا ہے۔ نوکین شانہ کی اگر ٹوٹ جاتین اور اوسکے ٹوٹنے سے قلق اور نخس یعنے چبھنا عارض ہوا اور اندیشہ ہو بالضرور اوسکا اخراج کر دینا چاہیے اور اگر یہ اندیشہ نہو بلکہ اپنی جگہ پر بھری ہوئی ہون اوسوقت اونکو برابر کر دینا چاہیے اور برابر کرنے کے بعد ایسے رباطات سے بندش کرو جو ترقوہ کی بندش مین بکار آمد ہوتے ہین لیکن جس شخص کا شانہ ٹوٹ گیا ہو تا زمانہ صحت اوسے دوسری کروٹ سونا لازم ہے جسمین دبا ہوا ٹوٹے

شانہ پر پڑے استخوان سر سینہ کا ٹوٹ جانا نقص جسکو سر سینہ کی ہڈی کہتے ہین وہ بھی کبھی جدا ہوجاتی ہے اور فقط وہی جدا ہوتی ہے اور کوئی ہڈی اوسکی ساتھ نہین ٹوٹتی ہے۔ اور کبھی ٹوٹ کر اندر کی طرف گھس جاتی ہے۔ پہلی صورت یعنے جدا ہونے کی شناخت یہ ہو کہ چھونے اور ٹٹولنے سے ایک گڈھا پیدا ہوتا ہے اور دونون جزو اوسکے جدا جدا بانہ کے نیچے محسوس ہوتے ہین اور درد مین بھی امتداد ہوتا ہے اور دوسری صورت یعنے ٹوٹ جانے کی شناخت یہ ہے کہ اوسکی وجہ سے اعراض ردی اور مہلک عارض ہوتے ہین جیسے ضیق النفس و سرفہ خشک اور شیئ الیسا علیل خون بھی تھوکتا ہے اور اکثر قبض حجاب سینہ مین تعفن بھی پیدا ہوجاتا ہے۔ ان بیمارونکا علاج وہی ہے جو شانہ ٹوٹ جانے کا علاج ہے اور اگر یہ ہڈی سر سینہ کی ٹوٹ کر نیچے کیطرف جھک جاوے اوسکا علاج وہی ہے جو پوشیدہ اور چھپی ہوئی ہڈی کا ہے کہ بوجہ کسکے چھپ جاوے اور اگر ٹوٹ کر پسلیون مین گھس جاوے اوس وہ ہڈی مستعمل ہوگی جو صوف سے مستدیر اور گول بنائی ہو اور نیچے اوسکے ایک پٹی سیدھی رکھی جاوے کی اوسکے بعد دونو ٹہیون کے سرے ایسمین ملا دیتے ہین اسلیے کہ سیدھی پٹی گول پٹی کو کھل جانے سے منع کرتی ہے پسلیون کا ٹوٹ جانا سات پسلیان جنکو صادقہ کہتے ہین اور اصلی وہی ہین اونمین کبھی کسر عارض ہوتا ہے دونون طرف سے اور اضلاع کاذبہ مین چونکہ ان چھوٹی پسلیون کے طرف اور کنارہ دوسری جانب کی شراسیف کی عظیم رقات واقع ہین چنانچہ فن تشریح مین بیان ہوچکا ہے لہذا اون اطراف کو سوای رض کے کسر کبھی عارض نہوگا۔ پسلیونکا ٹوٹ جانا بہت آسانی سے دریافت ہوسکتا ہے اور لمس مین پوشیدہ نہین رہتا ہے اسلیے کہ خشونت محسوس ہوتی ہے اور بے موقع حرکت بھی پیدا ہوتی ہے اور کبھی اگر کان لگا کر سنیے خفیف سا کھٹکا بھی سنائی پڑتا ہے پھر اگر عجلہ ٹوٹ جانے کے اندر کیطرف پسلی جھک گئی ہو اور اوسکی شناخت عرض ہی ذات الجنب اور نفث الدم کی ہوتی لازم ہے کہ مبرد اور دست کار اوسکے درست کرنے پر جرات نکرین اور اوس پر ہاتھ نہ ڈالین اس خاص طور پر کہ اوسے باہر کیطرف کھینچین اسلیے کہ اور چارہ کار اور تدبیر نہین بن پڑتی ہے اور تدبیر کو اسی صورت مین منحصر جان کر نہ کرنا چاہیے اسلیے کہ حیلہ بدون مہاجم کے استعمال کے بہت دشوار ہے اور کھینچ لگانے سے کبھی خوف اس بات کا ہوتا ہے کہ بہت سا مادہ اس جگہ اندر کی طرف یکجا ہوجاوے اور بعد اجتماع مادہ کے جسقدر فساد کا گمان ہے وہ مخفی نہین ہے پھر اوسکے ساتھ نرمی کیجاوے اور زیادہ دیر تک نہ ٹھہرے کچھ خوف کی بات نہین ہے لیکن کبھی علیل کو غذای تفاخ جو زیادہ نفخ پیدا کرے کہلاتے ہین تاکہ اوسکا پیٹ پھول کر نفخ اور کسر مین مدافعت پیدا ہو اور اوسی وجہ سے کسر بطرف خارج کے پلٹ آوے اور یہ تدبیر بھی اگرچہ بعض اوقات مین ایسی ضروری ہوتی ہے کہ بدون اسکے چارہ نہین ہوتا ہے لیکن ورم کے پیدا کرنے کا سبب عظیم ہے۔ بعض کاملین تن جرے کہا ہے کہ موضع شکستہ کو ایسے صوف سے پوشیدہ کرنا چاہیے جو زیت گرم مین ڈبویا گیا ہو اور اوسی کی گدیان پسلیون کے بیچمین رکھین جاتین تاکہ جگہ بھر جاوے تاکہ بندش درست ہوسکے اور جب بندش کے پھیرے سینہ پر پھر پھر کر لائے جاتین کچھ نادرستی پیدا نہو چنانچہ اسکا بیان سینہ کی بندش مین ہم نے کیا ہے بعد بندش کے صبر کرین جیسے شوفیہ کے مرض کے علاج مین صبر کرتے ہین اور اتنا صبر کرین جسکا کہ عضو شکستہ کر سکتا ہو اور اگر کوئی امر شدید یعنے خواہ ہڈی ٹوٹی ہوئی جا بجا چبھتی ہو اور ایذا دیتی ہو اور سوقت جلد لوجاکر کے ٹوٹی ہوئی پسلی کو کھولنا چاہیے اور کھول کر اوسکے نیچے وہ الجس سے بندہ کی حفاظت ہوسکتی ہے رکھین تاکہ صفاق بوجہ چبھنے ہڈیون کے باہر نکل نہ آوے پھر اگر دم گرم عارض نہو جائز ہے کہ جہان جہان چاک کیا ہے سب کو جمع کر کے علاج کرے بنا مرہم سے

اور اگر ورم گرم عارض ہو رغن مین دُوبی ہوئی گدی اور پٹی سے ورم کو چھپا دین اور طلیل کو غذا دین اور تسکین ورم کا علاج کرین اور جس کروٹ اوسے آرام اور چین ملے اوسے کروٹ اوسی لیٹا رہنے دین کسر کی وجہ سے جو جو حوادث پیدا ہوتے ہین جو جو امور خزرات یعنے گر نیومین بوجہ کسر کے پیدا ہوتے ہین اونکی تفصیل یہ ہے کہ حرارت کی اندارت مین کبھی بعض عارض ہوتا ہے اور ریزہ ریزہ ہو جاتے ہین اور کسران گر کبھی مین بہت کم عارض ہوتی ہے اور جب عارض ہوتی ہے نخاع کی جھلیان پنجوڑ جاتی ہین اور خود نخاع مین بھی یہی کیفیت ہوتی ہے اور چونکہ نخاع کی صفاق ہین اور خود نخاع مین غصہ پیدا ہوتا ہے سبب کبھی گزند اور الم ہو پہنچتا ہے اور تابع اس الم کی موت ہوتی ہے خصوصاً جب یہ صدمہ گردن کے گرد ہو تو کہو ہو پہنچ لہذا واجب ہے کہ پہلے سے حکم قطعی ہلاکت کا دیا جاوے اور جو ہلاکت واقع ہونے والی ہے اوسکی خبر بیان کردی جاوے پھر اگر گریوان کی تدبیر ممکن ہو ——— اور استخوان موذی چاک کرنے کے ذریعہ سے نکال سکین اس سے بہتر کیا ہے ورنہ وہی تدبیر جس سے تسکین اور آرام حارہ مین حاصل ہوتی ہو کرین اور اگر کسی قدر بقیہ گیا کی اونچی اجزا مین سے باقی رہجاوے یعنے وہ جز جسکا نام شوکہ ہے اوسکو فوراً نکال ڈالنا چاہیے اور اسکا بتانا ٹٹولنے سے انگلیون کے نیچے بروقت تفتیش کے مل جاتا ہے اسلیے کہ جو گرا الگ ہو جاتا ہے اوسمین حرکت بھی ہوتی ہے اور اپنی جگہ سے ہٹ جاتا ہے پس مناسب ہے کہ اسکو چاک کرکے جلد کو نکال ڈالین اور اسکے بعد مانند لگاکر درست کردین اور دوائے ملحم کا استعمال کرین اور اگر استخوان کا ہل یعنے دو کتف کو بیچ کی ہڈی اسفل قطن تک اور عصعص تک ٹوٹ جائے چاہیے کہ بائین ہاتھ کی سبابہ مقعد کے اندر ڈالکر ٹوٹی ہوئی ہڈی کو پہلے درست کرین داہنے ہاتھ سے تا اینکہ اپنی جگہ پر درست بیٹھ جاوے پھر اگر ہمکو معلوم اور محسوس ہو کہ استخوان مذبور بالکل جدا ہو گئی ہے اوسکو بھی چاک کرکے نکال ڈالین بعد ازان جو بندش لائق مقعد کے ہے اور جو علاج اوسکے موافق ہے استعمال کرین عضد کا ٹوٹ جانا استخوان عضد جب ٹوٹ جاتی ہے اکثر بطرف خارج کے مائل ہوتی ہے اسیواسطے وہی تدبیر واجب ہے کہ ردکسر مین کیجاتی ہے یعنے جس تدبیر سے ٹوٹی ہوئی ہڈی اپنی وضع اور شکل اصلی کیطرف پھیری جاتی ہے اوسی طرحکی تدبیر یہان بھی چاہیے اور ہاتھ سے ٹاٹتے ٹاٹتے خوب برابر کرتے رہین تاکہ بخوبی درست بیٹھ جاوے اور بندش اسکی رباط متصاعد سے جسکی صورت بیان ہو چکی ہے کرین اگرچہ انتہا اس بندش کی منکب تک پہونچے اور اسی پٹی سے اوسکو مضبوط باندہ کر بندش تمام کرین البتہ طبکہ منکب کے قریب یہ کسر واقع ہو بعد ازان ایک پٹی اوترتی ہوئی باندھین اگرچہ مرفق تک پہونچے اگر کسر قریب مرفق کے ہو اوسکے بعد ایک تیسری پٹی اور باندھین جو نیچے سے اوپر چڑھتی جاوے اور ہاتھ اسطرح لٹکا ہین کہ زاویہ اور کنج پیدا ہو اور بالکل جھکا ہوا اور اوترا ہوا نہ رہے کہ اسمین خرابی زیادہ ہو اور بہتر یہ ہے کہ عضد کو سینہ سے باندھین اسطرح پر کہ مرفق سے بھی زاویہ پیدا ہو تاکہ مرفق اور عضد کو حرکت نہ ہونے پائے خصوصاً جب مرفق کی شکست کا صدمہ پہونچا ہو اور پٹی پر سرکہ اور پانی یا فقط پانی ڈالین اگر کسر مین ابھی ورم پیدا ہوا ہو اور یہ پٹی خواہ گدی پارچہ کتان کے ہونی چاہیے چار انگل کی چوڑی اس سے زیادہ نہین اور ٹوٹی ہوئی بہت روز ہو چکے ہون اور ورم بھی پیدا ہو گیا ہو اوسوقت گدی وغیرہ صوف کی بناکر اور روغن مناسب مین ڈبوکر کسنی و باندھنی چاہیے اگر ممکن ہو اور کوئی مانع نہ ہو سات روز تک باندھنے کے بعد کھولنا نہ چاہیے بلکہ دسوین روز تک بھی اگر بندھی رہے بہتر ہے اور اس مدت کو کھول کر پھیر ویسے بندش کرنی چاہیے اور بغیر کسی اضطرار کے اس مدت سے پہلے کھولنا دشوار ہو تیسرے دن کھولدین

اور اسی تجویز کی طرف بقراط بھی مائل ہے کہ اس تدبیر سے آفات کا دفع ہوجانا ہے اگرچہ انجبار اور درست ہونے مین کسیقدر تاخیر ہوتی ہے جسپر ان کے رکھنے کی کیفیت کا بیان وہی کافی ہے جو اوپر کے ابواب مین ہوچکا ہے اور جسپرہ کی بندش چالیس روز برابر جلی جاے اور اگر بنظر حسن عادہ کہ جسمین اچھی طرح ہڈی پھر اپنی جگہ درست ہوکر عود کرے زیادہ کھینچنے کی ضرورت ہو اور چندان زحمت نہو اور نہ کسی معین کی اعانت کافی ہو علیل کو اونچی کرسی پر بٹھاتین کہ اوسکی وضع کھڑی ہونے سے زیادہ قریب ہو بہ نسبت بیٹھنے کے اور اوسی کا تکیہ کسی پیڑی وغیرہ پر جو کرسی مین بنی ہو کرنا چاہیے چنانچہ اوسکا بیان مقام خلع مین ہوچکا ہے اور جہان پر بغل کا تکیہ ہو اوس پر کچھ بچھا ہو کہ نرم اور گدگدا ہوجاے اور اوسکے بعد مرفق مین کوئی پہاری تسی لگاتین جو مرفق کو نیچے کیطرف کھینچے جب امتداد مطلوب تک کھچ چکے برابر اور درست کرین اور اگر فقط عصابہ ہاے قویہ کی بندش کسر کے اوپر اور نیچے کافی ہو اور عامل کو چت لٹا کر جس جگہ عصابہ کی بندش ہے اوسے چند قوی اور روزآور آدمیون سے اوپر خواہ نیچے کی طرف کھینچنا کافی ہو پھر یہی تدبیر کافی ہے اور زیادہ دقت نکرنی چاہیے اور اگر کسر وسط عضد مین ہو بندش ایسی جگہ کرین جہان سے منفصل اور جو جزو دونون طرف برابر ہو اور اگر کسی طرف ہٹ کر تکسر صدمہ واقع ہوا ہو اوسمین نہ ہو اوسوقت بندش کو زیادہ قریب اوس طرف کے کرین جو زیادہ درہم ہو اگر فقط ہڈی کو صدع اور پھٹ جانیکا صدمہ پہونچا ہے فقط صدع اور تشگافتہ ہونے کا علاج کرو اور بندش اوسکی مضبوط کرنی چاہیے ساعد کا ٹوٹ جانا کبھی دونون ہڈیون کے ساتھ ہی ٹوٹ جاتے ہین اور کبھی ایک ہی گٹ ٹوٹ جاتا ہے اور دوسرا نہین ٹوٹتا ہے مگر نیچے کا گٹا اگر ٹوٹ جاے بہت برا ہے بہ نسبت اوسکے کہ اوپر کا گٹا ٹوٹے اور صورت مین برائی نیچے کے گٹے کے ٹوٹنے مین زیادہ ہوتی ہے بہ نسبت اوپر کے گٹے ٹوٹنے کے اور اوسکی وجہ یہ ہے کہ نیچے کا گٹا وہی ساعد ہے اور وہی سبب بوجہ اوٹھائے ہوئے ہے اسکا ٹوٹ جانا بڑا ہے اور دوسری وجہ یہ ہے کہ نیچے کی گٹی پر گوشت نہین ہے پس اسکے ٹوٹنے سے قبح صورت زیادہ پیدا ہوگی ایضاً اوپر کا گٹا قبول علاج زیادہ کرتا ہے اور نیچے والا اسقدر قابل علاج نہین ہے خصوصاً اگر دونون ساتھ ہی ٹوٹین ۔ واجب ہے کہ بروقت گٹی بٹھانے کے جب کھینچنے کی حاجت ہو ہتھیلی کی جڑ پر تکیہ کرین اور ٹیک لگاتین اور مقدار بندش کی دریافت کرلین کہ کہان تک بندش کرنی چاہیے ۔ اسلیے کہ اگر اس صدمہ کی وجہ سے انگلیون مین تھوڑا ورم پیدا ہوا ہے خواہ تھوڑا سا درد پیدا ہوا ہو اوسوقت بندش معتدل اور باندازہ مناسب کرنی چاہیے اور اگر ورم اور درد بالکل نہو بندش ڈھیلی کرنی چاہیے اور اگر ورم خواہ درد شدید اور بافراط ہو اوسوقت ڈھیلا رکھنا زیادہ واجب ہے اور جبائر کے رکھنے کی صورت اس مقام پر پوشیدہ نہین ہے اسلیے کہ جگہ دکھاوی اور کھلی ہوئی ہے لگاوے لیکن کھچا چین اتنی لانبی ہون کہ تمام کفدست کے برابر پہونچ جاتین اور انگلیون کی جڑون تک گھیر لین بلکہ اس سے کسیقدر مقدار کھچاچین کی کم ہونی چاہیے ۔ لیکن اسوقت بھی واجب ہے کہ انگلیون کو پیوند اور جوڑ سے مس نہ کرین اور جب کھچاچین باندھ چکین اور اونکے اوپر بندش بھی کرچکین چاہیے کہ گردن سے بشکل مزدی لٹکاتین جسکو عوام گل جنڈا کہتے ہین اور اسکے لٹکانے کی شکل مین اسکا خیال رکھین کہ اگر شکست فقط گٹی کی تحتانی طرف مین واقع ہوئی ہے اوسوقت یہ پٹی اسقدر چوڑی ہو کہ تمام ساعد کی طول کے برابر ہو ۔ اگر ملاقات اس علاقہ کے بدل کی جسمین ہاتہ لٹک رہا ہے فقط مقام کسر سے ہوتی ہے اور سب مقام اوس سے جدا ہے اور اسکا سہارا نہین پاتا ہے بالضرور التوا اور پیچیدگی عارض ہوگی اور جدھر کفدست بالطبع مائل اور جھکتی ہے اوسیطرف جھکے گی ۔ بلکہ واجب ہے کہ ہتھیلی اور اکثر مقدار ساعد کے علاقہ کے اندر ہو اور اگر کسر اوپر کی طرف ہوا وسوقت لٹکانے کی

صورت اچھی ہے کہ مقام شکست علاقہ سے جدا رہے اور دونون کنارون سے کف دست کی کم ہو اور مرفق سے اسلیے کہ اگر رسان اسکا اوس سے الگ ہوگا ہموار ی اور درستی شکل پر معین ہوگا اور علاقہ کا کڑا رم اور تعلیق اوسکی ایسی نہو جسمین جھول پیدا ہو اور نہ زیادہ کشادگی اور دراز ی ہونے پاے کبھی ساعد کو یہ امر عارض ہوتا ہے کہ قریب اٹھا ہتین دنکو درست ہوجاتا ہے اور شکست جوڑ جاتی ہے رسغ **کا ٹوٹ جانا** رسغ بار یک ہڈی جوڑ کی ہاتھون اور پانون مین ہوتی ہین اور کمتر یہ ہڈیان ٹوٹتی ہین اسلیے کہ سخت ہوتی ہین اور اگر کوئی صدمہ ضربت وغیرہ کا انھین پہونچتا ہے اپنی جگہ سے ہٹ جاتی ہین اور ٹوٹ کر جدا نہین ہوتی ہین لہذا اونکا علاج وہی ہے جو خلع کی ابواب مین مذکور ہوچکا **اونگلیون کی ہڈیون کا ٹوٹ جانا** یہ ہڈیان بھی بہت کم ٹوٹتی ہین بلکہ اپنی جگہ سے ہٹ جانا انکو عارض ہوتا ہے۔ اطبا نے کہا ہے کہ اگر یہ ہڈیان ٹوٹ جاوین جلیل کو ایک اونچی کرسی پر بٹھا کر حکم دیا جاے کہ اپنی ہتھیلی برابر کی کرسی پر رکھوا اور جتنی ہڈیان ٹوٹ گئی ہین اونکو ایک خادم خوب زور سے کھینچے اور درست اور برابر کرے اور طبیب اونکو بخوبی سے اپنے اونکو برابر کرے اور سبابہ کو ہمراہ انگوٹھے کے کام مین لائے اور اگر انگوٹھا جلیل کا نیچے کی طرف جھک گیا ہو مناسب ہے کہ استعمال رباط کا اوپر کیطرف سے کرے کہ اکثر ورم گرم عارض ہوتا ہے اور چونکہ یہ ہڈیان مستر خی ہوجاتی ہین اسی وجہ سے بہت سا فضلا انمین جمع ہوتا ہے اور بہت جلد منجمد ہوجاتا ہے اور مضبوطی پکڑ لیتا ہے۔ اور اگر کسر کسی استخوان سلامی مین عارض ہو خواہ ایک ہی اونگلی مین عارض ہو بشرطیکہ وہ اونگلی ابہام ہو مناسب ہے کہ دو سرے خاص بندش جو اوپر مذکور ہوچکی ہے کو دین اور ہتھیلی کو اوسکے ہمراہ باندھین تاکہ ثابت اور برقرار رہے اور جنبش اور حرکت سے کچھ ضرر نہ پہونچے پھر اگر کسر کسی ایک اونگلی مین مثل سبابہ یا خنصر کے عارض ہوچاہیے کہ اوسکو ہمراہ قریب کی اونگلی کے باندھین اور بیچ کی اونگلیو نمین کسر واقع ہوچاہیے کہ دو جانب کی انگلیون کے ہمراہ اوسکو باندھین اور سب کو پے در پے درست کرکے بندش کرین کہ یہ طریقہ بہت اچھا ہے اسلیے کہ نہ زیادہ ثبات ہوگا اور نہ حرکت بھی زیادہ نہوگی اور جو بات کھچا چونکی بندش سے پیدا ہوتی ہے وہی اس سے بھی حاصل ہوگی یعنے ٹوٹی ہوئی ہڈیان جو اسمین بندھین گی بمنزلہ کھچا چونکا کام دین گی **چوڑی ہڈی اور ورق کا ٹوٹ جانا** کونے کی ہڈی کبھی شاذ و نادر ٹوٹ جاتی ہے اور بہت قوت سے ٹوٹ جاتی ہے اور کبھی السبج حالات کے بطور ریزہ ریزہ ہونے اطراف کو ٹوٹ جاتی ہے اور کبھی طولمین پھٹ جاتی ہے اور کبھی اوسکا حصہ اندرونی اندر کی طرف دھنس جاتا ہے اور کبھی سب احوال کے بعد اوسمین درد اور خمش یعنی چبھن پیدا ہوتی ہے اور ساق اور ران مین خدر پیدا پیدا ہوتا ہے اور قریب قریب انھین امور کے عارض ہوتے ہین جو عضو مین منکسب کی ٹوٹنے سے عارض ہوتے ہین۔ جب چوڑی ہڈی جو عصص کے اوپر ہے ٹوٹ جاے خواہ کبھی عضلہ مین کو نہ نکل آئی اوسکے درست کرنے مین بہت دشواری ہوتی ہے اور ایک دکو نمین نقصان عارض ہوتا ہے۔ علاج اوسکا یہ ہے کہ جلیل کو اوسی شکل پر نیم قد کھڑا کرین کہ نہ بیٹھا رہے اور نہ کھڑا ہو اور دو مرد قوی یکبارگی اوسکی دونون رانین خوب کھینچین پر ایک شخص ایک ان کو زور سے کھینچے اور ایک شخص اپنے دونون ہاتھ سے گرفت کرے تاکہ جلدی مدافعت اوس شخص کی جو ان کو کھینچ رہا ہے نہ کرے اور جھکے کیطرف اولٹا کر نہ پڑے اور دونون مجرو دونون کو کھینچین بشدت اور بہ قوت اشتداد باندھین تاکہ برابر اپنی جگہ پر بیٹھ جاوین بعد ازان اوسپر ضماد لگاوین بعد ازان ایک تو شک خواہ نہالی پر جو کپڑے وغیرہ کا ہو اور کسیقدر سخت بھی ہو اوسی لگاوین اور یہی تدبیر قریب بصواب ہے شانہ کی علاج مین اگر ٹوٹ جاے اگر درک یعنے کو

کیجانب سے چوڑی ہڈی ٹوٹ جاے اوسکا علاج قریب ہے شکستگی کے ٹوٹ جانے کی اور واجب ہے کہ ترطیب کا استعمال بندش پر
کرین اور گریان اور پٹیان بہت درست اور برابر رکھین اور جسا مناسب بحال اس عضو کے ہے اوسیطرح بندش کرین اور
چاہیے کہ تکیہ مریض کا خواہ مقام ٹیک اور سنبھال گدی وغیرہ کی موضع وطی پر ہو **ران کا ٹوٹ جانا** ران جب ٹوٹ
جاتی ہے بقوت کھینچنے کی ضرورت ہوتی ہے بعد اسقدر کھینچنے کی اپنے ہیئت طبعی پر آتی ہے اوسکی اصلی ہیئت یہ ہے کہ جانب
وحشی مین تحدب ہے اور جانب انسی مین تقعیر ہے جیسے شکل اسکی حالت صحت مین نظر آتی ہے۔ ران کی بیچ کے ٹوٹ جانیکا
حال بخوبی ملاحظہ کرنا چاہیے اور اوسکے اوپر کا کنارہ بھی خوب طرح ملاحظہ کرین اور بیچ کا کنارہ بھی بغور دیکھ لین کہ کونسا ٹوٹا ہے
اور کون نہین ٹوٹا اور درست ہے اور جو احوال عضد کے ٹوٹنے کے باب مین مذکور ہو چکے اون سب کا اچھی طرح استعمال
کرین اور بندش اوپر کیطرف بیچ سے جاے تاکہ جبر کی درست رہنے کی حفاظت ہو اور بجاے خود اسطرح جوڑ بیٹھے جاے کہ پھر جنبش
نکرے۔ اطبا نے کہا ہے جسوقت ران ٹوٹتی ہے آگے کے مقامات اور ظاہر بدن کی طرف زیادہ پھر جاتی ہے اسکی وجہ
یہ ہے کہ یہ ہڈی چوڑی ہے اسطرف سے از روی خلقت کے اور ہاتھون سے اور پٹیون کے باندھنے سے اور مختلف طور کے کھینچنے سے
جو برابر کشش پیدا کرین برابر اور درست کیجاتی ہے۔ خواہ ایک سرا بیچکی ٹوٹی ہوئی مقام کے نیچے اور دوسرا اوپر رکھکر
بندش کرتے ہین اگر شکست وسط استخوان مین واقع ہوئی ہو اور جب وسط سے ہٹ کر قریب ران کے سرے کے ہو
چاہیے کہ ایک نہالچہ ایسا بناتین کہ اوسکے بیچمین اونی شے مثل ندے خواہ کمل وغیرہ کے لپٹین تاکہ اوسکی رگڑ سے گوشت نہ
کٹ جاے اور وسط اوسکا عانہ یعنے پیڑو پر رکھین اور اطراف اوسکے سرے کے طرف پھیرا تین اور ایک خادم کو سرا مکمل دین کہ بیچ جھکا کر
تھامے رہے اور اگر کسر ران کے قریب ہو اوسوقت ہم ٹہنی کو مقام کسر کے اوپر سے لیجاتے ہین اور اوسکے دونو سرے کسی نرمے
شخص کو حوالہ کرتے ہین جو اچھی طرح سے کھینچے اور اوپر کیطرف کھینچتا رہے اور رکبہ کو خوب زور سے پکڑے رہے اسکی گرفت کا طریقہ
یہ ہے کہ ران پر ایک پٹی لپیٹے اور اس عضو کو برابر کرے اور جلیل مونھ بھل لیٹا ہوا ہو اور ساق اوسکی دراز اور پھیلی ہوئی ہو اگر ہڈی
بوجہ کسر کے جھکی اور گڑتی ہو اوسے جیسے ہم نے بیان کیا ہے درست کرین اور جسقدر ہڈی کسی مقام پر ران کے اونچی اور بلند
ہو گئی ہو اوسکو نکال ڈالین جسطرح پر ہو سکے اور جملہ تدبیرات بدستور سابق کے عمل مین لاتین یعنے جیسے باب عضد مین
ہمنے ذکر کیا ہے ران کی ہڈی بعد ٹوٹ جانے کے پچاس دنونمین مستحکم اور استوار ہوتی ہے۔ اور ہم قریب کے بیانات مین
جرح دیتے ہین کہ اس ہڈی کو پھر بٹھلانا اور درست کرنا کیونکر مناسب ہے بعد ازان کہ علاج ساق کا پورا ہو چکے اور واجب ہے کہ ایسے
وقت مین دونو رانون کے بیچمین ایک گولا لکڑی وغیرہ کا ایسے طور سے رکھین جو اوس ہیئت اور صورت کی حفاظت کرے
جس صورت سے اور شکل سے اسکو درست کرنا ہے اور جبر معروف سے جسے ہر ایک گمان کرے اور جراح جانتا ہے اسکی درستی
کرین مگر ورم اور خارش کے پیدا ہونیکا ہر وقت خیال رکھین اور جب ان پر ورم پیدا ہوتا ہے وہ ورم قوی ہوتا ہے
اور بہت جلد تمام ان سے جمع جاتی ہے اسوقت واجب ہے کہ جھٹ پٹ بندش کھول کر تفتیش حال کرین اور بعد کھولنے کے ورم
مین خفت پیدا ہو گی اور متفرق ہو جاے گا جو رطوبات ورم کے دور کرنے کی واسطے مخصوص ہین اونکا بیان بخوبی ہو چکا ہے
قالب اور بیچ جو ہڈی کی لوحین اسطرح کی بنائی جاتی ہین کہ اونمین ایک طرف تھوڑی سی تقعیر اور گڑھا ہوتا ہے تاکہ جہان ٹوٹا

رکھکر باندھین درست بیٹھ جاتین اور پاؤن کیجانب طولمین رکھکر اونمین دھجی اور پٹی وغیرہ لپیٹتے ہین اونکی یہ صورت ہو کہ اگر چھوٹے ہون اور ساق پر پوری نہون بلکہ اس مقدار سے کم قطع کی ہون ایسے قالب وغیرہ کے استعمال سے فائدہ کیا ہوگا اور قدر حاجت سے بڑے ہون مریض کو بیفائدہ تعب اور گزند پہونچوگا علاوہ بران اگر چھوٹے ہونگے تب بھی مریض کو کسی قدر تعب ضرور پہونچیگا۔ قالب کے لانبے ہونے کا فائدہ یہ ہے کہ جسقدر حصہ پاون کا صحیح اور ماؤف نہین ہے اوسکو حرکت سے باز رکھی جسوقت اوس حصہ کی حرکت ٹوٹے ہوئے مقام کو مضر ہو خصوصاً جو وقت غفلت اور نیند کا ہو اور اس بندش کی احتیاج بطرف ان آلاتکے بڑی شکست مین ہوتی ہے اور پھر بھی جب تک اور جگہ اور تدبیرات سے فارغ نہولین اور کسی طرح کی اور تدبیر کارگر نہو تب یہ قالب چڑھانا چاہیے اور نیز اسکا استعمال قبل از ورم مناسب ہی اور ورم کو تحمل قالب وغیرہ کا نہین ہے خلاصہ یہ ہے کہ قالب چڑھانا ایک بلا اور آفت جان ہے اور سوای تعب اور مشقت کے اور کیا اسمین ملتا ہے اور مناسب یہی ہے کہ جب تک اور حیلے تدبیرین ہو سکین اسکا استعمال نہ کرین ٹوٹی ہوئی ران کا اوٹھانا اور اونچا کرنا اوسیقدر چاہیے جسقدر حالت صحت مین اوٹھتی اور اونچی ہوتی ہو اور جسقدر پھیلتی اور سمٹتی ہو بروقت صحت کی اوسیقدر بندش کے بعد بھی قبض اور بسط اور اونچی اور نیچی کرنی چاہیے اور زیادہ تر مفید ایسے وقت مین یہی ہے کہ جہان تک ہو سکے اوسکے پھیلانے کی تدبیر کرین۔

یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ ران اور کولا جس مقام سے ٹوٹ جاے کچھ نہ کچھ عرج اور لنگ اوس جگہ بعد درستی کے ضرور باقی رہجاتا ہے اور اگر نوکین ران اور گھٹنے کے عضل کی منقطع ہو جاتین پہلے جھول پڑے گی اور دوبارہ بعد درستی کے مقدار مین نقصان پیدا ہوگا **فلکہ کا ٹوٹ جانا** فلکہ بہت کم ٹوٹتا ہے ہان اکثر کوفتہ ہو جاتا ہے اور جو صدمہ اسے عارض ہو بندریعہ لمس کے پہچانا جاتا ہے کہ ٹٹولنے مین خشونت پیدا ہوتی ہے اور چٹخنے مین جھٹکا پیدا ہوتا ہے اور قوت لامسہ اوس پر آگاہ ہوتی ہے اور کان سے بھی وہ آواز سنی جاتی ہے اوس سے بھی شناخت کر سکتے ہین کہ اگر مثل حالت سابق کے ہو صحیح ہے ورنہ ماؤف ہے علاج اوسکا یہ ہے کہ ساق کھینچین اوسکے بعد فلکہ کو اپنی جگہ داخل کرین اور اگر اجزا اوسکے متفرق ہو گئے ہون پہلے اجزا کو جمع کرکے پھر اوسی اپنی جگہ داخل کرکے چھوڑ دین یعنے اوبھرا ہوا نہ رہے **ساق کا ٹوٹ جانا** اگر ساق کی چھوٹی ہڈی ٹوٹ جاے یہ انکسار اسلم ہے بہ نسبت اسکے کہ بڑی ہڈی ٹوٹے اور اگر چھوٹی نلی اوپر والی ٹوٹے گی جھکاو بطرف خارج اور قیام یعنے سامنے کے ہوگا مگر چلنا پھرنا ممکن ہوگا۔ اور اگر بڑی نلی نیچے والی ٹوٹ جاگی ساق بطرف خلف اور خارج کے جھکے گی اور اگر دونون نلی چھوٹی اور بڑی ساتھ ہی ٹوٹین گی نہایت زبون حالی پیدا ہوگی اور ایسے وقت کبھی بات پیدا ہوتی ہے کہ ساق بسبب طرف جھکتی ہے اور کسی جانب اوسکا میلان نہین ہوتا ہے۔ **یہ بھی جاننا ضرور ہے** کہ علاج ساق کے ٹوٹنے کا برقیاس معالجہ ساعد کے ہے اور مثل اوسی کے ہے۔ مگر ساق کا ترچھا اور کج ہو جانا اور ٹوٹنے کی شکل طبعی سے منحرف ہونا مثل انحراف عضد کے نہین ہے بلکہ وہ سیدھی ہے لہذا واجب ہے کہ ایک مدت تک اوسکا سیدھا ہو جانا خیال کیا جاے۔ اور بہت دنون تک اوسے اپنی جگہ پر روکیا کرین **کعب کا ٹوٹ جانے کا بیان** ٹوٹنے کے صدمہ سے کعب محفوظ ہے اسلیے کہ اوسمین صلابت زیادہ ہے اور اوسکے نگہبانی کرنے والی چیزین اوسکے گرد پیش بہت سی ہین اکثر جو صدمہ کعب کو پہونچتا ہے یہی ہے کہ اوتر جاتا ہے اور اوسکی تدبیر باب خلع مین مذکور ہو چکی ہے **پاشنہ پاون کا ٹوٹ جانا**

پاشنہ کا ٹوٹ جانا بہت مشکل ہے اور بعد ٹوٹنے کے علاج بھی اوسکا دشوار ہے اگر جب ٹوٹتا ہے اسیطرح ٹوٹتا ہے کہ آدمی اونچی جگہ سے گر کے اپنے پاؤن پر ٹیک لگاے اور اوسی کے بھل سنبھلے کبھی پاشنہ کے ٹوٹنے سے کوفت عظیم اور سیلان خون کا بطرف بطون عضل کے عارض ہوتا ہے اور بعد سیلان کے وہی خون اونمین عضلات مین منجمد اور بستہ ہو جاتا ہے اور یہ امراض عظیم از قسم حمی اور اختلاط عقل اور ارتعاش مفاصل اور تشنج از طرف پاؤن کے پیدا کرتا ہے۔ اور اگر اسمین ورم گرم ایسا پیدا ہو کہ بخوبی ظاہر نہو اور باہر جلد کے اوسکا مجمع نکل آئے اور اوسمین تیزگی ایسی پیدا ہو جو پہلے نہ تھی یہ علامت نہایت ردی ہے اور اسکو دلالت اسی پر ہے کہ یہ ورم متعفن ہو رہا ہے اور اگر ورم پاشنہ پاؤن کا ظاہر ہو جاے وہ نہایت بہتر ہے اور کبھی اوسکا شگافتہ ہونا بھی میسر ہو جاتا ہے۔ اور جب پاشنہ کا انجبار ہو جاے اور بخوبی اپنی جگہ بیٹھ جاے چلنا پھرنا اوسپر زور دیکر اذیت پیدا کرتا ہے اور درد بھی بروقت چلنے کے پیدا ہوتا ہے اور اگر جیسا چاہیے اوتنا درست ہو کر مل نہ جاے اور کسیقدر کسر باقی رہے۔ ایسا انجبار کچھ مفید نہوگا **پاؤن کی اونگلیان** اگر ٹوٹ جائین اونکے ٹوٹنے اور اوتر جانے کا علاج وہی ہے جو ہاتھ کی اونگلیون کا ہے اور کبھی بعض ہوشیار مجبر اونگلیون کو قدم کے ذریعہ سے درست کر دیتے ہین کہ روندتی روندتی اونگلیان اپنی جگہ پر درست بیٹھ جاتی ہین **فن چھٹا کتاب چہارم سے سموم کا بیان** اس فن مین پانچ مقالہ ہین **پہلا مقالہ** اصول اور قواعد کلیہ جو ہمکو سموم مشروبہ معلوم ہین اور اور تفصیلی بیان اون زہرونکا معالجہ کہ جو حیوانی نہین ہین **بیان عام** سموم مشروبہ سے بچنے کا اور علاج اونمین سموم کا عام طریقہ سے۔ جس شخص کو خوف اس بات کا ہو کہ ایسا نہ ہو کوئی اوسکو زہر کھلاوے خواہ پلاوے اوپر واجب ہے کہ غذا تین بہت کھٹی اور تیز نمک کی خواہ حریف غذا یا بہت شیرین خواہ جنکی بو بہت تیز ہے کبھی استعمال نہ کرے اسلیے کہ اکثر زہر دیہی والی اسی طریقہ سے زہر کا طعم اور ذائقہ چھپا دیتی ہین اور جس گھر مین اونکو اشتباہ سموم ہو جانے کا ہو بروقت زیادہ گرسنگی اور تشنگی کی ہرگز وہان نہ جاتین اسلیے کہ زیادہ بھوک اور پیاس بھی زہر کے ذائقہ اور بو کو چھپا دیتی ہے علاوہ بران اگر پیٹ بھرا آدمی جو طعام اور شراب سے فارغ ہو چکا ہے گودھوکہ مین آکر زہر پی لے اوسوقت زہر کو دو عرض اور دو باتین عارض ہوتی ہین اول تو جو مقامات طعام اور شراب سے ممتلی ہین اونمین زہر بدفون اور پوشیدہ ہو جاتا ہے۔ دوسرے عروق وغیرہ بروقت سیر ہونے کے سب ممتلی ہوتے ہین لہذا سم کو گنجایش نفوذ کی نہین ملتی ہے اور کبھی بعض قسم کی غذا یا شراب جو رگونمین بھری ہوئی ہے اوسمین ایک قسم کی تریاقیت ایسی ہوتی ہے جس سے زہر کا اثر بدون علاج کے ٹوٹ جاتا ہے پھر بھی ایسے شخص پر جسے کھٹکا مسموم ہو جانے کا ہے بنظر احتیاط کے واجب ہے کہ وقتاً فوقتاً اپنی عادت مین داخل کرے استعمال اون ادویہ کا جو دافع سموم ہین جیسے تریاق دیلوس کہ اوسکی منفعت دفع سموم مین مجرب ہو چکی ہے خواہ معجون طین ارمنی اسیطرح انجیر کو ہمراہ برگ خشک سداب کے بیس جزر برگ مذکور اور جزر دو جزر اور نمک نیم کوفتہ پانچ جزو اور انجیر خشک پانچ جزر صعتر وار بھی اس بارہ مین عجیب النفع ہے کہ جمیع سموم کی سمیت دفع کرتی ہے اور اون دواؤن کا بھی دفع سموم مین یہی حال ہے لیکن آج تک بخوبی دریافت نہوا کہ دو دواتین ہین یا ایک ہے۔ ایضاً تخم شلغم کو چبا کر ڈیڑھ درہم ہمراہ مطبوخ سداب کے ایضاً تمک بھی ایسا ہی ہے۔ اسیطرح جو شخص اپنے بچاؤ کا خیال زیر رکھتا ہو اوسے احتیاط اون سب باتونکی شخص غیر کے کھانے پانی مین فقط نہ ہو بلکہ ہر وقت کو طعام اور شراب کی اگر اوسمین غیر کی مداخلت نہو دیکھ بھال کر کھایا کرے اسلیے کہ اکثر عفاریت جو ایک حیوان سمی ہے خواہ ثعلبا اور عقرب وغیرہ کھانے اور شراب مین پکتے اور بناتے وقت گر پڑتا ہے اور باورچی وغیرہ کو خبر نہین ہوتی کہ وہ جانور کس وقت گرا اور اکثر ہوا

اور سمی جانور بعض کا تو کبھی کبھی من خواہ بوے شراب کو نہایت دوست رکھتے ہین اور دوڑکر اوسکی طرف جاتے ہین اور کبھی سمین گر کر مرجاتے کبھی مکھی مچھر مشک وغیرہ مین سے شراب پی جاتے ہین اور کبھی اوسمین تے کرتے ہین اسی واسطے جہت دار مکان خواہ سایہ درخت کے نیچے کی چیزین خواہ جن مقامات پر مکھاس وغیرہ زیادہ اوگتی ہے وہان کے اشیا سے پرہیز کرنا چاہیے **بیان عام سموم مشروبہ کا** زہر کے دو صنف ہین ایک قسم فقط بنظر اپنی کیفیت کے اثر کرتی ہے دوسری صنف اپنی صورت اور تمام جرم جسمانی سے اثر کرتی ہے۔ پہلی قسم وہی ہے جو عفونت پیدا کرے جیسے ارنب بحری اور مثل اوسکے خواہ سوزش اور سخونت پیدا کرے جیسے فربیون خواہ تبرید پیش از حد پیدا کرے اور مخدر ہو جیسے افیون خواہ مسالک روح مین سدہ پیدا کرکے آمد وشد نفس کی بند کردی جیسے مرداسنگ دوسری قسم جو تمام جوہر جسمانی سے موثر ہو مثلاً بیش اور ہلیلج جسکو لوگ ایک قسم کا گوند بیان کرتے ہین خواہ بیش کا گوند ہے یا قرون سنبل کا یا کسی اور چیز کا اسیطرح قرون سنبل اور تخم بلنگ یعنی چنا کا پتا اور ازین قبیل اور چیزین ایسی ہین جو تمام اجزاے جوہری سے موثر ہوتے ہین اور ایسے زہر نہایت بد اور زبون ہین ایضاً بعض اقسام زہر کے کسی ایک ہی عضو خاص سے اونکی نسبت پہونچتی ہے جیسے ذریح کہ اوسکا ضرر خاص مثانہ پر پہونچتا ہے اور بعض اقسام زہر کی تمام بدن پر اونکا اثر پہونچتا ہے جو زہر تبدیل مزاج کرے خواہ بذریعہ تعفین یا کسی عضو خاص کو مضرت پہونچا کر مہلک ہو ممکن ہے کہ اوسکا اثر تھوڑی دیر کے بعد ظاہر ہو اور فوراً اثر نہ کرے جلا وہ یہ ہے کہ جو زہر عفونت پیدا کرتا ہے جسقدر زیادہ دیر تک بدن مین ٹھہرے رداوت اوسکی بڑھتی جاے گی اور فعل اوسکا زیادہ ہوگا اور ایسے زہر سے نجات اور سلامت حال کی تدبیر یہی ہے کہ تحلیل اوس زہر کی خواہ جس راہ سے کہ اوس زہر سے عفونت عارض ہوئی ہے بذریعہ تعریق وغیرہ کے کرین خواہ علاج بالقصد کرکے اوس زہر کے اثر کو توڑ ڈالین یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ ضرر مخدرات کا گرم مزاج مین ایک طرح سے ضعیف ہوتا ہے اور دوسری طرح سے خلل ہوتا ہے پھر اوس جگہ جو غالب جانب ہو اوسی کا حکم بھی غالب ہوگا پس اس حیثیت سے کہ مزاج حار قلب مین ہے اور مخدر کی مقاومت کرتا ہے فعل زہر مخدر کا ضعیف ہوگا اور باین نظر کہ شے مخدر بدن حار سے اوسکی تلطیف ارواح وغیرہ کو فنا کرتی ہے اسلیے کہ جوہر دواے مخدر کا بارد اور ثقیل ہے اور روح خفیف اور گرم ہے اور اسی قوت حرکت شریانات کو اور اونکا جذب جو برودت حرکت انقباض کے ہوتا ہے وہ بھی دواے مخدر سے زیادہ ہوتا ہے اس نظر سے مضرت دواے مخدر کا ابدان حارہ مین شدید ہے خصوصاً جب خیال کیا جاے کہ مزاج اصلی مخدر کا مضاد مزاج ابدان حارہ کا ہے شاید یہی مضرت سموم حارہ کی بھی بہ نسبت ابدان حارہ کے ثابت ہو جاے اسلیے کہ مزاج گرم قلب سے اثر سموم حارہ کا بقوت دفع کردیتا ہے لہذا اثر زہر کا ضعیف ہوگا اور اوسکو قوت کی تحلیل ہو جاتی ہے لیکن خرابین مزاج گرم مین جذب اثر بقوت کرتے ہین پس وہی ضرر پیدا ہوگا جو مخدرات مین بیان ہوا اسیواسطے جالینوس نے کہا ہے کہ قونیون اور سرے گمان مین یہ بیش ہے خواہ کوئی اور سم قاتل کسی آدمی کو ہلاک کردیتا ہے اور زرا یر ہلاک نہین کرتی ہے اسلیے کہ زرا یر کا اثر قلب بعد مدت اور اتنے زمانہ کے پہونچتا ہے جب خوب بدن سے منفعل ہو جاتی ہے اور وہ انفعال ایسا ہوتا ہے کہ اوسکے بعد سوا استحالہ قتالی کے اور کچھ باقی نہین رہتا ہے اور آدمی کے بدن مین یہ استحالہ قبل از وصول بطرف قلب کے ہو جاتا ہے کیونکہ اوس کے مسامات وسیع ہین اور حرارت اوسکی شدید ہے اور شرائین کے حرکات قوی ہین جو بقوت جذب کرتے ہین مین کہتا ہون یہ بھی ایک وجہ ہو سکتی مگر مناسبات جوہریان قواے فاعلہ اور

قوای منفعلہ کے ہین اونکا بھی لحاظ کرنا ضرور ہے اوکہان سے معلوم ہوا کہ قوتیون مذکورہ سمیت کا بہ نسبت اوس مزاج غریض یعنے مزاج عام کے جو حیوان مطلق کا پیدا کرتی ہے تا اینکہ جب یہ دو اثر پر قادر ہو اور کوئی مانع اسکے تاثیر کا نہو تو محض براہ مزاج عام حیوانی کے انسان کی قاتل ہو اور قاتل نہو مثل دراریر کے جب اسکی تاثیر کا مانع پیدا ہو سوای مزاج کے بلکہ یہ بھی محتمل ہے کہ قوتیون بقاس مزاج رزرور کے سمہی نہو اور اگرچہ رزرور کا وصول مستحیل بہ خدا ہو کر قلب انسان تک مثل قوتیون کے نہین پہونچتی ہے اور مہلک نہین ہوتی ہی پھر بقراط نے ایک تجربہ یہہ بیان کیا ہے کہ بعض بوڈھی عورتون نے تھوڑی تھوڑی مقدار بیش کی کھانی شروع کی اور اسیطرح بڑھاتے بڑھاتے مقدار مہلک تک نوبت پہونچائی لیکن چونکہ طبیعت عادی ہوگئی کسیطرح کا ضرر نہ پہونچا اور جرات اسکے استعمال پر ہوگئی - مین کہتا ہون کہ روفس حکیم نے بیان کیا ہی کہ ایک لڑکی کم سن کہ غذا مین اسقدر زہر کی خوگری کرائی گئی اور ایسا مزاج اوسکا زہر کا اختیار ہو کہ اوسکے لعاب دہن کو کھانے سے حیوان ہلاک ہوجاتا تھا اور مرغی اوسکے لعاب دہن کے پاس نہین پھٹکتی تھی اور غرض اس سے یہ ہی کہ یہ لونڈی حسن بادشاہ کے پاس شب باش ہو وہ اسکے زہر سے ہلاک ہوجاے **استدلال** اقسام سموم پر خاص قسم پر زہر کی کبھی نظر اون حالات کے کیا جاتا ہے جو بدن مین پیدا ہوتے ہین مثلاً بدن مین ایک قسم کی لذع اور تقطع اور مغص یعنے پیچ اور مڑوڑ پیدا ہوتا ہی اور جیسے اندرونی کو کوئی شے کھائی جاتی ہے جب یہ اعراض پیدا ہون دریافت کرو کہ زہر از قسم اودیہ حارہ حریفہ کے ہے مثلاً زنجبیل اور سکنجبین سکھیا اور سیماب کشتہ کا استعمال ہوا ہی - اگر التہاب شدید اور ورم عروق کا اور بکثرت برآمد ہونا بسینہ کا اور سرخی آنکھ کی اور کرب اور پیاس پیدا ہو معلوم ہوگا کہ زہر مین فقط حرارت کا غلبہ تھا جیسے فربیون اور اگر یہ سابات اور حارہ اور برودت پیدا ہو دلالت ہوگی کہ یہ زہر از قبیل مخدرات کے ہے اور اگر سوای سقوط قوت اور عرق مارد اور غشی کی اور کوئی اثر ظاہر نہ ہو وہ زہر ایسا ہوگا کہ تمام جوہر اپنے سے بدن انسان کو مفرد ہے اور بھی قسم نہایت زبون ہے کبھی رائحہ کی وجہ سے بھی زہر کی شناخت کیجاتی ہے خواہ تمام بدن کی بو سے جیسے ناگوار بو افیون کی اوس شخص کے جسم سے جو افیون کو پیے خواہ کسی خاص عضو کی بو سے جیسے مونہہ کی بدبو اوسوقت جب کوئی بدبو زہر پی جاوے جیسے ارنب بحری اور اوتو سطس اور ارایح کبھی قے کے دیکھنے سے بھی شناخت زہر کی ہوتی ہے اسلیے کہ زہر خوردہ کی قے اکثر جوہر زہر کو بذریعہ آنکھ کے بنا دیتی ہی خواہ قے کی بو سے اوسکا پتا لگ جاتا ہی - خواہ قے کے مزے سے اگر مسموم بیان کرے بھی شناخت کر لیتے ہین جیسے مردار سگ بورقے کرنے کے آنکھ سے دکھائی پڑتا ہے اور اسیطرح - اور خون بستہ اور شیر بستہ اور اسیطرح افیون بذریعہ رائحہ کے پہچانی جاتی ہے اور ارنب بحری اور صفدع بذریعہ رہوکت **علامات ردی کا بیان** جسوقت سموم پر غشی طاری ہونی شروع ہو اور دونون حدقہ چشم اولٹنے پلٹنے لگین اور سیاہی آنکھ کی غائب ہوجاے پھر اوسکے بچنے کی امید نہین ہے - اسیطرح اگر اطمینین سرخ ہوجائین اور زبان باہر نکل آئے اور نبض ساقط ہوجاے اور پسینا ٹھنڈھا نکلنے لگے علامت زبون ہے اور ایسے وقت مین بہت کم زندہ رہتا ہے **قانون علاج زہر خوردہ** کا سنی زہر خوردہ کے علاج مین ہر گز نہ گھبرانا چاہیے اور جہان تک ہو سکے بہت جلد جرگہ کریں جسوقت دریافت ہوا اوسیوقت مشغول بالعلاج ہون اور سمیت زہر کی بدن مین پھیلنے سے پہلے اوسکا مدارک بہت مناسب ہی - آب نیمگرم اور روغن کنجد اور روغن زیت پلا کر قے کرائین اور قے کرانے مین مبالغہ

کرین جسقدر کہ ممکن ہو اور بہتر یہ ہے کہ ادویہ مذکورہ بالا مین کسیقدر مشبت اور بورق بھی داخل ہو اور کبھی زیت مین حضض اور تخم اور یہی داخل کرتے ہین اور نہایت بہتر ہے کہ جو چیز بغرض قے کرانے کے کھلائی پلائی جاے اوسکی مقدار کثیر ہو یعنے بہت سی تخدا اور بہت سا پانی قے کرنے کے واسطے استعمال کرنا چاہیے اسلیے کہ اگر بالفرض قے نہ بھی ہوگی ضرور اسکا فقط کثرت مقدار مالکول اور مشروب سے ٹوٹ جائے گا اور اوس زہر یہ یہ چیزین غالب آجاتین گی اور جب قے ہو چکے اور جسقدر ممکن ہو اوسے قے کرا دیچکے اوسکے بعد بہت سا دودہ پلانا چاہیے کہ وہ بھی ضرر سم کا توڑ دیتا ہے اور اگر دودہ پلا کر پھر دوبارہ قے کرا تین ۔ ایضاً اگر جوشاندہ تخم اوشنگن ہمراہ روغن زرد کے بھی دافع سمیت زہر کا ہوتا ہے خواہ بذریعہ قے کے یا بذریعہ اسہال کے اوسکے بعد دودہ کا استعمال اجود ہے ۔ مسکہ کا استعمال دودہ کے استعمال سے بہتر ہے ۔ ایضاً طبیخ تخم کتان اور اسیطرح شراب شیرین اور چربی بکھلا کی ہوئی اسیطرح آب خاکستر دیوب انگور بھی نہایت مفید ہے واجب ہے کہ بعد قے کے فوراً حقنہ کرین خصوصاً اگر اعضاے اسفل کیطرف کچھ اذیت زہر کی اوترتی ہوئی معلوم ہو اور اگر اضطراب اوپر کیطرف خواہ نیچے کیطرف ہو مگر زیادہ ہو لازم ہے کہ ادویہ مقیہ اور مسہل کا استعمال کرین اور دودہ کے پلانے سے غفلت نکرین اور اگر احتیاج تریاق کے پلانے کی ہو مثلاً تریاق طین وغیرہ اوسے بھی استعمال کرین کہ وہ دودہ البہت عمدہ ہے اور دفع سمیت پر بخوبی معین ہوتی ہے اور خصوصاً جب ابتداے امر مین اسکا استعمال کیا جاے کہ زہر کو بجنبہ نکال ڈالتی ہے نسخہ تریاق طین مخطوط کاحب افاوہ مثقال طین مختوم دو مثقال ایرسا پینے بیخ سوسن دو مثقال اور سب کو زیت مین معجون کرین مقدار بقربت کی مقدار ایک بندق کی یعنے بقدر ریٹھہ کے ایضاً حب بلسان زوفاے خشک تخم لفت برسی فلفل ابیض فلفل سیاہ دارفلفل وج ترکی انیسون تخم کرفس صعتری قطر سالیون اسلیون زیرہ کرمانی بزر البنج ہر واحد سے چار درخمیات سعتر اطیب فتاح اذخر ہر ایک سے پانچ درخمیات سلیخہ انجارہ درمی حماماتین درخمیات شہد مین معجون کرکے شراب باقلاے رومی کے ہمراہ استعمال کرین گر تنہا کل مجموم کو ہمراہ شراب کے استعمال کرین جب بھی وہی نفع پیدا ہوگا ایک قوم نے گمان کیا ہے کہ مرغی کا فضلہ اگر فی الحال بعد کاٹنے سانپ کے پلا دین زہر کو براہ قی نکال دیتا ہے منجملہ خشک کے یہ بھی دو لاے عضارہ فراسیون عضارہ برگ نے نار مین تخم کندر جزیہ بیسر بنا بق انجیر خشک سداب یہ بھی ایک دوا ہے وقت بہت معمود ہے کہ شوہ خواہ لونا بدبو ابقدر چار درہم پلا تین اور روغن زرد ایکدرہم شراب شیرین کے ساتھ اور اگر بعد قے کرنے کے التہاب اور سوزش پیدا ہو آب برف اور روغن گل سرد کیا ہوا پلا تین اور پھر قے کرا تین اور اچھی طرح حفاظت کرین کہ مسموم سونے نہ پاے اور نہ اوسکی سانس دھیلی خواہ غلبہ نوم کی وجہ سے یا ہذیان مین سستی نہ آنے پاے اور اوسکے گرد و نواح عمل برہنہ رکھین مثلاً بتہیار کھڑکھڑا تین خواہ اور چیزین کھٹکھٹائین جب صورت حال بخوبی کھلجاے اور زہر بخوبی پہچان لیا جاے پھر علاج اوسی زہر کا کرین لازم ہے جیسا ہر ایک کا بیان مذکور ہوا ہے ۔ واضح ہو حقیقت حال کا دو صورتون سے ہوتا ہے پہلی صورت یہ ہے کہ دریافت ہو جاے کہ یہ زہر کس جنس کا ہے دوسری صورت یہ ہے کہ دریافت ہو کہ یہ زہر کس نوع کا ہے مثال پہلی صورت کی مثلاً معلوم ہو کہ زہر از قسم مفطعات حادہ کی ہے اوسکا علاج دودہ اور گھی اور فالودہ پتلا جو اور روغن بادام اور روغن زرد سے بنایا گیا ہو خواہ جو چیز حدت کو توڑتی ہے اوس سے بنا کر استعمال کرین ۔ خواہ یہ بات دریافت ہو کہ یہ زہر از قسم لہبات کی ہے اوسوقت تبرید بذریعہ کافور اور روغنگل اور آب کشنیز وغیرہ کے کرین لیکن یہ سب دوائین برف مین سرد کرکے استعمال کرنی چاہئین اور

اعضاء رئیسہ پر قیٔ اور طلبت وغیرہ کا لگاتین اور ہر وقت اوسکو سرد کرتے رہین منجملہ اون چیزون کے جو ایسے زہر کو مفید ہوتی ہین گائے کا دہی سرد کیا ہوا اور اگر احتیاج فصد کی ہو فصد کھول دین اور یا معلوم ہو کہ یہ زہر از قسم مخدرات کے ہے اوسوقت تریاق اور دوا ی جلبیت اور دوا ی مسک اور فاذزہر کا استعمال کرین شراب خالص مین اسیطرح توم یعنی لہسن کا بھی استعمال کرنا چاہیے خواہ یہ معلوم ہو کہ یہ زہر جوہر روح کو مضر ہے اوسکا علاج تمرو دلیطوس اور تریاق اور دوا ی مسک اور فاذزہر سے کرنا چاہیے اور ماء اللحم اور شراب کا استعمال کرین اور خوشبو مریض کو زیادہ استعمال کرنی چاہیے اور وہ مقام جسمین رہتا ہی وہ بھی خوشبو کرنا چاہیے اور کپڑے کبھی خوشبودار پہنائے جاوین اور چھینکین پے در پے واقع کرین اور قم معدہ کی مالش کیجاوے اور اوسکے موئہ مین ہوا بھونکی جاوے اور بال کھڑے جاوین لیکن اگر قسم زہر کی بعینہ دریافت ہو جاوے پھر علاج خاص اوسی کا کرنا چاہیے چنانچہ ہم تفصیل بیان کرین گے - خلاصہ یہ ہے کہ جو دوا سموم کو پلائی جاتی ہی یا اوسی سے غرض زہر کی حدت کا توڑنا ہوتا ہے اور جو ہر سم کا منظور ہوتا ہے جیسے دودہ اور فاذزہر وغیرہ کہ انکا استعمال انہین اعراض سے کیا جاتا ہے - یا مراد اوس دوا سے یہ ہوتی ہے کہ جو ہر سم بعینہ نکل آوے جیسے گل ارمنی وغیرہ یا غرض دوا سے مقابلہ بکیفیت زہر کا ہوتا ہے جیسے لہسن کا شراب مین ملاکر پلانا جیسے بچھو نے ڈنک مارا ہو اور یہ مشترکہ تمام سموم کے واسطے یہ دی دوائین ہین جو مقابلہ زہر کا کرتی ہین اور اوس زہر کو قلب تک نہین پہونچنے دیتی ہین جیسے تریاق اور متردلیطوس اور سب قسم کے فاذزہر جبکہ مجرب ہون اور گل مختوم اور تریاق جاوس سے بنائی جاوے اور تریاق ارتجہ اطبا کہتے ہین کہ زہرہ دفلی اور برگ اوکا زہر کے ضرر سے بچاتے دیتی ہین یہ بھی کہتے ہین کہ حب عرعراس علاج مین عجیب النفع ہے اور دوا ے بنظیر ہے - انجدان اور بیخ انجدان ہموزن ایکدرہم شیح رومی دو درہم شہد مین ملاکر آب سیب کے ہمراہ استعمال کرین جو دوا اوس سے بنائی جاتی ہے نہایت درجہ پر مفید ہے - بیخ بخور مریم اگر ہمراہ شراب کے پلاتین اور فتیج بھی اور تخم شلجم ایضاً غاریقون دو درہم ہمراہ شراب کے پرسیاوشان اور خبازی اور تخم خبازی اور برگ خبازی اور اوسکا شوربا گوشت مین پکنے کیا ہوا ایضاً دارچینی مغز استخوان خرگوش سرکہ شراب کے ہمراہ جو بوزن دوا وقیہ ہو یا جند بیدستر ایک مثقال اور دوا وقیہ زیت اور قیصوم - ایضاً کوکر دکا پانی نچوڑا ہوا تخم گذر خصوصاً گذر اقلیطی اور حلتیت طبیخ سعد اور طبیخ ناسالیوس اور تخم درخت سکبینج عجیب النفع ہے **مرکب** سکبینج سری ایک دحنہ جند بیدستر ہر ک ذہر واحد ایک جزء تخم خطل سہ حصہ وزن جمیع اجزا کا بقدر بڑے رتی کے استعمال کرین اور بہت سی دوائین ایسی ہین کہ اونکی تاثیر دفع سموم مین بالخاصہ مشہور ہے منجملہ اوسکے یہ بھی کہتے ہین کہ مرغے کا گوشت پاک کیا ہوا اور پوست جدا کیا ہوا قوی ترین ادویہ ہی واسطے دفع زہر کے **مجملا بیان سموم تجربہ معدنیہ وغیرہ کا** اونمین سموم مین سے حجر ارمنی سرخ رنگ کی ہے بعض آدمیون نے حکایت کی ہے کہ تیہ نمین ایک مجرب سمی مشاہد بسد کے ہوتا ہے اور وزن ایکدانگ اوسکی قاتل ہے اور اس تیہر کو سموم حقیقہ مین شمار کیا ہے جو بجمیع جوہر اپنے اثر کرتے ہین جیسے بیش اور یہ بھی کہتے ہین کہ اوس تیہر کا علاج اور بیش کا ایک ہی اور سب سے زیادہ فاذزہر اوس مجرسمی کے علاج مین نافع ہے **زیبق** زندہ پارہ تو اکثر آدمی پی جاتے ہین اور کچھ خوف اوسمین نہین ہے اسلیے کہ اسفل کیطرف بدستور نکل آتا ہی ہان جبکہ کان مین زندہ پارہ ڈالین اوسے الم شدید اور اختلاط عقل عارض ہوتا ہے اور کبھی نوبت تشنج کی بھی پہونچتی اور ایک گرانی شدید اوسی جانب محسوس ہوتی ہے اور بیشتر نوبت صرع اور سکتہ کی پہونچتی ہے اسلیے کہ جوہر دماغ اوسکی برودت سے اذیت پاتا ہے اور دماغ اوسکا ہلتا اور پھیلنا اور بوجہ پیدا کرنا یہ سب امور موجب ابتدای دماغ ہوتی ہین اور کشتہ پارہ کا خواہ زیبق مقول البتہ ردی ہے

اور مفرح ہے کہ تقطیع پیدا کرتا ہے اور اوس سے اعراض ہشاباون اعراض شارب مرتک کے پیدا ہوتے ہین جیسے غص اور ہیجیدگی اعصا
کی اور قے الدم اور ثقل زبان اور ثقل معدہ اور اوسکے جسد پر ورم پیدا ہوتا ہے اور پیشاب
بند ہوجاتا ہے علاج بہت عمدہ علاج بعد تنقیہ کے خواہ جو تدبیر قائمقام تنقیہ کے ہو یہ ہے کہ ایسی دوائین پلائین جیسے مرونان تین درہم
شراب مین ڈالکر خواہ ماء العسل دفعہ دفعہ کرکے ایضاً ماء العسل سے بورق ملاکر حقنہ کرین بعد ازان علاج سمج امعا کا کرین اور حقنہ بھی
بارعایت تقویت قلب کی ادویہ مشترکہ سے کرنا چاہیے۔ اگر پارہ کان مین بھر دیا ہو چاہیے کہ ایک پاؤن پر کھڑا کرین اور اسی طرف کو گردن
جھکائین اور سر بھی اوسکا اسی جانب کج کرین جہان تک ممکن ہو خصوصاً اگر اسی طرف کے ہاتھ مین کوئی وزنی چیز لیکر جھکے اور بھی
اخراج کا زیادہ ہوگا اسیطرح اگر اسی جانب جھولا جھولائین جب بھی نفع مین ہوگا اور جو پارہ زیادہ اندر کیطرف چلا نہ گیا ہو اوسے کی
سلائی کے ڈالنے سے کیقدر لپیٹ کر نکلتا ہو پھر وہ تو گویا سامنے رکھا ہے اور اوسکے اخراج مین چندان دقت نہ چاہیے اسلیے کہ پارہ
جب اوتنا قریب ہوا اور یا قریب نہو مگر اوس مقام کے قریب ہو جہان تک سلائی وغیرہ جا سکتی ہے اوسی جانب بطرف گھوار
اور ایک پاؤن پر کھڑے ہونے کی نہین ہوتی اور اگر اس سے زیادہ دور ہے پھر اوسوقت سلائی وغیرہ کا داخل کرنا کچھ مفید نہین
ہوتا **مرتک اور برادہ رصاص** جو شخص مرد اسنگ کھا جاے اوسکا بدن سج جاتا ہے اور زبان اوسکی بھاری ہوجاتی ہے
پیشاب پاخانہ اوسکا بند ہوجاتا ہے اور کبھی برازبند نہین ہوتا بلکہ باذراط دست آتے ہین اور اوسکے معدہ مین ایک گرانی پیدا ہوتی ہے
اور اعصا مین گرانی پیدا ہوتی ہے انیکہ اکثر کنارہ معاے مستقیم کا باہر نکل آتا ہے اور نوبت سمج امعا کی پہونچتی ہے اور اور اعضا مین
لفخ اور بھربھری پیدا ہوتی ہے اور اوسکے شکم مین ایک لاسانخ مثل پتھر کے اوٹھ آتا ہے رنگ اوسکا رصاصی ہوجاتا ہے اور سانس
مین تنگی پیدا ہوتی ہے اور کبھی خناق کی نوبت پہونچتی ہے اور کبھی اسکے بعد اعراض ہاوس کے پیدا ہوتے ہین اور تمام بدن کا رنگ
مثل اسرب کے ہوجاتا ہے اور یہی خرابی اور بدحالی برادہ رصاص کے کھانے سے پیدا ہوتی ہے **علاج** اوسکا یہ ہے کہ بہت
جلد علاج مشترک سے ابتدا کرین مثلاً تنقیہ ایسی دواؤن سے کرین جو قوت تفتیح کی رکھتی ہون جیسے بلیلج اور تخم کرفس اور انجر
اور شبت اور بورہ ارمنی اور واجب ہے کہ مربون تین درہم ہمراہ شراب کے پلائین خواہ سنبل رومی ہمراہ پنجال جنگلی کبوتر کے شراب
مین داخل کرکے پلائین کہ علاج بالغ النفع ہے خواہ افسنتین رومی اور زوفا تخم کرفس اور فلفل خصوصاً یعنے تنہا فلفل ہمراہ شراب کے
اور یہ سب دوائین بھی ہمراہ شراب کے خواہ وزن ایک درہم اور نصف درہم فلفل لیکر خوب ملائین تاکہ خوب ملجاے اوسمین
سے بوزن چھ قیراط پلائین خواہ سقمونیا کو یا العسل مین ملائین غذا اوسکی جو ہمیشہ کھلانے کی لائق ہے وہی شوربے جو گوشت
بچہ گوسفند سے پکائے جائین۔ علامت اوسکی اچھی ہوجانے کی یہ ہے کہ طبیعت مین انطلاق پیدا ہو اور قبض جاتا رہے
اور بول کا اور ارہونے لگے۔ خلاصہ یہ ہے کہ ادویہ مفتحہ اور جو دوائین پسینا لانے والی ہین خواہ اور ار کرنے والی ہین خواہ
مسہل ہین اونمین کی ضرورت ہے اسفیداج یعنے سپیدہ اوسکے پینے سے زبان سپید ہوجاتی ہے اور اعضا مین
استرخا پیدا ہوتا ہے اور کھانسی بشدت آتی ہے اور ہچکی دم لینے نہین دیتی عقل اوسکی مخبط ہوجاتی ہے بدن سرد ہوجاتا
ہے اور دماغ بھی سرد ہوجاتا ہے غشی اوسپر طاری ہوتی ہے کبھی اوسکے حلق مین کھٹاسا مزہ محسوس ہوتا ہے اور اوسکی لہات
یعنے کوے اور زبان مین خشونت پیدا ہوتی ہے اور خشکی آجاتی ہے اور پیٹ مین مڑوڑ اور معدہ مین لذع مونہہ مین درد سرشیف

مین تمدد او سانس مین تنگی پیدا ہوتی ہے اور کبھی انتہاے خناق تک نوبت پہونچتی ہے اور تمام بدن کا رنگ سپید ہوجاتا ہے
اور پیشاب سیاہ خواہ سرخ مثل خون کے آتا ہے **علاج** مثل علاج مرتک کے ہے اور سقمونیا گویا ماء العسل مین اور مدرات بول
مین ملاکر پلاوین اور حقنہ بھی کرین اور کسی وقت سونے نہ دین اور اوسکے قے کرانے مین روغن اقحوان اور روغن سوسن اور روغن نرجس
داخل ہوتا ہے اوسکی دوا مین صمغ اجاص اور آب سرخ چوبہ درخت و دار سے پکتا ہے۔ اوشنگا اوسکو تل کا چبانا اور کھانا بھی مفید
ہے اور اوسکے اوپر شیرہ انگور پلانا چاہیے **جبین** یعنے سنگ آہک کا کھانے سے بھی وہی کیفیت عارض ہوتی ہے جو سفیدہ کے
استعمال سے پیدا ہوتی ہے لیکن خناق اوسکے استعمال سے زیادہ پیدا ہوتا ہے لہذا واجب ہے کہ علاج اسفیداج اور علاج
قطر کا بہت جلد کرین بعد ازان لعابات لزیج کا استعمال کرین تاکہ خشونت حلق کی زائل ہوجاوے اور یہ لعابات بعد تلیین کے
استعمال مین لائین اور خربزہ ہاے نرم کھلاوین اور سقمونیا وغیرہ کے مسہل کی حاجت ہوتی ہے اور چند بار مسہل کا استعمال کیا
جاتا ہے۔ اور اگر امعا مین خراش پیدا ہو خاص معالجہ خراش امعا کا کرین اس زہر کے علاج مین ایک یہ بھی دوا مذکور ہے کہ
خاکستر اطراف گرم [illegible] جلا کر ہمراہ حاشا کے استعمال کرین **شنگرف** اور **سنکھیا** ان دونون سے وہی اعراض
پیدا ہوتے ہین جو اعراض زہر مقتول کے استعمال سے پیدا ہوتے ہین لیکن سنکھیا سے کبھی اسہال بھی عارض ہوتا
ہے اور یہ علامت خاص ہر سنکھیا کی **علاج** بعینہ وہی علاج ہے جو زہر مقتول کا علاج ہے اوسکے بعد سریدون اور شحوم
لذیذہ کا استعمال کرنا چاہیے **زنگار** کے کھانے اور پینے سے شخص شدید اور حلق مین لذع قوی پیدا ہوتا ہے اور احشا مین
تقطیع اور قے بھی عارض ہوتی ہے اور قروح بھی پیدا ہوتے ہین **علاج** اسکا وہی ہے جو زنجبار کا علاج ہے اور زنجبار کا علاج
ہم آیندہ ذکر کرتے ہین **برادہ آہن اور خبث الحدید** اسکے کھانے سے وجع شدید شکم مین اور خشکی مونہہ مین اور سوزش
پیدا ہوتی ہے اور درد سر کی شدت ہوتی ہے **علاج** پہلے دودہ کو ہمراہ اوس چیز کے جو بقوت مسہل ہے پلاوین اوسکے
بعد کبھی اور مسکہ پلاوین تا اینکہ ان اعراض مین سکون پیدا ہو اور ہمیشہ روغن اور روغن بنفشہ اور روغن خلاف سر کہ ملا کر اوسکی
سرون پر ٹپکایا کرین۔ کبھی ایسے مریض کو مقناطیس پیسکر پلاتے ہین تاکہ اجزاے متفرق رہے کے بوجہ جذب مقناطیس کے
یکجا ہوجاوین اور بعد ازان مسہلات کا استعمال کرتے ہین اور کبھی مقناطیس بوزن ایک درہم کے ہر روز پلاتے ہین اور
اوسکے بعد حریرہ کا استعمال کرین یعنے شوربا روغن دار مزیدار ہمراہ روغن گاو کے استعمال کرین تاکہ اسہال پیدا ہو جسکے
معدہ سے پیٹ اور تر آتا ہے اور اگر ابھی امعا تک نہین پہونچا ہے بذریعہ قے کے اوسے دفع کرا دین لیکن طبیعت کا ابھی معدہ مین ہو
ہرتال اور **چونا** جو شخص انمین کسی ایک کو کھا جاوے اوسکے اعراض اور ہین اور اگر دونون کو یکجا کرکے کھا جاوے اور اوسکی
کیفیت یہ ہے کہ مغص اور قروح امعا اوسے عارض ہوگا اور اگر زنجبار مصدر یعنے ہرتال اڑائی ہوئی کھائے اوسکا ضرر سنکھیا
سنکھیا کے ہوتا ہے اور کبھی کھانسی جو زیادہ اذیت دہ ہو پیدا ہوتی ہے اور جو شخص فقط چونہ کو کھائے اوسکے مونہہ مین خشکی اور
درد معدہ اور حبس بول اور روانکی شکم خون کے دست سے عارض ہوگی اور خود چونا اوسکی پیشاب مین برامد ہوگا اور کبھی
بر و اطراف بھی عارض ہوگا اور خشی بھی عارض ہوگی اور کبھی زبان پر خشکی پیدا ہوگی اور خناق بھی عارض ہوگا **علاج** پہلے
جو تدبیر حسب وقت اور حال مریض کے واجب ہو اوسے کرنا چاہیے اوسکے بعد آب گرم اور جلاب پلاکر روغن سے تنقیہ کرین

بعد ازان طبیخ تخم کتان اور طبیخ ازرا و طبیخ جو جو خواہ مجموع یہ دونون اوعصارہ لوکیہ ہمراہ شہد کے پلاوین اور ہمیشہ دودھ اور بیضات اور ازوجات اور دسومات اور شوربای تخمی یعنے جس شوربے کو چربی سے پکایا ہو خصوصاً خبازی کے ہمراہ پلاوین اور اگر کھانسی پیدا ہوئی ہو تو بذریعہ حیات اور علاج نورہ کے اوسکی تدبیر کرین الفضا قے کرانی اور حقنہ کرانا اور چکنا کرنا اعضای اندرونی کا اور ملیئن یعنے نرم رکھنا چاہیے اور اسکا علاج قریب ہی ہرنال کے علاج کے ایک یہ بھی دوا اس بارہ مین بعض اطبا نے لکھی ہے۔ بول حمار اور لثہ آہو بقدر دو دانق کے آب گرم مین پلاوین **آب صابون** کا حال قریب ہی چونہ اور ہرنال کے حال سے اور علاج بھی یکسان ہے **زاج اور شب** یعنے سرخ اور سپید پھٹکری کے کھانے سے کھانسی شدید کا اسقدر ہیجان ہوتا ہے کہ نوبت سل کی پہونچتی ہے علاج اوسکا شیر مادہ خر کا پلانا اور کھن اور شکر کا استعمال کرنا اور شربت زوفا وغیرہ کا استعمال کرنا نہار مونہہ ٹھنڈا پانی پینا آب سرد نہار مونہہ پینے سے خواہ بعد حمام کے یا بعد جماع کے ٹھنڈا پانی پینا خوف مزاج اور حدت استسقا سے ایمن نہین ہوتا ہے علاج اوسکا دوا الکرکم اور دوا المسک وغیرہ سے کرنا چاہیے اور کبھی تنہا شراب خالص پینا کافی ہوتا ہے **بیان مجملی سموم نباتہ کا** جو زہر از قسم نباتات کے ہین منجملہ اونکے بیش بھی ہے اور یہ زہر بدترین سموم ہے اسکے کھانے والے کے دونون ہونٹ سوج جاتے ہین اور زبان مین بھی ورم پیدا ہوتا ہے اور آنکھین بند ہوئی جاتی ہین اور پے در پے دوار اور غشی عارض ہوتی ہے اور دونون سافین بادون کی بیکار ہو جاتی ہین۔ جب اس حال کو پہونچ تو نہایت زبون حالی پر دلیل ہوگی۔ اور کوئی شخص بعد اس حال کے بچ بھی جاتا ہے پھر دق اور سل مین ضرور گرفتار ہو کر خلاص پاتا ہے اور ان دونون مرض مین سے ایک نہ ایک اوسے ضرور لاحق ہوتا ہے۔ اور کبھی فقط بیش کی بو سونگھنے سے صرع عارض ہوتی ہے۔ اور بیش کا عصیر یعنے شیرہ مین تر کو بجھاتے ہین وہ تیر جس کے مارین فوراً بوجہ سمیت کے قتل کرتا ہے **علاج** پہلے بہت جلد اوسے قے کرانی چاہیے طبیخ تخم شلجم سے بعد ازان عصیر انگور ہمراہ روغن گاو کے تھوڑے تھوڑے فاصلہ کے بعد پلاوین اسیطرح طبیخ قشور بلوط ہمراہ شراب کے اوسکے بعد اصلی علاج اوسکا فاوزہر اور دوا المسک اور رجد وارا اور بوجا یعنے جو کھاس ہمراہ بیش کے پیدا ہوتی ہے اور وہی اوسکی تریاق ہے (فتبارک اللہ احسن الخالقین) اور تریاق کبیر کا استعمال کرین کہ وہ بھی ایک حد معین پر مفید ہوتی ہے بہت عمدہ اسکی علاج مین یہ ہے کہ مشک کا استعمال کرین ہمراہ تراشہ فاوزہر کے خواہ مقدار ایکدرہم رواء المسک اور ایک قیراط مسک کی بعض لوگ گمان کرتے ہین کہ بیخ کبر اسی بیش کا فاوزہر ہے اور یہ تینو فاوزہر ہین سب بیش کے علاج مین بکار آمد ہین اور عمدہ ہین خصوصاً وہ فاوزہر جو مشابہ سرخ پھٹکری کے ہے اور اوسپر خطوط اور دورے مثل خطوط مرمک کے ہوتے ہین۔ ایک حیوان جس کا نام فارہ البیش ہے اور فارسی مین اوسے بیش موش کہتے ہین وہ بھی اسکے مزاج کی ضد ہے اور بیش کے اثر کو باطل کرتا ہے اگر اس حیوان کے کسی عضو کو خواہ کوئی ہڈی ہو اوس کے جسم کی کھلائی جاوے فوراً اثر بیش کا باطل ہو جاتا ہے **قرون السنبل** اسکی ماہیت مین اختلاف ہے بعض کہتے ہین کہ منکھیا ہی ہے یعنے بیش کی جڑ جو شخص اس زہر کو کھائے اوسپر علامات سرسام کے ظاہر ہونگے اور زبان سیاہ ہو جائے گی اور اوسکے نارہ سے خون قطرہ قطرہ ٹپکے گا **علاج** پہلے علاج مشترک قے کا کرانا چاہیے اسطرح پر کہ آب جوار روغن گل نیلوفر ملا کر اور ازین قبیل یہ بھی دوا مشترک ہے کہ ایک مثقال کافور ایک اوقیہ گلاب مین گھول کر پلاوین بعد

اوسکے ضماد ایسے لگائین جنکی تبرید شدید ہو اور کافور اور صندل اونمین پڑا ہوا ہو اور سویق تفاح ترش کا اور سویق شعیر ہمراہ برف کے جلاب مین ملاکر پلانا چاہیے اور عصارہ انار ترش کا بھی پلایا جاے **فوفیون** اس دوا کو مین نہین پہچانتا ہون اور بعض وجوہ سے گمان ایسا ہے کہ شاید بشیش کے مشابہ ہے اور جو علامات اور اعراض خاص اس دوا کے استعمال سے عارض ہوتے ہین بموجب قول اطبا یہ ہین کہ جو شخص اسکو پیئے خواہ کھائے مین استعمال کرے اوسکے لذع اوسکے شکم مین اور ہچکی اور غشی اور زردی سب چہرہ کی خصوصاً ہونٹھہ کی اور تشنگی سانس اور بدبو اور بدن کا پھولا ہونا اور سن ہوجانا اور اختلاط عقل پیدا ہوتا ہے بعد گرانی سر کی اور نبض صغیر ہوجاتی ہے اور منقطع ہوجاتی ہے اور پسینا ٹھنڈا نکلتا رہتا ہے اور تشنج اور برسام بھی پیدا ہوتی ہے بعد اوسکے مرجاتا ہے **علاج** مثل علاج بیش کے ہے **بیان** چند ادویہ سمیہ **کا جو گرم ہین** منجملہ اون ادویہ کے **فربیون** ہے اسکے استعمال سے کرب شدید اور سوزش عارض ہوتی ہے اور لذع شکم اور ہچکی لاحق ہوتی اور کبھی روانی شکم کی باذفاء عارض ہوتی ہے۔ واجب ہے کہ پہلے قے کرائین بعد ازان تبرید احشا کرین اور اسکے بعد روغن گاؤ اور مسکہ خوب سا پلائین بعد ازان جو علاج قرون بصل کا مذکور ہوچکا وہی استعمال کرین اور غذا مین آب انار منجوش اور آب سیب منجوش پر اکتفا کرین اور ماء الشراب کا بھی استعمال مفرد ہے **البان متوعات** یہ سات ہین شمار مین اور یہ مفردہ کے اور خصوصاً لبن شبرم اور لبن العشار اور لبن لاعیہ اور ان زہرناک دو ہونے لذع اور اسہال مفرط ایسا عارض ہوتا ہے جیسا فربیون سے عارض ہوتا ہے لہذا واجب ہے کہ انکی قوت سمی مقئہ اور روغن زرد اور مکھن سے توڑ ڈالی جاے اور جو عرض خاص بعد استعمال کے پیدا ہوا ہے جیسے اسہال خون یا بول الدم اوسکا علاج جیسا اوپر معلوم ہوچکا ہے بعینہ کرنا چاہیے بعض اطبا کہتے ہین کہ لبن شبرم لبوزن دو درہم کے قاتل ہوجاتا ہے اور علاج اوسکا یہ ہے کہ استحمام آب برف سے اور لبن عشر درہم کے مقدار پر قاتل اور مہلک ہوتا ہے اور دو درہم کے بعد ہلاک عارض ہوتا ہے۔ جگر پارہ پارہ ہوجاتا ہے علاج اسکا بھی مثل علاج لبن شبرم کے ہے **سقمونیا** دو درہم اوسکا استعمال قاتل ہے اور کیفیات اور احوال اسکے پینے سے وہی عارض ہوتے ہین جو اوپر مذکور ہوئے واجب ہے کہ اسکی سمیت دوغ پلانیسے توڑ ڈالی جاے اور سویق تفاح اور رب بہ اور رب سماق سہ **ماذریون** اور **خافالیون** اسکی مقدار بھی دو درہم قاتل ہے اور استعمال کے بعد تے اور اسہال مفرط عارض ہوتا ہے سیاہ رنگ ماذریون کو حاملاون کہتے ہین اوسکی سمیت زیادہ ہے اور اوسکے استعمال سے لذع شدید حساب ——— پیاس اور درد تمام بدن مین اور دغدغہ اور ہچکی اوسکے بعد تے یلغمی اور زبدی عارض ہوتی ہے بعد اوسکے کمزوری کی نوبت پہونچتی ہے اور آواز بند ہوجاتی ہے **علاج** لاہد ہے کہ شیر تازہ دوہکر پلائین اور روغن زرد بھی اور متواتر پلائی جائین اور جلاب کا بھی استعمال کیا کرین تاکہ فساد اوسکا برطرف ہوجاے اور جب ایذا اور دشواری زیادہ ہو تریاق اور متردولیطوس اور دواء الطین المختوم کا استعمال کرین پھر جب طبیعت ٹھہر جاے اوسکے بعد بکنجبین اور کاسنی چند روز تک ملاتے رہین تاکہ سوء مزاج جاتا رہے **دفلی** کی مقدار کثیر آدمی اور دواب سب کو قتل کرتی ہے اور تھوڑی مقدار دفلی لینے کثیر کے کرب شدید اور انتفاخ شکم اور سوزش عظیم پیدا کرتی ہے اور مزاج کثیر کا گرم خشک ہے اور لذاع اور مقطع ہے جس پانین کثیر کا درخت پیدا ہونا بہت رومی ہوتا ہے اور اگر اور کوئی پانی دستیاب نہو ہمارا دسے کو بعد تفطیر اوسکی چیزین ملانے کے استعمال کرین **علاج** واجب ہے کہ طبیخ حلبہ اور تمر ہندی کو مونہہ مین پکا کر اوسکا فائدہ عجیب ہے اور تخم شنگف اور خود شنگشت اور اوسکا جوشاندہ سمیت کا تریاق ہے اور انجیر خشک ہمراہ شہد اور شکر اور جلاب

اور برب انگور بھی مفید ہے اور ان سب دواؤنکے ہمراہ چکنائی کی چیزین اور لزوجات جنکا ذکر اوپر ہوچکا ہے بھی ضرور استعمال
مین لانی چاہئین اور اونکے بعد حقنہ کا استعمال ضرور ہے بلاور بھلاوین کو کہتے ہین اوسکے استعمال سے شکم اور حلق مین
تقطیع اور التہاب اور امراض حادہ عارض ہوتے ہین اور مثیر بعض اعضا معطل ہوجاتے ہین اور بعد ازان کہ پھر درست ہون
خواہ بیکار ہی ہوجاتین وسواس پیدا ہوتا ہے اسلیے کہ سودی کا احراق ہوجاتا ہے بھلاوین کی مقدار قاتل دو معدا کاورن
ہے اور کبھی بعض آدمی کی نظر خاصیت کی مضر نہین ہوتا ہے خصوصاً اگر ہمراہ جوز کے کھایا جاے اور مین نے بچشم خود ایک شخص کو
دیکھا ہو کہ وہ ہمراہ جوز کی اتنی مقدار بھلاوین کی ہضم کرجاتا تھا کہ بہت زیادہ ہے اور کچھ اوسکو خوف اور پروا نہ تھی علاج روغن
بادام اور روغن کنجد اور روغن زرد اور شیر تازہ اور دسوبات از قسم شوربا کے اور ازین قبیل سب چیزین جنسے لذع مین سکون اور
مسوڑہی کے درد اور سوزش اور کھجلی مین کمی پیدا ہو اور سکے بعد گائے کا دہی برف مین سرد کرکے اور روغن بنفشہ بھی سرد
کیا ہوا اور آب جو اور آبہاے فواکہ یہ سب سردی ہوئی استعمال مین لاتین اور برف ہی سرد کیا ہوا پانی اوسمین مُہانین اور سرد حمام
کا جو علاج مخصوص ہے وہی اسکا بھی کرین۔ منجملہ اون ادویہ کے جن سے اسکا علاج کیا جاتا ہے حب الصنوبر اور جوزا اسکا
فاوزہر ہے کہ بیلیج جسکو ہندی مین لٹومری کہتے ہو جہ تبزی اور حدت کے ہلاک کردیتی ہے علاج اوسکا بلاور کے علاج سے
یکسان ہے اور اوہان سے اسکی مضرت بخوبی دفع ہوجاتی ہے سداب بری یعنے جنگلی تلی جو شخص اسے کھائے اوسکی
آنکھوتین محو ط یعنے ساری آنکھ کا اپنی جگہ سے ہٹ جانا عارض ہوتا ہے اور سوزش اور التہاب شدید پیدا ہوتا ہے علاج
اوسکا یہ ہے کہ پہلے تے کرائین آب گرم سے اور زیت سے بعد ازان مثل کنیر کے علاج کرین خواہ اور جو سموم مثل کنیر کے ہین
اونکا علاج کرین سافیسا سداب کوہی کا گوند ہے کبھی اوسکا مزہ مثل باذروج کے ہوتا ہے مزاج اوسکا گرم ہے جو شخص اوسے
کھالے اوسکے بول و براز دونون بند ہوجاتے ہین اور زبان سوج جاتی ہے اور قراقر اور نفخ اور حلق مین سوزش اور معدہ اور
مجوط عین اور سرخی ہونہ کی پیدا ہوتی ہے اور کبھی بوجہ اوسکی حدت کے تمام بدن مین چیچ اوچلتی ہے۔ اور اکثر نوبت غشی اور صعر
نفس کی پہونچتی ہے علاج یہ ہے کہ پہلے بہت جلد تے کرائی جاے اور اوسکے بعد روغن زرد اور دودھ اور روغن اور آب جو
پلاتین اور روغن گل اور شیر تازہ سے غرغرہ کرین اور سکنجبین اور زلال انتین ایک دوا یہ بھی اطبا کی مثل فاوزہر کے مشہور
ہے واسطے سانپ کے تخم ساداب اور حلک البطم اور اصل محروت اور طبیخ شعیر ہے۔ ایضاً جند بیدستر مع سرکہ گرم کے خواہ
ہمراہ شہد کے مجھے خیال ہے کہ شاید یہ اثر اسمین بالخاصیت ہو خواہ اسوجہ سے کہ بدن سے اوسکے زہر کو بذریعہ تحلیل کے
دفع کرتی ہے اور قیاس ظاہر تو مقتضی اسی کا ہے کہ تبرید سے علاج کرنا چاہیے اور تبرید ہی اولی ہے حنظل ہناب اسکے
اعراض مثل اعراض کندش اور خربق ابیض اور اسود کے ہین اور وہی علاج بھی ہے جو خربق کا علاج ہے دندچینی
سے اسہال عظیم عارض ہوتا ہے علاج یہ ہے کہ تے کرائین اور اسہال کے روکنے کی تدبیر کرائے وقت دودھ اور روغن بادام
پلاتے رہین اور اور اسہال کے روکنے مین رعایت بحال سم ضرور ہے اور کبھی اسکی سمیت کو ضرر اور اسہال دونون کو
فقط تریاق کافی ہوجاتا ہے کندش اور خربق سپید اور عرطنیثا اور عصارہ قثاء الحمار اور سوسن کی
ایک قسم روی اور غاریقون سیاہ کندش یعنے بچھلنی سے مثل بے انداز پیدا ہوتی ہے اور کبھی اسکی وجہ سے

خناق بھی پیدا ہوتا ہے اور یہی حال عرطیثا کا ہے اور خربق سے بھی تشنج اور تے پیدا ہوتی ہے اور کبھی ایسا مادہ جمع ہوجاتا ہے
کہ اوسکا دفع ہونا دشوار ہوتا ہے بلکہ اختناق اوس مادہ کی وجہ سے عارض ہوتا ہے اور کبھی اسہال بھی پیدا ہوتا ہے اور یہ سب
اعراض آدمی پر غشی پیدا کرتے ہین اور سقوط قوت اور عرق سرد اور تشنج واقع ہوتا ہے اور خصوصاً خربق سپید اور غاریقون
سیاہ اور یہ دونون تاثیر مین یکسان ہین جالینوس کہتا ہے نبض اوس شخص کی جسنے خربق کھایا ہے ابتدا مین عریض اور بتفاوت
اور ضعیف ہوتی ہے اور بطور رمین بھی زیادتی ہوتی ہے اسلیے کہ حرارت غریزی مادہ کے نیچے گھستی ہوئی ہوتی ہے یعنے وہ مادہ
کثیرہ جو دوای مذکور سے متاثر ہوا ہے اور دفعۃً دوا کا اثر اوس تک پہونچا ہے اور تنہا طبیعت اوسکے دفع پر قادر یا استقلال نہین
ہے پھر جب قوی خود بخود عارض ہوتی ہے اوسوقت نبض مین اختلاف ایسا پیدا ہوتا ہے کہ اوسکا نظام اور سلسلہ یکسوئی کیساتھ
نہین رہتا ہے اسلیے کہ اندرونی قوت مادہ کی نیچے دبی ہوئی ہے اور جب نبض مین انتظام اور استواری حال شروع ہوتا ہے
اوسوقت مریض کا حال اچھا ہونے لگتا ہے پھر اگر توجہ مریض کا بطرف صلاح حال کے نہو بلکہ ہچکی آنی شروع ہوجاے اور تشنج واقع ہو نبض
مین ضعف اور اختلاف زائد پیدا ہوگا اور اگر اختناق گلوگیر ہو تو قوت غیر منتظم عارض ہوگا اور بطور بھی لاحق ہوگا اسلیے کہ حار غریزی
بجھا ہوا ہوگا اور کبھی نبض مین موجب بوہ بر ارت کے پیدا ہوگی۔ خربق کتو کو بھی قتل کرتی ہے علاج واجب ہے کہ بہت جلد
خربق کے نکالنے کی تدبیر بذریعہ قے وغیرہ کے کرین خواہ اوسکے ضرر کو نیچے کی طرف اوترنے کی تدبیر کرین بذریعہ حقنہ قویہ کے مثل
تخم خشخاش وغیرہ سے اوسکے بعد اوسکے اختناق کا علاج ویسا کرین جو باب قطر مین کہا گیا۔ ہے اور اگر خود بخود قے کم ہوئی ہو ابتدا
مین پھر قے لاوین اور بہت سی دوانہ پلاوین بلکہ پہلے اوسکا پیٹ آب گرم سے بھر دین بعد اوسکی دوای مقی پلاوین اور پھر دوبارہ
قے کراوین اور اگر تشنج عارض ہو دودہ اور روغن زرد پلاوین اور اوسکے بدن کے جوڑ بند پر مالش قیروطی ملین کی کرین اور ایزن
معتدل کی مداومت رکھین اور جو صلاح تشنج کا ہے اوسی سے علاج کرین خربق سیاہ کے کھانے سے اسہال شدید اور
اختناق عارض ہوتا ہے اور دودرہم جو شخص اسکا استعمال کرے تشنج پیدا کرکے مہلک ہوگی اور پہلے ہلاکت سے خفقان
اور سوزش زبان اور زبان کو کاٹ کاٹکر زخمی کرنا اور ڈکار بہت سی پے در پے اور نفخ عارض ہوتا ہے اور بعد ازان خلیل مذکور
پر تشنج کے آثار طاری ہوکر غشہ پیدا ہوتا ہے پھر مرجاتا ہے علاج تدبیر قوت سمیت کی ادویہ معلومہ سے کرین مثلاً افسنتین کو شراب
کے ہمراہ پلاوین خواہ زیرہ اور انیسون اور جند بیدستر اور سنبل ہموزن لیکر مجموع سے قریب دودرہم کے استعمال کرین ہمراہ
شراب اور مقام نفخ پر چھپڑے گرم کرکے رکھین خواہ اوطرح کی سینک جو درم اور نفخ کو پاشان کردیتی ہے اوسکے بعد پنیر
تازہ اور تر ہمراہ شہد اور روغن زرد تازہ کے کھلاوین اور روغن دارشوربہ ہر قسم کا اور شراب شیرین جسمین پانی کی آمیزش
زیادہ ہو اگر اسکے استعمال سے نوبت تشنج کی پہونچی ہو وہی تدبیر کرین جو خربق ابیض کے علاج مین مذکور ہوچکی اور جب فراط
اسہال عارض ہو آب سرد مین بھاتین اور ربوب قابضہ اور ادویہ حابسہ کا استعمال کرین جمد الثلج معرب گرم وانکا
ہے اگر دودرہم اسپین سے کھائی جاے خارش اور ورم پیدا ہوتا ہے اور بچہ موت واقع ہوتی ہے علاج اوسکا مثل علاج فرزہن
کی ہے دافذی ایک دانہ چھوٹا سا ہوتا ہے اگر زیادہ مقدار اوسکی کھائی جاے مہلک ہوتی ہے علاج اوسکا یہ ہے کہ قے کراوین
اور مسہلات ادویہ کا استعمال کرین اور دودھ اور چکنائی کی چیزین بموجب بیان بالا کے استعمال کرین تفلی ریندی اور

تیل کی کہتے ہین جس کھلی مین کسیقدر رطوبت باقی نہو اور خوب نچوڑ کر تیل اوسکا نکال لیا ہو اوسمین سمیت اجانی ہاوے سم قاتل ہوجاتی ہے اور اوسکا علاج مشترک ملاجات سے کیا جاتا ہے جندبیدستر کو جب کسی طعام مین ڈالکر دم بخت کرین اوسکے کھانے سے اعراض سرسام حار کی عارض ہوتے ہین مع ذبحے کے اور ایک ہی روز خواہ دو دن مین قتل کرتا ہے خصوصاً جو قسم سیاہ اور بدبو خواہ اجر ایسی ہے کہ سیاہی مائل ہو علاج یہ ہے کہ پہلے قے کرائین آب شبت اور فوتنج اور سپستان سے شہد ملاکر اور شیرہ انگور اوسکے بعد حموضات مثل حماض اترج اور ربوب قابضہ اور ترشی جو خواہ کہ سرکہ طیار کی جاوے اور سرکہ شہد تنہا اور مادہ گاؤ کا دہی عصارہ تفاح اور شیرادہ خرنہایت مفید ہے عضل بری کے استعمال سے بلکہ عمدہ قسم کی بلزت استعمال سے بھی تفریح امعا اور اون رگونکا تفریح جگر کبد یعنے بگر کی جداول اور نہرین کہلاتی ہین پیدا ہوتا ہے اور اوس سے پہلے مغص اور تقطیع عارض ہوتی ہے علاج جب یہ عوارض پیدا ہون جوشت کیا ہوا دودھ پارہ ہای آہن جو گرم کرکے دودھ مین ڈالے ہون ہمراہ زردی بیضہ کے جوسکہ مین اوبالی ہوا اور سفوف نبرد ہمراہ مقلیا تا وغیرہ کے۔ خالق الاہیب اور خالق التمر انمین سے جو کوئی کسی قدر استعمال کرین سنک مین عفر دست اور لعاب اور مری مین بھی یہی بھٹا مزہ پیدا ہوتا ہے اور قصبیہ ریہ تک یہی مزہ ہوتا ہے اور خشکی ہمراہ ورم کے پیدا ہوتی ہے اور اوسکے مونہہ سے بخار و خامی اوٹھتا ہے انجام کار مین زبان اوسکی بستہ ہوجاتی ہے اور صدغین مین اختلاج پیدا ہوکر اوسکے بعد رعشہ ارتعاش اور تیرگی رنگ کی اور اختناق پیدا ہوتا ہے اور اوسکے ساتھ قراقر شکم مین اور کثرت رباح کی بھی ہوتی ہے اور خالق التمر کے استعمال کرنے والے کو سدر اور ظلمت [illegible] ہوتی ہے جسوقت ارادہ اوٹھنے کھوے ہونے کا کرے اور دونون آنکھون مین رطوبت بھی بھر جاتی ہے اور سینہ مین ثقل پیدا ہوتا ہے [illegible] خالق التمر زمین ہر قلہ جو ملک روم مین واقع ہی پیدا ہوتی ہے اور بھی چند مقامات مین اوگتی ہے مزہ مین تلخ اور کریہ الرائحہ ہوتی ہے علاج سبت جلد قے کرانی چاہیے اونہین چیزون سے جو معلوم ہین اوسکے بعد حقنہ کرین اوسکے بعد مثل معجون جیلے اور قراسیون اور سداب اور افسنتین اور شیح ارمنی کے ہمراہ شراب اور کبر زیتون بھی شراب مین ملاکر خواہ روغن بلسان بقدر اوقیہ درہم کے شراب مین ملاکر اور شراب بہتر وہی ہے جسمین لوہا خواہ چاندی یا سونا بجھایا ہوا ہو اور خبث الحدید خود بھی نہایت مفید چیز ہے اور انفحہ یعنے بچہ ہرن کا خصوصاً انفحہ بارہ سنگھا یا ہرن اور بچہ گاؤ کا بھی عمدہ ہے اوسکے بعد روغن شورہ آزاد درخت کا پتہ بھائم کو قتل کرتا ہے اور لکڑی اس درخت کی بھی کبھی مہلک ہوتی ہے علاج اوسکا قریب ہی علاج کنیر کے اور مشترک علاج سے علاج کرنا چاہیے شہد ارز یعنے دھان کی جو سی بنا بر قول اوائل اطبائے جو شخص دھان کی جو سی کا استعمال کرے فوراً اوسکو درد قولنج معدہ مین اور ورم زبان مین اور درد بھی زبان مین لاحق ہوتا ہے بعد ازان درد پیٹ بہتی مرے اور اوسکی معدہ تک پہونچتا ہے اور اعراض یہی درد پیدا ہوتا ہے اور تمام بدن مین التہاب عارض ہوتا ہے دھان کی جو سی کو سموم کے اقسام مین قدما نے شمار کیا ہے علاج اوسکا بعینہ مثل علاج ذراریح کے ہے اور جس زیت سے اوسکا علاج کرین واجب ہے کہ اوسمین بنفشہ کو نچتہ کیا ہو نبرا بخیرہ تخم اوٹنگن کو کہتے ہین اوسکے استعمال سے ہی اعراض پیدا ہوتے ہین جو عضل کے استعمال سے پیدا ہوتی ہین ایضاً کبھی کھانسی بھی شدید عارض ہوتی ہے۔ علاج اوسکا عضل کا علاج ہے لیکن اسکی کھانسی کا مینات ادویہ [illegible]

کرنا چاہیے جیسے شربت بنفشہ ہمراہ آب جو کے خواہ اور دواہین کھانسی کی ہین ہین تربد کی قسم زبون زرد اور سیاہ کے استعمال سے وہی اعراض پیدا ہوتی ہین جو خربق اسود اور غاریقون سیاہ کے استعمال سے پیدا ہوتے ہین اور علاج بھی وہی کرنا چاہیے جو اونکا علاج ہے اور خاص علاج تربد کا یہ ہے کہ روغن بادام جرعہ جرعہ پلایا جاے اور مشترک علاج وہی ہے جو سب کا لکھا گیا اور بعض اطبا نے کہا ہے کہ روغن گل کی مقدار کثیر سے قے کرائی جاے **تودریون** کی طبیعت کو ہمنے نہین پہچانا اور علاج اسکا مشترک سمیات کا علاج کرنا چاہیے اور مجھکو گمان ہے کہ یہ اودیہ جادہ سے ہے اور شاید کہ جادہ نہ بھی ہو اطبا لکھتے ہین کہ اس دوا کے استعمال سے اختلاط عقل اور تعدد ہیان تک عارض ہوتا ہے کہ ہونٹھ ہین بھی اس قسم کا تعدد پیدا ہوتا ہے کہ ایک حالت متابہ ہونٹھ والیکے ہوجاتی ہے اور اسیواسطے زبان یونانی مین ضرب المثل ہے کہ آپ شخص کی ہنسی ایسی ہے جیسے تودریون کھانے والی کی ہوتی ہے **علاج** اوسکا بھی مشترک ہے اور بعض کی راے یہ ہے کہ پہلے قے کرائین اوسکے بعد اسنے شہد پلائین اور دودھ کا پینا اور تمام بدن ہین تیل لگانا اور اوسکو دھان مستعدہ کی مالش کرانی اور آبزن حار کا استعمال اور دلک اور اوسپر دافعہ تشنج خبیث کا استعمال کرنا یہ سب علاج اسکے مفید ہین **طوغیون** اس درخت کو بھی ہین نہین پہچانتا ہون اور اسیطرح اوسکا علاج بھی ہین نہین جانتا ہون - مگر مجھے فرفیہ سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ اودیہ جادہ ہین سے ہے اور یہ بھی احتمال ہے کہ جادہ ہین سے نہو بعض اطبا کہتے ہین کہ اوس سے غلمونی پیدا ہوتی ہے ہونٹھ اور زبان ہین اور جنبون اور دوسواس اور سقوط نبض بھی عارض ہوتی ہین **لبوب** زنجہ انکے احوال قریب قریب اونہین احوال کے ہین جو عنصل اور ابخرہ ہین مذکور ہوے ہین اور علاج بھی وہی ہے خصوصاً ربوب فواکہ جیسے رب انگور اور رب اناس اور تفاح وغیرہا اور کبھی وہی سے تشنج پیدا ہوتی ہے اور غشی اور کرب بھی عارض ہوتی ہین اور یہ لبوب مثل جوز کے باخوبانی کی گٹھلی اور ناریل اور بادام کی ہین نہار مونہہ **خالص شراب کا پینا** اکثر نہار مونہہ شراب خالص کے پینے سے خناق اور دردہ چند اقسام کی اور التہاب پیدا ہوتا ہے خصوصاً اگر بعد ریاضت اور تعب کے اور اوس سے زیادہ ایذا اگر شراب غلیظ اور شیرین ہو لاحق ہوتی ہے - **علاج** یہ ہے کہ بذریعہ فصد کے استفراغ کرین خصوصاً اگر فصد واجب ہوچکی ہو بشرطیکہ جملہ علامات وجوب فصد کے ہون اور قے کرانی بہت عمدہ علاج ہے اگر بآسانی ہوسکے بعد ازان تبرید مزاج کی آب سرد اور فقاع بارد اور ماء الرائب تربش سے اور آب خواکہ اور اقراص کافور وغیرہ سے کرین **شہد پرانا خواہ جسمین سمیت** آگئی ہو اور اکثر بلادا قلیثا کیطرف سے یہ شہد لاتے ہین اسکی بو ایسی تیز ہوتی ہے جسکے سونگھنے سے چھینکین آنے لگتی ہین اس شہد کے کھانے سے بھی اعراض مہلک پیدا ہوتے ہین جیسے عنصل کے کھانے سے پیدا ہوتے ہین خواہ اونگن کے کھانے سے اور سونگھنے سے جلد اور جھٹ پٹ غشی طاری ہوتی ہے - اور ٹھنڈا پسینہ برامد ہوتا ہے - شہد ایک اور بھی قسم ہے بہت بری اوسکا حال اعراض اور علاج ہین مثل شوکران کے ہے **علاج** سداب اور ماہی نمکین کا کھانا اور شراب جسکا نام اوبالی ہے پلانا چاہیے اور کھلانی چاہئین اور قے کرانی چاہئین جب نمک نہ ملے **مویزک** اصلی کو کہتے ہین جو اسے استعمال کرے اوسکے تشکم ہین قراقر اور پیچ اور مروڑ بدون دست آنے لگے اور بدون دوار کے پیدا ہوگا **علاج** پہلے واجب ہے کہ پانی اور شہد پلا کر قے کرائین اور حقنہ لین سے احتقان کرین اور اگر افسنتین کو ہمراہ شراب کثیر اور سکنجبین کے پلائین وہ بھی نافع ہے اور خاص اسیشخص کی دوا یہ ہے کہ طبیخ حرجیر کا استعمال کرین

ایضاً سنبل اور جند بیدستر اور فلفل بھی مفید ہے اور سرکہ اور آب گرم سے تکمید کرین **مجملی بیان ادویہ سمیتہ بارادہ جو نباتات کی قسم مین ہین** جو شخص افیون کھائے اوسکے بدن مین حرارت اور برودت پیدا ہوتی ہے اور جگہ یعنے کھجلی پیدا ہوتی ہے اور بعد کھانے کے افیون کی بو اوسی جگہ سے آتی ہے اور دوار اور ہچکی اور ظلمت بصر اور تنگی حلق اور سانس مین کوتاہی اور اطراف مین تیزگی اور منھ مین زردی اور چہرے پر بھی زردی اور صعوبت ایسی جو انہین محسوس ہوتی ہے اور سبات یعنے بیہوشی اور زبان کی تیزی آنکھون کا اندر کی طرف فرورفتہ ہونا ان سب اعراض کے بعد کزاز کہ جس سے گلو گرفتہ ہوجاے اور پسینہ سرد نکلتا ہے ٹھنڈی سانس آتی ہے مرجاتا ہے منجملہ اسباب اسکے مقتول ہونے کے خون کا غلیظ ہوجانا کہ پھر خون روان نہین رہتا ہے اور روح کی تبرید کرتا ہے اور آلات نفس مین تشنج پیدا کرتی ہے مقدار شربت جو مہلک ہے دو درہم کی ہے اور دو دن کے اندر مہلک ہوتی ہے خصوصاً اگر شراب مین ڈالکر پلائین اور اوسکا زیادہ ہونا ہے ہان اگر مقدار شراب کی اتنی زیادہ ہو کہ مقاومت اوسکی سمیت کی کرے اوسوقت زیادہ اثر نہوگا اور ابدان حارہ مین بھی اسکی مضرت زیادہ ہوتی ہے اسلیے کہ مضادت اور مخالفت اس زہر کی بدن گرم سے زیادہ ہے اور لفوذ بھی اوسی بدن مین زیادہ ہوتا ہے چنانچہ مفصل ہم نے قانون عام مین بیان کردیا ہے **علاج** وہی قوانین مشترکہ جو بار بار مذکور ہوچکے اسکے علاج مین مستعمل ہونگی تنقیہ بھی کیا جائیگا اور روغن بلکرتے بھی کرائینگے اور نمکین گرم پانی اور نمک اور بورہ ارمنی وغیرہ سے قے کرائی جاے اوسکے بعد سکنجبین پلاکر اور پانی اور شہد بھی پلائین اور قوی حقنہ سے اما لہ کرین منجملہ ادویہ نافعہ کے سکنجبین اور فستین کا استعمال ہے ایضاً افستین کو شراب مین ملاکر اور حلتیت اس زہر کا تریاق ہے اسیطرح دارچینی خاص کر اور ہمراہ مرکہ اوسکینجبین کے بھی اور اسیطرح جند بیدستر تنہا اور فلفل اور زنجبیل بھی مفید ہے کبھی ایسی مسموم کو اوسکا تریاق مخصوص اس ترکیب سے دیتے ہین حلتیت اور اہیل اور جند بیدستر اور فلفل ہموزن لیکر شہد مین ملاکر معجون طیار کرین - مقدار شربت ایک بندقہ سے لیکر ایک جزرہ تک ہے اور اکثر اسکی سمیت سے نجات اسطرح حاصل ہوتی ہے کہ ایک مثقال حلتیت پچیس درہم شراب ریحانی مین ملاکر استعمال کرین اور شراب کہنہ بھی اسکے واسطے عجیب النفع ہے خصوصاً اگر رقیق ریحانی کہنہ ہوجاے اور پانی کی آمیزش کی زیادہ متحمل ہو اور اوسمین کسیقدر دارچینی بھی شریک ہو پھر بھی تریاق کبیر اور سنجبین اور مثرود لیطوس کو شراب کے ہمراہ استعمال کرنے سے بڑھکر کوئی دوا نہین ہے - واجب ہے کہ اس مسموم کا دماغ چھینک کے ذریعہ سے ہلایا جاے اور نکھلنی کا ناس خواہ اور ادویہ منعطسہ کا استعمال کیا جاے کہ علاج یہی اسباب سمیت کو دفع کرنے کے واسطے نہایت عمدہ ہے اور بال مسموم کے ہونٹ وغیرہ سے اوکھیڑے جائین اور کسی وقت سونے نہ پائے اور بدن مین اسکے روغن ہاے گرم کی مالش کیجاے جیسے روغن قسط اور روغن سوسن اور سونگھانے مین جند بیدستر اور مشک کو اختیار کرین اور آبزن گرم مین بٹھائین تاکہ تشنج سے امان حاصل ہو اور شدت خارش کی نہونے پائے اور غذا مین شوربا ہاے روغن دار اور مغز استخوان اور اقسام شحوم کے اختیار کرین **جوزمالہ** کو ہندی مین دھتورہ کہتے ہین اسکے کھانے سے دوار اور سرخی دونون آنکھون مین اور غشاوہ یعنے آنکھون پر پردہ سا پڑجاتا ہے اور سکر یعنے مستی اور سبات یعنے بیہوشی پیدا ہوتی ہے اور ایک مثقال وزن دھتورہ کا مہلک اور قاتل ہے کہ ایک ہی دفعہ کبھی قتل کرتا ہے خصوصاً ہندی دھتورہ کہ اوسمین سمیت زیادہ ہوتی ہے اور قتل سے پہلے سرد پسینہ ٹھنڈی سانس علامت ہوتی ہے اور ایک مثقال سے کم مثلاً نصف درہم یا اوس سے بھی کم فقط سبات اور سکر پیدا کرتا ہے اور سواے ضعیف اور

نانوان آدمیون کے اقویا کو ہلاک نہین کرتا ہے علاج اعظم علاج یہی ہے کہ بذریعہ نطرون اور پانی کے تے کرائین تریاق دھنورہ کا روغن زرد ہے اور شراب بمقدار کثیر ہمراہ فلفل اور عاقرقرحا اور حب القار اور دارچینی اور چند بید ستر کے بھی اسکی سمیت سے نجات دیتی ہے اور اطراف کو آب گرم مین رکھنا اور تمام بدن کو بذریعہ کپڑے اور روئی کے سینک کر گرم کرنا اور تدہین روغن بان اور قسط سے مکرنی اور نا امکان خوب دوڑایا جاے اور پوری ریاضت کرائی جاے اور بعد دوڑانے اور ریاضت کے غذا ہاے چرب اور شراب شیرین کا استعمال کرے اور جمیع علاج افیون کا استعمال کرے پیروج بیخ تفاح کو کہتے ہین اور بابرج بھی وہی ہے اوسکے اعراض اور دھنورہ کے یکسان ہین اور ایک حالت مثل بیشر غنس کے اور کھجلی کواز اور صمم یعنے کری پیدا ہوتی ہے جھلکے اوسکی زیادہ سمیت رکھتے ہین اور دانہ اوسکے بھی قریب جھلکون کے سمیت ہین ہین اور جرم اوسکا بھی کبھی بھی اثر پیدا کرتا ہے علاج اوسکا دھنورہ اور افیون کے علاج کے قریب ہے اور واجب ہے کہ افستین کو شراب مین ملا کر پلاین ایضاً فلفل چند بید ستر سداب خردل کا استعمال کرین اور سرکہ بھی ایسے لوگون کو نافع ہے اور جمیع محرورین کو بروقت استعمال مخدرات کو نافع ہے اور چھینک پیدا کرنے کی تدبیر بھی بیضرور ہے اونہین دواؤن سے جو دھنورہ کے باب مین لکھی گئی ہین اور نرفت اور دھوان بجبی ہوئی بتی کا ناک مین پہونچاتین اور اوسکے سرون پر سرکہ شراب اور روغن گل لگاتین اور اتنی مہلت نہ پاتین کہ سوجاتین بلکہ اگر نیند آئے خواہ اونگھ پیدا ہو بال کو اوکھیڑ اوکھیڑ کر بیدار اور یقنہ کیے جاتین اور چھینک لانے کی تدبیر اور آنکھون کی جڑون کو جنبانے کے ذریعہ سے بیداری اور نیز طارق کرتے رہین دروفیسون یہ بھی اوسی قسم مخدرات کی ہے اور طبیعت بھنگ کی رکھتی ہے اور سکہ پیدا کرتی ہے پہلے پہل اس سے متلی اور ہچکی اور مغص یعنے مڑوڑ پیدا ہوتا ہے اور ایک حالت مثل ایلاوس کے پیدا ہوتی ہے اور کبھی استرقاء الدم بھی عارض ہوتی ہے اور اسہال الدم خونی بھی پیدا ہوتا ہے اور انجام کار مین غشی بھی پیدا ہوتی ہے اور سرسام بھی عارض ہوکر موت واقع ہوتی ہے [illegible] چوتھے اور ساتوین دن کے لیکن موت سے پہلے دونون ہاتھون مین قدر یعنے سن پیدا ہوتا ہے اور اوسکا مشترک ہی ہے اور مخدرات کا ایسا اسکا بھی علاج ہے بیخ یعنے بھنگ جو شخص بھنگ کا استعمال کرے اوسکے اعضا مین استرخا اور زبان مین ورم اور مونہہ سے کف نکلتا ہے آنکھین رونون سرخ ہوجاتی ہین اور دوارا اور سرد آنکھون مین پڑجاتا ہے اور نفس پیدا ہوتا ہے کان بہرے ہوجاتے ہین بدن بین کھجلی اور مسوڑے مین اور سکہ اور اختلاط عقل عارض ہوتا ہے کبھی عجیب عجیب قسم کی آواز بھی لگاتی ہین اور گاتے ہین کبھی گدھے کی بولی بولتے ہین کبھی گھوڑون کی طرح ہنہناتی ہین کبھی کوے اور شترمرغ کی آواز لگاتے ہین اور کبھی بکری چرانے والے کی آواز خواہ زراغ اور ناقہ کی سی آواز لگاتے ہین علاج بہت جلد پانی اور شہد اور خیرہ گاؤ اور شیر بزا اور شیر گوسپند بھی ہمراہ شہد کے پلاین خواہ بدون شہد کے اور روغن زرد اور حب صنوبر شراب مین جوش دی کر ہمراہ زیت کے پلاین اور لوز صنوبر کا استعمال کرین - ایضاً طبیخ انجبار اور طبیخ شراب نسرین بمقدار کثیر - ایضاً بصل منشوی یعنے پیاز بھنی اور تخم ترب اور خردل اور حرف اور تخم اونگن اور ہودو تیز اور حریف ہوا اوسکا بھی استعمال کرین جس سے تقطیع کا فائدہ ہو تلہ اور پیاز اور لہسن اور مولی اور اوسکے بیج کا بھی استعمال مفید ہے - پھر بھی شرد ولیطوس اور تریاق کبیر اور سنجد بنا وغیرہ اور تریاق افیون یعنی جو تریاق مخصوص افیون خوردہ کے علاج مین مذکور ہوچکا ہے اور اونسے بہتر یہ اور

مذکورہ بالا نہین ہین اور نے کرنا علاج خاص سکا ہے شوکران کے استعمال سے خناق اور ورم اطراف اور تمدد شدید
اور جس سے سانس گھٹتی ہے اور غشا وہ بصر ایسا کہ مطلق دکھائی نہین دیتا ہو اور تخیل بھی باطل ہوتی ہے اور ورم اطراف پیدا
ہوتا ہے اوسکے بعد تشنج اور خناق پیدا ہوکر قتل کرتا ہے علاج پہلے حقنہ کا استعمال کرین اور قے کرائین استہال پیدا کرین
اونہین قواعد سے جیسا بیان ہوتا چلا آتا ہے شروع معالجہ حقنہ سے کرین اوسکے بعد شراب خالص تھوڑی تھوڑی گھنٹہ گھنٹہ
بھر کے بعد پلائین کہ یہ علاج نفع عظیم دیتا ہو اوسکے بعد بادام کا اور فستقین کا استعمال اور فلفل ہمراہ شراب
کے بھی اور اسیطرح جند بیدستر اور سداب اور پودینہ اور بنگ اور فرق خایہ اور حب الغار اور رب عنب بھی مفید ہے اور
تریاق اکبر جو ابھی مذکور ہوچکا ہے بھی بہت مفید ہے اور تخم اوشنگن اور بخدان قروحا سعیہ یہ سب چیزین ہمراہ شراب کے
اور طبیخ پوست ہای توت اور روغن بلسان ہمراہ دودھ کے نافع ہے واجب ہے کہ اوسکے بطن اور معدہ پر ضماد کرین
کالبپ کرین مکوی مخدر اور زردی ایک قسم خاص کی مکو ہے اسکے استعمال سے تیرگی رنگ کی اور خشکی زبان اور
بچکی اور خونی قے جسمین بہت سا خون برامد ہوا اور انفتاح الدم اور اسہال سبجی اور مخاطی عارض ہوتا ہے اور وہ کامزہ
ایسا ہوجاتا ہے جیسے دودھ کا مزہ علاج اونکا وہی علاج عام ہے اور شیرہ خرفہ بھی پلانا چاہیے ہمراہ شہد کے اور شیر گوسپند
اور بقا علتبت ہمراہ انیسون کے اصداف یعنی سپیان جمیع اقسام کی نافع ہین اور سینہ مرغ پختہ کرکے کھلانا اور بادام تلخ
کا استعمال بھی نافع ہے کشنیز تازہ جب کوئی شخص کشنیز زیادہ کھاجاوے اور قریب نصف رطل کے کھاجاوے تو اوسکو آب
کشنیز تازہ دفعتہ پی جاوے اور قریب چار اوقیہ کے نوبت پہونچے اوسکے پینے سے سدہ اور دوار اور اختلاط عقل اور غلظ اللسان
اور سبات اور ایک حالت مثل حالت سکر کے اور بدزبانی اور فحش بھی مثل مست کے پیدا ہوتی ہے اور دھنیا کی بو بھی
اوسکے سونگھنے سے آتی ہے علاج واجب ہی کہ پہلے قے کرائین خصوصاً روغن سوسن اور زیت سی خصوصاً روغن بنفشہ
کہ اوسمین کسی قدر بورق ملا ہوا اور زردی بیضہ نیمبرشت ہمراہ نمک اور فلفل کے اور شوربای مرغ قریہ جسمین نمک زیادہ پڑا ہو
اور مرچ سیاہ بھی پڑی ہو اور فستقین اور داچینی اور فلفل شراب مین ملاکر بھی اونکو مفید ہے اور آب شورا اور بیضج اس سے
بڑھ کر کوئی علاج نہین ہے بزر قطونا اسپغول کو کہتے ہین اسکی دو قسمین ہین چھوٹی اور بڑی بہت سا اسپغول کھانے سے
بھی سقوط قوت اور سقوت نبض اور برودت ساری بدن مین عارض ہوتی ہے اور غم اور ضیق نفس اور تمدد اور قلق اور خدر
مع ضعف کے اور غشی اوسکے بعد پیدا ہوتی ہے علاج اوسکا مثل علاج کشنیز خوردہ کے ہے فطر اور کماۃ جو زہر دار ہی
فطر بھی کماۃ کی ایک قسم ہے اور کماۃ کو ہندی کمبھی کہتے ہین یہ دونون چیزین بھی سمی ہین فطر کی سفرت بنظر قسم اور
جنس کے اس طرح پر ہے کہ بعض اقسام اوسکے قتال اور مہلک ہین اور بعض اقسام قتال نہین اور بنظر کثرت مقدار
کی بھی مضرت پیدا ہوتی ہے اور قسم ردی وہی ہے جو کسی ایسے مقام مشہور مین پیدا نہ ہو جہان کی آب و ہوا
اور خواص کی خوبی معلوم ہو بلکہ جب وہ پیدا ہو کسی بری اور خراب جگہ مین پیدا ہو جیسے ہوام اور گزندہ حشرات
کے سوراخون کے قریب یا اون اشجار کے پاس جنکی کیفیات ردی غالب ہون سیاہ قسم خواہ وہ سیاہ ہو یا سبز ہو یا سمی
رنگ ہو یہ سب ردی ہین اسکے استعمال سے ذبحہ اور ضیق نفس اور نفخ شکم اور معدہ اور قوان اور مغص اور زردی رنگ کی

خواہ زرد آب شکم اور صعر نبض اور قشعریرہ اور غشی اور عرق بارد پیدا ہونا ہے اوسکے بعد ہلاکت عارض ہوتی ہے علاج اودیہ معلومہ سے تے کرائی جاوے خصوصاً عصارۂ ترب ہمراہ ابورق کے اوسکے بعد خاکستر شاخ انگور ساتھ سکنجبین کے استعمال کریں اور کمثری یعنے امرود اس زہر کا تریاق ہے خصوصاً برگ کمثری بری کا یعنے جنگلی امرود کی پتی اور مری بھی اسکی تریاق ہے ایضاً واجب ہے کہ بعد تنقیہ کے مری بنفشی تھوڑی پلائی جاوے اور ابورق اور مقل بھی اسکا تریاق ہے اور پنجال کبوتر بھی اگر سکنجبین ملاکر پلائی جاوے اور ابورق ملاکر اور نمک ہندی اور عصیر فوتنج ہمراہ سکنجبین اور ابورق کے اور معجوناے گرم جیسے معجون فلافلی اور معجون کونی وتریاق کبیر جوفوی ہو اور زراوند اور بیخ جاوشیر اور دردی شراب اور خردل اور حرف ایضاً مستعمل اور صعتر جبلی اور دونوں کا طبیخ اور طبیخ انجرر بھی مفید ہے واجب ہے کہ تکمید زیر سر اشیف کو اسی طبیخ سے ہمیشہ کرے **سہام ارمینیہ** ارمینیہ ایک شہر ہے اقلیم روم میں وہاں کے تیر زہر میں بجھے ہوئے ہوتے ہیں اوسکے تیر کے زخمی کا بھی علاج مناسب ہے کہ اسی جگہ لکھا جاوے حکیم نے کہا ہے کہ فوراً شوکرہ پلانا چاہیے بس یہی اوسکا علاج ہے بعض اطبا نے لکھا ہے کہ جنگلی نیولا پوست اور احوہ سے پاک اور صاف کرکے نمک سود کریں اور بریان کرکے ہمراہ دو مثقال سرکہ کے استعمال کریں۔ مجھو ایک تجربہ کار نے خادم ہوا ہے کہ آدمی کا براز بھی اس زہر کا تریاق ہے **مقالہ دوسرا سموم حیوانی کے بیان میں** حیوانات زہردار کی چند قسمیں ہیں کسی کا گوشت زہردار ہے اور تمام بدن اوسکا کیسا ہی کیوں نہو اور کسی حیوان کا کوئی عضو خاص سم ہے اور کسی حیوان کے بدن کی ایک رطوبت خاص سم ہوتی ہے پھر ان تینوں کی دو دو قسمیں ہیں کوئی منظر اپنے جوہر کے سمیت رکھتا ہے جیسے سڑے ہوئے گدھے کے بدن کا گوشت اور کسی کی سمیت بوجہ عارضے کے ہوتی ہے جیسے سمک بارد اور شواے مسموم یعنے کباب ابر یوں خراب ہوا یا ڈھانپ کر رکھا ہو کہ اوسمیں سڑاین آجاے اور وہ جب معدہ میں پہنچ جاوے حیوانات کے سم اعضا سم قاتل ہیں اور یہ اثر اونکا جوہری ہے اور عارضی نہیں ہے اونکی مثال جیسے بچھو اور زنبور اور عنکبوت اور ارنب بحری اور خردون ایک جانور برنگ گرگٹ کے رنگین ہوتا ہے اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ مثانہ بسو سمار کے ہے اور دوسری قسم جسکی سمیت عارضی ہوتی ہے جیسے سمک بارد اور شواے مسموم **دو اریج کا بیان** تیز اور قتال ہوتی ہیں انکے استعمال سے مقعص اور احوہ میں درد خلاصہ یہ ہے کہ درد قم معدہ سے پیڑو تک پھیلا ہوا ہوتا ہے اور درک اور گردے اور شراسیف کے قریب بھی درد ہوتا ہے اور مثانہ میں تقرح ایسا ہوتا ہے کہ درد اور الم اور قضیب میں ورم پیدا کرتا ہے اور پیڑو اور اوسکے گرد کے مقامات بھی سوج جاتے ہیں اور اس ورم میں التہاب شدید ہوتا ہے پیشاب کا خطرہ معلوم ہوتا ہے اوسوقت اوٹھ کھڑا ہوتا ہے اور جب پیشاب کرنیکا ارادہ کرتا ہے یا تو قادر اور ارابول پر نہیں ہوتا اور یا تو خون کا پیشاب کرتا ہے اور گوشت کے ٹکڑے چھوٹے چھوٹے پیشاب کی طرف سے گرتے ہیں اور گرتے وقت پارہ ہاے گوشت خواہ خونکی پیشاب کرتے وقت درد شدید پیدا ہوتا ہے کبھی باوجود اس ایذا کے اسہال سحجی اور غشی اور اختلاط عقل بھی عارض ہوتا ہے اور کھڑے ہونے کی بعد گر پڑتا ہے اور غشی پیدا ہونے کی بعد مرجاتا ہے اکثر اذیت اس جانور کی زہر کی مثانہ میں ہوتی ہے اور مونہہ میں ایسے شخص کے قطران اور زفت کا مزہ پیدا ہوتا ہے اور زیادہ سمیت ایسے حیوانات کی اوسی زمانہ میں

ہوتی ہی جب طلوع شعری عبور کا قریب ہو یعنی جھادون کا مہینہ شروع ہوا ور بعض لوگ کہتے ہین کہ اسکے بعد اور خریف مین بھی سمیت زیادہ ہوتی ہی علاج پہلے قے کرانی چاہیے اور حقنہ کا استعمال بدستور مذکور سابق اور ادویہ قیئی اور نیز حقنہ کی ادویہ مین قطرون کا داخل کرنا ضرور ہے اور جوشاندہ انجیر کا بھی شریک ہونا لازم ہے اور قے کرانے مین خیال تدارک ضرر کرنا چاہیے ۔ اگر مناسب ہو بنظر محافظت مثانہ کی فصد بھی کھول دینی چاہیے بعد ازان مکرر سہ کرر دودہ بلاکر لعاب اسبغول اور آب خرفہ اور کھن بمقدار کثیر کھلانے اور استعمال حقنہ کا ایسے وقت آب جو اور خطمی اور سپیدہ بیضہ مرغ اور لعاب تخم کتان سے کرانے خواہ آب جو اور چاول کی پیچھ اور جوشاندہ حلبہ اور جوشاندہ خندروس یعنی جواز کا استعمال کرین اور شوربای جرب ناک روغن بادام اور چربی مرغابی اور زردی بیضہ بمقدار شست اور روغن زرد اور تہمد اور جلاب اور روغن بادام اور مخض لقر عمدہ ہے ۔ ماء العسل اور حب صنوبر کبار و صغار اور مفرح ہمراہ چربی مرغابی کے اور شراب العسل جو حبوب مدرہ ڈال کر جوش دیکھا ی جیسے تخم خربوزہ تخم خیار بھی مفید ہے اور طبخ انجیر ہمراہ شربت بنفشہ کے بعض اطبا کہتے کہ دہن سفرجل اسکا تریاق ہے اور روغن سوسن بھی اور اسیطرح طین شاموس اور شراب اور دہ مالی سے اسہال پیدا کرنا بھی ایسے آدمیون کو نافع ہوتا ہے ۔ اور نارنج اور روغن گل کا پچکانا راجب ہی مگر پچکاری کے ذریعہ سے جائز نہین ہے بلکہ کسی نے باریک اور نرم کے ذریعہ سے پچکانا چاہیے ۔ اور آبزن کا بیکرم استعمال کرین اگر اب بحری جو شخص اسکا استعمال کرے اوسے ضیق النفس اور بدشواری سانس آتی ہی اور سرخی چشم اور سرفہ کھانسی اور نفث دم عسر البول اور بول الدم خواہ بول بزنگ بنفشہ اور وجعہ اور قے باخراط زرد رنگ یا خون کی سے اور یرقان اور کرب اور دردالیسا جس سے پیچنی زیادہ ہوا اور اینٹھا جای یہ سب اعراض پیدا ہوتے ہین اور جب اسقدر درد مین کمی ہو کہ اینٹھنا موقوف ہو جای وہی وقت اوسکی صحت اور نجات کا ہے اور سڑی ہوئی مچھلی کا فرا اپنے موثر پاتا ہے اور ڈکار مین بھی ایسی ہی بو آتی ہے اور یکینی لیے ہوئی اکثر جو شخص مرنے سے بچ جاتا ہے مرض سل مین مبتلا ہوتا ہے علاج شیر گوسپند کا پلانا بہت نافع ہے اور شیر مادہ خر بھی اسیطرح اور شیر زنان جوپسان سے پلایا جاے اور شاہی تر و تازہ خبازی اور خطمی کے اوپر پکا پوست اوتار کر اور شور باسرطان نہر کا خاص کر کہ اوسی کے کھانے پر قدرت اسکو ہوتی ہے اور باقی ماکولات و ترجیزون کو نہین کھا سکتا ہے اور قنفذ بریان جو تازہ ہو خواہ اوسکا خون اور خردون بحری اسے ناگوار معلوم نہین دیتی ہے اوسمین کسیقدر کھاتا ہے ۔ اور وہ قے سے فوتیج نہری جو گرم اور تازہ ہو اور خون مرغابی گرم اور تازہ اور بول انسان بہت دنون کا رکھا ہوا اور بیخ خرفہ بوزن آٹھ ۸ ماشہ ۔ الوتوسا ہمراہ شراب کے یا قطران کے بمقدار مذکور پلائی جاے خواہ بطور طلا کے استعمال کیجاے اور تھوڑی سی خربق شرابین ملا کر جب دوسرا دن ہیجان اعراض کا اجاے اور کسیقدر سکون ہیجان مین پیدا ہوا وسوقت خربق سیاہ اور سقمونیا اور غاریقون اور رب السوس اور کتیرا اسکے سب ہموزن لیکر گولی بنا ئین ۔ مقدار شربت ایکدرہم خواہ اوس سے کسیقدر زیادہ ہمراہ جلاب کے استعمال کرین علامت صحت کی یہ ہے کہ مچھلی کے دیکھنے سے اوجھل نہ پڑے بلکہ اوسمین سے کسیقدر کھاتی اور اگر مرض سل مین مبتلا ہوا اوسکا علاج خاص کرنا چاہیے **چھپکلی اور گرگٹ کا بیان** چھپکلی کا گوشت زہر قاتل ہے کبھی شراب مین چھپکلی گر کر مر جاتی ہے اور پاس پاس ہو جاتی ہے وہ شراب بھی زہر ہو جاتی ہے اور جو اوس شراب کو پیتا ہے اوسکو وجع الفواد بہت شدت کے ساتھ عارض ہوتا ہے گرگٹ بھی اسیطرح قاتل اور زہر ہے اور اوسکا بیضہ بھی سمیت رکھتا ہے حتی کہ بعض لوگون کا یہ گمان ہے کہ ایک کھنٹی مین قتل کرتا ہی اور ہم قریب ہی کہ اوسکا ذکر جداگانہ کرینگے بعض لوگون نے کہا ہے

کہ یہ جانور جسوقت پکایا جاے اور اوسکا طبیخ آب حمام مین چھڑکین جو شخص اوس پانی مین غسل کرے بدن اوسکا سبز ہوجاے گا اور مدت تک سبزی باقی رہے گی بعد ازان رفتہ رفتہ اپنی حالت اصلی پر عود کریگا مگر اس قول کی تحقیق مجھ نہین ہے علاج وہی علاج مشترک ہے اور جس طرح ذرایح کا علاج اوپر مذکور ہوا اوسیطرح اسکا علاج بھی کرنا چاہیے حردون ایک قسم اس جانور کی سالامندرا بھی ہے اور اوسمین ایک تشابہ بنظر طبیعت کے ہے اور جو اوسکے مشابہ ہے وہ قتال ہے جو شخص اوسکا گوشت کھاتا اوسکی زبان مین ورم اور تعطل اور دردِ مفاصل اور غشا وہ چشم عارض ہوتا ہے علاج یہ ہے کہ کنجد اور خربوب بنطی اور شکر ہمراہ روغن گاو کا استعمال کرین واحب ہے شیر تازہ پلائین اور روغن سے تمریخ کرین اور استحمام کرائین سالامندرا کے کھانے سے کیا ہوتا ہے چونکہ یہ جانور از قسم جانوران گزندہ کی ہے اسکا ذکر ہم اوسی مقام مین کرین گے جہان کاٹنے کا بیان ہوگا اس سے بھی اوجاع شدیدہ معدہ مین اور ورم مثل ستسقا کے شکم مین اور کراز اور اختناس بول عارض ہوتا ہے اور ایک اور شخص نے کہا ہے کہ اوسکا نام اطیوتر آندی وغیرہ ہے کہ اسکے استعمال سے ورم زبان اور بطلان عقل اور استرخا بیکار رہونا اوسیاہ ہونا مواضع بدن کا اور سڑجانا چند اجزاے بدنی کا لاحق ہوتا ہے اور اکثر اعضا شکر گر پڑتے ہین اگر علاج کسی شخص کا کرین اور اچھا بھی ہوجاے تب بھی اعضا کا سقوط باقی رہے گا علاج مشترک سے اور نیز علاج افیون سے کرنا چاہیے اور تریاقات کبیر جیسے مثروديطوس وغیرہ اور اطیوس آدمی وغیرہ کا علاج ہمنے ذکر کیا ہے کہ اوسکا علاج مثل علاج ذرایح کے ہے اور خاص اوسکا علاج یہ ہے کہ ریتاج اور علک البطم ایک انمین سے خواہ دونون کو ہمراہ میعہ کے استعمال کرین اور آب طبیخ کما فیلوس جسکو زوفا کہتے ہین اوسمین حب صنوبر صغار اور ورق مرو اور تخم اونگن جوش دیکر زیت کے ساتھ پلائین اسیطرح دریائی کچھوے کے انڈے اور ینڈک فوویخ کے ساتھ پختہ کیا ہوا بھی نافع ہے ۔

گدھون کے سبز مینڈک اور دریائی سرخ مینڈک جو شخص انکا استعمال کرے اوسکا رنگ تیرہ مائل بزردی ہوجاتا ہے اور بدن پر ورم بطور ترمل کے پیدا ہوتا ہے یعنے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تمام بدن خون آلودہ ہوکر سوج گیا ہے اور حلق مین اور مرئہ مین سوزش پیدا ہوتی ہے اور سانس بدشواری آمد رفت کرتی ہے آنکھ مین ظلمت اور تاریکی سر مین چکر اور دوار ہونہ مین بدبو پیدا ہوتی ہے اور کبھی تشنج مین گرفتار ہوتے ہین اور کبھی امتداد اعضا مین اونکی پیدا ہوتا ہے اور کبھی اسہال ذوسنطار یا اور متلی اور قے اور اختلاط عقل اور غشی عارض ہوتی ہے اور کبھی منی اور فضول اور قسم کے بلا ارادہ نکلتی ہین اور اگر کوئی شخص ہلاک ہونے سے بچ بھی جاتا ہے دانت اوسکے ضرور کرجاتے ہین علاج زنبت اور گرم پانی سے قے کرائین باشراب کثیر المقدار سے قے کرائین اور ریاست کرائین اور حمام مین لیجاکر عرق اور پسینہ نکالین اور آبزن گرم کرین اور اوبان گرم کے تمریخ اور مالش کرین اور دردواے کرکم بھی نافع ہوتی ہے اور دواء الملک بھی نافع ہوتی ہے اور چودوا استسقا کو مفید ہوتی ہے انمین بھی نافع ہے اور شراب کثیر المقدار ہمراہ تین درہم بیخ نے خواہ بالنس کی جڑ کے بھی اور اسی طرح سعد اور قصب الذریرہ شراب مین حل کرکے بھی مفید ہے **زرد مینڈک** کے کھانے سے اشتہاے طعام جاتی رہتی ہے اور ڈکار کھٹی پیدا ہوتی ہے اور فسادلون اور متلی اور قے اور وجع الفواد ورم شکم اور دونون ساقونکا پیدا ہوتا ہے علاج اوسکا منقیہ اور تمام علاج فطر کا کرین **قسم دوسری** جنکی سمیت عارضی ہوتی ہے اور بنظر جوہر اور جسم کے اوسمین سمیت نہین ہوتی ہے **پہلی مچھلی** سرد خصوصاً اگر مچھلی کسی ایسی جگہ رکھی جاے جہان تری اور نمی ہو کہ اوسمین وہی اعراض خبیثہ پیدا ہوتے ہین جو فطر مین پیدا ہوتے ہین اور کبھی

ایک دن خواہ دو دن تک کچھ اثر سمیت کا ظاہر نہین ہوتا علاج اوسکا تنقیہ اور تمام علاج قطر کا جو کچھ ہے وہی کرنا چاہیے۔
دوسری کباب بسا ہوا اور گوشت بگڑا ہوا واجب ہے جب گوشت پکایا جاے اوسے بند کرکے اور دھانپ کے نرکھین بلکہ اتنی دیر تک کھلا رہنے دین کہ اوسکے بخارات نکل جائین اور ہوا پوری بخی رہے اسلیے کہ اگر بند کرکے رکھین گے زہر ہو جائیگا اور علامات ہیضہ کے عارض ہونگے کرب اور روانی شکم وغیرہ اور کبھی اسکا کھانے والا دو دن خواہ ایک دن فاقد اتقل ہو جاتا ہے اور کبھی اوسے سبات عارض ہوتا ہے اور بعد ازان ہلاک ہو جاتا ہے علاج قی کرائین اور ہیضہ اور مشوسل و تشنج یعنی پلائین ہم راہ عصارۂ سفرجل کرا اور عصارۂ سیب کے اور گل مختوم بھی مفید ہے اور بعد قے کے اوسکا استعمال عمدہ ہے اور ہیضہ جو اوسکے کھانے سے عارض ہوا اوسکا علاج خاص ہیضہ کے علاج کی طرح کرنا چاہیے
جنس دوسری سموم حیوانیہ کی جنکے بعض اعضا مین سمیت ہی تمام جسم سمی نہین ہے ازانجملہ مرارات اور نلخہ ہاے حیوانات ہین اور کنارہ پنجوک بارہ سنگھے کی دم کی **مرارۂ افعی** یہ ایسا زہر ہے کہ اگر بطریق موثر اسکا استعمال ہوا اور جس طرح کے استعمال سے یہ مہلک ہوتا ہے اوسیطرح استعمال کیا جاے متواتر غشی پیدا ہوگی اور وہ ابہت کم نفع کریگی علاج اگر سود مند ہونے کی امید ہو پہلے قے کرائین روغن زرد پلاکر اور مکرر قے کراتے رہین بہت جلد بعد قے کرانے کے تریاق اور شروط لیطوس کا استعمال کرین اور فاذزہر دوای جلیل الشان ہے اسکے واسطے اور مچھلی بھی اسکی دوا ہے اور اگر غشی دور ہونے آنے لگے قطرہ قطرہ شراب اوسکے حلق مین ٹپکائین اور مارالحم چوزہ ہاے مرغ کا تھوڑی سی مشک خواہ دوا المسک ملاکر ٹپکائین **مرارت نمر** یعنے چیتہ کا پتا جو شخص اسے کھائے مرہ سبز اوسکی قے مین برامد ہوتا ہے خواہ مرہ زردکی قے ہوتی ہے اور الیلوہ کی بو اوسکی ناک مین آتی ہے اور ابھی الیلوہ کا مزہ اوسکے مونہہ مین ہوتا ہے اور آنکھ مین زردی پڑجاتی ہے پیدا ہوتی ہے اور ان اعراض کے بعد مرجاتا ہے بچنے کی امید نہین رہتی ہے پھر اگر تین گھنٹے ٹھہر جاے اور نہ مرے امید حیات کی ہوگی **علاج** قے کرائین جس طرح معلوم ہے اور تریاق جو خاص اسکا ہے وہ بھی استعمال کرین وہ تریاق یہ ہے کہ گل مختوم حب انار ہر واحد ایک جزو پیتپاپڑ آہو چار جزو تخم سداب اور مرکی ہر واحد نصف جزو سب کو شہد مین ملاکر معجون بنائین مقدار شربت تقدیر ایک جزوہ کر اور بانیمرے قے بھی کرائین اور آبزن مین اوسکے رہا مین اور خوشبو پھول داخل کرین **دریائی کتہ کا تخمہ** بعض اطبا نے لکھا ہے جو شخص تلخ کلب آبی کا استعمال کرے بقدر دانہ مسور کے سات دن کے اندر مرجاے گا **علاج** روغن گاو ہمراہ جنفیانا رومی کی اور دارچینی کے استعمال کرین اور پنیر بابۂ ارنب بھی اوتمیخ روغن خوشبو سے اور تلطیف تدبیر کرنی چاہیے فقط بارہ سنگھا کی دم کا کنارا جو شخص اسکو استعمال کرے ذرب شدید یعنے اسہال اور غشی عارض ہوتی ہے اور یہ سم قاتل ہے **علاج** پہلے قے کرانی چاہیے جیسا مذکور ہوا اور بہتر یہ ہے کہ روغن زرد پلاکر قے کرائین اور روغن زرد مین کنجد اور پھٹکری ملی ہوا اوسکے بعد بندق اور پستہ اور بابنیہ ہر یک ملاکر خواہ معجون بابنیہ ہر یک کھلائین ہر روز بقدر ایک بندق کبیرہ کے اور اسکا استعمال ایک روز مین چار مرتبہ کرنا چاہیے
جنس تیسری از قسم حیوانات کی یعنے رطوبت کسی حیوان کی بدن کی جو سمی ہوتی ہے **خون نرگاو کا تازہ** جو شخص خون تازہ بیل کا پی جاے اوسکو درد لونہ تین اور سرخی زبان اور مڑگ بی خون کے جمے ہوئے دانت اور مسوڑھی پر اور مثانہ شدید اور کرب اور اضطراب عارض ہوتا ہے اور کبھی دانتون مین سڑہن پیدا ہوتی ہے بعد اوسکے خناق اور کزاز پیدا ہوتا ہے **علاج** بہت جلد حقنہ کرانے کی طرف متوجہ ہون اور اسہال کی تدبیر کرین اور قے کرانے مین ایسے شخص کے

خطرہ ہی کہ بعض اوقات ایسی شے برامد ہوتی ہے جسکے دفع کرنے کی طاقت نہین ہے اسیوجہ سے خناق مین گرفتار ہوکر مرجاتا ہی
اور جوذوالحمیہ خون مین نافع ہے جیسے انجر خام اور ایسا نرم کہ اوسمین دودہ بھرا ہوا ہو اور تخم کرنب اور بیخ اجمدان اور حلتیت اور بورہ
اور خاکستر چوب انجیر سرکہ ملاکر اور مرچ سیاہ سرکہ مین مالکر اور عصارہ برگ توت سرگل سرکہ مین اور نیپریا یہ بھی ساتھ سرکہ کے دیدے اونکا استعمال سے قروحین
تقطیع پیدا ہوجاہی اور ٹکڑے ٹکڑے ہوکر اندر اور بطون مین پھیل جاہی سہلات کا استعمال اوسوقت کرایین اور شکم پر ضماد آرد جو کا آب
قراطن یعنے مارالعسل خالص کے ساتھ کرین دواب کا پسینا اوسکے پینے سے چہرہ زرد ہوجاتا ہے اور ورم بھی پیدا ہوتا ہی
اور تمام بدن سے بدبو پسینا جاری ہوتا اور دونو نتھنون سے بھی پسینا مانند بلغم نکلتا ہی علاج آب نیمگرم سے قے کرایین اور طلا نیتے آب
انگور جسکا دو ثلث جلاکر ایک حصہ باقی رکھا ہو ہمراہ روغن گل اور نصف درہم رراوند کے اور نصف درہم نمک اندرانی کے استعمال
کرین اور تریاق کل مختوم بھی نافع ہے کرگٹ کا اندہ (بعض اطبا نے گمان کیا ہے کہ جو شخص اسے پی جاہی فوراً ہلاک ہوگا اور اگر
تھوڑی دیر اوسکو تدارک مین غفلت کرین بھر کوئی علاج کارگر نہوگا علاج بازکی پیٹ طلا مین گھول کر پلایین اور قے کرایین اور اچھی
طرح سے قے کرایین تاکہ ساری آلایش نکل جاہی اور اوسکے بدن مین تمریخ روغن گاو کی کرین اور سرکہ کی تکمید نمک سیاہ اور انجیر خشک
کی فرغ ہر ایکمین اوخیطا کرایین بگڑا ہوا دودھ اسکو کہتے ہین جسمین کسیقدر ترشی آجاے اور ترشی کے ساتھ کسیقدر عفونت بھی جاہی اوسکو استعمال
سے ہضم اور متلی اور مڑوڑ اور ضعف معدہ مین پیدا ہوتا ہی اور کبھی ہیضہ قاتل بھی اوس سے پیدا ہوتا ہے علاج یہ ہے کہ ایین مارالعسل
بلاکر اوسکے بعد شراب خالص ہمراہ معجون فاغلی کے اور تکمید معدہ کی روغن ناردین سے کرین خون بستہ جب تکمہ جمین منجمد
ہوجاہی ضرور سمیت پیدا کریگا اور اوسکی سمیت اوس قسم کی ہوتی جو مزاج خون کا ہے پھر اگر استعداد سمیت کا کسی امر خارجی سے
نہین کیا ہے بلکہ اندرونی اعضا مین جہان منجمد ہوا ہے اور جس عضو مین بستہ ہوا ہے اوسکے خواص اور امراض دگرگون ہونگے
مثلاً اگر سینہ مین بستہ ہوگا رنگ جلد کا جاتا رہیگا اور نبض صغیر ہوجاہی گی اور ضعیف ہوکر پہلے مودی بطرف تواتر کے ہوگی اور استرخا
مریض کو لاحق ہوگا اور رعشی کی نوبت پہونچیگی اور اگر خون معدہ مین بستہ ہوگا تمام بدن سرد ہوجاہی گا اور اختناق اور صغر غیض اور
غشی پیدا ہوکر عارض ہوگی اور اگر شانہ مین بستہ ہوگا اور اسی طرح اگر امعا مین بستہ ہوگا اوسکو اعراض بھی انھین اعراض مذکورہ کے
قریب قریب ہین ادویہ عامہ جمود خون کی سب قسام مین یکسان مفید ہین افحوان سپید اور افحوان احمر بھی ایسا ہی
مفید ہے اور مقل اور حاشا اور نیپریا حیوانات مذکور بوزن تین الوجات خصوصاً نیپریا یہ خرگوش کا اور انجیر کا دودھ اور تیز سرکہ
اور حلتیت اور آب خاکستر چوب انجیر سوختہ جو کہ بنایا جاے بہ ترکیب مذکورہ بالا از انجملہ یہ دوا بھی عجیب النفع ہے کہ دودھ
گوسفند کا بقول الطباجوف مین تمام خون بستہ کو پگھلا دیتا ہے یا انجدان اور کبریت ہموزن لیکر سرکہ مین ملاکر پلایین اور یہ دوا
بطیل ہی اور عجیب النفع ہی معدہ اور شانہ کے خون بستہ کا علاج کسیقدر بیان اسکا کتاب سوم امراض خبیثہ مین
ہوچکا ہے اور دونون باب معدہ اور شانہ کے امراض کو مقابلہ کرکے غیر دوبارہ بیان کیے زیادہ امور بیان کرتے ہین پہلے اس
مریض کو تا امکان قے کرانی لازم ہے اور عصارہ کرفس اور شبت کے ذریعہ سے قے کرانی چاہی اور نیز یاقوتین مخدوم بھی اسی مقصد مین موثر
ہے اور قرطم سائیدہ جو آب گرم مین پگھلائی گئی ہو وہ بھی زیادہ نافع ہی اور یہ دوا بھی نافع ہی مین مخدوم الحجر درہم نیپریا یہ پرگرخ چہار درہم نیپریا یہ
اہوان تین درہم خبطیانا چار درہم زراوند مدحرج چار درہم تخم سداب بری چار درہم حلتیت چار درہم شہد مین ملاکر مین نمدار

شربت بقدر ایک جوزہ کے آب گرم اور سکنجبین کے ہمراہ استعمال کرین ۔ ایضاً خاکستر چوب انجیر دو درہم ہمراہ معتدبہ ارنب کے جو بمقدار ایک مثقال کے ہوا ور مجھے گمان ہے کہ بنیر یا بہ ارنب سرکہ شراب مین بھگو کر پلاتین اور ملح اندرانی ہمراہ بنیر یا بہ جدی کے خواہ ایک مثقال سرگین سگ کا استعمال کرین مین واسطے اوس خون بستہ کے جو مثانہ مین منعقد ہوتا ہے تجویز کرتا ہون کہ حصاۃ وقت رزین درخت کا استعمال کیا جاے کہ اوسمین ایک خاصیت خاص ہین اور عجیب النفع ہے اس بارہ مین اور ہمیشہ استعمال سکنجبین اور تریاق اور مثرود لیطوس اور مدرات قویہ اور برگ بریجاسف اور حلتیت اور حصاۃ کرفس اور تخم ترب کہ یہ سب سکنجبین مین ہون سرکہ گھول کر دیا کرین اسلیے کہ سرکہ دواے جید ہے خون بستہ کے علاج مین اسیطرح ایک مثقال قرد مانا آب گرم کے ساتھ خواہ نصف مثقال حلتیت خواہ ایک مقدار شربت خارلیقون سے اور سیاہ لبوس خواہ کسیقدر بنیر یا بہ خواہ ایک درہم حب بلسان یا دو درہم اظفار الطیب یا دو درہم عود فاوانیا کا استعمال کرین اور ادویہ مفتت حصات یعنے جنسے پتھری ٹوٹ کر ریزہ ہوجاتی ہے اوسکا استعمال بھی ضرور ہے خواہ مشروبات مین خواہ حقنہ مین خواہ طلا کے طور سے اور مثانہ ثور وغیرہ مین بقدر ایک نوات یعنی پانچ درم یا دو دانگ یا تین مثقال خواہ نیمدرم کی نمک بسا ہوا پانی مین خواہ خاکستر چوب انگور کے پانی مین بھر کر استعمال کیا کرین اگر یہ تدبیرات کارگر نہون چاک کرکے خون بستہ کو مثل پتھری کے نکال لین **دودھ کا بستہ ہونا معدہ مین** کبھی معدہ مین کسی سبب سے دودھ بستہ ہوجاتا ہے خواہ بوجہ استعداد کی جو دودھ مین ہوتی ہے یا انفحہ ہمراہ دودھ کے پی جانے کی وجہ سے اور بعد دودھ کے منجمد ہونے کے پسینا سرد اور غشی اور حمی اور لرزہ حارض ہوتا ہے اور اگر یہ انجماد بوجہ انفحہ کے حارض ہوا ہو نہایت ردی ہے اور بہت جلد خناق پیدا کرتا ہے معدہ مین دودھ کا بستہ ہونا ایسا ہی ہے جیسے خون کا معدہ مین بستہ ہونا اور اس سے بھی احوال ردی پیدا ہوتے ہین جیسے خون کے بستہ ہونے سے پیدا ہوتے ہین اور یہ بھی از قسم سموم کے ہے کہ بردہ تمام بدن کا اور صغر نفس اور اختناق حبس سے ضیق النفس اور غشی پیدا ہو حارض ہوتا ہے اور بھی اوس شخص کا پیٹ پھول جاتا ہے جسکے معدہ مین دودھ بستہ جاے **علاج** واجب ہے کہ دودھ کے پھاڑنے کی چیزون سے پرہیز کرین جو معدہ مین دودھ کو پھاڑ دیتی ہین جیسے نمکین چیزین اسلیے کہ اس سے غلیظ دودھ کا زیادہ ہونا ہے مگر سرکہ تنہا خواہ پانی ملا کر اوسے ضرور پلاتین اور فوتنج خشک بوزن پانچ درہم کے اوسے پلاتین کہ عجیب النفع ہے اور فوراً شیر بستہ کو محلول کر دیتی ہے اور چونکہ قوت تحلیل کی اوسمین زیادہ ہے لبن حلیب کو جمود سے باز رکھتی ہے اسیطرح انافح کا بھی استعمال بوزن ایک مثقال کے کرین کہ یہ بھی شیر بستہ کو گھلا دیتی ہین بایں طریقہ کہ اخراج اوسکا کر دیتی ہین خواہ استعمال کے ذریعہ اخراج کر دیتی ہین اور جو دواہین معدہ کے خون بستہ کو واسطے اوپر کہی گئی ہین خصوصاً جو دواے مرکب گل مختوم سے طیار ہوتی ہے اور دواے اسفیدان اور دواے کہربت خواہ دونون برابر ملائی جائین سرکہ مین اور آب خاکستر چوب انجیر بھی جب مکرر خاکستر ڈال کر تقطیر کرین **مقالہ تیسرا تدبیر عام نہش کی بعد کاٹنے** جانورون کی جو زہر پیدا ہونا ہے اوسکی تدبیر اور زہرات کے بھگانے کی تدبیر اور علاج لذع حیات کا علاج اور اقسام حیات کا بیان **ابتداے قول نہوش نے بیان فانون عام اس زہر کے علاج مین** تقویت حار غریزی کی اور اوسکو بر انگیختہ کرنا مدافعت پر جیسا تریاق بھی فعل کرتی ہے اور لعبت بر بر نا کہ سم کو جلا دے اور بطرف خارج کو دفع کرے اور اعضا کی تقویت کی مراعات بھی ضرور ہے اوسکے بعد دفع سم اور ابطال اوسکے فعل کا مشروبات اور اطلیہ سے کرین جن طلاؤن مین یہ امور ہو

خواہ بنظر اپنی طبیعت کے اوسمین یہ اثر معروف ہو چنانچہ ہم آیندہ ذکر کرینگے اور بیشتر ان اعراض مین اور قسم کے اعراض بھی دپیش ہوجاتے ہین مثلاً تقلیل رطوبات بدنی اسلیے کہ نفوذ سمیت کا اصلی اعضا مین وقت اور دشواری ہوتا ہے بہ سبب اسکے کہ رطوبات مین نفوذ کرتی ہے جسوقت رطوبات کو پاتی ہے اوپر سوار ہوجاتی ہے اور کبھی اسی غرض سے فصد اور اسہال کرتے ہین ۔ بہترین اوقات فصد وہ زمانہ ہے جب سمیت کا انتشار بدن مین محسوس ہوا ور جذب اوسکا نہو سکے خصوصاً جسکا بدن رطوبات اور مواد سے پر ہو کبھی ایک اور غرض بھی پیدا ہوتی ہے کہ اخلاط کو حرکت کسی دوسری جہت مین جو مخالف جہت اعضاے رئیسہ کے ہو دینی پڑتی ہے پلانے کی دوا جو زہر بدن مین پھیلنے کے بعد استعمال کیجاتی ہین یا تریاقات اور فاذزہرات کلیہ مین یا تریاق اور فاذزہر خاص ہر ایک سم کا جو اوسکا مضاد اور مخالف سم کے ہین بنظر مزاج کے جیسے حلتیت جو عقرب کی سمیت کا مضاد ہے خواہ بالخاصیت اوسی مفید ہے یا ایسی دوائین جو سمیت کو بطرف خارج کی متوجہ کرین اسطرح کہ اخلاط مین حرکت دین جسطرح سی ادویہ معروفہ یعنے پسینہ نکالنے والی دوائین لیکن ایسی دوائین جو اخلاط کو دورہٹا دین اور بطرف زہر کے متوجہ نہونے دین ایسی ادویہ مرکبات مین مثل ادویہ مسہلہ اور مقیئہ کے لسوع کو اسطرح اور اسی طرح مدرات کا حال ہے یا ادویہ ایسی ہین جو مورک مواد ہین کہ اعضاے رئیسہ سے دور ہٹا دیتی ہین اور جو مادہ حرکت مین آتا ہے اوسی دفع کردیتی ہین جیسے ہی ادویہ مسہلہ اور مقیئہ اور مدرہ اور جو دوا عضو خاص پر بطور ضماد کے لگائی جاتی ہے اوسمین چند اغراض ہوتی ہین ایک تو یہ کہ نفوذ سم کو بدن مین منع کرے اور یہ بوجہ بندش رباط اور استواری بندش اطراف سے اور تبخیر کے روکنے سے حاصل ہوتی ہے اسلیے کہ ایسی تدبیر کے بعد حرارت غریزی کو باہر کیطرف حرکت پیدا ہوتی ہے اسی وجہ سے مدافعت سمیت کی کرتی ہے ۔ اور ازین قبیل عضو لسوع کو کاٹ ڈالنا یا اون دواؤن سے جو مکوی ہین اور داغ دینے مین استعمال کیجاتی ہین اور جو اسباب جذب کی ہین اور اسی وجہ سے قابض چیزین مضر ہوتی ہین اسلیے کہ جو دوا زہر کو بطرف خارج کے جذب کرتی ہے اور اندر کیطرف نفوذ کرنے کو منع کرتی ہے اوس سے زیادہ کوئی چیز نافع نہین ہے خصوصا جبد ہوای جاذب اوسوقت زیادہ مفید ہوتی ہے کہ ابھی تک زہر کی سمیت منتشر نہوئی ہو ازین قبیل محاجم کا استعمال ہے اور کبھی احتیاج شرطکی بھی ہوتی ہے اگر زہر اندر کی طرف سارہی ہو گویا ہوا اور اگر ابھی اندر تک نہ پہونچا ہو مگر پہونچنے کے طریقے مین ہو اوسوقت فقط جونک کا استعمال کافی ہوتا ہے اور فقط چوس لینے سے بھی جب تک زہر کاٹنے کا جلد مین سے نکل جاتا ہے اور فقط یہی تدبیر کافی ہوجاتی ہے لیکن جو شخص زہر کو چوسے لازم ہے کہ وہ فاقہ سے نہ ہو بلکہ کسیقدر کچھ کھا چکا ہو اور منہ مین اپنا دھوچکا ہو اور اوسکے دانت مین سڑی ہوئی بوی بدنہ آتی ہو اور شراب ریحانی سے کلیان کرلے اور کسیقدر شراب پی لے اور منہ مین روغن گل اور روغن بنفشہ تھوڑا سا بھر لے اور اگر اسکے منہ مین اور کسی قسم کی آفت حارض ہوتا خیر کرے اور پہلے اوسکے دفع کی تدبیر کرے اور جسقدر چوسنا چاہے اوتنا تھوکتا جاے ۔ دوائین لسع کیواسطے وہی تجویز ہوتی ہین جو پسینہ نکالین اور سرخی پیدا کرین اور جاذب ہون اگر بطریق استعمال کیجائین اور بقول جالینوس جو ادویہ جاذب سم ہون اونکا جذب کبھی تو لفوت مسخنہ ہوتا ہے اور کبھی بسبب مشاکلت کہ اپنی ہمصورت کو جذب کرتے ہین جیسے تمساح کی چربی تمساح کے کاٹنے کو مفید ہوتی ہے اور گوشت سانپ کا سانپ دم کاٹ کر مارگزیدہ کو مفید ہوتا ہے اور سمیت کو جذب کرتا ہے تاآنیکہ بعض ادویہ سمی دفع سموم کا کرتی ہین لیکن انکا اثر ضعیف ہوتا ہے اور شاید ایسی دوا کا مزاج درمیان مزاج سم اور مزاج بدن کے مین مین ہوتا ہے اور اس دعوی مین خواہ ثبوت مین اسر دعوی کے حکیم طبعی کو بحث اور فحص کرنی چاہیے اور وہی اسکی استواری اور نادرستی دریافت کرسکتا ہے اور طبیب اگر نسبت سے ایسے

امور دوا یابت نہ کر سکے کیونکہ اوسے یہ نظر فن خاص کے مضر نہین ہے اگر فطول جاذب ایسے بھی ہوتے ہین جیسے فرحہ خواہ آبلہ پڑجاتا ہو
پس واجب ہے کہ جو چیز اوسمین الیسی ہو وہ گرادی جاوے یہی شرط دواے طلا کی ہے اور ایک شرط یہ بھی ہے کہ طبیعت سم کو کسیطرح کا اعادا اور
تبدل نہو حاصل کلام یہ ہوا کہ دوا طبوعت کو سمجھ کر دیوے تاکہ اثر زہر کا پھیل نہ سکے جیسے مخ بیروا ج کی یہی خاصیت ہو یا احراق سمیت کر دی جیسے داغ دینے
رگ کی یہی کیفیت پیدا ہوتی ہو اگر زیت اور زفت کی ذریعہ سے خصوصاً زفت پگھلایا ہوا کہ اوس سے داغ دینا طریقہ اہل سعر کا ہے
خواہ کوئی خاصیت مخالف زہر کی خاصیت کے اس دوا مین الیسی ہو کہ مزاج سم کو متغیر کر دی خواہ کیفیت حرارت اور برودت مین نفاذ کیوجہ
سے سمیت کو متبدل پیدا ہوا گر ابتدا مین ادویہ جاذبہ خواہ تراکیب جاذبہ کا استعمال کیا جاوے اور کسیقدر اثر ظاہر ہو کر نفع بین پیدا ہو اور
آثار سمیت کی زیادہ ظاہر ہون اور امر عظیم ہو گیا ہو مقام لسع کے کاٹ ڈالنا چاہیے اور تمام گوشت جسقدر ہڈی تک ہو سکے کاٹ
نکال ڈالنا چاہیے اور اگر خوف سمیت کا اس سے بھی زیادہ ہو پہلے عضو مذکور کاٹ ڈالین اوسکے بعد داغ دین منجملہ کیفیات اور اثر ضروری
کی ادویہ جمیع سموم خصوصاً ادویہ طلا مین ایک یہ اثر ضرور درکار ہے کہ مسکن وجع ہو اور تدارک اون اعراض کا کرین جو مخفی ہین اور
لسوع کی تابع ہوتے ہین جیسے قلقطار اسی غرض سے اون ادویہ مین داخل کرتے ہین کہ اگر خون بکثرت جاری ہوا وسے بند کر دی منجملہ
وصایا کے جو سموم مین خواہ غصوص مین قابل حفظ کے ہی یہ ہے کہ اندمال جراحت کا تا وقت صحت اور ضرر سم کا ہو پنچا علیل کو زمانہ
صحت تک بخوبی خیال کیا جاوے **ادویہ مشروبہ بعد کاٹنے حیوانات کی** منجملہ ادویہ جیدہ کے یہ ہی کہ تخم حنظل تازہ پانی مین
جیسکر پلاتین خواہ شراب مین ڈالکر پلاتین اور طبیخ انواع فوتنج کا یعنے اوسکے تینون قسم کا اور جندبیدستر جمیع النفع ہے پس لاغیہ
اور میرے گمان مین لبن لاغیہ سے مراد وہ تریاق ہے جسے بنام نوشنجی اور قراوی مشہور کرتے ہین یہ بھی جمیع حیوانات کی لسع کو
مفید ہے خصوصاً مار گزیدہ کو زیادہ نافع ہے اور جدوار اور لوجا اور بیش موش اور آذریون اور تخم بازورد اور حرف اور کمون کی ہی
قسم جو کلونجی کے مشابہ ہے اور کاشم اور ثوم اور پوست ورق غرغرہ ہمراہ فلفل کے خواہ تنہا فلفل بھی ایسی ہے جالینوس کا
قول ہے جس شراب مین سانپ گرجاوے لذاع ہو اوم کو اوسکا پینا مفید ہوتا ہے پس تریاق کے فائدہ کا کیا حساب تخم اترج بھی
تمام سمیات کو مضاد اور مخالف ہو اور مقدار شربت دو مثقال ہو اور بیخ اسخدان جمیع سموم کو نافع ہے اور تمرہ بنجنگشت اور روغن
بلسان اور حب بلسان اور بنجنگشت اور جوز ہمراہ انجبر کے اور بندق جنطیانا جاوشیر ہمراہ زراوند طویل کے زیرہ کنیر کا اور برگ کنیر اور
دلب تازہ کا پھل عجیب النفع ہے نہوش کی بارہ مین دارچینی جو خاص چین سے آتی ہو اور مسکینی بکری کی جلاکر ضماد کرنا خواہ پلانا اور کما ذریون
اور کاشم ایضاً سرطان نہری ہمراہ دودھ کے اور اجر اس کبینج اوپستہ ہمراہ شراب کے اور فوتنج اور طبیخ اوسکا شربتاً و ضماداً و راساً اور قسوم اور تدارو
غرقیون اصل الخشخاش تین درہم اسطرح اندرونی اعضا اس عرض کے معدہ تک جسوقت دھنیا اوسمین بھر دین اور خشک کرین اور بروقت
حاجت اوسمین سے بقدر ضرورت لیکر استعمال کرین اور جوشاندہ خبازی پستانی کا اور تخم خطمی دماغ ماکیان خصوصاً ہمراہ النخہ کے شیر بز
نیوکا جوزندہ ہو اور شوربا موش وشتی کا جوزندہ ہو ہمراہ شراب کے پلاتین اور رق مع اور سرطانات نہری کا طبیخ اور خون کچھوے کا اور قنہ
عجیب النفع ہے حنظلیا بھی خوب چیز ہے۔ تخم گزربری بھی نافع ہے ادویہ بارہ مین سے جو اسکو نافع ہے بیخ بیروج ضماد کرین ہمراہ شہد کے
کاسنی جنگلی بھی عجیب النفع ہے اور برسیاوشان بھی اور کبھی غارقیون کو ایک مثقال زراوند طویل سے مرکب کر کے استعمال کرتے
ہین **تریاق عجیب** افیون اور مر کی ایک ایک درہم فلفل دیڑھ درہم کلونجی پانچ درہم خبطیانا تین درہم سداب درہم شہد ابت

جو جبر سے معجون کرین مقدار شربت ہمراہ مطبوخ جبد کے۔ ایضاً دواالطین بھی بہت نافع ہے نسخہ اوسکا یہ ہے حب لفاروشقال گل مختوم دو شقال ابلوس ہمراہ زیت کے استعمال کرین اور مقدار شربت ایک بندقہ تین اوقیہ ہارا العسل مین۔ ایضاً۔ تریاق عام ہمہ جمیع لسوع کے واسطے اور مشروبات مین سے فلفل دس درہم سنبل الطیب دو درہم زراوند طویل پنج خراہر ایک سے انکو درہم عصر خرزہرہ سے معجون کرین اور دھوپ مین چالیس روز تک رکھین اور ہر روز ہلاتے رہین اور جب خشکی پیدا ہو اوسمین تری داخل کرین اور مزاج بگڑے اور بیمار ہونے کے ہمراہ آب گرم کے استعمال کرین۔ بعض لوگ مدعی ہین کہ دواے مذکور بطور سریشہ کے اگر لگائی جاوے تب بھی نافع ہے اور طبیخ سرطانات نہری کا اور خون بچھوا کا اور رق ملوح یہ بھی دواہر ایک قسم کی نہش کو نافع ہے کلونجی تخم حرمل زیرہ ہر ایک دو درہم خبطیا نازراوند ہر ایک درہم ہر واحد ایک درہم فلفل سپید مرکی ہر واحد نصف درہم شہد مین معجون کرین مقدار شربت بقدر تا ملائے رومیہ کے شراب مین داخل کرکے۔ ایضاً خبطیا نا دو درہم فلفل سپید اب ہر واحد دو درہم شہد مین معجون کرین اور کل مقدار کا ایک ہی شربت ہے۔ ایضاً حماما حب بلسان ہر واحد تین درہم تخم جرجیر تخم گندنا ہر واحد ایک درہم زراوند بیخ ابخدان سیاہ ہر ایک بقدر ایک درہم کو مرکی زعفران ہر ایک ایک درہم طین بحیرہ چار درہم شہد کف گرفتہ مین معجون کرین اور مقدار شربت بقدر ایک باقلہ کے۔ ایضاً حب بلسان زوفاے خشک ہر ایک بقدر بری فلفل سپید اور سیاہ دانفلفل مرج ترکی انیسون فطراسالیوا اسارون کمون کرمانی ہر ایک ہر واحد چار جزو سنبل فقاح اذخر ہر ایک سہ جزو شہد مین معجون کرین اور مقدار شربت بقدر ایک باقلاے رومی

طلاؤن کا بیان

جانورون کے کاٹنے کے مقام پر جو دواتین بطور طلا کے لگائی جاتی ہین اونمین سے نفط ابیض اور نفط ارزق اور ثوم خام خواہ اربالا ہوا روغن زرد مین خواہ جند بیدستر ہمراہ زیت کے خواہ آب گندنا جسمین پانی کا لگا ہوا ہو اور فوذنج نہری بہت اچھی طرح جذب کرلی ہو اور کبریت ہمراہ بول کے خواہ دجاج یعنے مرغی اور مرغ جو زندہ پیٹ اونکا چاک کرکے مقام لسع پر ضماد کرین اور ساعت بساعت تجدید رہین۔ ایک قوم کا یہ قول ہے کہ دجاج مین گرمی بہت زیادہ ہوتی ہے اسبوجہ سے تانبا اگر مرغ مسلم نگل جاوے اوسکے پیٹ مین پگھل جاتا ہے اور ریگ اور سنگریزہ بھی پانی ہوجاتے ہین اور شاید یہ اثر اوسکے پوٹہ مین ہوا ور شکنبہ مین بس اور کہین یہ اثر نہ ہو منجملہ ضمادات کی نمک اور سرکہ اور تلخہ گاو یا عام اور برگ خشخاش یعنے وہ گھاس جسکا نام خشخاش اور خاکستر اور سرکہ خصوصاً خاکستر چوب انجیر اور چوب انگور اور خصوصاً ابتدا مین اور زفت اور نمک دونون پکاکر یہ بھی اطبا کہتے ہین کہ ضماد ثوم اور ملح اور بکری کی میگنی ہر ایک جانور کے کاٹے سے نافع ہے سواے مار گزیدہ کے زبیر کوا اور چونا اور شہد اور زیت کا لیپ جمیع اقسام لسع کو مفید ہے حتی کہ مار گزیدہ کو بھی نافع ہے۔ ایضاً۔ خردل اور بورہ اور سجی آب صابون خواہ قطران مین پیسکر طلا کرین یا زفت ہمراہ نمک کے پکاکر طلا کرین۔ زیت کو جوش دیکر اگر مقام لسع پر ڈالین بہت مفید ہے بلکہ سانپ کے کاٹے ہوے کے زخم پر بھی اسکا ڈالنا مفید ہے اور یہ علاج ارباب سمر کے ایجاد سے ہے اور یہ ایک قسم کا داغ لگانا ہے اور بہت عمدہ طریقہ ہے۔ پیاز و شتی ہمراہ سویق کے اور مرہم جو نمک سے بنایا جاوے اور مرہم نطرون کا منجملہ نطولات جیدہ کے آب دریاے شور خواہ تنہا یا سرکہ ملاکر اور طبیخ سویق و شتی زندہ کا اور طبیخ بنولے کا بھی مفید ہے

ایسے طلاؤن کا بیان جنکے بدن مین لگانے سے ہوام ماکرہ نہ اسکین

اس تاثیر کی جتنی دوائین مذکور ہوئی ہین اونمین سے خرگوش کا بھیجا ہمراہ خل خمر اور زیت ہو اور مسیکہ حب بت مین گھولین خواہ زیت مین برگ صنوبر تازہ کوفتہ یا قفاح سرو خواہ حب عرعر اور اسیطرح برگ پنجنگشت زیت مین اور قیسوم بندان

اور حنثی اور دو قوباحب بلسان اور بیخ حرف اور یہ سب چیزین ہمراہ زیت کے استعمال کرنی چاہئین اور چند مرکبات بھی ازین قبیل ہین مثلاً بیخ اسفندان سیاہ اور تفاح سانوج تازہ اور حب عرعر ہر واحد ایک جزو بیخ بہروج نصف جزو حب بلسان قرومانا ہر واحد تین جزو کوٹکر زیت مین پختہ کرین اور اسفیدر پکاتین کہ اوسکا قوام پیدا ہوجاے اتنا گاڑھا جیسا پنجال کبوتر کا ہوتا ہے اور بعد ازان بدن پر طلا کرین ۔ ایضاً حنثی دو درہم حب بلسان بزرالبنج ہر واحد نصف درہمی سرکہ اور زیت مین ملاکر طلا کرین ۔ ایضاً ۔ قفص صنوبر ایک جزو بیخ بہروج دو جزو بزرالبنج تین جزو سب کو زیت مین ملاکر طلا کرین اور اس دواسے رھونی بھی دیسکتے ہین ۔ ایضاً ۔ حب عرعر دو جزو مسیہ جزو واحد سبکو ملاکر روغن بن طلا کرین اور روغن ترب کا طلا کرنا پشہ کو بھگاتا ہے **طرد ہوام بالکلیہ** مکان کو ایسی چیزون سے چھڑکین جنھین ہم آیندہ بیان کرین گے اور بچھانے کی بھی وہی چیزین درکار ہین اور حجرہ مکان کے اور کونے مین وہی چیزین تر پیسکر جنھین ہم ذکر کرتے ہین دھونی کے بیان مین خواہ لونہر کیبات مین اور ان سب تدابیر سے یہ فائدہ ہے کہ ہوام گرد نہ پھٹکنے پاوین اور اس مکان کی بو سے دور دور بھاگ جاوین رھونی کرنے کی چیزین جیسے انار کی لکڑی کا دھوان کہ اس سے بھی ہوام دور بھاگتے ہین اسی طرح بیخ سوسن کا دھوان اور شاخہاے تازہ درخت انار کا دھوان اس فائدہ مین عجیب الاثر ہے اسیطرح قنہ اور بنگھہ اور اطلاف اور حوافر اور شعر اور مقل اور سکبینج اور حلتیت اور ورق غار اور حب الغار اور خوبنج اور شیح اور اسی کا فرش کرنا اور قطران کا فرش اور حجدہ کا اور دھونی پنجنگشت کی اور اوسی کا فرش کرنا اسیطرح حرف باطی کی دھونی اور فرش اسی طرح حاکستر درخت صنوبر کی خصوصاً ہمراہ قنہ کے اور اگر دھونی افیون اور کلونجی اور قنہ اور بارہ سنگھا اور کبریت اور بکری کے سم کی بنا کر سلگاتین سانپ اور اقسام ہوام سب کے سب بھاگ جاتین ۔ ایضاً میعہ اور بارہ سنگھا اور کلونجی اور موسیائی خواہ سلاجیت کی ہر واحد ایک جزو سوی گوسپند اور سم اوسکا ایک جزو قرص بنا کر دھونی دین اور فرش کو اوس سے تبخیر کرین یہ بھی مفید ہے دوسرا نسخہ قرومانا بیخ اسفندان سیاہ اور میعہ ہر واحد ایک وقیہ پوست بیضہ نعام یعنے شتر مرغ کلونجی تخم خربل ہر واحد دو اوقیہ ایضاً برگ سرو اور صنوبر اور کلونجی اور بزرالبنج ہر واحد ایک درہمی پوست بیخ بہروج ایک درہمی سوے گوسپند تین درہمی فوبنج دو درہمی موسیائی خواہ سلاجیت چار درہمی سب کو ملاکر دھونی دین اور آگ انگور کی لکڑی کی دھونی کے واسطے اختیار کرین اسکی دھونی سے انسان ہر طرح کا حاصل ہے بچھانے کی چیزون مین سے ایک یہ بھی دوا ہے جسکے بچھانے سے اکثر ہوام بھاگتے ہین سبز اورچق اور پنجنگشت ہر واحد ایک جزو اگر اسکو گرد مرقد اور خوابگاہ کے سلگاتین وشیح کا بھی حال ہے اور حلتیت کی بھی یہی خاصیت ہے اور غار کا فائدہ عجیب ہے اسیطرح اگر کسی مجلس کے گرد انبار خواہ الا ولگاتین یا اسطرح گرد مجلس کے بچھاتین جیسے کپڑی کا حلقہ کسی مکان کے گرد بناتے ہین ۔ ایضاً بہت سی چراغ اور قندیل کے روشن کرنے سے بھی خوابگاہ کے دور اور الگ ہٹ کر یہ بھی ایک طریقہ ہوام کے دور کرنے کا ہے اسلیے کہ ہوام اور حشرات روشنی کیطرف دوڑ جاتے ہین اور اوسی جگہہ جا کر جمع ہوتے ہین ۔ ایضاً بلقط اور ہور کا پالنا اور گھر مین ان جانور و نکا رکھنا بھی حشرات اور ہوام کے بھگانے پر معین ہوتا ہے اور بیضا بنات اور ابابیل اور قنفد اور نیولے وغیرہ کا جو بالذات ہوام سے عداوت رکھتے ہین اور جن پر اثر ہوام کا نہین پہونچتا ہے ایسی چیز و نکا گھر مین پالنا بھی ذریعہ امان حشرات اور ہوام کا ہوسکتا ہے اسلیے کہ اولاً تو ہوام اونکے خوف سے گریزان رہتے ہین اور شاذ و نادر کبھین اگر نکل آئے بھی جانور اونکو قتل کر ڈالتے ہین اطبا کہتے ہین جو شخص توشہ دان کا مور کا بنا کر اپنے پاس رکھے سانپ اوسکے گرد

نہ بھگے گا اسیطرح جو شخص سکا کڑا بنا کر پہنے لیکن یہ بات جس شخص کی کہی ہو اوسکا چندان اعتبار اور وثوق نہین ہے **درندہ جانور وں کی ہلاک کرنیوالی چیزین** کہتے ہین کہ خربق کے کھلانے سے قتل کتے اور مکھی کا اور خانق الفہر کے کھلانے سے چیتے اور خانق الذئب سے بھیڑیا اور کتا اور شغال اور باز اور مرغ سی لومڑی اور کنیر سے اور برگ ازاد درخت سی تمام بہائم قتل کیے جاتے ہین **سانپ کو بھگانے کی تدبیر** بارہ سنگھا کا سینگ اوسکی دھونی سے سانپ بھاگ جاتا ہے اور بکری کی لکڑی اور بیج سوسن اور حاقر قرحا اور کبریت کی دھونی سی بھی یہی کیفیت ہوتی ہے۔ جو شخص اپنے بدن مین لوف حیہ جو ایک قسم کی گھاس ہی تھوڑے خواہ اس گھاس کا عصارہ یا جوشاندہ بدن مین لگاوے اوسی سانپ نہین کاٹتا ہے اور کسی مقام کو نوشادر محلول سی چھڑکین اوس جگہ سے بھی سانپ بھاگ جاتا ہے اور خردل سی سانپ مرجاتا ہے اور جس راہ سی سانپ کی آمد و رفت معلوم ہو اگر وہان رائی کو پھیلا دین ہرگز اودھر ہو کر نہ نکلے گا اور صائم کے منہ کا تھوک خصوصًا اگر صائم اپنے منہ مین نوشادر رکھ کر سانپ کو قتل کرتا ہی بچھو کے مارنے اور بھگانے کی تدبیر جو صائم حار مزاج ہو اگر بچھو پر تھوک دی فورًا مرجاتا ہے اور طول مین چاک کی مٹی مولی کا عرق جب بچھو پر گرے اور اسیطرح مولی کے بیج کا عرق اور اسیطرح بادروج کا بھی یہی اثر ہے **بخور جو اخراج عقارب کرتی ہے** سیسہ اور زنجبار اور بھیڑ کی مینگنی بھیڑ کے شرب کی چربی سب اجزا ہم وزن لیکر پہلے شرب کو گھلا لین اوسکے اودہ کو مخلوط کرین اور بچھو کے سوراخ کے قریب دھونی دین باہر نکل آئیگا اگر لئی ہو مولی بچھو کے سوراخ مین **کھین** اوسی جرأت باہر نکلنے کی نہوگی اور خود بچھو کو اگر دھونی کی طرح سونگھا تین اوسی کی بو سے اور ہڑتال کی بو بھی یہی اثر پیدا کرتی ہے **کھٹمل و مکی بھگانے کی تدبیر** اگر نیسا ندہ چنفل کا مکان مین چھڑکین سب کھٹمل مرجاتین اور بھاگ جاتین اسیطرح جوشاندہ خرنوب کا اور اسیطرح جوشاندہ حلیلج کا اطبا کہتے ہین کہ اگر بکری کا خون کسی گڑھے مین بھرین سب کھٹمل وہین جمع ہوجائین گے پس اسی تدبیر سے سب کو بکجا کرکے دھونی سے قتل کرین اسیطرح جس لکڑی پر ساہی کی چربی ملی ہو اوسپر بھی سب کھٹمل جمع ہوجاتے ہین اور راتخہ کبریت اور کنیر کی پتی سے بھی بھاگ جاتے ہین ہمارے ملک مین ایک گھاس ہی کہ اوسکا نام کسیکو نہ جنیشہ البراغیث جسوقت اوسی بچھونون پر کھین کھٹمل بیہوش ہوجاتی ہین اور اونمین تخدیر پیدا ہوتی ہے اور پھر زندہ نہین رہتے **مچھر اور مچھر کے بھگانے کی تدبیر** انگبھی مین برادہ چوب صنوبر کو ملکر تین خواہ قلقدیس کو خواہ کلونجی کو ملکر تین اور بہتر یہ ہے کہ سب کو بکجا کرکے ملکر تین اسیطرح خشک اسپ اور کبریت اور مقل اور شورہ کو ملکر جسکا نام قولون ہے اور اختار بقر اور حرمل ان سب کی دھونی دین اور بچھونے پر کھین اور ورق السدر و حوز سر و کا استعمال کرین اگر مکان کو طبیخ اصل نرمس سی چھڑکین نفع کریگا یا طبیخ کلونجی کا یا طبیخ یا جوشاندہ حرمل یا جوشاندہ فستین خواہ جوشاندہ سداب **نیولے کے بھگانے کی تدبیر** یہ ہے کہ سداب کی بو سے بھاگ جاتا ہے **چوہے کا بھگانا** اور مار ڈالنا اوسکی تدبیر یہ ہے کہ مردا سنگ اور خربق سے مرجاتا ہے۔ ایضًا خربق اور بزر البنج اسیطرح بیخ کرنب بھی اوسکی قاتل ہے۔ اور خبث الحدید اور زعفران الحدید اور اصل الفار اور سک سی اگر بڑ کی کھال نکال کر کسی گھر مین ڈال دین خواہ موش نر کو خصی کرکے یا اوسکی دم کاٹ کر چھوڑ دین سب بھی بھاگ جاتا ہے لیکن کھال اودھیڑ کے ڈالنا بہت اچھا ہے بعض لوگ یہ بھی کہتے ہین کہ ایک چوہا دوسرے سے صوف وغیرہ کے پانون باندھکر اگر کسی گھر مین چھوڑ دین جتنے چوہے اوس گھر مین ہین سب بھاگ جائین گے اور مجوسمین نر دوہے **چیونٹی کے بھگانے کی تدبیر** چیونٹی کے سوراخ پر اگر نطران کو رکھین بھاگ جاوی گی اسیطرح مقاطیس اور تلخہ گاوسی اور اسیطرح زفت اور حلتیت سی

اور

اور خود جیونتی کو بطور دھونی کے اگر سلگائین اوسکو دھوئین سے بھی بھاگ جاتی ہے مکھی کے بھگانے کی تدبیر ہرتال کو دودھ مین ملاکر رکھین اسکے بہنے سے مکھیان مرجاتی ہین اور ہرتال کی دھوئین سے بھی اور کندر کے دھوئین سے اور طبیخ خربق سیاہ سے بھی مرجاتی ہین شہد کی مکھی اور بھنورہ کے بھگانے کی تدبیر گندھک کی دھوئین سے اور لیسن سے بھاگ جاتی ہے اور جو شخص اپنے بدبودار خطمی کا ضماد لگائے اوسکے پاس نہین جاتی ہے خواہ مصارہ خبازی اور زیت کو ملے کپڑے کے بھگانے کی تدبیر بنابر قول ارباب تجربہ کے چنار کی دھوئی سے اور خصوصاً برگ چنار کی دھوئین سے بھاگ جاتا ہے دیمک کے بھگانے کی تدبیر جس گھر مین بدبدہ کا آشیانہ ہو خواہ اور کسی طرح رہتا ہو وہان دیمک نہین رہتی ہے اور تفتیر اور تدخین اعضاے بدبدہ اور اوسکے بچہ کی دیمک کو قتل کرتی ہے جیسا اہل تجربہ کہتے ہین سوس کے نکالنے کی تدبیر کپڑون جو کیڑا لگتا ہے اگر افسنتین کپڑے مین رکھیں تو کیڑا نہ لگے گا اسیطرح فوذنج اور اسیطرح پوست انرج کا بھی فائدہ ہے اقسام سانپ کی جو لوگ سانپ پکڑتے ہین اور جنکا فن یہی ہے کہ سانپون کا حال اور اونکے طبائع سے خوب واقف ہوتے ہین اونہون نے سانپ کی تین قسمین کی ہین ایک تو وہ قسم ہے کہ اوسمین حدت زیادہ ہو اور بعد کاٹنے کے تین گھنٹے سے زیادہ مہلت نہین دیتا ہے اسکے کاٹے کا کچھ علاج نہین ہے اور اسی مین اصم یعنے بچا گرا اور اصلات داخل ہے اور اسمین سواے عضو کے کاٹنے کے اور کچھ لفع نہین دیتا ہے خواہ بہت گہرا داغ لگائین جو اندر تک پہونچ جاے اور سمیت کو جلا دے اور مجاری سمیت کے پھیلنے کے تنگ کردے کبھی اوسکے علاج مین بعد اس تدبیر مذکورہ بالا کے مچھلی خوب پیٹ بھر کے کھلا کرتے کراتے ہین اوسکے بعد معالجات اور قسم کے کرتے ہین اور اگر سانپ کمزور ہوا اور زیادہ سمیت اوسمین نہو فقط بندش مقام لسع کی کافی ہوتی ہے اوسکے بعد اور سب علاج مشترک سے تدبیر کرتے ہین دوسری قسم سانپ کی ضعیف الاثر ہے اور کمتر اوسکے کاٹنے سے موت واقع ہوتی ہے۔ اور تیسری قسم درمیانی ہے کہ تین روز سات روز تک طبا کہتے ہین کہ جنگلی اژدہا خواہ اور بڑی بڑے سانپ جو خبیث اور زیادہ دردی السمیت ہوتے ہین اونکا علاج فقط اوسی جگہ کیا جاتا ہے جہان زخم کاٹنے سے پڑگیا ہے اور سمیت کے لحاظ سے ترباقی علاج نہین کیا جاتا ہے۔ اہل تجربہ نے کہا ہے کہ پہلا طبقہ جو شدید الرداوت ہے اوسکے بھی چند اقسام ہین ایک قسم کا نام ملکہ ہے اور یونانی مین اسی باسلیقوس کہتے ہین اسکی سمیت کا یہ حال ہے کہ جسکی طرف دیکھے خواہ جو شخص اسکی آواز سنے فوراً مرجاے ایک قسم وہ ہے جسکا نام خطاف ہے اسکا رنگ مشابہ خطاف یعنے شبیرہ کے ہوتا ہے اور طول مین قریب ایک ذراع کے ہوتا ہے اور دو گھنٹے سے پہلے قتل کرتا ہے خواہ وہ سانپ جسکا نام سقلیس خشک ہے کہ اوسکی جلد ظاہری نہایت درجہ خشک اور کھری ہوتی ہے اور لانبا تین ہاتھ سے پانچ ہاتھ تک ہوتا ہے اور رنگ اوسکا خاکستری خواہ مائل بزردی ہوتا ہے اوسکی زیادہ چمکتی ہوئی ہوتی ہین اور دو گھنٹے سے تین گھنٹے تک قتل کرتا ہے اونمین اقسام مین سے ایک وہ بھی سانپ ہے جسکا نام بزاقہ ہے اسکو قدرت ہے کہ اپنے کف دہن کو تھوکے اور دانت کو ایک دوسرے سے چوس کر لعاب دہن کو کسی شخص پر ڈالے اور جس پر تھوک پڑتا ہے مرجاتا ہے خواہ جو شخص اسکی تھوک کی بو سے کسیقدر اوسکے دماغ مین چڑھ جاتی ہے وہ بھی مرجاتا ہے سادہ طول اسکا دو ہاتھ ہوتا ہے اسکا رنگ بھی خاکستری مائل بزردی ہوتا ہے اور جسے کاٹتا ہے وہ بھی مرجاتا ہے قبل از ان کہ مقام لسع مین درد پیدا ہو ان اقسام کا ذکر کتب طبیہ مین اس غرض سے نہین کرتے ہین کہ انکے علاج کی کوئی تدبیر بیان ہو اور انکے کاٹے ہوئے کی بچنے کی امید ہے ہان یہ غرض تو ضرور ہوتی ہے کہ ان اقسام کی شناخت ہر شخص کو ہوجاے کہ اوس سے احتراز کرے۔ اور شاید کبھی وہ علاج جو

مذکور ہوا ہے شاذ و نادر نافع بھی ہوجاتا ہے۔ صم مقصد یعنی جو سانپ گونگا اور فی الفور مہلک ہو اوسکے بھی چند اقسام ہین اور اصل مصر ہین بکثرت ہوتے ہین اور کبھی بعض اقسام مین دو زیادتی بطور شاخ اور سینگ کے ہوتی ہین اور رنگ اسکے مختلف ہوتے ہین سپید اور سرخ اور اشقر اور عسلیہ اور خاکستری اور کبھی خلقت اسکی سانپ کی سی ہوتی ہے اور کبھی بعض اقسام کے واسطے دندانہ مثل صناب یعنے قبضہ سپر کے ہوتے ہین اثر وہی جو قاتل ہین فی الحال وہ بھی اسی طبقہ مین داخل ہین اور دوسرا طبقہ افاعی وغیرہ کا بھی مختلف ہوتا ہے۔ بعض دندین سے افاعی اصلیہ ہوتے ہین اور بعض افاعی بلوطیہ یعنے بشکل بلوط اور بعض افاعی معطشہ یعنی پیاس لگانے والے ہوتے ہین اور بھی بہت سی اقسام اس طبقہ مین ہین جسکا ہم بیان کرینگے کبھی سانپون کو اختلاف بھی عارض ہوتا ہے لیکن نوع مین اختلاف نہین ہوتا ہے بلکہ باوجودیکہ وہ ایک ہی قسم کے ہوتے ہین پھر بھی اور طرح کا اختلاف پیدا ہوتا ہے جب زہر و دندان کی اختلاف ہوتا ہے۔ زہر مین دانت کم ہوتی ہین اور زہر زیادہ اور تیز ہوتا ہے اور بعض سنپیرے کی یہ رای ہے کہ مادہ ہی زیادہ بری ہے کہ اوسکے دانت زیادہ ہین اور بلحاظ عمر اور سن کے بھی اختلاف ہوتا ہے جوان سانپ بہ نسبت مسن کے زیادہ برا ہے اور بنظر خباثت کے بھی اختلاف پیدا ہوتا ہے اسلیے کہ برا سانپ زیادہ برا ہے بہ نسبت چھوٹے کے اگرچہ ایک ہی قسم کے دونون ہون اور بنظر مکان اور جای سکونت کے بھی اختلاف پیدا ہوتا ہے مثلاً جو سانپ ٹیلے اور پہاڑ و پر رہتے ہین اونکی سمیت زیادہ ہے بہ نسبت اونکے جو سر زمین اور ترائی مین خواہ پانی مین رہتے ہین کبھی بنظر بھوک اور سیری کے بھی سمیت مین سانپ کی اختلاف پیدا ہوتا ہے بھوکھا سانپ زیادہ زہر دار ہوتا ہے بہ نسبت سیر کے کبھی بنظر انفعالات نفسانی کے اختلاف ہوتا ہے جیسے غصہ در سانپ اگر حالت غضب مین کاٹے کھاے زیادہ برا ہے بہ نسبت اسکے کہ وہی سانپ خواہ اوسی قسم کا دوسرا بدون حالت غیظ کے کاٹے زمانہ اور فصول کی راہ سے سمیت مین اختلاف پیدا ہوتا ہے اسلیے کہ گرمیون کی فصل مین سمیت زیادہ ہوتی ہے بہ نسبت جاڑون کے یہ بھی کہتے ہین کہ ایک ہی قسم کا سانپ جو زیادہ لانبا اور موٹا ہوا اوسکی سمیت زیادہ ہوتی ہے بعض لوگون کو گمان فاسد ایسا ہوا ہے کہ سانپ کا زہر بارد ہے جیسے افیون وغیرہ حالانکہ یہ یہ گمان محض غلط ہے اور جو سردی مار گزیدہ کو لاحق ہوتی ہے اوسکی وجہ یہ ہے کہ حار غریزی یعنے روح بوجہ مصادمت اور مخالفت تاثیر سم کے فوت ہوجاتی ہے اور اوسی کے بقا سے حرارت بدن مین ہے لہذا بعد فنار حرارت غریزی کے بارد اور سردی محسوس ہوتی ہے حار غریزی کے انتشار سے تمام بدن مین حرارت پھیلتی ہے اور جب یہ حرارت بدن مین نہ ہو اور قلب مین کسی قدر خفیف گرمی رہے کہ جو ضرور نہین کہ اطراف بدن مین وہ حرارت پھیلے۔ بعض لوگ کہتے ہین کہ خاص اصلہ جو ایک قسم سانپ کی ہے اونہین کا زہر بارد ہے اور دلکو خون کو جمع کردیتا ہے اور منجمد ہوجاتا ہے اور سبطر حسی مخدر بھی ہے۔ یہ بھی قول درست نہین ہے ہان چونکہ یہ زہر تحلیل روح غریزی کی کرتا ہے اور اوسکی موت پیدا کرتا ہے لہذا اجتماع اور خون کا عارض ہوتا ہے اور اس دعوی پر یہ دلیل ہے کہ جو حیوان سرد مزاج کا ہے فصل زمستان مین وہ مرجاتا ہے اور جس کا مزاج گرم ہے اوسکی حرارت اور حدت زیادہ ہوتی ہے یہی دلیل اون لوگونکی ہے جو اصلہ کو مزاج بارد کہتے ہین اور جو کوئی کیون نہ ہو اور کیسا ہی عالیقدر کیون نہ ہو میرے نزدیک یہ دلیل ہرگز صحیح نہین ہے اور نہ یہ دعوی صحیح ہے صغار یعنے چھوٹے چھوٹے حشرات مین درست ہو لیکن جو حیوانات کبیر الجثہ ہین اونمین اسکا کسیقدر ظہور ہے دیکھو ضرور کہ اگرچہ اوسکا مزاج گرم ہے لیکن جاڑون مین مرجاتی ہے اور اوسمین حس و حرکت باقی نہین رہتی ہے شاید سانپ جاڑون کی فصل مین اگرچہ مزاج اوسکا گرم ہے اور پھر حرکت نہین کرتا ہے اوسکی وجہ یہی ہو کہ چونکہ اوسکے مزاج طبیعی سے اس فصل کا مزاج مخالف ہو اور احوال دوسرے

جراحوں سے عارض ہوتے ہین **باسلیقوس کے کاٹنے کا بیان** اور یہ پہلی قسم ہے صم کی یعنے بجاگر اور حرمانا کی بھی یہی قسم ہے اور مجھ پر دریافت نہین ہے کہ حرمانا اور صم ایک ہی قسم سے ہین یا انمین کچھ فرق ہے ایک قوم نے کہا ہے کہ اسکا نام ملکا اسواسطے رکھا ہے کہ اسکے سر پر ایک چوٹی تاج کی صورت پر ہوتی ہے اور دو بالشت سے لیکر تین بالشت تک لمبی ہوتی ہے اور اسکا پیٹ زیادہ موٹا ہوتا ہے اور آنکھین اسکی دونون سرخ ہوتی ہین رنگ اسکا سیاہی اور زردی مائل ہوتا ہے جو چیز اسکے بدن سے ملتی ہے اوسے جلا دیتا ہے اور جہان رہتا ہے اوس جگہ گھاس وغیرہ نہین اوگتی ہے اگر کوئی پرندہ اسکے سوراخ کو اوپر سے اوڑ کر نکلنا چاہے گر پڑتا ہے اور ہلاک ہوجاتا ہے اور جو حیوان اسکی چاپ پاتا ہے بھاگ جاتا ہے اور اگر کہین اسکے نزدیک کوئی جانور پہونچ جاتا ہے سُن ہوکر رہ جاتا ہے اور اسکے صفیر اور آواز کے سن نے سے ایک تیر کے پھینکنے تک جو آدمی خواہ جانور سنے مرجاتا ہے اور جس شخص پر دور سے اسکی آنکھ کا اثر پہونچ وہ بھی مرجاتا ہے اور اتنی تیزی اسمین ہے کہ جو شخص اسکی طرف دیکھے وہ بھی مرجاتا ہے جسے یہ سانپ کاٹے اوسکا بدن پگھل جاتا ہے اور پھول کر صدید اور پانی بدبودار اوسکے بدن سے جاری ہوتا ہے اور بعد ازان مرجاتا ہے اور جو اس میت کے قریب جاوے وہ بھی مرجاتا ہے اور کمتر اسکے جوار اور قرب کو ضرر سے بچات پاتا ہے۔ ہان اگر کسی عصا اور چھڑی وغیرہ سے اوسکو ہٹا کے خواہ چھوٹے البتہ کمتر مضرت پہونچتی ہے اور یہ بھی مشاہدہ مین آیا ہے کہ ایک سوار نے اپنے نیزہ سے اس سانپ کے مس کیا سوار مع گھوڑے کے مرگیا اور گھوڑے کی تھوتھنی مین اسنے کاٹا گھوڑا اور سوار دونو مرگئے یہ سانپ بلاد ترک اور لوبیہ مین اکثر پیدا ہوتا ہے **علامت ملکا یا بجاگر سانپ کے کاٹنے کی** آدمی خود بخود بدون کسی سبب ظاہر کے مرجائے خصوصاً اگر ایسی جگہ پر مری جہان اس سانپ کے رہنے کا یقین ہو اور ہرگز اسکے کاٹنے کا علاج نہین ہے **حرمان کا بیان** حرمان کا ذکر ہمنے کیا ہے اور کہا ہے کہ اوسکے صفات قریب اوصاف ملکہ کے ہین کہ وہ سیدھا نہین چلتا اور فقط کاٹنے کے ذریعہ سے وہ قتل نہین کرتا ہے بلکہ دھنی اور صفیر کے سنانے سے بھی قتل کرتا ہے اور جس حیوان کو یہ سانپ کاٹتا ہے اوسکا گوشت مہرہ ہوکر رہ جاتا ہے اور مرجاتا ہے اور جو حیوان اسکے قریب جاتا ہے وہ ہلاک ہوتا ہے لیکن ارباب تجربہ نے اسکا قد خلاف قد ملکہ کے لکھا ہے اور گمان کیا کہ ہے ایک ذراع سے ڈیڑھ ذراع تک لانبا ہوتا ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ حرمان کے کاٹے ہوئے کو کوئی علاج نفع نہین کرتا ہے اور کسقدر جو دوا نفع کرتی ہے وہ یہی ہے کہ تخم خشخاش دو درہم تک اور جند بیدستر بھی اسیقدر وہ بھی مفید ہے اسکا مشاہدہ ایک قوم نے کیا ہے **علامات کاٹنے اوس سانپ کی جسکا نام خطاف ہے** اور یہ سانپ صم کی قسم مین ہے جس کو یہ سانپ کاٹتا ہے اوسے ہچکی اور تغیر لون اور حذر اور برد اعضا اور سیاہی اور پلکون کا بند ہونا اور شدت خفقان بھی اوسکو بالخصوص عارض ہوتا ہے اور درد بھی بہت زیادہ ہوتا ہے اور علاج اس شخص کا وہی ہے جو علاج بجاگر کا ہے اور اوسے ہم بیان کرچکے ہین **علامات اوس سانپ کے کاٹنے کے جسکا نام اسقیوس ہے** اور یہ بھی **بجاگر کی قسم مین ہے** یہ سانپ جسے کاٹے اوسپر وہی اعراض طاری ہوتی ہین جو خطاف نامی سانپ کے کاٹنے سے پیدا ہوتے ہین کہ رنگ اوسکا متغیر ہوتا ہے اور بدن مین سُن پیدا ہوتا ہے اور ہچکی زیادہ آتی ہے اور اعضاے بدن سرد ہوجاتے ہین اور پلکین بند ہوکر خشکی اونمین پیدا ہوتی ہے علاج اوسکا وہی ہے جو صم کا علاج ہے **بزاقہ اور اسقلیوس کے کاٹنے کا بیان** جس کو یہ دونون سانپ کاٹتے ہین وہ شخص ہمیشہ حرکت بحالت سکوت مبتلا ہوتا ہے اور یہ کیفیت اوسکی بعد اون احوال کے ہوتی ہے جو اسقلیوس کے باب مین مذکور ہوئے ہین

اور جلن پیدا ہوتی ہے اور آنکھوں کی سفیدی زرد ہو جاتی ہے اور گردن اینٹھنی لگتی ہے اور کزاز پیدا ہوتا ہے نبض کا انتظام بالکل یا مختل ہو جاتا ہے اور درد کا احساس اسے نہیں ہوتا ہے اور کبھی ابتدا میں ایسا درد جس سے قے پیدا ہو محسوس ہوتا ہے جو اوسکے پاس موجود ہوتا ہے اوسی معلوم ہوتا ہے کہ اپنی انگلی حلق میں ڈالتا ہے تاکہ قے ہو جاوے اور بعض ارباب تجربہ نے ذکر کیا ہے کہ اسقلیوس اپنا سر اوٹھا کر زہر تھوکتا ہے اب مجھ یہ بخوبی معلوم نہیں ہے کہ یہ قسم وہی ہے جسکا میں اوپر ذکر کر چکا ہوں یا اینکہ یہ دوسری قسم ہے اور بصفات کی قسم میں داخل ہے لیکن اس تجربہ کار نے یہ بھی ذکر کیا ہے کہ اسکے کاٹنے کا مقام اسقدر ہوتا ہے جیسے سوئی چبھ گئی اور اوس جگہ ورم نہیں ہوتا ہے کہ اور تھوڑا تھوڑا سا خون سیاہ اوس سے بہتا ہے اور غشاوہ چشم بھی اوس شخص کو عارض ہوتا ہے جسکو یہ کاٹے اور اوجھ اور فم معدہ میں درد پہلے پیدا ہوتا ہے اوسکے بعد تمیض اصر اور سبات پیدا ہوتا ہے اور ایک روز کی تھائی یعنے تخمیناً آٹھ گھنٹے سے زیادہ زندہ نہیں رہتا ہے

علاج اوسکا وہی ہے جو صم کا علاج مذکور ہوا **مقرنہ کا بیان** یہ بھی صم کی ایک قسم ہے طول میں ایک ذراع سے لیکر دو ذراع تک ہوتا ہے اسکے سر پر دو بلندی مثل دو سینگھ کی ہوتی ہے اور اسکے بدن کا رنگ مثل رنگ کے ہوتا ہے اور اسکے پیٹ پر فلوس خشک اور سخت ہوتے ہیں چلتے وقت آواز کھڑ کھڑ کی پیدا ہوتی ہے اور دانت اسکے برابر اور سیدھے ہوتے ہیں ترچھے نہیں ہوتے اور اکثر ریگستان میں پیدا ہوتا ہے ایک قوم نے کہا ہے اسمیں ایک قسم وہ بھی ہے جسے قصیرہ کہتے ہیں اور قصیرہ کہنے کی وجہ یہ ہے کہ اسکے قرن چھوٹے ہوتے ہیں اور چھوٹے ہونے کی وجہ یہ ہے کہ کسیقدر ٹوٹ کر گر جاتے ہیں اور اسکے بھی چند اقسام ہیں چھوٹے اور صغیر اور دونوں طرف کے جبڑے اسکے بڑی بڑی ہوتی ہیں اور اسی وجہ سے اسے لحیانیہ بھی کہتے ہیں **علامت اسکے کاٹنے کی** ایسی جگہ میں مقام لسع پر ہوتی ہے جیسے سوئی کسی نے گڑوئی ہے خواہ ایک کیل چبھوئی کسی نے گاڑی ہے اور گرد اگرد جسم کتی ہے اور تمام بدن اسکا گران اور بھاری ہو جاتا ہے اور دونوں پپوٹے سوج جاتے ہیں اور دوران اور ظلمت بصر اور ذہاب عقل پیدا ہوتی ہے **علاج** اوسکا بھی صم کا علاج ہے اور خاص علاج اوسکا یہ ہے کہ تخم ترب ہمراہ شراب کے پلایا جاوے اور خصوصاً اگر قے یہ دوا پلا کرائی جاوے بہت عمدہ ہے اور قے ہو جانے کے بعد زیرہ ہندی اور سمسم بھی نافع ہوتی ہے شراب ملا کر اور جند بیدستر ہمراہ شراب کے اور فوذنج بری ہمراہ شراب اور تخم ترنج عجیب النفع ہے اور کاٹنے کی جگہ پر نمک سائیدہ ہمراہ فطران کے اور پیاز سرکہ میں کوٹا ہوا نافع ہے **اوس سانپ کا بیان جسکا نام اودریس اور کروسودروس ہے** یہ سانپ آگریانی میں پایا جاوے۔ اہل یونان اسکو اودروس کہتے ہیں اور آگر خشکی میں پایا جاوے اوسکا نام کروسودروس ہے اور اصلہ صم سے یہ چھوٹا ہوتا ہے اور اوس سے اسکی گردن بھی چوڑی ہوتی ہے اور اسکا خطر اور ضرر بھی نسبت اوسکے زیادہ ہوتا ہے اور جہاں کاٹتا ہے اوس جگہ درد شدید پیدا ہوتا ہے اور التہاب اور سوزش بھی پیدا ہوتی ہے بعد ازاں وہ مقام سبز ہو جاتا ہے اور پھٹ جاتا ہے اور جسکو کاٹی اوسکو دوار اور قے بدبو صفراوی اور حرکت غیر منظم اور ضعف قوت عارض ہوتا ہے اور اکثر اوقات تین گھنٹے کے اندر وہ شخص مرجاتا ہے اور تین گھنٹے سے زیادہ گذرنے نہیں پاتی اور اگر بوجہ اسکے کہ دریائی قسم میں زہر کم ہوتا ہے کوئی شخص بچ جاوے خواہ اسوجہ سے کہ موسم کا مزاج قوی ہو اور سیر اثر زیادہ نہیں ہوتا پھر بھی امراض ایسے لاحق ہونگے کہ اونسے اچھا ہونا اسکا دشوار ہوگا **علاج** پہلے علاج عام سے معالجہ کریں اور خاص معالجہ اوسکا ایک یہ ہے کہ کبر کو پاک کیا ہوا اور حب الآس ہر ایک بوزن ایک درہم ہمراہ مار العسل کے خواہ ہمراہ شراب کے استعمال کریں اسیطرح زراوند دو درہم ہمراہ شراب کے یا ہمراہ سرکہ کے نیم بیں پانی ملا ہوا اسیطرح عصارہ مغز اسیون بھی مفید ہے اور ضماد جوشہ اور زیت اور فوذنج کو ہی کاٹے پر پوست

بیخ بلوط وغیرہ تنہا ایک ایک جزو خواہ سب کو ملا کر اور نیز آرد جو ملا کر کہ ین آذریس کا بیان ہین آذریس کا ذکر اس مقام پر اس لحاظ سے کرتا ہون کہ مجھ کو شبہہ ہے اس بات کا ہے کہ آذریوس اور آذریس مین کچھ فرق ہے یا دونون ایک قسم ہین اور وجہ اشتباہ کی یہ ہے کہ نساخ اور کاتبون کا تصرف ان دونون لفظ مین ایسا ہوا ہے جیسے اور الفاظ یونانی مین اسطرح ہو جاتا ہے۔ لیکن مینے جس کتاب سے یہ مقام لکھا ہے اوسکے مصنف نے اس کے کاٹنے کے چند اعراض اور بھی ذکر کیے ہین اوس مصنف نے کہا ہے کہ اسکے کاٹنے سے حرارت پیدا ہوتی ہے اور زخم چوڑا ہوتا ہے اور رنگ تیرہ ہو جاتا ہے اور اوس مقام سے رطوبت سیاہ بکثرت نکلتی ہے جو بدبو اور متعفن ہوتی ہے اور علاج ان لوگون کا بہت دیر مین منجح ہوتا ہے اور علاج مین دشواری بھی واقع ہوتی ہے اب مناسب ہے کہ اس مقام مین کوئی اور شخص اہل اور نظر کرے اور اسکی تحقیق کرکے لکھے تاکہ یہ اشتباہ برطرف ہو جاوے اور اسکی اصلی کیفیت کو پہچان لے **اب ہم طبقہ ثانیہ کیطرف منتقل ہو کر بیان اوسکا بہ تفصیل کرتے ہین** اور جتنے امور متعلق بہ بسع ہین اونہین مشروحاً بیان کرتے ہین **بیان عام بسع افاعی اور اوسکے احکام کا** بدترین افاعی اور بدترین اژدھے کی وہی قسم ہے جو نر ہے اور مادہ بہ نسبت نر کے اسلم ہے اور مادہ کا کاٹنا اسطرح پر دریافت ہوتا ہے کہ اگر دو دانت سے زیادہ کا نشان پڑا ہو اوسطرف جدھر سے کاٹا ہے اور کاٹنے کے ساتھ ہی دونون دانت خواہ کل دانتون کے نشان سے خون برامد ہوا اوسکے بعد صدید غسالی نکلے اور کبھی ابتدا مین صدید ہوائی نکلتا ہے پھر زیتی پھر زنگاری مستحیل بطرف جوہر سم کے ہو کر نکلتا ہے اور رنگ بھی اوسکا زہر کا ہو جاتا ہے اور مقام بسع مین درد پیدا ہوتا ہے پھر وہ درد چلتا ہے اور متحرک ہوتا ہے بعد ازان ورم پیدا ہوتا ہے قریب موضع بسع کے اور مونہہ مین خشکی پیدا ہوتی ہے اور احشا مین التہاب پیدا ہوتا ہے اور تمام بدن مین تپ پیدا ہوتی ہے کہ اوسکے ہمراہ لرزہ بھی ہوتا ہے اوسکے بعد ٹھنڈا پسینا نکلتا ہے اوسکے بعد فسادلون عارض ہوتا ہے اور رنگت مائل بہ طرف سبزی کے ہو جاتی ہے اور دوار اور تواتر نفس کا ہیجان ہوتا ہے اور سانس مین کوتاہی اور سستی اور ہچکی عارض ہوتی ہے اور کبھی کبھی قے کسی غلط ماری کی ہوتی ہے اور عسر بول پیدا ہوتا ہے اور مسوڑھے اور سر بھاری ہو جاتا ہے اور بیشتر غاف بھی پیدا ہوتا ہے اور پیٹھ مین کسی قسم کا بوجھ پیدا ہو کر عرق پیدا ہوتا ہے اور بدن مین کپ کپی بہت زور سی اور پھر غشی پیدا ہوتی ہے اکثر جو شخص اس صدمہ سے مر جاتا ہے وہ تین دن کے اندر مرتا ہے اور کبھی کوئی شخص سات روز تک بھی زندہ رہتا ہے **علاج مار گزیدہ کا بطور قاعدہ کلی کے پہلے قواعد مشترکہ کا لحاظ** کرنا چاہیے اوسکے بعد قوی علاج یہی ہے کہ تریاق افاعی کا استعمال جلد کرین اور اگر تریاق مذکور کے استعمال مین تاخیر ہو کبھی تریاق کا نفع ممکن ہوتا ہے اور کبھی ممکن نہین ہوتا ہے اور اس بات کا خیال کرنا کہ اجزاے تریاق خود آلہ سم ہو جاتین گی مناسب نہین اسلیے کہ طبیعت باذن خالق تعالی استعمال آلات کرتی ہے اور جو شے غریب ہے اور طبیعت بدنی سے خارج ہے اوسی ممکن نہین ہے کہ استعمال آلات کرے یہان اگر طبیعت اور امر غریب دونون کا ہیجان واقع ہوا اسوقت شاید کسیقدر مفید بھی ہو۔ اگر مار گزیدہ بکثرت استعمال شوم لینے لہسن اور شراب کا کرین شاید جمیع اقسام کے علاج سے مستغنی ہو جاے اسطرح کہ ثرات اور بصل ہمراہ شراب اگر یوم بہم نہ پہونچے اطبا نے ذکر کیا ہے کہ اُمیل یعنے گوزن برشتہ اگر کھلائین فوراً مفید ہوتا ہے حرمل بھی ایسی دوا ہے جو سانپ کے کاٹنے سے نجات دیتی ہے اسیطرح لب حب ارج کا خاص تریاق سانپ کے کاٹنے کا جو قوی الاثر تریاق ہے ایک یہ ہے انیسون اکسوفاغن یعنی بائیس درہم فلفل چار درہمی پوست زراوند مدحرج چند بیدستر ہر واحد ایک درہمی بذر بلو طلا یعنے دو تاب انگور مطبوخ

سے معجون کریں مقدار شربت بقدر ایک جوزہ کے۔ ایضاً۔ مرکی جندبیدستر فلفل زرنیخ احمر ہر ایک ایکدرہم تخم شبت دواقیہ طلا کے ذریعہ سے معجون کریں۔ ایضاً۔ تخم خنذقوی زراوند مدحرج سداب بری اور وہ حریل نہیں ہے جیسا بعض لوگوں نے غلط گمان کیا ہے بلکہ وہ خود سداب کی ایک قسم خاص ہی واجب ہی کہ مسکہ بکثرت کھلائیں اور خصوصاً پرانا کھن کہ اکثر فقط اسی کی استعمال سے شفا حاصل ہوتی ہے اور آبزن میں دودھ کے بٹھائیں اور بہ تکلف اوسی تنبہ اور بیدار کیے رہے اور چلنے اور ٹہلنے کی اجازت دیں اور بعض اوقات میں حمام معرق کرائیں یعنے جس حمام سے پسینہ نکلتا ہے اور انفحہ وغیرہ کا استعمال کریں بعد حمام کے بہتر ہے کہ تازہ انفحہ ارنب کا کھلائیں کہ وہ بھی پاکیزہ ہوتا ہی اگر چار اوقیہ شراب کی ہمراہ خوب ملا کر استعمال کریں اور انفحہ ایل کا بھی عمدہ ہے ایک قوم نے کہا ہی کہ اگر کسی شخص کو پیاز دریائی دستیاب ہوا اور اوسے چبا کر نگل جاوے اوس رطوبت کو جو اوسمیں ہی اور بیرونی کو ضماد استعمال کرے مقام لسع میں ہرگز مری گا ایک اور قوم نے مشہور بامیڈ کا براہ تجربہ ایسا مفید پایا ہے کہ اوسکے استعمال سے مار گزیدہ کو نجات ہوتی ہے اور نیولے کا گوشت جو سرکہ اور نمک میں پکایا جاوے اور دریائی سرطان بھی اسیطرح مفید ہیں۔ ایک گروہ نے یہ کہا ہے کہ حجر حیہ اگر کسی دوسرے دغیرہ میں لٹکائیں وہ بھی عافیت پیدا کرتا ہے **بیان تمام مشروبات ممدوحہ کا جو سانپ کے کاٹے میں لوگوں نے لکھے ہیں** کہتے ہیں کہ فس صحرائی جسے سمر فنون خواہ سکرنیون کہتے ہیں کا پینا بھی بہت مفید ہی اور بیخ ترکی کی جڑ اور برگ زراوند اور بیخ زراوند مدحرج اور بیخ فاشرا اور فاشرستین اور خارلیقون جودوار انمیں سے ہم پونچ مثقال شراب شیریں ملا کر بقدر ایک درم کے بلائیں اسیطرح عصارہ اباغلس یعنے اذان الفار کا اور اسیطرح عصارہ کمون یعنے زیرہ کوہی اور عصارہ کبابہ یا قسط ہمراہ ابولوبین اور بیخ بخور مریم خواہ بزر کاسنی خواہ بیخ کاسنی ہمراہ عصارہ گندنا کی یا شبت کا۔ ایضاً۔ انفحہ ارنب اور دقیق کرسنہ خاص کر کے اور زنجبیل ہمراہ شیر زنان کے اور بیخ خرنبل جو جواسی ازدمعروف ہی وہ بھی نہایت درجہ مفید ہے اور پوست زراوند اور بیخ خنذقونی بھی اسیطرح مفید ہے۔ بعض لوگوں نے خیال کیا ہے کہ برید یعنے کوہسوقت شیر دوشیدہ میں ملا کر استعمال کریں خوب نفع کریگی اور لبن لاغیہ اور میرے گمان میں تریاق فاروی وہی ہی اور کونجی بھی نافع ہے سانپ کو بلکہ جمیع ہوام کے کاٹنے سے یا جاوشیر یوزن دو درہم ہمراہ سرکہ کے۔ ایضاً قسط یوزن تین مثقال اور خطیا نا۔ ایضاً مینگنی بھیڑی کی شراب میں ریزہ ریزہ کر کے دالیں اور بلادین اور کل ایسی چیزیں جو مقطع ہیں اور تیز ہیں خصوصاً لہسن اور پیاز اور گندنا اور مولی اور مولی کا پانی اور سب نمکین چیزیں خصوصاً جوف نیولا کا اور عقرب بھنا ہوا اور تلخہ مرغ اور کل طیور کا تلخہ جو عصارات شدید النفع ہیں اونمیں سے عصارہ سداب اور عصارہ برگ سیب اور عصارہ مرزنجوش اور سرکہ تنہا چار اوقیہ جوش دیکر اور عصارہ اطراف کرنب بنطی کا اور آدمی کا پیشاب جیسا لوگ کہتے ہیں **ضمادات جو باہر سے لگاتے جاتیں** یضمادات وہی ہیں جو سمیت کو جذب کریں اور انکا استعمال قبل از حدوث ورم کے ہوتا ہے اور یہ ضمادات اہیل اور حب الغار اور بابونج اور سنبل بریان خصوصاً اور آرد کرسنہ تنہا ایک ایک دو اخواہ شراب میں ملا کر استعمال کریں اور پانیر کا ضماد بھی بہت نافع ہے اور مرغ کا پیٹ چاک کر کے نہایت درجہ مفید ہے اگر باندھا جاوے اسیطرح ضماد گوشت افاعی کا خواہ مینڈک چاک کر کے اور ادہان میں روغن غار کا خواہ کوئی اور روغن حسہین ورق الغار کو پکایا ہو **بیان اون سانپوں کا جو کل مسامات بدن سے خون روان کر دیتے ہیں** جیسے امورلوس اور سطس یہ قسم سانپ کی بہت ردی ہے اسکے کاٹنے کے بعد تمامی

مسامات اور منافذ بدن سے خون جاری ہوتا ہے کہ جو فروح جسم مین کسی زمانہ مین ہوئے ہون اور مندمل ہوچکے ہون وہ بھی از سر نو شگافتہ ہوکر ادن سے خون روان ہوتا ہے اور دوم متصل پیدا ہوتا ہے اور قے الدم اور نفث الدم بھی عارض ہوتا ہے۔ قدماے اطبا نے بیان کیا ہے کہ یہ دونون سانپ جنکا ذکر ابھی کیا گیا ہے انکے بدن کا رنگ خاکستری ہے اور انکے پیٹ پر نقطہاے سپید ہوتے ہین اور طول نقطون کا بقدر طول نقطہاے مقرنہ کے ہوتا ہے اور بعض لوگون نے کہا ہے کہ انکے قد افعی سے چھوٹے ہین اور سر اور دم انکی باریک رنگ انکا خاکستری اور مشبہ بسیاہ یا سرخ یا سپید ہوتا ہے اور انکے سر پر لکیرین سپید رنگ متقاطع ہوتی ہین اور انکے دانتونمین آواز کر کرانے کی بوجہ یبوست کے پیدا ہوتی ہے یعنے پوست اندرون دانتونکی چونکہ خشک ہوتی ہین جیسے کوئی غضب ہین اگر دانت پیسے اور چبائے انکی بھاری ہوتی ہے دانت انکی ہموار اور برابر ہوتے ہین یہ شخص جسنے ان حیات کی یہ صفات بیان کیے ہین انکو طبقات اولی مین داخل کرتا ہے اور رکھتا ہے کہ یہ سانپ نہایت زہرین ہین اور انکے کاٹنے سے تمام مسامات بدن کے کھل جاتے ہین اور تمام مجاری طبعی کھل جاتے ہین اور اوسی خون بکثرت جاری ہوتا ہے اور کسی طرح نہین رکتا ہے اور کبھی تھوڑی سی رطوبت مائی بھی بدن سے روان ہوتی ہے تا اینکہ جو فروح مندمل ہوچکے اونسے بھی گھل گھل کر یہ رطوبت جاری ہوتی ہے بلکہ آنکھونمین جو رطوبت ہے وہ بھی بہ بہ کر نکلجاتی ہے اور بکثرت خون کی روانگی اور نفث الدم اور قے عارض ہوتا ہے اور بانیہمہ معدہ مین درد بھی پیدا ہوتا ہے۔ اور بعض لوگ کہتے ہین کہ مقام لسع مین ورم پیدا ہوکر سیاہ ہوجاتا ہے اور اوسی مقام سے تھوڑی سی رطوبت مائی برامد ہوتی ہے اور وسعت جاری ہوتی ہین اور سانس مین تنگی پیدا ہوتی ہے عسر بول عارض ہوتا ہے اور آواز بند ہوجاتی ہے سب اعضا مستر خی اور ڈھیلے ہوجاتے ہین اور تمام بدن پر ایک حالت ایسی غالب ہوتی ہے جیسے نسیان کی کیفیت ہوتی ہے اور کزاز پیدا ہوتا ہے اور دانت گرجاتے کے بعد وہ شخص مرجاتا ہے۔

علاج ان لوگونکا قریب بہ علاج اون لوگون کے ہے جنمین اصلات اور افاعی کے کاٹے کا صدمہ پہونچا سطرح کہ تراب کثیر ملا کر قے کرائی جاے بعد غذا دینے کے اور غذا اونکی طبخ نعنع ایک مچھلی سے جو بہت چھوٹی بقدر ایک بالشت کی ہوتی ہے اور حلب مین اوسکا سکار کیا جاتا ہے خواہ سمک مالح اور ثوم سے تجویز کیجاے اور بکرا دونمین سے کرائی جاے اوسکے بعد روئی مچھلی کے ساتھ کھلائی جاے جو انگیٹھی مین بھونی گئی ہو اور زبیب اور تخم ترب انکو کھلائی جائے کہ نافع ہے خصوصاً ہمراہ شراب کے اور عصارہ زوفا ہمراہ اصل السوس کے جو آسمانگونی ہو وہ بھی شراب کے ہمراہ اور کبھی سپیدہ بیضہ مرغ ہمراہ شراب کے بھی اونمین نفع کرتا ہے اور کبھی بزر قطونا نزف الدم ضماد خرفہ اور آرد جو اور برگ انگور کا جو مطبوخ ہو اور بار تنگ یا مازو اور داغ دینے سے بھی اکثر حبس خون کا اچھی طرح سے ہوجاتا ہے اور داغ اسمین کراث اور اجوائن اور سداب سے ہمراہ آرد جو اور سپیدہ بیضہ سے لگاتے ہین حیۃ معطشۃ کہتے ہین کہ جس سانپ کے کاٹنے سے پیاس کا غلبہ زیادہ ہوتا ہے اوسکا طول بقدر ایک بالشت کے ہے اور اوسکے بدن پر نشان ہاے سیاہ بہت سے ہوتے ہین اور سر اوسکا چھوٹا گردن اوسکی موٹی اور حلق اوسکی موٹی گردن سے شروع ہوکر دم تک باریک ہوتی جاتی ہے۔ ایک قوم نے کہا ہے کہ اکثر یہ قسم سانپ کی بلاد لوبیہ اور شام مین ہوتی ہے اور صورت اوسکی مثل افعی کے ہوتی ہے اور رنگ اوسکی پیٹھ پر کا دم تک مایل بسیاہی ہوتا ہے لوم اوٹھا ہوتا ہے اور بعض لوگ کہتے ہین کہ قسم اکثر سواحل و کنار دریا کی پیدا ہوتی ہے کہتے ہین جسے یہ سانپ کاٹے اوسکا پیٹ جل جاتا ہے اور التہاب اور سوزش پیدا ہوتی ہے پھر اوسکی پیاس کسطرح نہین بجھتی ہے اور پانی سے کبھی سیر

نہین جتا اور ہمیشہ پانی پیتا رہتا ہے اور پسینہ خواہ پیشاب کی راہ سے کسیقدر نہین برآمد ہوتا ہے تاآنکہ پیٹ اوسکا پھول جاتا ہے اور تمام بدن پھیل جاتا ہے اور تمام گوشت پانی بھر جاتا ہے **علاج** بعد تدبیرات مشترکہ کے اور روغن کثیر کے پلانے کی اور قے کرانے کی پھر خاص علاج اوسکا یہ ہے کہ ثفل اور رطوبات اندرونی کا اخراج کرین اور پانی جسقدر پی گیا ہے اوسے نیچے کی طرف جذب کرین اور مدرات کا استعمال جیسے طبیخ کرفس اور سنبل ہندی اور واچنبی اور اسارون اور سپیا لیوس اور فطراسالیون وغیرہ کا استعمال کرائین اور خارج بدن پر ضماد نمک اور چونہ اور زیت کا کرین اور وہ ضماد لگائین جسے ہم ایوانے کتے کے کاٹنے مین بیان کرینگے **قفازہ اور طفارہ** یہ سانپ چھوٹی اور پتلے باریک جسم کے ہوتے ہین اور اکثر یہ سانپ درختون پر لٹکے ہوئے ہوتے ہین اور جو شخص اون اشجار کے نیچے پہونچتا ہے اوپر اپنے تئین گرا دیتے ہین اور حملہ آور ہوتے ہین اسطرح جیسے کوئی تیزہ خواہ بھالا مارے مین کہتا ہون کہ ایک قسم ان سانپون کی مین نے خود دیکھی ہے اطراف دھستان مین مائل بسرخی اور وہ نہایت ردی اور زبون ہے کہتے ہین کہ اوسکے کاٹنے سے درد شدید اور ورم گرم تمام بدن مین پیدا ہوتا ہے اگر اوس قسم کا ہو جسے ہم نے دیکھا ہے اور ہلاکت بھی عارض ہوتی ہے کہتے ہین کہ علاج اوسکا مشترک ہے مثل علاج افاعی کے ایک سانپ کا ذکر اسطرح کیا ہے کہ نام اوسکا افسنا ہے اور کہتے ہین کہ وہ دونون طرف سے چلتا ہے اور جب کرتا ہے یعنے سر اور دم دونون طرف سے جست کرتا ہے اور مجھ تحقیق اسکی نہین ہے کہ قفازہ یہی ہے یا کہ وہ اور قسم ہے مگر اتنی صفت اوسکی وہ لوگ کرتے ہین کہ اوسکی سر اور دم برابر ہوتی ہین گندگی مین اور جثہ بیچ مین موٹا اور گنبدہ ہوتا ہے اوتنا ہی سر اور دم کے پاس ہوتا ہے اور مجھ گمان قطعی نہین ہے کہ جسے مین نے دیکھا ہے یہ وہی ہے یا نہین **بلوطیہ** جسے دریوس بھی کہتے ہین یہ سانپ اون پتھرون کے نیچے رہتا ہے جو گھر مین رکھے ہوئے ہون اور جس شخص کو یہ کاٹتا ہے اوسکے بدن کی کھال اوتر جاتی ہے اور جو شخص اوسے مس کرے اوسکے بدن کی جلد بھی اوتر جاتی ہے خواہ جو اوسکی دوا کرے یعنے دوا کرنے کی وجہ سے اوسکا قرب بدنی پیدا ہو بواس سانپ کی نہایت خبیث اور بدبو ہوتی ہے اور جو کوئی اسکے قتل کو درپے ہو کر تلاش کرے بذریعہ بدبو کے اوسکا پتا لگ جاتا ہے اور جو اعراض نسع افاعی سے عارض ہوتے ہین وہی اسکے کاٹنے سے بھی پیدا ہوتے ہین **علاج** وہی ہے جو افاعی کا علاج ہے اور خاص ان لوگون کو زراوند طویل کا شراب مین ڈالکر پینا اور اسیطرح بسکھپرہ اور پنج انگشت جو گیاہ مشہور ہے اور افاعی کے علاج مین مذکور ہو چکی ہے مفید ہے کہ اوسے شراب کے ساتھ ملائین اور تمر ہلیلوط کی تضمید کرین **جاوسیہ** یہ قسم سانپ کی گو بوجہ زردی رنگ کے اسکا رنگ مشابہ باجرہ کے ہوتا ہے اور جسے یہ سانپ کاٹتا ہے اوسپر اعراض ردی طاری ہوتے ہین جیسے افاعی کے کاٹنے سے پیدا ہوتے ہین اور علاج بھی بعینہ اوسیطرح کیا جاتا ہے **بیان اوس سانپ کا جسکا نام رقسا سیسطالی ہے** کہتے ہین کہ یہ سانپ مشابہ طفارہ دونون طرف سے ہوتا ہے یعنے موند اور دم کیطرف سے مگر اوس سے زیادہ بڑا اور قاتل ہے اور اعراض اسکے بعینہ وہی اعراض ہین اور علاج بھی وہی ہے جو بیان ہو چکا **حیہ رقشا جسکے رنگ مختلف ہون** بعض مجربین نے ذکر کیا ہے کہ یہ سانپ ایسا خبیث ہے کہ دوسرے دن جگہ ملسوع کا سڑ جاتا ہے اور امعا ریزہ ریزہ ہو کر گر پڑتے ہین اور ہلاکت عارض ہوتی ہے اسکا علاج وہی ہے جو افاعی صعبہ کا علاج ہے **حیہ مارسطالیس** اسکے سانپ کا بیان اسطرح کیا ہے کہ اعراض اسکے افاعی کے اعراض کیسے ہین مگر مقام لسع مین انتفاخ پیدا ہوتا ہے اور صلابت ہو جاتی ہے اور تفاتات عارض ہوتے ہین اور سیلان رطوبت خونی اور سیاہ رطوبت کا اوسی مقام سے عارض ہوتا ہے اور عقل مین بھی تغیر اور غشاوہ بصر اور کزاز و ملک عارض ہوتا ہے **علاج** اوسکا مثل علاج افاعی کے ہے اور مین نے اس سانپ کو اس مقام پر تخمیناً ذکر کیا ہے

ہین اسے پہچانتا نہین اور نہ اسکی طبیعت کو پہچانتا ہون اور اسکی جنس کو تحقیق جانتا ہون اور نہ مجھ پر معلوم ہے کہ اسکا ذکر کسپر ہوا ہی یعنے کسی اور قسم مین داخل ہے انہین فیخر نیوس کہتے ہین اسکا کا شبیہ لسع افاعی کے ہی مگر گوشت مین لسوع کے فساد اور استرخا ایسا عارض ہوتا ہے جیسے مستسقی کو عارض ہوتا ہی اور یبوست اور نسیان اور اسقام جگر اور امعاء صائم اور قولون مین لاحق ہوتے ہین اور میرا قول اس قسم کی نسبت بھی وہی ہے جو ارسطالیس مین کہا ہی یعنے مین نے اسی بھی تخمینا ذکر کیا ہے اور کبھی اس طبقہ مین اسکا ذکر نہین ہوتا ہی بلکہ طبقہ بعضہ مین ہوتا ہے اور علاج اوسکا مثل علاج افاعی کہ ہے

انمو دوطس اور لواء وس کا بیان

طول ان سانپون کا ایک ذراع کا ہوتا ہے اور رنگ انکی مثل ریگ کی اور انکے بدن مین نشانات ہوتے ہین کہتے ہین جسکو یہ سانپ کاٹے درد شدید موضع لسع مین اور ورم عظیم پیدا ہوتا ہی اور صدید دموی اوس سے روان ہوتا ہی اور متنانہ ہین اور جگہ مین اور اق بہت شدید اور پایدار عارض ہوتا ہے اور کاٹنے سے تیسرے روز ہلاکت لسوع کی عارض ہوتی ہی اور ساتوین دن کے بعد پھر مہلت نہین ملتی علاج اوسکا بطور عام کے کرنا چاہیے اور جسد بید ستر اور داجینی اور بیخ قنطوریون جوان اوقیہ مین سے ہر ایک دو درہم کے ہمراہ شراب کہنہ کے علاج خاص اوسکا ہی اور بیخ زراوند خصوصا زراوند طویل کی منفعت عظیم ہی نسبت ان اقسام کے اسیطرح افعل شوا مر یعنے مشک الجن خواہ اوسکا حصارہ خاص کر اور بیخ خبطیانا بھی علاج خاص ہی اور نباتات مین شہد کو پکا کر مشک کرین اور لوت کر لیپ لگاوین اسیطرح انار کی چھلکے اور اسیطرح قنطوریون اور تخم کتان اور کاہو اور تخم خرسل اور لبلاب اور سداب دشتی اور جعفا مختص فوم منعفہ ہین وہ بھی انکو مفید ہین وہ سانپ جسکا نام سمسہ ہی اور یہ معفنہ ہے کہتے ہین کہ یہ سانپ بلوشام اور مصر مین پیدا ہوتے ہین سر انکے چوڑے اور گردن پتلی دم چھوٹی پیٹ انکی گول سر پر انکے لکیرین اور خطوط ہوتے ہین اور انکے بدن پر خطوط مختلف الوان کے ہوتے ہین اور جب چلتے خواہ چلتے ہین پیٹ وہ لکیرین اور خط سیدھی نہین رہتے بلکہ ترچھی ہوجاتے ہین اور جس شخص کو یہ سانپ کاٹے اوسے ورم موجع اور عفونت بدن کی بعد برنزہ ہونے بدن کے اور گرنے بالون کے پیدا ہوتی ہے اور کبھی عفونت بہت حادث سرایت کرتی ہے تو اچھے بھلے آدمی کو ہلاکت عارض ہوتی ہی اور گریا یہ بھی ایک قسم افاعی کی ہے علاج وہی علاج اور جو علاج متوسط ہی درمیان افاعی کے اوسکے بعد علاج اون اعراض کا جو اسکے کاٹنے سے عارض ہوا ہے کرنا چاہیے

اون سانپون کا بیان جو بوجہ جراحت کے ایذا دیتے ہین بوجہ زہر کے

اس قسم مین وہی سانپ معدہ ہین جو بڑے بڑے ہوتے ہین اور خبیث ہین تین اژدہے کہتے ہین اہل تجربہ کا قول ہی کہ چھوٹا سا چھوٹا اژدہا پانچ ذراع کا ہوتا ہی اور بڑا تیس ہاتھ اور اس سے بھی زیادہ بڑا ہوتا ہے اور اژدہا کی دو آنکھین بڑی بڑی ہوتی ہین اور نیچے والے جبڑے کے تحت ایک بلندی مثل ذقن کے ہوتی ہے اور دانت اسکے بہت سے ہوتے ہین بعض لوگ کہتے ہین کہ اژدہے کی پیدایش اطراف قوبہ اور ہند مین زیادہ ہوتی ہی اور ہند کا اژدہا بڑا ہوتا ہے اور وہ اژدہا نوبیہ جو بلاد حبشہ مین ہوتا ہی چار ذراع تک لانبا ہوتا ہے اور ہند کا اژدہا بہت ہی بڑا ہوتا ہی کہتے ہین اونکے اوصاف وہی ہین جو ہمنے بیان کیے ہین اور چہرے اوسکے زرد اور سیاہ اور مونہہ بہت بڑے بڑے اور حاجب ایسی ہوتی ہین کہ آنکھون کو دھانپ لیتی ہین اور گردن اوسکی نفیس یعنے گول گول فلس مثل فلس ماہی کے اور ہر ایک جبڑے کے مین تین تین دانت ہوتے ہین تین کہتا ہون کہ بچشم خود دیکھا ہے ایک ایسا اژدہا کہ اوسکی گردن کے کناروں پر بال گھنے اور بڑے اوگے ہوئے تھے کہتے ہین اژدہے کے کاٹنے سے درد تھوڑا پیدا ہوتا ہے اوسکے بعد التہاب عارض ہوتا ہی اور ہر قسم اژدہے کی

بہ نسبت مادہ کے زیادہ خبیث ہے ۔ میں کہتا ہوں خبر صحیح سے معلوم ہوا ہے کہ سوائے ہندوستان کے اور بلاد میں بھی اژدہے بڑے بڑے ہوتے ہیں اور علاج اژدہے کا وہی ہے جو علاج قروح ردیہ کا ہے فقط اغاذ نیمون اور سیر شاہیہ بھی اقسام سے اژدہے کی ہے کہتے ہیں جسے اغاذ نیمون کاٹے وہی اعراض جو اژدہے کے کاٹنے سے عارض ہوتی ہیں اس شخص پر بھی طاری ہوتے ہیں اور سیر کا حال یہ ہے کہ اوسکے دانت شدید اور سخت ہوتے ہیں اور اوسکا خاصہ یہ ہے کہ جسے کاٹتا ہے اوسکے گوشت میں بدبو اور خشکی پیدا ہوتی ہے اسی جہت سے بڑی مشکل پڑ جاتی ہے اور اوسکا قرحہ اوس علاج کا محتاج ہوتا ہے جو قروح ردیہ میں بکار آمد ہے دریائی اژدہے کے کاٹنے کا بیان گندھک اور سرکہ اوس مقام پر لگائیں جہاں اسنے کاٹا ہو اور تماح کی چربی کا ضماد بھی مفید ہوتا ہے اور طرلیلا نامی ایک مچھلی ہے اوسی ساتھ قلعی کے اگر مقام پر زخم کے مالش کریں یہ بھی نافع ہے اور جوارش یہ باب ریتلا میں ہمنے لکھی ہیں خصوصاً تریاق اول اور بادزہر اسکا پلانا خواہ لیپ کرنا بھی نافع ہے دو حیوان دریائی ایسے ہیں کہ اونھیں بعض علمانے ذکر کیا ہے اور مجھ گمان یہ ہے کہ وہ دونوں دریائی اژدہے کی قسم میں داخل ہیں خواہ اونمیں داخل نہیں ایک کا نام سمور یا ہے اسے عالم نے کہا ہے کہ اسکے کاٹنے سے وہ ہی اعراض پیدا ہوتے ہیں جو افاعی کے کاٹنے سے پیدا ہوتے ہیں اور شاید اسکا علاج بھی مثل علاج افاعی کے مناسب ہو دوسرا طروغورون ہے اوسی عالم کا قول ہے جس شخص کو طروغورون کاٹے وجع شدید اور برودت بکثرت عارض ہوتی ہے اور حدر بھی پیدا ہوتا ہے اور موت بہت جلد لاحق ہوتی ہے اور یہی شخص حکیم کہتا ہے کہ اسکا علاج اوسطرح کرنا چاہیے جو سر زہر کا علاج ہے اور یہی حکیم کہتا ہے کہ زخم کاٹنے کا نطول بیگدم سرکہ سے کرنا چاہیے اور ورق خار سے ضماد کرنا واجب ہے اور مالش روغن قسط کی اور روغن حاقر قرحا وغیرہ کی جو روغن ایسے ہیں اور جن روغنوں میں قوت منصل اور انجرہ کی ہو اور مشروبات انکو واسطے فسردہ ورق خار ہمراہ سرکہ انجدان کے اور ہمراہ سداب کو خواہ مراد فلفل اور سداب ہموزن لیکر بقدر ایک درہمی کے مقدار شربت تجویز کریں اور تریاق اول جو باب ریتلا میں مذکور ہوا ہے اوسکا استعمال کریں چوتھا مقالہ آدمی اور چوپایوں کے کاٹنے کے علاج کا بیان اس مقالہ میں وہ آفات بیان ہونگی جو آدمی اور کتے اور بھیڑیے وغیرہ کے کاٹنے سے عارض ہوتی ہیں خواہ اور درندے اور تماسح اور بندر اور نیولا اور قلاب کے کاٹنے سے پیدا ہوتے ہیں اور قلاب غابی کو کہتے ہیں بیان عام کاٹے کے علاج کا بہت برا وہی کاٹنا ہے جو بھوک کی حالت میں سرزد ہوا آدمی بھوکھا ہو خواہ اور کوئی گزندہ جانور بھوکھا کاٹے جو شخص کاٹنے کا علاج کرنے کا قصد کرے پہلے مقام عرض پر ایک کپڑا زیت میں ڈبو کر رکھے خواہ فقط زیت سے اوس مقام کو بھگو لے اگر یہ تدبیر کافی نہو اور غرض اصلاح کی پوری حاصل نہ ہو شہد اور پیاز کا اور باقلا کا ضماد کریں لیکن کچا باقلا اور کچی پیاز کو چبا کر تازہ زخم ضماد کریں کہ اسطرح سے ضماد کرنا عجیب النفع ہے ۔ ایضاً طلا مرداسنگ کا اور ضماد مٹر کے آٹے کا عجیب النفع ہے اور اگر مقام ہاوف میں اور کسی طرح کا فساد نظر آئے پہلے اوسے پاک کرلیں چوسنے کے ذریعے سے خواہ پچھنے سے خواہ کسی دوائے جاذب سے اور بعد تنقیہ کرکے اور پاک کرنیکے اوسے چھوڑ دیں اور نگران رہیں اگر قیح اور ریم اوسمیں زیادہ متحقن پیدا ہو معلوم ہوگا کہ تنقیہ اور جذب قوی اور پورا نہیں ہوا تھا پھر اون ادویہ جاذبہ سے علاج کریں جسکا باب بسوع میں ہمنے بیان کردیا ہے اور اگر عضو مذکور میں فساد کسی طرح کا نہو اوسوقت معالج کو ایسی تدبیر کرنی ضرور ہے کہ ورم نہونے پائے اور جراحت کو التحام کی بھی تدبیر کرے ۔ عمدہ قسم مرہم کی

کاٹنے سے جو زخم پیدا ہوا اوسکے واسطے خواہ جنگل کے گڑنے اور پنجہ کے ناخن وغیرہ کے گڑنے کے واسطے وہی مرہم اسود ہے کہ اسکا استعمال بعد جذب فساد موضع مجروح کو کیا جاے بشرطیکہ اوسکی حاجت ہو اور استعمال سے پہلے نمک اور پانی سے موضع زخم کو دھونا ضرور ہے **آدمی آدمی کو کاٹے** اور گہرا زخم ہو تو اوس جگہ پیاز اور نمک کھنا چاہیے شہد ملاکر اور ایک دن اور ایک رات برابر اوسی طرح رکھا رہنے دین بعد ازان علاج اوسکا مرہم اسود سی کرین جو موم اور چربی اور زیت سی طیار کیا جاے اور بارزد کا ضماد اوسی کے کاٹے ہوئے زخم کی واسطے بہت عمدہ ہے اسیطرح جو سرکہ مین ملاکر بطور ضماد کی لگائی جاے اور پیاز اور شہد ایضاً وقاق کندر ہمراہ شراب اور زیت کی ایضاً استخوان بچہ گاؤ اسفندر جلاتین کہ سپید ہو جاتین شہد مین ملاکر ایضاً نمک پسا ہوا شہد کی ہمراہ اور مراد صمغ البطم کبھی زخم مین پھٹکری خشک جلاکر بھرتے ہین اور باندہ دیتے ہین اور خاکستر کرنب کو اوپر طلا کرتے ہین کبھی آدمی کو کاٹنے سے اگر فاقہ سے ہو یا ایسے حبوب کھا چکا ہو جو استعداد فاسد ہونے کی زیادہ رکھتے ہون اور اون حبوب مین سی ہو پھر خصوصاً اگر مسور کھا چکا ہو اور کسی شخص کو کاٹ کھاے ایک حالت ایسی روی عارض ہوتی ہے کہ جو نہایت بُری ہوتی ہے لازم ہے کہ موضع عضہ کو زیت سی پونچھین اور بیخ رازیانہ ہمراہ شہد اور آرد باقلا ہمراہ پانی اور سرکہ کے ضماد کرین اور ہر مرتبہ لیپ بدل بدل کر لگائین ایضاً۔ وقاق کندر ہمراہ شراب اور زیت کی۔ ایضاً استخوان بچہ نر گاؤ اسفندر جلاتین کہ سپید ہو جاے ازان شہد مین ملاکر استعمال کرین۔ ایضاً نمک پسا ہوا ہمراہ شہد کی یا مر اور صمغ البطم کا ضماد کرین کبھی زخم مین پھٹکری جلاکر سو کھی ہوئی بھر دیتے ہین اور باندھ کر اوسکے اوپر خاکستر کرنب کو طلا کرتے ہین **پلا ہوا کتا جو دیوانہ نہوا اور بھیڑیے کا کاٹنا** ان دونون کا علاج قریب اوسی کے ہے جو قانون عام مین ہمنے بیان کر دیا ہے اور آدمی کے کاٹنے کا علاج بھی ان دونون کی کاٹنے مین بکار آمد ہے اور کبھی یہی تدبیر کافی ہوتی ہے کہ فوراً بعد کاٹنے کے مقام معروف کو سرکہ سے چھڑک دین اور چند مرتبہ اوسپر کفدست سے تھپکی دین بعد ازان نطرون اور سرکہ اوسپر لگائین اور ہر ایک تیسرے دن ایسی دوا کی تبدیل کرین اور خصوصاً اگر خوف عروض مرض کلب کا ہو اور کبھی فقط یہی تدبیر کافی ہوتی ہے کہ پیاز اور نمک اور سداب اور باقلا اور بادام تلخ ہمراہ شہد کے اور بارتنگ ہمراہ نمک کی اور کگڑی کا چھلکا اور کھیرا پکا چھلکا اور فوفل خراب مین کوٹ کر استعمال کرین۔ ایضاً۔ داسنگ کا طلا کرنا اوسپر مفید ہے خصوصاً اگر بعد کاٹنے کے ورم بھی پیدا ہوا اگر سوزش زیادہ ہو مٹر کا آٹا ہمراہ شہد کی لگائین صعتر بری ہمراہ نمک اور شہد کی اور مری جو سرکہ مین بنائی گئی ہو اور جس سرکہ مین نمک گھول کر چند روز رکھ چھوڑا ہو اور یہ سرکہ پہلے دو قسم کے واسطے بھی مفید ہے **دیوانہ کتا اور دیوانہ بھیڑیا اور شغال دیوانہ کی صفات کا بیان** کتا وغیرہ جو حیوانات انسی بندی کو ہوئے کبھی وطنین ایک بیماری جسے کلب کہتے ہین عارض ہوتی ہے کہ بعد عروض اوس مرض کے ہر ایک حیوان انسیز سے دیوانہ اور بوڑھا ہو جاتا ہے یہ بیماری اسی وجہ سی پیدا ہوتی ہے کہ اوسکا مزاج سودا وی ضبیث کیطرف متمیل ہو جاتا ہے اور اوس خلط مین سمیت آجاتی ہے اور یہ تبدیل مزاج خواہ استحالہ کبھی بوجہ فساد ہوا کے پیدا ہوتا ہے اور کبھی بوجہ غذا اور اوسکے یہ کہ یہ فساد پیدا ہوتا ہے ہوا کی وجہ سے مزاج کا فساد اسواسطے ہوتا ہے کہ حرارت شدید اخلاط مین احراق پیدا کرے پس خریف مین دیوانہ ہو جاے یا برد شدید خون کو منجمد کر دے کہ مائل بہ سوداویت ہو جاے پس ربیع مین دیوانہ ہو گا صفا اور شراب سی دیوانگی اسطرح پیدا ہوتی ہے کہ جہان قصاب حیوانات کو ذبح کرتے ہین اور خون مجتمع ہوتا ہے (جیسے لکھنؤ مین بلدیہ کے

کی گرفتیاں وہان یہ کہ کتا خواہ بھیڑیا ہو پنجوا ادھر ادھر سونگھی ہوئی چیز کی کھاکر مٹرا ہوا پانی پیے اسوجہ سے اوسکے اخلاط میں سودا زیادہ ہوجاتی ہے اور سودا کی متعفن پیدا ہوا اوسکی مخالفت بدن بھی یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ تشویش افعال میں ہر وقت تغیر مزاج کی پیدا ہوتی ہے جیسے مجذوم کا حال بھی ایسا ہی ہوتا ہے اور کبھی سگ دیوانہ وغیرہ کا بدن سوج جاتا ہے اور رنگ اوسکے بدن کا خاکستری ہوجاتا ہے اور اسباب فساد مزاج اوسکے دن بہ دن بڑھتے جاتے ہیں اسواسطے کہ بعد دیوانگی کے چوکدہ بیخبر اور بیہوش ہوتا ہے نہ بھوک میں کچھ کھاتا ہے اور نہ ہر وقت پیاس کی سیراب ہوتا ہے اور جب پانی کے قریب ہوپہنچتا ہے ڈر جاتا ہے اور پینا اوسے ناگوار ہوتا ہے کبھی پانی کے دیکھنے سے اوسکے جوڑ بند میں رعشہ اور تھرتھری پیدا ہوتی ہے اور زیادہ تھرتھری اوسکے چہرہ کی جلد میں ہوتی ہے بلکہ اکثر پانی دیکھکر اسقدر خوفناک ہوتا ہے کہ مرجاتا ہے خصوصاً جب مرض دیوانگی اخیر درجہ کو پہنچ انکھ میں اوسکے غشاوہ اور پردہ پڑجاتا ہے اور ہمیشہ لہو میں بحالت جنون مبتلا رہتا ہے اپنے ہمراہیون کو ہرگز نہیں پہچانتا ہے اور بوجہ عدم شناخت کی شرح آنکھون سے بغور غصہ وروں کی طرح اونہیں دیکھتا ہے اور بڑی صورت بناکر بھونکتا ہے زبان اوسکی ہر وقت باہر نکلی ہوئی لعاب اوس سے بہتا ہوا اور کف مونہہ سے نکلتا ہوا نمک سے بیٹھ بہتی ہوئی دونون کان دبائے ہوئے اور سر جھکائے ہوئے پیچھے میں کو بڑ نکالے ہوئے اور کسی ایک طرف پشت کو پھیرے ہوئے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اوسیطرف کی ہوگیا ہے خواہ اوپر کیطرف کجی پیدا ہوئی ہے۔ دم کو پیٹ کیطرف دبائے ہوئے چلنے میں ڈرتا ہوا اور جھومتا ہوا جیسے متوالا خواہ کوئی رنجیدہ خاطر اور مغموم چلے اور قدم قدم پر اوسکا حال بدلتا رہتا ہے جب کوئی شبیہ یا صورت اوسکی نظر میں آتی ہے اوسپر جھپٹ کر حملہ کرتا ہے چاہے وہ مثل دیوار کی ہو یا درخت یا کسی حیوان کی اور اکثر حملہ بھونکنے کے ساتھ نہیں ہوتا ہے جیسے تندرست اور صحیح کتون کا قاعدہ ہے کہ بھونکتے بھونکتے حملہ ور ہوتے ہیں بلکہ دیوانہ کتا بےچاپ اور بےتہ حملہ کرتا ہے اور جبکہ کاٹتا ہے آواز اوسکی پڑی ہوئی معلوم ہوتی ہے اور صاف آواز بھونکنے میں نہیں نکلتی ہے۔ جس راہ سے وہ نکلتا ہے کتے وغیرہ دور دور بھاگتے ہیں اور اوسکے قریب نہیں آتے بلکہ جس طرف وہ جاتا ہوا ودھر رخ نہیں کرتے اور شاید اگر بھولے سے کوئی کتا اوسکے قریب پہنچ جاوے دم ہلانے لگتا ہے اور چاپلوسی اور خوشامد کی حرکات کرتا ہے اور اوسکے سامنے بہت منکسر اور فروتنی سے پیش آتا ہے اور دلی ارادہ یہی ہوتا ہے کہ کب آنکھ بچے اور کب بھاگ جاوے بادیوانہ کتے سے زیادہ برا ہے اور اسیطرح جو حیوان مقدار جسامت میں قریب بھیڑیے کے ہے اور شغال لینگڑ کے قریب ہے

باقیماندہ حیوانات جو دیوانہ ہوجاتے ہیں بعض اہل تجربہ نے کہا ہے کہ خرگوش بھی دیوانہ ہوجاتا ہے اور نیولا بھی اور بعض لوگون نے بیان کیا ہے کہ ایک ثعلب یا خچر دیوانہ ہوگیا تھا اور اپنے ہمراہی کو جو اوسی قسم میں سے تھا کاٹا وہ بھی مجنون ہوگیا اور اوسکا جنون بھی ویسا ہی تھا جیسے کاٹنے والے کو جنون عارض تھا

احوال جو دیوانے کتے کے کاٹنے سے پیدا ہوتے ہیں جب کسی آدمی کو باولا کتا کاٹتا ہے اوسوقت تو سوائے اوس زخم کے اور کچھ معلوم نہیں ہوتا جسمیں درد ہوتا ہے جیسے اور حیوانات کے کاٹنے سے درد اور زخم پیدا ہوتا ہے پھر تھوڑے دنون بعد فکر بد اور خواہای فاسدہ اس شخص پر طاری ہوتے ہیں اور ایک حالت مثل حالت غضب کے پیدا ہوتی ہے اور وسواس اور اختلاط عقل اور بدون سوال کے جوابات واہی تباہی دینے خواہ سوال از آسمان اور جواب از ریسمان واقع ہوتا ہے اور انگلیان اپنی اینٹھتا ہے اور اطراف بدن کھینچتا ہے اور روشنی اور چمک سے بھاگتا ہے اور حجاب معدہ میں اختلاج پیدا ہوتا ہے اور ہچکی اور پیاس اور خشکی مونہہ کی اور اژدحام سے گریز کرنا تنہائی کو پسند کرنا اور کبھی بعض صورتون کو بالخصوص ناپسند کرکے اور انکی دشمنی پیدا کرنی اعضا میں سرخی پیدا ہوتی ہے خصوصاً چہرہ میں اور پھر چہرہ میں قرحہ پیدا ہوتا ہے

اور درد زیادہ پیدا ہوتا ہے آواز بیٹھ جاتی ہے اور اکثر رویا کرتا ہے آخر پین پانی سے بلکہ سب تر چیزون سے ڈرنے لگتا ہی اور جو شے اوسکے قریب جاتی ہی اوسسے کتا خیال کرکے ڈرتا ہے اور کبھی ڈرتا تو نہین مگر بدہ اور ناپسند جانتا ہے اور کبھی مٹی مین لوٹنے کو ناپسند کرتا ہی اور کبھی سیلان منی بلا شہوت اوسے عارض ہوتا ہے اور آخر کار سودی بہ طرف تشنج اور کزاز کے مزور ہوتا ہی اور سر دپسینا نکلتا ہے اور غشی طاری ہوکر مرجاتا ہے اور کبھی قبل پیدا ہونے ان احوال کے مرجاتا ہے اور فقط پیاس کا غلبہ اوسکا مہلک ہوتا ہے اور کبھی پانی پینے کا ارادہ کرتا ہے پھر قریب مونہہ کے لیجاتا ہی ناگوار ہوتا ہی اور پھینک دیتا ہی اور کبھی ایک جرعہ خواہ دو ایک گھونٹ پی لیتا ہی تو اچھو ہوجاتا ہے اور گلے مین پانی پھنس جاتا ہی اسیوجہ سے مرجاتا ہی اور کبھی کتون کی طرح بھونکتا ہی اور آواز میٹھی ہوتی ہے اور گلا پڑا ہوا اور کبھی آواز اوسکی بند ہوجاتی ہے اور مثل مسکوت کے ہوجاتا ہے اگر کوئی پکارے جواب نہین دیتا ہی اور کبھی اوسکے بول مین ایک شے لعبی عجیب طرح کی برائی ہوتی ہے گمان ہوتا ہی کہ یہ کوئی حیوان زندہ برامد ہوا ہے اور گویا کتے کے پلے ہین کہ پیشاب کی راہ سے نکلتے ہین اور اکثر اوقات اوسکا بول رقیق ہوتا ہی اور کبھی سیاہ بھی ہوتا ہی اور کبھی پیشاب بند بھی ہوجاتا ہے پھر اوسے قدرت پیشاب کے دفع کرنے کی نہین باقی رہتی ہے اور پیٹ اوسکا اکثر خشک ہوتا ہی **عجائب احوال** سے اوسکے یہ ہے کہ آدمی کے کاٹنے پر حریص اور بعد ہیجان اس مرض کی اگر کسیکو کاٹ کھاوے اوسکو بھی عوارض اور اعراض لاحق ہوتے ہین اور اسیطرح اوسکا جھوٹا یا پانی اور جھوٹا کھانا جو شخص کھالے اوسی کیسی وہی کیفیت لاحق ہوتی ہی اور جو شخص مبتلا اس مرض کا ہوا اور اوسکی نوبت یہ پہونچی کہ پانی دیکھکر ڈرنے لگے پھر اوسکی صحت بذریعہ علاج وغیرہ کے نہین ہوسکتی خصوصاً جب اس درجہ کو اوسکا حال پہونچ جاوے کہ آئینہ مین اپنا چہرہ دیکھے اور نہ پہچانے یا اوسکے خیال مین کتی ہر وقت متخیل ہوا کرین اور جدھر دیکھو اوسے کتی ہی نظر آوین وہ بھی قابل علاج کے نہین رہتا اور اہل اطبا نے ایسے مرضا مین سے دو شخص ایسے دیکھے ہین کہ اس درجہ پر اونکا مرض پہونچ گیا تھا اور پھر زندہ رہے لیکن وہ دونون مریض ایسے تھے کہ انہین یہ مرض کتے کے کاٹنے سے نہین عارض ہوا تھا بلکہ آدمی جو مبتلا کلب الکلب ہین تھا اوسکے کاٹنے سے یہ مرض پیدا ہوا تھا اور قبل از آنکہ پانی سے ڈرنے کی نوبت پہونچے اوسکا علاج قریب بہ نفع ہی اور کبھی ایک ہفتہ کے اندر کم سے کم اور سال بھر مین زیادہ سے زیادہ اس مرض کا مریض مرجاتا ہے جیسا اثر کم و بیش ہوا اور مدت درمیانی کثیر الوقوع چالیس روز کی ہے ایک قوم جنکی صداقت بخوبی ظاہر نہین ہی اونکا دعوے یہ ہی کہ سات برس کے بعد پانی سے ڈرنے کی کیفیت طاری ہوتی ہی اور بعض لوگ اور شاید رفیس حکیم کا یہ قول ہے کہ پانی سے ڈرنے اور مٹی کیچڑ مین لوٹنے کی محبت اور آرزو کا سبب یہ ہی کہ یبوست اور خشکی چونکہ اوسکے مزاج مین مستحکم ہوگئی ہی لہذا امتلائی اور مفرط اوس مزاج جدید اوسمین مستحکم سی کراہیت کرتا ہی اور کیچڑ مین لوٹنے کا آرزومند ہوتا ہی اور اس قول کیطرف میرا میلان خاطر نہین ہے اور نہ مجھے دلیل پسند ہی اسلیے کہ مائل اور راغب ہونا بطرف ایسی چیز کے جو موافق مزاج غریب اور مستحکم کی ہو محض بے اصل اور بے ٹھکانے کی بات ہے۔ دیوانے کتے کے کاٹنے سے جو مرض پیدا ہوتا ہی اوس مریض مین سب سے زیادہ اسلم وہ مریض ہی جسکے مقام زخم سے خون بہ کثرت جاری ہوا اسیطرح اگر بعد استعمال اودیہ تریاقیہ کے خون کا پیشاب کرے کہ وہ شخص پانی سے ڈرنے کی حالت سے بچکر نجوف ہوجاتا ہے یعنی اس روداد حال کو اوسکا انجام نہین ہوتا ہے **فرق دیوانے کتے کے کاٹنے مین اور باولے حیوانات کے کاٹنے مین کیا ہے** کبھی بعض آدمیون کو کتا کاٹتا ہے اور جو جو آثار اوپر مذکور ہوئے ہین اونمین سے کوئی اثر اوسپر طاری نہین ہوتا ہے اور فقط اوسکے علاج کی وہی تدبیر درکار ہوتی ہے جو علاج مین زخم کے لائق ہے اور مانند مال زخم کا کرتا

پس اسقدر ضرور ہوتا ہی اور کچھ نہین لیکن اگر زخم کا اندمال کرین اور اوس زخم کو متقیح نہونے دین چونکہ یہ زخم دیوانے کتے کے کاٹنے سے پڑگیا ہی اور اوسکا متقیح ہونا ضرور ہے باین نظر یہ علاج منافی اوسکے ہوتا ہے یہ اشکال اسی وجہ سے دریپیش ہوتا ہی کہ ابھی تک کوئی اور اثر سوای زخم کے ظاہر نہین ہوا اور آیندہ اور آثار کے ظہور کا احتمال قوی ہی اور جب دن آثار کا ظہور بقوت محتمل ہے پھر اگر زخم کو بلا تقیح مندمل کردی بلاکت مریض کا منفذ قوی ہوتا ہے۔ ایسے وقت مین حاجت ہوتی ہے کہ چند علامات ایسی تلاش کیجاوین جنسے اوس مریض کا حال بخوبی ظاہر ہوجاوی ایسی مریض کی علامات مین بعض اطبا نے کہا ہے کہ اگر جو ملی کیلکر خواہ کوئی اور جو زخم پر رکھین اور ایک گھنٹہ کے بعد مرغ کو کھلاوین اگر مرغ اوسی سونگھکر چھوڑدی اور نہ کھائے معلوم ہوگا کہ اس شخص کو دیوانے کتے نے کاٹا ہے اور کھاکر مرجاوے تب بھی دیوانہ کتے کا کاٹا ہوا ہی یا ایک مگرارونی کا لیکر جو رطوبت اس زخم سے بہتی ہو اوسمین تر کرکے اور کتونکے سامنے پھینکدین اگر سونگھکے چھوڑدین دریافت ہوگا کہ دیوانے کتے کا زخم ہے یہ بھی ایک علامت اوسکی بیان کرتے ہین کہ اگر کوئی سرد چیز اوسکے بدن تک پہونچے بدن مین سخونت پیدا ہوگی مین کہتا ہون یہ علامت کچھ اس مرض سے خصوصیت نہین رکھتی ہے علاج پہلا علاج تو یہی ہے کہ اوسکا زخم پورا نہ باندہا جاوے بلکہ زخم کو پورا باندہا جاوے اور پھیلا تا رہین اگر خوب چوڑا نہوا اور رطوبات کا چوسنا اور بچھنے کا لگانا جو تدبیرین باب بسع مین مذکور ہوچکی ہین اور کم سے کم زخم کا اندمال سے روکنا بنظر احتیاط کے چالیس دن درکار ہے اور اگر ابتدا مین جذب مادہ کی تدبیر بھی کیجاوے اور پھر زخم پورے نہ باندہے اس سے عمدہ کیا تدبیر ہوسکتی ہے اور زیادہ نافع یہی تدبیر ہے اور اگر براہ خطا عمدہ طور پر جذب نہوا اور زخم مندمل ہوگیا واجب ہی کہ انگور زخم کا پھاڑدالین اور اندمال باقی نہ رہنے دین اور کمال مبالغہ اور اہتمام اسی امر مین کرین اور مفتحات کا ضماد اوسپر دایل ایام مین کرین جیسے جاوشیر اور جزاور قوم اور مرحم زفت ہمراہ جاوشیر اور سرکے کے نسخہ کسیقدر سرکہ لیکر بشرطیکہ پرانا ہو اور خالص ہو اوسمین زفت ایک طل اور جاوشیر تین اوقیہ ملاکر استعمال کرین پہلے جاوشیر کو سرکے مین بھگوین تا اینکہ گھگھاہٹ بعد اذان اور ادویہ کو ملاوین اکثر ایسے مقام پر اذان اور پانی بھی کافی ہوجاتی ہین اور جو چیز بھی اوبالی ہوئی اور حلتیت مرکب ہو خواہ مفرد ہو اوسلیق بھی اور کھلی اوسکے ہمراہ روغن زرد بھی داخل کیا جاتا ہی اور کبھی احتیاج اودیہ اکالہ کی ہوتی ہی جیسے فلونیون اوسکے بعد روغن زرد لگایا جاتا ہے۔ زخم کی پھیلانے والی اودیہ مین سے ایک یہ طریقہ ہے کہ نمک تین جزو اور نوشادر دو جزو قلقدیس آٹھ جزو اقیل بیان سولہ جزو شراب چار جزو سرکہ دس جزو نحاس محرق چار جزو زنگار تین جزو تخم فراسیون دو جزو سبکو پارچہ پیس کر کے مرکب کرین اور ابتدا مین تعریق یعنی پسینا نکالنے کی جو تدبیر ممکن ہو کیجاوے پھر نہانے سے خواہ حمام مین لیجانے سے اور ایام اولے مین استفراغ پر جرأت نکرنی چاہیے بلکہ جذب مادہ بطرف خارج کا کرنا چاہیے اسلیے کہ استفراغ کی تدبیر کبھی ایسی مضر ہوتی ہے کہ نفوذ سم کا بطرف عمق کے ہوجاتا ہے۔ اور اگر جذب بقدر امکان کرچکین اوسکے دو دن خواہ تین دن بعد اوس بقیہ کے استفراغ کی فکر کرنی چاہیے کہ شاید اندر کیطرف نفوذ کرگیا ہو اور اگر جذب کی تدبیر نہ کی ہو اور غفلت سے ایام اول گذر گئے پھر اوسوقت استفراغ ہی واجب ہوتا ہے اور اب استفراغ قوی تر ہونا چاہیے اور اگر امتلاء خون پایا جاوے فصد کھولنی چاہیے ورنہ فصد کی کچھ ضرورت نہین ہے اور فصد کے بعد خون کے رنگ کا دیکھنا کچھ ضرور نہین ہے کہ جب رنگ نکل جاوے بند کرین بلکہ جسقدر کثرت خون کی ہو اوسی مقدار نکال ڈالنا چاہیے اور مسہل ایسی دوا سے کرنا چاہیے جو سہل سودا ہوتا اینکہ اگر ضرورت ہو خربق کا استعمال بھی کرسکتے ہین خواہ اور دوا جو ضروری ہو اور ایام روفس حکیم سے تنقیہ اور استفراغ ایسے وقت

عجیب النفع ہو اور قشار الحمار سے استفراغ کرنا بھی مفید ہے صفت مسہل عجیب ہلیلہ کابلی دو مثقال افتیمون دو درہم مثقال نمک سیاہ نصف مثقال بسفایج ایک مثقال حجر ارمنی ایک مثقال غاریقون دو درہم مثقال خربق سیاہ دو مثقال ان سبکی گولیاں بنالین مقدار شربت دو مثقال اور نسبت مسہلات قوی سے استفراغ کرنیکین ضرور ہو کہ ہر روز خواہ دوسرے روز حقنہ خفیف کا بھی استعمال کرین کہ جس سے معدہ کو ایذا نہ پہونچے جیسے زیت اور آب چقندر خواہ استعمال بذریعہ ماء الجبن اور افتیمون کے کرین واجب ہے کہ غذا اوسکی بعد اسہال ذرایح اور فراریج کے تجویز کرین بشرطیکہ وحوشی فربہ اور طیار ہون اور بعد اسکے مدرات لطیفہ کا استعمال کرین اور شراب شیرین خصوصاً اگر کہنہ ہو اور شیرین بھی ہو اور طلا یعنے دوشاب انگور ایضاً دودھ اور شراب کی منفعت زیادہ ہے اور سب سے زیادہ تعدیل غذا اور ترطیب کی رعایت کرنی ضرور ہے کہ یہ مدار کار اور ملاک امر بھی ہے۔ اور یہ دونون باتین اسطرح حاصل ہوتی ہین کہ عمدہ اقسام طیور کا شوربا اور خبز حواری آب سرد مین توڑ کر استعمال کرین اور جس پانی مین چند بار لوہا بجھایا ہو اوسکا پلانا بھی زیادہ مفید ہے۔ مگر قوم اور بصل ایسی غذا ہے کہ علاج سموم کے مناسب ہو اور قطع سمیت کے کی بدن سے اوسکو دفع کر دیتی ہے۔ اسکا استعمال یاد کر کے ضرور کرنا چاہیے۔ اور باوجودیکہ تغذیہ اس سے حاصل ہوتا ہے اقسام ادویہ مین بھی داخل ہین یعنے غذایی دوائی ہین اور اسکا بھی لحاظ رہے کہ فوراً تریاق فاروق اور دواے سرطان جواسی مرض کیواسطے خاص ہے اور قرابادین مین مذکور ہو گی اوسکا استعمال فوراً کرین بعض لوگ ایسا بھی کہتے ہین کہ تریاق اربعہ کا فائدہ اس مرض مین زیادہ ہے اسیطرح تریاق انافح جسکا ذکر ہم عنقریب کرینگے وہ بھی زیادہ مفید ہو اور سرطان نہری کہانا بھی زیادہ مفید ہے بعض کا تجربہ یہ ہے کہ سرطان نہری کو جلا کر بطور کویا کے سیاہ کرین انگور سپید کی لکڑی کی آگ ہو لیکن آنچ بہت تیز نہو اور جب اسقدر سوختہ ہو جاوے کہ پیسنے کے قابل ہو اوسے جداگانہ رکھکر خبطیانا کا کویا بھی اسی آگ مین بنا لین اور اسیقدر وہ بھی اختیار کرین اور دونون کو بسیکہ ہمراہ شراب خالص کے استعمال کرین اور مقدار شربت اسکا بقدر چار مثقہ کے یعنے چار انگلی سے کاٹنے کے قابل مقدار شراب تجویز کرین اسی شراب مین اور دونون دواؤن کو بطور سرمہ کو باریک پیسین دوسرا نسخہ کو بالسرطانات نہری جو شکار کر کے جمع کیے ہون اوسوقت جبکہ آفتاب برج اسد مین ہو اور بعد شکار کے اونکو پانی کے دیگچہ وغیرہ مین رکھکر کسی تنور مین بقدر معتدل جلایا ہو اور اوسکے خاکستر سے پانچ اجزا لبن اور حنظیانا بھی پانچ جزو اور کندر ایک جزو ان سبکو پیسکر کسی برتن مین محفوظ رکھین اور ایام اول مین مقدار شربت اس دوا کی ایک مثقہ یعنے چھ ماشے پانی اور گھی کے ساتھ اور بعد ایام اول کے دو چھ اور اسیطرح بموجب جون زمانہ بڑھتا جاے مقدار بھی اسکی زیادہ کرنی چاہیے تا اینکہ چار مثقہ تک نوبت پہونچے بعض اور دوا ایسی ہین جنکی صفت اسطرح جری ہے کہ وہ بھی اس مرض مین نافع ہین یہ دوا ہے جیسے دواء الدرج کہتے ہین اور اسے عنقریب ہم ذکر کرینگے اور دواے سرطان کا استعمال اوایل ایام مین کرنا چاہیے ہان مگر جب اسکا اطمینان ہو جاے کہ اب پانی سے ڈرنے کی کیفیت اسپر طاری نہو گی اور کبھی اس نسخہ مین خبطیانا کی مقدار نصف مقدار سرطان کی داخل کرتے ہین۔ اور اگر طبیب مریض کے پاس تیسرے روز پہونچا ہو واجب ہے کہ دواے ریاحین کی دونی مقدار پلائے بہ نسبت اسکے کہ اگر پہلے روز ملاقات کرتا اور یہی استعمال اور دواؤن کا بھی ہے یعنے دوا جسکا ذکر ہم آیندہ بسطور مین کرینگے اور اگر سات دن کندنے کے بعد نوبت معالجہ کی آئی ہو پھر بموجب مقدار دوا کی اوپر پہنچنے دو چند سہ چند تجویز کرنی چاہیے۔ اور متصل جرح کی پچھنے بھی لگانے چاہیین اگر ایام مین طبیب مریض تک پہونچ جاے

اور کچھ بھی گہرے ہونے چاہئین اور خوب طرحسے اوس مقام کو چیر سنا چاہیے تاکہ سمیت ساری نکلجاے اور مریض کی خبر گیری کی بعد زیادہ ایام کی نوبت پہونچی ہو اوسوقت زخم کے مونہہ بڑھانے مین زیادہ فائدہ متصور نہین ہے اور نہ زیادہ تفریط اور کمی کرنا بھی چاہیے ورنہ بیمار کو اینذا بیفائدہ پہونچنے کی ہان استقدر اہتمام ضرور کرنا چاہیے کہ زخم کھلا ہوا ہو اور بند نہ ہوجاے اسلیے کہ زخم کے بڑھانے مین زیادہ فائدہ اسوقت نہین ہے کہ تین دن پہلے ہوا ہو اول تین دن کے بعد سے ہوں اسلیے زہر کا انتشار انہین ایام مین اور قرب مین انہین ایام کے ہوتا ہے لہذا مناسب ہے کہ فقط زخم کے کھلے رہنے پر اسوقت قناعت کرین اور تیسری تدبیر جو مذکور ہوچکی ہین اوسکا استعمال کرین یعنے تریاقات مذکورہ کو پلاوین اور استفراغات مذکورہ کا استعمال کرین زہر کے پھیلنے کو اشد طبکہ قوی ہو تین چار دن کا زمانہ درکار ہوتا ہے خواہ چار دنسے کم بھی درکار ہوتا ہے اسلیے کہ اکثر سانپون کا زہر تحلل کرتا ہے اور اسصورت مین انتشار سم کا بیشک میعاد مذکورہ بالا سے کم زمانہ مین ہوگا۔ جواب مین داغ دینے سے بہتر کوئی چیز نہین ہے تا اینکہ اگر زمانہ اس سے بھی زیادہ گذر چکا ہو اور پانی سے ڈرنے کا خوف مضمحل ہو بعد امتداد زمانہ کے بھی داغ دینے پر مبادرت کرنی چاہیے اور باوجود امتداد زمانہ کے اگر پرانے اور گہرے داغ لگا دین کے شاید انجاح مرام کی امید قوی ہو کیونکہ اسلیے کہ جس طرح سے داغ لگانا جذب سمیت کرتا ہے اور کوئی تدبیر جذب سمیت کی ایسی نہین ہے پھر اگر اس تدبیر بالغ سے کوئی مانع اور عائق پیدا ہوا ہو ان دواؤنکا استعمال کرنا لازم ہے کہ قائم مقام داغ لگانے کے ہین جیسے مرہم نمک خواہ ادویہ محمرہ مثلاً فلفل وغیرہ اور ایسے زمانہ مین تعلیل کو حمام مین داخل کرنا جایز نہین اسقدر کہ بدن اوسکا گرم ہوجاے اور طبیعت مین اوسکے خوابش پیدا ہوا سلیے کہ اگر حمام ایسے مریض کو کرایا تو گویا اوسکے قتل کی تدبیر کرینگے بعض لوگ کہتے ہین کہ آبزن مین تعلیل کا بیٹھنا نفع بین کرتا ہے اور مجھ گمان غالب یہی ہے کہ شاید اوایل ایام مین اسکا فائدہ دیکھا ہوگا۔ ہر دوت سے بچانا مریض کا ضرور ہے اور کبھی اوسوقت خواہ بعد ازان اضباح فصد کی دوبارہ بھی ہوتی ہے پھر اوسوقت دوبارہ فصد ضرور کھولنی چاہیے اور خون کو رنگ پر کچھ نظر کرنی ضرور نہین ہے جیسے اوپر مذکور ہوچکا پھر اگر قراین سے دریافت ہوجاے کہ رطوبت ہے اوسوقت زیادہ اہتمام کرکے ریانیت معتدل اور حمام معتدل کی تکلیف دینی چاہیے اور بہت سا پانی نیمگرم اوسکی بدن پر ڈالنا چاہیے اور روغن معتدل سے مالش اوسکے بدن کی کرنی لازم ہے جب اوسکا حال اس درجہ کو پہونچے کہ پانی سے ڈرنے کا خوف ہو بس محض آثار سے اس حالت کے ڈرنا کچھ ضرور نہین جب تک وقوع اس حالت کا بالفعل نہوجاے اور یہ کیفیت طاری نہ ہوجاے کہ اوسکو اپنا چہرہ آئینہ مین پہچان نہ پڑے اطبا کہتے ہین کہ یہ شخص کبھی ایسا ہوتا ہے کہ اپنا چہرہ مطلق نہین پہچانتا ہے اور کبھی آئینہ دیکھا اوسے کتے کی صورت آئینہ مین متخیل ہوتی ہے بہرحال اوسکو لوہا بجھا ہوا پانی پلانا چاہیے اور اس پانے کو پلانے مین جو تدبیرات اور حیلے ہم آیندہ ذکر کرتے ہین اونکا لحاظ رکھنا چاہیے اور یہی علاج عمدہ ہے اور جس حیلہ سے پانی پلانا ممکن ہو اوسمین فروگذاشت نہ کرنا چاہیے اگرچہ ہاتھ پانون باندھنے اور اجبار اور اکراہ کی نوبت پہونچے اور معدہ پر تصمید مسروات کی کرنی ضرور ہے تجربہ مین آچکا ہے کہ شراب مین نصف پانی ملا کر بہت نفع پیدا کرتی ہے اور کبھی ایسے وقت یہ دوا مفید ہوتی ہے الفوہ ارنب اور طین بحیرہ جو اسکندریہ سے لائی ہوان سب عرعر جنطیانا ہر ایک چار درہمی حب الغار مرکی ہر ایک آٹھ درہمی شہد مین معجون کرین مقدار القدر ایک باقلای مصری کی چاہیے۔ ایضاً سر بمہر مٹی بحیرہ کی اور حب عرعر ہر ایک دس جزو اور الفوہ طی الفوہ ارنب چھ جزو زراوند مدحرج حب الغار مرکی حماما تخم سداب بری ہر واحد تین درہمی شراب شیرین مین اسے کو نرم کر مدبر کرین اوسکے بعد شہد اور مقدار شربت بقدر ایک باقلا کو ایضاً۔ گل مختوم آٹھ مثقال حب بہست یعنے حب الغار آٹھ مثقال الفوہ ارنب سولہ الفوہ طی تیس اصول حنطیانا چار مرکی چار ان سکبینج

جمع کرکے شہد ملاکر رکھو اور مقدار شربت بقدر چنے کے ہمراہ آب گرم کے استعمال کرو اور بعض آدمیون نے کہا ہے کہ دیوانے کتے کا دانت جو شخص اُسکے رستہ اور سکے سامنے سے دیوانہ کتا ہٹ جاتا ہے اور اوسکی طرف رخ نہین کرتا ہے اور اسیطرح سب قسم کے کتے اوسکی طرف سے بھاگ جاتے ہین اور گرد اوسکے نہین پھٹکتے ہین لیکن اس شخص کو قتل پر اعتماد نہین ہے اور نہ یہ شخص موثوق ہے **ادویہ مشروبہ** بسیطہ یعنے مفردہ پس جیسے حضض اور حلتیت اور افسنتین اور جعدہ اور گل مختوم ہمراہ شراب کے اور کلونجی بھی بعجیب النفع ہے حتی کہ اسکا نام لغت یونانی مین ایسے مادہ سے مشتق ہے جسمین کتے کے کاٹنے کے معنے پیدا ہوتے ہین اور مرکی بھی جید ہے پانی مین اور لیپ کرنے مین کہتے ہین کہ جنبانا سے بہتر اسکی کوئی دوا نہین ہے اور کہا ذیوس کا بھی فائدہ اسیقدر بیان کرتے ہین اور بعضر لوگ حکایت کرتے ہین کہ چشم ہای سرطان اگر پیس کے پلائی جاتین اونکا فائدہ یہی ہے اور انفع اشیا بہ نسبت اس مرض کے ہین اور بعض اطبا نے کہا ہے کہ چھوٹا چوہا جو کھیتو نہین ہوتا ہے اوسکا نفخہ اگر پانی مین ملاکر پلاتین فوراً شفا حاصل ہوگی اور بعض لوگونکا گمان ہے کہ دیوانے کتے کا خون بھی علاج کامل ہے اور مجھ اسکے استعمال پر جرات نہین ہوتی ہے اسیطرح جگر دیوانے کتے کا اور اوسکا دل بھون کر کھلانا بھی سودمند کہتے ہین خصوصاً جس شخص کو اوسی کتے نے کاٹا ہو اوسکا جگر بریان کرکے کھلانا بہت مفید ہے کہتے ہین جب پانی سے ڈرنے کی نوبت پہونچ گئی ہو اوسکے بعد جگر مذکور اوسی طریقہ سے کھلانا یا دل کو بصفت مذکور کھلانا خواہ مجبوعہ جای کو بھون کر کھلانا چاہیے کہتے ہین اگر اوس مریض کو ہمودانہ ہمراہ چند بید ستر کے ایسے وقت کھلاتین اور اسی کا شیاف بطور حمول کے استعمال کرین بہت مفید ہوگا اور پانی سے خوف جاتا رہیگا **ادویہ مرکبہ** منجملہ اوسکے دوای جالینوس ہے اور تریاق کبیر بھی قریب انھین اجزا کے جو اوپر مذکور ہوچکے ہین سرطان نہری سوختہ اور حنظانا بالسویہ ہر واحد پانچ درہم کندر فوذنج ہر واحد تین درہم گل مختوم دو درہم ہمہ را بقدر تین درہم کے ہمراہ آب بیگرم اور تین درہم شب کو اسیطرح چند روز اندر چالیس دن کے استعمال کرین **نسخہ دوا الذاریح کا** جو خاص ان لوگونکو نافع ہے۔ ذاریح یعنی پیدہ زہردار اور جسکے پر دن پر خال سرخ اور سیاہ ہون اونمین سے جو خوب فربہ اور بڑے ہین پکڑین اور قوایم اربعہ یعنے ہاتھ پانون اور سر اور پر و بازو توڑ ڈالین اور صاف کرین انمین سے ایک حصہ اور عدس مقشر بھی اوسکے برابر ایک حصہ زعفران سنبل الطیب قرنفل فلفل دارصینی ہر واحد سدس جز سب کو نرم نرم پیسین خصوصاً ذاریح کو اور پاکیزہ گوندھکر قرص طیار کرین بمقدار دو دانگ کی ایک قرص ہو اور ہر روز ایک قرص ہمراہ آب بیگرم کے استعمال کرین اور اگر بتازہ گیہون پیچ اور مڑوڑ سے پیدا ہو جو شاندہ عدس مقشر اور روغن بادام اور مسکہ اور گھی کا استعمال کرین اور حمام مین ہر روز داخل کرین بعد اس طبیخ کے پلانے کے اور آبزن مین اتنی دیر تک بٹھائین کہ اوسمین پیشاب کردے اور غذای مرطب کا از قسم شوربہ بچہ ہای مرغ فربہ استعمال کرین اور نبیذ کو پلائین اور سردی سے بچائین **نسخہ مختصر دوا الذاریح کا** ذاریح اوسی طریق سے جو ابھی مذکور ہوا ہے لیکر دہی مین ایک شبانہ روز بھگوئین اوسکے بعد وہ مقدار جغرات کی گرا کر تازہ دہی چھوڑین اور پھر ایک شبانہ روز بھیگا رہنے دین اسیطرح تین مرتبہ دہی بدلین اوسکے بعد سایہ مین خشک کرین اور بعد خشک کرنے کے ہموزن عدس مقشر کا لیکر پیسین اور پانی کے وذریعہ سے قرص طیار کرین مقدار شربت دو دانگ سے ہمراہ خراج آب بیگرم پانچ ساتھ اوپر اوس دوا کے استعمال کرای نیز کرین کہ پسینا خوب برآمد ہو چلنے سے خواہ اوڑھنے سے پھر اگر اس دوا کے استعمال سے کسی طرح کا کرب پیدا ہو بقدر ایک سکرچہ کے زیت خواہ روغن بنفشہ پلانا چاہیے اور آبزن کا استعمال بدستور سابق کرای اور اوسمین پیشاب کرے اگر خون کا پیشاب ہو جای پانی سے

ڈرنے کا خوف جاتا رہے گا ضمادات وغیرہ جو واسطے جذب سمیت اور توسیع زخم کے بکار آمد ہین حلتیت کا ضماد جید ہے اور بعض لوگ کہتے ہین دیوانے کتے کا جگر بھی بطور ضماد کے نافع ہے اور ایک جماعت اطبا نے اسکی نفع کی گواہی دی ہے اور لہسن کا ضماد کرنا اور شربًا استعمال بھی مفید ہے اور گوشت مچھلی نمکین کا بہت عمدہ ہے اور بخوبی نفع کرتا ہے منجملہ ادویہ کے جو سمیت کو بقوت جذب کرے یہ دواہی کہ مقام پر نشان گزیدگی کے پشاب اوس لڑکے کا جسکا عقیقہ کیا ہو خصوصًا ہمراہ نطرون کے اور خاکستر چوب انگور تنہا خواہ ہمراہ سرکہ کے اور نعنع ہمراہ نمک کے اور جاوشیر بھی عجیب النفع ہے۔ برگ وثاء البستانی بھی شدید النفع ہے اور بیخ رازیانہ بھی مفید ہے کبھی اس دوا سے بھی نفع عجیب ہوتا ہے کہ مقام گزیدہ پر بسر بتسیم ماہی کا چند مرتبہ ضماد کرین۔ ایضًا جیو نٹی کوٹ کر ضماد کرین۔ ایضًا نمک اور زنگار ہر ایک چار جز چربی بیل گاو کی تازہ جز ربطور مرہم کے استعمال کرین۔ ایضًا لسلاب تین جز برورق دو جز و سمندر پھین ایک جز و لبط کی چربی دس جز اور دو ثلث روغن حنا بقدر حاجت کر پانی پلانے کا طریقہ مختار ایک شخص نے اوایل اطبا مین سے ذکر کیا ہے جسکا نام نسلغوس ہو کہ جب علیل کلب کلکب کا پانی سے ڈرنے لگے اوسوقت اوسی پانی پلانا سوہار کی کھال مین مناسب ہی اور دوسرے طبیب نے کہا ہی کہ جس برتن مین پانی پلاوین اوسپر کھال ضبع کی منڈھی ہوئی ہو خصوصًا اگر وہ برتن لکڑی کا ہو یا دیوانے کتے کی جلد کا بنا ہوا ہو اور بعض اطبا نے کہا ہے نیچے اوس برتن کے خواہ اوپر ایک خرقہ پاکیزہ رکھا ہو۔ اور اطبا نے کہا ہے کہ یہ تدبیرات کچھ بھی بکار آمد نہین ہین۔ بعض لوگون نے پانی پلانے مین ایک اور حیلہ تجویز کیا کہ ایک بیلہ طولانی خواہ سونڈھ کی شکل چمڑے کی لانبی بنا کر اوسکے حلقین رکھے اور اوسمین پانی دور سے گراوے کہ پوشیدہ اوسکی نظر سے وہ پانی حلق تک پہونچ اسیطرح بعض لوگون نے سونے کی انبوبی اور نل بنائی اور اوسمین پانی بھر کے پلایا منجملہ حیلون کے ایک حیلہ یہ بھی ہی کہ جوف دار شیا اندر سے خالی جیسے شہد مکھی کے چھتے کے خانہ خواہ موم کی گیند بنا کر اوسمین پانی بھرین اور علیل کو پلادین یہ بھی نافع ہوتا ہے **چیتا اور باڑھا اور شیر کے کاٹنے کا بیان اور انکے پنجونکی زخمونکا علاج** یہ جانور درندہ خواہ انکی مثل جثہ مین اور جانور مثل ضبع کتے اور آدمیون کے نہین ہین بلکہ انکے دانت اور چنگل بالطبع خالی سمیت سے نہین ہین اگرچہ بجاہی خود صحیح اور سلیم ہون اسیواسطے اول علاج اوس شخص کا بھی ہے جسکو انکی دانت خواہ چنگل کا صدمہ پہونچا ہو کہ جذب سمیت بطرف خارج کے کیا جاہی اوسکے بعد زخم کے التحام اور پورنے کی تدبیر کرنی چاہیے اور تھوڑی سی تدبیر انکی سمیت جذب کرنے مین کافی ہوتی ہے **تمساح کے کاٹنے کا بیان** جسکو تمساح نے کاٹا ہو چاہیے پہلے وہی تدبیر کرے جو اوپر مذکور ہو چکی ہے کتے کے کاٹنے مین یعنے جو کتا دیوانہ نہ ہو اوسکا علاج اور تمساح کے کاٹنے کا علاج یکسان ہے لیکن تمساح کے زہر کو بطرف خارج کے جذب کرنا ضرور ہے اسلیے کہ اگرچہ اسکا کاٹنا منجر بہ سلامت ہوتا ہے تاہم مقام گزیدہ سمیت سے خالی نہین ہوتا ہے اور جذب اسکا نطرون اور عدس وغیرہ سے کرنا چاہیے جب تنقیہ سے فراغ ہو جاہی روغن زرد اور چربی بارہ سنگھا اور مرغابی کی زخم مین بھرنی چاہیے شہد ملا کر اور اوسکے زخم کے پورنے کی تدبیر کرو اور خود تمساح کا گوشت التیام زخم کے واسطے بہت نافع چیز ہے۔ بعض اہل تجربہ کا قول ہے کہ جس شخص کا تمساح نے کسیقدر عضو لحمی وغیرہ چبا لیا ہو اور بدن مین کمی پیدا ہوئی ہو اوسپر تمساح کی چربی لگانے سے شفا حاصل ہوتی ہے اور عضو ناقص پورا ہو جاتا ہے **بندر کے کاٹنے کا علاج** جس شخص کو بندر نے کاٹا ہو وہ بھی پہلے ایسی تدبیر کرے کہ سمیت زخم کا جذب بطرف خارج کو ہو جاہی بشرطیکہ آثار سمیت کی ظاہر ہون اور جذب اوسکا تضمید سے اوویہ ذیل کی کرنا چاہیے جیسے خاکستر ادرک اور پیاز اور بادام تلخ اور انجیر خصوصًا انجیر خام بامرداسنگ ہمراہ نمک اور بیخ رازیانہ اور شہد

اور ورم مین سکون مرد اسنگ کے لگاے سے پیدا ہوتی ہے اور تسبیح ورم کی شہد اور کلونجی اور سڑا ور شہد سے کرنی چاہیے بلی کے کاٹنے
کا علاج کبھی بلی کے کاٹنے سے درد شدید اور سبز ہو جانا بدن کا عارض ہوتا ہے۔ علاج ان لوگونکا وہی علاج عام ہیا طریقہ سے کرکے
پھر ضماد پیاز اور ضماد فودنج بری کا کرنا مفید ہے اور اسکا استعمال کلی نے مین بھی مفید ہے اور کلونجی اور تل کا ضماد بھی مفید ہے۔
نیولے کے کاٹنے کا علاج کہتے ہین کہ نیولے کے کاٹنے سے درد بہت جلد پھیل جاتا ہے اور رنگ مین کمودت عارض ہوتی
ہے۔ علاج اوسکا قرین بہ علاج مذکور ہے کہ پیاز اور لہسن کا ضماد کرین اور رکھا نہین بھی اونہین کا استعمال اور شراب خالص کا استعمال
ان دونون کو کھا کر کرنا چاہیے اور انجر خام ہمراہ آرد کرسنہ کے کتاب تریاق مین بعض لوگ لکھتے ہین کہ خود بندر کا پوست اور ہڈی کے
اوسکے کاٹے ہوئے زخم پر خواہ دلوانے کتے کے کاٹے ہوئے پر اگر لگا تین فورا صحت حاصل ہوتی ہے موغالے کے کاٹنے کا علاج
اور اوسکو علا بھی کہتے ہین بعض اطبا کہتے ہین کہ یہ جانور نیولے سے چھوٹا ہوتا ہے اور رنگ اوسکا مائل بہ تیرگی بالطافت اور
باریکی خواہ نزاکت ہوتا ہے اور ہونہار اوسکا بہت ہی لانبا اور چوڑا ہوتا ہے اسی حکیم کا قول ہے کہ یہ جانور کسی حیوان کو دیکھتا ہے
جست کرکے اوسکے خصیہ مین لٹک جاتا ہے اور بعض لوگ کہتے ہین کہ اسکی شکل چوہے کی سی ہوتی ہے اور رنگ بھی اسکا ویسا
ہی ہوتا ہے اور بلندی اوسکی پشت کی یعنے ریڑا اوسکی بطور باڑھ کے تیز ہوتی ہے اور آنکھین دونون چھوٹی ہوتی ہین اور دانت اسکے تین
طبقہ رکھتے ہین ایک پر ایک جما ہوا اور تھوڑا سا خم اور کجی بھی اوسمین ہوتی ہے اور پر کیطرف کہنی ہین اسکے کاٹنے سے اورجاع شدید اور
نحس پیدا ہوتا ہے تمام بدن مین اور چند مقامات پر سرخی پیدا ہوتی ہے جہان جہان اوسکے دانت لگتے ہین خواہ جیسے دانت زیادہ
اور کم سمیت رکھتے ہون اور کاٹنے کے زخم کے گرد چھوٹے دانہ بڑ جاتے ہین اونمین رطوبت دموی بھر جاتی ہے اور قواعد یعنے تہ مین اون
دانون کے کمودت اور تیرگی ہوتی ہے اور گرد قاعدہ کے بھی رنگ نیرو ہوتا ہے اور جب بچو کیطرف سے چاک گیے جاتین سپید رنگ
گوشت پھیے کیطرح کا نہ بر * نکلتا ہے اور کبھی اوسمین کسیقدر احتراق بھی ظاہر ہوتا ہے اور کبھی سڑکر گر جاتا ہے۔ کہتے ہین کہ پہلے اس
زخم سے قیح صدیدی برامد ہوتا ہے بعد ازان متعفن ہو کر سڑ جاتا ہے اور گوشت گر پڑتا ہے اور کبھی یہان تک نوبت پہونچتی ہے کہ اعضا
مین منفس اور مڑوڑا اور عسر البول اور عرق بارد اور فاسد پیدا ہوتا ہے علاج واجب ہے کہ موضع گزید پر تہمانفہ خواہ سدکہ ملاکر
رکھین اور آب شور کو گرم کرکے نطول کرین اور جو طریقے عام معالجات کے اوپر مذکور ہو چکے وہ سب عمل مین لاتین یا اوسپر آرد جو
اور سکنجبین بطور ضماد کے رکھین خواہ چوپایہ کی کہ جو زخم مذکور پر باندھین اور گرد زخم کے حاقر قرحا بیس کر چھڑکین خواہ ثوم یا جاذبی
کوئی ہوئی خواہ رائی پسی ہوئی چھڑکین اور یہ سب تدبیرین جب کرنی چاہئین جب ورم نہو اور اگر ورم ہو میٹھے انا کے چھلکے پکا کر
ضماد کرین پلانی کی دوا مثلا شیح ارمنی شراب مین جوش دیکر اور جرجیر اور تمام اور جوزالسرو ہمراہ شراب کے اور حاقر قرحا اور تخم جرجیر
اور قرطم ان دواؤن سے اقوی یہ ہے کہ بخور مریم ہمراہ سکنجبین کے خواہ جاوشیر اور بیخ حنظبا نا اور الفوجدی اور الفوحروف یعنے تیزپانچوکا
یہ دونون بہت عمدہ ہین اور دودھ ہمراہ سکنجبین کے بھی بہت نافع ہے۔ بعض علماے فن نے کہا ہے کہ عصارہ ورق خار کا جو تر و تازہ ہو
ہمراہ شراب کے بدرجہ غایت مفید ہے اور طبیخ جرجیر یا طبیخ قیسوم یا طبیخ لسباب ہمراہ شراب کے میعہ بھی بہت عمدہ ہے انکے واسطے اگر پانچین
اوسکا استعمال کیا جاے اور ہمراہ شراب کے پلائی جاے اور اسیطرح اگر اشیاے مذکورہ کو بجنسہ بدون توڑے اور کوٹے پیسے کھالین وہ
بھی مفید ہین اور جسوقت گوشت فاسد کر جاے فرحہ کا علاج وہی کرنا چاہیے جو قروح کے باہین گذر چکا ہے مقالہ پانچوان جسمانی

کاٹنے اور ڈنک مارنے کا بیان اور زہریلوں کے اقسام **لسع حشرات کا بیان** اس مقالہ مین ہم بچھو اور سیلا اور زنبور یعنے شہد مکھی اور بھونرے وغیرہ کے کاٹنے کا بیان کرینگے اور جو جو علاج متعلق ہر ایک کے ہے اوسے جداگانہ لکھین گے اور پہلے جنگلی حشرات کا ذکر کرینگے

اصناف عقرب کی ایک قوم نے بیان کیا ہے کہ مادہ بچھو بہ نسبت نر کے بڑا ہوتا ہے اور دوبرابر ہوتا ہے اسلیے کہ نر بچھو پتلا اور نحیف ہوتا ہے اور مادہ موٹا اور بڑا اور ڈنک مادہ کا باریک اور نر کا گندہ اور بھاری ہوتا ہے کبھی حسب اتفاق ایک ہی بچھو کے دو ڈنک ہوتے ہین جیسا بعض اہل تجربہ نے گمان کیا ہے اور دو سوراخ پیدا ہوتے ہین اوس شخص کے بدن مین جسے ڈستا ہے اور مقام لسع پر ٹھنڈا اور تمام بدن مین گرمی پیدا ہوتی ہے اور کبھی سرد پسینہ بھی نکلتا ہے۔ وہ بچھو جو بال و پر دار ہو جثہ مین بڑا ہوتا ہے اور اکثر اوسے ہوا اوڑنے مین کرنے سے منع کرتی ہے پس ایک شہر سے دوسرے شہر کیطرف سفر کرتا ہے کبھی بچھو کے دم پر گرگان اور حلقے پیدا ہوتے ہین چنانچہ بعض اقسام کی دم پر چھ عدد گنڈے ہوتے ہین کہ اونمین چمک مکے مانند طلوع شعری عبور مین جو عین بھادون مین سے زیادہ ہوتی ہے ایسے بچھو کا ڈسا ہوا زندہ نہین رہتا ہے مترجم کہتا ہے ایک جانور چھوٹا منبا بہ بچھو کے جسے چھ بُندا کہتے ہین اوسکی سمیت البتہ ہندوستان مین اسیقدر مشہور ہے جیسا شیخ لکھ رہا ہے **متن** بعض بچھو کی دم پر چھ عدد سے کم مثلاً پانچ خواہ چھ گرگان ہوتی ہین ایک قوم نے کہا ہے کہ بچھو کے رنگ نو قسم ہین سپید زرد سرخ خاکستری اور کہرب یعنے سرخی سیاہی مارتا ہوا اور سبز سنہری جسکا دہانہ اور کنارہ دم کا سیاہ ہو ایک میگون ہوتی ہے اور کوئی ہوا کی گنڈوسی ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بدن کا ہی حصہ ہے اور درد ہوتی پیدا ہوتا ہے ایک قسم خانی رنگ کی ہوتی ہے اور اوسکے ڈسنے سے تہوع اور اختلاط عقل پیدا ہوتا ہے **اعراض بچھو کے کاٹنے سے کیا کیا عوارض پیدا ہوتے ہین** جس مقام پر ڈنک مارتا ہے فوراً ورم سخت اور سرخ پیدا ہوکر اوسمین درد اور تمدد پیدا ہوتا ہے اور کبھی التہاب اور سوزش اور کبھی سردی بدنمین پیدا ہوتی ہے اور ایسا خیال کرتا ہے جیسے اوسکا بدن کوفتہ بوجہ سنگ سار ہونے کے ہوا ہے اور برف گرا پڑتا ہے اور دفعتہً درد پیدا ہوتا ہے اور بدن مین کاٹنے سے چبھنے لگتے ہین اور اوسکے بعد پسینا نکلتا ہے اور ہونٹھ مین اختلاج اور ٹھرکن اور سردی پیدا ہوتی ہے اور قے مین خواہ لعاب کی طور سے ایک رطوبت لزج ایسی نکلتی ہے کہ نکلنے کے ساتھ ہی منجمد ہوجاتی ہے اور قشعریرہ اور بلند ہوجانا بالونکا پیدا ہوتا ہے اور ارتعاش یعنے جوڑ بند مین تھرتھری پڑجاتی ہے دونون پیرہ مینی اونچی ہوجاتے ہین قضیب لانبا ہوجاتا ہے پیٹ پھول جاتا ہے کبھی بچھو کا مارا ہوا بیساختہ گوز پر گوز لگاتا ہے خصوصاً اگر ڈنک بچھو کے اعضا مین لگا ہو بغلون مین ورم پیدا ہوتا ہے اور دُکار بکثرت آتی ہین خصوصاً اگر ڈنک اوپر کے اعضا مین لگا ہو رنگ بدن کا متغیر ہوجاتا ہے اور بچھو نہایت زردی اور زبون قسم کا ہو اوس سے زیادہ اعراض رونما پیدا ہونگے اور یہ احوال مذکورہ بافراط عارض ہونگے اور ڈنک کا زہر مثل داغ سوختہ کے سوزش اور جلن مین ہوگا اور تمام بدن مین لرزہ اور سردی پڑجاویگی اور ہونٹھ کے اوپر رطوبت لزجہ پیدا ہوکر اوسپر بستہ ہوجاویگی اور آنکھ سے رطوبت نکلے گی اور اوسکے بعد کیچڑ جم جاویگی دونون کوئی مین اور سخنہ کا تغیر پھیلتا ہوا نظر آئے گا اور مقام لسع پر ذرا باہر نکل آئے گا اور ذکر مین ورم پیدا ہوتا ہے اور زبان موٹی ہوجاتی ہے اور دانت پر دانت بجنے لگتے ہین اور اعضاء اصلیہ مین تشنج پیدا ہوتا ہے اور کبھی دانت پر دانت بیٹھ جاتے ہین پھر اونکا جدا ہونا دشوار ہوتا ہے جالینوس کہتا ہے اگر بچھو کا ڈنک خربان پر لگتا ہے غشی پیدا ہوتی ہے اور اگر پٹھہ پر لگے تشنج پیدا ہوتا ہے۔ اور اگر اورہ پر لگے عفونت اخلاط پیدا ہوگی **علاج** پہلے قوانین عامہ سے علاج کرنا لازم اور نکسید نمک اور بادیہ

وغیرہ سے کرین اور سب سے پہلے چوسنے کی تدبیر کرین اور شروط اوسکے سب لحوظ رھین جو اگر بیان ہو چکے ہین اور جتنے طریقے جذب کے مذکور ہو چکے وہ سب کام مین لائین اور ادویہ جادہ لطیفہ جنسے بسرعت التہاب پیدا ہو جیسے نانتیت اور لہسن اور عاقرقرحا کا استعمال کرین اور مہندی تو نہایت عمدہ دوا ہے اسیطرح ریٹھے کا پھین اور جس گھاس خواہیج کا پتا مثل مرزنجوش کے ہو سانپ پر بشکل مدور پھیلے اور قطر اوسکا ایک بالشت کا ہو اور اوسکے مزے مین لزوجت ہو اور بعینہ مزا اوسکا بنق یعنے بیہ کا ہو وہ بیہ جو تازہ ہوتا ہے اور اوسکو پانی مین پیسکر پلاتے ہین پس دردمین سکون پیدا ہوتا ہے اطبا نے بہت سی حشائش اور بہت سی درخت نام بنام ذکر کیے ہین کہ ہم اونمین اچھی طرح نہین پہچانتے ہین اور پھر ایک درخت کا ذکر کیا ہے کہ اوسکی شاخ زمین سے ایک بالشت اونچی ہوتی ہے اور ڈالیان برابر برابر اوسکے پیدا ہوتی ہین اور بقدر ایک ذراع کے بلند ہوتی ہین اور اوپر مثل برف کی ایک شی منجمد ہوتی ہے مزہ اوسکا ویسا ہی ہوتا ہے جیسا مزہ برف کا ہے اوسکو پلانے سے دردمین سکون فوراً پیدا ہوتا ہے اور لعبت بربری جو مشابہ سورنجان کے ہوتی ہے بہت مفید ہے اور بصل اسقیل بھی عجیب النفع ہے اگر اکلا استعمال کرین اور تریاق فاروق اور مثروذیطوس اور تریاق عزہ نامی حکیم کی اور تریاق اربعہ اور سنجبنا اور دواے جالینوس اور خود جالینوس بھی اچھی دوا ہے اور باشزار اور حرمل آج کل تجربہ مین آئے ہین اور قرطم بری البسی ہی کہ شہادت حاذقین اوسکا فائدہ انادریافت ہوا ہے کہ اگر عقرب زدہ کے بدن مین باندھدیجاے دردمین سکون فوراً پیدا ہوتا ہے اور یہ قرطم از قسم خراشف خاردار کی ہے اور مترجم کے نزدیک چیٹ چٹا جسے بعض بلادمین ابیماجا مُرا کہتے ہین شاید اس سے مراد ہو قاتل بعلبز لوگ کہتے ہین کہ بمقدار ایک تل کے بیش کا استعمال کرین سکون دردمین پیدا ہوگا اور اوسکی سمیت بھی دفع کرتی ہے اور اتنی مقدار قاتل ہی نہین ہے اسلیے کہ مہلک کی مقدار نصف درہم تک ہی اور منجملہ ادویہ جیدہ کے لہسن ہے شراب کی ساتھ اسیطرح کہ پہلے لہسن کا استعمال کرین اوسکے تھوڑی دیر بعد شراب پلائین خصوصاً اگر تومم کے ہمراہ اوسیقدر جو رہی ہو اور ہر روز مرتبہ ایک اوقیہ کے استعمال کرنا چاہیے اور بعد استعمال تومم اور شراب کو کسی ایسے مقام پر جہان پردہ پنکھی وغیرہ کے ذریعہ سے ہوا بند ہو کچھ اوڑھاکر اسے بھٹانا چاہیے اور اگر کوئی حیلہ ایسا بن پڑے کہ آب گرم کے بخار کے اوپر اوسے اوٹھائین یعنے نیچے سے گرمی بخارات آب گرم کی اوسے پہونچے یہ بھی نافع ہوگا اور غرض ان تدبیرون سے یہ ہے کہ پسینا نکل آئے اور پسینا نکالنے سے یہ غرض ہے کہ مواد کی تحریک بطرف خارج کے ہو اگر حمام مین داخل کرکے پسینا نکالا جاے وہ بہت نافع ہے اور بعد خروج کے حمام سے شراب خالص پلانی چاہیے تریاق جید خاص ایسے لوگون کے واسطے یہ ہے زراوند طویل حنظیانا حب الغار پوست بیخ کبر بیخ حنظل افسنتین بنطی عروق صفر فاشراسب کو شہد ملاکر معجون کرین دوسرا تریاق بھی جید ہے تخم سداب بری کمون حبشی تخم خندقوقی ہر واحد سے بقدر ایک اکسونا فن سرکہ بقدر ضرورت صمغ عربی اتنا جسمین سرکہ بالزوجت ہو جاے سب ادویہ کو جمع کرین پھر ہر مقدار شربت کی ایک درمی ہے اوس سے زیادہ خطرناک ہے بلکہ اگر زیادہ مقدار کی ضرورت ہو بعد نصف گھنٹے کے نصف درمی پھر دینا چاہیے تریاق دیگر یہ بھی جید ہے تومم اور جوز ایک ایک جزو برگ سداب بالس اور حلتیت اور مر کی ہر واحد نصف جزو بھیگے ہوے انجیر مین معجون کرین اوسے دھوکر مقدار شربت تین درہم ہمراہ شراب کو تریاق جید جذباد ستر فلفل ابہیض مرانیون ہمورث اسیکا قرص طیار کرین مقدار شربت تین الوقیہ سات ہمراہ چار اوقیہ شراب کے ایضاً

ریتلا سے کاٹنے مین بھی یہ دوا مفید ہوتی ہے ۔ ایضاً ۔ جاوشیر مرکی قنۃ جذام وستر فغل سپید کو میعہ اور شہد ہموزن مین معجون کرین دوائے عسکری اور اوسکے بنانے کی ترکیب بیخ حنظل بیخ کبر فستین زراوند بن خار حشقوناق یہ سب اجزا برابر لیکر طبار کرین مقدار شربت لڑکے کے واسطے دو دانگ اور جوان کو ایک درہم ہے اور یہ دوا عجیب النفع اور بے نظیر ہے جملہ مشروبات منجملہ اور مشروبات کے حلتیت ہے ۔ ایضاً فاشرا اور قرو ماما ہموزن ایکدرہم ہمراہ شراب کہنہ اور سعد یعنے ناگر موتھا اور حب الآس اور بادروج اور تخم بادروج اور تخم حماض بری اور طرخشقوق اور کاسنی ہمبیخ یہ سب ادویہ پلانے مین اور طلا کرنے مین مفید ہین اور قنیخ بری اور سرطان نہری اگر ہمراہ شیرہ خرمے کے پلائین وہ بھی مفید ہے اہل عرب گزیدہ کو دو درہم بیخ حنظل بیسکر پلاتے ہین اوس سے بھی نفع بین ہوتا ہے ایک قوم نے تجربہ کیا ہے کہ نمک شور بقدر ایک کفدست کے بھی زیادہ نافع ہے ۔ اور ایک قوم نے گمان کیا ہے کہ اشنان سنبر بت روغن گاو مین کوٹ کر اور چھان کر ملائین اور اوس سے بقدر قریب دو مثقال خواہ نواشہ کے استعمال کرین بہت نافع ہوگی اور جو مولی خواہ بادروج کھا چکا ہو اوسے عقرب سے ضرر نہ پہونچیگا جراوہ جسکے بال و پر نہین ہوتے اور عظیم الجثہ ہوتی ہے اور اوسکا نام فرکوک ہے جب سو کھا کر ہمراہ شراب کے پلائین وہ بھی نافع ہے ۔ ایک معتبر شخص کا قول ہے کہ عقرب گزیدہ کو اوسنے افیون اور بزر البنج ہموزن شہد ملا کر کھلائی اور نافع ہوئی بعض لوگ گمان کرتے ہین کہ مداد ہندی بھی شرباً نافع ہے جیسے بطور طلا کے مفید ہے خار بقون کی منفعت عجیب ہے ۔ ثمرہ غنثی اور اوسکی کوپل اور حب الغار خصوصاً اور تخم خند قوتی اور برگ ترب اور کافح حرا یعنے انار بچہ بھی شرباً نافع ہے ۔ ایضاً زراوند کلونجی بیخ جاوشیر بزر حرمل اجزا ہموزن لیکر مقدار شربت دو درہمی ہمراہ شراب کے استعمال کرین ۔ ایضاً فاقرقرحا زراوند طویل ایک ایک جز فلفل نصف جز مروت یعنی ربع جز اور مقدار شربت بوزن ایک باقلا کی ۔ ایضاً زراوند طویل عاقرقرحا ہموزن شہد مین معجون کر کے مقدار شربت دو درہم ہمراہ شراب کے ۔ ایضاً ۔ مرکی جاوشیر افیون ہموزن فاشرا چار جز ان سب کے اوسرص طبار کرین ۔ ایضاً ۔ قشور بیخ زراوند طویل عاقرقرحا ہر واحد ایک جز بقدر واجبی ان اجزا سے استعمال کرین بعض اطبا نے لکھا ہے کہ زردی شراب تخم خربق کبریت زرد آنھ جز تخم سداب تین جز جند بیدستر تخم جرجیر ہر واحد سے دو درہم دریائی کچھوے کے خون مین یکجا کرین اور ملائین اور ایک درہم بانچ اوقیہ شراب کے ہمراہ استعمال کرین اطلیہ اور اضمدہ کا بیان خرد بچھو کو بیسکر ضماد کرنا ایک عمدہ ضماد ہے واسطے جذب سمیت عقرب کے بوجہ مشابہ کلمت کے ایضاً بچھو کی دم کا ضماد بھی عجیب الاثر ہے ۔ ایضاً ۔ ایک مگس جسکا نام ذنب العقرب ہے اور مشابہ بچھو کی دم سی ہوتی ہے اوسکا ضماد بھی مجرب ہے اور اوسکی یہ بھی خاصیت ہے کہ اگر حالت صحت مین کسی مقام پر بدن کو اوسکا ضماد کرین ضرر اور حزن پیدا کرتی ہے اور جسقدر خون اوس مقام پر ہے اوسے مردہ اور بیحس کر دیتی ہے جیسا بعض یہود نے گمان کیا ہے ۔ اور چوہے کا پیٹ پھاڑ کے بچھو کے مقام لسع پر رکھین باجماع سمیت مفید ہوگا یعنے تمام زہر کو ایک ہی جگہ کھینچ لیتا ہے اور پھیلنے نہین دیتا اور اسی طرح مینڈک کا بھی حال ہے ۔ ہمنے خود تجربہ کر کے دریافت کیا ہے کہ طلاے مداد ہندی بہت نافع ہے اور فوراً سکون پیدا کرتی ہے اسی طرح کچھوے کی انجیر بین حور طوبت سپید مثل دودھ کے نکلتی ہے اور جند بیدستر اور بلادر بھی بقول اطبا عجیب النفع ہے کہ فوراً سکون پیدا کرتی ہے اور بھی ہمراہ سرکہ کے ضماد کرنا بھی عمدہ ہے اور کبریت زندہ پینے کشتہ نہ کیا ہو ہمراہ رانتیج کے خواہ علک لبلبہ کے ساتھ اور گرشت سگ یا مغز کا اور لبس مطبوخ اور گھی گرم گرم ضماد کرنا ۔ ایضاً تخم کتان تخم خطمی جدا جدا خواہ دونون یکجا کر کے ہمراہ نمک کر ۔ ایضاً ۔ دقیق شعیر عصاد سداب کے ہمراہ خواہ اوسکا جوشاندہ ۔ ایضاً چنے کی بھوسی اور پنیال کبوتر کو بخیہ کر کے ضماد کرنا بادرونج بھی اطلیہ نافعہ ہے فی الحال

مسکن وجع ہوتی ہی اسیطرح بیخ خطل اوبیخ کاسنی اور طرخشقوق اور حماما ہراہ بادرنج کو طلای جیدہ ہے اور خشک مزبخوش بھی نافع ہے
لح البول بھی ایسی دوا ہی کہ اوسکے بعد کوئی دوا نافع نہین ہے ایک بھی طریقہ نافع ہے کہ جس مقام پر بچھو نے کاٹا ہو سنگریزہ کو آگ مین
گرم کرکے اوسپر سرکہ ڈالین اور جو دخان اوٹھے اوسے مقام لسع تک پہونچائین منجملہ فطولات خاص کر یہ ہے کہ طبیخ نخالہ اور طبیخ اوشنگن
اور طبیخ بابونہ بھی عجیب النفع ہے آب دریا ہی شور گرم کرکے اوسکا فطول بھی مفید ہے عصارہ خند قوقی خواہ اوسکا طبیخ بھی عجیب النفع ہی
اور لفظ ابیض گرم کیا ہوا بھی زیادہ مفید ہے اور زیت مین مچھلی پختہ کرکے اگر مقام لسع پر پٹکا بین زیادہ مفید ہوتا ہی عجیب النفع ہی

فصل بیانمین عقرب جرارہ کے یہ اقسام جرارہ مثل اون بچھوؤن کے ہوتے ہین جو ابخدان مین ہوتے ہین اور باجاشت ہوتے ہین دم
انکی کچھی ہوتی اور زہر انکے تیز اور اکثر گروہ پر خواہ لشکر بزرگ پر حملہ آور ہوتا ہی اور مقام اوسکا بھی بین ہاور معاون ابخدان مین بھی
پیدا ہوتا ہی جسوقت دستا ہی فوراً کچھ اثر ظاہر نہین ہوتا ہی بلکہ دوسرے دن خواہ اوسکے بعد اوسکا زہر منتشر ہوتا ہی اسطرح کہ اوسپر کرب ظاہر ہوتا ہی
اور لون مین تغیر پیدا ہوتا ہی اور کبھی یرقان بھی ظاہر ہوتا ہی اور زبان سوج جاتی ہے اور مقام لسع پر قرحہ پڑجاتا ہی خون کا پیشاب کرتا ہے
اور کبھی طبیعت مین حبس ہوتا ہے اور کبھی انجام کار اوسکا ہلاکت کیطرف ہوتا ہی اور ابتدا اخفقان سے ہوتی ہے اور غشی بھی ابتدا
مین نمودار ہوتی ہی اگر کسی شخص کو عقرب جرارہ کاٹے اور وردکم ہو اس دھوکے سے اوسکی علاج مین سستی نکرنی چاہیے اسلیے کہ اسکا زہر نہایت
ردی اور برا ہوتا ہی **علاج** بعد علاج عام اور مشترک کی افضل معالجہ یہ ہے کہ موضع لسع کو داغ دین اور مشروبات مین سے آب کاہو
تلخ اور طرخشقوق اور بارانشعیر اور جمیع اشربہ مطفیہ خصوصاً جسوقت تحرک مین تندت ہو اوسکا افضل علاج اور مجرب یہ ہی کہ سویق نفاح
آب سرد کی ہمراہ دین اور ایک قوم نے کہا ہے کہ بیخ جعدہ پانی کے ہمراہ پلاہین وہ بھی نافع ہوگی راسن بھی دوا جیدہ ہے جیسا لوگ کہتے
ہین اور تریاق عسکری بھی اسکی دوا جید ہے نسخہ تریاق عسکری کا پوست کرکیطیانا افسنتین رومی زراوند مدحرج طرخشقوق باسر
سب کو ہموزن پیسین اور مقدار شربت اسکی دو درہم ہے دوسرا تریاق انہین لوگون کی واسطے طرخشقوق یا بس اور برگ نفاح تر بیخ
کشنیز سب اجزا ہموزن لین اور کوٹ پیسکر طیار کرین اور بقدر تین کفدست کی مقدار شربت ہی اگر التہاب مین شدت زیادہ ہوگی
آب فواکہ کے استعمال سے تسکین پیدا ہوگی اور جو عصارات مبردہ فواکہ کے ہین اونکے استعمال سے اور اگر خفقان پیدا ہوگا تو آب
تفاح شامی اوسکو نافع ہوگی اور سویق تفاح اور دوغ ترش ہمراہ قرص کافور کے اور جب کرب مین شدت ہوگی آب فواکہ ہمراہ روغن گل
کے جوسر کرلیا ہو اور اگر طبیعت مین احتباس پیدا ہو حقنہ کرین اور اگر بول الدم عارض ہو فصد کھولنی چاہیے اور جو علاج خاص بول الدم
کا ہو کرنا چاہیے اور اگر زبان مین ورم پیدا ہو اوس رگ کی فصد کھولین جو زبان کے نیچے ہے اور آب کاسنی سے غرغرہ کرائین اور
اگر مقام لسع مین آکلہ پیدا ہو دوای خاوے اوسے دفع کرین اور اوسکے گرد طین ارمنی اور مرکہ کو طلا کرین اور فرصہ روح خبیثہ کا
علاج جو مذکور ہو چکا ہے اوس سے علاج کرین **بیان اقسام عنکبوت اور ریتلات کا** ریتلات کے
اقسام ارباب تجربہ اور احتیاط نے فقط چھ قسم کے ذکر کیے ہین پھر تفصیل مین ہر ایک صنف کو اوصاف خاص مین اوسکی عبارات
مختلف ہوئی ہین بعض معتمد اطبا کا یہی قول ہے کہ پہلی صنف اوسکی جسکا نام راضیون ہے مدور الشکل ہوتی ہی اور جناب رنگ
اور جنابی رنگ سے دھبہ کرلیتے ہین جو سرخ مائل لبسیاہی ہو دوسری قسم کا نام لوقوس ہے اور یہ قسم جسم مین چوڑی زیادہ ہوتی ہی پہلی
قسم سے جسکو ہمنے مدور الشکل لکھا ہے اور چراغ جسم کے قریب گردن کے ہین اونمین کریان سی ہوتی ہین اور سونہ پر

اوسکے تین چیزین بلند نمدار اور متحامل جکنی جلنی ہوتی ہین تیسری قسم موذیسون ہے ازکا سر چیونٹی کے برابر ہوتا ہے وہ بڑی چیونٹی جسکا نام عجروف ہے اور رنگ اوسکا مائل بہ خاکستری اور اوسکے بدن کو چھوٹے اجسام اونچے اور سرخ رنگ کے چاپھی ہوئے ہین خصوصاً بروقت اوسکے ظاہر ہونے کے۔ چوتھی قسم سقیلیر قفلون ہے اسکا سارا بدن اور سرسخت اور باصلابت ہوتا ہے اور اسکے بلند چیونٹی کے ایسے ہوتے ہین وہی بڑی چیونٹی جسکا ذکر اوپر ہوچکا ہے۔ پانچوین قسم سقولیقون اوسکا جسم طویل اور باریک ہوتا ہے اور اوسکے بدن پر نقطہ ہای چند خصوصاً سر اور گردن کے قریب چھوٹی قسم قرابوبطیس یہ طویل الجسم ہے سبز رنگ مثل ابرہ کے یعنے سوئی کے اوسکی گردن کے نیچے ہوتا ہے اور یہ طبیب جنسی اقسام ریتلات کی یہ سب بیان کیے ہین اوسکے اعراض یکسان ذکر کیے ہین اور اور لوگون نے کچھ اعراض اقسام کے زیادہ بھی لکھے ہین جو ہر قسم کے خاص اعراض ہین سواے اس طبیب کے اور دوسرے شخص نے کہا ہے کہ ریتلا ایک دانہ ہے مشابا وس عنکبوت کے جسکا نام خنید ہے اور وہ مکھی کا شکار ہے یعنے جس مکڑی کو مکھی شکار کرتی ہے اوسکے مشابہ ریتلا ہی۔ پھر یہ بھی کہا ہے کہ اقسام ریتلات کے بہت ہین اور بنابر قول جالینوس کے اقسام ریتلا کے بارہ ہین سب سے بڑی قسم وہ ہے جو مصری کہلاتی ہے اونہین اقسام مین سے سرخ رنگ ہی گویا کہ گول مکڑی کی ایسی ہوتی ہے اور اونہین اقسام مین سیاہ رنگ وخاکی جو مشابہ عنبیہ کے ہوتی ہے اور اونہین اقسام مین سے رقطا ہے اور اونہین اقسام مین سپید اور گول پیٹ کی ہوتی ہے اور مونہہ اوسکا چھوٹا اور اونہین اقسام مین سے کوکبہ ہے اور اوسکی پیٹھ کی جانب پر اور خطوط اوسپر غایان براق ہوتی ہین اور اونہین اقسام مین سے زرد رنگ اور ایسی ہوتا ہین کہ خطوط زرد پہلے اوسکے سامنے آتے ہوئے نظر آتی ہین۔ اور اونہین اقسام مین سے عنبیہ ہے جو اوسی نام سے خاص ہی اوسکا مونہہ اوسکے سر کے بیچ مین ہوتا ہے اور اوسکے پاون چھوٹے چھوٹے پیچھے کیطرف پھیرے ہوئے اور جب کاٹنے کا ارادہ کرتی ہی دونون پر نقطہ زرد دیکر تن جاتی ہے اور قریب ڈنک مارنے کے تھوڑی رطوبت مونہہ سے گراتی ہے اور یہ قسم پہلی قسم جو عنبیہ کی گذر چکی ہے اوس سے زیادہ اللطف ہوتی ہے اونہین اقسام مین سے ایک قسم نملیہ بھی ہے مشابہ مورچہ سرخ گردن سیاہ سر کی ہوتی ہے اور پشت اوسکی سپید ہوتی ہے اور مختلف طور کے نقطہ رنگ اوسکے بدن پر ہوتے ہین اونہین اقسام مین سے زرد جیسے اور اونہین اقسام مین سے زنبوریہ ہے اور سرخ رنگ مشابہ زنبور کے ہوتی ہے پھر یہ سب بیان کرکے اسی شخص نے ہر قسم کے اعراض خاص کو ذکر کیا ہے اور اونہین اقسام مین سے کرسنیہ ہے اوسکا نام کرسنیہ اسواسطے رکھا گیا ہے کہ چھوٹی ہوتی ہے اور گویا مٹر کے دانے کے برابر گول گول ہوتی ہے مونہہ اوسکا چھوٹا پیٹ اوسکا اشقر اور قوایم اربو سپید رنگ اور پھولی پھالی زیادہ اور مصریہ جس کا ذکر ابھی ہوا ہی وہ نہایت خبیث قسم ہے اور اوسکا پیٹ بڑا اور سر بھی اوسکا بڑا ہوتا ہے اور اوس مکھی سے مشابہ ہوتی ہے جو چراغ کے گرد اڑتی پھرتی ہے **سب کو ریتلات کے کاٹنے سے جو اعراض پیدا ہوتے ہین** اونکا بیان اجمالی اور تفصیلی یہ ہے۔ جالینوس نے کہا ہے کہ ریتلا کا ڈنکھ اسقدر اندر جسم کے نہین سرایت کرتا جیسا بچھو کا گدا لگتا ہے اسیوجہ سے پسینا اسکے کاٹنے سے نہین نکلتا اور نہ رنگ سبز ہوتا ہی کثر اوقات جالینوس کہتا ہے کہ جس شخص کا یہ بیان ہی کہ ریتلات کی کل چھ قسمین ہین اور اون چھ قسمونکو اسامی مخصوصہ سے نام زد بھی کیا ہی چنانچہ اوپر اونکا بیان ابھی ہوچکا ہے وہ سب قسمین اس بات مین شریک ہین کہ بمقام لسع پر ورم پیدا ہوتا ہی اور وہی مقام کثر اوقات سرخ ہوجاتا ہے اور اکثر تیرہ رنگ ہوجاتا ہے اور سبزی مایل کراسمین کچھلی زیادہ اوٹھتی ہے اور جو مقام اوسکے گرد اور قریب کا ہے اوسمین بھی کچھلی ہوتی ہے اور کبھی یہ کچھلی بڑھتے بڑھتے سات تک

پہونچی ہے اور بعض لوگ اتنا زیادہ نکلتے ہین کہ نتوا ور بلندی ورم مین زیادہ نہین ہوتی اور نہ اسقدر التہاب اور سوزش ہوتی ہے اور اول شخص جسنے چھہ قسمین بیان کی ہین اوسکا قول یہ ہے کہ اعضاے عصبیہ اور بطون مین سردی پیدا ہوتی ہے اور ہمیشہ یعنے ہر وقت زانو اور قطن اور پشت اور متعلقات ان ہاتھ پاؤن کی سرد رہتی ہین اور کبھی سارا بدن بھی ٹھنڈا ہوجاتا ہے اور اوسوقت رعشہ اور تھرتھری پیدا ہوتی ہے وہی مکیم کہتا ہے کہ ایسے وقت درد بھی موضع لسع مین شدید اور بے چین کرنیوالا پیدا ہوتا ہے اور سہر یعنے بیداری مفرط اور زردی رنگ کی چہرہ پر نمایان ہوتی ہے آنکھین ایسی معلوم ہوتی ہین جیسے عادت سے زیادہ اونمین رطوبت پیدا ہوا آنسو فطرہ قطرہ متواتر ٹپکتے ہین اسفل بطن خصوصاً پیڑو کے قریب ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بالکل خالی ہوگیا ہے اور کچھ نہین ہے اور اوپر کی راہ سے طبیعت مادہ ہائیہ کا دفع شروع کرتی ہے اور نیچے کی راہ سے ایسا ہی مادہ اخراج کرتی ہے۔ کبھی اسی مادہ مین ایک چیز مشابہ مکڑی کے جالہ کے برامد ہوتی ہے اور دونون چڈھون مین اور انثیین مین انتفاخ سا پیدا ہوتا ہے اور مفاصل مین تقبض اسی طرحکا پیدا ہوتا ہے جس طرح تشنج مین ہوتا ہے اور برابر انبساط اونمین نہین ہوسکتا وجع الفواد بھی عارض ہوتا ہے اور تشنی بھی پیدا ہوتی ہے بدن سے پسینا چھوٹتا برامد ہوتا ہے اور کبھی درد سر شدید ایسا پیدا ہوتا ہے جیسے برسام والون کے سر مین ہوتا ہے اور اطبا نے علامات مین یہ زیادہ بیان کیا ہے کہ چہرہ پر زردی اور تمام بدن مین گرانی اور ثقل مین حرقت اور کبھی حرقت کے ہمراہ اغمیہ بھی اور کبھی باانبہہ پیشاب مین ایک شے مثل عنکبوت کے برامد ہوتی ہے اور قضیب اور خانہ اور رکبہ مین تمدد شدید پیدا ہوتا ہے اور اسیطرح معدہ مین بھی اور زبان مین انکسار اور سبکی اوجاع مین شدت پیدا ہوتی ہے اول حکیم جنے چھہ قسمین کی ہین وہ کہتا ہے چھٹی قسم قرالبیلس کے ڈنکھہ مارنے سے درد شدید معدہ مین اور لرزہ شدید اور اختلاج بھی زیادہ پیدا ہوتا ہے یہی شخص کہتا ہے کہ بقیہ اور وغیرہ نے جو تفصیل ذکر کی ہے اوسکا خلاصہ یہ ہے کہ قسم حمرا اپنے سر خرنگ کی کاٹنے سے تھوڑا سا ورم پیدا ہوتا ہے جسمین سکون بہت جلد پیدا ہوتا ہے اور سودا اور فطا کے کاٹنے سے وجع شدید اور پھریری اور سردی رعشہ اور رانو نمین گرانی پیدا ہوتی ہے اور سپید قسم جسکا پیٹ گول اور مدور ہوتا ہے اوسکے ڈنکھہ سے تھوڑا سا ورم کھجلی اور مُردڑی کے اور استرخای شکم اور اختلاف بطن بھی عارض ہوتا ہے اور کوکبہ کے کاٹنے سے درد شدید اور کھجلی اور پھریری اور خدر اور گرانی سر اور استرخای بدن عارض ہوتا ہے اور عنبیہ کی وجہ سے درد شدید موضع لسع اور ضربت بدن مین اور برودت بدن مین اور اقشعرار اور انعاش اور کزاز اور عرق سرد بھی سرد اور بند ہونا آواز کا اور سن تمام بدن مین پیٹ مین ورم اور قضیب تو تر یعنے سیدھا کھڑا رہنا اور نعوظ اور ایک شے مثل ارادہ کے قضیب کیطرف سے نکلتی ہے اور بول مین کدورت پیدا ہوتی ہے۔ اور دد سیاہ قسم جو خالی رنگ کی ہے بڑی خبیث ہے اوسکے کاٹنے سے درد معدہ اور ہمیشہ متواتر قے ہوتی ہے اور رعشہ اور کھانسی پیہم اور تھکاوٹ اور باندگی پیدا ہوتی ہے اور بہت جلد بلا عارض ہوتی ہے اور زرد رنگ جو پھولا پھالا ہے اوسکے ڈنکھہ مارنے سے درد شدید اور رعشہ اور عرق بارد اور پیٹ پھول جانا پیدا ہوتا ہے اور بہت جلد قتل کرتا ہے اور بعض لوگون نے عنبہ کے کاٹنے مین چند اعراض اور بھی لکھے ہین کہ الفاظ اور کھڑا ہونا قضیب کا اور آوزا کا بند اور منقطع ہوجانا اور منی کا بکثرت خارج ہونا اور کزاز کا پیدا ہونا بھی عارض ہوتا ہے لیکن اس شخص کا قول چنداں معتبر نہین ہے کہ ہم اوسکی رعایت کرین خلیہ کا کاٹنا بہت سلیم ہے اور الم بھی اوسمین کم ہوتا ہے۔ اور وجہ سے تمام بدن مین آبلے پڑجاتے ہین اور زبان مین ثقل بھی پیدا ہوتا ہے اور زنبوریہ کی وجہ سے ورم موضع لسع مین اور کزاز اور سبات غالب اور ضعف

دونون زانو مین پیدا ہوتا ہے کرسنیہ کے کاٹنے سے چونکہ یہ بھی خبیث زیادہ ہے وہی اعراض پیدا ہوتے ہین جو قنفیہ کے بیان ہوچکے لیکن عنبیہ کے اعراض سے یہ سخت اور باصعوبت زیادہ ہین مصریہ کی وجہ سے بھی صداع شدید اور سبات اور اوسکے بعد موت عارض ہوتی ہے **علاج** انکا بھی وہی ہے کہ پہلے قانون کلی کا استعمال کیا جاہی یعنے جذب اور قبض اور چوسنا مادہ کا اور نطول موضع ماوف پر آب نمک سے جو گرم ہو اور تریاقات کا استعمال کرانا جو باب عقرب مین مذکور ہین اور حمام اور آبزن سے بہت جلد سکون انکے اعراض مین ہوتا ہی اور درد بھی ٹھہر جاتا ہی اسلیے کہ یہ لوگ ادھر آبزن مین بھیگے اور درد مین سکون پیدا ہوا اور ادھر آبزن سے باہر نکلے اور پھر درد پیدا ہوا لہذا واجب ہی کہ ہر ساعت حمام کرائے جائین تریاق حبید ریتلا اور تنین بحری اور سانپونکی اکثر اقسام کو مفید ہے۔ کہتے ہین کہ سمہ ریا اور طروعون کے کاٹنے مین یہ دوا پلانی چاہیے فلفل سپید زراوند طویل بیخ سوسن آسمانگونی نارون عاقرقرحا دوقرحا سیاہ زیرہ جشی ورق نیلوفر افیتمون انار کی ٹھنیان پنیریا یہ خرگوش وارچینی سرطان نہری میعہ عصارۂ خشخاش حب بلسان وہر ایک اوقیہ کوٹ کر عصارہ کبر مین گوندہ کر قرص طیار کرین اور ہر ایک قرص کی مقدار ایک درخمی ہے اور وہی اوسکی مقدار شربت بھی ہی کہ ہمراہ شراب کے استعمال کرین۔ اور بعض نسخون مین اصل السوس ابیض اور دونون لکڑیان بلسان کی اور تخم خندقوقی اور جوز السرو اور تخم کرفس مذکور ہے تمام اقسام مشروبات کے حب صنوبر زیرہ جشی برگ درخت ذلب اور اوسی کے چھلکے اور تخم خندقوقی اور سخود سیاہ خصوصاً بری یعنے جنگلی چنا حب الآس بھی بہت خوب ہی اور تخم قیسوم تخم شبت زراوند ثمر ہندی اسطرخا عصارۂ حی العالم کا ہوی بری کا دودھ اور مقدار شربت ان سب دواؤن سے دو مثقال ہی جسے چاہی اختیار کرے ہمراہ شراب کے اور بھی جس شراب مین جوز السرو خصوصاً دارچینی بھی جوش دی گئی ہے اور شوربای سرطانات اور شوربای مرغابی جو شاندہ بیخ بلیون ہمراہ شراب کے عمدہ مشروبات مین سے مرکب کرکے یہ دوا ہے کہ زراوند اور کمون کرمانی ہمسوزن لیکر اور تین درہم آب گرم کے ہمراہ استعمال کرین **تریاق مجرب** اسیواسطے ہی کلونجی دس درہم دو قوقمون ہر واحد پانچ درہم اہل جوز السرو ہر واحد دو درہم شہد مین معجون کرکے مقدار نخود بقدر ایک جوزہ کے ہمراہ شراب کہنہ کے استعمال کرین اطلیہ مین سے بہت عمدہ طلا یہ ہی کہ خاکستر درخت انجیر شراب مین ملا کر اور نمک اور قلقدیس در سفنج سرکہ مین ڈبو کر اور پھر بخورین اور زراوند ہمراہ آردجو کے سرکہ مین ملا کر استعمال کرین اور برگ بالم اور گندنا اور عصارۂ الآس اور زراوند ہمراہ درخت انجیر کے ضماد انار کے چھلکے اور زراوند آردجو سرکہ مین ملا کر بعد رموہونے زخم کے استعمال کرین اور زخم کو پانی اور نمک سے دھوڈالنا چاہیئے۔ نطولات جو مفید ہین منجملہ اونکے آب دریای شور ہی گرم کرکے اوسمین حرشف اور طبیخ جوز السرو بھی مفید ہے

یشب کا بیان اور علاج اوسکا یہ جانور بڑی مکڑی کی ہمصورت ہوتا ہی چار دن قوائم اسکے بڑے بڑے اور لانبے ہوتے ہین کہ ہر ایک جسے یہ کاٹتا ہے اوسے ذوالمعدہ اور ذوالامعاء البول اور عسر براز عارض ہوتا ہی اور جب یہ نوبت پہونچ جاتی ہے پھر قاتل ہوتا ہی اور اوس شخص کر بچنے کی امید نہین ہوتی اور قسم مصریہ اس حیوان کی سب سے زیادہ ردی ہوتی ہے مین کہتا ہون کہ اس قسم مصری کا کیا حال ہے شاید یہ وہی حیوان ہی جو باب رتیلا مین مذکور ہوچکا ہے یا کوئی اور شی ہے **علاج** اسکا بعینہ علاج رتیلا کا ہے **عنکبوت کا بیان اور اوسکے علاج** عنکبوت جس شخص کو کاٹ اوسکے شکم مین ریاح کثیرہ پیدا ہوتے ہین اور شعیرہ اور برد اطراف اور انتشار قضیب عارض ہوتا ہی اور علاج اوسکا مثل علاج رتیلا کے ہے اور تھوڑی دیر بعد شراب پلانی سے بھی اونکو نفع پورا ہوتا ہی اگر تمام روز تا بہ شام اوسکا استعمال چلا جاوے اور حمام مین شراب پلاکر تعریق کی تدبیر کرنی بھی مفید ہے اور کلونجی ہمراہ شراب کے اسیطرح سداب ہمراہ شراب کے تنہا خواہ مسعد کوئی بھی دین

شریک ہو دو حیوان غیر معلوم ایسے ہین کہ بعض اہل علم نے اونکا ذکر کیا ہے اسطرح پر کہ وہ دونون بھی انہین حیوانات کے اقسام مین سے ہین جنکا بیان اوپر ہو چکا ہے یعنے زہر وار حیوان ہین مگر مجھ کو ان دونون کا حال کچھ بھی دریافت نہین اور نہ مین اس امر سے آگاہ ہون کہ یہ دونون مذکورہ حیوانات کے اقسام مین داخل ہین یا نہین اور انہین اور گذشتہ حیوانات مین کچھ فرق ہے یا نہین **چار جڑ ونکا حیوان** اوسی حکیم نے کہا ہے کہ یہ جانور ریتلا کی قسم سے ہوتا ہے ایک تو چوڑا ہوتا ہے کہ اوسکے پاون سپید اور سر پر اوسکے وہ بلندی بصورت چونٹی کی ایک مقدم سر تک اونچی ہے سیدھی اور دوسری اس چونٹے سے عرض مین تقاطع کرتی ہے اور اسی تقاطع کیوجہ سے ایسا متخیل ہوتا ہے کہ اسکے دو مونہہ ہین اور چار جڑے ہین اور ایک قسم اسکی ایسی ہوتی ہے کہ بدن دونون چونٹی کے اوسکے سر پر دو خط ہوتے ہین لہذا اونکی وجہ سے بھی ایسا ہی متخیل ہوتا ہے کہ دو مونہا اور چار جڑے رکھتا ہے اور دونون قسم کے کاٹنے سے وہی اعراض پیدا ہوتے ہین جو بچھو کے ڈنکہ سے ہوتے ہین اور درد شدید اور سپید ہو جانا رنگ کا تمام بدن کے اور نیز مقام لسع کے رنگ کی سپیدی اور پلپلا ہونا چہرہ اور سر کا اور بیداری مفرط عارض ہوتی ہے **علاج** اسکا وہی ہے جو ریتلا کا علاج ہے اور ریتلا کے علاج مین جنبی ادویہ مفید ہین اونمین سے چار دواؤنکو اس سے زیادہ خصوصیت ہے حبق اور بیخ جاوشیر اور صندوقی اور قیصوم **ایک اور حیوان** ہے جسکا نام ہوعتیا ہے اس کا بیان اسی عالم نے کیا ہے اور کہا ہے کہ اسکے کاٹنے سے وجع شدید اور حمرت اور حبس بول پیدا ہوتا ہے اور جو شخص اسکے گزند مین مبتلا ہوا ہو اوسے تمرۃ الطرفا یعنے جھاؤ کا پھل اور کمون بری اور ورق حنا اور توم اور شراب شیرین مفید ہوتی ہے **قملۃ النسر کا بیان** جسکا نام فارسی مین تشن وال اور صمولی یونانی مین اور ملعانون بھی کہتے ہین یہ بھی مثل جون کی ہوتی ہے خواہ جیسے چھوٹا قوران ۔ جالینوس کہتا ہے یہ جانور ایسا چھوٹا ہوتا ہے کہ اس سے بچنا دشوار ہے اور اسکا کاٹا ہوا زخم آنکھ سے نظر نہین آتا ہے مگر جسمیت کا حال یہ ہے کہ ادھر کاٹا ادھر خون کا پیشاب جاری ہوتا ہے اور نکسیر بھی جاری ہوتی ہے اور دست بھی خون کے آنے لگتے ہین اور قے خونی بھی معدہ سے جاری ہوتی ہے اور سینہ اور پھیپڑے اور دانتونکی جڑ سے بھی خون جاری ہوتا ہے اور کبھی ایسی دشواری پیدا ہوتی ہے کہ دوا کے فائدہ کی قابلیت نہین رہتی ہے علاج اسکا تو وہی ہے جو عقرب جرارہ کا علاج ہے اور خاص علاج اسکا یہ ہے کہ مقام لسع اگر کسی طریقہ سے پہچانا جاے اوسپر فاد زہر کو طلا کرین اور عصارہ کاہو اور صندل سرخ کا بطور طلا کے استعمال کرین اور پلانے مین شیر دوشیدہ لبن اغر اور مسکہ اور گل مختوم اور جدوار اور فرخ اور بوسی کا عصارہ اور سعد اور سنبل اور بابونہ اور بکام اور یہ مطفیہ جیسے کاسنی اور آب کاہو اور آب کدو اور آب خیار وغیرہ **ذلیوع اور حزاز الطین کا بیان** یہ بھی جانور کے پانون بڑے بڑے ہوتے ہین اور زہر اسکا تیز بہت ہوتا ہے اور سب اعراض اسکے ویسے ہین جو قملۃ النسر کی فصل مین بیان ہوے **زنابیر کا بیان** زہور مہندی مین بھڑ کو کہتے ہین اسمین تسخین اور گرمی شہد مکھی سے زیادہ ہوتی ہے اسکے کاٹنے سے درد اور سرخی اور ورم پیدا ہوتا ہے یعنے اقسام زنابیر کی بڑی سیاہ رنگ بھی ہوتی ہین یعنے اونکے سر کے گرد سیاہ دائرے ہوتے ہین یہ قسم مہلک ہے اور جس زنبور کی گرہان زیادہ ہون کسی قسم کی کیون نہو وہ سب سے زیادہ قاتل ہوتی ہے اور یہ جو بہت تشنج کی پہونچتی ہے اور کبھی دونون زانو مین ضعف پیدا ہوتا ہے اور چھوٹی قسم کے کاٹنے سے بھی اکثر بڑی دشواری واقع ہوتی ہے کہ آبلہ پڑ جاتے ہین اور زبان مین ثقل اور گرانی پیدا ہوتی ہے **علاج** اوسکا یہ ہے کہ مقام پر اوسنے کاٹا ہوا وسے بطور معلوم خوب ساچوسین اور اگر زیادہ ایذا ہوا ور آثار سمیت کے زیادہ پیدا ہون تو اکید درہم تخم مرزنجوش پلائیز

کہ درد اپنی جگہ سے زیادہ نہ بڑھے گا اور درد مین بھی سکون پیدا ہوگا - یا تین کف دست بھر کشنیز خشک کا استعمال کرین جن عصارات سے تبرید پیدا ہوتی ہے اور وہ معروف اور مشہور ہین اونکا بھی استعمال کرنا ایسے وقت مین بہت مفید ہے - کبھی برگ کاشیاف دینا بھی مفید ہوتا ہے طلای خبازی بھی اسمین کرنا چاہیے اور اگر بادروج اور خبازی کو ملا کر طلا کرین عجیب النفع ہے اور اسکا نفع بالخاصیہ ہے اسیطرح خطمی بھی نافع ہے اور چولائی اور مکوی خشک اور کنجد سا تیدہ بھی مفید ہے اور انجیر خشک کا ضرور اور سرکہ اور گل خوشبو جیسے طین الحکمۃ ہین اور آب انگور اسیطرح اوجھ گاؤ کا خصوصا سرکہ کے ساتھ لگانا اسیطرح برگ نیم اور برگ غار مازہ اسیطرح افیون اور تخم شوکران اور کافور کسی عصارہ بارد کے ہمراہ طلا کرنا چاہیے - پاچہ کتان کو سرپانی مین ڈبو کر مقام گزیدہ پر رکھین یا ور اوسکے گرد وہی مٹی اور سرکہ سے لیپ کرین - اسیطرح طلاب لیسے کائی اور سرکہ کا لگانا بھی نافع ہے - اسیطرح جو سبزی کنارہ آب پر جم جاتی ہے بنا بر قول بعض اطبا کے اوسکی نمکسید پانی اور نمک کے ہمراہ مفید ہے - درخت انجیر کا دودھ بھی طلا کرنا مفید ہے - دیوارون پر جو لونا پھرتا ہے مثل شورہ کے اوسکو سرکہ کے ہمراہ ضماد کرنا کبھی ان چند پانیون سے اور سلافات سے اقسام اقسام کے نطول بنائی جاتی ہین اسکا بھی تجربہ ہوا ہے کہ اگر زنبور گزیدہ جگہ کو گرم چیز مین رکھین اور ایک گھنٹہ تک رہنے دین اور بکیارگی اوسے ایسے پانی مین داخل کرین جسمین سرکہ ملا ہوا ہو فورا درد مین سکون پیدا ہوتا ہے - مکھی کی مالش مقام گزیدہ زنبور پر بھی فورا سکون درد پیدا کرتی ہے **فصل بیان مین** نحل کے کاٹنے کے اور اسکا علاج قریب بہ علاج زنبور کے ہے ہان اسکا ابرہ یعنے ڈنگھ کبھی مقام گزیدہ مین رہ جاتا ہے اوسکے نکالنے کی تدبیر ابرۂ زنابیر کی سی ہے **فصل اوڑنے والی چیونٹی کے بیانمین** اور ایک شی جو اوسی کے مشابہ ہے اور اوسکا حال قریب بہ حال نحل کے ہے بلکہ اوس سے اسلم ہے یعنے ایذا کم دیتی ہے - مین کہتا ہون کہ منجملہ اون پرندون کے جو کنبش اور ڈنگھ رکھتے ہین ایک وہ بھی شی ہے جو مشابہ پروانہ چیونٹی کے ہوتی ہے لیکن یہ جثہ مین اوس سے بڑی ہوتی ہے بلکہ چھوٹے بھونرے کے برابر ہوتی ہے مگر زنبور سے طول مین زیادہ ہوتی ہے ہان موٹی اونٹی نہین ہے اور اس کے پاون زنبور کے ایسے ہوتے ہین طول مین تو مگری کے پاون سے بڑی بلکہ اسکا گھر مٹی کا ہوتا ہے اوسمین بہت سی دروازی ہوتی ہین زرد رنگ اور تجویز اسکے لیے ہے وہ چھوٹی ہے اور اسکا چھتا بھڑون کا سا نہین ہوتا اور مکڑی کے طور سے بچہ دیتی ہے اور جب اپنی آشیانہ سے نکلتی ہے مثل عنکبوت کے چلتی ہے جیسے مینی اسکے پر نوچ ڈالے ہین اوسکے بعد اڑنے لگتی ہے - میری راہ مین اوسکا حکم علاج وغیرہ مین وہی ہے جو زنبور کا بیان ہوا **فصل سام ابرص و عنقابہ کے بیان مین** جب کسیکو یہ دونون کاٹتی ہین پتے کے مقام پر یعنے کاٹنے کے چھوٹے چھوٹے دانت اوس جگہ رہجاتے ہین جب اون دانتون مین سیاہی آجاتی ہے ہمیشہ اوس مقام پر درد رہتا ہے اور پڑ پڑاتا ہے اور کھجاتا ہے کبھی کبھی ایک قسم کا پھیپھولا سا نکلتا ہے اون دانتون کو نکال نہ ڈالین پس ریسم وغیرہ سے اون دانتون کو لیکر الگ چھاڑ دے اوسیوقت درد مین سکون پیدا ہوجاتا ہے اور کبھی اون دانتون کو روغن اور راکھ سے چھوڑاتے ہین اور بعد ازان اوسی مقام کو خوب چوستے ہین لوگون نے ذکر کیا ہے کہ جنگلی کاسنی کھانا اسکے کاٹے ہوئے کو بہت نافع ہے پھر اگر درد مین زیادتی ہو تریاق رتیلا کا استعمال کرین **فصل اربعہ اور اربعون کے بیانمین** اس جانور کو دخان اللون بھی مشہور کرتے ہین مثیر ایک بالشت کا طولانی ہوتا ہے اور اوسکے ہر ایک طرف جسم کے بائیس پاؤن ہوتے ہین اور کبھی قدم پر چلتا ہے اور کبھی الٹا بھی چلتا ہے یعنے پیٹھ کی طرف کھڑا ہوتا ہے اور بعض لوگ اسمین سمیت بھی بیان کرتے ہین اور جو درد اسکے کاٹنے سے پیدا ہوتا ہے تھوڑی دیر تک رہتا ہے

اور فوراً سکون پاتا ہے زہرہ الخنثی اسکی تریاق ہے اور بیشتر اسکے واسطے استعمال نمک کا ہمراہ سرکہ کے کافی ہوتا ہے **فصل بیان** سالامندر اکے کاٹنے کے میرے زعم مین یہ ایک جانور شبیہ غطا یہ کے ہوتا ہے کہ اوسکے چار پاون ہوتی ہین اور کہتے ہین کہ جو ہر دم کے ہوتے ہین اور یہ جانور آگ سے نہین جلتا ہے اگر چہ بالکل بھی مین ڈالدین اوسکی آگ بجھا دیتا ہی جسے کانا ہے درد شدید اور التہاب اور سوزش ایسی پیدا ہوتی ہے جیسے آگ لگی ہے اور ورم حار زبان مین پیدا ہوتا ہے اور زبان بند ہو جاتی ہے اور تہتہ یعنے اکثر حروف کو میم اور تے بولنا اور لرزا اور خدر پیدا ہوتا ہے اور اکثر اسکے کاٹنے سے کوئی عضو سیاہ ہو جاتا ہے کہ وہ سیاہی باسندارت یعنی گول ہوتی ہے یا سقوط عضو پیدا ہوتا ہے **علاج** کہا ہے کہ اوسکا علاج چوزہ ہاے مرغ کھلانا اور خاص تر علاج اوسکا یہ ہے کہ رانیج جس صنوبر کے درخت کا گوند کیون نہ ہو ہمراہ شہد کے اور طبیخ کمافیطوس اور طبیخ سوسن اور برگ قرنفل وزیت اور بعض لوگون مکوڑے پکا کر کھلائے جاتے ہین کہ فقط شوربا انہین پلایا جاتا ہے اور مینڈک کا شوربا کھلانا اور ٹیون کا ضماد کیا جاتا ہے اور کچھوا بحری اور بحری کے انڈے بھی پکا کر کھلاتے ہین **فصل سولوفیندیون بری اور بحری کے بیان** مین مجھے اسکی شناخت نہین ہے اور کچھ بعید نہین کہ وہی جانور ہو جسکے بیان سے ہم فارغ ہو چکے ہین اطبا نے کہا ہے کہ اسکے کاٹنے سے بشرطیکہ بری ہو اور دریا نہ ہو مقام گزیدہ مین کمودت اور تیزی آجاتی ہے اور گزیدہ گلابی رنگ ہو کر سرخ ہو جاتا ہے خوب سرخ نہین ہوتا بلکہ زیادہ سمرت آجاتی ہے اور درد شدید پیدا ہوتا ہی اور کھجلی بدن مین اوٹھتی ہے اور اگر یہ جانور بحری ہو اوسکا مقام گزیدہ پانی کے رنگ پر ہوتا ہے اور شاید اوسکا علاج قریب بہ علاج ریتلا وغیرہ کے ہو اور بعضون نے کہا ہے کہ نمک کا ضماد کرنا چاہیے یا خاکستر اور شراب یا رماکو سر کہ عنصل مین ملا کر یا کنجد سوختہ اور شراب کا ضماد یا پہلے زیت سے فتیل بکثرت کرین گرم پانی ملا کر بعد ازان یہ دوا اوسپر رکھین **فصل دریائی بچھو کے بیان** مین میرے گمان مین یہ ہے کہ جسے دریائی بچھو کاٹے اوسکا پیٹ پھول جاتا ہے اور استسقا کی صورت پیدا ہوتی ہے اور بیشتر اخراج ریح اوسے بلا ارادہ ہوتا ہے واجب ہے کہ اسکی شناخت مین بیش از حد کوشش کیجاے اور اسکا علاج تین بحری اور ریتلا کا ہے اور ایک گروہ جسکے قول پر مجھے وثوق اور اعتماد نہین ہے اونہون نے کہا ہے کہ عقرب بحری کا سم حار ہوتا ہے **فصل ضفادع یعنے مینڈک دریائی کے بیان** مین جو سرخ رنگ ہوتی ہین ایک گروہ علما نے کہا ہی کہ یہ قسم زیادہ خبیث اور ردی ہوتی ہے اور دیگر حیوانات اس سے بھاگتے ہین اور دور سے گریز کرتے ہین اور اس جانور کو کاٹنے کا کم وقوع نہین ملتا تو بھونک مارتا ہی کہ اوس سے بھی ضرر پیدا ہوتا ہے اور کاٹنے سے اسکے ورم عظیم پیدا ہوتا ہے اور بہت جلد ہلاک ہو جاتا ہی جسے کاٹے اور مجھے ایسا خیال ہے کہ اسکا علاج تریاق کبیر وغیرہ سے کرنا چاہیے **فصل بیا** تین **جملہ دریائی ہوام** کے جتنے زہریلے جانور دریا کے ہین اونکے علاج مین اطبا کا یہی قول ہے کہ تریاقات کا استعمال کرنا چاہیے اور سموم بارد کا جو علاج ہے اوس سے علاج کرنا ضرور ہے اور اوپر مذکورہ فصل ریتلا مین اور جو تریاقات اوسکے بیان ہوئے اونسے علاج کرنا لازم ہے الحمد للہ وحدہ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فن ساتوان کتاب الزینت مجملی بیان زینت کا ہے اور یہ فن چار مقالات پر مشتمل ہی **پہلا مقالہ** شعر لینے بالون کے بیان مین اور اسمین خراد کا بھی ذکر ہے **فصل پہلی** ماہیت شعر کی یہ ہے کہ بالونکی پیدائش بخار دخانی سے ہوتی ہے جسوقت

فن ساتوان کتاب الزینت

وہ بخار مسام مین بستہ ہوجاوے پس وہی بخار بستہ ہوکر بال کی شکل پیدا کرتا ہے اور پھر جسقدر بخار دخانی اوس جگہ آتا جاتا ہے اوسی بال کیطرف مستحیل ہوتا جاتا ہے لہذا بال بڑھا کرتا ہے خصوصاً اگر رطوبت بدن کی بالزوجہت ہو اور اوسکے ہمراہ دہنیت بھی ہو اور وہ رطوبت نباتی خواہ اوسمین ملینت کی خواص نہون جیسا کہ بعض درختون کا بھی ایسا ہی حال ہے کہ بن درختون مین دہنیت غالب ہے اونکی پتی زیادہ نہین پھیلتی ہین ۔ کتاب اول بیضے فن کلیات مین بیان ہوچکا ہے کہ بالون کی سیاہی کا سبب کیا ہے اور پیری جلد کیون آتی ہے اور جملہ اقسام کے رنگ جو بالون کے ہوتے ہین اونکے اسباب کو بتفصیل وہان بیان کردیا ہے ۔ مگر زینت اور آراستگی مین بالون کے جو امور متعلق ہین اونمین سے ایک تو یہ ہے کہ جو بال نہ ہمون اونکو تدبیر سے نکالنا یا ناقص بالونکو اوکھیڑکے دور کردینا (۲) بالون کے شمار کو زیادہ کرنا اگر کم ہون یا بہت گھنے ہون اونکو کسی تدبیر سے کرکے دینا (۳) یا جسم مین اگر بہت باریک ہون اونکو موٹا کرنا یا موٹے ہون اونکو باریک کردینا یا اونکو دراز کردینا (۴) یا شکل بالونکی سیدھی کرنی یا گھونگھرالے بنانا (۵) یا رنگ کی تدبیر کرکے اونکو سیاہ کردینا خواہ میگون اور سپید بنانا الخ ۔ اس مقالہ مین ہم انہین امور سے بحث کرینگے جو گنگے ۔

فصل دوسری سبب بطلان شعر کے بیان مین بالون کا جاتا رہنا یا کم ہوجانا کبھی تو اس سبب سے ہوتا ہے کہ جس مادہ دخانی سے انکی پیدائش ہے اوسی مین کوئی فساد پیدا ہوتا ہے اور کبھی اوس مقام مین فضول پیدا ہوتا ہے جو تمام بالونکو اوگنے کا ہے ۔ مادہ کی فساد کی کبھی یہ صورت ہوتی ہے کہ اوسمین کمی ہوتی ہے یا آنکہ یکبارگی مادہ پیدا ہی نہوتا ہو کبھی مادہ مین یا تو اسوجہ سے ہوتی ہے کہ وہ مادہ دخانی کسی چیز مین ڈوب جاتا ہے یا آنکہ جوہر ارت رطوبت کو مایل بدہنیت کرکے اوسکو متغیر بدخان کرتی ہے وہی کم ہوجاتی ہے یا جوہر بخاری مین فعل تولید کم ہوجاتی ہے ۔ جیسے کہ بخار دخانی لڑکونمین اور عورتونمین بہت کم ہوتا ہے اسلیے کہ بخار رطب کی اونکے ابدان مین کثرت ہوتی ہے اسی سبب سے اونکے داڑھی اور نہین ہوتی اصل جوہر مادہ شعر کی کمی یا تو کسی امر عارض کیوجہ سے ہوتی ہے اور وہ امر غیر امور طبیعہ آلیہ سے ہے یا وہ امر امور خارج از طبیعت نہ ہوا مور غیر طبیعہ کی مثال جیسے ناقہین اور لاغر اندام لوگ جب دن پر تعب امراض طویلہ کا گذرتا ہے خواہ زمانہ دراز تک امراض سخت ہین جیسے دق وغیرہ مین گرفتار ہوجاتے ہین اب اونمین مادہ ہی باقی نہین رہتا جسسے بالون کو غذا پہونچے لہذا اونکے بال گر پڑتے ہین اور نئے بال نہین اوگتے اونکے بالونکی وہی کیفیت ہے جیسے کسی گھاس باکھیت کو پانی دے کر سینچتے ہین جب سینچنا موقوف کردین نہ تو وہ شے ہری ہوگی اور نہ بڑھے گی اور نہ اوسکی بیل پھیلی گی یا جیسے خواہ مخواہ ہرا بان اور ہیجڑے نس کٹے وغیرہ کہ اونمین رطوبت اور برودت کا اسقدر غلبہ ہوتا ہے کہ اگرچہ اونمین بالون کے نکلنے کا امکان ہے لیکن [illegible] برودت اعضاء وہان تک بڑھ جاتی ہے کہ اوسے شرینہ تک پہونچتی ہے پس اونمین بھی برودت پیدا کردیتی ہے اور اسی سبب سے اونکے [illegible] رطوبات کی کثیر ہوتی ہے اور [illegible] اونکے [illegible] رطوبت مین تحلیل ہوتی ہے وہ اسی کم اور رقیق ہوتی ہے کہ مسامات مین باقی نہین رہتی بلکہ بکلیہ فنا ہوجاتی ہے ۔ اسیطرح جو لوگ بڑے بڑے بیماری سے اٹھے ہین اونمین یہ بات ہوتی ہے اونکے بال بھی اسوجہ سے کم پیدا ہوتے ہین ۔ چونکہ بالونمین بوجہ اصل طبیعت کی ہوتی ہے جیسے سمع یعنے کھوسا ہونا کہ یہ امر اسوجہ سے پیدا ہوتا ہے کہ وہ مادہ جس سے بالونکی پیدائش ہے اوسمین بڑا اصل نقلت کی کمی ہوتی ہے یا آنکہ دماغ کو استخوان فحف سے ایسی پیوستگی ہوتی ہے کہ اوس حالت اتصال مین مادہ شعر یہ وہان رک نہین سکتا ۔ جو سبب مقام روئیدگی مین بالون کی ہوتا ہے اونکی تین وجہین ہین ایک تو یہ کہ اوس مقام پر مادہ بالونکا نفوذ نہ کرسکے دوسرے یہ کہ نفوذ تو کرسکے مگر ٹھہر نہ سکے تیسرے یہ کہ نفوذ تو کرتا ہے مگر ٹھہرکے کسی نامناسب کیفیت یا مناسب کیفیت کی طرف مستحیل ہوجاتا ہے ۔ نفوذ کرنا اسی سبب سے ہوتا ہے کہ اوسمین بلزز زیادہ ہوتا ہے یعنے گھنے بال ہونا اگرچہ مسام بند ہون جسطرح کیفیت

معین پر حدوث مرض صلع ہے اور بہت جلد جارمزاج کے آدمیون مین یہ امر پیدا ہوتا ہے اور اسی جہت سے حد صلع کی ہوتے ہین اونکے بدن پر اور سینہ پر بالونکی کثرت ہوتی ہے اور یہ لوگ چونکہ اونکے نتھنے سے بال بھی دشواری سے اوکھیڑے جا سکتے ہین یا گھنے ہین بالونکا بسبب آثار قروح سابقہ کے ہوتا ہے چنانچہ قرع مین یعنے سر کے بال جاتے رہنے کا یہی حال ہے۔ جس شخص کو بدن مین مادہ شعر یہ مناسبت یعنے مسامات مین نہین ٹھہرتا ہے بسبب شدہ تخلخل کے یا بسبب سکی کہ مسامات اوسکو زیادہ وسیع ہین چنانچہ بھی ایک سبب سہل مانغہ سے داڑھی نکلنے کے واسطے ہے اور اسکا بھی سبب ہی کہ جسقدر بال داڑھی مین باقی رہین وہ زیادہ اور باریک ہون اور بسہولت اوکھڑ جائین۔ اور آخر عمر مین چونکہ بیس کا غلبہ ہوتا ہے اور مسام مین تنگی آجاتی ہی اور جو دکیہ مزاج مین رطوبت ہوتی ہی حرارت کی قلت کو اثر اس امر مین ہے کہ صلع نہین ہوتی ہے جیسا کہ عورات اور خصیان مین مشاہدہ کرنا چاہیے جس شخص کے بدن مین بالونکی مواد فاسد ہوجاتے ہین یہ فساد یا تو کسی غلط خصیت کی سبب سے ہوتا ہے جو کہ مسامات مین ٹھہرا ہوا ہے جیسے کہ داء الثعلب اور داء الحیہ مین جسے بالخورہ کہتے ہین یہی سبب ہوتا ہی یا فساد مادہ کا بوجہ قروح خبیثہ کے ہوتا ہی جو ردی اور اکال ہوتے ہین چنانچہ بعض اقسام قرع مین یہی سبب ہوتا ہے۔ صلع کا معالجہ دشوار ہے اگرچہ قبل شروع ہونے کی محض بروقت ظہور انا۔ اور علامات متقدمہ کا اوسکا دفع کرنا ممکن ہے یا ایسی تدبیر کرنی ممکن کہ اوسکا ظہور بہ تاخیر ہو۔ بقراط کے کلام مین جو یہ امر مذکور ہے کہ اگر اب صلع کو سبب دوا لی عارض ہون تو یہ مرض جاتا رہے کہ اور بال اونکے اوگین گے۔ اس سے مراد بقراط کی یہ ہے کہ جن لوگونکے بال مرض داء الثعلب وغیرہ مین گر پڑے ہین بعد حدوث دوا لی چونکہ مادہ اسفل اندام کیطرف آجاتی گا اب اونکے بال اوگنے کا کوئی مانع نرہے گا لہذا اونکے بال اوگ آوین گے۔ بھوین اور پلکونکے بال بہت جلد جو نہین گر پڑتے اسکا سبب یہ ہی کہ بہ نسبت یعنی جای روئیدگی بالون کی انہین ستوار اور غیر خفروفی ہی مستحکم انخلقت ہی اور اسی جہت سے صلع کے پیدا ہونے کی حفاظت کرتا ہے جسم حبشہ یعنے حبشیون کا اور زنگبار کے آدمیون کا اسلیے کہ اونکے بدن کی جلد بوجہ گندہ ہونے اور مضبوطی کے بالونکو گرنے سے بچاتی ہے۔ جسطرح سخت جلد مین سوراخ بدشواری ہوتا ہے اور بروقت برامد ہونے بالون کے بھی دشواری اور سختی جلد کی جنتیون مین باعث پیچیدگی بالون کی ہوتی ہے ایسی جب بال نکل آتین پھر بھی سخت جلد بالونکی بیوجب گی اور منتشر ہونے سے حفاظت کرتی ہی اور جو لوگ الثغ ہین یعنے سین کو ثا مثلثہ اور را مہملہ کو غین معجمہ اور لام کو یا سے بدلتے ہین وہ مرض صلع مین مبتلا نہین ہوتے اسلیے کہ اونکے دماغ مین رطوبت کی کثرت ہی اور اسی سبب سے اونکو ذرب یعنے سہال کا مرض زیادہ ہوتا ہے بوجہ کثرت نوازل کے۔

فصل تیسری بیان مین اون ادویہ کے جو نشو بالون کی ہین

ان مین بعض دواون مین لطیف حرارت ایسی ہے کہ اوسکی جہت سے قوت جذب کی انمین حاضر ہوتی ہے اور قوت [illegible] ادویہ حافظ شعر ہوتی ہین اور بعض ادویہ بانجا جہت اثر حفظ شعر کے رکھتی ہین اب ادویہ مفردہ مین سے [illegible] کا ذکر کرتے ہین اور پھر یادین مین مرکبات اسی قسم کے لکھے ہین اور اس مقام پر نظر مناسب چند ادویہ کا ذکر کرتے ہین۔ ادویہ بسیطہ جو حافظ شعر ہین اور جسوقت بال گرنے شروع ہون اونکا استعمال اس ضرر کا تدارک کرتا ہی بشرطیکہ اون امور کی رعایت کیجاتی جو شروع کرکے ہم بیان کرینگے تدبیر حفظ شعر مین۔ منجملہ اونہین ادویہ کے آس اور حب الآس لاذن آلمہ بابلیہ کا بلی مرسیر پیاوشان اور بھی ان ادویہ مین مازو بھی شریک کیا جاتا ہے بوجہ قبض کے اور فلیوسرج یعنی سوت کا وزن خصوصاً کسی شربت قابض کے ساتھ پیا جاوے

آس اور روغن مصطگی خواہ مارا آس یا عصارہ برگ ارا و درخت اور نمکین پانی کنان سوختہ کا مع اوسکی تخم کے کسی روغن کے ہمراہ طلا کرین ایضاً فشور جوز سوختہ روغن آس ملا کر یا شراب قابض آمیختہ کرکے بلین خصوصاً صبیان کی واسطے سرکبات ادویہ حب الآس اور مازو اور نمک کو روغن گل اور روغن آس مین بختہ کرین ۔ ترکیب معلوم سی اوسکو استعمال کرین ایضاً ۔ برگ آس تازہ اور برتر اور لاذن اور عوسیج اور اطراف سرو اور حب الآس سی سر بہ بطور غلاف کے چڑھا مین زیت مین کوٹ کر ۔ ایضاً حب الآس اسود و تخم کرفس اور اطراف آس اور تخم شبندر اور اطراف عوسیج اور جرجیر پرسیاوشان لاذن ہر واحد نصف جزو اور شراب اسود چھ جزو مین ادویہ کو بہ ربع طبخ کے مہرا کرین تا اینکہ ثلث حصہ شراب کا باقی رہے اوسکے بعد زیت کو سعد اور سنبل ہر واحد دو جزو سے معطر کرکے از سر نو بھر طبخ دین کہ تین جوش آئین بعد ازان پانی روغن دار دواؤن سے خوب نچوڑ کے جدا کرین اور کسی برتن مین رکھکر خوب سا ہلاین اور بوقت حاجت کے استعمال کرین کہ یہ دوا حفاظت بالونکی بھی کریگی اور سیاہی بھی لائے گی ۔ ایضاً ۔ تخم کرفس تخم شبندر پرسیاوشان کندر ہر واحد دو اوقیہ جوز بندرہ عدد فشور صنوبر ایک طل رات بھر سب کو تنور مین بریان کرین اور جس برتن مین دوا بھری ہو اوسپر گل حکمت ہو اور اسقدر آبخ دین کہ سب ایسی جلجاے کہ قابل پیسنے کے ہو جاے بعد ازان پیسکر ایکطل چربی اود لینے ریچھ کی اوسمین داخل کرین کہ ریچھ کی چربی مرغابی اور قاز کی چربی سے اچھی ہے اور چربی داخل کرنے کے بعد دوا مذکور کو اوسمھار کھین بروقت حاجت خوشبو روغن ملا کر استعمال کرین یہ دوا صلع ابتدائی کو بھی نافع ہے ۔ ایضاً ۔ ڈیڑھ طل شراب قابض اور لاذن ایک اوقیہ فشور صنوبر سوختہ دو اوقیہ پرسیاوشان سوختہ دو اوقیہ ریچھ کی چربی ایکطل عصار عنب الثعلب ساڑھے چار اوقیہ لاذن کو طلا لینے ہاتھی تو ہ و غیرہ مین بختہ کرین اتنا کہ وہ گرم ہو جاے پھر اوسپر سب دوائین ڈالین اور مخلوط کرکے اوٹھالین جب حاجت ہو اوسمین سے تھوڑی سی دوا لیکر کسی روغن خوشبو مین ملا کر استعمال کرین اور بہتر یہ ہے کہ روغن نارد ین کے ہمراہ طلا کرین اور بدون آمیزش روغن کے بھی طلا کر سکتے ہین ۔ ایضاً ۔ ایک خفیف دوا ہے مرا ور لاذن اور روغن آس خصوصاً جو بنایا گیا ہو روغن خیری سی اور مازو آس اور شراب قابض اور اتنا ملانا چاہیے جو مشاہدہ حکم کرتا ہے اور طلا کرین ۔ ایضاً ۔ ورق شقاق النعمان ہمراہ روغن آس کے سر پر ملین اور رات بھر رہنے دین بعد ازان نہانا چاہیے حمام خواہ آب گرم سے کہ یہ ترکیب بالونکی سیاہی کی محافظت کرتی ہے ایضاً پرسیاوشان اور خاکستر فشور صنوبر اور ریچھ کی چربی اور شراب مازو سی اوسقدر جو کافی ہو روغن مصطگی اور آس ملا کر استعمال کرین ۔ ایضاً مہندی کٹی ہوئی اور مثل غبار کی باریک پسی ہوئی نصف رطل اور مازوی سبز پسا ہوا دس درہم دونون کے ہموزن سرکہ کہنہ ملائین اور قرع انبیق سے مقطر کرین جو مقطر نکلیگا وہ حافظ شعر ہوگا ۔ ایضاً پرسیاوشان اور لاذن ہموزن لیکر بقدر کفایت روغن آس شامل کرین ۔ ایضاً ۔ کندر اور سوسمار کی لیسدی یعنے غلیظ اور دریائی سیاہی کا غلیظ ہر ایک بانخدر ہم شراب قابض کرساتھ پیسکر ریچھ کی چربی ملا کر استعمال کرین

فصل چوتھی ابرو کے بالون کی حفاظت کی ادویہ کا بیان

ور داؤ تقاید الشعار چار حصے اور رعی الحمام اور اوسکی بیخ اور اطراف بیخ کے ہر ایک انمین سے ایک حصہ لاذن تین حصے پرسیاوشان دو حصے سب کو بیس کرہموزن روغن مصطگی کے ہمراہ استعمال کرین ۔ ایضاً ۔ بیخ فاشرا بیخ انتراس رجوشیخ کو نرم کیک مبحث قوابین بیخ خشخاش ہے م اور خاکستر درخت صنوبر تازہ ہر واحد ایک جزو بورہ دو جزو روغن خوشبو اسمین ملا کر استعمال کرین یہ سب دوائین نرم ہی ہین جو اکثر مستعمل ہوتی ہین ۔ لیکن اگر ان بالون کے گرنے کا سبب خشکی مزاج کی اور قلت خون کی ہو بدن کو

تازہ اور فربہ کرنے کی تدبیر کرنی چاہیے ایسی غذا سے کہ جید الکیموس ہو اور ہلکی غذا اور ایسی ہی غذا سے حرارت لطیفہ کی طرف مزاج کو مایل کرنا چاہیے اور کل شوربہ اور ترش اور کھٹی چیزون سے اجتناب کرنا چاہیے اور مختلف اقسام کے پانی پینا یکسر چھوڑ دینا چاہیے اور جو شراب کہنہ ہو اوسے بھی ترک کرنا چاہیے آب شیرین سے نہانے کا ہمیشہ التزام کرنا چاہیے صابون اور نطرون اور اشنان کو بدن کو پاس نہ لیجاے یعنے اوس سے موے بدن کو نہ دھوے بلکہ اگر بٹنا وغیرہ ملکر نہانا منظور ہو تو آرد باقلی تخم خربوزہ اور مئی اور برزقطونا وغیرہ ایسی چیزونکا اوبٹنا ملے۔ اور اگر مسامات بدن کی زیادہ بند ہو گئے ہون اوسوقت محللات کے ہمراہ ایسی دواؤن کی بھی احتیاج ہوگی جو تخلخل پیدا کرین پس غذا مین بھی مفتح چیزون کی شرکت چاہیے جیسے خردل اور لہسن اور گندنا اور بدن پر طلاے ثانیہ اوس خردل اور فوتنج اور سداب اور بصل کا کرنا چاہیے حمام آبہاے محللہ سے کرنا اور سر کو بورہ اور زبدالبحر سے دھونا چاہیے۔ ایسے شخص پر واجب ہے کہ جملہ اقسام کے روغنون سے اجتناب کرے اور اگر بالون کا گرنا بوجہ تخلخل مسامات کے عارض ہوا ہو اوسوقت وہ ادویہ مفید ہونگی جنکا ذکر ہو چکا اور وہ ادویہ جو مایل بہ قبض مسامات ہون اور اطلیہ اور ادہان قابضہ کا استعمال اور حمام مین جانا اور بنگرم پانی سے نہانا اور نہانے سے بنگرم پانی کے بعد فوراً سرد پانی ڈالنا بدن پر مفید ہوتا ہے **فصل پانچوین بیان بالون کے دراز کرنے والی ادویہ کے** اکثر بالونکی طولانے کرنے والی دوائین وہی ہین جنمین لزوجت اور چسپندگی ایسی کہ اونکے لعاب سے بال مثل تار کے کھنچ سکین جیسے برگ سمسم اور کدو کی تپی اور تیل وہ ہون جنمین حرارت اور قبض ہو جیسے روغن سرسون کا اوسمین موم جلاکر ملائین یا جیسے روغن حنا اور روغن آس مین تطویل شعر کی خاصیت ہو اور کبھی بالون کی درازی کے واسطے حنظل بھی نافع ہوتا ہے پانی مین بھگوکر۔ یہ بھی مفید ہے کہ لاذن کی قسم جید ایک کوزہ مین کل حکمت کرکے بھرین اور دھیمی آنچ سے کوئلی اوسے بلطافت پگھلائین روغن زیت کے ہمراہ سفوف کرکے اوسپر چھڑکتے ہین تا آنکہ آگ پر چڑھے چڑھے یہ سب اجزا باہم آمیختہ ہو جائین اور استعمال کرین۔ ارادرخت کی تیہون کو اس بارہ مین اور اوسکی برگ کی عرق کو خاصیت جیدہ ہے۔ آلسی کو پکا کر کے روغن کنجد کے ہمراہ استعمال کرین زرمرکب دوام برگ ارادرخت پرسیاؤشان رومی جتازہ ہو اور مراور آملہ ان سب دواؤن کو سر پر تھوپین بروقت بعض اقسام اغتسال مخصوصہ کے جو مشہور ہین۔ ایضاً خردل کو طبیخ چقندر مین ڈالکر اوس سے سر کو دھوئین اوسکے بعد روغن آس یا روغن آملہ بالون مین لگائین۔ ایضاً نلخہ گاؤ اور نلخہ گرگ اور ہلیلہ کابلی اور بلیلہ اور آملہ اور سیاہ دانہ ان اور مازو مسلم ہر واحد ایک جزر کوٹ کر عصارہ عنب الثعلب مین سات دن تک پکا کر روغن بعد ازان خشک کرین اور ہمراہ طبیخ کے طلا کرین اور طلا کرنے سے پہلے سر اور داڑھی کو پانی اور شہد اور آنگبینہ سائیدہ سے دھولین۔ ایضاً۔ جوبریان بیس ۲۰ درہم آملہ پانچ درہم پانیمین خوب جوش دین کہ پانیمین انکا اثر آجاے بعد ازان اوس پانی کو چھان کر اوسمین روغن بنفشہ برابر نصف وزن پانی کے اور لاذن تین درہم اور برگ کنجد برگ خطمی برگ کدو تازہ ہوا سو کھا ہر ایک دس درہم انکو یہانتک جوش دین کہ پانی جلجاے اور تیل باقی رہجاے (نسخہ دوسرا) جوکندی کیطرف منسوب ہے شیر آملہ بیس درہم پانیمین جوش دین جب چہارم رہجاے اور ہموزن بانفشہ کا روغن ناردین اور شعر مغشہ اور تھوڑی سی لاذن ملاکر اسقدر جوش دین کہ پانی جلجاے اور روغن باقی رہے **فصل نبات موہاے قوی کے بیان مین** اور اسی مین علاج اوس صلع کا بھی ہے جو ممکن العلاج ہو اور انتشار حواجب یعنی بھوون کو بالونکا آپسمین دھسی کا علاج کرکے اونکا جٹ دار

اور بگھنا کرنا وغیرہ لک ۔ جمیع ادویہ جنکا ذکر باب دار الثعلب مین کیا جائیگا اور جملہ تدابیر مثل مالش سر اور اوسکا سرخ کرنا ملنے سے اور سر پر چپونکا
استعمال کرنا اوسکے بعد ادویہ قویہ کا استعمال کرنا جنمین قوت جذب تحلیل کی ساتھ ہی ہو کہ الیتیم پیر کونا ہیسے دار الثعلب کے ساتھ الغرض یہ جملہ تدبیرات صلع مین بھی
نافع ہین اور حاجب کو بال اوگانے کے واسطے یا بال اوکھیڑنے کے بعد پھر دوبارہ بال نکالنے کے لیے اسی طرح داڑھی کے بالون کے واسطے
مفید ہین بیخ عرعر کی پوست ہمراہ زیت کو تقویت اور حفاظت اور تسوید غیر معیب خاصیت رکھتی ہے ۔ جن ادویہ کو ذکر کرنے سے ہمارا
غرض متعلق ہے اگرچہ وہی ادویہ دار الثعلب مین بھی نافع ہین بعد اعتبار اور لحاظ کرنے اون امور کے جنکو ہم نے آخر باب حفظ شعر مین لکھا
ہے وہ دوائین یہ ہین (نسخہ) ذرایح تازہ اوسکے سر اور پاون کاٹ کر سایہ مین خشک کرین اور روغن بنفشہ مین پیسین یا جوش دین یا ثابت
مین اور اسقدر جوش دین کہ غلیظ القوام ہو جاے بعد ازان جس جگہ چاہین اوسے ضماد کرین پہلے نقطے سے پیچھے کو بعد ازان بال لوگ
آئینگے اسی طرح عسل بلادر جب ایسی مقامات پر لگایا جاتا ہے جہان کے بال اوکھیڑنے سے گر گئے ہون یا انکی کندش کو روغن سپید
بیضہ مین پیس کر طلا کرین جہان چاہین اور ایسی فکر کرنی چاہیے کہ بال پیدا ہو جائین گے ۔ دوسرا نسخہ سم حمار سوختہ اور سینگ جلا ہوا
اوسکو روغن کنجد غیر مقشر کے ساتھ طلا کرین کہ یہ دوا بھی قوی ہے چوہیٹون کی انڈے روغن بان کے ہمراہ بھی لوگون نے بال اوگانے والی
ادویہ مین شمار کیا ہے اور عامۃ الناس کی راے یہ ہے کہ یہ انڈے بال کے اوگنے کو منع کرتے ہین مجربات سے یہ بھی دوا ہے کہ عظا یہ جو ایک
جانور شبیہ سالامندر کا ہے ہوتا ہے اور اپنے گھرون مین مرجاے اوسے خشک کر کے کسی روغن کے ساتھ طلا کرین ۔ ایضاً ۔ انگبین و روغن
گاو برادہ ہمراہ سبق کے استعمال کرین اور ایک سبک دوا یہ ہے کہ کھرل اوہٹہ قلعی سی بنا کر اور اوسمین اونمین روغنون مین سے کوئی روغن
جو مخصوص بالون کی واسطے مذکور ہو چکے دالین یا کوئی شحم یعنے چربی اونمین چربیون سے دالین جو اوپر مذکور ہوئین الغرض استقدر
پیسین کہ قوت اوس کھرل کی جو قلعی سے ہے اس دوا مین اجاے بعد ازان مقام مطلوب کو اوسی دوا سے آلودہ کرین اور اوسکے بعد برگ
انجیر شستہ جو اچھی طرح ہموار ہو گیا ہو یا کسی قدر بریان کیا گیا ہو اوسپر ضماد کرین ۔ ایضاً ۔ مغز بندق یعنے رتیھہ کا پھین لے اور پیسے
اور روغن زرد کے ہمراہ استعمال کرے ۔ ایضاً وہ لکڑی جسکا نام خرگوش اوقضیب حمار اور اوسی کا طحال دونون لیکر پھون ڈالین
اور وزن ہر ایک کا نصف رطل ہو اور لاذن مغ گونی وزن مجموع کے پہلے لاذن کو شراب مین حل کرین بعد ازان سب دواون کو
ملاوین ۔ ایضاً فیلغرموس حکیم نے یہ نسخہ بیان کیا ہے ۔ پیہ گاو نمک دی ہوئی چھیانوے درہم اشنان اور شاخیسا ہر ایک ٹھارہ درہم
مر آٹھ درہم لاذن آٹھ درہم پرسیاوشان اڑتالیس درہم قضیب الحمار اٹھتالیس درہم طحال حمار چھیانوے درہم طحال اور قضیب بز بالن
کر کے تراش ڈالین اور سارے اجزا کو شراب سود مین ملا کر درست کرین بعد ازان سر مونڈوا کر اسی دوا کو طلا کرین اور پانچ دن تک
لگی رہنے دین بعد اسکے سر دھوڈالین اور دو روز فاصلہ استراحت کی غرض سے دیکر پھر دوبارہ اسی دوا کو طلا کرین اگر سر مین زخم پڑ جاے تو
مرغابی کی چربی سے علاج زخم کا کرین ایضاً قریطن کا نسخہ چھ عدد بز گوش کی بطون کو لیکر سایہ مین باخفیف گرمی مین
خشک کرین اور کسی دیگ مین جو طلین فخار سے گل حکمت کی گئی ہو جلائین اور اوسپر برگ عوسج اور برگ آس اوسی کے ہموزن
اور پرسیاوشان ۹ اوقیہ ملا کر پھر دوبارہ جلائین شبنشہ کو برتن مین بعد ازان پیسین اور تین رطل ریچھ کی چربی اور بسقدر روغن زرد
ملا کر اوٹھا رکھین اور بروقت حاجت استعمال کرین کسی روغن خوشبو کو ملا کر ۔ حب البغار اور تخم بید انجبر کا روغن اور روغن فلفل ہر ایک تین
سے بالون کو اوگانے مین اعانت کرتا ہے ایضاً خاکستر بریخ اسف حب زیت کہنہ سے ملا کر داڑھی پر لگائی جاے کہ جس داڑھی کے

بال دوبارہ نکلنے ہون جلدی بال اگین گے - کلونجی کی خاکستر پانی کے ہمراہ داڑھی کی داسلے اور خصوصًا حاجبون کے لیے بہت موثر ہے ایضًا خاکستر بریجاسف اور بندق ہندی جلاکر اور لاذن اور دراہج اور تجھلنی کسی کنگنی مین ہمراہ روغن بان کے اسقدر جلائین کہ سیاہ ہوجاہے اور ہموزن اوسکے غالیہ یعنی خوشبو دوائین ملاکر پہلے اوس مقام کی خوب سی مالش کرکے بعد ازان طلا کرین ایضًا حواجب کی واسطے دو عدد جوز کیکر جلائین یہان تک کہ پس جائین اور اوسکے ہموزن خستہ خربا جلاکر ملائین مگر وہ بھی اسقدر جلے کہ پیسنے کے قابل ہوجاہے اور پندرہ دانہ مرچ کالی مین ہمراہ روغنگل کے ایضًا پر سیاوشان اور حب الآس اور تخم کرفس کو اسقدر جلائین کہ سیاہی آجاہے بعد ازان ریحیہ کی چربی اور روغن تربہ ملاکر استعمال کرین دوای آخر جس سے حاجب کی بال اوگتے ہین کندر چار درخمیات غلیظ تماج اور غلیظ قنفذ بحری اور سداب جبلی ایک درخمی شراب قابض مین پیکر ریحیہ کی چربی ملاکر استعمال کرین دوسری دوا کہ اگر ابرو کے بال جھڑتے ہون اور مدت سے یہی کیفیت ہو اور علاج مین دشواری ہو اور یہ کیفیت داء الثعلب کی وجہ سے ہو یا اور کسی سبب سے اوسکا نسخہ یہ ہے - شبح ایکیزر اور زبرالبحر آٹھ خیر فرہیون اور حب الغار تین تین جزو زفت تارجز جزو روغن سوسن مین بھگوکر اوسپر فرہیون کو ڈالین بعد ازان جلاکر اوسپر کو ملائین نسخہ دیگر قصب بقر نے سوختہ سات درہم خاکستر مینڈک کی پانچ درہم تخم جرجیر چار درہم بیخ اشراس تین درہم روغن خار کے ساتھ پیس کر استعمال کرین فصل بیان مین داء الثعلب اور داء الحیہ سے حفظ کے یہ تو پہلے ہی معلوم ہوچکا ہے کہ داء الثعلب کا حدوث ایسے مادہ ردی سے ہوتا ہے جو بالون کی جڑ و زمین اوس میں ٹھہرا ہوا ہوتا ہے جہان سے بالونکی رویدگی ہوتی ہے اور چونکہ یہ مادہ تیز اور اکال ہوتا ہے لہذا جہان سے ہو کو فاسد کر دیتا ہے اور جس مادہ سے اونکی غذای جید ہوتی نہین اوسکی بھی روک کر دیتا ہے اور اس مرض کو داء الثعلب اسوجہ سے کہتے ہین کہ اکثر ثعلب یعنی لومڑی کو یہی مرض ہوتا ہے داء الثعلب اور داء الحیہ مین فرق یہ ہے کہ داء الثعلب مین تو فقط بال منتشر ہوکر گرجاتے ہین اور داء الحیہ مین علاوہ اسکے بالون کے ہمراہ جلد رقیق بھی گر جاتی ہے جس طرح سانپ کی جلد گرتی ہے اور تھوڑے بعد گرنے بال اور کھال کی شکل بھی ویسی ہی ہوجاتی ہے جیسے کہ شکل سانپ کی اس مرض مین ہوتی ہے - جو مادہ داء الثعلب اور داء الحیہ کا مورث ہوتا ہے کبھی صفراوی ہوتا ہے اور کبھی سوداوی اور کبھی بلغمی اور کبھی خون فاسد سے اور ہر ایک قسم پر پہچان کے کیا جاتا ہے یعنے جب استرہ سے بال مونڈین جو رنگ جلد کا برامد ہوا وسی رنگ سے شناخت مادہ کی ہوتی ہے خصوصًا اگر بعد استرہ پھیرنے کے جلد کو خوب ملین - اور کبھی تدبیر متقدم سے بھی پتا مادہ کا لگتا ہے اور جو اعراض ہمراہ اس مادہ کے ہوتے ہین اونسے بھی شناخت ہوتی ہے کہ کون سے خلط کا غلبہ ہے چنانچہ بارہا بیان ہوچکا کبھی دیر مین علاج پذیر ہونے یا جلد اچھی ہوجانے کی بھی شناخت ہوتی ہے اسطرح کہ اگر بعد استرہ پھیرنے کے ملنے سے اوس جگہ سرخی آجاہے اور خون کھنچ آئے معلوم کرنا چاہیے کہ جلد علاج پذیر ہوگا اور اگر بہت دیر تک مالش کرنے سے بھی سرخی نہ آئے یا کمتر آئے دیر مین علاج پذیر ہوگا - علاوہ بران زیادہ مالش سے یہ بھی ضرر ہوتا ہے کہ قرحہ پڑجاتا ہے کہ وہ قرحہ خود مانع بال اوگنے کا ہوتا ہے علاج بیشک تدبیر صائب تو یہی ہے کہ خلط غالب کا استفراغ کرین اور پہلے اوسی خلط سے بدن کو پاک کرین جس خلط سے یہ مرض پیدا ہوا ہے اور غذا ایسی تجویز کرین جسکا کیموس اچھا ہو اور شراب معتدل پانی ملی ہوئی مائل بحرارت اور حلاوت جو رقیق اور صاف ہو اوس سے تغذیہ خوب ہوگا اور حمام بھی نافع ہے قبل اکل و شرب ہو یا بعد پہلے استفراغ مادہ سے ابتدا کرنی چاہیے کہ پہلے اوس خلط سے بدن کو

پاک کرین مسہلات سے یا فصد سے اخراج مادہ کرین اگر ضرورت ہو بعد ازان خاص سرکا تنقیہ کرین جیسے کہ بیان ہو چکا بذریعہ مسوطات اور نشوقات اور غرغرون کے وہی سبب ورجوہ امراض راس مین مذکور ہو چکی ہین کہ ہر ایک فصل مین جدا جدا ان ادویہ کا بیان بخوبی کر دیا ہی بعد ازان جلد کی اصلاح کیطرف متوجہ ہون اسطرح سے کہ پہلے خاص اوس مادہ کو دور کرین کہ جو زیر جلد اوس مقام خاص مین پوشیدہ بھرا ہے یا تحلیل اوس مادہ کی کرین مگر اسکی تدبیر مین جلدی کرین ایسا نہ ہو کہ جلد اس مادہ کی خباثت سے کوئی کیفیت راسخہ حاصل کرلے کہ پھر اوس کیفیت کا زوال بعد اخراج مادہ کے بھی دشوار ہو اسمین شک نہین ہے کہ جن دواؤن سے استفراغ مادہ خبیثہ ہوتا ہی وہ سب مقطعہ اور محللہ ہون گے مگر تحلیل اونکی اتنی نہونی چاہیے کہ بسبب تجفیف بہونچ جاے اور بسبب شدت سخونت کے ایسی خشکی جلد مین پیدا کرے جو آیندہ جاکر سقوط شعر کا سبب ہو جاے اگرچہ سر درست ایسی تیز دوا مرض دار الثعلب کو دور کر دیتی ہے مگر مآل اچھا نہ ہوگا۔ پھر اگر وہ دوا زیادہ گرم ہو جیسے ثافیسا الوریہی ثافیسا اس مرض کی گویا اصلی دوا ہی کہ اسکے بدون چارہ نہین ہوتا ہی لازم ہے کہ اسکی حرارت کم کرلین روغنہاے معتدلہ کو ملاکر اور اونی آمیزش روغن کی کرین جو اس گرم دوا پر غالب ہو خواہ ایسے پانی سے تیزی اسکی بہ نرمی کم کرین ثافیسا عمدہ وہی ہے جو تازہ ہو اور تین سال کی پرانی ضعیف الاثر ہوتی ہے۔ اور نئی قوت دار کا استعمال مناسب بھی ہے کہ کم مقدار سے ہو اور مزاج کی سورت حرارت نور ڈالی جاے اور جس مقام پر دوا سے لگاین جھٹ پٹ چھوڑ اڈالین دیر تک لگی نہ رہنے دین اگر کمنہ اور ضعیف الاثر ہو اسکے مزاج کی تعدیل کچھ ضرور نہین اور نہ اوسکا جلدی سے چھوڑانا چاہیے اور یہ واجب ہی کہ خوب پس جاے کہ لطافت پیدا ہو ورنہ قوت اوسکی جلد مین نفوذ نہ کریگی۔ یہ بھی واجب ہے کہ ان دواؤن مین تقویت اور منع کا بھی اثر ہو تا کہ بسرکشی مادہ خبیثہ کو قبول نہ کرے اور ضرور نہین ہے کہ ہمراہ اس قوت کے قبض کی بھی قوت ہو بکثرت کہ مانع ہو ورود مادہ کو اوسی مقام خاص پر اور مسامات مین نفوذ کرنے سے منع کرے اگر وارد بھی ہو جاے۔ واجب ہی کہ ان دواؤن مین جذب خون صالح کی قوت ضرور ہو اور بخارات اوسکی بدن مین جسپان ہون بعد ازان کہ تحلیل اوس مادہ فاسدہ کی کرین جو کہ جلد مین تھا ایسے خواص سے یہ دوا جامع ان فوائد کی ہوگی کہ جو مادہ فاسدہ قریب موضع کے تھا اوسکی تحلیل کرے گی اور جو مادہ صالح اوس جگہ سے دور تر تھا اوسکو کھینچ لائے گی اور یہ اثر بعد تنقیہ مذکورہ کے پیدا ہوگا۔ جب ان ادویہ کا استعمال کیا جاے لازم ہے کہ انکی تاثیر پر لحاظ رہے ابتدا ضعیف الاثر اور تھوڑی مقدار سے کرنی چاہیے اور دیکھنا چاہیے کہ ضعیف الاثر نے قلت مقدار پر کیسا اثر کیا پھر اگر مریض کو متحمل اور اثر دوا کو جید پاین اسوقت قوی دوا کو زیادتی مقدار استعمال کرین اور اگر مریض متحمل نہ ہو اور اثر زیادہ پیدا ہو یا تو مقدار مین اور کمی کردین یا دوا ے ضعیف کو اوسی مقدار سے استعمال کرین اس مرض مین پوری کوشش رہی کہ زخم نہ پڑنے پاے اور ورم پیدا ہو خصوصاً اون ابدان مین جو بلغمی مزاج ہون یا سن اور جنس اونکی نرمی بدن کی مقتضی ہے۔ پھر اگر براہ غلط زخم پڑنے خواہ ورم آجانی کی نوبت پہونچ چکی ہون کو طلاکرنے سے اوسکا تدارک کرنا چاہیے جیسے بط کی چربی خواہ مرغ کی چربی یا قیروطی دودھ کی اور جب ورم اور قرحہ مین سکون پیدا ہو پھر اوسی دوا کو بقدر مناسب اور اتنی کہ تحمل ہو سکے لگانا شروع کرین جب پھر اثر عظیم پیدا ہو پھر اعادہ اوسی تدارک کا کرین اور پھر اسیطرح کرتے رہین حیب تک کہ مادہ فاسدہ کی بخوبی تحلیل ہو جاے اور خون جید کا جذب ہونے لگے۔ دوا کی تاثیر کی نشانی اس مرض مین یہ ہے کہ دو چھوڑا کرا گر نرم نرم مالش سے مقام مادوف کو ملین سرخی جلد پر آجاے کہ قبل استعمال دوا کے اتنی مرتبہ اس آسانی سے مالش کرنے سرخی پیدا نہ ہوتی۔ اگر مالش سے تبدل سرخی کیطرف نہ ہو معلوم کرنا چاہیے کہ

ابھی دوا بہت ضعیف ہو پس اوس سے زیادہ کسی قدر قوی دوا کا استعمال کرنا لازم ہے۔ اور اگر چیونٹیون سی ملاسرخی پیدا نہ کرے اور اسقدر شدت سی دلک کرے کہ انقشار لینے پوست چھلجانے کے قریب پہونچے بعد ازان پانی سے مالش کرین پھر اگر اس سے سرخی نہ آئے تو پھر لگانے کی حاجت ہوگی اور پس بغیرہ کی طلا کرینگی۔ منجملہ اون امور کے جنکی حاجت تنقیہ جلد ہین مادہ بالخورہ سے ہوتی ہی وہ بال خورہ جو نہایت ردی اور خبیث ہو کہ جونک اور پچھنے کا استعمال کرین اور بہت سی سوئیان چبھوئین اور جلد اور پوست اوچھیڑ اون ادویہ حادہ سے جنکا ذکر اب ہم کیا چاہتے ہین اور پھاڑوالنا جلد کا اسقدر کہ نقطہ نقطہ سے پڑجائین اور اوسے جدا کرین کہ بال نکل آئین۔ تحلیل مادہ پر بالون کی نئی ہوئی ٹوپی پہنی ہوئی ہے اگر بات اور دن ہمیشہ پہنے رہین کہ اس ذریعہ سے تحلیل اور تفریق ہوتی ہے۔ واجب ہی کہ استرہ سے دو دنہین تین مرتبہ اور جب بال نکل آئین پھر فوراً مونڈنا چاہیے۔ اور قبل استعمال طلا کے سر کو استرہ سے مونڈنا ضرور ہے اور پھر اوسی طور سے مالش کرنی لازم ہے جو ابھی ہمنے بیان کی ہے کہ خرقہ با خشونت سے ہمراہ پیاز اور مولی کے چھلکے کے اسقدر ملین کہ سرخ ہو جاوے اور قوت دوا اوٹھانے کی قابل ہو اور مسامات پھول جائین اور بیشتر حمام قائمقام اس مالش کے اثر مین ہوتا ہے اور اگر مونڈنے کی نوبت نہ آئے اوسوقت دوا کو رقیق لگانا چاہیے تاکہ بخوبی پہونچے۔ استفراغات کی یہ صورت ہے کہ صفراوی مادہ طبیخ ہلیلہ مین کسی قدر خربق اور افتیمون کی قوت دیکر استعمال کرین اور جب قوی پایا اور اباریج فیقرا۔ ایضاً اباریج شحم حنظل جید علاج تنقیہ ہے خصوصاً بلغمی کے واسطے پھر اگر مادہ سوداوی بھی ہو تھوڑی سی خربق سیاہ اوسمین ملادین اور اگر صفراوی خلط ہو بلغمی کے ہمراہ سقمونیا ملانی چاہیے۔ اباریج روفس حکیم اور اباریج لوغاذاغورس دونون جید ہین خصوصاً سوداوی کو واسطے اکثر اوقات یہ مرض استفراغ ہی سے زائل ہوجاتا ہے۔ اصناف ان مسہلات کے نوسابق مین نہایت تفصیل سے معلوم ہوچکے ہین۔ اگر ان ادویہ سے بھی خفیف مسہل دینے کا ارادہ ہو اباریج مر کو شحم حنظل سے مرکب کرکے دینا چاہیے۔ تربد کا استعمال مہینے مین تین یا چار مرتبہ سے زیادہ نہ ہو۔ اگر ایک استفراغ سے ازالہ مرض نہ ہو مکرر کرنا چاہیے مگر بیچ مین دو استفراغ کی راحت دیدیکر بآرام۔ جب سر کی جلد اور رگین سرخ اور ممتلی معلوم ہون تو فصد کھولنی چاہیے پہلے تو فصد عام اوسکے بعد فصد خاص رگہای سر کی اگر ہای ہو تو کھولنی چاہیے اور فصد پیشانی اور کنپٹیون کے رگون کی اور اگر ہای نہ ہو تو ان رگون کی فصد ہرگز نہ کرنی چاہیے اسلیے کہ خون محتاج الیہ انسان کا ہی اس مرض خاص مین جسقدر خون ہوگا اوسقدر اوسکی اصلاح وغیرہ کرکے علاج کارگر ہوگا۔ غرغرہ اور سعوط وغیرہ کے بیان سے تو ہم پہلے ہی فراغت پاچکے جب کہ علاج امراض راس کا بیان کیا ہے۔ ادویہ موضعیہ مین سے وہ دوا جو بچون شش سالہ سنواقوی ہے پس فربہون کو اوسی قانون سے مدبر کرکے جو بیان ہوچکا ہے استعمال کرین فربہون کے بعد ناقیا بھی عجیب دوا ہے اور بدرجہ غایت نفع کو پہونچتی ہے بعد اوسکے حرف اور خردل اور خاکستر ذرایح کی جو زفت مین گوندھی جاوے یعنے زفت رطب مین یا موم یا روغن کور روغن غار مین پیسکر اوسمین ملادین۔ تیوحات کے دودھ جیسے مدار اور تھوہر وغیرہ انکو بالخورہ پر اسطرح ڈالین کہ نقطہ اور چتبان پڑجائین بعد ازان پوست کو اوٹھا دین تاکہ اوسکے نیچے جو مادہ ہو بہ برنکلجاوے جب پوست مثل چھلکے کے اوترجاوے گا اوسکے نیچے بال نمایان ہونگے داڑھی کے اوس مقام پر جہان بالخورہ تھا۔ کنبلج لینے لئومری مقام بالخورہ پر تھوڑی دیر تک رکھی جاتی ہے لیکن بیخت اور تیز دوا دوسری بالخورہ پر رکھنی چاہیے جو قوی ہو اوسکے بعد کبریت اور دونو خربق اور تخم جرجیر اور کف بورہ کا اور دونون قسمین زبد البحر کی اور پوست قصب اور نی کی

جڑ مین جلا کر اور جوشاندہ کی پیکنی جلا کر اور دار فلفل اور بندق سوختہ اور برگ انجیر اور کھجلی خروق مامیران اور قطران اور کبھی سمین بلنجہ گاؤ بھی والدستہ پین اوسکے نہار بادام تلخ سوختہ مع پوست کے اور کندر جو چند روز تیز سرکہ مین پسی ہوا ور خروب نبطی بھی اس مرض کی دوا ہے ۔ افضل اوان جو اس مرض مین قابل استعمال ہین روغن غار اور روغن بید انجیر اور افضل اودیہ شمعیہ یعنے آگ پر بگھلنے والی قطران ہو اوسکے بعد قسط اور افضل سب چربیون مین بجھو کی چربی اور خصوصاً اگر یونانی دستیاب ہو لطوخ حبید جو خروال اور قطران کے ہمراہ استعمال ہو حقنہ لطوخ قوی نافع فربیون اور ثمامیا وبن انغار ہر واحد دو مثقال کو بمقدار زندہ یعنے جلی نہ ہوا در زرنیخ اسود ہوا بیض ہر ایک تین سے ایک مثقال موم ملا کر قیروطی بقدر ضرورت موم ملا کر بنا بین ایضاً بورہ افریقی دو جزو نوشادر ایک جزو ان دونون کو سوختہ کر کے سرکہ کہنہ مین پیسین اور بعد لیپنے مقام بالجورہ کے طلا تلا پتلا کرین اور تین گھنٹے کے بعد دوا پل ڈالین کہ دوا سوکھ چکی ہو اور تین روز تک لگایا کرین پھر اگر پوست مین لقطہ سے پر جائین دہی مدبر کرین جو اوپر مذکور ہو چکی ہے ۔ ایضاً زاریح اور خردل کبھی روغن مناسب مین پختہ کر کے اتنا غلیظ قوام ہو جاوے جیسا غالیہ کا ہوتا ہے بعد ازان اسی دوا سے بالجورہ کا مقام منقط کرین اگر مریض قوی ہو اور برداشت کر سکتا ہے اور ضعیف مزاج کے لیے اس دوا کی قوت کم کر دین ایک دوا اس سے خفیف تر ہے اور نفع اوسکا عجیب ہے وہ یہ ہے نسخہ سرکہ کہنہ اوسکے برابر روغن گل جو عمدہ ہو پہلے ان دونون سے مخلملہ سہ گھنٹہ بعد ازان محل مرض کو گرم کر کے کپڑے سے خوب سالمین اور اسی دوا کو طلا کرین ایضاً ایسے غلیظ بالجورہ کا طلا جسمین کبھ بقدر ثلثہ پیاز ہی مفید ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ اطفال کو فقط پرہیز کرانا علاج بالجورہ مین کافی ہے اور جو طفل قریب بلوغ کے ہو اوسے نصف درہم جب قوتا اور دہ سالہ کے واسطے دو دانق جب مذکور بس ہے **فصل بال تراشنے والی دواؤن کے بیان مین** نورہ یعنے چونہ دو جزو اور زاریح ایک جزو اسمین تھوڑا سا ایلوا ملا کر طلا کرنے سے فوراً بال اوتر جاتے ہین ۔ اگر چونہ زیادہ ہو اور بہ بال وزن مذکور سے کم ہو نہایت خوب ہے اور چرنے کی زیادتی سے عمل اور اثر مین دیر تو ہوگی مگر اثر ضرور ہوگا ۔ کبھی چونہ اور زرنیخ دو جزو اور ایک جزو لیکر پانی مین پکاتے ہین اسقدر تیزی آجاوے کہ بال اوتر جانے لگین اور اگر کم پانی مین پختہ کرین زیادہ اثر دار ہوگا مگر دھوپ مین رکھنا بہ نسبت پکانے کے اجود ہے پھر اس پانی کو لیکر اسمین تھوڑا روغن اور بہت سا پانی ملا کر پکاتے ہین تا کہ روغن مین اثر تیزاب کا آجاوے بعد ازان اوسی روغن کو طلا کرین کبھی اوس پانی کو تین دن تک سوکھنے دیتے ہین کہ بسبب ہوا کے نمک دہ ہو جاوے اوس نمک کو پانی ملا کر استعمال کرتے ہین سیب کا چونہ ہمراہ ہر تال کے نورہ ملانے سے تین پکار امد ہوتا ہے اور بہت ہوتا ہے اگر چونہ کا پانی ہو کر لایا گیا ہو دھوپ کی گرمی دیکر خواہ پکانے کے ذریعہ سے اور اس پانی مین ہر تال پر ہر ایک طلا مین بہت عمدہ ہوگا ۔ کبھی سبز دیگ جو زمین پست کا نیچ موتی ہے وہ بھی بکار امد ہے اگر منظور ہو کہ نورہ سے بال گرنے کے بعد اور بال جو نکلے وہ باریک رہ تو نورہ مین خاکستر انگور کی ملانی چاہیے بالجورہ اور نورہ کو زیادہ اولٹ پلٹ کرنا چاہین بعد ازان آردہ بالی اور آردہ ہوا ور تخم زرنیخ سے دھوڈالین ۔ کبھی نورہ کی ترکیب چونہ اور زرنیخ اور آب کشک اور چاولون کی پیچ سی ہوتی ہے اور کبھی اوسمین مراد صدفی کی بھی ڈالتے ہین اور کبھی زبد البحر سے اعانت کرتے ہین **فصل علاج اوس شخص کا جو چونہ سے جل گیا ہو** واجب ہے کہ اوس مقام کو باتھ سے بہت اولٹ پلٹ نکالین اور بلبلہ سیاہ ہوا لین اور اوس سے پہلے روغن گل لگاتے رہین جب گرم پانی سے دھو چکین پھر اوسی سرد پانی مین ٹھہرائین کہ یہ علاج بہت ہی جید ہے بعد ازان اوسپر عدس منقشر کو گلاب اور صندل مین پیسکر طلا کرین خصوصاً اگر زیادہ جل گیا ہے پس مرہم اسفیداج کا لگانا مفرد ہو کا یا مرداسنگ جو سپیدہ بیضہ مین پروردہ کیا ہو اور روغن گل

اور کافور **فصل نورہ کی بو کھوٹنے کی تدبیر** بعد نورہ لگانے کے وہ مٹی ملنی چاہیے جو کسی خوشبو مین گوندھی گئی ہو یا مٹی اور سرکہ یا گلاب ۔ برگ شقتا لو کو نورہ کی بو دور کرنے مین عجیب خاصیت ہے اور برگ انگور اور تلسی کی پتی پسی ہوئی اور مہندی ۔ گل مصطفر و گل سرخ اور سعد اور سنبل الطیب اور اذخر اور زرنب قبیل یکجا کرکے خواہ جدا جدا استعمال کرین **فصل بال اوگنے کی روکنے والی دوا** جتنے خدرات بارہ ہین وہ سب روئید گی مو کو منع کرتی ہین شمالیون ابتدا کرین کہ پہلے بال کو اوکھیڑ ڈالین بعد ازان بنگ اور افیون اور سرکہ اور شوکران طلا کرین یا شوکران تنہا اور اگر سر کہ مین جوش دی کر طلا کرین بہت اجود ہی جرم اوس سیڈک کی جو آجام یعنے سایہ مین سڑے ہوئے پانی سے برامد ہوا ہو بھی بالفعل شعر سے ہے کہ اوسی جرم کو پیس کر لعاب اسپغول یا عصارہ بیخ اور سرکہ طلا کرین اور مکرر یہی تدبیر کرین ۔ بعضون نے کہا ہے کہ جس روغن مین عظاب کو بخبتہ کرنے سے اسقدر جوش دیا ہو کہ وہ پھٹ گئی ہو اوسکا طلا بھی مانع برامد ہوے اسطرح جس روغن مین ساہی کو پکایا ہو وہ بھی یہی اثر کرتا ہو اور یہ بھی کہتے ہین کہ اس روغن سے خلاف اسکا ظاہر ہوتا ہے یعنے اگر بال نہ اوگتے ہون تو اوگا دیتا ہے یہ بھی لکھا ہے کہ قیمولیا اور سیدہ رصاص ہموزن اور پھٹکری نصف جزر کو آب بنگ تین پیسین ۔ ایک قوم نے کہا ہے کہ خون سیڈک مذکور کا اور خون سنگ پشت نہری کا روئید گی مو کو مانع ہے کہتے ہین کہ اسطرح خفاش کا خون اور اوسکا دماغ اور جگر بھی مانع ہے ۔ اوران اخراسے ایک واہی مرکب کی ہی کہا ہے کہ سیڈک کو جو نیستان کے سڑے ہوئے پانی کی ہو لیکر خشک کرین اور سوکھا ہوا گوشت اوسکا ہمراہ خون سنگ پشت نہری کے جو سوکھایا ہوا ہو اور بورہ سبز اور مردار سنج اور مومیائی ہر ایک کو بقدر ضرورت سب اجزا ہموزن پانی مین گوندھ کر بعد اوگرنے بالو نکو عانہ یعنے کالے بالونکا مقام اور بغل پر لگائین تخم انجرہ کسی روغن مناسب کے ساتھ بقوت بال اوکھیڑتا ہے **فصل مجددات شعر کے بیان مین** یعنے جو دوائین بالون کو کھوکھلا کرنے والی ہین منتھی کا آماٹا اور اوسکا روغن اور سدر اہبض اور مراہو رانہ وا اور چونہ مرواسنج سب کو یکجا کرین یا بعض کے استعمال پر اکتفا کرین اور ان دواؤن سے سر پر تھوپین ۔ کبھی ان ادویہ مین نیلر الفیج بھی پڑتا ہے اور روغن اوسکا بھی شریک کیا جاتا ہے اور کبھی بیخ تنہا بھی مستعمل ہوتی ہے ۔ نورہ چونکہ بالون کو سوختہ کر دیتا ہے اور تھوڑا سا جلاتا ہی اسی لحاظ سے اس قسم کی ادویہ مین شمار کیا گیا ہے خصوصاً اگر چونہ کے ہمراہ بقدر دو ثلث وزن کے سدر ملا کر پانی سے گوندھین ۔ اسی طرح کرنے مانگ کہ اوسکا بھین خوب طرح سے بالون کو کھوکھلا کر ڈالتا ہے اور بیخ ہر ایک مانسجہ ۔ مانسجہ اور کرمانگ اور سنجار ابر یعنے سونے چاندی کا سیل اور برگ سرو یا حب السرو بعد ازان مرواسنج کثیر اطین ارمنی یعنے سرخی والی مٹی اور آملہ ہر ایک جزو آب آب تازہ سیدہ نصف جزو آب چقندر سے کوفتہ کا استعمال کرین کہ یہ بھی مجدد ہے اور ساہی بھی پیدا کرتا ہے **فصل بالون کے سوختہ ہونے کی بیماری** مین اسکا علاج وہی ہے جو بالون کی پھٹ جانے کے علاج مین مکرر ہو چکا اور خلاصہ یہ ہے کہ روغنہائے مرخیہ اور لعابات مرطبہ سے علاج کرین **فصل تشقیق شعر کے بیان مین** اسکا سبب یہ ہے کہ دماغ خدا ہی یا لبہ ہوتا ہے اور ادہان لینہ منعقد اور لعابات لزجہ جیسے لعاب خطمی اور لعاب بزر قطونا اور لعاب برگ ببد اور حلبہ وغیرہ ۔ ہمین ترطیب ہوتی ہے **فصل ادویہ کے بیان مین جو بالون کو بارنیک کرتی ہین** اور جسوقت ادویہ شعر مین ملایا جاوے بالون کو بارنیک کر دیتا ہے **فصل جوانی اور پیری کا بیان** یہ مقام مناسب مین اس مسئلہ کو اچھی طرح کر دیا ہے کہ شباب اور پیری کا سبب کیا ہے اور اس جگہ ہم فقط یہی کہتے ہین کہ جب تک خون بادسوست اور رطوبت اور بالزوبت ہو اوسوقت تک بالو نمین سیاہی رہتی ہے جب بالو نمین مایئت کا بڑھنا شروع ہوا سپیدی آنے لگتی ہے

فصل بیان مین اون چیزون کی جو دیر مین پیری کو آنے دیتی ہین جن چیزون سے کہ بالون مین سپیدی دیر مین آتی ہے اونکی دو قسمین ہین ایک وہ تدبیرات ہین جو اسباب اولے ہین کیجاتین اور شیب کو روکین یعنے ادہ شعر مین خاص اونکا اثر نہ ہو بلکہ اوس سے پہلے جو چیزین بدن مین پیدا ہوتی ہین اونمین اثر کرین اور دوسری وہ اشیا ہین جنکا اثر ادہ شعر مین پہونچے اور اوسکی مائیت کو روکے پہلی تدبیر تو یہی ہے کہ ہمیشہ غلط طبعی کا وقتاً فوقتاً استفراغ ہوتا رہے خصوصاً بذریعہ قے کرنے کے جو کھانا کھانے کے بعد کرین اور حقنہ یعنے احتقان کے ذریعہ سے بھی اخراج ملغم کیا کرین اور پھر چندی ساعت دیکر اعادہ احتقان ہوا کرے اوسکے بعد اون معجون اور ادویہ کا استعمال کیا جاوے جو شیب ہین کہ جنمین ہم بیان کرنے ہین اور ان ادویہ کے ساتھ ایسی غذاؤنکا استعمال رہے کہ جید الکیموس ہین اور با اعتدال سے جنسے خون محمود اور مزہ ہین پیدا ہوتا ہے اقسام قلیہ ورطبخی اور مکبب یعنے اقسام کباب یا جو گوشت دم پخت کیا جاتا ہے اور مشویات یعنے کباب سیخ کی اور شوربا دار گوشت یا آب گوشت خواہ دودھ اور دہی مین بھیگی ہوئی روٹی جس کو ثرید کہتے ہین نہ کھائین اور اسکا بھی لحاظ کرنا واجب ہے کہ غذا اوسیقدر متناول کرین جو پوری ہضم ہوجاوے کہ یہ اصل تدبیر ہے اسلیے کہ جب ہضم مین فساد ہوتا ہے خون بھی خراب اور خام پیدا ہوتا ہے۔ واجب ہے کہ جس شخص کا مزاج بحدی مرطوب ہو وہ ابازیر حلتہ کا جیسے رانی اور فلفل اور توابل اور کوامیخ جو خاص قسم کا گوشت ہے اور مرتبی خصوصاً نہار مونہہ اور چندقدر ہمراہ خردل کے تناول کرین اور تھوڑی سی شراب خالص پر اقتصار کرین اور فواکہ اور ترکاری جنمین ترطیب ہے اور دودھ اور مچھلی اور ہر لیہ جو غذای خاص ہے ایضاً عصیدہ سے پرہیز کرین اور پانی بکثرت پینے سے اسی طرح عصیدہ بکثرت پینے سے اور بالون کے اوکھیڑنے سے اور مسکر سے زیادہ مست ہونے سے اور جماع بکثرت کرنے سے اور کافور اور روغن گل اور روغن یاسمین یا بنفشہ کے احتراز کرین اور آب شیرین سے زیادہ نہ نہائین اگر زیادہ نہائین گے بالون مین ایسی خشکی آئے گی کہ پھٹ جائین گے اور بہت جلد تر یہ عیب پیدا ہوگا علاوہ بران یہ بھی ہے کہ بالونکا دھونا قوت کا اونکی حافظ ہے پس اگر نہانے کا خوگر ہو ہم حنطل اور کلونجی اور بورہ اور نمکہ گاوشتے بالونکو دھویا کرین معاجین اور عقاقیر جو ادویہ بلغمی کو قطع کردین اور پیری بدیر آنے دین مثلاً ایک ہلیلہ کابلی کا روز آہستہ آہستہ چبایا اسطرح کہ ہر روز ایک مٹر کو لیکر چبایا جاوے اور نگلتا جاوے متر جم بعض مجربین ہند سے معلوم ہوا ہے کہ ہر روز ایک مٹر بڑھانی چاہیے چالیس روز تک اور پھر اوسطرح کم کرتا جاوے اور مکرر اسی بڑھانے گھٹانے سے سپیدی بالون کی دور ہوجاتی ہے اور اکثر لوگ کہتے ہین کہ یہ طریقہ آزمودہ ہے میرے گمان مین اگر تدبیرات مذکورہ بالا بجوشخ نے لکھی ہین اونکی بھی رعایت کرے تو غالباً ضرور مفید ہو متن اگر ہلیلہ کابلی کو اوسطرح ہر روز استعمال کرے سیاہی بالونکی بلکہ شباب کو آخر عمر تک باقی رکھے گا۔ اسیطرح جوا طریفل چھوٹی اور بڑی مٹرون سے بنائی جاتین اور دہ معجون جو خبث الحدید سے اور اوس سے بہتر دہ معجون جو سرخ کی شرکت سے طیار ہو اور اسکی ترتیب اس طریقہ سے بہت اچھی ہے نسخہ ہلیلہ سیاہ اور آملہ ایک جزء عسل بلادر جو اوسی بلادر سے نکالا ہوا ہو سبکو روغن زرد مین ملاکر شہد سے معجون طیار کرین اور یہ معجون بہت قوی ہے لازم ہے کہ تھوڑا تھوڑا سا استعمال کرین ایسا نہ ہو کوئی اثر بد پیدا کرے سافقر یا نامی معجون بھی قوی ہے اور شہ و ولیطوس بھی قوی ہے تریاق بھی قوی ہے گوشت سانپ کا بھی اگر عادت اوسکی پڑجاوے حافظ شباب اور قوت کا ہے صفت معجون معتدل جید کی ہلیلہ سیاہ ۴ دار فلفل آملہ کبھی دار فلفل کی جگہ خبث الحدید ڈالتے ہین اور فکر سے قوام درست کرین اطریفل۔ ایک اور دو اجید اور مجرب ہی زنجبیل اور ہلیلہ کابلی دار فلفل ہموزن ملاکر ہمارا خاص مجرب ہلیلہ کابلی اور بہین درہم

خبث الحدید چار درہم خارلقون پانچ درہم زنجبیل قرنفل دار خلفل ہر ایک تین درہم شہد مین معجون کرکے استعمال کرین ۔ واجب ہے کہ ان دواؤن کو پوری سال بھر تک استعمال کرین ۔ جو شخص بخواہش سیاہی بالون کی ان دواؤن کو استعمال کرے اوسے چاہئے کہ صبح کو دلکھائی اور دو پھر کے بعد غذا کا استعمال کرے **فصل بیان مین لطوخات مانع پیری کے** جتنے ادہان حار یابس مقوی ہین اور جتنی سبال اور ترچزین مشابہ طبیعت روغنہای گرم کی ہین وہ بھی حافظ مزاج بالون کی ہین کہ بالون کو حرارت غریزی پر نگاہ رکھتی ہین اور جو غذا بالون کی جڑ مین پہونچنے کی شرط استعمال روغنہای مذکورہ اور سبالات وغیرہ کی مانع نہین ہوتے پانی ہے مثلاً قطران کو اگر طلا کرکے چار گھنٹے کے بعد حمام کرین اور یہ علاج اوس شخص کا ہی جسکے سر مین برودت ہو اسطرح رطب جو رقیق ہو اسطرح روغن قسط کہ یہ بھی قوی ہے اور روغن بان اور روغن شونیزان سب سے زیادہ قوی ہے یا وہ روغن جو شحم حنظل اور رائی کے تیل سے بنایا جاے اور جید قوی یہ ہے کہ روغن خردل اور روغن شونیز اسطرح بناوین کہ پہلے روغن خردل مین کلونجی کو جوش دین بعد اوسکے شحم حنظل کو باسم حنظل کے ہمراہ زیت جو زیتون بری سے بچوڑا گیا ہو اگر اس روغن سے ہمیشہ مالش ہوتی رہی سپیدی ہو کو منع کریگا **روغن جید** زیت اللاقون تین اوقیہ سنبل دو ڈرھم اوقیہ اظفار الطیب نصف اوقیہ قفاح اذخر نصف اوقیہ یہ سب دوے یہ ادویہ مناسب مین بچتہ کرین پانی مین اسقدر جوش دین کہ انکا اثر آجاے پانچ حصہ طرحسوں کی بعد زیت مین سب پانی کو پکائین کہ سارا پانی جلجاے اور اسمین یہ تدبیر ہو کہ زیت کی مقدار بہت کم ہو اور دو ڈرھم قسط پر اکتفا کرین بعد اوسکے ایک اوقیہ اقاقیہ کسی شراب مین دالکر نرم نرم پیسین اور اس طیار شدہ مین اسکو ملائین اور استعمال کرین **روغن جید** روغن بنفشہ دانہ اور روغن آس اور روغن آملہ سب برابر ہموزن اوسمین سے ایک رطل جدا کرین اور سد سلیخہ سنبل شونیز قرنفل شحم حنظل اور قسط عود حمام قفاح اذخر قصب الذریرہ ہر واحد اجزای ہموزن لیکر اوس مجموعہ سے سو درہم لیکر عصارہ حنظل مین اگر ہم ہو پختہ ورنہ عصارہ پوست جوز مین جو بقدر چار رطل کے ہو جوش دین جب آدھا پانی جلجاے اوسمین روغن ڈالین اور پکاتے رہین تا اینکہ سب پانی جلجاے اور روغن باقی رہجاے بعد ازان چھانکر استعمال کرین **لطوخ جید** سپیدی عمدہ کہ جدید سپیدی بالون کی آئی ہوئی بھی دور کردیتا ہے ۔ افاقیا مازریون بزرالبنج کزبرہ یا بسہ اوسنبل لاذن عصارہ پوست جوز خشک کرلیا ہو عصارہ شقاقل النعمان خشک شدہ لوہے کا چرک روغن بنفشہ سیاہی ان سب سے قرص طیار کرکے گرد باریک باریک کیان ہون خشک کرلین اور مہینہ بھر مین تین مرتبہ آب آملہ کے ہمراہ طلا کرین **خلوف جید** بلیلہ سیاہ آملہ زد ہر واحد دس جزر لاذن بیس جزر برگ آس اور حب الآس ہر واحد تیس جزر تین رطل زیت ڈالکر تین روز دھوپ رکھین بعد ازان پکائین تا اینکہ غلیظ ہوجاے اسی کا استعمال کرین ۔ منجملہ مجربات کی جسکو ہمسے پیشتر متقدمین نے تجربہ کیا ہے یہ دوا ہے اور ہمارے زمانہ مین بھی اسکا تجربہ ہوا ہے شراب زراح اخیر یعنی بونن انکبد رہم کے استعمال کرین کہ اس سے موی سپید دور ہو اور انکی جگہ سیاہ بال از سر نو پیدا ہوتے ہین کیونکہ اسکا محل بدن قوی سے ہوتا ہے اور باوجود قوت کی رطوبت مزاج مین بھی ہو ۔ واجب ہو کہ اوسکی بعد ایسی چیز کا استعمال کرین جو رطوبت کو پاک کردے اور ترطیب رہ مین پیدا کرے **فصل بیان مین خضابات کے** کتابون مین بعض اقسام کے روغن لکھے ہوئے نظر آتے ہین اور معلوم ہوتا ہے کہ یہ روغن از قسم خضابات ہین اور تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ جس عقاقیر مین زیادہ قوت ہے جب اونپر رطوبت غالب ہوجاے اونکے اثر کرنے کو بالون مین وہی رطوبت حائل اور مانع ہوتی ہے کہ ہرگز وہ ادویہ نافذ ہوکر بالون تک نہین پہونچتی اور نہ بالونمین کچھ اثر اونکا ہوتا ہے ہان اگر بعد آمیزش روغن کی ایسی ہی بادہ

قوت اونمین ہو یا کوئی اثر خاص اونمین ایسا ہو کہ باوجود دہنیت کی بھی اونکا اثر نرسے۔ اور اس بات کی توقع اور امید اوسیوقت ہو گی کہ وہ اشیا قوی المصنع ہون کہ اونکا رنگ بہت گہرا ہو جیسے چرک آہن یا چرک اسرب یا پوست جوز کی رطوبت کہ شاید ایسی قوی دواتین اگر کر کسی روغن مین پکائی جاتین اور بہ توسط ادویہ بدرقہ کے جیسے سرکہ شراب وغیرہ اونکا اثر بلا احراق اوس روغن مین آجائے شاید قوت تسوید کی پیدا کرے اور یہی بات ہی جو ایک گروہ آدمیون کا گواہی دیتا ہے اور میری سماعت مین بھی آیا ہے اور مین نے کہتا ہو لوگ کہتے پھرتے ہین کہ ایک عرق یعنے رگ شاہی ہی جسے اگر اول ربیع مین قطع کرکے ایک شیشہ جسمین روغن بحر ابھوا ہو اوسی مین اسکو دالدین اور سب کو زمین مین دفن کردین تا اینکہ شیشہ مین خشک ہو جاے بعد ازان خریف مین اوسے کھودین اور اوسمیں چھوڑے کہ پھر اوسی شیشہ مین بہت سا عرق اوسکا بدبو اور سڑا ہوا آجاے اور اسی سے خضاب ہو جائیگا۔ اکثر ایسے خضابات کہ روغن اکثر موثر ہوتے ہین تو فقط تکرار عمل سے قوت ادویہ لینے سے موثر ہوتے ہین۔ جملہ اقسام ادویہ جو بالون کو رنگین کرتی ہین اونکی تین ہی قسمین ہین ایک آدہ دو جو بالون کو سیاہ کرتی ہے دوسری وہ جو اشقر رنگ پیدا کرین تیسرے وہ جو سپید رنگ پیدا کرے۔ اور ہم پہلے سیاہ رنگ پیدا کرنے والی ادویہ کو بیان کرتے ہین **فصل بیان مین سیاہ کنندہ دواؤنکی** مہندی اور وسمہ ایسی عمدہ دواتین ہین جنکی خوبی پر تمام آدمیون کا اتفاق ہے اور اترا اونکا بحسب استعداد مزاج کے مختلف ہوتا ہی کسیکے بال زیادہ رنگ قبول کرتے ہین اور کسیکے کم پہلے تو مہندی کا استعمال کرکے تین اور بعد ازان جب مہندی کا رنگ جاتا رہا اوسکو دھوکر وسمہ لگاتے ہین اور دونون اشیا اور وسمہ کے لیے بعد بانہ مناسب عمل کرتے ہین یعنے جنکے بال قدرتی دیرین مہندی اور وسمہ کا رنگ قبول کرتے ہین اوسی زمانہ رنگ لگانے سے ہین کہ مقدار باریر معبر کرینگے اوتنا ہی رنگ خوب چڑھتا ہے اور بعض آدمی مہندی اور وسمہ دونون کو ملا کر یکساتھ ہی لگا لیتے ہین اور بعضون کو یہی پسند ہے کہ فقط حنا سے اپنی بال اشقر یعنے سرخ زردی مائل کر لیتے ہین اور بعضون کو فقط وسمہ کا طاؤسی رنگ بھاتا ہے وہ اسی پر اکتفا کرتے ہی۔ ہندوستان کا وسمہ بہت عمدہ ہوتا ہے مگر اوسمین تطویس زیادہ ہوتی ہے اور شقت سے رنگ ہوتا ہے اور ایران کا پانی زیر تک لاتا ہے اور پھر بھی قلت کے ساتھ مگر اوسکا رنگ سیاہ اور ہم رنگ بالون کو ہوتا ہے اور اوسمین تطویس نہین ہوتی ہے۔ جسکو منظور ہو کہ وسمہ کی تطویس جاتی رہے اور سیاہی مشارب ہوے سیاہ کے پیدا ہو اور شقت بھی اوسے خنی حنا کی جاتی رہے تو پانی پر وسمہ لگا کر پھر دوبارہ مہندی لگائے کہ اس ترکیب سے تطویس جاتی رہے گی اور رنگ سیاہ مثل بالون کے پیدا ہو مگر اوسمین یہ ہے کہ دوبارہ حنا اگر لگائے نمتوری و پرک لگائے اور جلد اوسکو دھو ڈالے۔ بعض آدمی حنا اور وسمہ کو آب آہن یا آب انار یا دہی کے توڑ کے ساتھ لگاتے ہین اور کبھی پانچون کو ملا کر کے استعمال کرتے ہین یا حنا اور وسمہ ہمراہ آب مصل یعنے بہت کھٹا پانی دہی کا اور آب پوست جوز کے ساتھ استعمال کرتے ہین اور یہ سب اجزا معین حنا اور وسمہ کے ہین اور بعض آدمی حنا اور وسمہ چونے کے پانی کا پانی پہلے اور اسے آگ پر خواہ دھوپ مین اتنا گرم کرتے ہین کہ صوف کو سیاہ کر دے اور اسکے بعد اسی پانی مین حنا اور وسمہ کو ملا کر لگاتے ہین اور یہ ترکیب بھی جید ہے۔ اگر خضاب مین سیاہ لونگ شریک کر دی جاے سیاہی بھی بڑھاتی ہے اور خضاب کا ضرر داغ تک پہونچنے نہین دیتی۔ اور قسم کا خضاب جسکو اکثر لوگ لگاتے ہین گو خضاب مذکور سے اوسکا اثر کرتے ہے وہ یہ ہے کہ کھٹا مازو روغن بنفشہ چرب کرکے جلاتے ہین اور بہتر یہ ہے کہ اوسکو کسی ایسی ظرف مین سوختہ کرین جس پر گل نکمت ہوا اور انتہا ملا نے کی یہ ہے کہ مازو سیاہ ہو جاے اور اوسمین سوختہ آجاے زیادہ اوسکے جلانے مین مبالغہ نکرین میں درہم تو مازو لین اور دس درہم روغنج اور دو درہم

پھٹکری اور ملح اندرانی ایکدرہم ان سبکو ملاکر خضاب طیار کرین کہ خوب سیاہ کریگا اور سیاہی اسکی پایدار بھی ہوگی اس خضاب پر کا
نسخہ یہ ہے صفت ایکرطل مازو کو زیت سہ چہرب کرکے برہان کرین اسقدر کہ مازو ٹکڑے ٹکڑے ہوجاہی اور روسنجن اور پھٹکری اور کتیرا پندرہ
پندرہ درہم ملح سات درہم ان سبکو خوب باریک پیسین اور گرم پانی ملاکر لگاتین اور تین گھنٹے تک لگائے رہین اور کبھی اسمین حنا
اور وسمہ بھی ملا دیتے ہین وہ نسخہ جو بعد اسکے مشہور ہے وہ یہی ہے جو کہ مرداسنج اور چونہ سے طین ماکول اور طین حوذی اور طین قبرس لیا یا
کوئی مٹی کیون نہ ہو بناتے ہین یعنے جو مٹی سر پر لگائی جاتی ہے اور ان سب اجزا کو ہموزن لیکر پانی سے ملاکر خضاب طیار کرتے ہین
اور برگ چقندر کو ہمراہ جوش دیتے ہین اس نسخہ مین ساری عمدگی یہی ہے کہ مرداسنگ خوب پیسا جاہی اور اگر مرداسنگ کو اوس پانی مین
پیسین جسمین کہ حنا اور وسمہ کو جوش دیا گیا ہے یا دھوپ مین رکھا گیا ہے تو بہت خوب ہوگا مگر اوس پانی کو چھ گھنٹے تک ہنوز دین
اور اوسکی رطوبت کی حفاظت کرین **ایضاً** حنا اور وسمہ مرداسنج جو مثل سرمہ کے باریک پسا ہوا ور مازو ہی برہان اور روسنجن اور پھٹکری
اور مٹی اور کتیرا اور لونگ ان سب کو ہموزن لیکر خضاب کرین ۔ لائق اس مقام کے اور بھی چند خضابات ہین جنکو مین نے بعض کتب
مین دیکھا ہے اونمین وہ چند نسخہ جسے دل مرا قبول کرتا ہے اور یقین اونکے موثر ہونے کا ہی لکھتا ہون **صفت خضاب جید حناء**
وسمہ و جزور و سنجن اور شب اور ملح اندرانی اور مازو ہی برہان اور خبث الحدید ہموزن ان سبکو سرکہ مین پیسین اور چھوڑدین تا آنکہ سرخ ہوجاے
اوسکے بعد استعمال کرین ۔ اور ایک دوا اسی طرح کی مذکور ہوئی ہے نسخہ **او** سکا یہ ہے خبث الحدید سرکہ شراب مین پسا ہوا مقدار
سرکہ کی اتنی کہ چار انگل خبث الحدید سے اوپر ہو خوب سا پیس کر یہان تک جوش دین کہ سرکہ جلجاہی بمقدار نصف کی اوسکے بعد دو ہفتہ
اوپین خبث الحدید کو رہنے دین تا آنکہ سب اوسی مین ملجاہی اور برابر خبث الحدید کے ہلیلہ سیاہ لیکر اوسپر بھی سرکہ ڈالین بعد پیسنے ہلیلہ
کے اوسکے بعد سرکہ مین ہلیلہ کو جوش دین اسقدر کہ مثل خلوق کی قوام اوسکا غلیظ ہوجاہی **مترجم** خلوق ہر وزن ہموزن ایک قسم کی
دواہی خوشبو ہوتی ہے جو مرکب چند ادویہ سے کرکے بنائی جاتی ہے ۔ منہ بعد ازان روغن مناسب کے اوسمین بھرا ملاتین کہ اوسکے اوپر تک
بھرجاہی اور بھر لگاتین کہ قوام اوسکا مثل خالیہ کے ہوجاہی اور اگرچی چاہے تو اب دوبارہ کل حکمت کرکے کسی ظرف مین پکاتین ۔
یہ دواباوجود دہنیت کے رنگ پیدا کرتی ہے تو سب اسکا قوت چرک آہن کی ہے **ایضاً** کہتے ہین کہ چاندی کا میل سرکہ مین پکایا ہوا البتہ طلیکہ
خوب جوش دیا جاہی بالون کی سیاہ کرنیوالی ادویہ مین داخل ہی اور مجرب پسندیدہ لوگون ہی کے ہے سرکہ کے حماض نارنج خواہ حماض اترج ہو
اور بعوض طبخ کرنے کے لوہے کو حماض مذکورہ مین مدتتک بھگو رکھین ۔ کہتے ہین اگر کسی قنینہ یعنے ظرف مین تساوی قنطہ النعان اور
دوساق شبت یعنے سونپ کی اور سنک اوسنبت کی مقدار اسقدر کہ ایکرطل نشاستہ کے ہمراہ دو اوقیہ دونون سے ہو مجموع ادویہ کو لیکر
مین دفن کردین سب اجزا محلول ہوکر خضاب طیار ہوگا ۔ کہتے ہین بیضہ مرغ اگر زرد ہ دختنیل خوشہ پیدا ہونے کے ہمراہ نصف درمن
اوسکے شب ملاکر سر گیہون مین گاڑدین کسی شیشہ کے ظرف مین سب کا سب سیاہ پانی خواہ نطوخ مسود ہوگا ۔ کہتے ہین اگر کدو تازہ
جو ابھی نیے درخت مین لگا ہوا ہو اوسکو سوراخ کرکے جو کچھ اندر اوسکے مغز اور تخم وغیرہ ہین نکالڈالین اور پھر اوسمین نمک
اور قدری خبث الحدید اور دہی چھلکے جو کدو سے جدا کردیا تھا اندر بھرکے اوسپر گل حکمت کرکے چھوڑدین ساری اجزا پانی ہوکر خضاب
سیاہ بنجاہین گی اور سیاہی اور مداومت طیار ہوگی ۔ کہتے ہین کہ اگر برگ کبر کو پیسکر کسی دودھ مین خصوصاً عنز تو سکے
دودھ مین جوش دین تا انیکہ ثلث باقی رہ جاے اور رات بھر رہنے دین بہت عمدہ خضاب

ہوگا اور میری راہی بین یہ ہے کہ یہ دواحافظ صوادمو ہوگی خضاب نہوگی۔ جالینوس نے شہادت اثر خضاب مندرجۂ ذیل کی دی ہے کہتا ہے کہ وہ کلی جو مثل خوشہ کے درخت جوزبین ہوتی ہے اوسکو لیکر زیت کے ساتھ پیس اور تھوڑا سا قفر طب یعنی جوزبوا میں ملا کر طلا کرین اور بعضون نے کہا ہے کہ اگر اسکے ہمراہ مکری کی مینگنی ملا تین بہت جید ہوگا۔ کہتے ہین اسیطرح پوست بیخ اودا کو ایک قسم کا بید کا درخت ہے زیت کے ہمراہ پیس کر لگا تین تو بالونکو سیاہ کر دے اور میری راہی یہ ہے کہ اگر غرب یعنوا و حاجی مذکور صباغ بھی ہے تو روغن زیت اوسکو اثر کو ضعیف کر دیگا اور اگر زیت کے عوض کوئی پانی ڈالا جاے بہتر ہوگا اور اسیطرح میرا قول ہے اوس خضاب کی بارہ مین جو فوبسیر نامی حکیم نے لکھا ہے کہ برگ شقائق النعمان کو جب زیت مین پیسکر مثل غالیہ کے بوجاے لگا تین خضاب جید ہوگا اگر اس قول کے کوئی معنی ہین تو کسی مخوض کی شرکت ضرور ہے جیسے پھٹکری۔ اور اسیطرح قول اطبا کہ روغن کو پرورده کرین پوست جوز کے ساتھ یا روغن کو پکانا آب جوز بین اور اوسپر تھوڑی سی پھٹکری داخل کرنا کہ ان سب دواؤن کو مین ضعیف الاثر جانتا ہون۔ اسیطرح روغن کو آب شقائق النعمان مین اسقدر پکانا کہ سارا پانی جل جاے اور فقط روغن رہجاے یا جیسے اطبا کہتے ہین کہ روغن کنجد لیکر تین عدد آملہ اوسمین پکا تین اور ایک گھنٹہ نرم نرم آنچ دین اور پھر صاف روغن کو لے لین اور ہر ایک رطل روغن کیواسطے چہارم حصہ مین تیل اسپ کی لیکر پھر نرم نرم جوش دین اسقدر جوش کہ چنی پھٹنے سے اور تیل جلنے سے محفوظ رہے اور سر وقت اسے چلاتے رہین بعد ازان اوتار کر تین روز تک رکھ چھوڑین تاکہ روغن اثر سیسہ کا اچھی طرح جذب کرے۔ مین کہتا ہون کہ یہ ترکیب رنگ پیدا کرنیمین زیادہ تر امید کرنیکے لایق ہے خصوصاً اگر اسمین پھٹکری بھی شریک کیجاے۔ کہتے ہین اگر روغن بان کو ناریل کے اندر ڈالکر اچھی طرح گل حکمت سے اوسکو بند کر دین اور باحتیاط اوسی تنور مین رکھیز جو روغن اثر سیسہ کا اوس سے خضاب ہوجاے گا۔ اور بہتر یہ ہے کہ اس دوا کو ان غالیہ خشب مین سمجھنا چاہیے۔ کہتے ہین کہ اگر خستہ زیبق کو پاک کر کے باریک پیسین کہ سرمہ سا ہوجاے اور روغن کنجد مین تر کرین اور ایک مہینہ تک سرگین مین دفن کر دین خضاب طلا یہ ہوگا اور اس خضاب کو لگانے کے بعد داڑھی کا رنگ اچھا برامد ہوگا۔ یہ خضاب ایسا ہے گویا مجربین کا اسپر اجماع اور اتفاق ہے کہ تلقن کا انڈا خضاب قوی ہے اسیطرح کلنگ کا انڈا۔ ہماری زمانہ مین در عہد حیات ملک شمس الدولہ عجیب اتفاق ہوا کہ سرکاری چیتے مین سے ایک ایک چیتہ کی کھال اودھیڑی گئی اور ایک چیتے والا اوسکے پہلو مین غافل پڑا سو رہا تھا اوسکی داڑھی کے بعض مقام پر وہ کھال جا پڑی پس داڑھی کا وہ مقام سیاہ اور مخضب ہوگیا

فصل خالیہ کے بیان مین

اس غالیہ کی لوگون نے بہت مدح کی ہے کہتے ہین کہ پچاس درہم آملہ اور ڈیڑھ رطل آس نرزانہ کا پانی جو اوس سے نچوڑ کر نکالا ہو اور چار رطل آب خالص مین جوش دین کہ نصف جل جاے بعد ازان آگ پر سے اوتارلین اور پچاس درہم مظمی اور اسیقدر مہندی اور اتنا ہی وسمہ اور پچیس ۲۵ عدد مازوی بریان اور دس درہم زاج سرخ اور پچاس درہم صمغ یہ اوسمین ڈالا جاے اور پکا نے قوام غلیظ کیا جاے اور سک اور مشک سے خوشبو کرین الطیب لیسکے پڑھا دین جس مقام پر منظور ہو اسقدر کہ بالون سے اوپر اوسکی تہ نظر آوے۔ کہتے ہین کہ روغن پنبہ دانہ تیس درہم اوسمین براده اسرب اور روغن بنفشہ ہر دو اخد چار درہم ملا کر سب کو خوب پیسین اور چھوڑین تاکہ سیاہ ہوجاے بعد ازان جوش دین اور مشک سے خوشبو کرین یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جو سوختہ اور باقلی کے چھلکے اور انار کے چھلکے بھی ادویہ خضاب مین بشمول حنا کے داخل ہین اسیطرح پوست جوز۔ ہم نے ادویہ خضابی کا بیان بحث ادویہ مفردہ مین کیا ہے۔ الاصول اور امہات ادویہ خضابی اسیطرح اور مرا تو حضضر اور خردل اور نمک اور خربق ابیض اور سداب اور آملہ پر سیاوشان اور شقائق حنا اور وسمہ اور نحاس سوختہ اور خبث الحدید آب پوست باقلای سبز

قشور جوز و انکا پانی اور اجا قیا طیہ یعنے مغنی چقندر اور آس اور حب الآس لاون مرا سنگ چونہ اور سرکہین کی سب قسمین اور برادہ ہاے جساد و معدنیہ بھی **فصل ون ادویہ کے بیان مین جو سرخ یا اشقر رنگ پیدا کرین** کہتے ہین کہ نصب نعلی جو تازہ اور تر ہو اور مکا پوست چھیل ڈالا ہو دوسری طرف سے آگ روشن کرین تو سنہرے رنگ کا خضاب پیدا کریگا۔ اسیطرح چرک آہن اور مارالناج بھی خضاب سنہری ہے اور اتنی دیر لگایا جاتا ہے جتنی دیر تک حنا کو لگاتے ہین اور دُرد شراب کو رانیا ہموزن کے ہمراہ اور تھوڑی سی اذخر یا حنا کو طبیخ کندش مین گوندھ کر خضاب لگاتین کہتے ہین کہ پھٹکری اور اسفرک اور زعفران یا مر کے ہمراہ شورہ ایک شبانہ روز رکھ چھوڑین اور کبھی چند روز مکرر اسی طرح رہنے دیتے ہین اور اگر اس دوا کو کمر طلا کرین اسیطرح کہ ترس کو سرکہ شراب مین گوندھ کر اس دوا کو ملاتین۔ ایضاً ترس مسحوق دو درہم پانچ درہم ملح الدباغین یعنے شورہ اور نوشادر یاروان کاتین درہم دُرد شراب سوکھا یا ہوا اور جلایا ہوا تین درہم آب خاکستر شاہتراہ انگور بقدر کفایت **محمد قوی** نسماق دو اوقیہ مازو تین اوقیہ آذریون زرد دو اوقیہ پرسیاوشان دو باقہ اور روغن آنتین ایک باقہ ترس مقشر یا بس دو کف دست بھر سبکو باریک کوٹ کر دس رطل پانی مین چند روز تر کرین بعد ازان ہنگام سر پر ضماد کرین کہتے ہین کہ جوشاندہ سعد اور کندش کا یا مین جو کہ خوب طرح جوش دیا گیا ہو اشقر رنگ پیدا کرتا ہے۔ کہتے ہین کہ دُرد شراب سوختہ یا غیر سوختہ روغن بان یا روغن اذخر سے ملا کر بھی ہو سکتا ہے

فصل مبیضات کے بیان مین یعنے جو دوائین بالون کو سپید کردین لبلک خطاف اور ازانجملہ لسترین اور اسیطرح اسر یعنے مونگ ازانجملہ لمخہ بوصین سپید ازانجملہ مولی کے چھلکے اور تاخہ گاو اور بخار کربت اور تفاح کبر اور تفاح زیتون جدا جدا یا سب کو ملا کر خصوصاً ہمراہ سرکہ اور اس سے زیادہ انزار جب ہے کہ گندھک سے اسکو دھوان دیں **ایضاً** تخم راسن اور مولی کے چھلکے سوکھے ہوئے اور پیٹکری کو کوٹنے مین یکجا کر کے نصف وزن ہر ایک دوا ہموزن کی صمغ عربی ملا دین **ایضاً** برگ نسرین اور قشور خشخاش اور تفاح اور اگران دونون کے عوض بھنگ ڈالین زیادہ قوی ہوگی اور خضاب بطیار ہوگا اور اگر اسمین کافور اور گلاب شراب ہو نہایت عمدہ ہو جائیگا۔ کبھی بالونکو گوندھکر گندھک مین ہمچیدہ کر کے اوسپر کی دھوئی دیتے ہین اور رات بھر رہین دو مرتبہ اسیطرح کرنے سے بہت سفید ہو جاتے ہین **فصل تدارک احوال جید جو بعد خضاب کے عارض ہوتے ہین** اکثر اقسام خضاب کے دماغ مین برودت پیدا کرتی ہین اور مفسد ہین دماغ کے اور اوسکو ایسی حالت مین کر دیتے ہین کہ استعداد نوازل کی دماغ مین بڑھ جاتی ہے اور سکتہ کی عارض ہونے کی قابلیت پیدا ہوتی ہے اسیطرح اور اقسام کے ضرر کا بھی احتمال پیدا ہوتا ہے۔ ان مضرتون کا علاج ادویہ مصلحہ سے جو خضاب مین داخل کی جاتی ہین کرنا چاہیے یا بعد خضاب کے کوئی خوشبودار شے اور مشک اور لونگ وغیرہ لگانی چاہیے۔ کبھی خضاب سے یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ بال کھنچ کر شل کھونٹی کے ہو جاتا ہے اور اوسکی وضع اور شکل بگڑ جاتی ہے اور ردی ہو جاتی ہے اسکا تدارک اسطرح کرتے ہین کہ خضاب مین ایسے اجزا داخل کر دین جو کہ جلد کو قبض کرے اور بالون مین تجعید اور گھونگھر والی صورت پیدا کر خصوصاً ایسے بال جو خود ہی سخت اور خشن ہین اونمین یہ اثر ضرور پیدا ہوگا تو اونکی نرمی کی یہ تدبیر کرنی چاہیے۔ کبھی خضاب سے یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ بال کھنچ جاتے ہین اور داڑھی چھوٹی ہو جاتی ہے اور بال ٹوٹ جاتے ہین اسکا تدارک بعد خضاب کے روغن بنفشہ اور روغن خیری سے کرنا چاہیے۔ کبھی خضاب لگانے سے جلد مین بھی سیاہی آجاتی ہے حمام الناس جلبہ کو آرد باقلا اور بیسن وغیرہ سے دھوتے ہین حالانکہ روغن گرم سے زیادہ تر اس سیاہی کی دور کرنے والی کوئی چیز نہین ہے کبھی اسید خضاب کے نعوذ

عارض ہوتا ہو اور نصول سے اس جگہ مراد یہ ہے کہ خضاب کا اثر کچھ بھی پیدا نہین ہوتا ہے بلکہ بال جیسے کہ تھے بنے رہتے ہین بہتر ین ادویہ جو انسے وقت مستعمل ہین یہ ہو کہ اوسی خضاب سے بقدر ایک جزو لین اور خشک کرین خصوصًا اوس خضاب سے جسمین قوت غوآصہ چھٹکی وغیرہ کی شرکت سو ہے پس اس سوکھے ہوئے خضاب کو جس جگہ رنگت نہین آئی ہو یا قریب ہو کہ اب جاتی رہے ایک لکڑی مثل مسواک کے لین اور اوسے ترکر کے اوسکے کنارہ پر اوسی خضاب سے جو بستہ اور معقود ہو گیا ہے تھوڑا تھوڑا اوٹھا کر اونہین مقامات پر لگاتے جائین جہان بدرنگ نظر آئے۔ ایک قوم روغن خوشبو جیسے روغن بان یا روغن لاذن اور موم وغیرہ کا استعمال کرتے ہین جب یہ ادویہ اثر کرتے ہین نصول جاتا رہتا ہو اور خضاب پختہ ہو جاتا ہے **فصل خزاز کے بیان مین** بھوسی اور بقا کو خزاز کہتے ہین کیفیت خزاز کا ذکر ہمراہ ذکر بالون کے چونکہ مناسب ہو اسلیے ہم بھی کہتے ہین کہ خزاز وہ ابر یہ یعنی بھوسی ہو جو سر مین پیدا ہوتی ہو اور یہ ایک خاص قسم کا تقشر خفیف ہو کہ سر کو بوجہ فساد مزاج کے عارض ہوتا ہو اور خاص کر یہ فساد سطح اعلی مین جلد سر کی پیدا ہوتا ہے اور بدترین اقسام اسکی وہ ہو کہ آخر کو نوبت بہ تقرح اور زخم کی پہونچاتی ہے اور بسا بت شعر یعنے مقامات روئیدگی مین بالون کے اسکا ضرر پہونچتا ہے یہ فساد کبھی مادہ حادہ بورقی سے اور کبھی خون سوداوی سو اور کبھی دونون کی شرکت سے پیدا ہوتا ہو ۔ اور کبھی ایک سوء مزاج سر مین ایسا ہوتا ہو کہ جو مادہ صالحہ سر مین پہونچتا ہے اوسی فاسد کر دیتا ہے ۔ کبھی محض خشکی اور یبوست ہوتی ہے اور تمام بدن کا مزاج درست اور جید ہوتا ہو اور کبھی بشرکت بدن بھی خزاز پیدا ہوتا ہو **علاج** خزاز خفیف کا علاج تو فقط خفیف ہی واسی ہو جاتا ہو اور سر کے خزاز کو روغن گل اور روغن بنفشہ اور لعابات کا لگانا کافی ہوتا ہے اور جو قسم اس سوا زیادہ شدید ہے اوسکے ازالہ مین ایسی دوا کی بھی ضرورت ہوتی ہے جو قوت جلا اور تحلیل کی رکھتی ہو بعد اوسکے ترطیب اور تعدیل کرین ۔ ایک قسم خزاز کی اس سے زیادہ بدی اور خراب ہوتی ہے کہ نوبت تقریح کی آتی ہو اوسکی علاج مین واجب ہے کہ تنقیہ فصد اور استہال سے اگر اسکی حاجت ہو کرین اور اسکا بھی لحاظ کرنا بغرض تنقیہ کے ضرور ہے کہ سبب اسی خزاز کا امتلاء بدن ہو یا وہ سے بعد ازان جلا کرنے والی ادویہ سے علاج کرین اوسکے بعد روغن سے ترطیب کرین **فصل ادویہ ملینہ خزازکی** کہ جنمین الذع بالکل نہو جو خزاز قریب العہد اور جدید ہوا اور ضعیف بھی اوسکے دفع کے واسطے فقط آب چقندر اور تیتمی کے پانی سے دھونا کافی ہے اور جب بطیخ اور بسین چنے کا یا آرد ترمس اور باقلا اور تخم خطمی زیت مین پکا کر اور لعاب بیدانہ اور خطمی اور کتیرا اور طین خوذی اور قیمولیا خصوصًا عصارہ چقندران سب کا استعمال ایک گھنٹہ کر کے عصارہ برگ بید سر پر ڈالین کہ بغایت نافع ہے اور ترمہندی اور نرنس اور عصارہ کرفس اور طبیخ آزاد درخت اور برگ شہدانج اور برگ کنجد اور یہ دواخیر کی دوائین کبھی خزاز قوی پر لگاتی جاتی ہین یا اینکہ لطیف ہین اور بادام مقشر ہمراہ سرکہ کے اور بسین چنے کا برگ کنجد ساتیدہ کے ہمراہ اوسکو آب چقندر ہین تھوڑے سرکہ کے ہمراہ پیسکر لگاتے ہین **ایضًا** تخود کوفتہ اور خطمی سرکہ مین ملا کر طلا کرین ۔ یا سر پر نرم نرم کنارہ ہای شہتوت کے پیسکر جب مثل غبار کے باریک ہو جاوے مثل خطمی کے استعمال کرین یا خطمی کو زیت مین پرورد کر کے یا کندہ کو شراب مین محلول کر کے زیت ملا کر دو ہفتہ تک برابر استعمال کرین ۔ ایک دوا لطیف اور سہل الوصول یہ ہو کہ سرکو آب برگ بید سے دھوین اسلیے کہ یہ دوا بہت ہی عمدہ اور مجرب ہو اور بے ضرر ہے اور واجب ہو کہ جس دوا سے سرد ہو ملین اوسکے بعد شب کو تیل ضرر رسہ مین لگا تین جیسے روغن گل یا روغن بنفشہ **فصل خزاز قوی کی ادویہ کا بیان** بورق اور کریت اور زلغہ گاو اور تخم حنظل اور دُرد شراب اور رائی اور

سونیچ اور آبگینہ سوختہ اور خربق اور ثافیا زنجار کو سرکے دھوتے ہین استعمال کرین **ایضاً** قیمولیا کو لیکر نمکہ گاولاتین اور سنہ استعمال کرین اور دو گھنٹہ تک چھوڑ دین باحب البان اور آرد باقلی برابر وزن ہین لیکر پانی ہین جوش دین اور سر کو اس سے دھوہین **ایضاً** دُردی شراب انگور طل اور صابون ایک اوقیہ بورہ چار درمی سب کو پکا کر کے سر ہین لگا دین اور آب چقندر اور چنے کے بیسن سے دھو ڈالین اور سکے بعد روغن آس کو طلا کرین۔ کبھی سر ہین گاے کا اوجھ پیسکر طلا کرتے ہین وہ بھی نافع ہوتا ہے پھر ایک شب آرام دکر دوبارہ میسری شب کو بھی دوا لگاتے ہین اور مادہ شتر کی پیشاب سے اسکو دھوتے ہین خصوصاً مادہ شتر اعرابی کا پیشاب زیادہ نافع ہے پسا ہوا آبگینہ دربارہ ازالہ خارزردی کو قوی دوا ہے۔ اسیطرح وہ دو اجسمین قلقند اور ہیونیچ پڑتا ہے۔ یا کف بورہ کا اور قلقند برابر لیکر سر پر طلا کرین اور قبل طلا کرنے کے سر کو منڈوا ڈالین اور کبھی ان دونون کو زیت کے ہمراہ جمع کر دیتے ہین۔ یا ہیونیچ کو زیت مین ملا کر ملتے ہین **ایضاً** کبریت اور قلقند اور بورہ ہمونزن لیکر لاذن شریک کرین اور روغن بصطگی مین گھلا کر سر ہین ڈالین اور کبھی اُسمین خربق بھی ملاتے ہین **فصل** ایک دوا کے بیان مین ہے جسکو بعض جدید اطبا نے دعوی کر کے لکھا ہے کہ اوسنے تجربہ کیا اور عمدہ برآمد ہوئی نسخہ زرد فاختی تازہ نصف جزر بطکی چربی ایک جزر روغن خیری ایک جزر چہارم جزر لاذن دو جزر پہلے سر کو صابون اور آب گرم سے دھوہین اوسکے بعد سوکھی ہوئے کپڑے سے خوب ملین کہ مُسرخ ہو جاے بعد ازان اونہین اجزا مذکورہ کو بکشانہ زور لگا کر رہین مین بعد دھو ڈالین **دوسرا مقالہ** جلد کے احوال کا بیان منظرون اور رنگ کی **فصل بیان مین ان اسباب کے جو رنگ کو متغیر کرتے ہین** سیاہی رنگ مین دھوپ اور سردی اور بیس شدید اور کم نہانے اور میل اشیا کھانے اور جو نہین سودا و بت بڑھ جانے سے پیدا ہوتی ہے اور زردی اسباب مذکورہ ذیل سے پیدا ہوتی ہے **فصل رنگ کو زرد کرنے والے اسباب** امراض اور عموم اور کمی غذا اور کثرت جماع اور اوجاع یعنے درد کے اقسام اور ہیضہ شدید کا صدمہ بدن پر اور کھانا بستہ پانی تالاب وغیرہ کا پینا ان اسباب سے زردی لون کی پیدا ہوتی ہے ماکولات مین اجوائن کی خورش اور بہ کثرت اوسی سونگھنا بلکہ بقول بعض اوسکی طرف دیکھنے سے بھی رنگت زرد ہو جاتی ہے سرکہ کی ہمیشہ خورش رنگ کو زرد کرتی ہے زیرہ کو بطور عشر وبات بالطبع بطوع کے لگا کر سرکہ ملا کر جس جگہ زیرہ کا انبار لگا ہو وہان دیر تک بیٹھنا سرکہ اور مٹی زیادہ کھانا کہ رگون مین سپیدہ ڈالدے اور اسی وجہ سے خون صاف جلد تک نہ پہونچ پاے بلکہ کسی قدر بخار صفراوی خلط کا جلد تک پہونچے اور زردی پیدا کرے **فصل اون اشیا کے بیان مین جو رنگ کو اچھا کر دیتی ہین** اور وہ خوبی بوجہ براقیت اور سرخی اور جلا کرنے کی پیدا کرتی ہین۔ جاننا چاہیے کہ جب خون اور روح متحرک ہو کر جلد تک آتا ہے اوسی سے جلد مین رونق اور صفائی اور سرخی پیدا ہوتی ہے اور ان اوصاف کی مبین وہ شے ہوتی ہے جسمین جلا خفیف کی قوت ہو (جیسے بخار صفراوی) کہ جلا کثیر پیدا کرتی ہے جلد باریک تر ہو جاتی ہے اور جسقدر مردار جلد ہوتی ہے اسی جلا کرنے والی شے کے سبب بلطافت چھل چھل کر الگ ہو جاتی ہے اور جدا ہو کر اوتر جاتی ہے الو اسیطرح چھلجاتی ہے کہ اوسکا جدا ہونا محسوس نہین ہوتا ہے خصوصاً اگر اس خلط مجلی مین رنگ بھی ہو۔ یہ خون وغیرہ خو جسم کے اندر سے جلد کی طرف اگر یہ آثار محمودہ پیدا کرتا ہے اسمین احتیاج اسکی بھی ہے کہ بسبب کسی پوشش اور لباس وغیرہ کے سردی اور گرمی اور ہوا ہی خارجی سے جلد مستور بھی ہو۔ جو چیزین خون کو حرکت دے کر جلد تک پہونچاتی ہین اونکا یہ فعل تین طرح سے ہوتا ہے ایک تو یہ کہ تولید خون رقیق کی کرتی ہین اسلیے کہ خون جید اور رقیق ہے حب کثرت

پیدا ہوگا اور منتشر ہو کاتب ہی ہر جگہ پہونچ گا دوسرا فعل محرکات خون کا یہ ہے کہ خون کو کدورت سے پاک کرکے دین تیسرا یہ کہ اوسی خون کو تقسیم کردین اور حرکت دین کہ اوسے پھیلا دین اور خارج بدن کیطرف خون کے آنے کی جو راہین اور مجاری ہین اون تک پہنچا لیجا کر اون مجاری کو وسیع اور کشادہ کردین چوتھی یہ فعل کہ خون کو بحرکت قسری اندر سے باہر کیطرف بھیجنے لیجانے ۔ رنگ کی پیدا کرنے والی اشیا بطریق اول بذریعہ رقت خون صالح کے ذریعہ سے یہ چیزین ہین جیسے کہ خود کا استعمال کرنا یا بذریعہ پیشاب اور مارالجبن اور شراب ریحانی یا انجیر کی خورش کہ یہ سب چیزین خون ایسا ہی رقیق پیدا کرتی ہین جو جلد تک پہنچ کر اجاتا ہو اور اسی سبب سے رنگ بشرہ کو اچھا کردیتا ہے **مترجم** اور بعض اخون ہین بقبل لطافت وارد ہے اوسوقت ترجمہ یہ ہوگا کہ اسی سبب سے فربہی پیدا ہوتی ہے اور خون صالح کے اسنے سے **متن** اگر کسی شخص کا رنگ بوجہ نقاہت کے بُرا ہوگیا ہو اور دکھائی دیتا ہو اور اوسکو خواہش ہو کہ اوسکا وہی اصلی رنگ پھر پیدا ہوجائے لازم ہے کہ انگور خشک کو ہمراہ بسر بیخ کچھ فرما کے کھانا شروع کرے یہ دونون میوہ خون لطیف کو زیادہ کرتی ہین اور حرارت غریزی کو بڑھاتی ہین ۔ اعادہ لون اصلی کو واسطے یہ بھی موجب ہے کہ پندرہ روز نہار مونہہ شراب اور دودھ پیا کرے خون کو صاف کرکے جو اشیا کہ خون کو خوب کردیتی ہین اونکی مثال جیسے اطریفل صغیر اور ہر مکا مربے کہ ہمیشہ مستعمل ہو اور ہلیلہ کابلی طریفل سے بھی قوی تر ہے ۔ جو اشیا کہ خون کو منتشر کرتی ہین اور پھیلاتی ہین جیسے حلتیت اور فلفل اور سعد اور قرنفل جب طعام مین دوائی جاتین یا جیسے زعفران مگر زعفران سے خون مین رنگت بھی زیادہ پیدا ہوتی ہے خصوصاً **مترجم** مین **متن** یہ لفظ تین احتمال رکھتی ہے سیح یعنے جسکا جسم بعد ضعف فربہ ہوجاے یا سیح یعنے وہ شخص جو سیحی کی بیماری سے لاغر ہوگیا ہو اور رنگ اوسکے جسم کا بدرنگ ہوگیا ہو اور تیسرا احتمال قوی ہے کہ **مترجم** ہو یعنے زعفران **مترجم** مین ڈالکر زیادہ اثر کرتی ہے جیسے اوپر مفرد مین مذکور ہوا **متن** مقدار شربت زعفران کی ایکدرہم تک ہو اور زوفا بوزن دو درہم اور زعفران نصف درہم ہمراہ شکر کے استعمال کرین الوج نامی ایک نبات وہ بھی خون کو بہت تیز کرتا ہے یعنے پیروج الصنم ایکدرہم سے دو درہم تک جب سویقیا ہمراہ معاونہ کے ہمراہ مستعمل ہو خون کو شدت اور کیفیت کھینچ لاتی ہو اور سویق سے تعدیل کی ضرورت اسلیے ہے تاکہ غلیان شدید اور اشتعال پیدا نہ کرے ۔ بقول مین جیسے مولی اور کراث اور بصل اور کرنب خاص کر کراث ہمیشہ کرنب اولیس کا استعمال ۔ افعال اور حرکات جو خون کی اصلاح اور افزایش کرین خوشی عیش اور دلخوش رہنا اور غیظ اور غضب اور جدال اور ریاضت معتدلہ اور کشتی لڑنا اور شنا کرنا اور طرب اور مطالعہ کتب رو برو رکھنا اون افعال اور اعمال کا جو مانوس ہون جیسے خوش آواز کے گانے کو سننا اور جو لوگ صاف اور پاکیزہ لباس اور وضع رکھتے ہون اونکی صحبت مین یا ظریف اور ہنس مکھ لوگون کی صحبت مین رہنا یا تیراندازی کی جیت ہارا اور تیرون کے پیرون کو انداز مخصوص کو خواہ گھوڑ دوڑ کی پیش قدمی کو دیکھکر دلخوش ہونا اور انکے علاوہ ایسے افعال اور حرکات جو انتعاش روح غریزی کے باعث ہون اون سب کا باب ریاضات مین مذکور ہوچکا ۔ جو اشیا کہ نماج سے اثر تحسین لون کا پیدا کرتی ہین وہی اشیا ہین جو کہ جذب کرکے خون کو اندر سے باہر لاتین اور جلا بھی کرین لطوخات اور غسولات جو آرد جو اور آرد گندم یعنے مُرّ اور سمین اور نشاستہ اور آرد گندم خصوصاً جنے کی بین سی بنائی جاتین مسور کا آٹا اور چاول کا آٹا اور غری سمک کا آٹا اور ایسا اور انجیر کا کندہ اور مصطگی اور روغن مصطگی پوست بیضہ اور سیپ کا مغز اور مقل اور مرتک اور اسفیداج برادہ عاج پرانی بوسیدہ بدیان اور خلاصہ وغیرہ طیب بھی اس بارہ مین قوی ہے ۔ بادام شیرین اور بادام تلخ اور تخم خیار اور تخم تربوز اور تخم قطف اور تخم کدو اور آرد تخم ترب اور تخم جرجیر

بہت سے لوگ ضعیفی الوہ جنکی چہرے صاف ہون بالون وغیرہ سے اونکو نشاستہ اور کتیرا دودھ ملاکر ہر روز طلا کرنا مفید ہوتا ہی عصارہ قثاء بری اور زوج عصفر یعنے کسم کا زرد پانی اور دودھ گرم گرم جسوقت کہ دوشیدہ ہوتے ہین اوسی گرمی سے اوز جوشاندہ خلاف اور عجا جیل جسمین دوہرا ہوجاہی اور جوشاندہ گوشت صندکا اور سپیدہ بیضہ اور جوشاندہ قیصی اور اکلیل الملک عسول جید یا طلای مقشر کرسنہ ترمس تخم ترب مغز تخم خربوزہ تخود نشاستہ اس سے عسول یا اوبتا طیار کرین عمرہ جید آرد باقلا آرد جو ہر واحد دو جز بسین ایک جزو عدس مقشر کتیرا نشاستہ ہر واحد نصف جزو زعفران اتنی کہ رنگ آجاہی شب کو طلا کرین اور صبح دم نہار ملنے اور نہانے کے واسطے جوشاندہ پوست خربوزہ یا طبیخ بنفشہ وغیرہ اختیار کرین دوسرا النسخہ بادام شیرین کتیرا صمغ عربی آرد باقلا عری السمک جلاجز ہم وزن لین اور عری السمک کو بقدر کفایت پگھلاکر جملہ ادویہ اوسمین آمیختہ کرکے طلا کرین دوسرا النسخہ آرد باقلا اور جو اور تخود اور سمنہ یعنے شاہدانہ بری سپیدہ بیضہ بین ملا کر طلا کرین ۔ لمبوس جو بصل الزبر ہے اور بصل اور بورہ اور اجوائین ہمراہ شہد کے جلا کرنے مین قوی ہین اور اشق اور روغن بابونہ اور صبغہ تازہ بشدت مجلی ہین اور کراث زرنیخ فضلہ سرطان اور بیخ نرگس بھی عمرہ دوسرا زوج عصفر یعنے کسم کا زرد رنگ بہانتک پختہ کرین کہ غلیظ ہوجاہی اور اوس غلیظ القوام سے ایک اوقیہ لیکر مثل قوام طلا کرین ان ادویہ کو گوندھین پنجال کنجشک قیق ترمس مین مغز تخم خربوزہ ہزار البیج مقشر اور خوب سابیدہ کرکے طلا کرین عمدہ دوسرا کتیرا زاج شامی جو مثل غبار کے پسا ہوا ہو زعفران ترمس لب لب قطعن ہر واحد سے ایکمثقال روغن بادام ملا کر طلا کرین اگر تمام شب چہرے پر طلا فردل سپیدہ اور زرنیخ سرخ اور زرنیخ زرد کے دودھ کے ساتھ کرین اور صبح کو منہ دھوتین چہرہ خوب سرخ ہوجاہی گا ۔ یہ سخت اور یقوت مجلی ادویہ اوسی چہرہ مہرہ کو نافع ہوتے ہین جو کہ ابتدا جذام مین بدروپ ہوگیا ہو اور تنکے اور ثبور اوس مین ایسے ہون کہ پھول گیا ہو اور دانہ دانہ سے ابھر آئے ہون اور کبھی جسوقت اوسپر لگا یا جاہی گا ان سبکو دور کردیگا ۔ بروقت حاجت روغن زرد کو ہمراہ سرکہ اور شہد اور کف بورہ کے استعمال کرتے ہین اور کف بورہ کا استعمال ایسی جگہ جرم بورہ سے بہتر ہے ایضاً ایک رطل صابون اوسی کے برابر اشق تین رطل پانی مین حل کرین پگھلاکر بعد ازان اوسمین سات سات اوقیہ کندر اور مصطکی اور نطرون ملا کر سکو بہ پیسن شیشہ کی کھرل وغیرہ مین جب خوب پس جاہے رات کو استعمال کرین ایضاً منڑ کا آٹا اور بیخ کاہی اور آرد باقلی اور آرد جو اور ترمس اور ایر سا بیخ نرگس سب جز ہم وزن صمغ عربی بیخ سوسن نصف نصف وزن ادویہ مذکورہ کے سکو بہ پیسکر قرص بنالین یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جو دوا کلف اور برش اور انار جدری وغیرہ اور کمودنت خون کو مفید ہو اوسکا نقع تحسین لون مین بھی اقوی ہے اور اوس دوا کی تھوڑی سی مقدار کافی ہے

فصل بیان مین حفظ جلد کی دھوپ اور ہوا اور سردی سے جس شخص کو ان امور سے گزند پہونچا ہو اور جلد وغیرہ پر کسی قسم کی خرابی آگئی ہو واجب ہی کہ سپیدہ بیضہ یا آب صمغ یا موم روغن کا طلا کرے یا میدہ صاف پانی مین بھگوکر اوسکے اوپر کا رقیق اور صاف لیکر سپیدہ بیضہ مین ڈالکر مونہہ پر ملے

فصل آثار اور نشان چوٹ لگنے کے دور کرنا اور سیاہ نشان کا دور کردینا

سیاہ نشان اور جہائین کو تو فقط مرداسنگ سپید شدہ اگر کسی چربی کے ساتھ طلا کیا جاہی دور کردیتا ہی ۔ یا لباب خیتر ملا کر مرداسنگ کا لگانا اوسکو دور کردیتا ہی ۔ اسی طرح سیاہ مرچ مین جو پتھر نکلتا ہی اور وہ مشہور ہے وہ بھی نافع ہی اور بخوبی نفع کرتا ہی اگر طلا کیا جاہی ۔ وہ ترکاری جسکو فلفل الماء کہتے ہین اور اسیطرح برگ کرب

اور کندر اور مولی اور تخم تازہ وتر ہمراہ زرنج کے یہ سب مثل آب کشنیز اور کرفس کے ہین اگر اس نشان پر چونا اور نطرون سرخ سے ہمراہ سرکہ کمنہ کے لگا ہین نشان مذکور جاتا رہے اگر سبز رنگ کا ہو اسطرح کندر اور نطرون کا لگانا بھی مفید ہے ایلوہ کے لگانے سے وہ نشان جو باونجان کے رنگ کا یعنی برنگیا ہو مٹ جاتا ہے اور فستین ہمراہ شہد کے بھی یہی اثر کرتی ہے اسیطرح علک البطم اور لادن بھی اور راسب ہو کہ اوس نشان پر چند روز تک لگی رہنے دین۔ اور مرہم ہا خلیون بھی جید ہے **طلاے جید اسی کے واسطے** باوام تلخ مقشر اکبر درہم صندل سوختہ حرف ابیض ہر ایک دو درہم ہامش مقشر نصف درہم تخم سپیدہ مقشر دو درہم کہربا سہ درہم کافور نصف درہم زبد البحر ایکدرہم نہایت پورانی بُریان خشک شدہ ایکدرہم افزروت ایکدرہم آب جوار شکر ملا کر طلا کرین آب برگ کی ساتھ **ایضاً** اینٹ پاور انے مٹی کے برتن پر جو ناہموار جاتا ہے اوسکو طلا کرین اور کبیکج روغن جوز کے ہمراہ **ایضاً** نطرون اشق مرکر سیت زرد ہموزن لیکر سرکہ مین طلا طیار کرین تاکہ قوت ادویہ کی ٹوٹ جاے اور تیزی کم ہوجاے اور زخم نہ ڈالے۔ اسطرح قیمولیا اور پنجال کبوتر وصابون اور کندر برابر وزن لیکر سرکہ مین ملا کر طلا کرین **ایضاً** بارہ سنگھا سوختہ کر کے جب سپید ہوجاے کندر اور آرد ترمس آرد کرسنہ آرد باقلا سب ہموزن نوشادر بادام تلخ بقدر ثلث حصہ ادویہ مذکورہ کے ہر ایک انمین سے کنیز اصمغ عربی ربع ا وزن **ایضاً** پہلے علک البطم سرکہ مین بعد ازان نطرون اور چونہ خاکستر انگور کی بیل سکبو شہد کے ساتھ جمع کر کے طلا کرین پردہ نمش کو اور زخمون کے نشان کو بھی مفید ہے۔ کبھی حفظ جلد مین پچھنون کی بھی حاجت ہوتی ہے **فصل چہارم کی دواے خون اور زخمون کے نشان کا بیان** جنبی قوی ادویہ اوپر کی فصلون مین مذکور ہوچکین وہ ادویہ نشان ضعیف کو جو زوج سب سے بڑھ کر مفید ہین اور مشتبر آثار قروح کیواسطے ادویہ مجربہ بالخصوص کا بھی استعمال ہوتا ہے۔ گدھے کی جربی یا عصارہ اصل العنصب جوازہ ہو تھوڑا سا شہد ملا کر یا جبق یعنے پودینہ اور نمک شور شہد آمیختہ کر کے۔ فاشرا کو اگر زیت مین پختہ کر کے جب غلیظ ہوجاے استعمال کرین اور یہ مجرب ہے۔ اسیطرح یہ ضماد بھی مجرب ہے صفت اریسا اور قسط اور مرتک مغسول بارہ سنگھا جلایا ہوا رشق کوٹ کر استعمال کرین نمش اور کلف پر بھی موثر ہے **ایضاً** اونٹ خواہ اور کسی جانور کی مینگنی جو کہنہ ہوکر سپید ہوگئی ہو اور استخوان بوسیدہ پرواحد دس جزر بیخ فصب خشک ہوگئی ہو بیس جزر کورا بہ بدن مٹی کا دس جزر نشاستہ دس جزر ترمس پانچ جزو روغن تخم خربوزہ روغن انزرت مقشر ہر واحد دس جزر بہین دس جزر حب لبان پندرہ جزر اب شعیر بین گوندھ کر طیار کرین اور اگر اوسمین قسط اور مرا در زرا وند ہر واحد دس دس جزر بالین نہایت عمدہ ہوگی۔ ہم نے ان آثار کے دور کرنے کی ادویہ اس مقام سے پیشتر بھی دوسری جگہ بیان کردی ہین **فصل خون مردہ اور برش اور کلف اور نمش کا بیان** خون مردہ اسی سبب سے کسی جگہ جم کر رہجاتا ہے کہ یا تو کسی رگ کا رگہاے لیفی سے مونہہ کھل گیا یا کسی مزبہ وغیرہ سے وہ رگ شگافتہ ہوگئی پس خون اوپر والی جلد کے نیچے بستہ ہوکر رہ گیا ایسی جگہ کہ اوسی موضع کا رنگ اور شکل خون تک پہونچتی ہے۔ جو خون مردہ مایل برحمرت ہو اوسے نمش کہتے ہین اور سیاہ رنگ کو برش اور لطخی یعنے جو خون تھڑا ہوا سا معلوم ہو اوسکا نام کلف ہے جسکو ہندی مین جھائین کہتے ہین۔ اور بعض لوگ خال اور تل کو بھی کلف کہتے ہین۔ اکثر اوقات مین صاحب نمش کے دونون مونڈھے پھٹ جاتے ہین اسلیے کہ اوسکے مزاج پر یبوست غالب ہوتی ہے۔ ان سب امراض مذکورہ کے علاج مین بہت جلدی کرنی چاہیے اور قبل سیاہ ہونے اور بستہ ہوجانے خون کے تدارک کر لینا لازم ہے اسلیے کہ بعد بستگی اور سیاہ ہوجانے کے پھر علاج

بدشواری ہوتا ہے۔ خون مردہ اور برش کو نوا یک منضع یعنے آلہ سے پکڑ کے باریک جلد ہٹا کر دور کر دینا چاہیے مگر ایسی احتیاط کرنی لازم ہے کہ زخم نہونے پائے۔ پھر اگر اوس مقام پر کوئی شے خشک بستہ ہو رہی ہے بہ نرمی اوسے نکال لینا چاہیے اور اگر بستہ نہ ہو تو اوسے بہ نرمی بہا دینا چاہیے بعد ازاں علاج اودیہ سے ایسا کرنا چاہیے کہ اچھی طرح صفائی اور جلا پیدا ہو۔ خود ہمنے نمش اور برش کا علاج اسی طریقے سے کیا ہے اور زائل ہو گیا ہے مگر واجب ہے کہ بعد ایسے علاج کے فوراً ضماد قابض کا بھی استعمال کریں تاکہ رگون کی مونہہ سی پھر دوبارہ خون نہ برامد ہو۔ علاوہ بران جب اودیہ محللہ کا استعمال کرتے ہوں اونکے ہمراہ بھی شرکت اودیہ قابضہ کی رہے ایسا نہ ہو کہ اودیہ محللہ جو باحدت ہیں وہ کھلی ہوئی راہ سے رگون کے خون صالح کو جذب کریں خصوصاً ابتدائے کلفت کو علاج میں اس امر کا لحاظ کرنا ہر ضرور ہے اور اسی سبب سے لائق اور سزاوار نہیں ہے کہ ایسی دوا کا استعمال کریں جو بشدت لذع پیدا کرا ہیں اور جو کلفت فرمن اور کہنہ ہو چکا ہے اور اب بڑھتا نہ ہو بلکہ ٹھہر گیا ہے اوسکے علاج کرنے میں اس امر کا جو اوپر بیان ہوا خوف نہیں ہوتا ہے بلکہ اوسکے علاج میں دوائے محلل و ملذاع کا استعمال دونوں طرح کی دواؤں ضرور ہے کہ رگیں جلائیں یا اوٹھاتے جائیں اور پے در پے یہی طریقہ جاری رہے۔ کلف فرمن اور کہنہ فقط وہی ہے جو سیاہ ہو گیا ہے اوسکے سوا اور کوئی قسم کلف کی فرمن نہیں ہے۔ کبھی ابتدائے زمانہ میں خون مردہ کی تحلیل آب گرم کثیر المقدار سے ممکن ہوتی ہے اگر دیر تک اوس پانی سے نطول کیا جائے خصوصاً اگر اس پانی میں قوت محللہ بھی ہو اور کبھی ہمنے پہلے نطول وغیرہ سے بچھو لگا دیے ہیں۔ کبھی شیاف مرار و شیاف وردی بھی اگر بکر طلا کیا جائے نافع ہوتا ہے اور قائم مقام ان ادویہ کی یہ دوا ہے کہ پہلے موضع کلف کو دھوڈالیں اوسکے بعد دن بھر میں دو مرتبہ طبیخ اکلیل الملک کا استعمال کریں۔ سب سے بہتر جو اس مرض میں مستعمل ہو یہی دونوں دوائیں ہیں اگر آب جایہ کے ساتھ مستعمل ہوں۔ جو شیاف مرسے بنایا جاتا ہے اور بقیہ اودیہ جو اوسمیں داخل ہوتی ہیں سب ضعیف العمل ہیں ترش سرکہ میں بھگو یا ہوا انجیر بیشتر خون مردہ کو تحلیل کر دیتا ہے اسطرح نطرون بریان کیا ہوا۔ اور پنجال کبوتر اور بورہ برابر وزن لیکر طلا کریں شہد ملا کر۔ ایضاً پہلے موضع کلف کو نطرون سے دھوڈالیں بعد ازاں صمغ لطم کا ضماد کریں اور چھ روز بند رہنے دیں بعد اوسکے دھوڈالیں اور سوئیاں چبھو تیں تاکہ خون رقیہ سے رطوبت برامد ہو بعد ازاں خون کو پونچھ ڈالیں اور چھ روز تک یونہیں چھوڑ دیں بعد ازاں نمک سے مالش کریں اور آدھ گھنٹہ تک رہنے دیں بعد ازاں اس دوا کو اوپر پانچ روز تک رکھیں کہ سارا خون نکلجائیگا وہ دوا یہ ہے کہ نطرون چونہ موم شہد پہلے موم کو پگھلا تیں شہد کو ساتھ اور پھر چلد اجزا کو ملا کر ضماد کریں اور دن بھر میں تین چار خواہ پانچ مرتبہ استعمال کریں اور موضع ماروف پر لگی رہنے دیں پس نشان خون مردہ کو دور کر دیگی اور جو داغ گودانے سے رہ جیسے ہندوستان کے ہندو دین رسم ہی پڑ جاتی ہیں اونکو بھی دوا دور کر دیگی۔ اودیہ مفردہ میں سے جو کہ جید اور عمدہ ہے کندش ہمراہ لباب خبز بکے اور بادام تلخ تخم کرنب اور تخم ترب انجیر کا دودھ آب جرجیر تلخہ گاؤ کے ہمراہ اوکنتر دبرگ ببروج کہ نمش پر ملی جاوے اور دیگر اطبا نے بجز ہفتہ بھر اور مرتجوش بھی نطوح جید ہے خون مردہ کو واسطے اور جملہ ادویہ ایسی ہیں جنمیں قوت جلائی زیادہ ہو وہ بھی بکار آمد ہیں کہ اونکا ذکر اوپر گذشتہ میں ہو چکا ایضاً قرد ماما اور ہمراور شافیسا اور بصل الزہ یعنے بلبوس جسے تلخہ پیاز کہتے ہیں ہمراہ شہد کے اور بیخ لوف سیہ۔ جالینوس اور دیگر اطبا نے تجربہ کیا ہے کہ جوز متین یعنے جوز مقشر اور جلاہوا چکنا اور ہموار خوب باریک پیسکر رات بھر باستوار باندھا جاوے اور پھر اوسی کو دوبارہ باندھیں ایضاً فاشرا یا خاشیر استین اور تخیر یعنے لاسے آب انگور اور حب البان اور یاسمین خصوصاً

سرکہ و روغن گل و روغن بنفشہ

یا سیمن تازہ اور برادہ زندان نیل اور عصفر ہمراہ سرکہ کے اور دونوں قسم کے خریق اور وارچینی نہ حاضن اترج بھی اسکے لیے جید ہیں
۔ ایضاً اسکو کچلہ خنذ فوتی کہتے ہیں وہ پنجال کبوتر اور پنجال کنجشک اور پنجال باز بھی مفید ہے ایضاً فلفل ابکبز اور چونہ دو جزو زنجبیل ۱ جزو
اور زنجبیل زرد ہر واحد دو جزو شہد میں گوندھ کر کسی کوزہ میں اوٹھا رکھیں بروقت حاجت پہلے مقام خون بستہ کو نطرون سے دھو ڈالیں پھر بینج
کا ضماد پانچ روز تک کریں بعد ازاں اسی مقام کو سوئیوں سے گودیں اور بدستور مذکور سابق غرقہ وغیرہ سے رطوبات رغیہ کو چوسیں اور پھر
اوسپر نمک چھڑکیں اور دوا ہی مذکور جو کوزہ میں رکھی ہوئی ہے اوسپر لگا کر پانچ روز تک صبر کریں اور اسیطرح مکرر استعمال کرتے ہیں کہ انشاء
خون مردہ کا اور نشان وشم یعنی گودنا کا دور ہو جائیگا۔ ایضاً بورق اور کتیرا ہموزن لیکر قرص بنالیں اور سرکہ ملا کر ضماد کریں اور صابون
سے دھوئیں یا کدو خشک کو خوب پیسکر تھوڑی سی زعفران ملا کر استعمال کریں ایضاً طین قریطی اوجب القطن کو آب صابون میں
پیسکر طلا کریں کہ نمش اور کلف اور آبلوں کے نشان ان سب کو دور کرتا ہے اسیطرح ڈر زنیت کو جلا کر۔ اور اسیطرح دقیق کرسنہ
اور دقیق ترمس جزا ہموزن لیکر طلا کریں۔ خفیف اور یہ جو کلف اور نمش اور جمیع آثار کو دور کر دیتے ہیں جیسے لعاب بید انجیر
ہمراہ زعفران کے اور حب القرع اور حلبہ کلف کی درکنندہ دوائیں تربد اور خردل کو اوس انجیر میں جو سرکہ میں بھگویا گیا ہو کوٹ کر
ضماد کریں باوجود اکہ خردل اور زنجبیل سے بنائی جاتی ہے بشرطیکہ زنجبیل اسقدر ہو کہ تھوڑا سا دباؤ کرے اور زخم نہ ڈالے اور آثار کو دور کر دے
ایضاً قسط اور وارچینی کسوم کو زرد پانی میں جسکو پیو رکہتے ہیں ملا کر طلا کریں ایضاً تراب زنبق اور تخم خربزہ اور تغلب اور
بادام تلخ کو استعمال کریں ایضاً زرد پانی میں کسوم کے مقل اور تخم خربزہ کو ملا کر طلا کریں ایضاً بصل از عفران اور بصل نرجس
ایضاً مقل کو سرکہ میں پیسکر لگائیں اوجب ان ادویہ کی نبڑی سی لیپ پیدا ہو چھوڑ ڈالیں اور تھڑی دیر کے بعد پھر لگائیں
ایضاً تخم خربزہ اور نشاستہ مرداسنگ سپید ہر واحد انکبز اور تھوڑی سی زعفران اور رچھ کی لیدی اور کتے کے فضلہ کو مع آرد
باقلا اور آرد جو اور آرد حلبہ دو جزو اور روغن بادام شیریں اور ناریل کا تیل اسقدر کہ سب ادویہ کو کافی ہو۔ دواخالیون بموجب
اس نسخہ کے نسخہ ایک اوقیہ مرداسنگ دو اوقیہ زیت کہنہ میں پکا کر جب گھل جائے رائی کا لعاب اور تیغی کا لعاب ہموزن ایک
ایک وقیہ مقل اور مر ہر واحد پانچ پانچ درہم یہ دوائیں پیسکر پھر لعابات کو ملائیں اوسکے بعد جب کو خوب پیسیں بعد ازاں زیت مذکور
ملا کر دباخلیون طیار کریں قرص جید ناردین چار درہم سپید رائی دس درہم اشق مقل ہر واحد دو درہم انیسی پانی میں گھولیں کہ
قرص بنجائے دوائے ایجاد حکیم ساہر نامی کی جید ہے سنگسپید جسکو تخم پنواڑ اور تخم چکوندر بھی کہتے ہیں دو درہم بورہ ایکدرہم تخم
تراب سنخوان بوسیدہ حب البان مجر فلفل ترمس تخم خربزہ قسط بادام تلخ مساوی قرص طیار کریں اور استعمال کریں یہ دوا ایسی کامل ہے
کہ اسکا مثل بہت کم ہے جسکا نسخہ ذیل میں لکھا جاتا ہے نسخہ دو درہم پارہ کشتہ کریں کھرل میں اور تین درہم بادام صحیح جو
پستے پستے اتنا باریک ہو جائے کہ اوسکا اثر باقی نہ رہے اور کھرل سیاہ ہو جائے بعد ازاں ہموزن اسکے تخم خربزہ خوب کوٹا ہوا ملائیں اور
طلا کریں پوری ہفتہ بھر اور صبح کو نہایا کریں ایضاً سداب کوہی اور زوفا ہر واحد انکبز طین قیموولیا جو سبز ہو تین جزو کندر ایک جزو بورہ
دو جزو صمغ البطم اڈھائی جزو موم سات اجزا پہلے موم اور صمغ کو روغن بادام سے پگھلائیں اور تین قیموولیا کو آب گرم سے محلول کریں
اور سب اجزا ملیجا اونمین تھوڑا سا شہد ملا کر استعمال کریں گر زیادہ مقدار اسکی نہ لگائیں کہ زخم ڈالدیگی۔ اطبا کہتے ہیں کہ چہرہ کی
جھائیں کو فصد رگ ارنبہ کھولنی بھی دور کر دیتی ہے لیکن اس فصد سے سرخی چہرہ کی سفعہ کی ایسی ہو جاتی ہے **فصل وشم**

اور اوسکی دوا کا بیان دشم گوندنا گودانے سے جو داغ پڑتے ہین اوسے کہتے ہین دشم کے داغ کی دور کرنیوالی دوا کیا ہے تو پہلے باب نمبر ۱ مین بیان کر چکے ہین اور بیشتر فقط نطرون سے دھونا اور اوسکے بعد حلک البطم ایک ہفتہ اوپر لگانے سے بھی یہ داغ چھپ جاتے ہین بلکہ بہتر طلیکہ جوب زنوسے باندھی جاوے اور نمک سی مالش کیجاوے اور پھر حلک البطم کو دوبارہ اوسی طرح لگائین تا ایکہ داغ سب چھوٹ جاوین اور اوسکے ہمراہ سیاہی دشم کی بھی دور ہوجاوے گی۔ اگر یہ تدبیرین موثر نہون پھر سوای اسکے کچھ چارہ نہین کہ سوئی سے اوس جگہ کی جلد کو منسک کرین اور بلاور سے زخم ڈالین اور رطوبت کو مع سیاہی وغیرہ کے نکلنے دین **فصل باد دشنام اور حمرہ مفرطہ کا بیان** باد دشنام اوس قبیح سرخی کو کہتے ہین جو ابتدای جذام کی سرخی سے مشابہ ہوتی ہے کہ مجذوم کے چہرہ پر آجاتی ہے یا اطراف مجذوم پر ہوتی ہے خصوصاً جاڑون مین یا اور سردی کے زمانہ مین اور کبھی ایسی سرخی بغیر باد شنام کے ہمراہ فروج بھی ہوتے ہین اور سبب اس سرخی کا یہی ہوتا ہے کہ بخار موسوی کثیر المقدار بوجہ بر ودت کے محتقن ہوکر نکلنے نہین پاتا ہے اور سرخی پیدا کرتا ہے علاج اوسکا اسہال اور فصد اور پچھنے لگانا اور زلوجسپان کرانے کے بعد ازان پھر وہ تدبیر کرنی جو جذام کے واسطے ابتدای جذام کی جاتی ہے اور اوسکا بیان اس سے پہلے ہوچکا ہے **فصل بیان مین بہق اور وضح اور برص ابیض اور اسود کی فرق** بہق اور سپید داغ مین یعنی جو برص حقیقی ہوتا ہے کہ دونون بہق کی سپیدی اور سیاہی فقط جلد مین ہوتی ہے اگرچہ کسی قدر اندر بھی ہو مگر بہت تھوڑی سی ہوتی ہے اور برص کی سپیدی جلد اور گوشت سے گذر کر ہڈی تک پہونچ جاتی ہے سبب عام ان جملہ اقسام مین یہ ہے کہ جو قوت رنگ کی بدلنے والی ہے کہ تمام بدن مین ہر ایک جگہ کا رنگ اوسی غذا سے پیدا کرتی ہے جو اوس جگہ پہونچتی ہے اوس قوت مین ضعف آجاتا ہے اسیوجہ سے مادہ غذائی کو مشابہ اور ہمرنگ جلد کے نہین کرسکتی اگرچہ بہق والے بدنمین یہ مادہ سپیدی کا رقیق تر ہوتا ہے اور قوت دافعہ قوی ہوتی ہے کہ اوس مادہ کو سطح جلد پر پھینک دیتی ہے اور برص کا مادہ غلیظ بھی ہوتا ہے اور قوت دافعہ زیادہ ضعیف ہوتی ہے اسی سبب سے مادہ بیاض باطن مین رہ جاتا ہے کہ پھر جو غذا دوا پہونچتی ہے اوسکو فاسد کرکے اپنی طرف پھیرلیتا ہے پس التصاق کی زیادتی ہوتی ہے اور تغیرون مین مشابہت پیدا کرلیتا ہے مقصود جاتی ہے اگرچہ کیسی اچھی غذا کیون نہ اوس جگہ پہونچے بسطرح مزاج صحیح اور جید کا حال ہے کہ مادہ فاسد بھی اصلاح کردیتا ہے اور موافق اپنے کرلیتا ہے بعض درختون کی بھی ایسی ہی کیفیت ہے کہ اگر ایک جگہ بوئی جاوین اور دنمین سمیت ہو بوجہ تبدیل مغرس بغیر جاے نشاندین درخت کی اونکی سمیت دور ہوجاتی ہے ایسی کہ قابل کھانے کے اونکے پھل پھول پتیان وغیرہ ہوجاتی ہین اور برعکس اسکے اگر اچھی زمین سے خراب جگہ مین اکھوا کر لگائین ناقابل میوہ وار درخت زہریلی ہوجاتی ہین چنانچہ جالینوس وغیرہ نے ذکر کیا ہے کہ ایکدرخت جو بنام شیخ فارس مین ایسا مشہور تھا کہ اوسکے پھل زہریلے تھے جب اوسکو مصر مین لاکر لگایا پھلون کی سمیت جاتی رہی اور قابل کھانے کے ہوگئے یا جسطرح الوان اور رنگ حیوانات اور نباتات کو بجنب خلاف بلاد اور امصار کو بدل جاتے ہین ایسی ہی کیا بعید ہے کہ مواد بدن انسان بھی بسبب انتقال کرنے کے بطرف اعضاے مختلفۃ المزاج کے (عام اس سے کہ وہ مزاج صحیح اور اصلی ہو یا سوء مزاج ہو) مستحیل بطرف مزاج عضو منتقل الیہ کی ہوجاتین اسلیے کہ اعضا کو نسبت بدن انسان سے وہی ہے جو کل بسیط بغیر کرۂ زمین کو بلاد مختلفہ سے ہے نتیجہ تمہید یہ ہوا کہ جسوقت کسی عضو کا مزاج بلغمی ہوگیا (جیسے برص مین ہوجاتا ہے) اور گوشت اس عضو کا مثل لحم اصداف کے سپید اور ڈھیلا ہوجاوے پس جو مادہ اوس عضو تک پہونچ مزاج عضو اوسکو

اپنے مزاج بلغمی کی طرف پھیر دی اور رنگ اوسکا سپید کردی (گو کیسا ہی مادہ صالح کیوں نہ آیا ہو) دونوں بہق یعنے بہق اسود اور بہق ابیض مین یہ تفرقہ ہی کہ بہق اسود کا مادہ سوداوی ہوتا ہی اور ابیض کا خام بلغمی - لیکن وہ مرض جسے برص اسود کہتے ہین اوسکی نسبت برص ابیض کی طرف ایسی نہین ہے جیسے بہق ابیض کو بہق اسود کیطرف ہی - بلکہ برص اسود جنس مخالف درحقیقت برص ابیض کی ہے یہ بات اسود جسے ہے کہ برص اسود وہ قوباے متقشر ہے (جسے بھینٹھ ہندی مین بھنبسا داد کہتے ہین) اودہ داد ایک قسم کا تشکافتہ ہوتا جلد کا ہی کہ بانہمہ خشونت شدید بھی اوسمین ہوتی ہے اور اوسکے علاوہ موٹے موٹے چھلکے بھی اوترا کرتے ہین جیسے طویس ماہی کے بدن پر ہوتے ہین اور ان سب کے ہمراہ خارش بھی بہت ہوتی ہے اور یہ مرض بسبب ایک خلط سوداوی کے پیدا ہوتا ہے جو کہ جلد مین سما جاتی ہے اور مقامات قریبہ سے اوس مادہ کو جلد اپنی طرف کھینچ کر لی جاتی ہے اور وہ تشریب مادہ اودے جانا جلد کا ایسا قوی ہوتا ہے اور اوس مادہ کی سرایت موضع مخصوص مین ایسی قوی ہوتی ہے کہ فقط تغیر لون ہی مین اوسکا اثر نہین ہوتا بلکہ دیگر آثار خبیثہ مذکورہ بالا بھی پیدا ہوتے ہین - یہ برص اسود مقدمات جذام سے ہے اور باوجودیکہ یہ قسم نہایت ردی ہے اوسپر طرہ یہ ہے کہ بعد مزمن ہونے کے پھر ازالہ اسکا نہین ہوتا - اسیطرح بہق ابیض جو مزمن ہو کہ وہ بہ نسبت برص ابیض کے اسلم ہوتا ہی اور یہ سب امور پہلے مقامات سے بخوبی معلوم ہو چکے ہین یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ سپید داغ کبھی پچھنون کے لگانے کے مقامات پر بھی ظاہر ہوجاتا ہی اور ان مقامات پر اوسکے نمودار ہونیکا سبب اکثر یہ ہے کہ جو رطوبت خون کہ ہمراہ جوشش وقت قریب جلد کے آتی ہے اور حجام اوسے بخوبی چوس کر نکال نہین ڈالتا یا اینکہ جلد مجروح جو کہ اپنے افعال مین ضعیف ہوجاتی ہی لہذا کامل طور سے تبدیل مادہ کی اپنے رنگ کی طرف نہین کرسکتی **علامات** بہق اسود کی شناخت کچھ امر اہم نہین ہے دشواری اگر ہے تو اسی مین ہے کہ وضع یعنے اسبہق ابیض اور برص ردی مین تفرقہ کیا ہے اوسکو اچھی طرح پہچاننا چاہیے - منجملہ اور امور فارقہ کے ایک بڑا فرق ان دونون مین یہ بھی ہے کہ بہق ابیض جس جگہ ہوتا ہے وہان پر بال اپنے اصلی رنگ پر اوگتے ہین اگر سیاہ بال اوس جگہ کے ہونے چاہیین سیاہ اور اشقر ہون تو اشقر ہی پیدا ہوتے ہین اور برص ردی پر کے بال بھی سپید اوگتے ہین ایضاً برص ردی مین جلد نہایت نرم اور پاکیزہ بہ نسبت تمام بدن کی ہوتی ہے اور یہ بات اگرچہ کبھی وضع مین بھی ہوتی ہے مگر بہت کمتر ایسا اتفاق ہوتا ہے - ایضاً سوئی چبھونے سے وضع مین خون برامد ہوتا ہے اور برص ردی مین غیر خون کی دوسری چیز یعنے رطوبت مایہ برامد ہوتی ہے اور یہ قسم برص کی اچھی نہین ہوتی ایضاً - جو سپید داغ ملنے سے سرخی پیدا کرکے اوسکے زوال کی امید کرتی اودے ہی کہ شاید وہ بہق ہے اور اگر ملنے سے سرخ نہ ہو وہ ردی ہے - بہق اسود اور برص اسود مین فرق بھی ہی کہ تقشر اور تفلس و تحرق جو اوپر مذکور ہوچکا وہ برص اسود مین ہوتا ہی بہق اسود مین نہین ہوتا - پھر یہ بھی ہی کہ برص اسود بھی طرح طرح کا ہوتا ہی بعض قسم تو اوسکی باخشونت ہوتی ہے اور بعض قسم الملس اور چکنی ہوتی ہے - مگر چکنا ہونا دونون ابیض کا برص ہو خواہ بہق برص اور چکنا ہٹ برص اسود اور بہق اسود دونون کی اچھی بات ہی اسلیے کہ چکنا پن دلیل بہق کی ہی اسود مین بعض اقسام برص اسود کے لون مین بدن کے رنگ سے نہایت مخالف ہوتی ہے اور بعض قسم کا رنگ قریب بہ لون بدن ہوتا ہے یہ قسم اسلم ہے - جو برص اسقدر گہرا ہے کہ نہ تو ملنے سے سرخی آتی ہے اور نہ خون دیتا ہے یا پھیلتا اوسکا زیادہ ہے کہ بہت دور تک پھیل گیا ہے اوسکے زوال کی امید نہین ہوتی - اسیطرح جو بیس کہ ساعت بہ ساعت بڑھتا جاے اسلیے کہ اوسکا مزاج قوی ہے جو مادہ اوس تک پہونچتا ہے اپنی طرف اوسکو پھیر لاتا ہے اسی جہت سے وہ ردی ہے **فصل علاج مین بہق اسود** کے ابتدا علاج کی فصد سے کرنی چاہیے اگر خون

کثرت ہو اور استفراغ خلط محرق سودا وی کا طبیخ افتیمون اور غاریقون ہلیلہ سیاہ بسفایج اسطوخودوس زبیب اور انجیر کے ساتھ اور ازیر قبیل اور ادویہ بھی ہین حجر ارمنی اور لاجورد اگر اس مرض کی ادویہ مسہلہ مین داخل کیجاتین بہت بہتر ہوگا - خربق ابیض اور ایارج فوتاریا اور ایارج روفس وغیرہ بھی - منجملہ استفراغات رقیقہ کے مار الجبن ہمراہ افتیمون کے کہ ہر روز بوزن ایکدرہم کے افتیمون ایک قدحہ مار الجبن کے ہمراہ پینا چاہیے کہ بآسانی تنقیہ کردیگا - کبھی اچھی اچھی غذاؤنکا استعمال بھی اسکو نافع ہوتا ہے جنکا کیموس مبدء ہے اور حمام اور اطریفل افتیمونی کی بھی تاثیر اسکے واسطے اچھی ہے سفوف جوہق اسود اور برص اسود دونون کو نافع ہے - ہلیلہ سیاہ آملہ شونیز ہر واحد ایکجزو مقراط ڈیڑھ جزو ہر روز صبح کو تین درہم اور شام کو اسیقدر استعمال کرین اور جنب بدن مین گرمی زیادہ معلوم ہو چند روز چھوڑ دین پھر دوبارہ استعمال کرین - واجب ہے کہ زیادہ تر توجہ اونکی طحال کی اصلاح مین رہے اگر کسی قسم کا فساد اوسمین آگیا ہو یا جذب سودا اوس سے بوجہ ضعف کے اچھی طرح نہوسکا اوسکی بعد طلاہای فاشرہ جنمین قوت جلاکی بخوبی ہو لگائی جاتین اور ایسی طلاہون جو خون صحیح کو کھینچکر بمقام ماروف تک پہونچاتین اور جب طلا کے لگانے سے بچد بچدا جاے اور دانہ دانہ سے پڑجائین چندی صبر کرین تاآنکہ جلد اور کھال اوسکی اوھڑکے گر پڑے پھر دوا کو دوبارہ لگاتین اگر دوبارہ استعمال کی حاجت بھی ہو اور بیشتر اتنی دیر تک دوا لگانی مناسب ہوتی ہے کہ نقطہ نقطہ سی پڑجائین بلکہ جسوقت لذع شروع ہو دوا اتار ڈالین تاایکہ سکون ہوجاے پھر اعادہ کرین - ہر ادویہ جیسے کہ ثافسیا اور فلفل اور خردل اور حرف اوپار کرنے والے تیزوحات کو دودھ اونٹنی طرح اور حرمل اور تخم ترب لوبیا بیج کبر اور طلا کیجیے لیکن لٹوری کی بھی بہق مین نافع ہے اور برص کو بھی اسواسطے کہ خون کو لٹوری خوب جذب کرتی ہے اور بوسیدہ مٹی پرانے سکہ کے واسطے اور پورانی گھٹی جو دیوارون مین چنی جاے زہ بھی مفید ہے اور حلبا ادویہ جالیہ جو باب قلع آثار مین لکھی ہو حوصیاہ کہ بہق مین اونسے طلا کیجاتی ہے جیسے آب قنای بری اور ملیخ حنظل صفقت طلاما جید تخم ترب کندش کے ہمراہ کوٹکر بہق اسود برص مین طلا کرین ایضاً تخم ترب تخم خردل انجیر مطبوخ کے ہمراہ کوبندکر جو سرکہ مین پکائی جاے صفقت طلای جید شونیز اوشنیز طرخ خارخسک ہر واحد دس جزو شب یمانی تین جزو زاج اور باز و ہر واحد دو درہم تخم حرمل بریان کیا ہوا پانچدرہم سرکہ کہنہ ملاکر طلا کرین پھر اگر کوئی شدت اور ایذا پیدا ہو خورتون کی دودھ سے تدارک اوسکا کرین جملہ اقسام طلا کے جو قوی ہین اور باب برص مین مذکور ہوے اور نمک وغیرہ مین بکار آمد ہین وہ سب بہق اسود کو بھی نافع ہین فصل یازدہم علاج وضح اور برص کے واجب ہے کہ ان دونون امراض مین قصد سے احتیاط کرین جب تک کوئی ضرورت شدیدہ نہ پیدا ہو اور حمام سے بھی جنابت کرین ہان گاہے ماہے نہار مونہہ حمام کرنا کچھ مضر نہین ہے اور شراب سے بھی اجتناب کرین فقط خالص شراب کی اجازت ہے - حمام مین بیٹھکر پسینہ نکالنا البتہ ایسے مریض کو مفید ہے جب کہ بدن کا تنقیہ اخلاط بلغمی سے ہوچکا ہو اور قے کا بھی استعمال کیا جاتا ہو بعد ازان ادویہ مخرجہ بلغم کو استعمال کرین اگر تنقیہ سے بدن پاک نہ ہوا ہو اوسکے بعد مدرات اور مسہلات جیسے ایارج کبار مصطگی ایارج تخم حنظل خواہ ایسے جوب جنکی تاثیر مشابہ انہین ادویہ کے ہو - ایارج کا استعمال طبیخ ہلیلہ کے ساتھ ہوتا ہے جسمین افتیمون اور بسفایج اور زبیب اور ملح کی شرکت ہوتی ہے - حب الپنیل مین اخراج خلط وضح اور برص پیدا کرنے والی عجیب خاصیت ہے - جو مسہلات ان لوگون کو موافق ہین اونمین سے ایارج فیقرا جو تخم حنظل سے مرکب ہوا کہ اسطرح اوسکی ترکیب ہو صمغ عربی شیر خشت شاہی بسفایج مصطگی اسارون زعفران سافج ہندی فودنج ہندی تخم حنظل ہر واحد دس درہم صبر اثقارہ درہم مقدار مسہل

ایکدرہم یا ایک مثقال ہمراہ سکنجبین عسلی کے آب گرم ملا کے مسہلات موافقہ سے اوسکے واسطے یہ بھی ہے ہلیلہ آملہ بہیڑہ ایکجو زرد
تین جزو اور ہر جزو کو اس ترکیب مین ایک وقیہ سمجھنا چاہیے اور نصف رطل قند سپید اور پانی سے معجون طیار کرین مقدار شربت
تین درہم یا تین مثقال سے پانچ مثقال تک ہو سکتی ہے۔ اور بھی پسند یا ہے کہ اسی دواہی مرکب مین زنجبیل ایک وقیہ بھی اضافہ کیجاہی معاجین
اطریفلیہ اور بہاری نسخہ کے مطابق جو ارش ان اوزان سے استعمال کرین نسخہ ہلیلہ سیاہ کندر سپید ہر واحد ایکجو زنجبیل ربع جزو شیرہ زرشک
سے معجون بنا دین اور ہر روز بقدر ایک بندق کے استعمال کرین ایضاً حلیلہ سیاہ آملہ شونیز ہموزن زوفا دوچند ہر جزو ہر روز تین درہم
استعمال کرین اور جب تپ پیدا ہو یا گرمی کرے چھوڑ دین ایضاً وج دارفلفل ہلیلہ کابلی مصطگی کندر شونیز جعفل بالسویہ لیکر شہد
سے معجون کرین اور ایکدرہم استعمال کرین۔ کتاب مختصرات مین ایک دوا اسطرح لکھی ہے باریک غبار جو چھانے سے خوب بھنی
ہوئے گیہون کے ستو سے اڑتا ہے اور اگر دوبارہ بریان کرنے کی بغرض اسی غبار کی ضرورت ہو پھر سے برشتہ کرین اس باریک
غبار کو تناول کرکے اوسکے اوپر نصف اوقیہ مغزی بنفشی کا استعمال کرین اور پیاس کو ضبط کرین دوپہر دن چڑھے تک۔ زوفا اوسکے تخم کو
ہمراہ خراب کے استعمال کرنا اس مرض مین خاصیت عجیبہ رکھتا ہے۔ عصارہ اطراف انگور ترش ہر روز ایک قدح روز بغیر سے برص
کے داغون کی بگھ کا رنگ تغیر ہو جاتا ہے اور داغ کی زیادتی کو روک دیتا ہے۔ تریاق کا استعمال اور سانپ کا گوشت بھنی نافع
ہے۔ اقراص واعم بھی نافع ہین وہ معجون جو اثر مین درمیان اطریفل اور اودیہ مسہلہ کے ہین اونکی ترکیب اس طرح پر ہے۔
ترکیب تخم زوفا دو جزو ہلیلہ کابلی بلیلہ آملہ ہر ایکجزو نصف جزو مصبر ربع جزو شہد سے معجون کرین اور مقدار شربت تین درہم ہے کہ ہمیشہ استعمال اسکا
چلا جاہی۔ بعض لوگ اسمین مرچ اور افتیمون کو ملا دیتے ہین۔ ایضاً کلکلانج دو درہم ہلیلہ سیاہ ایکدرہم افتیمون دو دانق پوری سال بھر
اسکو استعمال کرین۔ اسی کے قایمقام ایک دوا ہی مگر بہ نسبت اسکی قوی تر ہے اور اوسکا نفع زیادہ ظاہر ہوتا ہے اور سال بھر پینے
کے لائق وہ بھی ہے جسکی یہ ترکیب ہے نسخہ وج چھ درہم ہلیلہ کابلی اور بسفایج ہر ایک دس درہم عاقرقرحا دس درہم عسل صفرا مین معجون
کرین اور ایکمثقال سے دو مثقال تک تناول کرین ازین قبیل ایک دوا کندی کی بھی ہے نسخہ بزر حرف ثمن کیلچہ پینے قریب ۱۵ امر
تبریزی کے زوفا صبر سقوطری ہر واحد تین درہم ڈیڑھ رطل شہد مین ڈالکر قوام درست کرین اور قبل غذا کے بقدر حاجت تناول
کرین سویق کے ہمراہ اوسکے دیر تک ہضم ہونے کی غرض سے کوئی لین اور سرکی حفاظت یوست وغیرہ سے روغن بنفشہ اور روغن گل سے کرین اور
بعد ازان غذای اسفیدا ج کو اختیار کرین۔ ہمیشہ لوغاذیا اور شاربلوس ہر روز تھوڑی سی مقدار کا استعمال کرنا مثلاً قریب
نصف درہم کے بھی جائز ہے یا اس سے بھی کم۔ ایک گروہ کا اس بیماری مین یون نفع ہوا کہ داغون کو برص کے دھو دیا اور تین
اچھے ہو گئے مگر یہ تدبیر تھوڑی سی مقدار مین چل سکتی ہے۔ اگر بدن کا تنقیہ اچھی طرح ہو چکا ہو اور مزاج بدن کا معتدل ہو گیا
ہو اور دیر تک اوسکا استعمال کرنا چاہیے اسلیے کہ ایسے وقت کا استعمال بیشتر کسی آفت کو مدد کرتا ہے اور کم سے کم آفت
یہ ہوتی ہے کہ ذرف الدم عارض ہوتا ہے جو سبب کمی روح کا ہے اور خون اور روح دونون کی زیادتی علاج غرض مین درکار ہے بلکہ اکثر
وقت نقاہ بدن اور اعتدال مزاج مین لفظ اودیہ خارجیہ از قسم طلا اور ضمادات ہی پر اقتصار کرنا چاہیے۔ اور غذای مربرص سریع الہضم
بخوبی کیجاوے نہ اوسمین لذت ہو اور نہ چکنائی۔ نرکاریان اور ہر قسم وغیرہ جو گوشت نرشکی آمیز ہین سے پکائے جاتے ہین اونسے
بھی ہمیشہ پرہیز کرنا لازم ہے۔ واضح اور برص کی اودیہ موضعیہ مین اونکی درجات مختلف ہین اونسے درجہ تو یہ ہے کہ اونمین جلا بہ شدت ہو

اور جذب خون بشدت کریں اور مزاج عضو خاص کو اچھی گرمی پہونچائیں اوسکے بعد دوسرا درجہ یہ ہے کہ متفرح اور منقشر جلد ہوں اور یہ وضعیہ میں ایسی بھی دوائیں ہیں کہ فقط رنگ ظاہری بدل دینے کی غرض سے لگائی جاتی ہیں (جنکو ہندوستان میں خضاب برص بولتے ہیں) پسندیدہ تر یہی ہے کہ ادویہ موضعیہ بعد دلک اور مالش کے مستعمل ہوں اور اتنی مالش ہو کہ جلد میں سرخی آجاے۔ اور مالش برگ انجیر سے اسقدر کرنی لازم ہے کہ خون نکلنے کی نوبت آجاے اور بعض مقامات میں سوئیاں چبھونے کے بعد دوا لگانی چاہیے۔ تاثیر ادویہ پر یہ بھی معین ہے کہ دھوپ میں بیٹھکر دوا لگائی جاے جو از قسم لطوخات کی ہو۔ بہتر ہیں ادویہ برص وہی ہے جو قرحہ ڈالے خواہ نقطے نقطے سی جلد میں اور ابھار دے تاکہ وہ بہ کر نکلجاے اور صحت پیدا ہو اور پھر دوبارہ لگاتے رہیں۔ اور کبھی دوا جسکی خاصیت مذکور ہوئی اتنی دیر تک نہیں لگائی جاتی ہے بلکہ اوہر سوزش اور لذع پیدا ہوئی اور چھوڑا دالی گئی اور پھر بعد آرام اور سکون کے دوبارہ لگائی جاتی ہے۔ اور یہ برص باعتبار اول یعنے جلا اور جذب کی رو سے وہی ادویہ ہیں جو توی ہوں جیسے دونوں خربق اور چونا اور زرنیخ اور کندش اور مومیا اور بیخ فاشرا اور حنظل یا اور اہیل اور بیخ دم الاخوین اور بیخ خنثی اور زبد البحر اور حلتیت بوست بیخ کبر حرمل تخم ترنب بیخ قثاء الحمار تخم جرجیر فوہ فاقدا ذریون زاج اوز قلنقد زنگار کبریت قطران بنفال کبوتر ملبوس قسط زراوند شقاقل اقیتا نا فیا فریون اور کرم دانہ بھی بہت ہی موافق ہے اور گندھک سرکہ میں پے در پے طلا کرنا اور بصل الزجس بھی ہے مجربات سہو فرشادر اور روغن بیضہ کی طلا بھی جید ہے اور بیخ نوف عجیب النفع ہے اور بیخ بنلوفر وضع کے واسطے اور دم اسود سانپ یعنے کالا سانپ جو کینچل جھاڑ چکا ہو اور بیخ سقمونیا برگ انجیر خشک شدہ ورق دفلی اور راسن اور برگ راسن اور اشنہ غار۔ سیاہ یعنے قدوانین جیسے کہ اور روح قرطم مے کسوم کا رد پانی آب قثاء بری آب ملبوس اور آب عنصل خاص کرکے اور آب مرزنجوش خصوصاً اور بیخ بھونے کے نشاستہ ہو گیا ہو اور عصارہ راسن اور سانپ کی گوشت کا شوربا۔ اطلیہ جیدہ سے تریاق اور مثرود یطوس اور بونماز یا آفتاب دشتی کے ہمراہ۔ ایضاً۔ شیطرج کوٹ کر اور سیطرج رائی کو تو کبھی یہی دونوں کافی ہو جاتی ہیں مگر یہ از حد ہے کہ سپیدی درمیان میں دونوں جلدوں کی ہو اور گوشت تک نہ پہونچی ہو۔ اور ہان جیدہ میں سے روغن آس کرا و سین شیطرج سوختہ لگائیں اور اوسکے بعد مزاج کو ملائیں۔ اطلیہ جیدہ میں سے ذرا بیخ سرکہ میں پیسکر طلا کریں یا شاہترہ تر و تازہ یا خشک شاہترہ سانپ کو حکم میں بھریں گر پہلے سانپ کو ذبح کرکے اوسکے پیٹ کی آلائش دور کر دیں اور پھر ڈوڑہ سے اوسے ٹانکہ دیں اور سانپ برشتہ کریں تا اینکہ پھول جاے بعد اوسکے اوس شاہترہ کو نکال لیں اور برص پر ضماد کریں بہت جلد شفا ہوگی نسخہ مجربہ برگ تازہ کنیر کو زیت میں جوش دیں تا کہ خشک ہو جائیں پھر زیت کو صاف کر لیں اور موم صاف کیا ہوا بقدر مناسب اوسمیں ملائیں بعد ازاں زرد کندہ جاوشیر خشک کیں کہ مثل مرہم کے ہو جاے اور دھوپ میں طلا کریں طلاے ہندی قسط اوشط یطرج اور برنبال سرخ اور فلفل اور زنگار سرکہ میں پیسکر ایک ہفتہ رکھ چھوڑیں تا پسنا اسکا تاسے کے ظرف میں لازم ہے اور بعد ازاں کہ مزاج بگڑ جاے دانوں پر لگا کر دھوپ میں کھڑے ہوں بہت اور ابتداے برص کو بھی دور کرتی ہے۔ سجی اور چونہ اہل صبیان شیر خوارہ میں بھگوئیں اور سات روز تک تازہ پیشاب میں ڈوالا کریں پھر اوسکو پختہ کریں جب مثل شہد کے ہو جاے طلا کریں تا اینکہ قرحہ پڑ جاے بعد ازاں رفت اور موم نطران اور پوست جوز سوختہ اور خون بچہ کبوتر اور روغن حنا طلا کر پختہ کریں تا کہ سب دوا یکجا ہو جائیں بعد ازاں طلا کریں تا اینکہ رنگ بدن مثل اصلی رنگ کے ہو جاے۔ اور بہتر یہ ہے کہ دھوپ میں جو مناسبت سخت ہو اس دوا کو کر رنگنے تک میں یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ استفراغ

مادہ کا ایسے مریض سکے پہلے ایسی دوا ضعیف سے بتدریج کرنا چاہیے جو خلط رقیق کو نکالے ۔ سے مارالاصول منضج بھی ہے اور اوپر مخلتہ کے باجم آمیزش خوب کر دیتا ہے ۔ آخر کے مسہلات مین حب منتن کا استعمال کرین اور پھر مارالاصول دو ہفتہ تک طلا مین اور خون بڑھانے کی تدبیر بموجب حالت سے کرین جیسے طائرون کے گوشت اور صبر سے اور جو چیزین غلیان اور جوش خون مین پیدا کرنیوالی ہین اونسے ترشی کے جملہ اقسام ترک کرا دینا چاہیے اور مرق لینے چکنے شوربے وغیرہ سے (سوای زیباج کے اور وہ کبھی کبھی) پرہیز کرین پانی سے زیادہ اس مرض مین کوئی چیز مضر نہین ہے پس چاہیے کہ شراب کہنہ کے ہمراہ تھوڑا تھوڑا پانی پیا کرین ۔ واجب ہے کہ ہر وقت مقام مرض کو کھرکھرے کپڑے سے ملا کرین تا کہ خون اوسی جگہ جذب ہو آیا کرے ۔ حمام مین جانا بھی مبروص کو مضر ہے ۔ غذای غلیظ اور فواکہ تر و تازہ اور خشک بھی اور سپیدی پر داغ لگوانا بھی برا ہی کہ بیشتر داغ کرانے سے مرض پھیل جاتا ہے اور بڑھ جاتا ہی ۔ جو سپیدی کہ بعد داغ لگانے کے جسم صحیح پر اجای کسی سبب سے وہ چندان معیوب نہین لیکن مرض نہین ہے اسی طرح جو سپیدی گرد پھپھے کے داغون کی آتی ہے وہ بھی

صفت طلای کثیر الاخلاط کی جو مختص کیوا سطے بنایا گیا تھا خون مار سیاہ جسکو سالخ کہتے ہین تین اوقیہ خون زاغ جو البقع ہو مینگنے چت کبلا ہو یا الحم یعنے سیاہ یا خون الغث کا جو ایک طائر مشہور ہے اور خون بچہ دشان اور فاختہ کا اور سنگ پشت صحرائی ہر ایک کا وزن ایک اوقیہ ہی اور قطران اور زفت جو تازہ ہو اور انفحہ اور عسل ملا در ہر ایک بوزن ایک اوقیہ یہ سب مخلوط کر کے خشک کر کے رکھ چھوڑین ۔ اور تازہ اندراین کا پھل اوسکا پانی ایک حصہ اور شراب کہنہ دو حصہ آب راسن تازہ دو حصہ سداب کا پانی اور خردل کا ایک ایک حصہ یہ سب پانی بوزن ۵ س رطل کے لیکر کسی طبیخ مین پکائین اور پکاتے وقت ایک ایک اوقیہ فلفل سیاہ اور دارفلفل زنجبیل کلونجی ہند بید ستر عاقرقرحا کندش انیسیا قرنفل سلیخہ ماذریون بیخ فتار المحار خربق سیاہ جاوشیر والین حب دو ثلث پانی جلجای اوسکو چھان والین اور خون اور ادویہ مذکورہ بالا کو ملا کر بعین تا اینکہ رطوبت اسکی خشک ہو جای بعد ازان آب حنظل تر اور آب راسن تازہ اور آب عنصل اور مرزنجوش اور کسی قدر شراب کہنہ ان پانیون مین ہر ایک کو کہ جملہ بوزن آٹھ رطل کے ہون اوسپر جلتیت منتن اور محروث اور اشترغار اور دونون قسم ہرتال کی زرد اور سیاہ اور زنگار اور ہر یک ہر ایک بوزن ۵ ڈیڑھ درم ملا کر ان آہای مذکور مین جوش دین تا اینکہ چہارم پانی باقی رہی بعد ازان اسکو چھان کر تھوڑا تھوڑا پانی اونمین ادویہ اور خونہای مذکورہ بالا مین ملایا کرین کہ یہ سارا پانی جذب ہو جای اور پانی ڈالتے جائین اوپر سے بھی جائین کہ پسینے کے ذریعہ سے جلد رطوبت خشک ہو گی بعد ازان اس دوا کو حمام مین جا کر طلا کرین ۔ مین کہتا ہون کہ اس دوا کے استعمال کے عوض ممکن ہے کہ یہ سہل الوصول جوشاندہ مین اس سے قوی تر کے استعمال کیجای اور طبیب کو وہی مراد حاصل ہو جو اس دوا سے ہونی چاہیے

طلای حبد جو ساباط نامی طبیب کی طرف منسوب ہی شونیز خربق شقاقل بیخ کبر ہر ایک اجزا سے برابر بشیطرح حضض دودم مرزنجوش ہر واحد نصف جزو سب کو خوب مین ٹھونک کر طلا کرین

طلای خفیف حبد جو دافع بہق ہی کہ شقاقل اور ہزار چشان ہر سہ کو کے ہمراہ استعمال کرین ایضاً فوۃ الصنع اور زبد البحر اور تخم ترب کندش سرکہ شراب مین پیسکر استعمال کرین ایضاً شنبہ یعنے پھول جو ایک مرکب دھات ہی اوسکا برادہ اور خربق سیاہ اور سفر یعنی بتیل جلایا ہوا اور زراریح ہر واحد ایکدرہم پہلے قطران کو سرکہ مین گھولین اور لگائین بعد ازان ادویہ مذکورہ کو اوسی مقام پر چھڑکین ایضاً بہ دوا منسوب ہی ارسیاسیس حکیم کی طرف خربق سپید فلفل شونیز زبد البحر بہت زنجبیل سرخ مجموعہ شیطرح زنگار زراریح پیسکر سرکہ ملا کر قرص طیار کرین اور سوکھا رکھین اور بروقت حاجت پھر سرکہ مین پیسکر طلا کرین اوسکے بعد خمیر کوا وسپر خوب سا لگا دین

ایضاً کتاب الزینۃ قریطن حکیم سے ایک دوا منقول ہے جسکا نسخہ یہ ہے **نسخہ** خربق ابیض اور اسود ناشر ایشیہ بیخ ماذریون کبریت زرد زاج زنگار ہر ادہ آہن زبد البحر برگ انجیر ہر ایک اسقدر سحق کرین کہ مثل خلوق کے غلیظ ہوجاے اور شیشہ کی ظرف مین اوٹھا رکھین اور دھوپ مین بیٹھ کر پہلے بدن کی خوب مالش کرین بعد ازان یہ دوا لگائین **دوسرا نسخہ** جو حکیم جبرئیل کیطرف منسوب ہے کبریت اور فرفیون اور خربق ہر واحد درہم بلادر دو درہم عاقرقرحا شیطرح ہر واحد ایک مثقال سرکہ ملاکر طلا کرین **ایضاً کندش** ثافیسا ماذریون مجمیثہ شبطرح حرف عاقرقرحا موبیخ ان سب کو خون ہار سیاہ مین جو کنپل جھاڑ چکا ہو ملا کر قرص طیار کرین اور بروقت ضرورت مجمیثہ کو خوب جوش دیکر اسے پانی مین ملاکر حمام مین استعمال کرین **ایضاً** مجمیثہ شیطرح ہر واحد پانچ درہم تخم ترب دس درہم تخم کندش آٹھ درہم سرکہ ملا کر بعد حمام کرنے کے طلا کرین **صفت دوا ملکی** برگ ماذریون اور تخم ماذریون مقشر اور خربق سیاہ اور فلفل اتنے مسرکہ مین جوش دین کہ دوا اوسمین ڈوبی ہوئی رہے تا اینکہ مرا ہوجاے پھر اوسمین زاج اور زرنیخ اور برادۂ آہن اور نطرون اور زبد البحر ڈالکر پکائین تا اینکہ جوش آجاے اسکے بعد طلا کرین اور پے در پے لگاتے رہین دھونڈالین جہانتک دھونے کا تحمل ہوسکے اور یہ دوا تفاطات کو بھی دور کرتی ہے **طلاے جید** غسل بلادرسات درہم عاقرقرحا فیسا ہر ایک تین درہم فربیون چار درہم شیطرح فارسی دو درہم دودھ ملاکر طلا کرین **ہمارے تجربہ کی دوا** یہ ہے کہ غسل بلادر اور کبیکچ برگ حمام ذرایح شیطرح تخم ترب تخم خردل مجمیثہ حنا وسمہ زاج جملہ اجزا ہموزن لیکر سرکہ ملاکر استعمال کرین جو تفاطات اور زخم پیدا ہوئے ہون انکا علاج بطلاج قروح کرین اور بعد اچھے ہونے زخم کے پھر یہی دوا لگائین تا اینکہ برص زائل ہوجاے سچھنیی کے مقام کا برص اور داغ سپید آب پیاز دستی اور آب مرزنجوش اور مجمیثہ اور شبطرح کو آب بقم ملاکر طلا کرنے سے دور ہوجاتا ہے **اصباغ اور رنگ** جو برص پر طلا کیے جاتے ہین کہ چندے ہمرنگ جلد کے رہے اوسکے اوزان اور مقدار ابھی صاف صاف تعین کردینی ممکن نہین ہے اسلیے کہ رنگ جلد کے مختلف ہوتے ہین اور اسی سبب سے قبول کرنے مین دواے صبغ کی کمی اور بیشی دوا کی حاجت ہوتی ہے بلکہ ادویہ مصبغہ کے استعمال کے قوانین بیان کردینے چاہیین کہ اونمین کو اولٹ پلٹ کرکیا کرین از انجملہ شورہ اور مرادر دو سرا بے رمزہ یعنی سرخ مٹی اور مجمیثہ اور شبطرح کو ہمرنگ کرکے طلا کرین **یہ صبغ ہمارا مجرب ہے** پوست جوز او سکو برابر فندن مین حنا اور حنا کے ہموزن وسمہ **ایضاً** چونہ اور زرنیخ اور شیطرح ہر ایک سے ایک جزو مجمیثہ دو جزو آب پیاز ملا کر استعمال کرین اور مقدار مناسب وہی ہے جیسی قابلیت جلد کو ہو **صبغ آخر** زاج فلفند یعنے سبز پھٹکری مازو سب کو پیسکر سرکہ سیاہ ملا کر پہلے دھوے ہوے مقام برص کی مالش کرین اوسکے بعد اس رنگ کو لگائین اور چند بار طلا کرین یہ رنگ بیرپاہے **صبغ آخر فرطشیح** مرداسنگ چونا مازو سرخ پھٹکری حنا شہد اور سرکہ ملا کر طلا کرین **ایضاً** شیطرح سیاہ خبث الحدید زاج الاسا کفہ زنگار مجمیثہ پوست انار سرکہ شراب مین اسقدر پیسین کہ سیاہ ہوجاے اور نبرات کثیرہ طلا کرین یا فتات دیدے کر لینے لگائین اور پھر استعمال موقوف کرین اور پھر لگائین **غذا مبروص کی** بریان کی ہوئی چیزین اور تلا یا اور مطبخات اور ترکیبات اون تخم کے جو سبک ہین اور ابا ہر کی حرکت ہیطیار ہوئی ہین اور فقط شراب پر نیچا دہ پانی کے اختصار کرنا اور اگر ممکن ہو استعمال پانی پینے کا قطعاً متروک کردینا یا تھوڑا سا پانی پینا اور پکایا ہوا پانی شراب ملا کر استعمال کرنا **علاج برص اسود کا** وہی علاج جو بہق اسود کا ہے لیکن برص اسود مین تربیت بدن کی حاجت زیادہ ہے اور استفراغ سوداوی خلط کا بقوت کرنا چاہیے اوسکے بعد بہق اسود کی ادویہ مین سے جو زیادہ تر قوت جلا کی رکھتی ہو اوسکا کانا چاہیے اور کبھی ایسا مریض جماع سے نفع پاتا ہے حمام کرنا زیادہ نافع ہے اگر کبھی اس مرض مین شدت ہوجاے پھر علاج

مرض جذام کا کرنا چاہیے مقالہ تیسرا اون امراض اور عوارض جلدی کا بیان جو رنگ سے تعلق نہین رکھتے ہین فصل سعفہ گریانین اور شریخ البلخیہ اور بثر کا بیان سعفہ منجملہ شور قرحیہ کے ہے ۔ عادت اطبا کی اکثر کتب مین یون ہی جاری ہوئی ہے کہ سعفہ کو ابواب زنیت مین لکھتے ہین ۔ سعفہ کی ابتدا شور سنتکی یعنے سخت پھسپسو نیسی ہوتی ہے جو پوشیدہ اور چند مقامات بدن پر متفرق ہوتے ہین بعد ازان اون پھسپسون مین قرحہ پڑتا ہے خشکر شبہ اور پپڑی کے ہمراہ اور رنگ مائل بہ سرخی ہوتا ہے اور صدید اور ریم بھی اون قروح سے نکلتی ہے اور سرقت اسکا نام شریخ اور سعفہ رطبہ رکھا جاتا ہے ۔ کبھی داد سے اسکی ابتدا ہوتی ہے یعنے داد ہو کر سعفہ کے ثبور بن جاتے ہین ۔ اور بیشتر سر اسی مرض کا بڑا زور ہوتا ہے اور زوال بھی اسکا بہت جلد ہوتا ہے ۔ سبب مورث مرض سعفہ کا ایک رطوبت ردی کا جو جاد اور اکال ہو خون مین بالجانا اور اخلاط غلیظہ روکا بھی اسیطرح پس مادہ غلیظ نومحبس ہو کر ورم پیدا کرتا ہے اور رقیق مادہ پراگندہ یا ناپدید ہو جاتا ہے ۔ خشک سعفہ کا سبب خلط سوداوی جو کثیر ہوا اور اوسمین رطوبت حریف اور تیز بالجا اور بعد لنے کے جلد کیطرف اوسکو طبیعت دفع کردی اسی سبب سے جلد مین فساد آجاتا ہے اور طرنے کی نوبت پہونچتی ہے ۔ بلغمیہ ایک قسم سعفہ ردیہ کی ہے اور بلغم وہ قروح سوداوی ہین کہ ساق مین یا اون کے مادہ دوالی سے یعنے پیدا ہوتے ہین اور بلغم کا علاج بھی قریب بہ علاج دوالی کے ہے علاج سعفہ کا علاج اور داد کا قریب قریب ہم اور عنقریب ہم اوسکا بیان کرینگے مگر اس مقام پر اتنا لباب بھی ہم کہتے ہین کہ سعفہ یابسہ کے علاج مین خلط صفراوی کا استفراغ اور خلط سوداوی اور بلغم شور کا استفراغ نافع ہے طبیخ ہلیلہ افتیمون کے ہمراہ کہ اوسمین صبر اور سقمونیا بھی داخل کرین اور اوس تنقیہ کے بعد یقیا مادہ کا استفراغ ایسی خفیف دوا سے کرین جو فقط بقایاے مواد کو خارج کردے اور ترطیب بھی پیدا کرے جیسے مرالجبن اور ہر اشا بترنج مجموع دونو سے بقدر ایکر طل کے لبن اور دونو نمین ہلیلہ سیاہ اور ہلیلہ زرد ہر دو احد تین ورہم اور افتیمون دو درہم لیکر تقطی دوا نگ اسکے بعد اسی پر اقتصار کرین کہ تین درہم مرالجبن اور ڈیڑھ درہم افتیمون روزانہ استعمال کرین اگر طبیعت متحمل ہو اور بافراط سہال نہ ہو ورنہ جسقدر برداشت ہو سکے اور شیرینی کے جملہ اقسام سے پرہیز کرین خصوصاً چھوہارے سے اور تلخ اور تیز اور نمکین چیزون سے بھی پرہیز کرین اور فقط پھیکی بے مزہ چیزون پر اقتصار کرین جس سے خلط صالح پیدا ہوتی ہے کہ اوس خلط مین نفع نہین ہوتی اور ترطیب بدن کی تدبیر حمام معتدل وغیرہ سے کرتا رہے اور چند رگہاے مناسبہ کی فصد بشرط حاجت کرتا رہے یا خاص اوس رگ کی فصد جس سے عضو ماوف کو مادہ پہونچتا ہے جیسے وہ رگ جسکا نام لجنہ ہے مرض سعفہ مین اور یہ رگ سر مین واقع ہے یا وہ رگ جو کہ جلد مین سر کے واقع ہے یا وہ رگ جو پس گوش ہے اور اکثر یہ رگین بالاے سر ملتی ہین اور حجامت بھی مفید ہے اگر بچھنے سر پر لگائی جائین اور اگر یہ مرض اعضاے سافلہ مین ہو اوسوقت فصد صافن کی لینی چاہیے جب فصد یا حجامت ہو چکے اوسوقت ثبور سعفہ کو خوب زور سے چھیلنا چاہیے یہان تک کہ خون نکل آئے اور ایسی کوشش کرنی لازم ہے کہ بہت سا خون اوس سے برامد ہو اور اسکے بعد ادویہ موضعہ سے علاج کرنا چاہیے خصوصاً بعد خون برامد ہونے کے اگر نمک کی مالش کرین تو زیادہ نافع ہے ۔ سعفہ خشک کو حمام کرنا متواتر اور پے در پے بھی کبھی نافع ہوتا ہے اگر زیادہ مکث نکرین اور دیر تک حمام مین نہ ٹھہرین اور عضو ماوف کو جھکا کر بخار آب گرم پہونچانا یا بخار آب نیگم بدن بھر مین چند مرتبہ پہونچانا دہان اور شموم اور ترطیب بذریعہ غذا کے اور تدہین اور سعوطات بھی مفید ہین مواد سعفہ مین حاجت استفراغ خلط سوداوی کی غرض سے ایسی دواؤن کی حاجت ہوتی ہے جو مادہ سوداوی کو بقوت جذب کرین اور جذب کرکے بذریعہ اسہال دفع کرین اور بعد ان ادویہ کے ماء الجبن کا استعمال کیا جاتا ہے بنا بر ایک قول کے نرم چپان کرنے مین قریب موضع ماوف کے کچھ مضایقہ نہین ہے

پھر اسکے بعد بھی مالش کرنی اور خون نکالنا ضرور ہے اور اسکے بعد ادویہ موضعیہ کا استعمال کرنا چاہیے ۔ ایک قوم نے کہا ہے کہ جو خون رگہای قریب سے مرض سعفہ مین فصد کھولنے سے برامد ہو جیسے اگر سعفہ سر مین ہو اور پس گوش کی رگون کی فصد کا خون لیکر مقام سعفہ پر طلا کرین یہی خون اوسکے علاج مین کارامد ہے اوسکے بعد آب چقندر اور زاج سہ دھوڑالین ۔ اور ادویہ موضعیہ سعفہ رطب کے واسطے اگر ابھی مرض کی ابتدا ہو یا بدن رطب اور نرم ابدان جو لحم اور شحم سے مرکب ہین ایسی جگہ تو حنا اور وسمہ اور مازوی سوختہ اور روغن الیہ کو استعمال کرین کہ یہ مجرب ہے یا مثل ایسی دواؤن کے جو قوابض مخففہ سے بنائی جاتین جیسی پوست انار سرکہ شراب مین ملا کر اور روغن گل اور کبھی اوسمین مرداسنج بھی داخل کیا جاتا ہے اور کبھی اصباغ ایسی دوا کی بھی ہوتی ہے کہ جلا پیدا کرے جیسے زراوند اور کتیرا متوسط درجہ کی سعفہ فقط مالش سے سرکہ اور نمک اور شنان سیر کے اچھا ہو جاتا ہے کہ بعد مالش کے سوکھ کر خود ہی گر پڑتا ہے اسی درجہ ابتدا کی ادویہ مین توتیا اور قلمیا اور کاغذ سوختہ سرکہ ملا کر اور صمغ عربی برگلنار کے ہمراہ اور سرکہ اور روغن گل ۔ یا مرتک اور چرک فضہ اور بادام تلخ اور عروق صباغین ہر واحد ایکدرہم سرکہ اور روغنگل ملا کر استعمال کرین اسیطرح بیخ سوسن آسمانگونی اور عود بلسان اور کور محلوک یعنے خرنوب یا کرنب اور حب لبان سائیدہ ۔ ایضاً ۔ عدس اور بعثرہ ہمراہ سرکہ کے ۔ ایضاً بادام تلخ اور ازوی سنبر دونون پیسکر طلا کرین سرکہ ملا کر پہلے اس دوا کو دھوپ مین رکھکر قوام درست کرلین ۔ اطبا نے کہا ہے کہ سرطان زندہ کو نمک کے ہمراہ پیسکر رکھین اور اسی کا سعوط کرین تاکہ جو رطوبت سرطان سے برامد ہو اوسکا سعوط کرین ۔ جو سعفہ مزمن ہو یا ابدان سخت اور درشت پر ہو اوسکے علاج مین حاجت قلقطار اور قلقند اور شورہ اور زاج سبز اور نمک اور کبریت اور تراب زنجیر اور عروق صباغین کی ہوتی ہے اور ذوالقرطیس ہمراہ توتیا نحاس اور دخان تنور کے اور نمک بھی قوابض محللہ سے ہے ایضاً مثل مرداسنگ اور اسفیداج کی بھی موثر ہے ۔ حرف یا لبن بھی مجففات قویہ سے ہے ۔ پنجال کبوتر محلل قوی ہے کہ جلا اور تخفیف پیدا کرتا ہے اسیطرح سرگین ریچھ کا اور فضلہ زوازیر ا جو ایک طائر معروف ہے خصوصاً جو چاول کھا کر فضلہ کرے ۔ مرہم عروق کا ان لوگون کے واسطے نافع دوا ہے کہ سعفہ کی ہر ایک قسم کو مفید ہے ۔ اور مرہم سرخ جو عروق صفرا و حنا اور زراوند پوست انار و مرداسنگ اضافہ کرکے طیار ہوتا ہے وہ بھی اور وہ دوا جو سعفہ یابسہ کے باب مین مذکور ہوگی صفت دوای جید کی قلمیا کبریت سبز خاکستر کدو کشتم حنظل سب ہموزن لیکر سرکہ مین طیار کرین ۔ کشنیز خشک سوختہ اور تنور کی ٹھیکریان اور حنا سرکہ اور روغن گل مین ایضاً خاکستر حب انگور اور زراوند مدحرج گلنار اور مازو بیخ سرکہ اور روغن کے ساتھ صفت دوای جید ۔ پہلے سعفہ کو بیخ کبر سے دھو کر توتیا نحاس اور مرّ ہموزن دو دو درہم کے تراب کندر شب یمانی ہر واحد چار درہم زراوند قلقطار انگور کی راکھ اور صبر ہر واحد ایکدرہم سرکہ اور روغن گل بقدر حاجت فصل دوم ادویہ موضعیہ سعفہ خشک کی مزمن اور کہنہ کو استعمال دوای مار کا محتاج ہے کہ اوسے سرا کے گوشت نمک پنی تنری پہونچاوی بعد ازان مرہم قروح سے زخم کا علاج کرنا چاہیے جیسے مرہم عروق مرداسنگ کے ساتھ اور سرکہ اور زیت اور علاوہ سعفہ مزمن کے اور اقسام کا علاج اوسی طرح کرنا چاہیے کہ اوپر مذکور ہو چکا ۔ ترطیب بدن کی غذا اور تفوہات اور حقنہ وغیرہ سے کرنی بھی نافع ہے صفت دوای جید جو سعفہ خشک و تر کے واسطے نافع ہے روغن بادام تلخ اور روغن خردل ہر واحد نصف سکہ چہ سرکہ سکہ چہ واحد شیاف امتیاز و ہر واحد تین مثقال عروق صفر پورق ہر واحد نصف مثقال دواؤن کو خوب پیسکر دونون روغن اور سرکہ اچھی طرح ملائین اسطرح کہ پیستے جائین اور ملاتے جائین اور اسکے بعد اس دوا کو جلا قسام سعفہ پر لگائین اور جب

اور قوبا اور ترمرشعر اور دار الثعلب اور خزاز اور بلجہ جو سفعہ ردی کی قسم زبون ہے ان سب کے لگانے سے فائدہ مند ہے متر جم شاید یہ دوا وہی ہے جسکا بیان مکرر ابواب گذشتہ مین ہوا ہے متن بیشتر سب سفعہ کا یہی ہوتا ہے کہ مثلاً کوئی مجھر زہریلا کاٹے اور اوسکا علاج بھی وہی ہے جو دیگر اقسام کا مذکور ہو چکا ہمارے خاص تجربہ کی دوا جو قوی ہے اور مجرب بھی ہے۔ زراوند اور زنگار اشق مقل خردل زاج سب جزا سموزن لیکر چینہ کے روغن اور اوسی کے برابر سرکہ اور تھوڑا سا شہد ملاکر استعمال کرین **فصل قوبا کی بیانمین** قوبا داد کو کہتے ہین قوبا اور سفعہ مین چندان فرق نہین ہے ہان ایک پوشیدہ تفرقہ ان دونون مین ہے خصوصاً سفعہ یابسہ مین اور داد مین بہت کم تفرقہ ہے پس ممکن ہے کہ سفعہ یابسہ وہی قوبا ہی خبیث کی قسم ہو جو نہایت ردی ہے اور زیادہ اکثر اور دور تک اندر جلد کے پہونچ گیا ہو داد کا سبب سورث بھی قریب سبب سفعہ کے ہے اسلیے کہ وہ سبب ایک تیز رطوبت جسمین حدث زیادہ ہے کسی مادہ غلیظ سے ملتی ہے جو سودا دی ہو اور اوس خلط کا غلظ مادہ جرب سے زیادہ ہو اور داد کی جو قسم جلد اچھی ہوتی ہے وہی ہے جسمین یہ مائیت رقیق زیادہ اور غالب ہو۔ بعض قسم قوبا کی تر اور دموی بھی ہوتی ہے کہ بروقت چھلجانے کھجانے سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک تری سی نکلتی ہے اور یہ قسم داد کی اسلم ہے اور بعض قسم اسکی یابس اور بلغم شور کی استحالہ سے بطرف سودا کے پیدا ہوتی ہے کہ وہ بلغم احتراق کی وجہ سے مستحیل ہو سودا ہو جاتا ہے۔ اور بعض قسم قوبا کی متقشر ایسی ہوتی ہے کہ اوس سے چھلکے اوڈھرتے ہین اور یہ تقشر بسبب شدت پیوست اور زیادہ غلیظ ہونے مادہ کی ہوتی ہے ایسا داد مثل برص سورل کی ہے اور جیسے خشکر لشیا اور بعض قسم اسکی متقشر نہین ہوتی بعض قسم داد کی سیاہی اور خبیث اور بدبو ہوتی ہے کہ تمام بدن مین دوڑتی پھرتی ہے اور بعض قسم ایسی ہوتی کہ اپنی جگہ سے دوسری جگہ نہین دوڑتی۔ قوبا جدید اور تازہ بھی ہوتا ہے اور قدیم کہنہ بھی لیکن پیدا ادا زیادہ ردی ہے۔ اور یہ مرض داد کا فصل خریف کیطرف منسوب ہے کہ اوسمین زیادہ ہوتا ہے قوبا کا تعالیج قوبا کے علاج مین دو اصل الیہی ادویہ کی حاجت ہے جسمین قوت تحلیل اور لطیف کو ہمراہ تسکین اور ترطیب کے جمع ہو تحلیل اور تلطیف کی ضرورت بسبب مادہ غلیظ کے کم و بیش ہوتی ہے اور تسکین اور ترطیب بسبب وجع و حادہ رقیقہ کی کرنی چاہیے اور جسمین تحلیل مادہ کا ان دونون مادون سے ہوتا ہے اونہی اوسکی تدبیر کو غلبہ دیا جاتا ہے۔ جزاک لگانی داد کی دوا مین ایک انجی دوا ہے۔ مثلیہ سودا داد جزا سوز تقیہ سے کہ تمام مین ان سب مین حاجت مار الجبن اوسفدر ہوتی ہے جسکی تعیین مشاہدہ مریض خاص پر موقوف ہے۔ تغذیہ اور ترطیب اور تدبیر مرطب کی حاجت قوبا مین اوسی قدر ہے جتنی سفعہ مین ہوتی ہے۔ اسطرح تمام کرنا ایک اعلی معالجہ قوبا کو واسطے ہے کبھی ہوا خشک کو چھوڑ کر تبدیل امکان کرنا ہوا ہر رطب کی طرف بھی مفید ہوتا ہے۔ ایک قوم کی تجویز یہ ہے کہ جملہ اقسام داد کی حدوث کی روکنے کے واسطے اور جو حادث ہو چکا ہو اوسکے اچھا کرنے کے واسطے استعمال لک مغسول کا جو لطور بصر کے دھویا گیا ہو ہمراہ تین اوقیہ مطبوخ ریحانی کے نافع ہے۔ جب قوبا تمام بدن مین پھیل جاوے اور بکثرت ہو جاوے پھر اوسکا علاج وہی ہے جو کہ جذام کا علاج ہے معالجات موضعیہ جدید اور متوسط داد کے واسطے ادویہ مفردہ مین سے حاض اترج کافی ہے اور قوی داد کو بھی کافی ہے۔ اور صمغ اعرابی سرکہ کے ساتھ اور صمغ درخت بادام اور صمغ درخت آلوی انجبار اسرکہ ملاکر اور عسل لبنی سرکہ ملاکر غایت درجہ مفید ہے۔ مار کر پی پینے اوس چشمہ کا پانی جہان گندھک وغیرہ ہونے کا گمان ہو اور آب شور اور زبد البحر اور لعاب یا سرنیس کھالون کا اور ایسے آدمی کا تھوک جو روزہ دار ہو یا دن کو فاقہ سے ہو اور ایسی ہی شخص کے دانتون سے جو خون برامد ہوتا ہے اوسکے جمی ہوئے چھلکے یا تخم خربوزہ اور بیخ نسترس روغن بادام تلخ بھی جید ہے برگ کمیراور

سنگ یشم کرکر مین ملا کر ہر ایک قسم کو دا د کو نافع ہے اور بہ نفع اسکا بالخاصیت ہے۔ اقاقیا اور سعنات اور روغن بنفشہ کو ملا حبت اضمام کی ہو ہر ایک بدن کو دا د کیواسطے داخل بدن باقوۃ باضعیف ہو اور عروق صفر بھی مفید ہے۔ ابتدای قوبا پر ہمیشہ اور ہر دم آب گرم ڈالکر روغن بنفشہ سے مالش کرین اور ہمیشہ یہی کرتے رہین۔ ماالشعیر کا طلا کرنا بیشتر قوبا ہی ابتدای کو دور کر دیتا ہی خصوصاً ہمراہ جوزنانج کے اور سفہ رطبہ کو بھی نافع ہی اور لعاب اسپغول یا عصارہ اسپغول تازہ اور آب خرفہ تازہ اور صمغ احاص ارکون کے دا د کو مفید ہے دوای جید صمغ لوزا د غوی جلود اور میعہ ہموزن اجزا کو سرکہ ملا کر طلا کرین ایضاً انجار یعنے بڑہیتی جس سے لکڑی جوڑتے ہین اوسکو اور کندر اور کبریت اور سرکہ یکجا کر کے خوب سا بیدہ کرین اور استعمال کرین۔ ہو دا د مزمن اور کہنہ ہو جاہی اور قسم ردی سے ہو اوسمین ادویہ قوی کی ضرورت ہی جیسے عصارہ حاماض ارچ جسکا قوام طبخ کرنے سے درست کیا گیا ہو یا روغن بنفشہ کا یا جاوون کا تیل خواہ گیہون کا روغن خصوصاً یا روغن صمغ لوز تلخ کا اور کبریت اور بھٹیر کی مینگنی جلی ہوئی اور زبد البحر اور قطران اور زفت یہ دونون عجیب النفع ہین اسیطرح ہمیشہ داو پر لفظ سپکید طلا کرنا یا فصلہ حیوانات مذکورہ سابق کا لگانا جنکا ذکر باب سفعہ مین ہو چکا ہے اور فیخنکشت اور کبراو اشق اور خربق اور حب البان اور تانیا خاصہ اور خصوصاً اگر اسکی قیروطی بنالین اور روغن خردل مین اور سنگبر یہ اور اشق ہمراہ سرکہ کے اور قرو ما نا اور کندش اور حلم کی راکھ اور کندش اور خردل اور حرف تخم جرجیر جسمل بلادر لبنا یہ مفید ہے مرکبات قرو ما کو لیکر بیسین اور روغن بنفشہ اور راکھ لسن کی اور مہد اور کبریت کو صمغ بطم اور حب البان سرکہ کے ہمراہ لگاتین یہ دوا قوی ہے اور قوبا ہی مقشر کو بھی نافع ہے دوسرا نسخہ کندر اور زاج اور کبریت اور صبر ہر واحد ایکدرہم صمغ عربی دو درہم سرکہ ملا کر طلا کرین ایضاً بورہ اربعہ نصف مثقال روغن بنفشہ تین درہم حاماض ارچ فلفل لبیہود دو درہم تخم جرجیر دو درہم شونیز دو درہم خربق سیاہ ۵ درہم راج سوختہ ڈیڑھ درہم اسی کا طلا طیار کرین ایضاً سنگسیوہ سرکہ مین ملا کر طلا کرین اور زاج اور مرار کندر اور شب اور کبریت اور صبر کو خون دندان انسان مین گوندھ کر طلا کرین دوای جید حب البان دس جزو اور کبریت اصفر سنگ پشم یا ہر ایک جزو خوب پیسکر طلا کرین کبھی ہمراہ سرکہ کے حمر اور روغن بھی اسمین داخل کر کے طلا کرتے ہین ایضاً کبریت اور دقاق کندر اور اشق سرکہ مین گھول کر ایضاً فضا یہ سگ اور اشنان جس سے دھوبی کپڑے دھوتے ہین اور کبریت زرد سب اجزا برابر سرکہ اور زیت مین آمیختہ کر کے طلا کرین فصل ثور لنبہ کا بیان کبھی ناک اور رخسارون پر سپید سپید دانے ایسے برامد ہوتے ہین جیسے دودھ کے قطرات یا بوند ہین ٹپک کر جم گئی ہون ان سپید دانون کا سبب ایک مادہ صدیدیہ ہوتا ہے کہ جلد کے سطح کیطرف بخارات بدن سے دفع ہو کر آتا ہی ان ثور کا علاج اوسی دوا سے کرنا چاہیے جسمین تجفیف اور تحلیل ہو جیسے خربق سپید اور نصف اوسکے ایر سا ان دونون کا نطوخ بنالین یا اسی کو ہمراہ لوبہ کے یا انجیر کوہ اور کلونجی کو ہمراہ سرکہ کے فصل جرب اور حکہ کا بیان (ترکھجلی کو جرب کہتے ہین اور خشک کو حکہ) جس مادہ سے جرب کی پیدائش ہے یا تو وہ مادہ دموی ہی جو الیسی صفرا سے مل گیا ہے جسکا استحالہ قریب ہی کہ سودا کیطرف ہو جاہی خواہ تھوڑا اوسمین ہی مستحیل بطرف سودا ہو چکا ہے۔ یا ایسے مادہ سے جرب پیدا ہوتی ہے کہ اوسمین ملغم شور برقی کی آمیزش ہے پہلے قسم سے جرب یابس پیدا ہوتی ہے اور وہ مادہ بھی خشک ہوتا ہے اور مائل بہ غلظت بھی رہی مادہ ہوتا ہی اور دوسری قسم سے جرب طب پیدا ہوتی ہے اور وہ مادہ بھی تر اور مائل برقت ہوتا ہے۔ اکثر اس مرض کی پیدائش نمکین اور تیز اور تلخ چیزون کے کھانے سے اور تو ابل حارہ کے استعمال سے یا ازین قبیل اور اشیا کے سبب سے ہوتی ہے۔ جو قسم جرب کی بدن مین پھیلی ہوئی اور بہت ہو وہ بھی جرب طب مین داخل ہے۔ اور خارش زیادہ پھیلی ہوئی اور خوب نمودار

کہ دور سے دکھائی دے اور جس آبلہ کے سرے پر تیزی اور سوزش بہ نسبت اور چھالون کے زیادہ ہو اور سکی خلط زیادہ حاد اور تیز سمجھنی چاہیے ۔ جو دانے پھٹے اور چوڑے ہون اور انمین حدت اور بیقراری نہ پیدا ہوا ونکے خلط مین حدت کمتر ہوتی ہے ۔ جو اسباب پیدائش مادہ جرب کہ ہین وہی اسباب تولد مادہ حکہ کے بھی ہین مگر جرب کے اسباب قوی تر ہوتے ہین کہ قریب قریب اسباب تولد تمل اور سعفہ اور خراز اور قوبا کے ہوتے ہین اور جرب کا علاج بھی قریب بہ علاج امراض مذکورہ کے ہوتا ہے ۔ جرب اور حکہ مین فرق یہ ہے کہ حکہ مین دانے اور ثور اکثر اوقات نہین ہوتے جیسے کہ جرب مین اسلیے کہ یہ مرض مادہ رقیق سے پیدا ہوتا ہے اور اسمین رطوبت اور شسوریت کی طرف میلان بہت کم ہے اور اوسمین سکون مقام خاص مین اور قرار لینا ایک موضع خاص مین ایسا ہوتا ہے جو اوسے ایک ہی جگہ حبس کر دیتا ہے جب کہ طبیعت اوسی بطرف جلد کے دفع کرتی ہے اور مسامات بند ہون اور تنظیف یعنی صفائی جلد مین یا مادہ مدفوعہ مین نہ ہو ۔ یا اعتبار اس مادہ کا بسبب ضعف قوت دافعہ کے ہوتا ہے جیسے مشائخ کو اسی سبب سے اکثر یہ مرض لاحق ہوتا ہے یا آخر مین اکثر امراض کی خارش مچاتی ہے خصوصاً جبکہ مادہ کثیر ہو یا غلیظ ۔ یا بسبب غذا ہای غلیظ اور ردی الکیموس کے یہ مرض پیدا ہوتا ہے کہ ایسی غذا سے کیموس ردی قریز اور ثور وغیرہ پیدا ہوتا ہے ۔ یا بسبب سوء ہضم کے جس سے غذا منعفن ہو جاتی ہے یہ مرض پیدا ہوتا ہے ۔ حکہ کبھی محض چھلکے اور پوست اوتر جانے سے دفع ہو جاتی ہے اور کوئی نشان اور داغ گہرا جلد وغیرہ پر باقی نہین رہتا ۔ سن شیخوخت مین جو حکہ عارض ہووہ بہت کم علاج پذیر ہوتا ہے پس اوسکا اچھا ہونا یہی ہے کہ بطور دورہ کے کبھی نمایان ہوتی ہے اور کبھی زائل ہوتی ہے یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ جرب تفشر اور رداد کے جملہ اقسام فصل خریف مین زیادہ پیدا ہوتی ہین ۔ اور خلاصہ مقال یہ ہے کہ مادہ حکہ کا دو نو جلد کے درمیان مین مجتمع ہوتا ہے پھر اگر جلد کے اندر بدن مین بھی کسقدر مادہ ہو تو وہ جرب یابس ہے ۔ جملہ اقسام کی شپنیاں سی حکہ پیدا ہوتا ہے ۔ جرب کی پیدائش زیادہ تر اونگلیون کی گانٹھ مین ہوتی ہے یا درمیان دو اونگلیون کے اسلیے کہ وہان کی جلد ضعیف تر ہے ۔ جرب عظیم اور فاحش کے دفع ہونے کے بعد خراجات باقی رہجاتے ہین اور وہی خراجات منتقل بطرف سعفہ اور قوبا کے ہوتے ہین ۔ جملہ اقسام کے روغن ان لوگون کو مضر ہین اور سکنجبین نافع ہے بشرطیکہ زیادہ استعمال سے اوسکے خوف سجح امعا کا نہ ہو علاج جرب کا علاج اول اور افضل یہ ہے اور اکثر اوسی علاج پر اکتفا بھی ہوتی ہے کہ خلط حاد محترق کا استفراغ کیا جاوے اور اوسی مناسب سے اور ملہم تر بھی خارج کیا جاوے بعد ازان اصلاح غذا اور تدبیر طب کی فکر اوسی طریقہ سے کرین جو معلوم ہو چکی ہے دیگر ابواب مین از استعمال ایسی چیزون کا جو رقیقہ اور چیز بھیگی ہون اور بسرعت ہضم ہو کہ منفن ہونیکا خوف نہ ہو جیسے تربوز اور کاسنی اور کاہو وغیرہ اور خارج سے بھی ایسی ہی اشیا کا استعمال رہے اور جماع کو بالکل ترک کر دین اسلیے کہ جماع مواد کو بطرف خارج بدن کے حرکت دیتا ہے اور بخارات گرم کو پراگندہ کرتا ہے ایک شے عفن جماع کرنے سے طرف جلد کے آتی ہے کہ اوسی جگہ عفونت پیدا ہو کر مرض مذکور پیدا ہوتا ہے اور اسی سبب سے بدبو پیدا ہوتی ہے ۔ اور یہی سبب ہے کہ ہم بروقت غسل جنابت کہ بدن ملنے کا حکم کرتے ہین مستقرغات جیدہ مین سے کہ اقسام جرب کو مفید ہون ایک یہ بھی ہے کہ طبیخ افتیمون ہلیلہ زرد اور سنا اور شاہترہ اور بسفایج اور اسپستین ملا کر اور اوسمین گلسرخ اور کاسنی وغیرہ داخل کرین اور کبھی اسمین امیران بھی شریک کیجاتی ہے ۔ ایضاً حب صنوبر اور سقمونیا بھی جید ہے اور خوب عمل کرتی ہے طبیخ جید ہلیلہ زرد اور زبیب ہر واحد بیس درہم تین رطل پانی مین ۔ جوش دین کہ ثلث باقی رہے بعد ازان صاف کر کے ایک کے دو ثلث کر اندازا اس جوشاندہ کی کی نسبت سے دو ثلث رطل لے کر اوسمین خیارشنبر بیس درہم خوب بھگو مین جب اچھی طرح بھیگ جاوے چھان کر ایکدرہم غاریقون ملا کر

مناسب جماع مرض حارش مین

استعمال کرین حب جید اور یہ حب شاہترہ کہلاتی ہے ۔ ہلیلہ زرد اور بلیلہ کابلی اور بلیلہ سیاہ ہر ایک پانچ درہم صبر سقوطری سات درہم سفوف بنا پانچ درہم آب شاہترہ مین دواؤن کو سفوف کرکے گوندھا کرین اور سو کھا مین اور تین مرتبہ اسی طرح کرین اور ہر مرتبہ اسقدر آب شاہترہ ڈالین کہ مثل خمیر گوندھا ہوجاے بعد تیسری بار کو اسقدر رہنے دین کہ قوام مین حب بستہ کرانے کی نوبت آجاے اور گولیان بنالین دواے قوی جرب مزمن کی ہلیلہ زرد اور بلیلہ اور آملہ اور بیخ کابلی مقشر ہر واحد ایکدرہم زنجبیل دو درہم تندیسپید مین گوندھکر قرص تیار کرین مقدار شربت پوری مسہل کی دس درہم سے پندرہ درہم تک یا بیس درہم تک ہمراہ آب گرم کے اور کبھی اسمین سقمونیا اپنی پوری مقدار شربت پر ملائی جاتی ہے ۔ کبھی جرب دیرینہ مین سنجات اسطرح بھی ہوتی ہے کہ ہمیشہ پے درپے تین روز تک چار چار مثقال صبر کا بینا شروع کرین پھر ایک روز درمیان ناغہ کرکے پھر دو روز ناغہ پھر تین روز ناغہ دیکر یا تین روز متواتر پینے کے بعد چھ روز بعد متواتر تین روز استعمال کرین یا اور طرح سے فاصلہ اور ناغہ دیکر استعمال کرے جسطرح جرب مشابہ تحمل کرنے کا ہو اور اگر صبح کے اس دوا کا استعمال سے عارض ہوا وسکا علاج حقنہ کے ذریعہ سے کرین یہ تدبیر بدرجہ نافع ہے اور جرب کی زشتی اگر سے دور جاتی ہے اور بہتر یہ ہے کہ صبر آب کاسنی مین بھگو کر اور تھوڑا سا آب رازیانہ بھی شریک کرے اگر اسکے ملانے سے کوئی نافع ہو مقدار صبر ایک درہم سے ایک مثقال تک ہو اگر اس دوا کی مداومت کا تحمل نہ ہو ترک کردے نفوعات اجاجیہ بھی اس مرض کو نافع ہین ۔ [illegible] ہلیلہ زرد ہو اسکے مطبوخ کی مالیت دعوب مین سوکھا کے بنایا ہو اس رب سمر دا سطے جرب رطب کی ایک درہم سے دو درہم تک ہمراہ شکر کے استعمال کرے اور بعد ہضم ہر دو جرب [illegible] کو دا سطے [illegible] کے مفید ہے اور ممکن ہے کہ رب جمیع مسہلات [illegible] سے سیطرح لیا جاوے اور بعضے مسہلات کو بعض سے مرکب کرکے بھی دیا جاتا ہے اور کبھی ادویہ مسہلہ کو مرکب کرکے اوسکے [illegible] مرکب کرتے ہین ۔ مار الجبن ہمراہ افتیمون [illegible] بعد سے اگر [illegible] استعمال کیا جاے جسطرح اوپر بیان ہوا اوسکا طریقہ ظہور ہوچکا اوسیطرح مار الجبن ہمراہ ہلیلہ و بلیلہ و آملہ [illegible] استعمال کرنا بدرجہ غایت مفید ہے ۔ ادویہ مفتقہ جو برفق منقیہ کرتی ہین اور اوسکے قائمقام ہوا ہو اوسکے ساتھ صبر سقمونیا اور زعفران ملاکر ہر ایک مقدار شربت بنفشہ پانچ تمصہ کے اضافہ کرین اور لسخہ یہ ہے ہلیلہ زرد مقشر ہیرہ دو درہم بلیلہ ایکدرہم کتیرا اور درہر واحد ایکدرہم زعفران تین درہم ایضاً وہ دواے قوی جواوپر مذکور ہوچکی ہے جسمین بیخ داخل ہین اوسکو ایک وزخواہ دو دن بمقدار دو درہم کے شیر درہم تک استعمال کرین ۔ ایک گروہ نے کہا ہے جب تنقیہ پے درپے ہونے سے کچھ بھی کمی نہ ہو اور مرض بدستور باقی رہے پس اولی یہ ہے کہ تخفیف کرین اور فقط چنے کا ستو اور شکر بمجدم مریض کو پلا کرین ورنہ جرب بکثرت بڑھ جاوے گی کہتے ہین کہ صاحب یابس اور رطوبت کثیفہ کو بھی نافع ہے کہ تین روز شیرج بمقدار ایک تا تین درہم اور نصف وزن اوسکے سنکھبین وغیرہ ملائی جاوے اور بعض اطبا اگر دوا مین عناب کو بھی ملاوین اور ہم نے بھی تجربہ کیا تو اسی طریقہ کو بہت نافع پایا ہان اتنا ضرور ہے کہ اس دوا سے ضعف عمدہ پیدا ہوتا ہے ۔ مرکبات ادویہ سے جو اس مرض کے مناسب ہے حبت فضہ اور مرداسنج اور مقل اور عروق صفر سرکہ مین گوندھ کر اور روغن گل ملاکر طلا کرین اور یہ طلا جرب قوی کو بھی مفید ہے اور اس سے سبک تر نسخہ جید ہے گل ارمنی اور کافور ہر واحد نصف درہم سرکہ ملاکر آب پیاز ہمراہ روغن گل حمام دواے تخفیف کے واسطے اور چونکہ مرض کسی قدر قوی ہوا وسکے واسطے تخم رازیانہ سرکہ اور روغنگل مین پیسکر استعمال کرین حمام مین بیٹھکر ایضاً آب انار ترش اور روغن گل بورہ اور آب انار عمدہ ہی

جسمین قوت شحمیہ بھی ہو لیجئے اندرائن خشکے اور مغز وغیرہ کا بھی پانی نچوڑا جاوے۔ اسیطرح آرد عدس اور بھڑ کی مینگنی اور سرکہ ملاکر دھوپ مین رکھین تا اینکہ خوب گرم ہوجاوے اوسکے بعد طلا کرین۔ معجون جو اس مرض مین قابل استعمال ہین وہی معجون ہین جو اصحاب قوی کو اور اصحاب سمفہ اور بہن کے لائق ہین میری ہراد اون معاجین سے ہے جو نرم ہون اور قوی نہون جیسے اطریفل صغیر ہمراہ شمشتر کا ایضاً مثل اس معجون کے ستا اور شاہترہ ہر واحد دو درہم ہلیلہ زرد چار درہم شمشتر مغسل و چند جمیع ادویہ کے سا ادویہ موضعہ واسطے جرب کے وہی ہین جنمین قوت جلا کی ہمراہ تقویت جلد کے ہو اور کبھی وہ دوا بھی کافی ہوتی ہے جسمین قوت جلا اور تقویت جلد کی ہمراہ اصلاح فراخ جلد کے بھی ہو جیسے ماء الملوکیہ اور ماء حماضہ اور چند ادویہ جیسے بھوسی اوسی گیہون کی آرد کی جیسے سمید ستے ہین اور آرد عدس مقشر ایضاً افاقیا ہمراہ سرکہ کے اور جب بطیخ اور خوف بطیخ مسلم جیسا کہ ہوتا ہے اور نشاستہ کسوم کا اور عصارہ کرفس طبیخ خلاب آب پوست غذب کا اور کبھی حاجت ایسی دوا کی ہوتی ہے جسمین تکمیل قوی ہو جیسے شحم حنظل اور علک لانباط آب لعاع ملاکر اور ریتاج کے ہمراہ سرکہ اور زاج بریان خصوصاً زاج اصفر سرکہ اور روغن گل اور اسیطرح فلقدیس اور فلقدیس وغیرہ اقسام پھٹکری کے اور فلی بھی اس بارہ مین زیادہ قوی ہے اور بیشتر وہ سرکہ جسمین دلی بھگو کر بعد ازان شیرج کو اوسمین پکایا ہو یہ بھی کافی ہوتا ہے۔ کبھی ادویہ جادہ مین روغنگل ملاتے ہین کہ تیزی اور حدت کم کردے اور اقراحدت کو منع کرے۔ پوست انار بھی ایسے مرض مین علاج عمدہ ہے۔ مجربات سے تخم جرجیر کا روغن نکالکر پہلے جرب کو خوب سا کھجلاتین اور سمت دھوپ مین بیٹھکر اس روغن کی مالش کرین اور کسی طبق ہوئی بھٹی کو قریب بارہا جاتین یہ ترکیب نہایت درجہ اچھی ہے دوای جید مرداسنگ اور زاج جیر ہموزن لیکر سائیدہ کرین سرکہ ثقیف مین اور کسی مٹی کی ہانڈی مین رکھکر دفن کرین اور پوری ایک مہینہ تک اسی حل ندادہ مین رطوبت کے ذریعہ سے تری کا فعل ہو بخارین بعد اوسکے طلا کرین اسی دوا کو بذریعہ مفید ہے اور بوجہ حل ندادہ کے لذع بھی اسمین کم ہے جیسا اصول کیمیا مین ثابت ہوا ہے کہ اشیای حادہ بعد محلول ہونے پر حل ندادہ اپنی حدت پر باقی نہین رہتی۔ کندش اور زنیق مقتول اور خبث فضہ اور زاوند اور کریت اور قتیل و قلمی و مس سوختہ اور معات اور نوشادر اور تلخ منشور اور تخم حرمل اور اشق اور زنگار اور اشنان گاندان اور پلپدی سنگ اسی طرح اور فضلات حیوانات جو اوپر کے ابواب مین مذکور ہو چکے اور قشار المحار۔ ارخبا پوست جوب انگور سوختہ کرکے موضع جرب چھڑکین اور پہلے اوس جگہ مسکہ مل چکے ہون اور بعد خاکستر چھڑکنے کے پھر خوب طرح ملین اور پھر جدید رکھا اور مسکہ اسی طرح مین تا آنکہ رکھا وغیرہ ملتے ملتے ناپدید ہو جاوے۔ کبھی قرو ماسرکہ اور علک لانباط کا استعمال از اجرب مین کافی ہوتا ہے۔ مرکبات جیدہ مین سے یہ ہے زنبق مقتول برگ کنیر قلیمیای فضہ مرداسنگ کف سرکہ اور روغنگل مین ملاکر طلا کرین شب کو اور دوا لگا کر سو رہین صبح کو حمام مین جاکر بدن کو دھوتین سرکہ اور اشنان سبز کو آب گرم مین ملاکر بعد ازان آب سرد سے دھوتین اوسکے بعد روغن کی مالش کرین دوائے سہل الوصول مرداسنگ اور زاج زرد ہموزن لیکر سرکہ مین ایک ہفتہ دھوپ مین بسوائین اور بروقت حاجت کو طلا کرین ایضاً کشتہ سیماب اور سیسہ سائلہ بزر البنج اور قسط سب اجزا ہم وزن ایضاً کندش ایک جزو بھڑ کی مینگنی تین جزو سرکہ ملاکر طلا کرین جب ادویہ قویہ جو محلل اور خشک اور کھال اور دھیرے والی ہین استعمال کیجاتین اوسکے بعد روغنہای معروضہ کا ضرور استعمال کرنا چاہیے جیسے روغن سعد اور خلاف اور نیلوفر اور بنفشہ وغیرہ خصوصاً جرب یابس کی علاج مین مادہ جرب جسمین رطوبت کم نکلتی ہو۔ جرب رطب مین ایسی دوا کا استعمال کرنا چاہیے جسمین قوت تخفیف کی زیادہ ہو اور خشک کھجلی مین وہ دوا جو کم خشکی پیدا کرے۔ جس دوا مین شدت

سیماب پڑتا ہی فی المقدور اوسکو اطراف معدہ اور اعضای گریہ سے دور رکھنا چاہیے۔ حکہ یا لبسہ کا علاج بدہ استفراغ کرا کر تنقیہ کی حاجت بھی ہو اونھین اودیہ سے کرنا چاہیے جو اصل کلیہ سے معلوم ہو سکتی ہین مثلاً گاؤزبان کے بیج کا تودہ جو خوب ترش ہو یا گرم پانی سے نہانا اور ہر وقت دھنیہ کا استعمال کرنا از قسم ابدان بارد خصوصاً اگر اون اودیہ مین عصارہ کرفس بھی داخل کیا جاوے۔ حرب یابس اور حکہ یا لبسہ کا علاج قریب قریب ہی۔ نرم اور سبک اودیہ مین سے خشخاش سرکہ مین پیس کر استعمال کرنا ہی **ایضاً** برگ سوسن **ایضاً** صبر کو آب کاسنی مین اور فشاستہ بھی ان اودیہ مین پڑتا ہی اور آب کرفس ہمراہ سرکہ کے اور گلاب بھی اچھی دوا ہے اس مرض کی۔ اودیہ تودیہ مین ایک قیروطی ہی جسمین افیون داخل ہو بدن مین لگائی جاتی ہی اور خارش مین اوسکے ملنے سے تسکین ہوتی ہی۔ اودیہ قویہ مین سے یہ ترکیب ہی کہ اودیہ مذکورہ بالا کو مرکب کرکے اوسمین نوشادر اضافہ کرکے سرکہ ملا کر طلا کرین خصوصاً خصیون پر **ایضاً** پھٹکری بریان اور قطران اور یہ دوا اوس پھلی کو بھی نافع ہے اندرون ہر دو نرم گاہ کو اوٹھتی ہی بطور شیاف کے لینی چاہیے مشایخ کو علاج جگہ مین جو خاص اوٹکو عارض ہوتی ہی اس دوا سے نفع مین ہوتا ہے کہ زرد می شراب کو تازہ سوئے کے ہمراہ لگاتین۔ استمامات اور نہانے کے پانیمین جو ادویہ حکہ اور حرب کی مستعمل ہین جیسے آب دریا کو گرم کرکے نہانا خواہ اوسی طرح بے گرم کرنے کے نہانا یا طبیخ قثاء الحمار سے نہانا۔ غذا اوسطی مرضای حرب اور حکہ کی ایسی تجویز کرنی چاہیے جسمین ترطیب ہو اور خون صالح پیدا کرے اور بایں ہمہ مائل بر طوبت اور سریع ہضم اور برودت ہو اور لحوم معتدلہ کا بھی استعمال کرنا چاہیے اور اصحاب حلہ قشقیہ کو استعمال ریوند خمیا ہی نرم کا کھانے مین استعمال ضرور کرنا چاہیے جیسے ریوند بادام اور ریوند شیتر وغیرہ یہ بھی جاننا ضرور ہے کہ حجامت ساقین کی حرب یابس کو نافع ہے

فصل حصف کی بیانمین

کبھی تمام بدن خواہ بدن کے عضو کثیر العروق پر بسبب کم نہانیکے یا نہاتے وقت بدن نہ ملنے سے اور خصوصاً گرم بلاد کے لوگون کے بدن مین ایسی بے احتیاطی کرنے سے بثور اور دانہ شوکیہ یعنے خاردار پیدا ہوتے ہین گویا وہ بثور ایسے جواد سے پیدا ہوتے ہین جو کسل اور تعب یدنی بسبب ثقل کے پیدا کرتے ہون اور وہ مادہ ایسا سریع اور جھٹ پٹ زایل ہونے والا تھا کہ اگر تھوڑا سا عرق برامد ہوتا دفع ہو جاتا اسلیے کہ وہ مادہ رقیق ہوتا ہے اور اب چونکہ نہانے سے خواہ ترک کرنے مالش بدن سے تعریق نہین ہوتی لہذا وہ مادہ سطح جلد مین محتبس ہو کر یہ جاتا ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ بثور پسینے کے اثقال اور گرانی کا اثر ہے جو پسینہ بطور رشح کے نکلنا چاہیے تھا۔ اور کبھی اس بے عنوانی سے بثور تو ظاہر نہین ہوتے مگر ایک قسم کی خشونت جلد مین ہو جاتی ہے علاج اس مادہ کو قطع کرنا چاہیے اگر بکثرت ہو بذریعہ فصد اور اسہال کے اور اسی سبب سے واجب ہی کہ جو شخص خوگر ایسے بثور یا خشونت کا نہین وجوہ سے ہو وہ احتیاطاً استفراغ اخلاط عادہ کرلیا کرے حصف کی برودت اور ظہور کو نہانا اور بدن کو صاف اور پاکیزہ رکھنا بھی مانع ہوتا ہی اور اگر پیدا ہو گیا ہی تو زائل کر دیتا ہے بعد ازان سرد پانی سے نہانا۔ اور حمام مین بدن کی مالش تربوز کی مغز اور مسور کے آرد سے بعد خوب پسینا برامد ہونے کے بعد اوسکے شامہ سفرم کی مالش بھی نافع ہی **ایضاً** مغز تربوز اور آرد مسور اور آرد باقلا۔ صندل بھی حصف کو رد کرتا ہے مگر کبھی کبھی اوٹھتی ہی صندل لگانے سے اور اگر ہمراہ صندل کے کافور بھی ہو تو کبھی نہ اوٹھے گی۔ مہندی لگانی اگر اسکا رنگ گوارا نہ ہو بھی نافع ہے اور کھانے پینے مین ایسی چیزین جو مشابہ آب انار اور حاص اور عدس اور آلوی بخارا یا مرسندی کی ہون اختیار کرنا چاہیے۔ استعمال کل ایسی اشیا کا جو برامد عرق کو نافع ہون جیسے طبیخ آس اور گلرخ اور آب کشنیز۔ لوگ کہتے ہین کہ دھوپ کا جلا ہوا گرم پانی بھی اسکو نافع ہے۔ کبھی جملہ ایسے پانی جسمین اشیاء قابضہ کو جوش دیا ہو نافع ہوتے ہین۔ حرکت اور فتار کی

ترک کرنا اور ایسے گرم مقامات جہاں پسینا نکلتا ہو وہاں نہ جانا اور جس مقامات مین ہوا کا اچھی طرح گذر ہو وہان ٹھہرنا یا ہوادار پنکھے کھلے اکر ہوا مین راحت اور آرام کرنا بھی مفید ہے اور آب سرد سے نہانا۔ ملنے والی دوا جیسے روغن آس اور بروغن بادام اور مکھن کو خاصیت عظیم اس مرض مین ہے اگر ملا جاے خصوصاً گیرا اور صمغ ملاکر۔ ایضاً وہ مسوخات جنمین مجیٹھ اور مرداسنج اور خبث الحدید اور توتیا خاص کرکے اور خاکستر برگ آس اور درخت آس۔ اور ورق غار جو تازہ ہو اور سداب اور دقاق کندر۔ کبھی غری لسمک یعنے سرشیم امی بھی حصف کو نافع ہوتا ہی یا نہین گھول کر۔ اور بیشتر حصف قوی مین استعمال ہوتے اور کندر اور کبریت کی بھی حاجت ہوتی ہے۔ اگر حصف کی وجہ سے قرحہ پڑجاے اوسکا علاج عروق صفرا اور مازو اور گل ارمنی اور سپیدہ سے کرنا چاہیے سرکہ ملاکر اور مرہم اسفیداج بھی عمدہ ہے۔ کبھی یہ قروح مقدار مین بڑے بڑے اور گہرے ہوجاتے ہین اور فساد اور رداوت انکی زیادہ ہوتی ہی اونکا علاج وہی کرنا چاہیے جو اگ سے جلنے کا علاج ہی اور اگر یہ قروح مستحکم کرچکے ہون پھر اسکا علاج وہی ہے جو سفعہ کا علاج ہے **فصل نبات اللیل کا بیان** اندھوریان جس کو نبات اللیل کہتے ہین اسکی کمال ٹھنڈک کی مدت تک رہنا اور انسداد مسامات ہوا اور مضمر ہونا جید ہوا اسلئے شخص کو رات کو وقت یا سرد اوقات مین ایک سیر کی کھلی اور ایک خشوخاش اور چھ ماشے مہوے والے پیدا ہوتے ہین جنکو نبات لیل اور ہندی مین اندھو یان کہتے ہین سبب مکا اشتباس اور مرکب اوادہ کا ہونا ہے جسکا تحلل ہوجانا چاہیے اور اختصار اور اصل یہ ہے کہ [illegible] کو بند اور مادہ مذکور کو غیر قابل تحلیل کردیتی ہے [illegible] اور اس سوء مضمر [illegible] اس مرض کا شب کو ہونا ہے۔ خاص حالات [illegible] اس مرض کو یہ بھی ہی کہ [illegible] تو کبھی [illegible] اور خوش [illegible] ہوتا ہو اور بعد کھجانے [illegible] سرد مقام پر [illegible] **علاج** [illegible] اور فصد اور استفراغ وغیرہ سے بدن کو مادہ کثیرہ سے خالی کرنا لین جیسے باب حکہ مین ابھی مذکور ہوچکا ہو اور اگر تحلیہ عروق کی حاجت ہو تو فقط ادویہ خارجیہ پر اکتفا کرین۔ ادویہ موضعیہ مین صبر منہ اجود ہی اون سب دواؤنمین جنکو اس مرض سے خصوصیت ہے خصوصاً اگر صبر کو شہد کے ساتھ استعمال کرین اور لین۔ اسپیلج صبر آرد عدس کے ہمراہ تھوڑا سا سرکہ ملاکر پر آب آرفس تر ادویہ مین بھی اس مرض کو مناسب ہی۔ تنہا ورد سرکہ بھی اس مرض کو مفید دوا ہی اور بورہ اور حنا اور زعفران بھی **فصل ثالیل کے بیان مین** مشمون کو ثالیل کہتے ہین یہ مسماری بھی ہوتے ہین یعنے چھوٹی چھوٹی کیلین یا مخین کی گئی ہوئی ہین اور عفت مزمنہ یعنے پیدا اور بھلے ہوئے ترچھو بھی ہوتے ہین سبب فاعلی جو مورث اس مرض کا ہے اور جو اول امر مین اسکی پیدائش کا فاعل ہے وہ نوعی ہے کہ طبیعت کا دفع کرنا کسی مادہ کو خلط جلد کے اور زیادہ اس مرض کا خلط سوداوی ہی جو کبھی نہایت خشک بلغم کے مستحیل بہ سودا ہوتا ہی جسکو قلت [illegible] ایسا بلغم خون مین [illegible] کثرت ملا ہوا اور کبھی خون ہی کو یہ کیفیت عارض ہوجاتی ہے سبب خفان اور کثرت کا اور نہ دستہ اسباب خفض کے [illegible] ہیوستہ [illegible] دردت پیدا کرکے مستحیل بہ سودا ہوجاتا ہے خصوصاً جو پتی جو کبھی کبھی نمکین کہ اونمین بوجہ قلت مقدار کے خون خفض نہین ہوتا ہے اور اوسی خون مین رگہاے کوچک کے قریب چند اسباب خارجی ایسے ہوتے ہین جنمین [illegible]

مجفقہ زیادہ ہوتی ہے کہ خون کو تا اینکہ متعفن ہو وہی اسباب خارجیہ مائل بہ پوست کردیتے ہین لہذا عفونت جو لازمۂ رطوبت ہے پیدا نہین ہوتی باقی خصوصاً جبکہ خون اپنی اصلی جوہر اور ذاتی حالت مین زیادہ حارنہ ہو۔ کبھی ایک مسہ بڑا سا پیدا ہوتا ہے اور یہی بڑا ثولول سبب استحالہ کا اوس بخار کی طرف اپنے مادہ کے ہوتا ہے اور اپنی شکل کی طرف اوس غذا کو تشکیل کرلیتا ہے جو بذریعہ بخار کے اوس عضو مین آتی ہے جہان وہ ثولول پیدا ہوا ہے پس اس غذاے استحالہ شدہ مین میس اور برودت پیدا ہوتی ہے اور اب کہ مادہ بکثرت پیدا ہوگیا لہذا ثالیل بھی بکثرت پیدا ہوتی ہین جب وہ بڑا مسہ اوکھیڑ کر پھینک دیا جاے یا کسی اور تدبیر سے فنا کردیا جاے وہ چھوٹے چھوٹے مسے خود بخود گر پڑتے ہین ۔ جو بڑے بڑے مسے ہون اور اونکے سرے اور نوکین جیسے کیلون اور مسون کے سرے ہوتے ہین ایسی ہون اور جڑین اونکی باریک اور پتلی ہون اون مسون کا نام مسامیر ہے اور جو مسے طولانی اور پیچدار ہون یا کسی طرف جھکے ہوے ہون اونکا نام قرون ہے ۔ بعض قسم ثالیل کی بنام طرسوس نام نہاد ہوتی ہے اگرچہ واجب ہے کہ ایسے مسے کو دیگر اقسام سے متمیز کرلین اور جب وسکائدہ اور ریم وغیرہ شگافتہ ہوکر برامد ہوجاییے کہ اور زیادہ شگاف دیکر اوسے نکال ڈالین اور باقی نہ رہنے دین علاج بہت توجہ کرنا تقلیل خون کی طرف بذریعہ فصد اور استفراغ سودا کے یہ تو مرلابدی اور ضروری ہے اگر مرض مین زیادتی ہوا اور اعتدال سے بہت گذر جاے ۔ اسیطرح تدبیر تولید کیموس جید کی یا اور تدابیر جو کہ بیان ہوچکین ۔ اور علاج موضعی ایسے ادویہ سے کرنا چاہیے جنمین تلخی اور قبض ہو اور سبک علاج خفیف ثالیل کے واسطے جیسی مالش مسون کی روغن بنفشہ سے ہمیشہ کرنی یا طبیخ حنظل جو صاف کرکے تین روز تک متحرجانے کی غرض سے چھوڑ دیا جاے اور آب کراث بنفشی ہمراہ سماق اور روغن بان کے ایضاً بورق الکبراد جوزالسرو اور زیتون خام اور جوزنارج بھی جید ہے اور تازہ برگ آس ثولول خفیف اور قوی دونون کے واسطے اور جوز ترکے چھلکے اور انجیر خشک اور خرنوب باانیکہ اسکی لگاوے ایذا بھی کم ہوتی ہے بڑے ثولول مین لگانے کے لائق ہے اور قوی کے واسطے اور چھلکے پوست ریشہ ہاے غرب کی اور رسی کی راکھ سرکہ شراب کے ہمراہ ۔ ادویہ جید بالغ النفع مین سے یہ بھی ہے کہ حرمل اور حنا کو باریک کرین اور منحل مین چھان کر آب سرد کے ہمراہ استعمال کرین بطور ضماد ۔ قوی ثالیل کے واسطے چونہ اور ہرتال اور سجی سے طلا طیار کرین خصوصاً اگر یہ سامان کشتہ اور علی الخصوص خاکستر بلوط اور زیت اور نمک آب پیاز کے ہمراہ اور بلیوس گوسپند کے فضلہ کے ساتھ ایضاً ذاریج ہمراہ برزبخ کے ایضاً عسل بلاد رمسہ کے اوکھیڑ ڈالنے مین قوی علاج ہے اور شیر تیوع یعنے درخت شیر دار سمی جیسے مدار اور تھوہڑ وغیرہا اگر کرکر اوپر لگایا جاے وہ بھی گرادیتا ہے ۔ جو دمع یعنے پانی درخت انگور سے بطور انسو کے ٹپکتا ہے اور کبھی بہت اچھی طرح اسکو گرادیتا ہے ۔ کلونجی کو پشاب مین پیسکر اگر لگاوین عجیب لاثر ہے اور تلخ مزغ بھی اسیطرح ۔ اور حلتیت مورم حاد جس سے وبیلات شگافتہ ہوجاتے ہین اور وہ مرہم بلادر کے نام سے مشہور ہے ترکیب معتدل پوست جوز تر اور زجاج اور چونہ جوزندہ ہو ہر واحد کوٹ کر چھان ڈالین اور مسہ پر کہین ایضاً زنگار اور کاغذ سوختہ ہر واحد پانچ درہم شحم حنظل چھ درہم نوشادر چار درہم سجی اور ہرتال ہر واحد آٹھ درہم تلخہ گاو چھ درہم اشنان فارسی سات درہم کوٹ کر آب صابون کی ہمراہ اوسپر طلا کرین ۔ منجملہ معالجات ثالیل کے یہ بھی ہے کہ اوسے موچنے وغیرہ سے اوکھاڑ ڈالین کبھی پروین کے چونگی یا چاندی اور لوہے کی باریک باریک نل ایسے کہ مسون کی مقدار اونمین سما جاے مگر بشواری کہ پھر از خود اوسکا نکل آنا دشوار ہو اور باڑھ

اون نمیون کی تیز اور شکل اونکی موہنہ کی بطور قطاع دائرہ کے ہو لینے پورا دائرہ نہ ہو ایسی چیز سے بدشواری تمام مسہ کو اوسکے اندر
لین اور لپیٹ کر جڑ کے پاس سے اوسے دبائین کہ وہان سے کٹ کر اندر اسی انبوبہ کے رہجاے ۔ یا موچنے اور سنسی سے
مسے کو کھینچین کہ اوسکی جڑ کھچ آئے بعدہ کسی آلہ حادہ اور تیز کو اوسکی جڑ مین گڑو دین اور کاٹ لین اور کاٹنے کے بعد اوسپر روغن زرد
لگا دین ۔ ایضاً جب کوئی دوا سے حاد اوسپر لگائی جاے بعد اوسکے گھی ضرور لگانا چاہیے اگر وہ دوا قلق اور اضطراب وغیرہ پیدا کرتی
اور بعد روغن زرد لگانے کے تھوڑی دیر تک صبر کرین اوسکے بعد اوسی دوا کو لگاتین تا اینکہ مسہ کٹ کر گر جاے کبھی اس ترکیب سے
بھی مسہ کو کاٹتے ہین کہ پہلے اوسکے گرد پیش کے مقامات کو کسی نازک آلہ حدید سے جدا کر دیتے ہین اور وہ آلہ مقصہ یعنے گرا
ہوتا ہے (جیسے گولا بنانے کی رکھانی جو سنارون کے پاس ہوتی ہے خواہ اوسی طرح کا رندا م اوسکے بعد اوسی مسہ پر دوا ے حاد
لگاتے ہین ۔ ہمنے تجربہ کیا ہے کہ استرہ سے بہت گہرے مسہ کو کاٹ ڈالا مگر سطح جلد کی رعایت بھی رہے کہ وہ کٹنے بنا ے بعد ازان
مقام مقطوع کو صابون اور سعد اور گل سرخ سے مل ڈالا جسقدر رطوبت اور خون وغیرہ بہ جاتا تھا وہ بہ گیا اور جو کچھ مسہ سے باقی
رہ گیا تھا خشک ہونے کے بعد خود بخود گر پڑا ۔ فصل قرون کے بیان مین قرن سینگ کو کہتے ہین اور یہان مراد اون
قرونیون سے ہے جو اطراف پر فاصل کے ایک شکل ناخون کے کثیف اور سخت بڑھ جاتی ہے کثرت عمل و محنت مشقت کرنے سے
جیسے ورزش کرنے والون کے محاورہ مین کھنچہ پڑ جانا بولتے ہین علاج اونکا یہ ہے کہ جسقدر اونمین سے مردار ہو جاے کہ خود لینے خواہ
کھینچنے سے کچھ اوسمین ایذا نہو اوسے تو کاٹ ڈالنا چاہیے اور جو باقی رہے اوسپر وہی تیز اور سخت دوائین جو مسون کے گرانے مین مذکور
ہوئین استعمال کرین تا اینکہ وہ سب گر جاے بعد اوسکے روغن زرد لگائین ۔ فصل شقوق کے بیان مین جلد کا پھٹ جانا
اور پھنسیان کا اور اطراف بدن کا ان سکا سبب یبس و خشکی جلد کی ہے اور خشکی کبھی مزاج مفرد کی وجہ سے ہوتی ہے اور کبھی
رداءت اخلاط کسی مادۂ حاد کو جو مجتمع ہے اور تیز بھی ہے اطراف موضع خاص کے پھینکتی ہے اور کبھی حرارت شدید کی وجہ سے
خشکی پیدا ہوتی ہے اور کبھی ہواے گرم جیسی اون ایسی چلتی ہے کہ رطوبت جلد کو سوکھا دیتی ہے کبھی سخت برودت جس سے تکثیف
پیدا ہو اوسکی وجہ سے شقوق عارض ہوتا ہے جس طرح خشک زمین بھی زیادہ سردی سے پھٹ جاتی ہے ہوا سے اوس زمین مین
خشکی آگئی ہو یا حرارت سے یا بلند زمین ہو سایہ درخت اور گیاہ کھلی ہوئی ہو یا اینکہ برودت اور ہوا وغیرہ کے پہونچنے سے روکنے کیواسطے
اوسے بند کر دیا ہو کسی چیز سے کبھی شقوق زمین کا یا عموماً بسبب آب ہاے قابضہ کے اور دہ پانی جنمین قوت شب اور ٹھنڈک کی ہوتی ہے پیدا ہوتا ہے
خصوصاً اگر ایسے پانی سے نہائین اور برخلاف اور بالضد ایسے پانی کے اثر مین وہ پانی ہین جسمین قوت گرمی ہو وہ پانی جسمین قوت
قبر لینے رال کی ہو ۔ ہمنے ہمدان کے پانی کا اور قریات متصل ہمدان کے پانی کا فرق نیشاپور خواست کے پانی سے اس خاصیت
مین اچھی طرح تجربہ کر کے دریافت کیا ہے علاج عموماً شقوق کا علاج یہ ہے کہ اگر کوئی خلط ردی ہو اوسکا استفراغ کرنا چاہیے اور اگر
یبس مزاج اسکا باعث ہو تو طبیب مزاج پیدا کرنی چاہیے اور ادہان مرطبہ کا شرعاً استعمال کرنا چاہیے خصوصاً روغن کندہ مقشر ایک اوقیہ تک
بر روغن آب کدو سبز کے ہمراہ بانضمام زنبیب شیرین کو چند روز پیے در پیے اسیطرح سرطانات نہری کو پانی اور شکر کے ساتھ اور ہمیشہ تدہین
کرنی چاہیے اور اگر شقوق بسبب برودت کے عارض ہوا ہو اوسکے لیے افاقیا بہت مفید ہے ایضاً طبیخ شلجم اور خود شلجم اور برگ چقندر
اور اوسی کا جوشاندہ خصوصاً قیروطی جو برگ چقندر اور معروف چربیون سے طیار ہوئی ہون یا مخ حیوانات چند سے بنائے جائین اور

زفت رطب اور قطران اونمین داخل ہو اور اگر شقوق بوجہ حرارت کے پیدا ہوا ہے تو روغنی ہای بارد رطب جیسا رات بارد مثلاً
جائین اونکا استعمال کرین اور غذا کی اصلاح بھی حسب حال ضرور ہے اور حمام نیم گرم پانی سے کرنا **ہونٹھ پھٹ جانے کا**
علاج سوکھے ہونٹھ کے پھٹ جانی کا سبب بالعموم یبوست ہے اور ہوا ہوتی ہے جو کہ جلد مین گھس جاہی اور ہونٹھ کو خشک کر دے کہ تری
اوسکی جاتی رہے یا برودت زائد ہو یجو یا حرارت خارجی خواہ مزاج یابس کی سبب سے شقوق ہونٹھون مین پیدا ہو جیسا اوپر بیان ہوا ہے
پہلے ایسی تدبیر جو مانع شقوق ہو یہ ہے کہ قبل از نکہ خشکی زائد ہو ہونٹھ مین پیدا ہو اور سبب شقوق اسباب مذکورہ ہین سے اپنا اشتظہار
کرے۔ قیروطی اور شحوم اور مخ اور روغن گل ہمراہ زوفا تر و تازہ کے استعمال کرین اور یہ ادویہ مذکورہ اگر بعد شقوق کو استعمال
کرین تب بھی اکثر زوال شقوق ہو جاتا ہے۔ پوستہای سپید اور باریک جیسے پوست ہنیلہ یا نی کے اندر کا باریک چھلکہ خواہ لہسن
اور پیاز کا پوست الغرض ایسے ہی سپید اور باریک پوست کا ہونٹھ پر چپکا دینا بھی شقوق کو روک دیتا ہے۔ جب شقوق پیدا
ہو جاہی اوسکے لیے دوای جدید یہ ہے اردی شراب کو بریان کرکے علک البطم اور کوئی چربی جیسے مغز کی خواہ مرغابی کی چربی اور شہد
لگاتین یا مازوی خام کو باریک پیسکر جب مثل غبار کے ہو جاہی صمغ البطم کو آگ پر گلا کر سحیق مذکور کو ملا کر لگاتین اور استعمال کرین۔
یہ بھی کہتے ہین کہ سوتے وقت ناف پر تیل لگانا یا کوئی پھاہا روغن کا تیل مین ڈبو کر ناف پر رکھنا بالخاصہ ہونٹھون کی ترقید کی کو نافع
اور بہت مفید ہے اگر ترقیدہ ہو گئے ہون **پاؤن کا پھٹ** جانا کبھی بسبب بخرہ رویہ کے ہوتا ہے اور کبھی بسبب بس
اور خشکی اور نشف جلد کے اور خلاصہ یہ ہے کہ بعض اوقات پاؤن پھٹ جانے سے ایسی ایذا ہوتی ہے کہ اوسکا تحمل دشوار
ہوتا ہی **علاج** اگر ممکن ہو تو پاؤن کے پھٹ جانے کا علاج فقط اسی طرح کرین کہ آب گرم مین پاؤن کو رکھین اور تمریخ اوہان اور
چربیون کی کرتے ہین خصوصاً روغن بید انجیر اور روغن اکارع اور روغن حنظل بدرجہ غایت مفید ہے چربیون مین گای اور بھیڑ کی چربی اور
حرام مغز جسمین تھوڑا سا موم ملا یا جاہی کہ یہ بھی نافع ہے۔ اور ایسے چیتے کے مقام کے گوشت کا اسکو آگ پر رکھنے سے جو شی نکلتی
ہو وہ بھی بہت عمدہ دوا ہے۔ مہندی ملنا خصوصاً جوشاندہ حنظل کے پانی مین پیسکر اور شیرہ انگور ملا کر بھی علاج کیا ہے اگر
یہ ادویہ مفید نہون اور ادویہ مغریہ ملانے کی جنمین قوت نفوذ کی زیادہ ہے حاجت پڑی جیسے کہ بعد استحمام کے اسیطرح معالجہ
کرتے ہین تو ضرور ملانا چاہیے اور اسکے بعد پاؤن آب گرم مین رکھتے ہین پس ایسی دوا پاؤن مین کپڑا خوب کوٹ پیسکر باریک ہو جاے
عجیب نفع ہے **ایضاً** موم اور روغن کنجد سیاہ اور علک البطم اور مصیہ سائیہ سب کو یکجا کرکے ملغمہ کرے کہ یہ بھی عجیب دوا ہے
ایضاً قطران ہمراہ طلبین یعنے پسی ہوئی سمسم کے زیادہ مفید ہے اور کندر سائیدہ ہمراہ روغنہای مناسب کے اور شحوم مذکورہ
نافع ہے **ایضاً** سرطان سوختہ روغن زیت کے ہمراہ پیسکر لگانا بھی نافع ہے مگر پاؤن کے پھٹ جانے مین یہ دوا بہت جلد
مفید ہوتی ہے **ایضاً** پیاز غصل کا اندرونی مغز زیت مین پختہ کرین اور علک البطم اور مین کھول دین اور پاؤن کے
پھٹ جانے مین استعمال کرین **ایضاً** بید انجیر کا مغز تھوڑے سے پانی مین پیسکر ملا کر مین اور بید انجیر کا ثفل بھی شقاق کہنہ
جو متقرح ہو اوسکے لیے نافع ہے **ایضاً** مرداسنگ اور موم اور زیت اور شہد یا مہوزن لیا یلثیر قیروطی کے قوام مین
لائین یا سرطان نہری کو شیرج کے ساتھ پختہ کرین **ایضاً** روغن زیت کا اور بطم کی چربی اور علک البطم ہماری مجرب
بہت عمدہ یہ دوا ہے کیتر کو لیکر مثل غبار کے باریک پیسین اوسکے نصف وزن موم سفیدی اور کہربا اور کندر کو

بھی مہیں اور خلک البطم کو ہموزن کتیرا کے لین اور سب کو روغن بید انجر کے ساتھ ملا کر استعمال کرین مین یہ بھی کہتا ہون کہ جو شخص ہر شب کو عقب یعنی پاشنہ پا کی تدہین کا خوگر ہوا وسے شقاق کی ایذا کبھی نہ پہونچیگی **مترجم کی مجرب دوا** پاؤن کے پھٹ جانے کی دوا مجرب خاکسار یہ ہے قسط تلخ بقدر ضرورت جو کوب کر کے پانی مین جوش دین جب خوب اوسکا اثر پانی مین آجاوے اوسی پانی مین پاؤن کو ڈبوین مگر کسی قدر پانی مین گرمی باقی ہو غالباً دو تین مرتبہ کے استعمال سے صحت ہو جاتی ہین نے گوالیار کے مقام پر نگر بزون کے پاون کا جو سجی اور چونے کی وجہ سے پھٹ جاتے ہین علاج کیا اور مفید ہوا **فصل ہاتھون کے پھٹ جانے کا بیان** علاج اسکا بھی مثل اوس شقوق پاؤن کے ہے جو خفیف دواسے ہو یعنے سخت دواسے علاج ہاتھون کے پھٹ جانے مین نکرنا چاہیے **اونگلیون کی گھائیون کا بیٹھ جانا** قطاۃ کا بھی علاج ہے جو اوپر مذکور ہوا اور خاص علاج یہ ہے کہ بیج بسفایج کو شل غبار کے پیسکر ضماد کرین **فصل تقرح** یعنے پھپھولے لگ جانا اور زخمی ہونے کا علاج ۔ قطاۃ اور ریڑ کو کبھی یہ بات عارض ہوتی ہے کہ چت لیٹنے سے اور خصوصاً جب بیماری کے سرخ ہو جاتی ہین اور بعد سرخ ہونے کے پھٹ بھی جاتی ہین اور قرحہ پڑ جاتا ہے ۔ لازم ہے کہ جسوقت سے سرخ ہونا قطاۃ کا شروع ہوا اوسی وقت سے چت لیٹنا ترک کر دین اور روادع کا استعمال شروع ہو جاوے ۔ اگر مریض کی ایسی حالت ہو جاوے اوسکے واسطے فرش اور بچھونا برگ بید کا تجویز کرین اور لکڑیان یعنے شاخہاے بید کو جدا کر لین ورنہ وہ خود چبھین گی یا اجرہ کو بچھاتین خواہ پرون کا فرش کرین مگر یہ سب چیزین روئی خواہ اور کسی بچھاون یا گداوغیرہ کے ذریعہ کرنا چاہیے تاکہ زخم نہ پڑے اور جب قرحہ پڑ جاوے تو مرہم اسفیداج کا استعمال کرین **رائحہ منکرہ کا علاج** بری بو جلد اور مغابن جیسے بیخ ران یا زیر بغل کی یا بول اور براز کی کبھی کسی خلط کی عفونت سے پیدا ہوتی ہے یا عفونت عرق سے اور حرکات مشوشہ اخلاط اوسکے معین ہوتے ہین یعنے حس حرکات سے اخلاط مین تشویش اور بدنظمی پیدا ہوتی ہے اسیطرح غسل جنابت اور غسل حیض کو نکرنے سے خواہ بدیر غسل کرنا جب کہ بو پھیل چکے اور متیحی کا اکثر کھانا یا اون چیزون کا استعمال کھانے مین کرنا جنکی خاصیت یہ ہے کہ مواد حرارۃ بالحر یعنی تیز مواد کو خارج بدن کی طرف کھینچ لاتی ہین ۔ بخر یعنے گندہ دہنی کی بو ہی بد کا علاج تو امراض فم مین مذکور ہو چکا **جلد کی بدبو کا علاج** جس خلط کے فساد سے بدبو جلد مین پیدا ہوتی ہو پہلے بذریعہ استفراغ مادہ اوس خلط کی اصلاح کرنی چاہیے اور مزاج کی تعدیل اور کھانے مین ایسی غذا اختیار کرین کہ جید الہضم ہو نظر اپنی کیفیت کے و نیز بنظر مقدار اور کمیت کے یعنے غذاے جید الکیفیت مقدار مناسب پر اختیار کرین اور حمام مین جاکر خوب نظافت اور ازالہ چرک کی تدبیر کرین خواہ اور جس جگہ نہانے سے نظافت حاصل ہو ۔ نہار موخہ ایسی چیزون کا استعمال کرین جو عرق اور پسینہ بہکاتی ہین جیسے سلیخہ اور فلفل یعنے پل پرنگ **ایضاً** کرفس اور حرشف اور لیمون ۔ جو چیز اور ابول کرتی ہے خون کی عفونت بھی دور کرتی ہے مگر بعض مدرات بول جو پیشاب مین بھی بدبو پیدا کرتی ہے وہ اس قاعدہ سے مستثنے ہے جیسے لیمون بدبو ی حامد کو نفع **مشمش** یعنے خوبانی کا جو خوشبودار ہو اور خود مشمش کا استعمال بھی مفید ہے اور طلا مین بدن پر ماء الآس اور حس پانی مین شب یمانی اور مسیوس اور طبنج نام اور نفع اور فودنج اور مرزنجوش برگ بید ملا ہو اسپطرح بیخ آس کی جو پسا ہوا ہو اور خصوصاً صندل کی تمرخ اور سعد اور نقاح اذخر قصب الذریرہ اور سرو اور گل سرخ

حاشیہ: جو چیز اور ابول کرتی ہے وہ خون کی بعض عفونت بھی دور کرتی ہے ۱۲

خاص کرکے اور مرزنجوش ورشا ہسفرم اور شنبہر گ اترج اور پوست اترج اور اسکی چھلکا اور برگ بہ اور برگ سوسن بھی نافع ہے ایضاً اقراص ورو ہمراہ سک کے ایضاً منافض اور مسامات کو بند کرنے اور عرق کے روکنے کے واسطے مرد اسنگ اور توتیا برگ سوسن بھیڑی وغیرہ اور مکی اور صبر اور روغن آمسل وزرد وغنگل **فصل بیانمین صنان کی** اور صنان کا علاج بھی اسی فصل مین مذکور ہوتا ہی صنان وہ بدبو ہے جو زیر بغل پیدا ہو بعض لوگون نے خیال کیا ہے کہ صنان بقیہ سے اوسی مینی سے پیدا ہوتا ہے جس سے اس آدمی کی خلقت ہوئی ہے اسطرح کہ وہ بقیہ زیر بغل کی طرف آگیا اور جلد مین نفوذ کرگیا اور یہ رای قابل اعتماد کے نہین ہے البتہ صنان کی پیدایش مناسب اور اولی یہ ہے کہ اوس مادہ سے منسوب کیجای جو السان مین تحلیل ہ مینی ہوتا ہے وہین اوہ متحرک ہوکر صنان بن جاتا ہے ۔ علاج صنان کا بعد تنقیہ کے (بشرطیکہ حاجت تنقیہ کی ہو) یہ ہے کہ توتیا اور دو اسنگ حولی سے کرین اور اقلیمیات معلومہ اور خاکستر آس سے اور جس پانی مین پھٹکری محلول ہوئی ہو اور کبھی ان ادویہ مین سنبل ملا دیتے ہین اور کافور بھی مخلوط کرتے ہین **قرص جید** صندل اور سلیخہ اور سک اور سنبل اور شب اور مُرّاور سافج اور کلسرخ ہر واحد ایکجز توتیا اور مرد اسنگ سفید کیا ہوا ہر واحد تین جزر کافور نصف جزر گلاب کی ذریعہ سے قرص بنایا کرین اور بعد خشک کرنے کے استعمال کرین **ایضاً** دو اجر اور سک اور سنبل اور سعد اور مُرّاور شب ہر واحد سے دس جزر لیکر قرص طیار کرین گلاب ملا کر اور بطور نطوخ کے استعمال کرین **فصل** صفت ایک ذرور کی جسکے استعمال سے بدن خوشبودار ہوجاے اور کروہ مزاجون کے واسطے نافع ہے سعد اور سافج نقاء اخ میعہ شامیہ جوبنی رمان کا مشہور ہے ہر واحد دس درہمی **کلسرخ** خشک اور اطراف آس کے ہر واحد بیس درہمی سعد اور نقاح اور سافج اور کوشراب ریحانی مین ترکرین اور خوب بھیگ جانے کے بعد خشک کرین اور پیسین پھر اوسمین کلسرخ اور اطراف آس کو ڈالکر پیسین اور زعفران کو گلاب ملا کر ڈالین اور باقی ادویہ کو ملا مین اور سایہ مین خشک کرین پھر سو کھانے کے بعد پیسکر تمام بدن پر چھڑکین اور بعد نہانے کے پہلے پسینا بدن کا خوب پونچھ ڈالین بعد ازان یہ دوا استعمال کرین **ایضاً** کہ عرق بدبو کے رائحہ کو قطع کرتا ہے اور سرد مزاج والون کے مناسب ہے سنبل الطیب قرنفل حماما شاہای سلیخہ ہر واحد تین درہمی قسط اظفار سنبل ہندی دارچینی ہر واحد دو درہمی شاہای مرزنجوش سنبل سورنجان ہر واحد چار درہمی بنی زمان کی اسکو شراب مین حل کرکے باقی ادویہ کو آب نہانے مین پیسکر اوسیطرح استعمال کرین جو ذکور ہوچکا **اور دوا ہے** جو پسینہ کی بدبو کو دور کرتی ہے دارچینی سنبل ہندی اظفار الطیب قسط ہر واحد دو اوقیہ طین بحرہ (یعنے وہ گل مختوم جسپر بحرہ کی مہر لگی ہون اور اوسکو طین مختوم بھی کہتے ہین) چرک اسرب سپیدہ مغسول ہر واحد نصف اوقیہ شیح سنبل رومی ہر واحد ایک اوقیہ زعفران کلسرخ خشک ہر واحد تین درقیہ خشک دانین آب آس سے پیسکر اور زعفران کو شراب ریحانی سے محلول کرکے آمیختہ کرد **فصل بول اور بران کی بوی بد کا بیان** اور ریح کی عفونت کا بیان ہے اور اوسکا علاج ان تینون چیزونمین بوی بد عفونت اخلاط سے پیدا ہوتی ہے اور کبھی خاص ایسی اشیا کے کھانے پینے سے ہوتی ہے جنکی خاصیت یہی ہے کہ بدبو انمین پیدا کرین جیسے اشتر غار اور لسن اور جرجیر اور گندنا اور انجدان اور حلتیت اور بیضہ کے استعمال سے بھی یہی اثر ہے مگر جو دت ہضم اس اثر کو دور کرتی ہے اسیطرح ایسی چیزون کا استعمال جو عفونت بطرف جلد کے اور بول کو دفع کرتی ہین جیسے متیعی کہ پسینا اور پیشاب کو بدبو کرتی ہے اور برازکی بوے بد کو دفع کرتی ہے اور شراب عمدہ براز کی بدبو کو دور کرتی ہے **فصل بیان مین**

پیشاب کی بدبو کے برازکی بدبو کے جو اسباب ہین وہی بول کی بدبو کے بھی ہین **ایضاً** مدرات جیسے ملیون وغیرہ کہ رائحۂ بدن کو خوشبو کرتے ہین اور بول کو بدبو کرتے ہین قروح مثانہ کی وجہ سے بھی پیشاب مین بدبو پیدا ہوتی ہے اور اوسکا علاج آسان ہے جیسا کہ امراض مثانہ مین بیان ہوچکا **فصل قمل اور صبیان کے بیان مین** جو مادہ رطب ایسا ہے کہ خاص اوسی مین کسی قدر حرارت ہے یا اوسکے ہمراہ کسی اور شے مین حرارت ہو جب ایسا مادہ بطرف جلد کے آتا ہے کبھی تو بوجہ لطافت اور رقت کے وہ مادہ متحلل ہو جاتا ہے اور محسوس نہین ہوتا اور اسکے بعد لطافت مین وہ بھی مادہ ہے جو پسینا ہوکر بہ جاتا ہے اور اسکے بعد لطافت مین وہ مادہ ہے جو متحلل ہوکر وسخ اور چرک ہوجاتا ہے اور اسکے بعد وہ مادہ ہے جو اعلای طبقات مین محتبس ہوجاتا ہے کہ اوس سے خزاز او حصیف وغیرہ پیدا ہوتے ہین اور اوسکے بعد لطافت مین وہ مادہ ہے جو اندرون جلد کے محتبس ہوتا ہے پھر اگر یہ مادہ ردی اور خراب ہے دار الثعلب وغیرہ اور قوبا اور سعفہ پیدا کرتا ہے اور اگر اوسمین رداوت کمتر ہو اور قوت صدید اور ریم بن جانے کی اوسمین نہین ہے اور نہ اوسمین بسرعت عفونت زائد دور ہوسکتی ہے اور صلاحیت اوسمین قبول حیات کی بھی ہے تب عطا کنندۂ حیات کی موہبت سے اوسمین فیضان حیات ہوتا ہے ایسے ہی مادہ سے قمل یعنے سپید جون پیدا ہوکر رینگتی پھرتی ہین اور قمل بنکر یہ مادہ خارج ہوجاتا ہے اور کبھی ایسے مادہ ہی سے بڑے بڑے جانور چیچڑ چیچے یا گول گول پیدا ہوتے ہین جنکو صبیان کہتے ہین کبھی قمل کے تولد پر غذاہاے جید الکیموس بھی معین ہوتے ہین جو رقیق ہون اور ظاہر بدن کی طرف متحرک ہون جیسے ابخیر اور کبھی اوسپر اعانت اون حرکات سے بھی ہوتی ہے جو خارج بدن کیطرف غذا کو لانے والی ہین خصوصاً اگر اوس غذا یا حرکت کے ہمراہ وہ بخار بھی ہو جو منی سے پیدا ہوتا ہے جیسے حرکت جماع کی کبھی صفائی بدن کی میل وغیرہ سے ترک کرنا اور غسل ترک کرنا اور مفتح مسام کا استعمال کرنا کہ جلد مین تفتح پیدا کرے اور مواد محتبسہ اندرون جلد کو حرکت دے کر مستحیل کردے یا ایسی نسیم کو جو مانع استحالہ مواد ہے جلد کے اندر داخل کرے کہ مواد متعفنہ یا شبیہ بمتعفنہ کا استحالہ نہونے پائے الغرض یہ سب اشیا حدوث قمل مین معین ہوتے ہین کبھی قمل کی ایسی کثرت ہوتی ہے کہ صاحب بدن لاغر اور زرد اندام ہوجاتا ہے اور اشتہا کا سقوط اور بدن کی نحافت اور قوت کا تحلل پیدا ہوجاتا ہے **علاج** قمل جو بکثرت پیدا ہون کہ اونکی نسل منقطع نہو اور بڑھنے ہی چلے جائین اونکا علاج پہلے تنقیہ بدن سے کرنا ضرور ہے خصوصاً فصد کرائے اور تدبیر کی اصلاح اور اون چیزون کا استعمال قطعاً چھوڑ دینا چاہیے جو مواد کو بطرف ظاہر بدن کے خارج کرتی ہین چنانچہ اوپر مذکور بھی ہوچکا بعد ازان ادویہ موضعہ کا استعمال کرنا چاہیے ہمیشہ استحمام اور لطافت بدن کی رکھنی اسکے واسطے بہت نافع ہے۔ اگر پہلے آب شور سے نہاے اوسکے بعد آب شیرین سے غسل کرے یہ طریقہ بہت خوب ہے۔ کپڑے بدل بدل کے پہنا اور حریر کا لباس اختیار کرنا اور کتان کے کپڑے پہننے بھی ضرور ہین کبھی مشروب دوا بھی قمل کو قتل کرتی ہے جیسے تمسن کو طبیخ فودنج جبلی کے ساتھ استعمال کرنا۔ ادویہ موضعہ ایسی ورکار ہین جو مجفف اور محلل اور جذاب ہون خارج بدن کیطرف پھر اگر قمل بکثرت ہون اور بڑی ایذا دیتے ہون اوسوقت مسکہ وغیرہ کی دہنیت بھی شریک کرنی لازم ہے منجملہ ادویہ موضعہ کے سماق ہمراہ زیت اور حماض کے **ایضاً** برگ حماض بھی اور اوسی کی بیخ یا شبت ہمراہ زیت کے یا برگ بان یا برگ حنظل یا برگ آس خواہ برگ سرو یا برگ نرکنان یا قصب الذریرہ اور دار چینی اور روغن قرطم لیکر کڑھا نافع ہے اور مانع تو

عمل ہے اور روغن ترب عجیب الاثر ہے پوست سلیخہ اور زراوند عاقرقرحا اور خطمی کی جڑ اور بنام اور جعدہ اور انیسون اور شکطرام متساوی تخم انجرہ اور برنجاسف قردمانا ترتیب جیر شیاف امیثا تین درہم قسط نصف درہم بورہ ایک رہم نشاستہ ہموزن سب دیکے سب کو کیجا کرکے طلا کریں دھوئی کی ادویہ مین طبیخ ترمس بہت عمدہ اور قوی ہے اور طبیخ سماق اور طبیخ طرفا اور طبیخ فوذنج جبلی اور طبیخ برگ سرو اور برگ صنوبر۔ مرارات یعنے تلخ چیزین جبوقت غسولات مین پڑین نہایت عمدہ ہین۔ بخورات مین تبخیر کندش اور مویزج کی ہرتال کے ساتھ اور خصوصاً سبک کی ہمراہ اور گندھک۔ منجملہ قوی دواؤن کے یہ دوا ہے مویزج اور زرنیخ سرخ اور بورہ ان سبکو سرکہ اور زیت مین پیسکر سر پر طلا کرین اور خربق سپید اور بورہ یا برگ دفلی ہمراہ زیت کے یا برگ حنظل۔ رائی اور کندش و فلوکو پیسکر تھوڑا سا سرکہ انپر ڈالین اور پارہ اسی مرکب مین پیس پیسکر کشتہ کرڈالین یہ دوا قوی الاثر ہے اسطرح وہ دوا جو مرکب ہو گندھک اور ہرتال اور زراوند اور خاکستر بلوط اور قسط تلخ سے ایضاً کندش زرنیخ سرخ زراوند طویل قطران تلخہ گاؤ اتنا کہ جسمین یہ دوا مخلوط ہو جاوے یہ طلا بھی قوی ہے ایضاً قطران حنظلیا اور ہرتال اور روغن سوسن ایضاً مویزج اور برگ دفلی اور شب یمانی ایضاً حمام مین شیاف امیثا ایک جزر بورق نصف جزر قسط ایک جزر نشاستہ ہموزن سب جزا کر اور بعد خوب گرم ہونے بدن کے استعمال اس دوا کا کرین سرکہ ملاکر۔ یہ ساری ادویہ جو مذکور ہوئی ہین انکا لگانا بعد تبخیر اور دھونی لینے مثل کندش اور مویزج کے بہت عمدہ ہے خصوصاً جب غسولات کی ابتدا اوسی قسم کی ہو جو مذکور ہو چکے ہین **چوتھا مقالہ** اون احوال کے بیان مین جو متعلق بدن اور اطراف بدن کے ہین اور اسی مقالہ پر کتاب الزینہ کا خاتمہ ہے **فصل ہزال یعنی لاغری کے دور کرنے کا بیان** (لاغری بدن مین بوجہ نمونے اوس مادہ فربہی کے ہوتی ہے جو غذا سے پیدا ہوتا ہے (۲) یا کثرت استعمال غذائے ملطف سے جس سے خون کثیر بدن مین پیدا بھی نہین ہوتا لاغری ہو جاتی ہے (۳) یا فقط تدبیر غذائے پر اقتصار کرنا جس سے خون پاکیزہ پیدا نہو لاغری پیدا ہوتی ہے مترجم اس فقرہ مین دو احتمال ہین ایک تو ظاہر تھا جو ترجمہ کیا گیا دوسرا نسخہ (علی ما عداہ) کا ہے وہ بظاہر درست نہین ہوتا ہے اور بے ربط ہے مگر شاید اوس سے مراد یہ ہو کہ جس تدبیر مناسب پر عمل کرنا چاہیے اوسکے سوا اور مخالف تدبیر پر اقتصار کرین کہ خون جید پیدا نہو (۴) یا ضعف قوت متصرفہ سے جو غذا مین تصرف کرتی ہے لاغری پیدا ہوتی ہے اور ضعف متصرفہ مین یا بوجہ ضعف ہاضمہ کے ہو یا قوت جاذبہ مین ضعف پیدا ہو کسی فساد کی وجہ سے کہ غذا کو اعضا کی طرف جذب نہ کرسکے اور اکثر فساد مزاج بارد سے پیدا ہوتا ہے (۵) یا سبب سکون کثیر کے جسکی وجہ سے قوت جذب ٹھہر جاتی ہے یا کم ہو جاتی ہے لاغری پیدا ہوتی ہے خصوصاً اگر یہ سکون اور آرام بعد ریاضت معتاد کے ہو کہ طبیعت خوگر اسی کی ہو گئی تھی کہ اعانت سے ریاضت کی جذب غذا کرتی تھی اور اب ریاضت بالکل چھوڑ دینے سے جذب غذا بھی معدوم ہو گیا ہے بلکہ ایسی طبائع مین جذب غذائے معتدل بھی نہین ہوتا ہے (۶) یا سبب لاغری کا یہ ہے کہ جو خون بدن مین پیدا ہوتا ہے طبیعت بدنی کو اوس سے بغض اور نفرت ہے یعنے اوسے قبول کرکے تغذیہ بدن نہین کرتی ہے چنانچہ خون مراری نہایت ناگوار ہے قوت جاذبہ پر بہ نسبت خون رطب مائی یعنے بلغمی کے (۷) یا لاغری کا سبب ہوتا ہے کہ مجال بوجہ ورم کے بڑھ کر مزاحمت جگر کی کرتی ہے پس خون بطرف طحال کے زیادہ منجذب ہوتا ہے اور قوت کبد مین وہن اور سستی بوجہ مخالفت مزاج طحال کے پیدا ہوتی ہے (۸) یا دیدان یعنے کیڑے اندر

بدن میں پڑکے جریان غذاے اعضا کو روکتے ہیں اس وجہ سے لاغری پیدا ہوتی ہے (۹) یا مسامات بدن کی تنگی اور ضیق کے سبب سے لاغری پیدا ہوتی ہے اور تنگی مسامات میں یا اخلاط کی ردارت سے پیدا ہوتی ہے یا اینکہ مسامات تہ بر تہ بلسۃ اور منطبق ہو جاتے ہیں اسلیے کہ برودت یا حرارت نے جو گرد اگرد مسامات کے کسی غلظ وغیرہ میں ٹھہری ہوئی ہے اوسی برودت اور حرارت نے انطباق مسامات کر دیا ہے لہذا یبس اور خشکی بلکہ سمٹ جانا جلد وغیرہ کا ایسا پیدا ہوا ہے کہ اوسنے مسامات کو بند کر دیا ہے اور غذا کو پہونچنے کی راہ نہیں باقی رہی اور یہ انطباق مسامات بسبب برودت کے ہو یا حرارت کے اپنے اپنے علامات خاصہ سے پہچانا جاتا ہے یا تنگی مسامات میں کسی بندش سی مٹی وغیرہ کی پیدا ہوتی ہے جو ہمیشہ بندھی رہے اور مسامات اور مجاری غذا کو ایسا بند کرے کہ جذب غذا نہو سکے۔ خصوصاً جو لوگ مٹی کھانے کے عادی ہوتے ہیں اونکے مسامات کی تنگی بہت زیادہ بڑھ جاتی ہے اور اسی سبب سے وہ لاغر ہو جاتے ہیں (۱۰) یا کثرت تحلل کیوجہ سے لاغری پیدا ہوتی ہے یعنی جسقدر غذا بطرف اعضاے کے پہونچتی ہے بوجہ ریاضات سریعہ کے فوراً تحلل ہو جاتی ہے اور عضو مطلوب التغذیہ میں ٹھہر نہیں سکتی جیسے ہموم اور غموم لینے رنج اور افکار میں اور امراض محللہ میں غذا کا تحلل اسیطرح ہوتا ہے۔ جو بدن ایسے ہیں کہ بہت جلد لاغر ہو جاتے ہیں اون ابدان پر فربہی کا عود کرنا بتدریجہ تدبیر کے جلدی اور آسانی سے ہو سکتا ہے اور جو ابدان دیر میں لاغر ہوتے ہیں اونپر فربہی کا عود کرنا دشوار ہے اونکے واسطے تدبیر فربہی کی فقط لغرض بقاے قوت اور مدارات ضعف کی ہو سکتی ہے کہ اگر غذاے کثیر کا استعمال ہو تحمل کر سکیں اور ہضم ہو جاے جس بدن کی جلد نرم ہو وہ قبول فربہی بعد لاغری کے زیادہ کر سکتا ہے اور تمدید یعنے کھچاو تناؤ کو جلد کے زیادہ قبول کرنے کی لیاقت ایسی ہی بدن میں ہے جسکی جلد نرم ہو۔ آدمی کا لاغری سے محفوظ رہنا اوسکی تدبیر منجملہ اور تدابیر کے یہ بھی ہے کہ ایسے امور کا ارتکاب نہ کرے جنسے ضعف پیدا ہوتا ہے یا جسکے سبب سے گرمی اور سردی کی برداشت کرنے پر متحمل نہیں ہو سکتا ہے اور صدمات یعنی ٹکرانا اور ٹھوکریں اجسام کی زیادہ کھانی اس سے بھی حفاظت کرنی مانع لاغری ہے۔ انفعالات نفسانی اور رنج سے پرہیز کرنا زیادہ بیداری سے بچنا استفراغ اخلاط جو بلا ضرورت ہو یا حد محتاج الیہ سے زائد ہو اور کثرت جماع سے محفوظ رہنا یہ بھی لاغری سے حفاظت کی تدبیر ہے۔ ایسی تدبیر کرنی جسسے غذاے اعضا محتبس ہو جاے اور نفوذ اعضا میں نکر سکے اور محتبس ہو کر غذاے مذکور متعفن ہو جاے اس سے بھی حفاظت کرنی ضرور ہے۔ فربہی میں بہت سے مضار ہیں کہ اونمیں مقام مناسب پر ہم ذکر کرینگے ایسی کیفیت نہیں ہے جیسے کہ درمیان لاغری اور فربہی کی حالت اعتدال میں عمدگی ہوتی ہے پس جب تک فربہی سے کوئی ضرر پیدا نہ ہو اوسے ناپسند کرنا نہ چاہیے اسلیے کہ مادہ حیات حیوانی رطوبت میں ہے جو فربہی کو لازم ہے پھر بھی احتیاط لازم ہے کہ حد افراط پر فربہی نہ پہونچنے پاے گو ابھی تک کوئی آفت بوجہ افراط فربہی کے پیدا نہوئی ہو اسلیے کہ فربہی میں آفت اور ضرر دفعۃً اچانک پیدا ہو جاتا ہے چنانچہ اپنے مقام پر مفصل مذکور ہوگا۔ جب بدن میں خشکی اور ہوا میں یبوست پیدا ہو جاے اوسوقت لاغری ضرور پیدا ہوتی ہے علاج واجب ہے کہ پہلے سبب لاغری پر نظر کریں اور دریافت کریں کہ اسباب گانہ مذکورۂ بالا میں سے کونسا امر سبب اس لاغری کا ہوا ہے اور بعد ادراک سبب کے علاج اوسی کا کریں اور ازالۂ سبب میں کوشش کریں (۱) مثلاً اگر غذا ایسی مستعمل ہو جس سے خون غلیظ اور قوی پیدا نہیں ہوتا ہے تو ایسی غذا تجویز کرنی لازم ہے جو مولد خون غلیظ اور قوی کی ہو اور فقط ایسی غذا پر

قصد نکرنا چاہیے جو خون صالح پیدا کرتی ہے اسلیے کہ ایسی غذا بسا اوقات خون رقیق پیدا کرتی ہے کہ وہ متحلل ہو جاتا ہے اور جزو بدن نہیں ہوتا ہے (۲) اگر بسبب لاغری کا یہ ہو کہ قوت جاذبہ مین کسل اور سستی آگئی ہے اوسی قوت کی تحریک اور تقویت کرنی چاہیے اور اوس سوء مزاج کو دیکھنا چاہیے اگر سوء مزاج واقع مین ہو پھر اوسکی تبدیل کی تدبیر کرنی چاہیے - سوتے سے اوٹھکر بدن کی مالش کرانی قوت جاذبہ کو پیدا کرتی ہے - کبھی احتیاج اسکی بھی ہوتی ہے کہ اور اعضا کی طرف غذا جانے کو روکیں اور عضو لاغر کی طرف اوسی غذا کو لاتین اور جذب کرین اور یہ بات اوسوقت کرنی چاہیے جب دونون اعضا کے جانبین مختلف ہون مثلاً داہنا ہاتھ لاغر ہو اور بایان موٹا ہو اوسوقت ضرور ہے کہ موٹے ہاتھ مین نیچے کی طرف سے پٹی باندھ کر بندش پٹی کی ایسی نہو جو ایذا دہی لکہ اسی قدر کہ مسامات مین تنگی پیدا کرکے غذا کو روکے تب وہ غذا دوسرے ہاتھ کی طرف چلی جاوی گی اور قوت جاذبہ کو مالش سے متنبہ کرین خصوصاً روغن سے جیسے روغن زیت اور موم گرم کیا ہوا اور مالش ایسی آسانی سے کرین جو درد اور ایذا پیدا نہ کرے اور جب ملتے ملتے عضو مذکور مین گرمی آجاے ترک کرین اور پھر جب گرمی مٹ جاے مالش کرین اگر ممکن ہو کپڑے کے بند ہو جانے سے لاغری پیدا ہوئی ہو تفتیح مسامات کرین - اور اگر بدن کو کسی حرارت یا برودت نے گھیر لیا ہے جیسا کہ عنوان مین بیان ہوا ہے اور اسی سبب سے انسداد مسامات ہوا ہے اوسوقت عضو کو ڈھیلا کرنا بذریعہ ترطیب اور استحمام کے لازم ہے جو بذریعہ تسخنات ماکولہ یا مشروبہ کے پیدا ہوتی ہے اور حرکات بدنی اور نفسانی سے سخونت پیدا کرین اگر بوجہ برودت تنگی مسامات پیدا ہوئی ہو اور تبرید اور ترطیب کرنی چاہیے اگر مسامات مین تنگی بوجہ حرارت کے ایسی آگئی ہو کہ انتہا کو گئے ہون - بہتر ہے طریق تسخین اوس عضو کی جو بوجہ برودت کے تسخین قبول نہ کرتا ہو یہ ہے کہ پہلے اوس عضو کی مالش کرین بعد ازان اوسپر محتمر یعنی سرخی پیدا کرنے والی شے رکھین (۴) اگر بسبب لاغری کا ورم طحال ہو پہلے طحال کا علاج کرین (۵) اور اگر دیدان کے سبب سے لاغری پیدا ہوئی ہو قتل دیدان کی تدبیر کرین اور سارے دیدان کالدالین اوبھین اور یہ ہے جو باب دیدان مین مذکور ہو چکی ہین اور بعد اخراج دیدان کے آسایش اور آرام دینے کی تدبیر کرنی چاہیے نرم بچھاون پر سولانا اور سایہ مین ٹھہرانا اور نشاط یعنے دلخوش کن امور سے بروقت دوچار رکھنا اور عطریات کا استعمال اور تھنڈی مشروبات پلانا چاہیے کہ یہ جملہ بدیں بحدے مقوی قوا ہاے طبعیہ ہین کہ تصرف طبعی کو تغذیہ مین اور دفع فضول مین پیدا کرتی ہین اور یہی مرتبہ اُسباب فرہی کا ہے - شراب غلیظ بھی شربا اور طعام جید الکیموس جو قوی اور بنیہ قوت جاذبہ ہو کہ ہضم ہو جاے مسمن بدن ہے جیسے ہریسہ اور جوزیات اور چانول ہمراہ دودھ کے اور گوشت بھنا ہوا کہ اوسمین قوت لحمی متجنس ہو جاتی ہے اور گوشت سخت پیدا کرتی ہے - اور پکایا ہوا گوشت قوی لحم مترہل یعنے ڈھیلا اور متفتت یعنے پھیلا ہوا گوشت پیدا کرتا ہے جو پلپلا ہوتا ہے - بط کا گوشت مسمن بدن ہے اسیطرح گوشت چوزۂ مرغ کا اور تیہو کا گوشت زیادہ فربہی پیدا کرتا ہے اسیطرح لبوب ہمراہ شکر کے - بعد غذا کے حمام کرنا غذا کو بدن کی طرف زیادہ جذب کرتا ہے اور فربہی بھی پیدا کرتا ہے مگر نہانے والے کے جگر مین عمدہ پڑتا ہے خصوصاً اگر ایسا طعام کھا کر حمام کرے جو بغرض فربہی پیدا کرنے کے استعمال کیا گیا ہے اور اسی وجہ سے حصاۃ کا مرض یعنے پتھری کا ایسے لوگون کو زیادہ ہوتا ہے اور جو لوگ باریک رگ از روی خلقت کے ہین اور بعد طعام کے حمام کے خوگر ہون اونکو مرض سدد اور حصات مین مبتلا ہونے کی اولویت ہے لیکن سب آدمی

سبب غذا کرحمام انحطاط

یہ حکم ضرر کا عام نہین ہے۔ یہی لوگ جب اپنی داہنی جانب کسی قدر ثقل اور گرانی کا احساس کرین لازم ہے کہ مفتحات سدۂ جگر جو معروف اور مشہور ہے اونکو فوراً استعمال کرین اور قبل از طعام کہنہ ہمراہ سرکہ اور شہد کے استعمال کرین اور سکنجبین بزوری بھی استعمال کرتے رہین تا اینکہ ثقل مذکور زائل ہوجاے۔ عمدہ وقت حمام کا وہی ہے جو ہضم اولے طعام کے وقت ہو کہ غذا منحدر ہوچکی ہو۔ اسکے علاوہ یہ بھی ہے کہ اکل طعام حمام سے متکلکر بالفصل اسباب فربہی سے ہے۔ کیا خوب تدبیر فربہی کی اکثر آدمیون کے واسطے حمام کرنا ہے خصوصاً اون لوگون کے واسطے جو لاغری مین مثل حالت ذبول کے پڑے ہون۔ واجب ہی کہ استحمام اول ہضم پر واقع ہو یعنے جس وقت کہ غذا معدہ سے منحدر ہوچکی سواے چند اشیاے غذا کے کہ اونکے ہضم استمام مفرہے۔ محرورین کے واسطے دوغ جو میٹھے دہی سے بنایا گیا ہو بہت مسمن ہے۔ منجملہ تدابیر مسمنہ کے خون کا حبس کرنا یعنی کی بندش سے اوس عضد کا جو محاذی عضو لاغر کے دوسری جانب مین ہے (چنانچہ ابتداے صفحہ ماقبل مین مذکور ہوچکا اور یعنی کی بندش نیچے عضو کے کرنی چاہیے اگر سوے عضو فربہ ہو یا اوسکی فربہی مطلوب نہو مثلاً ساعد اگر مہزول ہو اور کف دست لاغری سے بچا ہوا ہے اوسوقت بندش یعنی کی رسغ پر کرنی چاہیے۔ یا عضد تو لاغر ہے اور کف اور ساعد بحال خود سالم ہین اوس وقت بندش یعنی کی مرفق پر ساعد سے اوپر کی طرف چاہیے۔ مسمنات بدن سے بعض تدابیر متعلق بہ ریاضت ہین۔ ریاضت کی وہی قسم فربہی پیدا کرتی ہے جو نرم اور رطبی ہو لینے دیر مین کیجاے اور معذلک حد اعتدال پر ہو اور دلک سریع کی جو یا رچہ یا خشونت سے کیا جاے اور تھوڑی سی مالش ہو اور وہ بھی صلابت اور نرمی مین معتدل ہو اور اوسکے بعد ریاضت باعتدال واقع کرے اور اوسکے بعد استحمام بھی کرے اور پھر مالش معتدل نرمی اور سختی مین کرے اسقدر کہ قوت متفرقہ متنبہ ہوجاے اور مالش کی حد اسیقدر ہے کہ جلد پر گرمی یا سرخی آجاے پھر تھوڑا ٹھہر کر بدن کو پونچھ اور دلک یا بس یعنے سوکھی مالش کرا ئے بعد اسکے لطوخات مسمنہ کا استعمال کرے۔ تبدیل آب و ہوا کی تدبیر فربہی مین واجب اور اہم ہے اسلیے کہ اکثر آب و ہوا کی خرابی سے لاغری پیدا ہوتی ہے۔ مسمنات مین سے چند لطوخات ایسے ہین جو بعد تحریک اعضا اور اعضا کے سرخ کرنے کے مالش وغیرہ سے لگاے جاتے ہین جیسے زفت کہ یہ تنہا مسمن ہے اگرچہ شدید السیلان ہو یا زفت کو ہمراہ کسی روغن کے اتنا روغن جو زفت کو سیلان مین لاے استعمال کرین کہ نہ تحریک جاے اور کبھی تنہا زفت کو آگ مین گرم کرکے جب پگھل جاے استعمال کرتے ہین کہ چمٹ جاے اور جب منجمد اور بستہ ہوجاتا ہے چھوڑا لیتے ہین کہ یہ ترکیب جذب غذا کرتی ہے اوسی عضو کی طرف جس پر یہ لگایا جاے اور غذا کو اوسی عضو مین بند کردیتی ہے۔ اور قوت جاذبہ کو متنبہ کرتی ہے اور اگر برودت بسبب ضعف کی عارض ہوا اوسے دور کرتی ہے یا انسداد مسام کی بسبب برودت عارض ہوئی ہو اوسے بھی زائل کرتی ہے اور لزوجت اور خونت پیدا کرتی ہے اور اسقدر بیوست مسامات ہوجاتی ہے گویا کہ مستحیل ہوگئی جزو عضو کیطرف کہ اوس سے جدا نہین ہوتی۔ جب گرمیون کی فصل مین اسکا استعمال کرین واجب ہی کہ روزانہ ایک ہی مرتبہ لگائین اور جاڑون مین دو مرتبہ۔ اور جس فصل مین زفت کا لطوخ کرین ملاحظہ کرنا چاہیے کہ اوسکی جسیدگی عضو مین بسرعت ہوتی ہے یا دیر مین اور عضو مذکور مین سرخی اور دیگر آثار مین سرعت اور بطو کا خیال کرین۔ اسلیے کہ اگر زفت کا اثر جلد اور بسرعت ظاہر ہو پھر اوسکے چھوڑانے مین دیر نہ کرنی چاہیے بلکہ جلد اوسے چھوڑا لینا لازم ہے بلکہ بیشتر تو اسیقدر کافی ہوتا ہی کہ گرم گرم

اوجرا سکو لگایا اور ادھر جب سرد ہو گئی چھوڑ الیا۔ کبھی زفت کو لگانے سے پہلے دلک سریع اور خفیف جو بصلابت ہو نافع ہوتا ہے اور دلک کرکے بعد ازان طلای زفت کرتے ہین ۔ یا عضو لاغر کو پہلے بید کی چھڑی سے جو ہموار ہو اور اوسمین گرہ یا شاخین نہون بلکہ خوب چکنی اور ہموار ہو خصوصاً اوسمین کسی قسم کا روغن لگا کر اسقدر چوٹ لگاین کہ عضو مذبول سرخ ہو جاے اور پھول جاے اوسکے بعد زفت کو لگاین اسلیے کہ زیادہ مالش اور زیادہ چوٹ لگانی محلل عضو ہے جو خلاف مقتضاے ہے لہذا معتدل مالش اور چوٹ لگانی کے بعد زفت کو آتش معتدل کے قریب گرم کرکے لگاوین جس وقت منجمد ہو جاے اور سرد ہو دفعتہً چھوڑ الینا چاہیے اور بہتر یہ ہے کہ قبل زفت لگانے کے عضو پر گرم پانی جسمین بقدر لذع بھی ہو ڈالا جاے بعد اوسکے زفت کا لطوخ کرین ۔ آبہاے کبریتی اور قلزی یعنے پانی زمین ہاے بے گیاہ کے یہ بھی اگر مدبن پر ڈالے جائین جذب غذا ظاہر بدن کیطرف کرتے ہین جالینوس کہتا ہے مین نے ایک شخص کو دیکھا کہ اوسنے اسی تدبیر سے ایک لڑکے کو فربہ اسقدر کر دیا کہ وہ لڑکا سمین الاوراک یعنی فربہ سرین ہو گیا اور تھوڑے زمانہ تک اس تدبیر کو اوسنے کیا تھا ۔ جسکو بوے زفت ناگوار ہو چاہیے کہ آب سرد کا استعمال کرے اور سارے جسم پر بھند ھا پانی پہونچاوے یا عضو خاص پر بہترین اوقات آب سرد کے استعمال کا وہی ہے جس وقت لطوخ زفت یا لطوخ دیگر بدن پر لگایا جاے کہ اوسوقت آب سرد کے پہونچانے سے کیا عجب ہے کہ قوت جاذبہ خون کو بہت جلد جذب کرے ۔ اگر فربہی کی تدبیر زمانہ دراز تک کچھ اثر پیدا نہ کرے گھبرا اور نا امید ہو کر تدبیر سے دست بردار نہ ہونا چاہیے بلکہ واجب ہے کہ مواظبت اور مداومت استعمال لطوخات وغیرہ کی کرے اور خرقہ ہاے سخت سے دلک اور مالش کرانے اور آب گرم کو بدن پر ڈالا کرے اوسکے بعد ہاتھ سے مالش کرے اوسکے بعد زفت کا لطوخ لگائے کبھی سوا ے مالش کے اور ذریعہ سے بھی جذب خون کا کرنا مناسب ہوتا ہے بلکہ ادویہ محمرہ جیسے حاقر قرحا اور کبریت اور ثافیسا وغیرہ سے جذب خون کی تدبیر کیجاتی ہے ۔ اعضاے بدنی مین سے بعض عضو ایسے بھی ہین جسکے فربہ کرنے مین غذاے معتاد سے زیادہ کی ضرورت ہوتی ہے اسلیے کہ اونمین حصہ غذا جو پہونچتا ہے زیادہ تحلیل پایا جاتا ہے اور فربہی آنے مین مادہ بقیہ تحلیل شدہ سے وہ عضو محتاج ہوتے ہین خصوصاً کہ دلک اور مالش سے کبھی تحلیل بھی پیدا ہوتی ہے اب لازم ہے کہ ہم ادویہ متناولہ اور حقنہاے مناسبہ کو بیان کرین ۔ کھانے پینے کی دواؤن سے غرض یہ ہے کہ مضم غذا پیدا ہو اور جس غذا کا معدہ مین کیموس ہو معاہین تھوڑی دیر قوت ماسکہ غذا کو روکے اور دوا کے اثر سے تنفیذ غذا کی رگون کی راہ سے جاز کرے ہموار یہ اثر مدرات معتدلہ سے پیدا ہوتا ہے خصوصاً جب وہ مدرات اثناے طعام مین خواہ بعد طعام کے مستعمل ہون تھوڑی دیر بعد بعد ازان اوس غذا کو بستہ کرنا عضو منزول مین درکار ہے اور یہ اثر ادویہ میبردہ اور مخدرہ سے جیسے بھنگ وغیرہ اور ادویہ خاصہ وہ معتدل مزاجون کے واسطے بہت برتر اشیا ہین ترتیب جید بادام اور بندق مقشر اور حبۃ الخضرا اور پستہ اور شہد انج اور حب صنوبر کبار شہد مین ملا کر گولیان برابر جوز کے بنائین اور ہر روز بقدر پانچ جوزات کے دن جوزات تک استعمال کرین اور اوسکے اوپر شراب پیین یہ دوا فربہ بھی کرتی ہے اور رنگ بھی اچھا پیدا کرتی ہے اور مقوی باہ بھی ہے ایضاً ایک رطل مغز بادام شیریں اور پانچ اوقیہ عنزروت کو گاے کے مکھن مین ملائین جو تازہ ہو اور پھر اسکی قرص بنا لین اور صبح شام کھایا کرین ۔ یا بندق مقشر اور حبۃ الخضرا اور سمسم اور خشخاش ہموزن لیکر کسیلا لینے جب اوسکی نصف جز قند سفید

ہمورن سکے ہر ایک صبح کو اور بروقت سونے کے خوب ساکھایا کرین بیس درہم تک ترتیب جو منسوب ہے
حکیم کندی کی طرف چہارم کیلچہ ہار ملحم بیدانجیر مقشر کو لیکر آہستہ آہستہ پیسین اور دو رطل شیر دوشیدہ تازہ اوسمیں
ڈالین جتنا زیادہ آٹا اوسمیں گوندھ سکے گوندھین اور پھر اوسکے قرص برابر لینے لگیان بنالین کہ وزن ہر قرص کا دو درہم اوقیہ کا
ہو اوسکے بعد پختہ کرین اور سوکھا ڈالین ہر روز دو قرص کوٹ کر تناول کیا کرین ترتیب جید جولاغری مئی کی خورش اور
سدرہ ہائے اطراف جگر سے اور بوجہ صفار یعنے مرض پیلیہ سے پیدا ہوا اوسکے واسطے یہ نسخہ ہے ۔ زبیب جید لیکر اوس میں
بقدر چہار چند وزن کے پانی ڈالین اور اتنا جوش دین کہ آدھا پانی جلجائے اور ہر قفیز پر زبیب کے دو رطل خبث الحدید
اور ایک کف اجوائن اور ایک کف دست برابر شکر اور ایک کف دست صعتر ڈالین جب دو روز یا تین روز خوب تر رہے نہار
بقدر ایک رطل کے پی لین اور تین گھنٹہ کے بعد روٹی ہمراہ کامح کبر اور کراث کے تناول کرین اور نبید قوی اوسکے اوپر
بقدر ایک رطل کے استعمال کرین پھر جب سات گھنٹہ گذر جائین گوشت فربہ کا استعمال کرین اور اوسپر تین رطل نبید قوی
تناول کرین کہ یہ ترکیب قوی مزاجون مین تاثیر عجیب کرتی ہے اور رنگ اچھا پیدا کرتی ہے ایضاً کثیرا اور تخم خشخاش اور
جوز جندم اور بہمن اور کبر اور کہرا اور زرنباد اور مناث ہر واحد ساڑھے تین درہم سبکو کوٹکر مسکہ مین جوش دین اور اوسپر دو من
آرد نخود اضافہ کرین اور ہر روز تیس درہم تک تناول کرین اور ہمراہ اوسکے روغن زرد مین دودھ اور شکر ڈال کر جسو پختہ کرین
اور بعد اسکے تناول کے استحمام خفیف بھی کرنا چاہیے ایضاً مغاث پچاس درہم خریق بیض بیس درہم کثیرا چالیس درہم زرنباد تیس درہم
چھاہین اور سوم حصہ مجموع کے خبہ سمید اور سیقدر یعنے ثلث مجموع کی لوز مقشر اور ثلث اس مجموعہ کا وزن شکر سلیمانی
اضافہ کرکے ہر روز بقدر بیس درم بھیڑ کے دودھ مین اوشیرہ انگور کہ دو لونکا وزن ایک رطل کا ہو حسو بنا کر استعمال کرین
ادویہ فربہی آور کی تفصیل مین منتخب یہی لبوب ہین اور روٹیان دوالمی ہوئی اور کندر اور کسیلا خصوصاً ہمراہ سویق کے
اور کسیلا علاوہ نفع تسمین کے سویق کے نفخ کو دور کرتا ہے اور حب سمنہ بھی اسیطرح مفید ہے مگر معدہ مین دیر تک ٹھہرتا ہے
اور مغاث اور زرنباد اور بہمنین اور جملہ ادویہ جو محرک منی ہون جیسے بلبوس اور کرسنہ اور قرنبا وغیرہ یہ ایک دوا ایسی ہے
گویا بالخاصہ فربہی پیدا کرتی ہے شہد مکھی پکڑ کر خشک کرین اور کوٹکر ہمراہ سویق کے استعمال کرین اور گرم مزاج کو بہت
مفید ہے تدبیر جید واسطے محرورین کے دوغ رائب حلو لینے مٹھہ میٹھے دہی کا وہ دہی جو اچھی طرح بستہ نہ ہوا ہو اور نہ
موسمین ترشی تمامین کی موثر ہوئی ہو بلکہ ابھی اوسکا بستہ ہونا شروع ہی تھا اور دہنیت اور آبی تھی اوسیوقت اوسکی
چھاچھ لینے مٹھا بنامین تاکہ بوجہ سبکی کے سریع النفوذ ہوا ایسے مٹھہ کو مہزول بقدر نصف رطل کے پی جاے اور تین گھنٹہ
صبر کرے تاکہ یہ مٹھہ خوب ہضم ہوجاے پھر دوبارہ اسی قدر تناول کرے اور غذا کو رات تک ٹالتا رہے اور رات کو جزہ ہائے
فربہ مرغ کی غذائین اختیار کرے اور اگر متحمل ہو تو شراب رقیق ابیض کا بھی استعمال کرے پھر اگر قبل از وقت عشا
کے استحمام کرے غذا اور شراب کے پہلے اور تھوڑا سا نبیذ رقیق اور صافی بہ قدر ایک قدح کے پی لیا ہو اور حمام سے
نکل کر غذا اخیر شب تناول کرے یہ بہت اچھی تدبیر ہے نسخہ دیگر نخود کو لیکر دودھ مین تر کردے ایک شبانہ روز تک
اور ہر روز دودھ بدلا کرے اور شبانہ روز سے زیادہ چنے کو اسیطرح دودھ مین پرو دہ کرین یہ بھی جائز ہے اوسکو بعد

بادام تخم خشخاش مغز خیار تخم خربزہ سپید ہر ایک اجزاء مساوی ہر واحد دو تولہ ہم اور بادام مغز پستہ مغز چلغوزہ ہر ایک بیس عدد ہم سب کو باریک پیس کر بعد روز اسکی کیک سے بیس درم ہم لیکر شیرازہ یا روغن بنفشہ یا گاؤ زبان میں ملکر پلاؤ بعد از ان آبزن میں استعمال کریں اسقدر کہ متحمل ہو **ایضاً** روغن حلیسا ایک طل پانچ نرم آنچ سے اسقدر پکائیں کہ پانی جلجائے اوسمیں ایک وقیہ قند ملاکر اور ایک وقیہ روغن زرد اضافہ کرکے اور روغن کنجد اسیقدر ڈالکر پھر جوش دیں اور بطور حسو کے بنا کر تناول کریں **ایضاً** آرد نخود آرد باقلی اور جو اور چاول سبکو ہموزن لیکر مشور مقشر خشخاش سپید مونگ مقشر ہر واحد بقدر نصف وزن ہر ایک اجزاء مذکورہ کے گندم کوفتہ کنجد مقشر نصف جز شکر دوچند طبیا کریں بھیڑ کے دودھ میں اور صبح کو تناول کریں **ایضاً** بھنگ کو پہلے پانی میں شبانہ روز تر کریں بعد ازاں پانچ میں جوشیدہ کریں اوسکے بعد پانی کو بقوت تمام نچوڑ ڈالیں اور سایہ میں سوکھائیں اور بعد خشک ہونے کے ایک وقی میں بھر کر تنور میں کسی انیٹ پر رکھکر پکائیں جب روٹی سرخ ہوجائے گویا کہ گدر خرما ہے دوائے مذکور کو روٹی سے نکالکر پیسیں اور اسمیں سے دو مثقال یا دس قیتیہ لیکر روٹی میں آمیختہ کریں جو خشخاش اور کنجد سے طیار کی ہے اور صبح شام تین کف اسمیں سے تناول کریں **دوائے عجیب** بھنگ کو پانی میں بدستور سابق تر کرکے دھو ڈالیں اور سایہ میں خشک کریں اور مسکہ اور پراوسکے چربی دیں اور اسقدر بریاں کریں کہ پیسنے کے قابل ہوجائے پھر بعد پیسنے کے چہار وزن اوسکے لوز مقشر اور اوسیقدر جوز اور ہموزن شکر ملائیں اور بروقت سونے کے پانچ درہم تناول کریں۔ یہی مزوّلین اور لاغر آدمی انکو کافی ہے **عنب الثعلب** ورکا ہوا و روغن اور گوشت تیہو یہ سب شیاف کرکے اور انکے لیے ہیں۔ اور جو لوگ بہت زیادہ لاغر ہوگئے ہیں اونکو علاج مرطب کی (جنکا بیان مرض دق میں ہم کر چکے ہیں) حاجت ہوگی **ازین قبیل یہ دوا** سرد مزاج والوں کے واسطے ہے۔ خربق سپید تودری بیخ تخم خشخاش ابیض ہر واحد دو درہم بورہ صنوبر ہر واحد تین درہم حب سمنہ چاور ہم سونجان بزر البنج حاقر قرحا خولنجان بہمن سپید ہر واحد ایک درہم کسیلا پانچ درہم نخود ابیض ایک مکول پہلے نخود کو دودھ میں بھگو دیں کہ پھول جائے بعد ازاں سایہ میں خشک کریں پھر بریاں کریں اور مثل سویق کے پیسیں اور سب اجزا کو یکجا کریں اور آٹھ مغز روغن گاؤ اور سیر ڈالیں اور دس چمچہ صبح اور اسیقدر شام کو تناول کریں اور اوسپر دودھ پیا کریں **دوسرا نسخہ جو معروف ہے** حرف ابیض آرد نخود آرد باقلا ناخواہ ہر واحد انجبار کسیلا دو جزر زیرہ کرمانی اور فلفل ہر واحد نصف جز سبکو پیس کر تنور میں مثل روٹی کے پکائیں اور خشک کریں اور ہموزن اوسکے جز سمید اضافہ کریں اور ہر روز مثل ستو کے ہمراہ دودھ کے استعمال کریں یا کسی شوربا ہی روغن دار میں ڈال کر قبل از طعام کے استعمال کریں **شراب انجبین کے واسطے** کسیلا پانچ درہم لیکر دو رطل شراب پاکیزہ پر کہ جسمیں ترشی نمود ڈالیں اور تین قدح اوسکا تناول کریں صبح اور شام یعنے رات کو سوتے وقت اور ہر درہم ایک قدح پیا کریں اور اوسکے بعد سویق کا استعمال کرنا چاہیے۔ لعقہ بریہ سویق میں ڈال کر زیادہ نافع ہے کہ ایسے لوگوں کی ترطیب کرتا ہے اور فربہی بھی پیدا کرتا ہے مگر اوسمیں حرارت زیادہ ہے۔ ازین قبیل جو لوگ خشکی اور یبوست کیوجہ سے لاغر ہوگئے ہوں اونکا علاج مرطبات معلومہ اور تدبیر موقوفین سے کرنا چاہیے اوسکے بعد وہ تدبیر جو محرورین کے واسطے مذکور ہوئی ہے اور جن لوگوں کو ہمراہ حبس کے برودت بھی ہو لازم ہے کہ دق ہر درم لینے دق شیخوخت کا علاج کیا جاوے حقنہ جو بکار آمد ہیں وہی ہیں جو گردہ کو فربہی دیں جیسے بھیڑ وغیرہ کا دودھ خصوصاً اگر اوسمیں تھوڑا سا گندہ بیروزہ شریک کیجائے اور حقنہ ہائے مرکبہ اسی اثر کے باہ کے

مقام پر مذکور ہو چکے مگر ایک نسخہ کو یہان بھی لکھتا ہون حقنہ فربہ بکرے کی بھری لیکر خوب صاف کرین اور اوسکے بعد خوب کوٹ ڈالین اور نصف رطل الیہ اور دو رطل دودھ اوسپر اضافہ کرین بعد ازان گندم اور ارزن اور مخلوط اوبلے ہوئے ہر ایک چہارم رطل اسطرح لین کہ پہلے ان حبوب کو پانی مین خوب ملالین اور اس ہریسہ کو مع پانی کے اوراجزا پر ڈالین اور پھر سبکو پکائین تنور مین تا اینکہ خوب گل جاے اور سبکو چھانین اور شوربای روغن دار تین اوقیہ اور دسم دو اوقیہ رقیق لوز اور آرد جوز تین ہر واحد ایک وقیہ بڑھاکر احقان کرین اور فوراً اوسی حالت سے سو رہین

فصل تسمین عضو عضو کی جداگانہ ہر ایک عضو کو فربہ کرنے کا طریقہ مثلاً ہاتھ پاون ہونٹھ اور ناک اور قضیب وغیرہ کا عضو

کی فربہی ممکن وہی ہے جو دلک اور مالش سے اوس عضو کی ہوگی اور مشروب کوئی چیز ایسی نہین ہے جو خاص ایک عضو سے تعلق تسمین کا رکھتی ہو بلکہ وہ تمام بدن کی تسمین عموماً کریگی ۔ البتہ عضو خاص ۔ کی تسمین اسی طرح ہوگی کہ غذا کو خاص اوس عضو کیطرف جذب کرین اور اوسی عضو مین ہضم دین اور غذا کو بطرف طبع عضو غذا کے پھر دین کہ مناسبت پیدا ہو جاے ۔ اور یہ امور جیسا کہ اوپر مذکور ہو چکا دلک محمر باخشونت سے پھر اوپر محمرہ پھر دلک محمر پھر دلک قوی کرنے سے اوسکے بعد آب فاتر کی ریزش اوسکے بعد رفت کا استعمال کرنا اس سے حاصل ہوتا ہے ۔ بعض لوگ علق بری کو جو کہ مہاے سرخ مین قائم مقام رفت کی تجویز کرتے ہین اور اوپر معلوم ہو چکا کہ رفت کا استعمال کیونکر کرنا چاہیے ۔ مادہ کا عضو مطلوب کیطرف متوجہ کرنا بس اتنی ہی تدبیر سے ہو سکتا ہے کہ اور عضو کیطرف جانے کی راہ بند کیجاے اور اسی عضو کیطرف کی راہ کھلی رہے یا مقسم غذا یعنے جہان سے تقسیم غذا کی ہوتی ہے اوسی جگہ راہ آمد غذا عضو مخصوص کی کھول دیجاے اور دوسری طرف کی بند کیجاے اور یہ سب امور بخوبی بیان ہو چکے ہین بعض اعضا کو اعمال حدید یعنے لوہے کے آلات سے اعمال چند کرنے کی بھی حاجت ہوتی ہے جیسے ہونٹھ اور ناک اور کان اور دیگر مقامات مین اسکا بیان ہو چکا ہے ۔ اطبا نے کہا ہے کہ اگر ہونٹھ اور ناک ناقص ہون لازم ہے کہ وسط کو تراش ڈالین اور جلد کو ہر دو جانب کی چھیل کر جو گوشت بچ رہے اوسے اور سخت ہو گیا ہو اوسی کاٹ ڈالین پس ہونٹھ بڑھ جائیگا اور تقلص یعنے سمٹائین اوسکا جاتا رہیگا ۔

فصل فربہی کے عیوب کا بیان حد سے زیادہ فربہی بدن کے لیے بمنزلہ بیڑیون قیدی کے ہے کہ حرکت اور نہوقت یعنی برخاست

اور تصرف بدنی سے باز رکھتی ہے عروق مین ایسی تنگی پیدا کرتی ہے کہ روانگی روح کی اندر عروق کے دشوار ہو جاتی ہے اور ایسی جمود اور کمی حرکت سے روح کی حرارت غریزی روح کی قریب بھبھی اور منطفی ہونے کی ہو جاتی ہے اور یہی سبب ہے کہ فربہ آدمیون مین نسیم ہوا یعنی سانس بھونکنے نہین پاتی کہ اونکے مزاجون مین فساد آجاتا ہے (اور ہمیشہ خواہ اکثر) اونکی نسبت بھی خوف رہتا ہے کہ خون اونکے بدن کا کسی تنگ راہ سے خارج بدن کی طرف برامد نہو اور بیشتر کوئی نہ کوئی رگ اونکے بدن کی ایسی پھٹ جاتی ہے اور اسقدر خون دفعۃً اوس سے نکلتا ہے کہ اونکو قتل کرتا ہے اور اثنای روانگی مین ایسے خون مہلک کے خواہ اوس سے کسیقدر پہلے ضیق النفس اور خفقان اونھین عارض ہوتا ہے ۔ پس ایسی حالت مین انکا تدارک بذریعہ فصد کے کرنا چاہیے ۔ ایسی ہی فربہ آدمی خلاصہ زبون حالی اونکی بھی ہے کہ ہمیشہ مرگ مفاجات پر آمادہ رہتے ہین ۔ اور جو فربہ کہ حد بالغ فربہی کو پہونچ گئی اونھین موت جلد تر آتی ہے خصوصاً اگر ابتداے سن مین فربہ ہوئے ہین کہ اونکی رگین بہت باریک

اور تنگ ہو جاتی ہین اور وہی لوگ معرض آفات فالج اور سکتہ اور خفقان اور ذرب کی بھی ہوتے ہین ذرب یعنی اسہال کا مرض لوگ بسبب رطوبت کے عارض ہوتا ہے اور وہی لوگ اکثر سوء تنفس اور غشی اور حمیات ردیہ مین مبتلا ہوتے ہین ۔ بھوکھ اور پیاس پر بالکل ان مین صبر نہین ہوتا ہے اسلیے کہ منافذ فرح مین اونکے تنگی ہوتی ہے اور برودت مزاج پر غالب ہے اور خون مین کمی ہے اور بلغم کی کثرت ہے ۔ کوئی آدمی فربہی کی حد زائد پر نہ پہونچیگا مگر یہ کہ بارد مزاج ہو گیا ہو اور اسی سبب سے وہ لوگ لاولد رہتے ہین اور قوت جماع اونمین کم تر ہوتی ہے اور منی بھی اونمین کم پیدا ہوتی ہے ۔ یہی حال فربہ عورات کا ہے کہ وہ حاملہ نہین ہوتی ہین اور اگر کبھی حاملہ بھی ہو جاتین تو اسقاط جنین کر دیتی ہین اور شہوت بھی اونمین ضعیف تر ہوتی ہے ۔ ایسے ہی فربہ زن و مرد اگر اونکا علاج کسی مرض کا بذریعہ ادویہ کے کیا جاے اثر دوا کا رگون مین ہو کر اونکے اعضا تک غالبًا نہین پہونچنے پاتا ہے مگر بہت قلیل اثر کہ جسکا پہونچنا اور نہ پہونچنا برابر ہے اور جب مریض ہوتے ہین جلد اچھے نہین ہوتے اسلیے کہ جن کی قوت اونکی ضعیف ہو فصد کھولنی اونکی دشوار ہے مسہل دینے مین اونکے خطرہ ہے کہ بیشتر ادویہ مسہلہ سے تحریک اخلاط ہو جاتی ہے اور بعد تحریک کے اون اخلاط کو راستہ نفوذ کا بطرف عروق کے ملتا نہین کہ تنگی اور پری عروق کی مانع نفوذ ہے اسی سبب سے مسہل سے اونکی تلف جان کی نوبت پہونچتی ہے پھر اگر دوا ے مسہل نے کسیقدر تحمل بھی کیا سوا ے ایذا دہی کے اور کوئی نتیجہ بہتر تب نہوگا ایسے کہ حار عزیزی اونکا بوجہ ضیق منافذ کے ضعیف ہے ۔ اور ہمنے بیان کیا ہے کہ فاضل اور عمدہ حالت مین وہی ہے جو لاغری اور فربہی مین معتدل ہو خصوصًا سن پیری مین اگرچہ کہ اور تکلیف وہ ہے اور حرکت سے بوجہ ضعف کی مانع ہوتی ہے مگر اوسکو ہمراہ وجود دلایل رطوبت کے ہوتے ہین اوسی سبب سے طول عمر کی بشارت دیتی ہے

فصل لاغر کرنے کی تدبیر

فربہی کی تدبیر سے مخالف تدبیر کرنے سے لاغری پیدا ہوتی ہے مثلاً غذا مین کمی کرنی اور عقب حالت گرسنگی کے حمام اور ریاضت شدیدہ کرنا ۔ اور بھوکھ لگنے پر بھی دیر تک غذا نہ دینا اور غذا بھی ایسی ہونی چاہیے جسمین تغذیہ بدن کم ہو یا اقسام غذاے خشک اور تیز اور شور نمکین مثل عدس اور کوامخ یا وہ غذائین جو کہ سرکہ ملا کر طیار ہوتی ہین روغن اونکو خبز خشکار اور بقدر ضرورت دینی ممکن ہو اور لازم ہے کہ تو ابل حارہ اونکی غذائین بروقت پکانے کے زیادہ ڈالی جائین ۔ اون لوگون کی تقلیل غذا پر زیادہ چرب اور روغن دار کھانے سے بھی ہو سکے علاوہ اون اوصاف کی جو اوپر مذکور ہو چکے اسلیے کہ زیادہ روغن دار غذا بہت جلد اعضا مین سیر ہو جاتا ہے خصوصًا یہ لوگ کہ انکی بھوک تو خود ہی کم ہے اور شہوت ضعیف ہے اور چاہیے کہ طعام اونکا ایک ہی مرتبہ ہو یعنی بدفعات نہ دیا جاے اور اگر کوئی وہ مجتمع معلوم ہو اوسکی تحلیل پر اعانت کرنی چاہیے اسطرح کہ ریاضات عنیفہ اور درشت سے بدن اونکے متحلل اور ڈھیلے کرنے چاہئین کپڑے خشونت دار اور کھردرے اسیطرح فرش خواب بھی خشونت دار تجویز کرنا چاہیے آب سرد کو بدل آب گرم کا استعمال اور ہواے سرد کی جگہ ہواے گرم تکثیف مسامات کی فکر ہمیشہ کرنی چاہیے کہ مسامات بند ہو جائین اور بدن متحصف ہو کر لینے سمٹ کر قشعریرہ پر آمادہ ہو پس قبول غذا نکرے گا اور تحلل معتدل سے اونکے بدن کو روکنا چاہیے کہ یہی تحلل مقدمۂ انجذاب ہے غذا وغیرہ کا پھر اگر فصل گرما ہو بدن کھلا رکھنا چاہیے تاکہ تحلل زیادہ ہو کہ جسقدر غذام غیرہ جذب ہوتی ہے اوس سے زیادہ تحلل پیدا ہوگا ۔ اور استفراغات اور قے غیر معتدل کا التزام رہے اسلیے قے جو معتدل ہے قبل طعام ہو یا بعد طعام اوس سے تسمین بدن پیدا ہوتی ہے ہان زیادہ قے کرنے سے لاغری

پیدا ہوتی ہے ۔ جو مزاج معدث فربہی کا کسی بدن مین ہے اگر وہ مزاج بارد ہو تو اوسکا ازالہ تسخین سے کرنا چاہیے اور اگر حرارت معتدلہ معدث فربہی کی ہو اوسکا ازالہ برودت خواہ حرارت مفرطہ کیطرف کرنا چاہیے اسلیے کہ اکثر زائد از حد فربہی کی دور کرنے والی حرارت مفرطہ ہوتی ہے اور برودت سے ایسا ہی اثر پیدا ہوتا ہے اور یہ تبدیل مزاج استعمال ادویہ ملطفہ سے ہوتی ہے اور حار مزاج کے واسطے بھی ادویہ ملطفہ نافع ہین ۔ واجب ہے کہ اونپر تحمل ریاضات سخت اور دوڑ شت کا اور استفراغ کرایا جاوے اسلیے کہ یہ دونون تدبیرین اخلاط مین تین طرح کے اثر کرتی ہین اور ہر ایک اثر لاغری پیدا کرنی مین یوں معین ہے (۱) اشارہ ہے کہ خلط بدن کی ترقیق پیدا کرنا اور انقاد یعنے بستگی سے خلط کو دور رکھنا کہ اسی وجہ سے وہی معرض تحلیل مین آجاتی ہی (۲) اشارہ ہے کہ ادرار پیدا کرکے اخلاط کو غیر جہت عروق سے براہ بول دفع کرنا (۳) اشارہ ہے کہ خون مین ایسی حدت پیدا ہوتی ہے کہ اوس خون کو قوت جاذبہ نا پسند کرتی ہے اور جذب بدن نہین ہوتا ہی اور یہ ملطفہ اکثر اوقات وہی دوائین جو امراض مفاصل مین بکار آمد ہین تجویز کیجاتی ہین اور وہی ادویہ ادرار بول پر زیادہ قوت رکھتی ہین ۔ گروہ ادویہ معتدلہ نہونی چاہین کہ جب مخلوط بہ غذا ہوجائین غذا کو ہمراہ لیکر عروق کیطرف توجہ کرین اور توجہ مواد کی رواضع عروق کی طرف خولہ ناحیہ بول کیطرف نکر سکین ۔ ہان اگر ہضم ثانی کے بعد مستعمل ہون تو البتہ جلد پرایا دغذا کرتی ہین اور اسوقت اونکا فعل اولی شروع ہوتا ہے ۔ بلکہ وہ ادویہ ملطفہ یہان مناسب ہین جو اخلاط سے متمیز رہین اور جذب اخلاط کرین سواے جہت عروق سے تاکہ عروق بدستور گرسنہ رہین اور جملہ افعال جو لاغری پیدا کرنے مین درکار ہین عروق ہی صادر ہون ۔ نہی ادویہ اور ارضیض بھی کرتی ہین اور بقوت مدر حیض ہوتی ہین اور اسی وجہ سے لاغری پیدا کرتی ہین معین ہین عورات کے واسطے یہ ادویہ جیسے حبقیانا اور تخم سداب زراوند مدحرج فطراسالیون جعدہ سندروس مین بھی قوت لاغر کرنی کی ہے مخالف قوت کہرباکی ۔ اور لک مغسول مین قوت لاغری پیدا کرنے کی عجیب تر ہے اسیطرح تخم کرفس ۔ اور زاج بھی لاغری پیدا کرتی ہے اور قوی الاثر ہے مگر اوسکے استعمال مین خطرہ ہے مرزنجوش بھی موثر ہی لاغری پیدا کرنے مین مترجم ایک نبات ہندی جو بنام جٹ چٹہ مشہور ہے اور کہین کہین انجھا جھاڑا بھی کہتے ہین اوسکی بالیان جو کپڑون مین لپٹ جاتی ہین اونکے اندر مغز نکلتا ہے جیسے چاول اوسکی کھیر دودھ مین پکاکر کھانے سے سقوط استسقا الی درجہ ہوتا ہے کہ مریض چلہ کشی کر لیتے ہین اور جوع کلبی مین مجرب ہے اس غذا سے بھی لاغری اچھی طرح پیدا ہوتی ہے یہ دوا یاد گار مترجم سے درج ترجمہ ہوتی ہے **متن** مرکبات ادویہ **صفت دواے مرکب** زراوند مدحرج ایکدرہم قنطوریون دقیق دو ثلث درہم کے حبقیانا رومی جعدہ فطراسالیون لج الاغاعی ہر واحد تین درہم سب ادویہ ایک خوراک ہے **دواے قوی** بیخ قثار الحمار بیخ خطمی بیخ جاوشیران سب کو بوزن ایکدرہم لیکر استعمال کرین **ایضاً** تخم نانخواہ تخم سداب کمون ہموزن ہر سہ جزو مرزنجوش خشک اور بورہ چہارم جزو لک مغسول ایک جزو مقدار شربت ہر روز بقدر ایک مثقال کے ۔ ادویہ ملطفہ مین سے سرکہ اور مرکبی نہار استعمال کرین مگر جو شخص کہ ضعیف العصب ہو اور جسکے زخم مین کسی طرح کی ایذا ہو اوسے لازم ہی کہ سرکہ سے پرہیز کرے ۔ نہار اور منہ کہ شراب پینے سے بھی کبھی لاغری پیدا ہوتی ہے اسلیے کہ تحلیل کرتی ہے اور عروق کو بخارات سے بھر دیتی ہے اگر بمقدار کثیر ہو اور جب بخارات سے عروق بھر گئے پھر اور طعام وغیرہ جو اوسکے بعد مستعمل ہوگا

اوسکو قبول نکرینگے۔ اوسی طرح ادویہ ملینہ کہ یہ بھی غذا کو عروق کی طرف جانے سے پھیر دیتی ہین اور جب ادویہ ملینہ کثرت سے مستعمل ہون قوت جاذبہ کمسلمند ہوجاتی ہے اور عروق کو خوراکی ہوجاتی ہے کہ جو غذا وغیرہ اونمین ہے اونے حرکت سے اوسے خالی کردیتی ہین اور بطرف اعماکے وہ غذا چلی جاتی ہے۔ اور اگر ادویہ ملینہ کو ہیضہ ادویہ مدرہ بھی شامل ہون پھر تو عروق کی طرف کوئی شے نہ جاسکے اور تقویت ادویہ ملینہ کی ہوجاتی ہے منجملہ ادویہ منجنہ یعنے لاغری اور نحافت پیدا کرتا ہے کی تریاق بھی ہے اور نیز استعمال تریاق کا ہمراہ مع الافاعی کے یہی اثر پیدا کرتا ہے۔ دواے کرکم اور معجون فلافلی اور سنجبر بینا اور افتیمون اور دودلک اور آنہا سیا اور امرود سیا اطریفل صغیر طلا کرنا دواون کا ان لوگون کے واسطے ایسی چیزون کا لازم ہے جو مبرد ہون اور مخدر ہون قوت جاذبہ کی اور اوغین ادویہ سے بہ قدر سمیت بھی ہو جیسے شوکران اور بنج۔ اوس قسم کی ادویہ جو تحلیل شدید کرین جیسے اوھان اور مروخات جنکی تحلیل قوی ہے استعمال کرنی چاہین۔ واجب ہے کہ استحمام اون لوگون کا نہار قبل از غذا کے ہو اور جوائی استحمام ہوائی نہو اور محلل ایسا ہو کہ تحلیل اوسکی پایدار ہو نہ اینکہ فقط جذب پر اکتفا کرکے اوس استحمام سے تحلیل نہ ہوسکے اور پھر بعد حمام کے فوراً غذا نہ دینی چاہیے بلکہ غذا کو روکے بعد استحمام سو رہنا چاہیے خواہ کوئی حرکت اور ریاضت کرنی چاہیے اوسکے بعد استفراغ یعنے قے کرانی چاہیے اوسکے بعد غذا ہلکی یا تھوڑی سی غذا دینی چاہیے اور اسی سبب سے دلک اور مالش متوالی اور محلل کرنی ضرور ہے **فصل تنزیل اعضاے خبیثہ** جیسے پستان اور خصیہ اور ہاتھ پاؤن وغیرہ اس امر مین بھی اونھین احوال اور شروط کی طرف رجوع کرنا چاہیے جو تنزیل مطلق کے باب مین مذکور ہوچکے اور اعانت معینات مختصہ سے بھی کرنی چاہیے مثلاً تسکین اور تبرید خواہ مخواہ باندھنی اون راہون پر جدھر سے غذا اس عضو کی طرف آتی ہے اور رباطات کی بندش اور ہر وقت رباطات کو اونھین مسالک پر رکھنا نہ کہ اوس عضو پر اور غذا کو بطرف مقابل عضو مطلوب کے جذب کرنا منجملہ اطلیہ کے جو خصیہ کو بڑھنے سے اور پستان کو بزرگی سے مانع ہون یہ دوا ہے **نسخہ دوا** قیمولیا سپیدہ قلعی کو عصیر بنج مین آمیختہ کرکے روغن آس اضافہ کرین اور بطور مروخات کے استعمال رہے۔ یا ہمیشہ طلا کرتے رہین برادہ حجر مس طلا پر طلا لگاتے رہین سرکہ یا عصارہ بنج ملاکر اسیطرح کثرت طلا کرنا شب کا ہر روز بھی موثر ہے **القضا** تین حرا اور بازو دونون کو پیس کر ایک وزن سہدملا کر طلا کرین اوسکے بعد آب سرد سے دھوڈالین اور مہینہ بھر مین تین مرتبہ ایسا ہی کرین۔ پستان کے واسطے علاج مخصوص یہ ہے کہ زیرہ کو پیسکر سرکہ ملاکر ضماد کرین اور خوب سخت بندش کرین اور تین روز سرکہ مین کپڑا بھگو بھگو کر اوسپر رکھا کرین اور بعد تین روز کے بصل سوسن ابیض ضماد کرین اور اسکو تین روز تک نہ کھولین اور مہینہ مین تین مرتبہ ایسا ہی کرین اب ہم ناخن کے امراض وغیرہ کا بیان کرتے ہین **فصل بیان مین وداحس کے** (ہماری زبان مین لسہری داخس کو کہتے ہین) داخس ورم گرم جو بطور خراج کے ناخن کی جڑ مین پیدا ہوتا ہے اور بڑی صعوبت پیدا کرتا ہے اور درد شدید اوسمین معلوم اور ایذا دہندہ ہوتا ہے کبھی قرحہ بھی پڑجاتا ہے اور سڑجانے کی نوبت پہونچتی ہے اور کبھی داخس متقرح سے مدہ رقیق بدبو کی ریزش ہوتی ہے اوسوقت انگلی کے گرجانے کا خطرہ ہوتا ہے اور شدت ایذا سے تپ بھی پیدا ہوتی ہے **علاج** اگر حاجت فصد اور اسہال کی ہو تو کرانا چاہیے مگر تلطیف غذا اور تبرید غذا کی ضرور ہے علاج مین داخس کے وہی طریقہ جاری کرنا لازم ہے جو اورام کا ہے یعنے رعایت احوال اوقات ثلثہ ابتدا اور تزیید اور انحطاط کی جیسا کہ ابواب اورام مین مذکور ہوچکا یہان بھی کرنی ضرور ہے اور یہ موضعیہ ابتدا مین واجب ہے کہ انگلی کو سرکہ گرم مین ڈبویا کرین

جالینوس نے تصریح کی ہے کہ یہ تدبیر شدید النفع ہے اور تشنج مانۂ ابتدا میں یہ دوا انفع ہے خصوصاً ہمراہ تخم کاہو یعنے نسبوس کے ہمراہ اسپغول
جوکا اور مرہم کا نرمی جوکا فوری کی شرکت سے طیار کیا جاوے وہ بھی نافع ہے افیون لعاب اسپغول مین جوسر کہ مین نکالا گیا ہے وہ بھی زیادہ
نافع ہے ہمراہ روغن گل کو تکمید کرنا بھی رادع اس ورم کا ہے اسپطرح حقنہ ہمراہ چرک گوش کے ضماد کرنے سے اجتماع مواد اس ورم کا رک جاتا
ہے تہی حقنہ جید النفع ہے اور اسی طرح سماق اور برادۂ عاج اور افاقیا جسکو چاہین ہمراہ سکنجبین کے ضماد کرین اسی طرح مازو شہد مین
ملا کر یہ بھی استحکام مرض کو نافع ہے اور ہمیشہ آب سرد مین اسکو ڈبوئے رہین اور سکین ورد کو واسطے افیون کا ضماد عجیب الاثر ہے
اور بہ اعتبار اسپغول ایسے وقت مین بھی نافع ہے یا مازو اور پوست انار ترش نوشادر تخم خاس اور انجیر خشک سب ہموزن لیکر شہد یا رب
عنب الثعلب یا عناب مین گوندھ کر ضماد کرین اور جب تقرح کا خیال ہو کسی قسم کا روغن یا رطوبت اوسمین لگنے نہ پاوے ریح سود
اور کندر سائیدہ و قسنا اوسکے ساتھ کوئی اور شے اور حب الآس رب عنب الثعلب مین بختہ کرکے ضماد کرنے سے اکثر یہ ورم ٹوٹ جاتا
ہے **دوای مزیل داخس** صبر اور گلنار اور کندر اور مازو شہد ملا کر استعمال کرین یہ کچھ واجب نہین ہے کہ مبردات ادویہ بہ اختصار
کرین اسلیے کہ ادویہ بارد جب وقت اول ابتدا کے تجاوز کرنے کے بعد لگائی جائین تو ضرور کثافت جلد پیدا کرینگی اور مادہ کو
تھکا کر ایک ہی جگہ ٹھہرا دینگی اسی سبب سے درد مین شدت پیدا ہوگی اور ایسے وقت مین جو حرارت ظاہری داخس مین پائی
جاتی ہے اوسکی طرف کچھ خیال نکرنا چاہیے اگرچہ اوسکی سوزش مثل آگ کے ہو بلکہ تحلیل اور تخفیف کی تدبیر کرنی چاہیے بیشتر روغن گرم
مین ڈبو کر تھوڑی دیر صبر کرنا اور پھر اسی طرح عمل کرنے سے زوال مرض ہوجاتا ہے۔ زمانہ وسط یعنے تزید مین کندر پیسکر داخس پر رکھنا
چاہیے یا زنگار لوہے کا اور کلونجی یہ بھی پسی ہوئی **ایضاً** لعابات ملینہ اور چربیان اسی طرح قرصہای انزروت اور موساس
اور چرک گوش جید علاج سے قبل جمع ہونے مادہ کے۔ اور جب بختگی ورم داخس کی شروع ہوجاوے پھر اوسپر تخم مرو اور برزقطونا
دودھ ملا کر رکھنا چاہیے۔ اور قرینیا نہ انتہائی اور جب مادہ مجتمع ہونے لگے لازم ہے کہ نمک کو جلا کر زیت مین گوندھ کر ضماد کرین
اس سے درد مین تسکین پیدا ہوگی جب خوب طرح مادہ جمع ہوجاوے اوسوقت چاک کر دینا چاہیے مگر شگاف نازک اور چھوٹا ہونا چاہیے
تاکہ جسقدر آلایش اوسمین ہے خارج ہوجاوے اور ہر وقت اخراج کے ایسی چیزون کا ضماد کرین جو قوابض ہین جیسے عدس اور
گلنار اور گلسرخ یا سویق بنج لینے پیر کا ستو اور سویق قفاح اور سویق زعرور۔ اور دقیق ترمس ہمراہ شہد کے بھی اسے مفید ہے اور
جب متقرح ہوجاوے بس صبر کا استعمال بہتر ہے ادویہ سے اسپطرح کندر ہمراہ زنجبار کے اور مرہم زنگار مرہم سپید یا اکلیل الملک
کے کپڑے مین جو شراب سے تر کیا ہوا ہو واجب ہے کہ اسوقت گوشت ناخن سے ہر طرف کے چھوڑ دیا کرین اور جو گوشت ناخن
چھوڑ دیا کرے اوسے کاٹ ڈالا کرین **مرہم جید** جسکو فونس نے ذکر کیا ہے زاج سوختہ اور کندر ایک ایک جزو زنگار نصف جزو شہد
مین ملا کر مرہم طیار کرین **ایضاً** مرہم اسی صفت کا پوست انار ترش اور مازو توبال نحاس زنگار شہد ملا کر داخس پر لگا دین اور خوب بندش
کرین پانی اور تیل سے بچائین **مرہم جید** زاج سوختہ کندر ہر واحد اکیلا جزو زنگار نصف جزو مارا کھسل ملا کر مرہم طیار کرین اور داخس پر
رکھین اور بہ بیشتر جب تاکل اور ٹرناداخس کا زیادہ ہوتا ہے استعمال تلند لیقون کا بھی ہوتا ہے جو زنجبار اور زنگار اور چونہ سے مرکب
ہوتا ہے کہ یہ دوا قرحہ داخس کو سوکھا دے گی اور اس سے بہتر کوئی دوا نہوگی جسوقت داخس متقرح سے مدہ بہے لگ لیے داغ
دلانا اور کٹوا ڈالنا چاہیے ورنہ ساری اونگلی کو سڑا دیگی۔ شاید ہم اس مقام سے پہلے بھی داخس کے مرض کا بیان کر چکے ہے

اب دوبارہ یہان ذکر کردیا ہے **فصل ذوان الفار اور شگافتگی ناخون کے بیانمین** اور تقشر اظفار اور جرب اظفار کا بیان ہے یہ امراض ناخون کو کبھی بسبب یبوست اور مزاج سوداوی کے عارض ہوتے ہین - جو قسم ناخن کی شگافتہ ہوتی ہے ایسی ہے کہ اجزا جدا ہونے کی نوبت پہونچے اور گوشت ناخن سے اوسکو لگا پیدا ہوجاے اور چبھنی کی ایذا ہونے لگے اوسکو ذوان الفار کہتے ہین اور علاج اس قسم کا کہ تنقیہ بدن کی اسمین ضرورت ہے خلط سوداوی سے اگر غلبہ سودا کا ہو اور اودویہ موضیعہ بعد تنقیہ کے یہ ہین کہ اشراس پر تخم خبث حشی کو نرگ خمیر کے ساتھہ درد خراب ملاکر ضماد کرین یا بصل الفار لوبریان کرکے چھیلا ہوا روغن کنجد یا روغن کتان کے ہمراہ اور حرف اور شہد ضماد کرکے خوب استواری سے باندھ دین اوپر حرف اور نمک خوب لگا دین بھی نفع ہوتا ہے اور تو ناخن کی کٹ جاتی ہین اور اشراس اور سرکہ بھی طلا کرتے ہین اور اشراس اور نمک اور درد خراب اور یہ ادویہ جرب اور تقشر کو بھی مفید ہین اسیطرح مصطگی ہمراہ ملح جریش کے مفید ہے **فصل تشنج اور تعفف اور تجذم جو اظفار کو** عارض ہوتا ہے یہ مرض ناخن کو بھی اکثر عارض ہوتے ہین خلط سوداوی کے سبب سے اور اوسکے عروض سے ناخن پلیٹ بھی جاتا ہے اور تشنج بھی پیدا ہوتا ہے اور ریشہ دار بھی ہوتا ہے اور جذام کی ایسی شکل پیدا ہوتی ہے اور اکثر کوئی تلوار نیچے اوکھیڑنے والی سے ناخن کو عارض ہوتی ہے پس جب اوگے اور جمنے کا اور اچھی طرح ثبات اور پایداری کا ارادہ ہوتا ہے یہ ارادہ پورا ہونے نہین پاتا اور بار بار چبھونے اور چھیڑنے سے الم اور ایذا پیدا ہوتی ہے اور نیز جسقدر ناخن جم کر نکلتا ہے بعد اوکھڑ جانے کے وہ ہیئت ہوتا ہے اور اسی طرح ایسی بے عنوانی کرتے کرتے سارا ناخون بدقطع اور بدنما ہوجاتا ہے اسلیے جو غذا حصہ مین ناخون کے آتی ہے اسباب مذکورہ بالا سے نفوذ اور تحلیل طبعی اوسکا ہو نہین پاتا پس وہ غذا ناخن کی جڑ مین متراکم اور بستہ ہوجاتی ہے اور اتنی ہی دیر ٹھہرتی ہے جتنی دیر اصل صحیح کے واسطے ٹھہرنے کی مقرر ہے اکثر معالجہ منقوس اور متعفن کا چربی سے سات دن کیا جاتا ہے بعد اوسکے ناخون کو شیشہ کے ٹکڑے سے اوکھیڑ ڈالتے ہین اور اکثر کسی سقط اور گر پڑنے کی چوٹ سے ناخن گر پڑتے ہین اور ورد شدید پیدا ہوکر تپ پیدا کرتا ہے **علاج** اوس قسم تشنج وغیرہ کا جو خلط سوداوی کے سبب سے پیدا ہو پہلے ضرور ہے کہ استفراغ عام جو تمام بدن سے خلط کو دور کرے کیا جاے اور اگر سارے ناخن اسی شکل کے ہوگئے ہون جب بھی تنقیہ عام کرنا ضرور ہے اسیطرح ادرار غذا کی نہایت موافق تدبیر ہے - جو شخص اسیطرح کو پیا کرے اور ہمیشہ اسکی مداومت کرے اوسکے ناخن برابر ہمیشہ بنے رہینگے - اور اگر خلط سوداوی فقط ایک ہی ناخن کو ناقص کردیا ہے اوسوقت معالجات موضیعہ کا استعمال کرنا چاہیے اور یہ ادویہ موضیعہ چند قسم کی ہین بعض تو ایسی دوا ہے جو ناخن کو نرم کرکے اوسکی پوست عمدہ بنانے کی معین ہوتی ہے جیسے چربی ہمراہ زرنیخ کے کہ اسکے لگانے سے ایسی کیفیت پیدا ہوتی ہے کہ چھری سے جسقدر چاہو تراش ڈالو اور خوب صورت اوسکی بنالو اسیطرح ضماد کرنا تفل ضفاع کا کہ یہ بھی ناخن کو ہموار کردینے کے واسطے بذریعہ چھری وغیرہ کی عمدہ ذریعہ ہے اسیطرح اگر برہ اشت اور تخل باقلہ کو ہوسکے موم کو گرم کرکے خوب گرمی اوسکی ناخن پر پہونچنے دین اور جب نرمی آجاے ناخن کو درست کرین - صمغ سرو کا ضماد جدید ہے تلیین ناخن کے واسطے اور تخم کتان تشنج کے واسطے - بھیڑ کی چربی کا میل وغیرہ اگر خوب درست لگا کر ناخن پر باندھا جاے وہ بھی تلیین کردیگا اگر ایک مرتبہ کے استعمال سے پورا اثر نہو کرر سہ کرر لگاتے رہین تا اینکہ ناخن نرم ہوکر آمادہ بہتری اور درستی ہوجاے **فصل حیلہ** ناخن اوکھیڑنے کی لیعنے جو ناخن اپنی صورت اور رنگ مین بدنما ہوجاے اور سب طرح کے عیوب

اوسمین پیدا ہون اوسی اوکھیڑین تاکہ اوسکے عوض اچھا درست ناخن جم جاوی۔ صمغ سرو لیکر جو ناخن کا خراب ہے اور درد بھی دیتا ہے اوسمین ملا
کر باندھے اوسمین چند روز اسکا ضماد کرین تاکہ نرم ہوجاوی پھر کسی آلہ سے اوسکی جڑ کو اوبھارین کہ اوس سے خون کثیر ہوگا اوسکے بعد
نمسن کوٹ کر ایک شبانہ روز اوسپر باندھین پھر رات دن مین دو مرتبہ تازہ نمسن کی بندش کرین کہ اسی طرح رہ کر جاتا رہیگا ہمیشہ زیب
خشک کی تضمید بھی اگر اوپر خون کر تو زری سی تدبیر سے آرام دیتی ہے خصوصاً اگر اوسکے ہمراہ جاوشیر بھی اضافہ کرین یا کہربا
جوہر کے ساتھ اگر اوپر سیلکر ضماد کرین۔ قوی ادویہ ناخن کے اوکھیڑنے والی ہین کنتیج یعنی لٹومری ہے ایضاً دقیق بلوط اور ثافیا اور زرنیخ
اور زرنابج سب کو سرکہ مین اکا استعمال کرین اور ہمیشہ لگایا کرین اور چند روز کے بعد مکھولا کرین ایضاً زرنیخان یعنے سرخ اور زرد
ہرتال اور زرد کندھک اور علک البطم سرکہ مین ملاکر ضماد طیار کرین اور ساتوین روز اس لیپ کو کھونا چاہیے **فصل** مراحات اور نگہداشت
اوس ناخن تازہ کی جو بعد اوکھیڑنے کے جاوے۔ واجب ہے ایسی تدبیر کرین کہ ہوا وغیرہ سے یہ ناخن پوشیدہ رہے اور ہاتھ سے چھونا بھی اوسکو
نہ چاہیے اور ہوا لگنے بھی نپاوے اور اسیطرح کسی چیز سے چھو نجاوی اور لوگ اوسکو اپنے حال پر چھوڑ کر بھول جاوین دیکھو یا کوئی چیز ابھی پیدا ہوئی
نہین بہت مناسب اور مفید ایسے ناخن کیواسطے یہ تدبیر ہے کہ ایک ٹوپی کی شکل کی خول چاندی کی ایسی طیار کرین جسمین چھوٹے
چھوٹے روزن بھی ہون تاکہ اگر اوسکو ناخن پر رکھین بالکل ہوا کو بند نہ کردی پھر اگر ہوا کے پہونچنیکو بوجہ زیادتی حرارت خواہ برودت
کی منع کرنا مناسب ہو کسی شے سے اوس ٹوپی کو چھپا دین اس ٹوپی کی شکل ایسی ہونی واجب ہے کہ کنارہ ناخن کی طرف سے دوسری
اوسکی سے نہ ملا اور دیگر مقامات سے اور انگلی سے اسکا ملنا کچھ مضر نہین ہے ایسی درست ٹوپی کو اوس ناخن پر چڑھا کر اور پھر اوسکو
حال ہی ایک ماہ کامل بے خبر ہوجاتین کہ اسی زمانہ مین عمدہ اور خوبصورت ناخن جم کر طیار ہوگا **فصل** ناخن بچے کے برس کا بیان اور اوسکا
علاج۔ جوز السرو کو خوب کوٹ کر سرکہ اور دقیق خصوصاً دقیق ترمس ملاکر ضماد کرین یہ دوا ہر قسم کے ناخن کو دور کردیگی اسیطرح نخم لفان ہمراہ حرف کا اسیطرح
مدوی موضعہ ہرتال سرخ اور زرنیخ سرخ نفت تازہ اوس مین مین عجیب النفع ہے خصوصاً ہمراہ زنجبار احمر کے یا ہمراہ جوز السرو کے اور عربی السمک بھی عجیب ہے
اور پورا اثر کرتی ہے اور پیچ حماض بھی سرکہ سی طلا کیجاتی ہے **فصل** زردی جو ناخن پر آجاتی ہے مازو اور پھٹکری اور بطم کی چربی طلا کرین خواہ
نمحہ کا دلاکر استعمال کرین یا جرجیر یا بیک پیس کر سرکہ ملاکر طلا کرین **فصل رضی اظفار** کو تتہ ہوجانا ناخن کا پہلے برگ اس اور برگ انار کو
نگرو ہی جو نرم ہو اسپر طلا کرین بعد ازان ملینات کا استعمال کرین پھر اگر جدید انتشار پیدا ہوگیا ہے یا جو پھر اوس نون نہ پہونچا ہے اوسمین
انتشار ور آیا ہے لیکن ابھی ناخن منتشر ہونے کی نوبت نہ پہونچی ہو اوسکا علاج شموم مشہورہ اور قیروطیات سے کرنا چاہیے **فصل خون زدہ**
ناخون کے نیچے کسی صدمہ کوٹنگی وغیرہ سے اکثر خون مردہ زیر ناخن رہ جاتا ہے اوسکا علاج دقیق کو نرمت ملاکر ضماد کرنا ہے اگر اس سے آرام نہو بلکہ
دستکاری کی حاجت ہو لازم ہے کہ بآسانی ناخن کو چاک کردین اور چاک اوپر مین ہو اور تیز چھری یا نشتر وغیرہ سے شگاف کرین تاکہ وہ خون نکلجاوے
اگر اس چاک کرنے سے ناخن اوکھڑنے کی نوبت پہونچے خون جاری کرنا چاہیے اور ناخن کو اوسکی جلد زیرین سے خوب ملا دینا چاہیے مگر نرمی اور آہستگی
کو ساتھ تاکہ اچھی نگاہداشت ہو اور دو روز پیدا ہو پھر چند روز کے بعد اوسکو دیکھنا چاہیے اور اگر اوسمین ریم پڑگئی ہو ناخن کو ہلا کر یا چاک کرکے نرمی سے
ریم کو نکال دین ورنہ بستور پھر اوسی درست کرکے باندھ دین یہ چاک کرنا گوشت تک پہونچے ورنہ درد شدید سے ایذا ایسی ہوگی کہ داغنے سے زیادہ ایذا دیگی بلکہ
جدید ہلال روکو بھی ایک قطعی ناخن مین ہوتی ہے اوسقدر شگاف دینا چاہیے اور نیگرم وغن بعد ازان اوسپر لگانا چاہیے اور آخر علاج مرہم سلیقون ہے وحمد ہذا تمام

خاتمۃ الطبع

منجانب مولوی سید قصدق حسین خلف الصدق مترجم +

لائق حمد وثنا ذات پاک اوس واجب الوجود مستجمع جمیع صفات کمال قدیم علی الاطلاق ہے کہ جسنے قانون مکونات مافی السموات والارض کن لفظ کن سے بنایا اور ہیزدہ ہزار عالم کو کتم عدم سے عرصہ گاہ وجود میں لایا۔ کالبد حیوانی کو طبائع متخالفہ وعناصر متضادہ کے ساتھ کیسے حسن اعتدال سے باہم امتزاج وربط واتحاد روحانی عطا کیا کہ جسکے ادراک کہ سے فہم رسائے عقلای جہان وفلاسفۂ زمان کی ششدر وحیران ہے ہرچند اپنے اپنے زمانے مین ہر ایک دانا وکامل بقراط وافلاطون وجالینوس وغیرہ نے اپنی عقل رسا وفکر آسا سے علم تشریحات وکیف اسرار الہیات مین بڑی بڑی موشگافیان کین وقتین اوٹھائین لیکن دریافت کنہ حقیقت اشیا سے اونکا چراغ عقل گل ہوا۔ اعتراف عجز زبان پر آیا سچ ہے جس جگہ انبیا ورسل علیہم الصلوٰۃ والسلام معترف عجز وقصور ہون وملائک کی کو الف قدرت قادر قدیر سے معذور رہے جائے انسان ضعیف البنیان بہرحال (ع) خاموشی ازثنای تو حدثنای تست + سزاوار صلوٰۃ بمجید وسلام بمجید کہ وہ ذات تقدس صفات حکیم حاذق معالج امراض وحی یعنی سید الکونین رسول الثقلین سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ جنکے ادنے خدام نسخہ نویس سفینہ فیضان صحبت بابرکت کے لب حیات بخش سے اعجاز مسیحائی ظہور مین لائی۔ صدہا مردی صدائے قم باذن اللہ سے جلائے اور تحیہ ودرود وسلام اوس حضرت کے آل عظام اصحاب کے ام پر زیبا ہے کہ جنہون نے ترویج قانون ایمانی واجرائے احکامات ربانی مین کمال جد وجہد کی اور جان ومال وقف راہ خدا کیا اور تمامی خلق اللہ کے دلون سے زنگ زیغ وزلل کفر وشرک کا مٹایا اور تمامی بندگان خدا کو بیخ ملہ غرض دعوت کے بفحوای فرمان واجب الاذعان کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکر کے ہدایت کیا جس سے نور ارشاد علیلان اسقام ضلالت ومریضان آلام غوایت نے شفای کلی پائی صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین اما بعد ماہران فن طبابت وکاملان علم وخداقت وشائقان علم فنون کے نقش خاطر ہو کہ یہ امر بدیہی ہے محتاج دلیل نہین جملہ علوم سے وہ علم کی محتاج کل عالم ہین ایک علم ادیان دوسرا علم ابدان پس بقول اصحاب دانش وفرہنگ علم ابدان مقدم ہے علم ادیان پر اس دلیل سو کہ عبادت کے لیے حصول صحت مقدم ہے جب تک کہ صحت نہو کی عبادت بھی بخطوی ل وشت نامہ ادا نہین ہو سکتی۔ اس صورت مین علم ابدان یعنے علم طب کا ہر فرد بشر ذی ہوش صاحب خرد پر لابدی ہے کہ جس سے ثواب آخرت اور دنیا کی توقیر وعزت حاصل ہوتی ہے ہرچند اس مطبع مین عنایت ایزدی سے بہت سی کتابین طب کی زبان عربی وفارسی وارد وبراسہ یا ترجمہ ہو کر چھپی ہین کہ جس سے ہر ایک کم استعداد وکم سواد نے بھی فائدہ اوٹھایا ہے یہ ایک نیک نتیجہ بلند جو صلکی و حسن نیتی مالک مطبع ہے ہمیشہ سے ہمت ارجمند مصروف اشاعت علوم وفنون رہی ہے وفائدہ رسانی عام خلائق مدنظر ہے چنانچہ بالفعل جلد چہارم **قانون شیخ الرئیس حکیم بوعلی بن سینا** کہ باتفاق حکما واطبار زمانہ کا بہت معتبر اور مستند ہے اور فن طب مین اعلی درجہ کی کتاب ہے ترجمہ ہوا ہے چونکہ اصل کتاب عربی کی عبارت دقیق تھی ہر فارسی دان اردو خوان اوسکے منافع مضامین سے بے نصیب تھے لہذا اس کتاب نایاب کا سنجانب مطبع اردو کے معلامین فاضل کامل طبیب حاذق مولوی سید **غلام حسنین** صاحب نے نہایت عمدگی وخوش بیانی وفصاحت لسانی سے ترجمہ کیا پوری کتاب نادر ونایاب یعنے قانون شیخ الرئیس کی پانچ جلدون مین جلد اول کلیات ۔ بسکا ترجمہ مولوی صاحب مذکور الصدر نے فرمایا اور نہایت صحت سے مطبع ہذا مین سابق طبع ہوا ہے جلد ثانی مفردات مین

جلد ثالث معالجات مین جلد رابع حمیات مین جلد خامس قرابادینیات و مرکبات مین جلد سوم معالجات کا ایک ثلث کا ترجمہ ہوچکا
ہے بعد فروغ و اتمام ترجمہ یہہ جلد سوم بھی چھپکر ملاحظہ شائقین مین گذریگا جلد چہارم یعنے کتاب ہذا مشتمل ہے ۷ شات فن پر فن
اول مین ۱۳ فصلین ہین فصل پہلی مین پانچ مقالے ہین ۔ فن دوم ایشیین بنی و پیشین گوئی و شناخت احوال امراض اور احکام مجرا
مین اس فن مین دو مقالے ہین ۔ فن تیسرا اور امراض بثور کے بیان مین اور اس فن مین تین مقالے ہین ۔ فن چوتھا
تفرق و انفصال کا بیان اس فن مین چار مقالے ہین فن پانچوین جبر و کسر کے بیان مین اور اسمین تین مقالے ہین فن چھٹا سموم
کے بیان مین اور اسمین پانچ مقالے ہین ۔ فن ساتوان کتاب الزینت اسمین مجملی بیان زینت کا ہے اور اس فن مین چار مقا
ہین اور ہر ایک فن کے مقالات متعدد فصلین ہین جنمین ہر ایک امراض کا بیان تشریح و بسط تمام مذکور ہے باامعان نظر اگر غور
کیا جاوے تو واضح ہوتا ہے کہ کیسے اعلی درجہ کی کتاب ہے جسکے فہم و ادراک سے فہوم و عقول حکماے متقدمین و علماء ماہرین عاجز
و قاصر رہی اور سکے مطالب رکیکہ و مقاصد دقیقہ کو اونکے اذہان عالیہ نہ پہونچ سکے چہ جاے اطباے درجۂ اوسط و ادنے جنکو مہارت فہم
زبان عربی نہو وہ اس سے کیونکر اخذ و اکتساب کرسکین ظاہر ہے کہ تصنیف و تالیف کتب ہر علم و فن سے افادۂ عام و اظہار کمال ملحوظ و مدنظر
ہوتا ہے جسقدر دقائق مطالب مشکلہ کو الفاظ لطیفہ مین منطوی کرے کہ ہر ایک کے اذہان صافیہ اوسکے فہم معانی مین قاصر ہون اسقدر
اوس شخص کے حلم و فضل کا شہرہ ہو روبستاد و زبان مشہور آفاق ہوتا ہے فی زماننا و سقدر زمانہ موافق ضروریات خورد و نوش سے
فراغت کہ حصول علم و ہنر کی طرف کما ینبغی توجہ ہو نہ وہ مایہ و سامان باعث استحصال نہ وہ ذوق و شوق و رجحان طبیعت نہ تر کفایت
کرتی ہے کہ نتیجہ و ثمرہ اوسکا حاصل ہو لیس مقصود اصلی و علت غائی اون اساتذہ و علما و فضلا کی اور نام و نشان اونکا بالکل صفحۂ عالم سے
مٹجاتا اگر اے عاقل و دانائے کامل ہر علم و فن کے اسیر متفوق ہوے کہ حسب رواج زمانہ و بول چال وقت و فہم و عقل طالبان
زبان عربی سے فارسی مین اور فارسی سے اردو مین ترجمہ ہونا اولے اور انسب ہے بناء علے ہذا ہر ایک کتاب نایاب مشکل کا ترجمہ و انتخاب
ہونا شروع ہوا ہر ایک ادنی و اعلی کو بھی شوق دامنگیر ہوا کہ اگر ہماری زبان مین کتاب ہوتی تو فہم مطالب عمدہ طور سے ہوتا بنا بر افادہ عوام
و خواہش خاص و عام بصرف کثیر و سعی بلیغ ہر ایک کتاب کا اختصار و انتخاب و ترجمہ ہوکر طبع ہوا و اشاعت علوم سے مصنفین کا نام زندہ
جاوید ہوا بالفعل یہ کتاب نایاب کمال حسن و صفائی و لطافت زیبائی و اہتمام مہتمان و کارگزارونکی عرقریزی سے لکھنؤ محلہ حضرت گنج مطبع نامی
مشہور نزدیک ودود منشی نول کشور مین بصحت لائق و فائق سید محمد علی صاحب خلف الرشید حضرت مترجم اندسفید بخط
روشن و واضح ماہ اکتوبر ۱۸۶۹ء مطابق ماہ ذیقعدہ ۱۲۸۶ ہجری چھپکر آراستہ ہوا خدا کی درگاہ سے تمنا ہے کہ پسندیدہ و مقبول
عالم ہو بمنہ و کرمہ +

نمونہ از عبارت ساگر - بیدک مین انتخاب کیا ہے جس سے
اندازہ اسکے جس نسخہ کا زیادہ مرتب پایا ترجمہ بدت
بیاض سے لال طابع مطبع -

مجموعہ میزان الطب - اردو رسالہ بحران یعنی مصنفہ ذیل

۱- میزان الطب اردو - ۲- رسالہ بحران اردو
۳- طب جریری - ۴- رسالہ دلائل النبض
۵- رسالہ دلائل البول ترجمہ حکیم مولوی
صادق علی -

مختص بہ علاج بہائم وطیور

علاج المواشی عمدہ معالجات بہائم وطیور کو رسالہ
ڈاکٹر جی ایچ بی ہیلن صاحب کا ترجمہ مترجمہ مولوی الوکیس

علاج احسانی - موسومہ بہ دوا البہائم والطیور
اسمین علاج بہائم وطیور کے مرتب نسخے اور انکی تشخیص
مرض کی ہے مولفہ حکیم احسان علی وکیل

زینت الخیل - مع تصاویر اشکال اقسام اسپ
اور انکے امراض کا علاج و تشخیص حسن و قبح و عمر
اسپ مولفہ منشی محمد مہدی -
ایضاً - رنگین تصاویر -

فرسنامہ - در احوال اسپ مین مولفہ سعادت یار خان
رنگین دہلوی -

لغت
مختص بمفردات طب

مخزن الادویہ - اردو جسمین ایک ہزار دوا کی ہیئت
طبیعت - مقدر - مصلح - بدل - قدر شربت - افعال
مفید خاص کمال تفصیل و تشریح سے لکھے ہین مع رسالہ
بعد ترجمہ حکیم محمد نور الدین
دو جلد مین -

مجمع بحرین یعنی لغات الادویہ - الفاظ الادویہ
فرہنگ نصیری - مخزن الادویہ - یہ مجموعہ
تین کتاب کا علی الترتیب تصنیف حکیم نور الدین
شیرازی و حکیم تابع حکیم احمد علی
عظیم آبادی ہے -

ضروری المطب - مولفہ حکیم مہتاب رائے
جدا اولی مین نام دوا اور اسکے مفرد و مصلح کا بیان ہے
مقالات احسانی - مفردات کا بیان مصنفہ
حکیم احسان علی وکیل -

طب فارسی

اکسیر اعظم - چار جلد مین جامع و کلیات و معالجات
طب ہے مولفہ حکیم محمد اعظم خان المخاطب بحکیم ناظم جہان
المخزن فصول اکبر الہی - مشہور کتاب بقراط کی
مبسوط تلخیص مولوی غلام حسنین نے فرمائی -
خلاصۃ التجارب - مجربات طبیہ حکیم علوی خان
مرحوم حکیم بہار الدولہ بہادر
ایضاً - مطبوعہ جدید
مجربات اکبری - منشی تصنیف حکیم محمد اکبر خان
معروف بحکیم ارزانی -
تکشیف الحکمت - مصنفہ حکیم سلیم الدین خان
کفایہ منصوری - مع رسالہ چوب چینی مشہور
کتاب معالجہ و تشریح مین مصنفہ حکیم منصور بن حکیم
محمد یوسف -
ضیاء الابصار - مصنفہ حکیم محمود خان -
مجربات رضائی - معالجہ امراض ضعف باہ و
مثانہ مین مولفہ حکیم سید رضا حسین -
دستور العلاج - مصنفہ حکیم سلطان علی خراسانی

میزان الطب - منشی مشہور کتاب طب کی ہے
مع رسائل ذیل تصانیف مختلف -
۱- میزان الطب منشی مصنفہ حکیم محمد اکبر ارزانی
۲- رسالہ دلائل النبض -
۳- رسالہ دلائل البول -
۴- رسالہ بحران مع مہدول ایام بحران
انیس الاطبا - مصنفہ مولوی محمد صادق علی
طب اکبر - بڑی سندی کتاب طب مین تصنیف
حکیم محمد اکبر ارزانی -
مطب علوی خان - نسخے اور نشخص کا مجموعہ از
حکیم علوی خان -
مفرح القلوب - مصنفہ حکیم محمد اکبر ارزانی -
عجالہ نافعہ - مصنفہ حکیم محمد شریف خان
ام العلاج - مرغوب رسالہ مجربات و معالجات طبیہ
معالجات طبیہ محمد دولت نور الدین محمد جہانگیر
بادشاہ غازی مین تصنیف حکیم ان اللہ فیروز
طب یوسفی - مع مجموعہ چند رسائل ذیل -
۱- رسالہ نبض -
۲- قارورہ -
۳- رسالہ ستہ ضروریہ -
۴- رسالہ مقطعات یوسفی -
۵- رسالہ ماکول و مشروب -
۶- قصیدہ - در حفظ صحت -
۷- رسالہ بحران -
زاد غریب - غربا اور مسافرین کے لیے اور
نسخے تدابیر معالجہ ہر موسم کی رعایت سے گو
کی دوا لاکھون کا فائدہ بخشتی ہے مصنفہ حکیم صادق

[illegible] فارسی تصنیف
حکیم محمد اکبر ارزانی۔
منہاج الاطباء۔ رسالہ غریب المفاد جسمین
علاج الامراض انسانی کا خود انسان مین موجود ہونا
نقل کتب طبیہ ثابت کیا ہے مولفہ حکیم عبد الحق
کنز الاسرار۔ معالجات اسرار طب کا مدار
ظہور ہے تصنیف حکیم ہادی حسن مرادآبادی
بہج الحذاقت۔ تصنیف حکیم قدرت احمد
رسالہ حجۃ الواقیہ لسہام الامراض الوبائیہ ظاہر
امراض وبائی کا علاج اور اوسکے اسباب علامات کا
بیان تصنیف حکیم سید افضل علی المخاطب
شفاء الدولہ۔
رموز الحکمت۔ مصنفہ مولوی رجب علی
مدرس طبابت فارسی۔
علاج الامراض۔ مولفہ حکیم محمد شریف خان
مع رسائل ستہ ضروریہ وغیرہ۔
رسالہ اراۃ سوار الطریق لبطالب المنابع التحقیق
تحقیقات طبکی بطور رسالہ ڈاکٹری ویونانی لکھا ہے
رسالہ دافع المینہ و نافع البریۃ فی احکام التغذیہ
اصحاب التخمہ والمیضۃ تحقیقات تخمہ بدہضمی سینہ کا بیان
ہے اور اوسکا علاج ہے۔

	لغات مفردات طب فارسی

مخزن الادویہ۔ مخفۃ المومنین کے جسمین مفرد دوا
کی ماہیت طبیعت مفرات مصلحات بدل قدر
شربت افعال و خواص مشرح لکھے اور اوسکے
ساتھ تحفۃ المومنین حاشیہ برالاستیعاب تمام و
کمال بنوان پسندیدہ چرچی ہو تصنیف حکیم
سید محمد حسین علوی۔
ناصر المعالجین۔ یہ مخزن الادویہ کا
جلد اول ہے نام دوا کا اردو فارسی و عربی شرح
ماہیت و طبیعت و افعال و خواص ایسے ایجاز
اور اختصار کے ساتھ لکھے ہین کہ الحق کتاب ہذا
حضر مین ساتھ رکھنے کے لیے لائق ہے۔ مولفہ حکیم
ناصر علی عنایت پوری۔
مفردات ناصری۔ بصفت بالا اور مزید علیہ
یہ ہے کہ اسمین ایک مکملہ بڑھایا ہے مصنفہ ایضاً
اختیارات بدیعی۔ مفردات طبیہ اور مرکبات
مین بڑی معتبر کتاب ہے۔
۱۔ مقالہ مین مفردات ادویہ کا بیان مع اوسکی
ماہیت طبیعت افعال خواص اور اوسکی مقدار
۲۔ مقالہ مین مرکبات طبیہ کے مجربات
نسخہ مصنفہ حکیم علی بن الحسین الانصاری
معدن الشفاء۔ سکندر شاہی ہے مقالہ طب
یونانی و ہیدک ہے ہر دو امفرد کی ماہیت طبیعت
مقدار و مصلح و بدل مقدار شربت افعال و خواص
بہ تطبیق ہیدک لکھے ہین وجن دوا کا نام عربی
فارسی مین متحد وہ خاص ہندی زبان مین لکھا ہے
یہ کتاب بحکم سکندر شاہ حکیم ہیبو خان
نے تالیف کی۔
میزان الادویہ۔ الفاظ الادویہ
فرہنگ نصیریہ و مخزن الادویہ از تصنیفات حکیم
نور الدین محمد عبد الرشید ازی حکیم تابع محمد

	طب عربی

القیمی شرح موجز شرح عامل المتن مصنفہ
النفیس بن عوض المتطبب بشرح
درسی معتبر کتاب طب کی۔
اقرائی۔ شرح موجز کی کہ جو تصنیف قانون
شیخ الرئیس بوعلی سینا ہے یہ مشہور کتاب
درسی ہے اعلے درجہ کے ذی استعداد کے
بہت مفید و کارآمد ہے۔
کامل الصنائع۔ مقالہ اول و دوم از تصنیفات
علی بن العباس مشہور و معروف کتاب
فن طب کی ہے۔
موجز۔ ملخص قانون طب مصنفہ
علاء الدین علی بن الخرم القرشی سے
مشہور کتاب متن متین فن طب مین ہے۔
قانونچہ۔ مع رسالہ قرابا دین از تصنیفات
حسین ابن اسحاق کتاب معتبر طب کی ہے
شرح اسباب۔ فن طب مین لاجواب
اعلے درجہ کی کتاب۔ ہر حکماء مذاقت پیشہ و اطباء
فطانت اندیشہ کی درس مین مستند و معتمد ہے
مصنفہ افلاطون زمانہ ارسطو دوران بقراط ثانی
و فرید دوران ثانی شیخ بوعلی سینا کہ بنفیس بن عوض
ہے قوت و استعداد طریقہ علاج و تشخیص رض
پزیر طبیبون کو مدد دیتی ہے معالجات مین مفید
و نافع کتاب دو جلدون مین تمام ہے ہر جلد
علیحدہ علیحدہ عمدگی و صفائی سے منقول
نسخہ قدیم زمانہ شاہی سے طبع ہوئی ہے